سالمیت اردو نیا عہد نامہ

تُم میں سے ہر کوئی توبہ کرے اور گناہوں کی معافی کے لیے یسُوع ؔمسیحکے نام میں بپتسمہ لے، تو تُم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے۔ (رسُولوں کے اعمال ۲: ۳۸)

آپ ابدی زندگی کیسے پا سکتے ہیں؟ اُس کے لئے یہ دُعا کیجیے:

اَے آسمانی باپ ! میں آپ کے پاس آتا اور دُعا کرتا ہوں اور یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے بارہا گناہ کیا ہے ۔میں اِیمان اور یقین رکھتا ہوں کہ یسُوع ؔمسیح میرے گناہوں کی قربانی کے طور پر قربان ہوا۔میں اِیمان۔

رکھتا ہوکہ یسُوع ؔمسیح تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھ۔

اے خداوند یسُوعؔ! مہربانی سے میرے گناہوں کو معاف کیجیے اور میرے دل میں آئیںاور ہمیشہ ہمیشہ کے۔

کے لئے میرے خُداوند اور نجات دہندہ بن جائیں۔

آمین !

باقاعدگی سے کلیسیائی عبادات میں جائیں۔

روزانہ کلامِ مُقدّس کا مطالعہ کریں۔

بپتسمہ لیں۔

متّی

یسُوعؔ مسیح کا نسب نامہ:

۱ یسُوعؔ مسیح کا نسب نامہ جو داؤدؔ اور ابرہامؔ کی نسل سے ہے۔
۲ ابرہامؔ سے اِضحاقؔ پیدا ہوا، اِضحاقؔ سے یعقوبؔ پیدا ہوا اور یعقوبؔ سے یہُوداہؔ اور اُس
کے بھائی پیدا ہوئے۔ ۳ یہُوداہؔ سے فارصؔ اور زارحؔ پیدا ہوئے۔ اُن کی ماں کا نام تمرؔ تھا۔ فارصؔ
سے حَصرونؔ پیدا ہوا اور حَصرونؔ سے رامؔ پیدا ہوا۔ ۴ رامؔ سے عمّینداب پیدا ہوا اور عمّیندابؔ سے
نحسُونؔ پیدا ہوا اور نحسُونؔ سے سَلمونؔ پیدا ہوا۔ ۵ سَلمونؔ سے بوُعزؔ پیدا ہوا اُس کی ماں کا نام راحبؔ
تھا اور بوُعزؔ سے عُوبیدؔ پیدا ہوا اُس کی ماں کا نام رُوتؔ تھا اور عُوبیدؔ سے یسّیؔ پیدا ہوا۔ ۶ یسّیؔ سے
داؤدؔ بادشاہ پیدا ہوا۔ اور داؤدؔ سے سُلیمانؔ پیدا ہوا جس کی ماں پہلے اُوریاہؔ کی بیوی تھی۔
۷ سُلیمانؔ سے رَحبعامؔ پیدا ہوا اور رَحبعامؔ سے ابیّاہؔ پیدا ہوا اور ابیّاہؔ سے آساؔ پیدا ہوا۔ ۸ آساؔ سے
یہُوسفطؔ پیدا ہوا اور یہُوسفطؔ سے یُورامؔ پیدا ہوا اور یُورامؔ سے عُزّیاہؔ پیدا ہوا۔ ۹ عُزّیاہؔ سے یُوتامؔ پیدا
ہوا اور یُوتامؔ سے آخزؔ پیدا ہوا اور آخزؔ سے حزقیاہؔ پیدا ہوا۔ ۱۰ حزقیاہؔ سے منسّیؔ پیدا ہوا اور منسّیؔ سے
آمُونؔ پیدا ہوا اور آمُونؔ سے یُوسیاہؔ پیدا ہوا۔
۱۱ یُوسیاہؔ سے یکُونیاہؔ اور اُس کے بھائی اُس وقت پیدا ہوئے جب یہودیوں کو اسیر کر کے بابل
لے جایا گیا۔ ۱۲ بابل میں اسیری کے بعد یکُونیاہؔ سے سیالتی ایلؔ پیدا ہوا اور سیالتی ایلؔ سے زرُبّابلؔ
پیدا ہوا۔ ۱۳ زرُبّابلؔ سے اِبیہُودؔ پیدا ہوا اور ابیہُودؔ سے اِلیاقیمؔ پیدا ہوا اور اِلیاقیمؔ سے عازُورؔ پیدا

ہوا۔ ۱۴ عازُور ؔسے صَدوُق پؔیدا ہوا اورصَدوُقؔ سے اَخیم پؔیدا ہوااور اَخیم ؔسے الیہُودؔپیدا ہوا۔
۱۵ الیہُودؔ سے الیعزرؔپیدا ہوا اور الیعزرؔ سے متّانؔ پیدا ہوااور متّانؔ سے یعقوبؔ پیدا ہوا۔ ۱۶ یعقوبؔ
سے یُوسفؔ پیدا ہوا۔ جو مریمؔ کا شوہر تھا۔ مریمؔ سے یسُوعؔ پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے۔
۱۷ یوں ابرہام ؔسے داوٗدؔ تک چودہ پُشتیں ہوئیں۔ داوٗدؔ سے بابلؔ کی اسیری تک چودہ پُشتیں۔ بابلؔ
کی اسیری سے مسیح تک چودہ پُشتیںہوئیں۔

یسُوع ؔمسیح کی پیدایش:

۱۸ یسُوعؔ مسیح کی پیدایش یوں ہوئی کہ جب اُس کی ماں مریمؔ کی منگنی یُوسفؔ کے ساتھ ہو گئی
تواُن کی شادی ہونے پہلے مریمؔ پاک رُوح کی قدرت سے حاملہ ہو گئی۔ ۱۹ یُوسف جس سے اُس کی
منگنی ہوئی تھی، ایک نیک آدمی تھا اور مریمؔ کو بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا، اُسے چُپکے سے چھوڑ دینے کا
فیصلہ کیا۔ ۲۰ ابھی وہ اِن باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خُداوند کے فرشتے نے اُسے خواب میں دکھائی
دے کر کہا: ”اَے یُوسفؔ ابنِ داوٗدؔ! اپنی بیوی مریمؔ کو اپنے گھر لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو بچہ اُس
کے پیٹ میں ہے وہ پاک رُوح کی قدرت سے ہے۔
۲۱ اُس کا ایک بیٹا پیدا ہو گا اور تُو اُس کا نام یسُوعؔ رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گُناہوں
سے نجات دے گا۔“ ۲۲ یہ سب اِس لیے ہوا کہ جو خُدا نے نبی کے ذریعے فرمایا تھا وہ پُورا ہو کہ:

۲۳ ”دیکھو ! ایک کنواری حاملہ ہو گی اور اُس کے بیٹا ہو گا۔
اُس کا نام عمانوؔایل رکھا جائے گا۔“ (یسعیاہ ۷: ۱۴)

جس کا ترجمہ ہے، ”خُدا ہمارے ساتھ۔“ ۲۴ جب یُوسفؔ جاگ اُٹھا تو جیسا خُداوند کے فرشتے
نے اُسے حکم دیا تھا وہ مریمؔ کو اپنے گھر لے آیا۔ ۲۵ لیکن جب تک اُس کے پہلوٹھا بیٹا پیدا نہ ہو گیا
اُنہوں نے اَزدواجی تعلق شروع نہ کیا اور اُس کا نام یسُوعؔ رکھا۔

مجُوسیوں کا یسُوعؔ کو دیکھنے آنا:

۲ ہیرودیسؔ بادشاہ کے زمانے میں یسُوعؔ یہودیہؔ کے شہر بیت لحمؔ میں پیدا ہوا۔ تو مشرق سے کئی
مجُوسی یہ پُوچھتے ہوئے یروشلیمؔ آئے کہ: ۲ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ ہم
نے مشرق میں اُس کا ستارہ دیکھا اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ ۳ یہ سُن کر ہیرودیسؔ اور یروشلیمؔ
کے سب رہنے والے بہت گھبرا گئے۔ ۴ ہیرودیسؔ نے سردار کاہنوں اور شرع کے عالموں کو بُلا کر
اُن سے پُوچھا کہ مسیح کس جگہ پیدا ہو گا۔

۵ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہودیہؔ کے شہر بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا ہے کہ:

۶ ”اے بیت لحم! یہوداہؔ کے علاقے، تو یہوداہؔ کے حاکموں میں سے ہرگز چھوٹا نہیں۔
کیونکہ تُجھ سے ایک ایسا حاکم نکلے گا جو میری اُمت
اسرائیل کی گلّہ بانی کرے گا۔“ (میکاہ ۵:۲)

۷ تب ہیرودیسؔ نے چُپکے سے مجوسیوں کو بُلا کر اُن سے پُوچھا کہ اُنہوں نے وہ ستارہ کب
اور کہاں دیکھا تھا۔

۸ تب اُنہیں یہ کہہ کر بیت لحم بھیجا کہ جا کر بچے کو ڈھونڈو اور جب تُمہیں مل جائے تو واپس آکر
مُجھے بھی خبر کرو تاکہ میں بھی آکر اُسے سجدہ کروں۔ ۹ بادشاہ کی بات سُن کر وہ وہاں سے روانہ ہوئے
اور وہ ستارہ جو اُنہیں مشرق میں نظر آیا تھا اُن کی راہنمائی کرتا ہوا اُنہیں اُس جگہ لے گیا جہاں وہ

بچہ موجود تھا۔ ۱۰ ستارے کو دیکھ کر وہ خُوشی سے بھر گئے۔ ۱۱ اُنہوں نے گھر میں داخل ہو کر بچے
کو اُس کی ماں مریمؔ کے پاس پاکر اُسے سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا، لُوبان اور مُر اُس کی نذر
کیا۔ ۱۲ اور واپسی کے وقت خواب میں خُدا سے ہیرودیسؔ کے پاس نہ جانے کی ہدایت پاکر دُوسری
راہ سے اپنے ملک چلے گئے۔

مصرؔ میں پناہ لینا:

۱۳ نجومیوں کے چلے جانے کے بعد خُداوند کے فرشتے نے یُوسفؔ کو خواب میں دکھائی دے
کر کہا: "اُٹھ! بچے اور ماں کو لے کر مصرؔ کو بھاگ جا اور اُس وقت تک وہاں رہ جب تک میں تُجھے
نہ کہوں۔ کیونکہ ہیرودیسؔ بچے کو تلاش کر کے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔" ۱۴ یُوسفؔ اُسی رات اُٹھ کر بچے
اور اُس کی ماں کو لے کر مصرؔ روانہ ہوگیا۔ ۱۵ اور ہیرودیسؔ کی موت تک وہیں رہا۔ یوں خُدا نے نبی
کی معرفت جو کہا تھا پورا کیا کہ: "میں نے اپنے بیٹے کو مصرؔ سے بُلایا۔" (ہوسیع ۱۱: ۱)
۱۶ جب ہیرودیسؔ کو پتہ چلا کہ مجوسیوں نے اُسے دھوکا دیا ہے تو اُس نے نہایت غُصّے میں
بیت لحم اور اِردگرد کے علاقے میں اپنے سپاہیوں کو بھیجا اور مجوسیوں سے حاصل کردہ اِطلاع
کے مطابق دو سال اور اُس سے کم عمر کے لڑکوں کو قتل کروا دیا۔
۱۷ اِس طرح وہ بات جو یرمیاہؔ نبی نے کہی تھی پوری ہوئی کہ:
۱۸ "رامہؔ میں چِلّانے کی آواز سُنائی دی
رونا اور بڑا ماتم راخلؔ اپنے بچوں کے لیے رو رہی ہے
اور تسلی نہیں پاتی کیونکہ وہ مر چُکے ہیں" (یرمیاہؔ ۳۱: ۱۵)

مصرؔ سے واپسی:

۱۹ جب ہیرودیؔس مر گیا تو خُداوند کے فرشتے نے مصرؔ میں یُوسفؔ کو دکھائی دے کر کہا: - ۲۰ اُٹھ !
بچے اور اُس کی ماں کو لے کر اسرائیلؔ کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو بچے کی جان کے دشمن تھے، وہ مر
چکے ہیں۔ ۲۱ لہٰذا وہ اُٹھا اور بچے اور اُس کی ماں کو لے کر اسرائیلؔ کے ملک میں آ گیا۔ ۲۲ مگر یہ سُن کر
کہ ہیرودیسؔ کا بیٹا ارخِلاؤسؔ یہوُدیہؔ میں بادشاہی کرتا ہے تو وہاں جانے سے ڈرا اور خواب میں ہدایت
پا کر گلیلؔ کے علاقہ میں چلا گیا۔

۲۳ اور وہاں ناصرتؔ نام ایک شہر میں رہنے لگا تاکہ جو بات نبیوں کی معرفت کہی گئی پوری ہو کہ
وہ ناصری کہلائے گا۔

یوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کی منادی:

۳ اُن دنوں میں یوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا یہودیہؔ کے بیابان میں یہ منادی کرنے آیا کہ۔ ۲ توبہ کرو کیونکہ
آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ ۳ یہ یوحنّاؔ وہی ہے جس کے بارے میں یسعیاہ نبی نے
یہ کہا: ”بیابان میں پُکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خُداوند کی راہ تیار کرو۔ اُس کے راستے سیدھے
بناؤ۔“ (یسعیاہؔ ۴۰: ۳)

۴ یوحنّاؔ اُونٹ کے بالوں سے بنے ہوئے کپڑے پہنتا اور چمڑے کا بیلٹ کمر پر باندھے رہتا تھا
اور اُس کا کھانا ٹِڈّیاں اور جنگلی شہد تھا۔ ۵ یروشلیمؔ اور یہودیہؔ اور یردنؔ کے اِردگرد کے علاقے سے
لوگ یوحنّاؔ کے پاس جاتے تھے۔ ۶ اور اپنے گُناہوں کا اقرار کر کے دریائے یردنؔ میں یوحنّاؔ سے
بپتِسمہ لیتے تھے۔ ۷ مگر جب اُس نے بہت سے فریسیوں اور صدوقیوں کو اپنے پاس بپتسمہ لینے کے لیے
آتے دیکھا تو اُن سے کہا، ”اے سانپ کے بچو! تُمھیں کس نے خبردار کر دیا کہ آنے والے عذاب

سے بچ نکلو۔ ۸ اپنے کاموں سے اپنی توبہ کو ثابت کرو۔ ۹ اور اِس بات پر بھروسا نہ کرو کہ ابرہام ؔہمارا
باپ ہے اِس لیے ہم بچ جائیں گے۔ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہوں کہ خُدا اِن پتھروں سے بھی اپنے
لیے اَولاد پیدا کر سکتا ہے۔ ۱۰ اَب خُدا کی عدالت کا کلہاڑا تیار ہے کہ اُس درخت کو جو پھل نہیں
لاتا جڑ سے کاٹ کر آگ میں ڈالا جائے۔ ۱۱ میں تو تُمہیں جو گُناہوں سے توبہ کرتے ہو پانی سے بپتسمہ
دیتا ہوں لیکن میرے بعد آنے والا وہ ہے جو مُجھ سے زیادہ زورآور ہے۔ وہ تُمہیں پاک رُوح اور آگ
سے بپتِسمہ دے گا۔ میں اُس کی جوتیاں اُٹھانے کے بھی لائق نہیں۔
۱۲ وہ اپنے چھاج سے گیہوں کو بھُوسے سے الگ کرنے کے لیے تیار ہے۔ وہ گیہوں کو تو اپنے
گودام میں رکھے گا اور بھُوسے کو اُس آگ میں جلائے گا جو کبھی بُجھنے کی نہیں۔"

یسُوع کا بپتِسمہ:

۱۳ پھر یسُوعؔ گلیلؔ سے دریاے یردن ؔکے کنارے یُوحنّاؔ سے بپتسمہ لینے آیا۔ ۱۴ مگر یُوحنّاؔ نے اُس
سے کہا کہ مُجھے تو خود تُجھ سے بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے اور تُو مُجھ سے بپتسمہ لینے آیا ہے۔ ۱۵ یسُوع
ؔنے جواب میں اُس سے کہا: "اَب تُو مُجھے بپتسمہ لینے دے کیونکہ یہ مناسب ہے کہ ہم خُدا کی مرضی
کو پورا کریں۔" یہ سُن کر یُوحنّاؔ نے یسُوعؔ کو بپتسمہ دیا۔
۱٦ بپتِسمہ لینے کے بعد جب یسُوعؔ پانی سے باہر آیا تو اُس پر آسمان کُھل گیا اور اُس نے خُدا کے
رُوح کو کبوتر کی مانند اپنے اُوپر آتے دیکھا۔ ۱۷ اور ساتھ ہی آسمان سے یہ آواز آئی کہ: "یہ میرا پیارا
بیٹا ہے جس سے میں خُوش ہوں۔"

یسُوع کی آزمائش:

۴ تب رُوح یسُوعؔ کو بیابان میں لے گیا تاکہ اِبلیس سے آزمایا جائے۔ ۲ وہ چالیس دن اور
چالیس رات روزے میں رہا۔ آخر کو اُسے بھُوک لگی۔ ۳ تب ابلیس نے پاس آکر کہا: "اگر
تُوخُدا کا بیٹا ہے تو اِن پتھروں سے کہہ کہ روٹیاں بن جائیں۔" ۴ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "کلام
میں لکھا ہے کہ انسان صرف روٹی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خُداوند کے مُنہ سے نکلتی
ہے۔" (اِستثنا ۸:۳) ۵ تب ابلیس اُسے مُقدس شہر یروشلیمؔ میں لے گیا اور ہیکل کی چھت پر سب
سے اُونچی جگہ پر کھڑے ہو کر اُس سے کہا: ۔ ۶ "اگر تو خُدا کا بیٹا ہے تو یہاں سے کُود جا کیونکہ کلام
میں لکھا ہے کہ:

"وہ تیری خاطر اپنے فرشتوں کو حُکم دے گا کہ تُجھے اپنے ہاتھوں میں اُٹھا لیں
تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے۔" (زبور ۹۱:۱۲-۱۱)

۷ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: "کلام میں یہ بھی لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کی آزمائش نہ کر۔"
(اِستثنا ۶:۱۶) ۔ ۸ پھر ابلیس اُسے ایک بُہت اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور اُسے دُنیا کی سب سلطنتیں اور
اُن کی شان وشوکت دکھائی۔ ۹ اور اُس سے کہا: "اگر تُو میرے سامنے جُھک کر ایک بار مُجھے سجدہ
کرے تو میں یہ سب کچھ تُجھے دے دوں گا" ۔ ۱۰ تب یسُوعؔ نے اُس سے کہا: "اے شیطان دُور
ہو! کیونکہ لکھا ہے کہ تو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔" (اِستثنا ۶:۱۳)
۱۱ اِس پر ابلیس اُسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آکر یسُوع کی خدمت کرنے لگے۔

گلیلؔ میں یسُوعؔ کی خدمت کا آغاز:

۱۲ جب یسُوعؔ کو پتا چلا کہ یُوحنّاؔ کو گرفتار کر لیا گیا ہے تو وہ یہودیہؔ سے گلیلؔ واپس چلا گیا جو جھیل
کے کنارے زبُولُونؔ کے علاقے میں ہے۔ ۱۳ ناصرت کو چھوڑ کر، وہ آیا اور کفرنحوم میں جو کہ سمندر
کے کنارے ہے، زبولون اور نفتالی کے علاقے میں رہنے لگا۔ ۱۴ یوں یہ بات پوری ہوئی جو یسعیاہؔ
نبی نے کہی تھی کہ۔ ۱۵ ”زبُولُونؔ اور نفتالیؔ کے علاقے یردنؔ کے پار، جھیل کے کنارے، گلیلؔ
کے اُس علاقہ میں جہاں غیر قومیں بستی ہیں۔ ۱۶ ”وہ لوگ جو اندھیرے میں بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے
بڑی روشنی دیکھی اور جس ملک پر موت کا سایہ پڑا تھا اُن پر نور چمکا۔“ (یسعیاہؔ ۹: ۱۔۲)
۱۷ اُس وقت سے یسُوعؔ نے یہ منادی کرنا شروع کی: ”توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک
آگئی ہے۔“

چار شاگردوں کا چناؤ:

۱۸ ایک دن جب یسُوعؔ گلیلؔ کی جھیل کے کنارے چلا جا رہا تھا تو اُس نے دو بھائیوں، شمعونؔ
جو پطرسؔ کہلاتا ہے اور اندریاسؔ کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ مچھیرے تھے۔ ۱۹ یسُوعؔ
نے اُنہیں بُلا کر کہا:
”میرے پیچھے چلے آؤ، میں تمہیں آدم گیر بناؤں گا تُم انسانوں کو پکڑ کر لاؤ گے۔“ ۲۰ وہ اُسی وقت
جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے چل پڑے۔
۲۱ تھوڑا آگے جا کر اُس نے دو اور بھائیوں یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ کو دیکھا جو اپنے باپ کے ساتھ کشتی
میں جالوں کی مرمت کر رہے تھے۔ یسُوعؔ نے اُنہیں بُلایا۔ ۲۲ وہ فوراً کشتی اور اپنے باپ کو چھوڑ
کر اُس کے پیچھے چل دیے۔

یسُوعؔ کا تعلیم اور شفا دینا:

۲۳ یسُوعؔ گلیلؔ کے سارے علاقے میں اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا، بادشاہی کی
خُوشخبری کی منادی کرتا اور ہر طرح کی بیماری اور کمزوری سے لوگوں کو شفا دیتا۔ ۲۴ اُس کی شُہرت
تمام سوریہ میں پھیل گئی اور لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا لوگوں کو اور جن میں
بدرُوحیں تھیں اور مرگی والوں اور مفلوجوں کو اُس کے پاس لانے لگے اور اُس نے اُن سب کو شِفا
دی۔

۲۵ اور گلیلؔ، دکُپلس [دس شہر]، یروشلیمؔ، اور یہودیہ اور یردنؔ کے پار سے لوگوں کی ایک بڑی
بھیڑ اُس کے پیچھے ہو لی۔

پہاڑی وعظ:

۵ یسُوعؔ اُس بھیڑ کو دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ کر جب بیٹھ گیا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے۔
۲ اور وہ اُنہیں یوں تعلیم دینے لگا:

۳ "مبارک ہیں وہ لوگ جو رُوح میں غریب ہیں اور خُدا پر آس رکھتے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی
بادشاہی اُن ہی کی ہے۔
۴ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلّی پائیں گے۔
۵ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
۶ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔
۷ مبارک ہیں وہ جو رحم دِل ہیں، کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔
۸ مبارک ہیں وہ جو پاک دِل ہیں، کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے۔

۹ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔
۱۰ مبارک ہیں وہ جو نیک کاموں کی وجہ سے ستائے جاتے ہیں، کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی
کی ہے۔
۱۱ ”جب لوگ تمہیں میرے شاگرد ہونے کی وجہ سے لعن طعن کریں اور ستائیںاور ہر طرح کی
بُری باتیں تُمہارے بارے میں جھوٹی کہیں گے تو تُم مبارک ہو گے۔ ۱۲ ”خُوشی کرنا اور شادمان
ہونا کیونکہ آسمان پر تُمہارا اجر بڑا ہے۔ اِسی طرح لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی ستایا تھا جو تُم سے
پہلے تھے۔

نمک اور نور:

۱۳ ”تُم زمین کا نمک ہو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو کیا وہ دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ نہیں!
پھر وہ کسی کام کا نہیں؛ سوائے اِس کے کہ باہر پھینکا جائے اور لوگو ں کے پاؤں کے نیچے روندا
جائے۔
۱۴ ”تُم دُنیا کا نور ہو اور اُس شہر کی مانند ہو جو پہاڑ پر بسا ہے جو چھپ نہیں سکتا۔ ۱۵ ”چراغ
جلا کر برتن کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھا جاتا ہے تاکہ گھر کے سب لوگوں کو روشنی دے۔
۱۶ ”اِسی طرح تُمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تُمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر
تُمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں۔
۱۷ ”یہ نہ سوچو کہ میں توریت یا نبیوں کی باتوں کو رَدّ کرنے آیا ہوں۔ میں اِنہیںرَدّکرنے نہیںبلکہ پورا
کرنے آیا ہوں۔ ۱۸ ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں جب تک آسمان اور زمین مٹ نہ جائے، شریعت
میں سے چھوٹی سے چھوٹی بات بھی نہیں مٹے گی۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ ۱۹ ”پس جو

کوئی اِن حکموں میں سے چھوٹے سے چھوٹے حُکم کی بھی نافرمانی کرتا ہے اور دُوسروں کو بھی یہی
کرنا سکھاتا ہے وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا ہو گا۔ لیکن جو اِن پر عمل کرتا ہے اور
دُوسروں کو بھی یہی تعلیم دیتا ہے وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔
۲۰ "میں تُمہیں اِس بات
سے خبردار کرتا ہوں کہ جب تک تُمہاری زندگی شریعت کے اُستادوں اور فریسیوں کی زندگی سے بہتر
نہ ہوگی، تُم آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتے۔

غُصّہ کے بارے میں تعلیم:

۲۱ "تُم سُن چُکے ہو کہ ہمارے باپ دادا سے کہا گیا تھا کہ 'خون نہ کر' (خروج ۲۰:۱۳) اور جو کوئی
خون کرتا ہے وہ عدالت کی سزا کے لائق ہے۔
۲۲ "مگر میں کہتا ہوں جو کوئی اپنے بھائی پر ناحق غُصّہ
کرتا ہے وہ بھی عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہتا ہے عدالتِ عظمیٰ
کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو بیوقوف کہتا ہے وہ جہنّم کی آگ کا سزاوار ہو گا۔
۲۳ "پس
اگر تُو قربان گاہ پر اپنی نذریں چڑھانے لگے اور تُجھے یاد آئے کہ تیرے بھائی کو تُجھ سے کچھ شکایت
ہے۔
۲۴ "تُو اپنی نذریں وہیں قربان گاہ کے آگے چھوڑ دے اور جاکر اپنے بھائی سے صُلح کر تب
آکر اپنی نذریں چڑھا۔
۲۵ "اگر کوئی تُم پر مقدمہ درج کر کے تُمہیں عدالت لے جانا چاہے تو راستے
میں ہی اُس سے صُلح کر لے۔ ایسا نہ ہو کہ تُجھے مُنصف کے سامنے پیش کیا جائے اور مُنصف تُجھے
سپاہی کے حوالے کرے اور سپاہی تُجھے جیل میں ڈال دے۔
۲۶ "میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں جب
تک تُو جرمانے کا ایک ایک پیسا ادا نہ کر دے وہاں سے نہ چھُوٹے گا۔

زناکاری:

۲۷ "تُم نے یہ حُکم سُن رکھا ہوگا کہ "زنا نہ کرنا۔" (خروج ۲۰:۱۴) ۲۸ "مگر میں کہتا ہوں، اگر کسی
نے کسی عورت کو بُری خواہش سے دیکھا وہ دل میں اُس کے ساتھ گُناہ کرچُکا۔ ۲۹ "لہٰذا اگر تیری
دہنی آنکھ تیرے اندر بُری خُواہش اُبھارے تو اُسے نکال کر پھینک دے۔ یہ بہتر ہے کہ تیرے جسم
کا ایک عضو نہ رہے، بجائے اِس کے کہ تیرا سارا بدن آگ میں ڈالا جائے۔ ۳۰ "اگر تیرا داہنا ہاتھ
تُجھ سے گُناہ کروائے تو اُسے کاٹ کر پھینک دے۔ یہ بہتر ہے کہ تیرے جسم کا ایک عضو نہ رہے،
بجائے اِس کے کہ تیرا سارا بدن آگ میں ڈالا جائے۔

طلاق:

۳۱ "تُم نے یہ حُکم بھی سُن رکھا ہو گا کہ، 'جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اُسے طلاق نامہ لکھ
دے۔' (استثنا ۲۴:۱) ۳۲ "مگر میں کہتا ہوں اگر کوئی اپنی بیوی کو سوائے حرام کاری کے علاوہ
کسی اور وجہ سے چھوڑے وہ اُس سے زِنا کرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ
بھی زِنا کرتا ہے۔

قسم نہ کھانا:

۳۳ "تُم یہ بھی سُن چُکے ہو کہ باپ دادا سے کہا گیا تھا کہ، 'جھوٹی قسم مت کھانا اور اگر خُداوند کی
قسم کھاؤ تو اُسے پورا کرنا۔' (اِستثنا ۲۳:۲۱) ۔ ۳۴ "مگر میں کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا، نہ آسمان
کی کیونکہ وہ خُدا کا تخت ہے۔ ۳۵ "نہ زمین کی کیونکہ وہ خُدا کے پاؤں کی چوکی ہے اور نہ ہی یروشلیم
کی کیونکہ عظیم بادشاہ کا شہر ہے۔

۳۶ "نہ ہی اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تُو اپنے سر کا ایک بال بھی سفید یا کالا نہیںکر سکتا ہے۔
۳۷ "تُمھاری بات 'ہاں' کی جگہ 'ہاں' اور 'نہیں' کی جگہ 'نہیں' ہو، اِس سے زیادہ شیطان کی طرف
سے ہے۔

بدلہ نہ لو:

۳۸ "تُم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا، 'آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔" (خروج
۲۱:۲۴) ۳۹ "مگر میں کہتا ہوں کہ شریر آدمی کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ اگر کوئی تیرے دائیں گال پر تھپڑ مارے
تو بایاں گال بھی اُس کی طرف کر دے۔
۴۰ "اور اگر کوئی تُجھ پر الزام لگا کر تیرا کُرتا لینا چاہے تو اُسے اپنا کوٹ بھی دے دے۔ ۴۱ "اگر
کوئی رومی سپاہی تُجھے ایک کلومیٹر اپنا بوجھ اُٹھا کر جانے کو کہے تو اُس کے ساتھ دو کلومیٹر تک چلا جا۔
۴۲ "اگر کوئی تُجھ سے کچھ مانگے اور وہ چیز تیرے پاس ہو تو اُسے دے اور جو کوئی تُجھ سے قرضہ مانگے
اُسے انکار نہ کر۔

دُشمنوں سے محبت:

۴۳ "تُم نے سُن رکھا ہے کہ کہا گیا تھا، 'اپنے پڑوسی سے محبت رکھو اور اپنے دُشمنوں سے
نفرت کرو۔'
۴۴ "مگر میںتُم سے کہتا ہوں کہ اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو اور جو تُمھیں شرارت کی غرض سے
دُکھ دیتے اور تُمھینا جائز استعمال کرتے ہیں اُن کے لیے بھلا چاہو۔ ۴۵ "اِس طرح کرنے سے تُم
اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے کہلاؤ گے۔ کیونکہ وہ اپنا سُورج بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے
اور اپنا مینہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر برساتا ہے۔

۴۶ "اگر تُم صرف اپنے محبت کرنے والوں سے محبت کرو گے تو تُمہارے لیے کیا اَجر ہو سکتا
ہے؟ بددیانت ٹیکس لینے والے بھی ایسا کرتے ہیں۔ ۴۷ "اگر تُم صرف اپنے بھائیوں کو سلام
کرتے ہو تو کون سا بڑا کام کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟ ۴۸ "لہٰذا کامل
بنو جیسا تُمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔

خیرات:

۶ "خبردار! اپنے نیک کام صرف دکھاوے کے لیے نہ کرو ورنہ تُمہارے باپ کے پاس جو
آسمان پر ہے تُمہارے لیے کوئی اَجر نہیں۔
۲ "جب تُو خیرات کرے تو ریاکاروں کی طرح ہر جگہ اُس کا ڈھنڈورا نہ پیٹو۔ میں تُمہیں بتاتا ہوں کہ
ایسا کرنے والے اپنا اجر پا چُکے۔ ۳ "بلکہ جب تو خیرات کرے تو تیرا دہنا ہاتھ جو کچھ کرتا ہے اُسے
تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ ۴ "تاکہ تیرا باپ جو آسمان پر سے پوشیدگی میں دیکھتا ہے تُجھے بدلہ دے۔

دُعا:

۵ "اور جب تو دُعا کرے تو ریاکاروں کی طرح بازاروں اور عبادت خانوں میں کھڑے ہو کر دُعا
کرنا پسند نہ کرو تاکہ سب تُمھیں دیکھیں۔ میں تُم سے سچ کہتا ہوں وہ اپنا اجر پا چُکے۔ ۶ "بلکہ اپنے
کمرے میں جا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر اور اپنے خُدا سے پوشیدگی میں دُعا کر اِس صورت میں تیرا
باپ تُجھے بدلہ دے گا۔ ۷ "جب تُم دُعا کرو تو غیر قوموں کی طرح بے مقصد دُعا نہ کرو اور ایک ہی
بات کو بار بار نہ دُہراؤ۔ کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ ایسا کرنے سے اُن کی سُنی جائے گی۔ ۸ "اُن کی مانند نہ
بنو کیونکہ وہ تُمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تُمہیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔
۹ "پس تُم اِس طرح دُعا کیا کرو:

اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے،
تیرا نام پاک مانا جائے۔
۱۰ تیری بادشاہی آئے۔
تیری مرضی جیسی آسمان پرپوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔
۱۱ ہماری آج کی ضرورت کے مطابق ہمیں روٹی دے۔
۱۲ جس طرح ہم نے اپنے قرضداروںکو مُعاف کیا ہے،
تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔
۱۳ ہمیں آزمایش میں نہ پڑنے دے بلکہ بُرائی سے بچا،
کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین !
۱۴ "اگر تُم دُوسروں کے قصور معاف کروگے تو تُمہارا آسمانی باپ بھی تُمہیں معاف کرے گا۔
۱۵ "اور اگر تُم دُوسروں کے قصور معاف نہ کروگے تو تُمہارا آسمانی باپ بھی تُمہارے قصور
معاف کرے گا۔

روزہ:

۱٦ "اور جب تُم روزہ رکھوتو اپنا مُنہ نہ بِگاڑو جیسے ریاکار کرتے ہیں وہ اپنا ایسا حُلیہ اِس لیے بناتے
ہیں تاکہ لوگ اُنہیں روزہ دار جانیں۔ ۱۷ "مگر جب تُو روزہ رکھے تَو اپنے سر پر تیل لگا کر اپنے بال
بنا اور اپنا مُنہ دھو۔ ۱۸ "اِس طرح سے کوئی نہیں جانے گا کہ تُونے روزہ رکھا ہے بلکہ تیرا باپ
جوپوشیدگی میں تُجھے دیکھتا ہے روزہ دار جان کر تُجھے بدلہ دے گا۔

آسمان پر خزانہ:

١٩ "یہاں زمین پر اپنے لیے خزانہ جمع نہ کروجہاں کیڑا اُسے کھا جاتا ہے اورزنگ اُسے خراب کر
دیتا ہے اورچور اُسے چُراتے ہیں۔ ٢٠ "بلکہ اپنا خزانہ آسمان پر جمع کرو جہانہ کیڑا کھاتا ہے نہ زنگ
اُسے خراب کرتا ہے اورنہ ہی چور اُسے چُرا سکتا ہے۔ ٢١ "کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہاں تیرا دل
بھی لگا رہے گا۔

آنکھ بدن کا چراغ:

٢٢ "آنکھ بدن کا چراغ ہے اگرتیری آنکھ ٹھیک ہے توتیرا سارا بدن روشن ہو گا۔ ٢٣ "لیکن
اگرتیری آنکھ خراب ہے توتیرا سارا بدن اندھیرے میں ہو گااور اگر وہ جسے تُو روشنی سمجھتا ہے
تاریکی ہے توتاریکی کیسی گہری ہوگی۔

خُدا یا دولت:

٢٤ "کوئی شخص دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یا تو ایک سے نفرت کرے گا اور
دُوسرے سے محبت۔ ایک کا وفادار ہو گا اوردُوسرے کوحقیر جانے گا۔ تُم ایک ہی وقت دولت
اورخُداکی دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔
٢٥ "اِس لیے میں کہتا ہوں اِس بات کی فکرنہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیاپیئں گے؟ اورنہ اِس
بات کی کہ کیا پہنیں گے۔ کیونکہ زندگی خوراک سے اورجسم لباس سے بڑھ کر نہیں۔ ٢٦ "پرندوں
کو دیکھونہ بوتے ہیں اورنہ کاٹتے ہیں اورنہ ہی گوداموں میں جمع کرتے ہیں توبھی تُمہارا آسمانی باپ
اُنھیںکھلاتا ہے۔ کیا تُمہاری قدر اُن سے زیادہ نہیں۔ ٢٧ "تُم میں ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنی
عمرمیں ایک منٹ بھی بڑھا سکے۔ ٢٨ "تُم کیونفکر مندرہتے ہو کہ کیا پہنو گے؟ جنگلی پھولوں کو غور

سے دیکھو جو اپنے لباس کے لیے محنت نہیں کرتے۔ ٢٩ "تَو بھی سلیمانؔ نے اپنی ساری شان
وشوکت کے باوجود اُن جیسا لباس نہ پہنا ہوگا۔ ٣٠ "اگر خُدا میدان کے اُن پھولوں کو جو آج ہیں
اور کل آگ میں جلائے جائیں گے ایسا لباس پہناتا ہے تَو اے کم اعتقادو! تُمھیں کیوں نہ پہنائے
گا۔ ٣١ "اِس لیے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ کیا کھائیں گے اور کیا پیئیں گے؟ ٣٢ "اِن چیزوں کی تلاش میں
وہ لوگ رہتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے اور تُمھارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تُمھیں اِن سب چیزوں کی
ضرورت ہے۔ ٣٣ "بلکہ تُم پہلے خُدا کی بادشاہی کی تلاش کرو اور راستبازی سے زندگی گُزارنا شروع
کرو تو یہ ساری چیزیں تُمھیں مل جائیں گی۔ ٣٤ "لہٰذا کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی فکر آپ کرے گا۔
آج کے دن کے لیے آج ہی کا دُکھ کافی ہے۔

عیب جوئی:

٧ "دوسروں میں نقص نکالنا چھوڑ دو تاکہ تُمھارے نقص بھی نہ نکالے جائیں۔ "کیونکہ جس
طرح تُم دُوسروں میں نقص نکالتے ہو اُسی طرح تُم میں بھی نقص نکالے جائیں گے۔ او
ر جس پیمانے سے تُم دُوسروں کے لیے ناپتے ہو اُسی پیمانے سے تُمھارے لیے بھی ناپا جائے گا۔ "تُو
اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو تو دیکھتا ہے مگر اُس لکڑی کے بڑے شہ تیر کو جو تیری آنکھ میں ہے نہیں
دیکھ پاتا۔ "اپنی آنکھ میں بڑا لکڑی کا شہ تِیر ہوتے ہوئے تو کیونکر اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہے کہ آ
بھائی میں تیری آنکھ سے تنکا نکالوں؟ "ریاکار! پہلے اپنی آنکھ سے لکڑی کا شہ تیر نِکال پھر اچھی طرح
سے اپنے بھائی کی آنکھ میں دیکھ کر تنکا نکال سکے گا۔
٦ "پاک چیزیں کُتوں کو نہ دو اور قیمتی موتی سُؤروں کے سامنے نہ ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ اُنھیں پاؤں
کے تلے روندیں اور مُڑ کر تُم پر حملہ کریں اور تُمھیں چیر پھاڑ دیں۔

مانگو۔ ڈھونڈو۔ کھٹکھٹاؤ:

۷ "مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو تُمہارے لیے کھولا جائے
گا۔

۸ "کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے دیا جائے گا۔ جو ڈھونڈتا ہے وہ پائے گا۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اُس
کے واسطے کھولا جائے گا۔ ۹ "تُم میں سے ایسا کون ہے کہ اُس کا بیٹا اُس سے روٹی مانگے اور وہ پتھر
دے؟ ۱۰ "اور اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے۔ ۱۱ "اگر تُم بُرے ہوتے ہوئے اپنے بچوں کو
اچھی چیزیں دینے کی سمجھ رکھتے ہو تو تُمہارا باپ جو آسمان پر ہے اُن کو جو اُس سے مانگتے ہیں اچھی
چیزیں کیوں نہ دے گا؟ ۱۲ "پس جیسا سلوک تُم چاہتے ہو کہ لوگ تُمہارے ساتھ کریں ویسا ہی
سلوک تُم بھی اُن کے ساتھ کرو۔ یہی شریعت اور نبیوں کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔

تنگ دروازہ:

۱۳ "تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ کُھلا دروازہ اور بڑا راستہ ہلاکت کی طرف پہنچاتا ہے اور اُس
میں سے داخل ہونے والے بُہت ہیں۔ ۱۴ "وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ مُشکل ہے جو زندگی
کی طرف جاتا ہے، اُس میں سے داخل ہونے والے کم ہیں۔

درخت کے پھل:

۱۵ "جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تُمہارے پاس بھیڑوں کے رُوپ میں آتے ہیں مگر اندر
سے پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔

۱۶ "تُم اُن کے پھلوں یعنی کاموں سے اُنہیں پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اُونٹ
کٹاروں (کانٹے دار جنگلی پودا) سے انجیر توڑے جاتے ہیں؟ ۱۷ "اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور

بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔ ۱۸ "اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا اور بُرا درخت اچھا پھل نہیں
لا سکتا۔ ۱۹ "ہر وہ درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ ۲۰ "جیسے درخت
اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے ویسے ہی تُم لوگوں کو اُن کے کاموں سے پہچان لو گے۔ ۲۱ "ہر کوئی
جو مُجھے اَے خُداوند اَے خُداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی داخل ہو گا جو
میرے آسمانی باپ کی مرضی کو پورا کرتا ہے۔ ۲۲ "عدالت کے دن بُہت سے لوگ مُجھ سے کہیں
گے ہم نے تیرے نام سے نبوت کی، تیرے نام سے بدرُوحوں کو نکالا اور بُہت سے معجزات کیے۔
۲۳ "مگر میں اُن سے صاف کہوں گا کہ میری تُم سے کبھی مُلاقات نہیں ہوئی۔ میں تُمہیں نہیں جانتا۔
اَے بدکارو! مُجھ سے دُور ہو جاؤ۔

مکان کی بنیاد:

۲۴ "جو کوئی میری باتوں کو سُنتا اور اُس پر عمل کرتا ہے اُس عقلمند آدمی کی طرح ہے جس نے
اپنے مکان کی بنیاد چٹان پر رکھی۔ ۲۵ "پھر بارش برسی، سیلاب آیا، تیز ہوائیں چلیں اور اُس گھر
سے ٹکرائیں مگر وہ گھر نہ گرا کیونکہ اُس گھر کی بنیاد چٹان پر تھی۔ ۲۶ "اور جو کوئی میری باتیں سُنتا اور
اُس پر عمل نہیں کرتا اُس بے وقوف آدمی کی طرح ہے جس نے اپنے مکان کی بنیاد ریت پر رکھی۔
۲۷ "پھر بارش برسی، سیلاب آیا، تیز ہوائیں چلیں اور اُس گھر سے ٹکرائیں اور وہ گھر گر گیا اور بالکل
برباد ہو گیا۔"

۲۸ جب یسُوعؔ نے اپنی باتیں ختم کیں تو لوگ اِس تعلیم سے بُہت حیران ہوئے۔ ۲۹ کیونکہ وہ
اُنہیں شریعت کے عالموں کی طرح نہیں بلکہ صاحبِ اختیار کی طرح سے تعلیم دیتا تھا۔

ایک کوڑھی کی شفا:

۸ جب وہ پہاڑ سے نیچے اُترا تو ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہو لی۔ ۲ ایک کوڑھی اُس کے
سامنے آیا اور اُسے سجدہ کر کے کہا، "اَے خُداوند اگر تُو چاہے تو مُجھے پاک صاف کر سکتا
ہے۔" ۳ یسُوعؔ نے اُسے چھُو کر کہا، "میں چاہتا ہوں کہ تُو پاک صاف ہو جا" اور وہ اُسی وقت
کوڑھ سے پاک صاف ہو گیا۔ ۴ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "دیکھو! یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ بلکہ جا کر
اپنا آپ کاہنوں کو دِکھا اور اپنے ساتھ موسیٰ کی شریعت کے مطابق کوڑھ سے صاف ہونے کے بعد
جو نذریں مقرر ہیں، لیتا جا۔ تاکہ سب کو پتہ چل جائے کہ تُو ٹھیک ہو گیا ہے۔"

رُومی افسر کے نوکر کی شفا:

۵ جب یسُوعؔ واپس کفرِ نحومؔ میں داخل ہوا تو ایک رُومی فوجی افسر یسُوعؔ کے پاس آیا اور مِنّت
کرتے ہوئے کہنے لگا۔ ۶ اَے خُداوند! میرا خادم جسے فالج ہے نہایت تکلیف کی حالت میں گھر میں
پڑا ہے۔ ۷ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "میں آکر اُسے شفا دُوں گا۔" ۸ فوجی افسر نے جواب میں
کہا، "اَے خُداوند! میں اِس لائق نہیں کہ تُو میرے گھر آئے۔ اگر تُو یہاں ہی سے صرف کہہ دے
تو میرا خادم شفا پا جائے گا۔" ۹ جیسے میں دُوسرے کے اختیار میں ہوں اور سپاہی میرے اختیار
میں ہیں۔ جس کو کہتا ہوں جا، وہ جاتا ہے جس سے کہتا ہوں آ، وہ آتا ہے اور جب کسی نوکر سے
کچھ کرنے کو کہتا ہوں، تو وہ کرتا ہے۔ ۱۰ یسُوعؔ نے یہ سُن کر حیرانگی سے اپنے پیچھے آنے والوں کی
طرف دیکھ کر کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا ایمان میں نے سارے اسرائیل میں بھی نہیں
دیکھا۔ ۱۱ "اور میں تُم سے یہ کہتا ہوں بے شمار لوگ مشرق اور مغرب سے آکر خُدا کی بادشاہی میں
ابرہامؔ، اضحاق آور یعقوبؔ کے ساتھ دعوت میں شامل ہوں گے۔ ۱۲ "لیکن اسرائیلؔ کے فرزند

جنہیں بادشاہی میں داخل ہونا تھا، باہر اندھیرے میں پھینکے جائیں گے جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا
ہو گا۔" ۱۳ پھر یسُوعؔ نے رُومی افسر سے کہا، "جیسا تُو نے ایمان رکھا ویسا ہی ہو۔" اُسی وقت
اُس کا نوکر شفا پا گیا۔

کئی مریضوں کی شفا:

۱۴ جب یسُوعؔ پطرسؔ کے گھر آیا تو دیکھا کہ اُس کی ساس کو بُخار ہے۔ ۱۵ یسُوعؔ نے اُس کے
ہاتھ کو چھوُا تو اُس کا بخار اُتر گیا اور وہ اُٹھ کر اُس کی خدمت کرنے لگی۔ ۱۶ اُس شام بُہت سے
بدرُوح گرفتہ لوگ یسُوعؔ کے پاس لائے گئے۔ اُس نے حُکم دے کر بدرُوحوں کو اُن میں سے نکال
دیا۔ اور سب بیماروں کو اچھا کر دیا۔ ۱۷ تاکہ وہ بات جو یسعیاہ نبی نے کہی تھی پوری ہو کہ:

"اُس نے آپ ہماری کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اُٹھا لیں۔" (یسعیاہ ۵۳: ۴)

۱۸ جب یسُوعؔ نے اپنے گرد ایک بڑی بھیڑ کو دیکھا تو شاگردوں کو جھیل پار جانے کا حُکم دیا۔
۱۹ شرع کے ایک عالم نے یسُوعؔ کے پاس آ کر کہا، "تُو جہاں بھی جائے گا میں تیرے پیچھے چلوں
گا۔" ۲۰ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "لومڑیاں اپنی بِلوں میں رہتی ہیں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں
مگر اِبن آدم کے پاس سر دھرنے کی جگہ نہیں۔" ۲۱ پھر شاگردوں میں سے ایک نے کہا، "اَے
خُداوند! مُجھے اپنے گھر جانے دے تاکہ اپنے باپ کو جو مر گیا ہے دفن کروں۔" ۲۲ یسُوعؔ نے اُس
سے کہا، "تُو میرے پیچھے چل اور مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے۔"

طوفان کو تھما دینا:

۲۳ یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر روانہ ہوا۔ ۲۴ اچانک جھیل میں بڑا طوفان
اُٹھا اور کشتی لہروں میں ڈگمگانے لگی، لیکن یسُوعؔ سو رہا تھا۔ ۲۵ شاگردوں نے چِلّاتے ہوئے یسُوعؔ

کو جگایا اور کہا "اَے خداوند! ہمیں بچا، ہم ڈُوبنے لگے ہیں۔" ۲۶ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "تُم اتنا
کیوں ڈرتے ہو؟ تُمہارا ایمان تو بُہت کمزور ہے۔" تب اُس نے ہوا اور پانی کو ڈانٹ کر تھما دیا اور
جھیل میں سکون ہو گیا۔ ۲۷ شاگرد یہ دیکھ کر بُہت حیران ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے
جس کا حُکم ہوا اور پانی بھی مانتے ہیں؟

گدرِینیوں کے علاقہ میں:

۲۸ جب وہ جھیل کے پار گدرِینیوںؔ کے علاقے پہنچا تو دو آدمی جن میں بدرُوحیں تھیں، قبروں
سے نکل کر اُس سے ملے۔ وہ اتنے خطرناک تھے کہ کوئی اُس راستے سے نہیں گُزرتا تھا۔ ۲۹ اُنہوں
نے چِلّاکر اُس سے کہا، "اَے خُدا کے بیٹے یسُوعؔ! تیرا ہمارے ساتھ کیا کام؟ کیا تو ہمیں وقت
سے پہلے عذاب میں ڈالنے آیا ہے؟ کیونکہ اُس نے اُنہیں اُس شخص میں سے نکل جانے کو کہا تھا۔
۳۰ اُس جگہ سے کچھ ہی دُور بُہت سے سُؤر چر رہے تھے۔ ۳۱ بدرُوحوں نے اُس کی منت کی کہ اگر
تو ہمیں نکالتا ہے تو ہمیں اُن سُؤروں میں بھیج دے۔ ۳۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "جاؤ"، بدرُوحیں
اُن آدمیوں سے نکل کی سُؤروں میں چلی گئیں اور سارے سُؤر پہاڑ کے کنارے سے گر کر جھیل
میں جا پڑے اور ڈُوب کر مر گئے۔ ۳۳ سُؤروں کو چرانے والے بھاگ کر شہر میں گئے اور ہر کسی کو
اِس بات کی خبر دی اور اُن آدمیوں کا حال بھی بیان کیا جن میں بدرُوحیں تھیں۔ ۳۴ یہ سُن کر سارا
شہر یسُوعؔ سے ملنے نکلا اور اُس سے مل کر مِنّت کی کہ ہمارے علاقے سے چلا جائے۔

مفلُوج آدمی کی شفا:

۹ یسُوعؔ کشتی پر سوار ہو کر واپس اپنے شہر میں آیا۔ ۲ کچھ لوگ ایک مفلوج کو چارپائی پر ڈال
کر یسُوعؔ کے پاس لائے۔ یسُوعؔ نے اُن کے ایمان کو دیکھ کر مفلُوج سے کہا، "بیٹا! حوصلہ
رکھ تیرے گُناہ مُعاف ہوئے۔"
۳ وہاں موجود شریعت کے کچھ عالم اپنے دل میں کہنے لگے کہ یہ آدمی کُفر بک رہا ہے۔ ۴ یسُوعؔ
نے یہ جان کر کہ وہ اپنے دل میں کیا سوچ رہے ہیں اُن سے کہا، "تُم اپنے دل میں کیوں بُری باتیں
سوچتے ہو۔" ۵ کون سی بات آسان ہے یہ کہنا کہ 'جا تیرے گُناہ مُعاف ہوئے' یا یہ کہنا کہ 'اُٹھ اور
اپنی چارپائی اُٹھا اور چل پھر۔'
۶ اِس بات کو ثابت کروں گا کہ ابنِ آدم کو زمین پر گُناہ مُعاف کرنے کا اختیار ہے۔" یسُوعؔ نے
مفلوج کی طرف دیکھ کر اُس سے کہا، "اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔" ۷ وہ ایک دم
اُٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔
۸ یہ دیکھ کر لوگوں پر خوف چھا گیا اور وہ سب خُدا کی تمجید کرنے لگے جس نے آدمیوں کو ایسا
اختیار بخشا۔

متّی کا بُلایا جانا:

۹ جب یسُوعؔ وہاں سے آگے بڑھا تو اُسے ایک شخص جو ٹیکس لیتا تھا اپنے کام کی جگہ پر بیٹھا ملا۔
اُس کا نام متّیؔ تھا۔ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "میرے پیچھے ہو لے۔" وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور اُس
کے پیچھے چل دیا۔

۱۰ متّیؔ نے بعد میں یسُوعؔ اور اُس کے شاگردوں کو اپنے گھر کھانے پر بُلایا۔ جب وہ کھانا کھانے
بیٹھے تو بُہت سے اور ٹیکس دینے والے بھی اُن کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے۔ ۱۱ فریسی یہ دیکھ کر
یسُوعؔ کے شاگردوں سے کہنے لگے، "تُمہارا اُستاد ٹیکس جمع کرنے والوں اور گُنہگاروں کے ساتھ
کھانا کیوں کھاتا ہے؟" ۱۲ یسُوعؔ نے یہ سُن کر اُن سے کہا، "صحت مندوں کو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں
ہوتی بلکہ بیماروں کو۔" ۱۳ پھر اُس نے کہا، "کلام کی اِس بات کے معنی سمجھنے کی کوشش کرو کہ
میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہو کیونکہ میں اُن کے لیے نہیں آیا جو اپنے آپ کو راستباز سمجھتے
ہیں بلکہ گُنہگاروں کے لیے کہ وہ توبہ کریں۔" (ہوسیعؔ ٦:٦)
۱۴ ایک دن یُوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد یسُوعؔ کے پاس آئے اور اُس سے پُوچھنے لگے
کہ ہم اور فریسی تو اکثر روزہ رکھتے ہیں مگر تیرے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ ۱۵ یسُوعؔ نے جواب
میں کہا، "وہ لوگ جو بارات میں شامل ہیں، خُوشی مناتے ہیں یا ماتم کرتے ہیں؟ مگر ایک دن دُلہا اُن
سے جُدا کیا جائے گا تب وہ روزہ رکھیں گے۔ ۱۶ "کون پُرانے پھٹے لباس کو نئے کپڑے کا ٹکڑا لگا کر
سیتا ہے؟ کیونکہ نیا کپڑا پُرانے کو کھینچ کر اور بھی پھاڑ دے گا۔ ۱۷ "کوئی بھی نئی مے کو پُرانی مشکوں
میں نہیں بھرتا۔ کیونکہ پُرانی مشکیں اُس کے دباؤ کو برداشت نہیں کر سکتیں یوں وہ پھٹ کر برباد ہو
جاتی ہیں اور مے بہہ جاتی ہے۔ بلکہ نئی مے نئی مشکوں میں بھری جاتی ہے تاکہ دونوں محفوظ رہیں۔
۱۸ یسُوعؔ یہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ عبادت خانے کا ایک سردار اُس کے پاس آیا اور اُسے سجدہ کر
کے کہنے لگا کہ "میری بیٹی ابھی مری ہے لیکن اگر تُو میرے ساتھ چلے تو وہ تیرے چھُونے سے زندہ
ہو سکتی ہے۔" ۱۹ یسُوعؔ اُٹھ کر اپنے شاگردوں سمیت اُس کے ساتھ چل دیا۔ ۲۰ راستے میں ایک
عورت نے جس کے بارہ برس سے خُون جاری تھا، بھیڑ میں یسُوعؔ کے پیچھے سے آ کر اُس کی پوشاک

کی جھالر کو چھُوا۔ ۲۱ کیونکہ اُس نے سوچا اگر میں صرف اُس کی پوشاک ہی کو چھُو لوں گی تو اچھی
ہو جاؤں گی۔ ۲۲ یسُوعؔ نے گھُوم کر اُسے دیکھا اور کہا، "بیٹی تسلی رکھ تیرے ایمان نے تُجھے اچھا
کردیا۔" وہ عورت اُسی وقت اچھی ہو گئی۔ ۲۳ جب یسُوعؔ اُس سردار کے گھر پہنچا تو بانسلی پر ماتم
کی دُھن بج رہی تھی اور لوگ ماتم کر رہے تھے۔ ۲۴ یسُوعؔ نے لوگوں سے کہا، "باہر جاؤ، لڑکی مری
نہیں بلکہ سوتی ہے۔" یہ سُن کر لوگ اُس پر ہنسنے لگے۔ ۲۵ جب لوگوں کو باہر نکال دیا گیا تو یسُوعؔ
نے اندر جا کر لڑکی کو ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھایا اور لڑکی اُسی دَم اُٹھ گئی۔ ۲۶ اِس معجزے کی خبر اُس
سارے علاقے میں پھیل گئی۔

۲۷ جب یسُوعؔ وہاں سے روانہ ہوا تو راستے میں دو اَندھے اُس کے پیچھے چِلّاتے ہوئے کہنے لگے،
"اَے ابنِ داؤد! ہم پر رحم کر۔" ۲۸ اُنہوں نے اُس گھر تک اُس کا پیچھا کیا جہاں وہ رہتا تھا۔
یسُوعؔ نے اُن سے پوچھا، "کیا تُم ایمان رکھتے ہو کہ میں تُمہیں ٹھیک کر سکتا ہوں؟" اُنہوں نے
جواب دیا: "ہاں خُداوند! ہم ایمان رکھتے ہیں۔" ۲۹ تب یسُوعؔ نے اُن کی آنکھوں کو چھُوکر کہا،
"تُمہارے ایمان کے مطابق تُمہارے لیے ایسا ہی ہو۔" ۳۰ اُن کی آنکھیں کھُل گئیں اور اُن کو نظر
آنے لگا۔ یسُوعؔ نے اُن کو سختی سے خبردار کیا کہ، "کسی سے اِس کا ذکر نہ کرنا۔" ۳۱ اِس کے باوجود
اُنہوں نے باہر جا کر ہر طرف اِس بات کو مشہور کر دیا۔

گونگے کی شفا:

۳۲ جب وہاں سے باہر نکلے تو راستے میں ایک شخص کو جس میں ایک گونگی رُوح تھی، اُس کے
پاس لائے۔ ۳۳ جب یسُوعؔ نے اُس بدرُوح کو اُس میں سے نکال دیا تو گونگا بولنے لگا۔ یہ دیکھ کر
سب حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اسرائیل میں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

۳۴ لیکن فریسیوں نے کہا کہ یہ تو بدرُوحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔

مزدُور کم ہیں:

۳۵ یسُوعؔ اُس علاقے کے تمام قصبوں اور گاؤں میںجا کر اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا
اور آسمان کی بادشاہی کی خُوشخبری سُناتا اور اُن کے مریضوں اور بیماروں کو شفا دیتا۔ ۳۶ جب
یسُوعؔ نے ہجوم کو دیکھا تو اُسے اُن پر ترس آیا۔ وہ اُن بھیڑوں کی طرح بے یارومددگار اور بدحال
تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ ۳۷ اُس نے شاگردوں سے کہا، ”فصل تو بُہت ہے مگر مزدُور کم ہیں۔
۳۸ ”فصل کے مالک کی مِنّت کرو کہ فصل کاٹنے کے لیے مزدُور بھیجے۔“

بارہ رسول:

۱۰ یسُوعؔ نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بُلا کر اُنہیں اختیار بخشا کہ ناپاک رُوحوں کو نکالیں اور
ہر طرح کی بیماری اور تکلیف سے لوگوں کو شفا دیں۔
۲ اُن بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں، شمعونؔ جو پطرسؔ کہلاتا ہے پھر اُس کا بھائی اندریاسؔ۔ زبدیؔ
کا بیٹا یعقوبؔ اور اُس کا بھائی یُوحنّاؔ۔
۳ فلپّسؔ اور برتلمائیؔ۔ توماؔ اور متّیؔ ٹیکس لینے والا۔ ۴ حلفی کا بیٹا یعقوبؔ اور تدّیؔ۔ شمعُونؔ قنانی
اور یہوداہؔ اَسکریوتی جس نے اُسے پکڑوایا تھا۔
۵ یسُوعؔ نے اُن بارہ کو بھیجا اور حُکم دیا کہ ”غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر
میں داخل نہ ہونا۔ ۶ ”بلکہ صرف اسرائیل کے پاس یعنی خُدا کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس۔
۷ ”اور یہ منادی کرتے جاؤ کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ ۸ ”بیماروں کو شفا دینا۔ مُردوں
کو زندہ کرنا۔ کوڑھیوں کو اُن کے کوڑھ سے پاک کرنا۔ بدرُوحوں کو نکالنا۔ تُمہیں مُفت ملا ہے تُم

بھی مُفت دینا۔ ۹ "اپنے ساتھ نہ سونا لینا نہ چاندی اور نہ ہی پیسے۔ ۱۰ "نہ ہی سفر کے لیے بیگ نہ
دو کُرتے نہ فالتو جوتیوں کا جوڑا اور نہ ہی لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے۔ ۱۱ "جب
کسی شہر یا گاؤں میں جاؤ تو اُس شخص کے گھر میں رہو جو اِس لائق ہو جو تُمہیں اور تُمہارے پیغام کو
قبُول کرے اور جب تک اُس شہر میں ہو اُسی کے گھر میں رہو۔ ۱۲ "جب تُم کسی گھر میں داخل ہو
تو اپنا سلام کہو۔ ۱۳ "اگر وہ گھر اِس لائق ہو گا تو سلامتی اُن پر ٹھہر جائے گی اور اگر وہ لائق نہیں تو
تُمہارا سلام واپس تُم پر آجائے گا۔ ۱۴ "اور اگر کوئی شہر یا گھر میں تُمیں قبُول نہ کرے یا تُمہاری باتیں
نہ سُنے تو وہاں سے باہر جاتے وقت اُس جگہ کی گرد اپنے جوتوں سے جھاڑ دینا۔ ۱۵ "میں تُم سے سچ
کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم اور عمُورہ کا حال اُس شہر سے بہتر ہو گا۔

ایذارسانیوں کی خبر:

۱۶ "میں تُمہیں جو بھیڑوں کی مانند ہو بھیڑیوں کے بیچ بھیج رہا ہوں۔ لہٰذا سانپوں کی مانند ہوشیار
اور کبُوتروں کی مانند معصوم بنو۔

۱۷ "خبردار رہو لوگ تُم کو عدالتوں میں لے جائیں گے اور اپنے عبادت خانوں میں تُمہیں کو
ڑے لگائیں گے۔

۱۸ "تُمہیں میری وجہ سے پکڑ کر حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تب
تُمہارے پاس موقع ہو گا کہ میری گواہی حاکموں اور غیر قوم والوں کو دے سکو۔ ۱۹ "اور جب
تُمہیں گواہی دینے کا موقع ملے تو فکر مند نہ ہونا کہ کیا کہنا ہے کیونکہ اُس وقت تُمیں بتا دیا جائے گا۔
۲۰ "کیونکہ بولنے والے تُم نہیں بلکہ خُدا کا رُوح ہے جو تُم میں رہتا ہے۔ ۲۱ "بھائی اپنے بھائی کو دغا
دے گا۔ باپ اپنے بچوں کو اور بچے اپنے ماں باپ کو دھوکے سے مروا ڈالیں گے۔ ۲۲ "میرے

نام کی وجہ سے سب لوگ تُم سے نفرت رکھیں گے مگر جو آخر تک برداشت کرے گا نجات پائے
گا۔ ۲۳ "جب ایک شہر میں تُمہیں ستایا جائے تو دُوسرے شہر میں بھاگ جاؤ۔ میں تُم سے سچ
کہتا ہوں کہ ابھی تُم اسرائیلؔ کے سارے شہروں میں پھر بھی نہ پاؤ گے کہ اِبنِ آدم آ جائے گا۔
۲۴ "شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ ہی غلام اپنے آقا سے۔ ۲۵ "اِس لیے ضروری ہے کہ
شاگرد اُستاد کی مانند ہو اور غلام اپنے آقا کی مانند۔ اگر وہ مُجھے جو گھر کا مالک ہے بعلزبُول کہتے ہیں تو
گھر کے لوگوںکو کیا کچھ نہ کہیں گے۔ ۲۶ "پس جو تُمہیں دھمکائیں اُن سے نہ ڈرو کیونکہ کوئی بھی چھُپی
چیز ایسی نہیں جو کھولی نہ جائے اور کوئی بھی ایسا راز نہیں جو جانا نہ جائے گا۔ ۲۷ "جو کچھ تُم مُجھ
سے اندھیرے میں سُنو گے، دن کی روشنی میں سُناؤ اور جو کچھ میں تُمہارے کانوں میں کہوں، اُس
کی منادی چھتوں پرچڑھ کر کرو۔ ۲۸ "اُن سے نہ ڈرو جو جسم کو ختم کر سکتے ہیں مگر تُمہاری رُوح کو
چھُو نہیں سکتے۔ اُس سے ڈرو جو جسم اور رُوح دونوں کو جہنم کی آگ میں ڈال کر ہلاک کر سکتا ہے۔
۲۹ "کیا ایک پیسے کی دو چڑیاں نہیں بکتیں؟ مگر اُن میں سے ایک بھی تُمہارے آسمانی باپ کی مرضی
کے بغیر زمین پر نہیں گرتی۔ ۳۰ "خُدا تُمہارے سر کے بالوں کو بھی جانتا ہے کہ وہ کتنے ہیں۔ ۳۱ "بس
خوف نہ کرو۔ تُمہاری قیمت تو بُہت سی چڑیوں سے زیادہ ہے۔ ۳۲ "جو کوئی بھی آدمیوں کے سامنے
میرا اقرار کرے گا، میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے، اُس کا اقرار کروں گا۔ ۳۳ "اور
جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے گا، میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اُس
کا انکار کروں گا ۳۴ "یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر امن قائم کرنے کے لیے آیا ہوں۔ امن نہیں بلکہ تلوار
چلوانے آیا ہوں۔

۳۵ "میں بیٹے کو باپ کے خلاف، بیٹی کو ماںکے خلاف اور بہُو کو ساس کے خلاف کھڑا کروں گا۔

۳۶ "آدمی کے گھر والے ہی آدمی کے دُشمن ہوں گے۔
۳۷ "اگر کوئی مُجھ سے زیادہ اپنے ماں اور باپ کو پیار کرتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ اور اگر کوئی
مُجھ سے زیادہ اپنے بیٹے یا بیٹی کو پیار کرتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ ۳۸ "اور اگر کوئی اپنی صلیب
اُٹھا کر میرے پیچھے چلنے کے لیے تیار نہ ہو، وہ میرے لائق نہیں۔ ۳۹ "جو کوئی اپنی جان کو بچانے کی
کوشش میں لگا رہتا ہے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی زندگی کھوتا ہے اُسے پائے گا۔
۴۰ "جو کوئی تُمہیں (شاگردوں کو) قبول کرتا ہے وہ مُجھے قبول کرتا ہے جو مُجھے قبول کرتا ہے وہ
میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔
۴۱ "جو کوئی کسی نبی کو خُدا کا نبی جان کر قبول کرتا ہے وہ نبی کا اَجر پائے گا اور جو کوئی راستباز
کو اُس کے اچھے کاموں کی وجہ سے قبول کرتا ہے وہ راستباز کا اَجر پائے گا۔ ۴۲ "اگر تُم میرے
شاگردوں میں سے کسی ایک کو جو سب سے چھوٹا ہو ایک گلاس پانی پلاؤ گے تو اُس کا اَجر پاؤ گے۔"

یُوحنّاؔ کے شاگردوں کا یسُوعؔ سے سوال:

۱۱ یسُوعؔ جب اپنے شاگردوں کو ہدایت دے چُکا تو اُس علاقے کے تمام شہروں میں
منادی کرنے اور تعلیم دینے کے لیے روانہ ہوا۔
۲ یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا جو قید میں تھا جب اُس نے یسُوعؔ کے کاموں کا سُنا تو اپنے شاگردوں
کو یسُوعؔ کے پاس بھیجا۔ ۳ یہ پوچھنے کے لیے کہ کیا تُو ہی مسیح ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں یا
پھر کسی اور کا انتظار کریں؟ ۴ یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا، "جو کچھ تُم نے سُنا اور دیکھا ہے
یُوحنّا کو جا کر بتاؤ۔ ۵ "کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے پھرتے، کوڑھی پاک صاف کیے جاتے،

بہرے سُنتے، مُردے زندہ کئے جاتے اور غریبوں کو خُوشخبری سُنائی جاتی ہے۔ ۶ "اور مبارک ہے
وہ شخص جو میرے بارے میں شک نہ کرے۔"
۷ جب یُوحنا ؔکے شاگرد چلے گئے تو یسُوعؔ نے لوگوں کو یُوحنّا ؔکے بارے کہنا شروع کیا، "تُم
بیابان میں کس سے ملنے گئے تھے؟ ایک کمزور سے سرکنڈے سے جو ہوا کے جھونکے سے ہل
جاتاہے؟ ۸ "یا پھر ایسے شخص سے جس نے شاہی لباس پہن رکھا ہو؟ نہیں! کیونکہ شاہی لباس
پہننے والے تو محلوں میں رہتے ہیں۔ ۹ "تو پھر کسی نبی سے؟ ہاں! بلکہ نبی سے بھی بڑے سے۔
۱۰ "یُوحنّاؔ ہی وہ شخص ہے جس کے لیے کلام میں لکھا ہے:
'دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں اور وہ تیرے آگے تیری راہ تیار کرے گا۔' (ملاکی ۳: ۱)
۱۱ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں اِس دُنیا میں جتنے بھی عورت سے پیدا ہوئے ہیں اُن میں سے کوئی
بھی یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے سے بڑا نہیں لیکن آسمان کی بادشاہی میں جو سب سے چھوٹا ہے وہ
یُوحنّا ؔبپتسمہ دینے والے سے بڑا ہے۔ ۱۲ "یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کی خدمت کے شروع سے آج
تک آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے زور مارا جاتا ہے اور زور آور اُسے چھین لیتے ہیں۔
۱۳ "سب نبیوں اور موسیٰؔ کی شریعت نے فقط یُوحنّاؔ تک نبوت کی۔ ۱۴ "اور اگر تُم چاہو تو مانو، میں
تُم سے کہتا ہوں ایلیاّہ جو آنے والا تھا یہی ہے۔ (ملاکی ۴: ۵) ۱۵ "جو سُن سکتا ہے سُنے! ۱۶ "میں
اِس زمانے کے لوگوں کا کن سے مقابلہ کروں۔ یہ اُن لڑکوں کی مانند ہیں جو بازاروں میں بیٹھ کر اپنے
دوستوں کو پُکار کر کہتے ہیں۔ ۱۷ "ہم نے تُمہارے لیے گایا بجایا مگر تُم نہ ناچے۔ ہم نے ماتم کیا اور
تُم نے آہ و نالہ نہ کیا۔ ۱۸ "اِسی طرح یُوحنّاؔ آیا جسے اپنے کھانے پینے کی فکر نہیں تھی اور یہ لوگ اُسے

بدرُوح گرفتہ کہتے ہیں۔ ۱۹ "اور اِبن آدم جو کھاتا پیتا آیا یہ لوگ اُسے کھاؤ اور شرابی کہتے ہیں اور ٹیکس
لینے والوں اور گُنہگاروں کا یار، مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ثابت ہوئی۔"

ایمان نہ لانے والے شہروں پر افسوس:

۲۰ پھر یسُوعؔ اُن شہروں پر افسوس کرنے لگا جن میں اُس نے بُہت سے معجزات دکھائے مگر
وہاں کے لوگوں نے نہ توبہ کی اور نہ اپنے گُناہوں کو چھوڑا۔ ۲۱ "اَے خرازین تُجھ پر افسوس!
اَے بیت صیدا تُجھ پر افسوس! وہ مُعجزے جو تُم میںہوئے اگر صورؔ اور صیدا ؔمیں ہوتے تو وہ کب
کے خاک اور راکھ میں بیٹھ کر توبہ کر چُکے ہوتے ۲۲ "اِس لیے میں تُجھ سے کہتا ہوں کہ عدالت کے
دن صورؔ اور صیدا کا حال تُم سے بہتر ہوگا۔
۲۳ "اور اَے کفرنحوم! کیا تُو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ نہیںتُو تَو عالمِ اَروح میں اُتارا جائے
گا۔ وہ مُعجزے جو تُم میں ہوئے اگر سدُومؔ میں ہوتے تو برباد نہ ہوتا بلکہ آج تک قائم رہتا۔ ۲۴ "یقیناً
عدالت کے دن سدُومؔ کا حال تُجھ سے بہتر ہو گا۔"

خُداوند تھکے ماندوں کو بُلاتا ہے:

۲۵ تب یسُوعؔ نے یہ دُعا کی، "اَے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیرا شُکرگُزار ہوں کہ تُو
نے یہ باتیں اُن سے پوشیدہ رکھیں جو اپنے آپ کو دانا اور عقلمند سمجھتے ہیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔
۲۶ "ہاں! اَے باپ! اسی میں تیری خُوشی تھی۔ ۲۷ "میرے باپ نے سب کُچھ میرے حوالے
کیا ہے۔کوئی بیٹے کو نہیں جانتا ہے سوائے باپ کے۔ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے بیٹے کے،
یا وہ جس پر بیٹا باپ کو ظاہر کرنا چاہے۔

۲۸ ”اَے محنت و مشقت کرنے والو ! اور بوجھ سے دبے لوگو ! میرے پاس آؤ میں تُمہیں آرام
دُوں گا۔ ۲۹ ”میرا جؤا اُٹھا لو اور مُجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور نرم دل ہوں۔ تو تُمہاری جانیں
آرام پائیں گی۔
۳۰ ”کیونکہ میرا جؤا نرم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔“

یسُوعؔ سبَت کا مالک:

۱۲ ایک سبَت کے دن یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ کھیت میں سے گُزر رہا تھا اور اُس
کے شاگردوں کو بھُوک لگی تو وہ کھیت سے بالیاں توڑ توڑ کر کھانے لگے۔ ۲ جب کچھ
فریسیوں نے دیکھا تو یسُوعؔ سے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ تیرے شاگرد وہ کام کر رہے ہیں جو سبت
کے دن کرنا جائز نہیں۔ ۳ اِس پر یسُوعؔ نے یہ جواب دیا، ”کیا تُم نے کلام میں کبھی نہیں پڑھا کہ جب
داؤدؔ اور اُس کے ساتھی بھُوکے تھے تو اُس نے کیا کِیا؟ ۴ ”وہ خدا کے گھر میں گیا تو اُس نے اور اُس
کے ساتھیوں نے شریعت کے حُکم کے خلاف نذر کی روٹیاں کو کھائیں جنہیں کھانے صرف کاہنوں
کو روا تھا۔ ۵ ”کیا تُم شریعت میں نہیں پڑھتے کہ کاہن جو ہر سبَت کو ہیکل میں خدمت کرتے ہیں،
سبَت کے حُکم کو توڑتے ہیں پھر بھی بے قصُور رہتے ہیں۔ ۶ ”میں تُم سے کہتا ہوں یہاں وہ ہے
جو ہیکل سے بھی بڑا ہے۔ ۷ ”اگر تُم کلام کی اِن باتوں کو سمجھتے تو جانتے کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم
پسند کرتا ہوں اور بے قصُوروں کو مُجرم نہ ٹھہراتے۔ ۸ ”کیونکہ اِبنِ آدم سبَت کا مالک ہے۔“

سبَت کے دن شِفا کا کام:

۹ وہاں سے وہ اُن کے عبادت خانے میں گیا۔ ۱۰ وہاں اُسے ایک آدمی نظر آیا جس کا ہاتھ سُوکھا
ہوا تھا۔ وہاں موجود فریسیوں نے یسُوعؔ پر الزام لگانے کے اِرادے سے اُس سے پُوچھا کہ کیا

شریعت سبت کے دن شفا دینے کی اجازت دیتی ہے؟ ۱۱ اُس نے جواب میں اُن سے پُوچھا، ”اگر
کسی کی ایک بھیڑ ہو اور سبَت کے دن وہ گڑھے میں گر جائے تو کیا وہ اُسے گڑھے میں سے نہ نکالے
گا؟ ۱۲ ”اِس لئے بھیڑ کی قدر تو انسان سے بہت ہی زیادہ ہے۔ اِس لئے سَبت کے دن نیکی کرنا جائز
ہے۔“

۱۳ یسُوعؔ نے اُس آدمی سے کہا، ”اپنا ہاتھ بڑھا۔“ جب اُس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ
دُوسرے ہاتھ کی طرح بالکل ٹھیک ہو گیا۔ ۱۴ فریسی عبادت خانے سے باہر جا کر یسُوعؔ کو مار ڈالنے
کا مشورہ کرنے لگے۔

۱۵ جب یسُوعؔ کو اُن کے منصوبوں کا پتا چلا تو وہاں سے چلا گیا اور بُہت سے لوگ اُس کے
پیچھے ہو لیے اُس نے اُن میں سب بیماروں کو اچھا کر دیا۔ ۱۶ مگر اُنہیں تاکید کی کہ ”کسی کو میرے
بارے میں نہ بتانا۔“

۱۷ یوں یسعیاہ نبؔی جو پیشن گوئی کی تھی پوری ہوئی کہ:

۱۸ ”دیکھو یہ میرا خادم ہے جِسے میں نے چُنا۔ میرا پیارا جس سے میرا دل خُوش ہے۔
میں اپنی رُوح اُس پر نازل کروں گا وہ غیر قوموں کو انصاف کی خبر دے گا۔
۱۹ نہ جھگڑے گا اور نہ شور کرے گا اور نہ بازار میں اُونچی آواز میں بولے گا۔
۲۰ وہ کسی کمزور گھاس کے خُشک تنکے کو نہ کُچلے گا۔ اور نہ بجھتی ہوئی بتّی کو بجھائے گا۔
جب تک کہ انصاف غالب نہ آئے۔
۲۱ اور اُس کے نام سے غیر قومیں اُمید رکھیں گی۔“ (یسعیاہ ۴۲: ۴-۱)

۲۲ اُس وقت ایک آدمی کو اُس کے پاس لائے جس میں بدرُوح تھی وہ اندھا اور گونگا تھا۔
یسُوعؔ نے اُسے اچھا کر دیا اور وہ دیکھنے اور بُولنے لگا۔ ۲۳ یہ دیکھ کر سب حیران ہوئے اور کہنے لگے،
"شاید یہی اِبنِ داؤدؔ ہو؟" ۲۴ فریسیوں نے یہ سُن کر کہنا شروع کیا کہ وہ بدرُوحوں کو بعلزبُول کی مدد
سے نکالتا ہے جو بدرُوحوں کا سردار ہے۔

۲۵ یسُوعؔ کو پتا تھا کہ وہ کیا سوچتے ہیں اِس لیے اُن سے کہا، "جس بادشاہت میں پھوٹ پڑ جائے
وہ تباہ ہو جاتی ہے اور جس شہر یا گھرانے میں اتفاق نہ ہو وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ۲۶ "اگر شیطان ہی
شیطان کو نکال رہا ہے تو وہ خُود اپنا ہی مخالف ہو گیا۔ اِس طرح تو اُس کی بادشاہی قائم نہیں رہ
سکتی۔ ۲۷ "اگر میں بعلزبُول کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہوں تو تُمہارے بیٹے کس کی مدد سے نکلتے
ہیں؟ ۲۸ "اور اگر میں خُدا کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہوں تو جان لو کہ خُدا کی بادشاہی تُمہارے پاس
آ پہنچی ہے۔ ۲۹ "کون اتنا طاقت ور ہے کہ کسی زور آور کے گھر میں گھُس کر اُس کا مال لوٹ لے
جب تک کہ پہلے اُسے باندھ نہ لے؟ ۳۰ "پس جو کوئی میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور
جو کوئی میرے ساتھ مل کر کام نہیں کرتا وہ میرے خلاف کام کرتا ہے۔ ۳۱ "اِس لیے میں تُم سے
کہتا ہوں لوگوں کا ہر گُناہ اور کُفر معاف کیا جائے گا مگر پاک رُوح کے خلاف معاف نہ کیا جائے
گا۔ ۳۲ "اگر کوئی اِبنِ آدم کے خلاف بات کہے گا وہ معاف کیا جائے لیکن اگر کوئی پاک رُوح کے
خلاف کچھ کہے گا معاف نہیں کیا جائے گا۔ نہ اِس جہاں میں نہ آنے والے جہاں میں۔ ۳۳ "درخت
اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔
۳۴ "اَے سانپ کے بچو! تُم بُرے ہو کر اچھی باتیں کیونکر کر سکتے ہو۔ کیونکہ جو کچھ تُمہارے دل
میں ہے وہی تُمہارے مُنہ سے نکلتا ہے۔ ۳۵ "اچھا آدمی دل کے اچھے خزانے سے اچھی باتیں

نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے دل سے بُری باتیں نکالتا ہے۔ ۳۶ ''لہٰذا میں تُم سے کہتا ہوں کہ عدالت
کے دن ہر نکمّی بات جو لوگ کہیں گے اُس کا حساب لیا جائے گا۔ ۳۷ ''کیونکہ تُو اپنی باتوں ہی کے
سبب راستباز ٹھہرے گا اور اپنی ہی باتوں سے گنہگار ٹھہرے گا۔''

یُوناہ کا نشان:

۳۸ ایک دن چند شریعت کے اُستادوں اور فریسیوں نے یسُوعؔ کے پاس آکر کہا کہ اے اُستاد!
ہمیں کوئی نشان دِکھا تاکہ پتہ چل سکے کہ تُو کس اختیار سے یہ کام کرتا ہے۔ ۳۹ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب
دیتے ہوئے کہا، ''یہ بُری اور زناکار پُشت نشان دیکھنا چاہتی ہے مگر اِنہیں یوناہ نبی کے نشان کے
علاوہ کوئی اور نشان نہ دیا جائے گا۔ ۴۰ ''جیسے یوناہؔ تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے
ہی اِبنِ آدم تین دن اور تین رات زمین کے اندر رہے گا۔ ۴۱ ''نینوہؔ کے لوگ عدالت کے دن
کھڑے ہوکر اِس پُشت کے لوگوں کو مُجرم ٹھہرائیں گے۔ کیونکہ یوناہؔ کی منادی پر تو اُنہوں نے توبہ
کرلی تھی مگر دیکھو یہاں وہ ہے جو یوناہؔ سے بھی بڑا ہے۔ ۴۲ ''جنوب کی ملکہ بھی عدالت کے دن
اِس پُشت کے لوگوں کو مُجرم ٹھہرائے گی کیونکہ وہ دُور سے سلیمانؔ کی حکمت کو سُننے آئی تھی مگر دیکھو
یہاں وہ ہے جو سلیمانؔ سے بھی بڑا ہے۔

۴۳ ''جب کوئی ناپاک رُوح کسی آدمی میں سے نکلتی ہے تو ویران مقاموں پر آرام ڈھونڈتی پھرتی
ہے اور آرام نہیں پاتی۔

۴۴ ''تب وہ کہتی ہے کہ میں اپنے پرانے گھر واپس جاؤں گی اور آکر اُسے خالی اور اپنے رہنے
کے لیے تیار پا کر۔ ۴۵ ''اپنے سے بھی بُری سات اور بدرُوحیں اپنے ساتھ لے آتی ہے اور اُس

آدمی میں گُھس کر رہنے لگتی ہیں۔ تب اُس کا حال پہلے سے بھی بُرا ہو جاتا ہے۔ اِس شریر پُشت کا
بھی ایسا ہی حال ہو گا۔"

یسُوعؔ کی ماں اور بھائی:

۴۶ جب یسُوعؔ لوگوں سے یہ باتیں کر ہی رہا تھا تو اُس کی ماں اور بھائی باہر آئے وہ اُس سے
بات کرنا چاہتے تھے۔ ۴۷ کسی نے یسُوعؔ کو بتایا کہ تیری ماں اور تیرے بھائی تُجھ سے ملنے آئے ہیں۔
۴۸ یسُوعؔ نے خبر دینے والے سے کہا، "کون ہے میری ماں؟ کون ہیں میرے بھائی؟" ۴۹ پھر اپنے
شاگردوں کی طرف اشارہ کر کے کہا، "یہ میری ماں اور میرے بھائی ہیں۔ ۵۰ "کیونکہ جو کوئی میرے
آسمانی باپ کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں وہی میری ماں اور میرے بھائی ہیں۔"

بیج بونے والے کی تمثیل:

۱۳ اُسی دن یسُوعؔ گھر سے نِکل کر جھیل کے کنارے جا بیٹھا۔ ۲ اور ایک بڑی بھیڑ اُس
کے گرد جمع ہو گئی لہٰذا وہ کشتی پر سوار ہو کر بیٹھ گیا اور جھیل کے کنارے پر کھڑے
لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ ۳ اور یسُوعؔ نے اُنہیں تمثیلوں میں بتانا شروع کیا۔ اُس نے کہا، "ایک
کسان بیج بونے نکلا۔ ۴ "بیج بکھیرتے ہوئے کچھ بیج راہ کے کنارے گرا اور پرندوں نے اُسے چُگ لیا۔
۵ "کچھ بیج سخت زمین پر گرا اور مٹی نرم نہ ہونے کے سبب جلد اُگ آیا۔ ۶ "اور جب سُورج نکلا
تو جڑ گہری نہ ہونے کی وجہ سے جل کر سوکھ گیا۔ ۷ "کچھ جھاڑیوں میں گرا اور جب وہ اُگا تو جھاڑیوں
نے اُسے دبا لیا۔ ۸ "اور جو اچھی زمین پر گرا وہ پھل لایا کوئی سو گُنا کوئی ساٹھ گُنا اور کوئی تیس گُنا۔
۹ "جس کے کان ہو سُن لے!"

۱۰ تب اُس کے شاگردوں نے اُس سے پُوچھا کہ تُو لوگوں سے تمثیلوں میں باتیں کیوں کرتا ہے؟

۱۱ اُس نے جواب دیا، ”آسمان کی بادشاہی کا بھید جاننے کا حق صرف تُمہیں دیا گیا ہے، اُن کو
نہیں۔
۱۲ ”کیونکہ جن کے پاس میرے کلام کی کچھ سمجھ ہے اُنہیںاِس کی اور زیادہ سمجھ دی جائے گی
تاکہ اُن کا عِلم زیادہ ہو جائے اور جن کے پاس نہیں اُن سے وہ تھوڑا عِلم بھی جواُن کے پاس ہے،
لے لیا جائے گا۔
۱۳ ”میں اِس لیے اُن سے تمثیلوں میں بات کرتا ہوں کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے اور
سُنتے ہوئے بھی نہ سُنتے اور نہ ہی سمجھتے ہیں۔ ۱۴ ”یسعیاہؔ نبی کی یہ پیشن گوئی اُن پر سچی ثابت ہوتی ہے
کہ:

’تُم کانوں سے سُنو گے مگر سمجھو گے نہیں
اور آنکھوں سے دیکھو گے مگر نہ جانو گے۔
۱۵ کیونکہ اِس قوم کے دل پر چربی چھا گئی ہے اور وہ کانوں سے اُونچا سُننے لگے ہیں۔
اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے دیکھ لیں۔
اور کانوں سے سُن لیں۔ اور دل سے سمجھ لیںاور میری طرف پھریں۔
اور میں اِنہیںشفا بخشُوں۔‘ (یسعیاہؔ ٦: ۹- ۱۰)

۱٦ ”لیکن تمہاری آنکھیں مبارک ہیں جو دیکھتی ہیں اور تُمہارے کان مبارک ہیں جو سُنتے ہیں۔
۱۷ ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں بُہت سے نبی اور راستباز لوگ چاہتے تھے کہ جو کچھ تُم دیکھتے
ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو کچھ تُم سُنتے ہو سُنیں مگر نہ سُنا۔ ۱۸ ”اب بیج بونے والے کی تمثیل
سمجھو۔ ۱۹ ”راہ پر گرا ہوا بیج اُن لوگوں کے لیے ہے جو بادشاہی کا پیغام سُنتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔

لہٰذا شیطان اُس کلام کو جو اُن کے دل میں بویا جاتا ہے، چُرا کر لے جاتا ہے۔ ۲۰ ”وہ بیج جو سخت
زمین پر گرا اُن لوگوں کے لیے ہے جو سُنتے اور خُوشی سے اُسے قبول کر لیتے ہیں۔ ۲۱ ”مگر اپنے اندر
اُسے جڑ نہیں پکڑنے دیتے۔ اِس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو مصیبتوں اور مشکلوں اور اذیتوں کا سامنا
کرتے ہیں تو فوراً گر جاتے ہیں۔ ۲۲ ”جھاڑیوں میں گرا ہوا بیج اُن لوگوں کے لئے ہے جو کلام تو سُنتے
ہیں مگر اِس زندگی کی فکریں اور پیسے کی محبت جھاڑیوں کی طرح انہیں دبا لیتی ہیں اور وہ پھل نہیں
لاتے۔ ۲۳ ”اور وہ بیج جو اچھی زمین پر گرتا ہے اُن لوگوں کے لیے ہے جو کلام کو سُنتے اور سمجھتے ہیں
اور پھل بھی لاتے ہیں کوئی سو گُنا کوئی ساٹھ گُنا اور کوئی تیس گُنا“۔

۲۴ یسُوعؔ نے ایک اور تمثیل بتاتے ہوئے کہا، ”آسمان کی بادشاہی اُس کسان کی مانند ہے جس
نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا۔ ۲۵ ”مگر رات کو جب مزدور سو رہے تھے تو دُشمن نے اُس کے
کھیت میں جنگلی پودوں کے بیج بو دے۔ ۲۶ ”جب پودے نکلے اور بالیاں نکلیں تو جنگلی پودے بھی
نظر آنے لگے۔ ۲۷ ”مزدوروں نے آ کر کسان کو خبر دی اور پُوچھا، کیا تو نے اچھا بیج نہ بویا تھا؟ پھر
کھیت میں جنگلی پَودے کہاں سے آئے؟ ۲۸ ”کسان نے جواب دیا کہ یہ کام کسی دُشمن کا ہو گا۔
مزدوروں نے پُوچھا کیا ہم جا کر اُن پودوں کو نکال دیں؟ ۲۹ ”اُس نے مزدوروں سے کہا ایسا نہ
کرنا کہیں تُم جنگلی پودوں کے ساتھ اچھے پودوں کو بھی نہ اُکھاڑ دو۔ ۳۰ ”دونوں کو بڑھنے دو جب تک
فصل تیار نہ ہو جائے۔ تب میں فصل کاٹنے والوں کو کہہ دُوں گا کہ جنگلی پودوں کو علیحدہ کر کے
جلانے کے لیے گٹھے باندھ لو اور اچھے دانے میرے گودام میں جمع کر دو۔“

رائی کے دانے کی تمثیل:

۳۱ اُس نے ایک اور تمثیل اُنہیں بتاتے ہوئے کہا ، "آسمان کی بادشاہی رائی کے دانے کی مانند
ہے جسے ایک کھیت میں بویا گیا۔ ۳۲ اگرچہ وہ بیجوں میں سب سے چھوٹا مگر بڑھ کر کھیت کے سب
پودوں سے بڑا ہوگیا۔یہاں تک کہ ہوا کے پرندے اُس کی ڈالیوں پر گھونسلے بنا کر رہنے لگے۔"

خمیر کی تمثیل:

۳۳ یسُوعؔ نے ایک اور تمثیل بتاتے ہوئے کہا ، "آسمان کی باشاہی اُس خمیر کی مانند ہے جسے
ایک عورت نے چٹکی کے برابر لے کر تین پیمانے (تقریباً ستائیس کلوگرام) آٹے میں ملایا اور ہوتے
ہوتے سارا گُندھا ہوا آٹا خمیر ہو گیا۔"

۳۴ یسُوعؔ اُن سے ساری باتیں تمثیلوں میں کرتا تھا اور بغیر تمثیل کے وہ کوئی بات نہ کرتا تھا۔
۳۵ تاکہ نبی کی کہی ہوئی بات پوری ہوجائے کہ:

"میںتُم سے تمثیلومیں بات کروں گا۔
میں اُن باتوں کو جو دُنیا کے شُروع سے چھُپی ہیں بیان کروں گا۔" (زبور۷۸:۲)

۳۶ تب یسُوعؔ بھیڑ کو چھوڑ کر گھر کے اندر گیا۔ اُس کے شاگرد نے اُس کے پاس آکر اُس سے
جنگلی پودوں کی تمثیل کا مطلب سمجھانے کے لیے درخواست کی۔

۳۷ یسُوعؔ نے بتانا شروع کیا کہ، "اچھا بیج بونے والا اِبن آدم ہے۔ ۳۸ "اور یہ دُنیا کھیت ہے،
اچھا بیج بادشاہی کے فرزندہیں اور جنگلی پودے شیطان کے فرزند۔ ۳۹ "اچھے بیجوں کے درمیان جنگلی
بیج بونے والا شیطان ہے۔ اور فصل کی کٹائی اِس دُنیا کا آخر ہے اور کاٹنے والے فرشتے ہیں۔

۴۰ "جیسے جنگلی پودے علیحٰدہ کرکے آگ میں ڈالے جاتے ہیںایسا ہی طرح دُنیا کے آخر میں ہو گا۔
۴۱ "اِبنِ آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا وہ ہراُس چیزکو جو گُناہ کا سبب بنتی ہے اور ہر بدکار کو اُس کی
بادشاہی سے باہر نکالیں گے ۴۲ "اور اُنہیں آگ کی بھٹی میں پھینکیں گے وہاں رونا اور دانتوں کا
پیسنا ہو گا۔ ۴۳ "اُس وقت راستباز آسمانی باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے۔ جو سُن
سکتا ہے وہ سُنے اور سمجھے!

آسمان کی بادشاہی کی تمثیلیں:

۴۴ "آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھُپے اُس خزانے کی مانند ہے جسے ایک کسان نے پا کردوبارہ
چھُپا دیا اور خُوشی خُوشی جا کر اپنا سب کچھ بیچ کر اُس کھیت کو خرید لیا۔
۴۵ "پھر آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو قیمتی موتی کی تلاش میں تھا۔ ۴۶ "جب
اُسے ایک نہایت قیمتی موتی ملا تو جو کچھ اُس کے پاس تھا بیچ کر اُس موتی کو خرید لیا۔
۴۷ "پھر آسمان کی بادشاہی اُس بڑے جال کی مانند ہے جو جھیل میں ڈالا گیا تو ہر طرح کی
مچھلیاں پکڑ لیں۔ ۴۸ "جب جال مچھلیوں سے بھر گیا اور اُسے کھینچ کر جھیل کے کنارے پر لے
آئے تو اچھی اچھی مچھلیوں کو ٹوکروں میں جمع کر لیا اور خراب مچھلیوں کو پھینک دیا۔ ۴۹ "اِسی
طرح دُنیا کے آخر میں ہو گا۔ فرشتے نکلیں گے اور بدکاروں کو راستبازوں سے جُدا کریں گے۔ ۵۰ "اور
بدکاروں کو آگ کی بھٹّی میں ڈالیںگے۔"
۵۱ یسُوعؑ نے شاگردوں سے پوچھا، "کیا تُم یہ سب باتیں سمجھ گئے؟" اُنہوں نے جواب دیا،
"ہاں خُداوند۔" ۵۲ پھر یسُوعؑ نے کہا، "شریعت کا ہر وہ عالم جو آسمان کی بادشاہی کا شاگرد بنتا ہے
گھر کے اُس مالک کی طرح ہے جو اپنے خزانے سے نئی اور پرانی دونوں چیزیں نکالتا ہے۔"

نبی اپنے گھر میں عزت نہیں پاتا:

۵۳ یسُوعؔ جب تمثیلیں بتا چُکا تو وہاں سے آگے چل دیا۔ ۵۴ اور اپنے شہر ناصرتؔ میں آیا اور وہاں
کے عبادت خانے میں تعلیم دینے لگا۔ لوگ اُس کی تعلیم سُن کر بُہت حیران ہوئے اور کہنے لگے،
اِس نے یہ حکمت اور معجزے دِکھانے کی قوت کہاں سے حاصل کی؟ ۵۵ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ کیا
اِس کی ماں کا نام مریمؔ نہیں اور اِس کے بھائی یعقوبؔ، یُوسفؔ، شمعونؔ اور یہوداہؔ نہیں؟
۵۶ کیا اِس کی سب بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پھر اِس نے یہ سب کہاں سے حاصل کیا؟"
۵۷ اِن باتوں کے سبب وہ اُسے قبول نہ کر سکے۔ لیکن یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "نبی اپنے شہر اور
گھر کے علاوہ اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔" ۵۸ اور اُن کے ایمان کی کمزوری کے باعث یسُوعؔ
نے وہاں زیادہ مُعجزے نہ دکھائے۔

یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کا قتل:

۱۴ اُس وقت گلیلؔ کے حاکم ہیرودیس انتپاسؔ نے جب یسُوعؔ کے بارے میں سُنا۔ ۲ تو
اُس نے اپنا نوکروں سے کہا یہ شخص ضرور یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا ہے جو مُردوں میں
سے جی اُٹھا ہے۔ اِسی لیے وہ ایسے مُعجزات دکھاتا ہے۔ ۳ کیونکہ ہیرودیسؔ نے ہیرودیاسؔ کی وجہ
سے یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کو قید میں ڈلوا دیا تھا جو اُس کے بھائی فلپسؔ کی بیوی تھی۔ ۴ کیونکہ وہ بار
بار ہیرودیسؔ سے کہتا تھا کہ تُجھے اپنے بھائی کی بیوی رکھنا جائز نہیں۔ ۵ ہیرودیسؔ یُوحنّاؔ کو قتل کروانا
چاہتا تھا مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ اُسے نبی مانتے تھے۔ ۶ ایک دن ہیرودیسؔ اپنی سالگرہ
منا رہا تھا کہ ہیرودیاسؔ کی بیٹی نے محفل میں ناچ کر اُسے خُوش کیا۔ ۷ جس پر ہیرودیسؔ نے قسم کھا
کر اُس سے وعدہ کیا کہ جو کچھ تُو مانگے گی میں دُوں گا۔ ۸ اپنی ماں کے اُبھارنے سے اُس نے یُوحنّاؔ

بپتسمہ دینے والے کا سر ایک تھال پر رکھ کر لانے کے لیے مانگ لیا۔ ۹ ہیرودیسؔ اِس پر افسردہ ہو گیا
مگر مہمانوں کے سامنے اپنی قسم کی وجہ سے اُس نے حُکم جاری کر دیا۔ ۱۰ اُس نے سپاہی بھیج کر
یُوحنّاؔ کا سر کٹوا دیا۔ ۱۱ سپاہی اُس کا سر ایک تھال پر رکھ کر لے آئے اور لڑکی کو دے دیا۔ وہ اُسے
اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ ۱۲ بعد میں یُوحنّاؔ کے شاگردوں نے اُس کی لاش کو لے جا کر دفنایا اور
یسُوعؔ کو خبر دی۔

۱۳ یہ سُنتے ہی یسُوعؔ ایک کشتی میں بیٹھ کر دُور کسی ویران جگہ کی طرف چلا گیا۔ لوگ ہر شہر سے
پیدل اُس کے پیچھے گئے۔ ۱۴ کشتی سے اُتر کر اُس نے ایک بڑی بھیڑ دیکھی تو اُسے اُن پر ترس آیا اور
اُن کے بُہت سے بیماروں کو اچھا کر دیا۔

۱۵ جب شام ہوئی تو شاگردوں نے پاس آکر یسُوعؔ سے کہا کہ یہ جگہ ویران ہے اور بُہت دیر ہو
گئی ہے اِنہیں بھیج کہ قریب گاؤں میں جا کر اپنے لیے کھانا خرید سکیں۔ ۱۶ یسُوعؔ نے جواب میں
کہا، "اِن کا جانا ضروری نہیں تُم خُود اِنہیں کھانا کھلاؤ۔" ۱۷ شاگردوں نے یسُوعؔ کو بتایا کہ اُن کے
پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ ۱۸ اُس نے کہا، "وہ میرے پاس لے آؤ۔" ۱۹ اُس
نے لوگوں کو گھاس پر بیٹھنے کو کہا۔ پھر اُس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی
طرف دیکھ کر برکت دی اور روٹیاں توڑ کر شاگردوں کو دیں تاکہ لوگوں میں بانٹ دیں۔ ۲۰ جب
سب کھا کر سیر ہو گئے تو روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑوں کی بارہ ٹوکریاں اُٹھائیں۔ ۲۱ عورتوں اور بچوں
کو چھوڑ کر کھانے والے تقریباً پانچ ہزار مرد تھے۔

۲۲ اِس کے فوراً بعد اُس نے شاگردوں کو کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار جانے کو کہا اور خُود
لوگوں کو رُخصت کرنے کے لیے رُک گیا۔ ۲۳ لوگوں کو رُخصت کرنے کے بعد وہ دُعا کرنے کے
لیے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ جب شام کافی ہو گئی تو وہ پہاڑ پر اکیلا تھا۔
۲۴ اُس وقت تک وہ کشتی جس پر شاگرد سوار ہوئے تھے کنارے سے بُہت دُور چلی گئی اور
لہروں میں ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہَوا اُن کے مخالف تھی۔ ۲۵ تقریباً رات تین بجے کے قریب
یسُوعؔ پانی پر چلتا ہوا اُن کے پاس آیا۔ ۲۶ جب شاگردوں نے اُسے پانی پر چلتے ہوئے اور اپنی طرف
آتے دیکھا تو بھُوت سمجھ کر خوف سے چِلّانے لگے۔ ۲۷ یسُوعؔ نے فوراً اُن سے کہا، "ڈرو مت۔
حوصلہ رکھو، میں ہوں۔" ۲۸ پطرسؔ نے پُکار کر اُس سے کہا، اَے اُستاد! اگر یہ تُو ہے تو مُجھے پانی
پر چل کر اپنے پاس آنے کا حُکم کر۔ ۲۹ یسُوعؔ نے کہا، 'ہاں'۔ پطرسؔ کشتی سے اُترا اور پانی پر چلتا
ہوا یسُوعؔ کی طرف جانے لگا۔ ۳۰ مگر جب اُس نے تیز ہوا اور موجوں کو دیکھا تو خُوفزدہ ہو کر ڈوبنے
لگا تو چِلّا کر کہا، اے خُداوند مُجھے بچا! ۳۱ یسُوعؔ نے فوراً اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس سے کہا، "تیرا اِیمان
اِس قدر کمزور ہے! تُو نے شک کیوں کیا؟" ۳۲ جب وہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تو طوفان تھم
گیا۔ ۳۳ کشتی پر موجود شاگردوں نے اُسے سجدہ کرکے کہا کہ تُو یقیناً خُدا کا بیٹا ہے۔
۳۴ جھیل پار کرکے وہ گنیسرتؔ کے علاقے میں آئے۔ ۳۵ وہاں کے لوگوں نے اُنہیں پہچان
کر اِردگِرد کے علاقے میں خبر پہنچائی۔ تو لوگ بُہت سے بیماروں کو لے کر اُس کے پاس آئے۔
۳۶ اور یسُوعؔ سے درخواست کی کہ بیمار لوگوں کو صرف اپنا لباس چھُو لینے دے اور جتنوں نے اُس
کا لباس چھُوا، وہ شفا پا گئے۔

روایات اور خُدا کا کلام:

۱۵

تب کچھ فریسی اور شرع کے عالم یروشلیمؔ سے یسُوعؔ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے
کہ: ۲ تیرے شاگرد کیوں باپ دادا کی روایات کو نہیں مانتے؟ وہ کھانے سے پہلے ہاتھ
نہیں دھوتے۔ ۳ یسُوعؔ نے اُن سے پوچھا، "تُم اپنی روایات کی خاطر خُدا کے حُکموں کو کیوں توڑ
دیتے ہو؟ ۴ "خُدا کا حُکم ہے کہ تُو اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا اور جو کوئی باپ یا ماں کی بے
عزتی کرے وہ جان سے مار ڈالا جائے۔ ۵ "مگر تُم کہتے ہو اگر کوئی اپنے باپ یا ماں سے یہ کہے کہ
جو کچھ میں نے تُمہیں دینا تھا وہ تو میں نے خُدا کی نذر کر دیا۔ ۶ "یوں تُم اُنہیں خُدا کے حُکم کے بر
خلاف اپنے ماں باپ کی عزت نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہو اور اپنی روایت کو برقرار رکھنے کے لیے خُدا
کے کلام کو منسوخ کر دیتے ہو۔ ۷ "اَے ریاکارو! یسعیاہؔ نے تُمہارے لیے صحیح کہا ہے:

۸ 'یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری عزت کرتے ہیں
مگر اِن کا دِل مُجھ سے دُور ہے۔
۹ اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں،
کیونکہ اِنسانی اِحکام کی تعلیم دیتے ہیں۔' (یسعیاہؔ ۲۹: ۱۳)

۱۰ تب یسُوعؔ نے لوگوں کو پاس بُلا کر کہا سُنو اور سمجھو: ۱۱ "وہ چیز جو مُنہ کے اندر جاتی ہے
ناپاک نہیں کرتی بلکہ جو مُنہ سے نکلتی ہے وہی ناپاک کرتی ہے۔" ۱۲ تب شاگردوں نے یسُوعؔ
کے پاس آکر کہا کہ کیا تُجھے پتا ہے کہ فریسیوں نے تیری اِس بات سے بُرا منایا ہے؟ ۱۳ اُس نے
جواب میں کہا، "ہر وہ پودا جو میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا، جڑ سے اُکھاڑا جائے گا۔ ۱۴ اُنہیں
چھوڑ دو یہ اندھے راہ دکھانے والے ہیں۔ اگر ایک اندھا دُوسرے اندھے کو راہ دکھائے گا تو دونوں

گڑھے میں گریں گے۔" ۱۵ پطرس ؔ نے اُس سے کہا ہمیں یہ تمثیل جو تُو نے ابھی سُنائی ہے سمجھا
دے۔ ۱۶ یسُوعؔ نے اُن سے پوچھا، 'کیا تُم ابھی تک نہیں سمجھے۔' ۱۷ "جو کچھ مُنہ میں جاتا ہے
پیٹ سے ہو کر فُضلہ کے راستے باہر چلا جاتا ہے۔ ۱۸ "مگر جو کچھ تُم مُنہ سے کہتے ہو دِل سے نکلتا
ہے وہی ناپاک کرتا ہے۔ ۱۹ "کیونکہ یہ دِل ہی ہے جہاں سے بُرے خیال، خونریزی، زناکاری،
حرامکاری، چوری، جُھوٹی گواہی اور بدگوئی نکلتی ہے۔ ۲۰ "اِن ہی باتوں سے آدمی ناپاک ہوتا ہے
نہ کہ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانے سے۔"

کنعانی عورت کا ایمان:

۲۱ یسُوعؔ وہاں سے نکل کر صُورؔ اور صیدآ کے علاقے میں چلا گیا۔ ۲۲ ایک کنعانی عورت نکل
کر یسُوع ؔ کے پاس آئی اور چِلّا چِلّا کر کہنے لگی، اَے خُداوند ابنِ داوؔد! مُجھ پر رحم کر۔ میری بیٹی
میں ایک بدرُوح ہے جو اُسے بُہت ستاتی ہے۔ ۲۳ مگر یسُوعؔ نے اُسے کوئی جواب نہ دیا۔ تب اُس
کے شاگردوں نے اُس سے کہا کہ اِسے رخصت کر یہ ہمارے پیچھے پیچھے چِلّاتی ہے۔ ۲۴ مگر یسُوعؔ
نے جواب دیا، "خُدا نے مُجھے اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ اور کسی کے
پاس نہیں بھیجا۔" ۲۵ مگر اُس عورت نے آ کر اُسے سجدہ کیا اور کہا، اَے خُداوند! میری مدد کر۔
۲۶ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "یہ ٹھیک نہیں کہ بچوں کی روٹی لے کر کُتوں کو دے دی جائے۔"
۲۷ عورت نے کہا یہ سچ ہے خُداوند، مگر کُتے بھی تو اُن روٹی کے ٹُکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو مالک
کی میز سے گرتے ہیں۔ ۲۸ یہ سُن کر یسُوعؔ نے اُس عورت سے کہا، "اَے عورت تیرا ایمان بُہت
بڑا ہے۔ جا! تیری دُعا سُنی گئی۔" اُس کی بیٹی نے اُسی وقت شفا پائی۔

۲۹ وہاں سے یسُوعؔ واپس گلیلؔ کی جھیل کے نزدیک آیا اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔
۳۰ بُہت سے لوگ بیماروں کو لے کر اُس کے پاس آئے جو لنگڑے، اندھے، گُونگے، ٹُنڈے اور
طرح طرح کی بیماریوں میں مُبتلا تھے اُس نے اُنہیں اچھا کیا۔ ۳۱ جب لوگوں نے دیکھا کہ گُونگے بُولتے،
ٹُنڈے ٹھیک ہوتے، لنگڑے چلتے پھرتے اور اندھے دیکھتے ہیں تو بُہت حیران ہوئے اور اسرائیل
کے خُدا کی تمجید کرنے لگے۔

چار ہزار کو کھلانا:

۳۲ یسُوعؔ نے شاگردوں کو بُلا کر کہا، "مُجھے اِن لوگوں پر ترس آتا ہے یہ مسلسل تین دن سے
میرے ساتھ ہیں اور اِن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں بچا۔ میں اِنہیں بھُوکا واپس نہیں بھیجنا
چاہتا۔ ایسا نہ ہو کہ بھُوک کے مارے راستے میں گر جائیں۔" ۳۳ شاگردوں نے کہا اتنے سارے
لوگوں کے لیے ہم اتنی روٹیاں کہاں سے لائیں گے؟ ۳۴ یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا، "تُمہارے پاس
کتنی روٹیاں ہیں؟" اُنہوں نے کہا سات روٹیاں اور کچھ چھوٹی مچھلیاں۔ ۳۵ اُس نے لوگوں کو
زمین پر بیٹھنے کا حُکم دیا۔ ۳۶ پھر اُس نے سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لے کر شُکر کیا اور توڑ کر
شاگردوں کو دی اور شاگرد لوگوں میں بانٹتے رہے۔ ۳۷ جب سب نے پیٹ بھر کر کھا لیا تو بچے
ہُوئے ٹُکروں کے سات ٹوکرے اُٹھائے۔ ۳۸ کھانے والے بچوں اور عورتوں کے علاوہ چار ہزار
مرد تھے۔ ۳۹ پھر وہ لوگوں کو روانہ کر کے کشتی پر سوار ہوا اور مگدنؔ کے علاقے میں چلا گیا۔

آسمانی نشان کا مطالبہ:

۱۶ ایک دن کچھ فریسی اور صدوقی اُس کے پاس آ کر یسُوع کی آزمائش کرتے ہوئے اُس
سے آسمانی نشان (مُعجزہ) دکھانے کے لیے کہا۔ ۲ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "رات

کو اگر آسمان لال ہو تو کہتے ہو کہ موسم اچھا رہے گا۔ ٣ "اور صُبح اگر آسمان لال اور دُھندلا ہو تو کہتے
ہیں کہ آج طوفان آئے گا۔ تُم آسمان کو دیکھ کر موسم کا حال تو جان جاتے ہو مگر اَے ریاکارو !
زمانوں کو نشان دیکھ کر پہچان نہیں سکتے۔ ۴ "اِس زمانے کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب
کرتے ہیں مگر اِنہیں یُونا ہ کے نشان کے علاوہ اور کوئی نشان نہ دیا جائے گا۔" اور وہ اُن کو چھوڑ کر
چلا گیا۔

فریسیوں اور صدوُقیوں کا خمیر:

۵ جھیل کی دُوسری طرف جاتے ہوئے شاگرد اپنے ساتھ روٹی لینا بھُول گئے۔ ٦ یسُوعؔ نے اُن
سے کہا، "فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر (تعلیم) سے خبردار رہنا۔" ٧ یہ سُن کر شاگرد سمجھے کہ وہ
اِس لیے یہ بات کر رہا ہے کیونکہ ہم روٹی لانا بھُول گئے۔ ٨ یسُوعؔ یہ جان کر کہ شاگرد روٹی کے لیے
فکرمند ہو رہے ہیں اُن سے کہا، "تُمہارا ایمان اتنا کمزور ہے ! تُم کیوں اِس بات کے لیے فکر مند ہو
کہ روٹی نہیں لائے ؟ ٩ "کیا ابھی تک نہیں سمجھے ؟ تُم بھُول گئے جب میں نے پانچ روٹیوں سے پانچ
ہزار کو کھلایا اور جب سب سیر ہو گئے تو بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے ؟ ١٠ "اور چار
ہزار کو سات روٹیوں سے سیر کیا اور کتنے بچے ہوئے ٹُکڑو ںکے ٹوکرے اُٹھائے ؟
١١ "پھر کیوں نہیں سمجھتے کہ میں نے روٹی کے بارے میں نہیں بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کے
خمیر کے بارے میں کہا ہے کہ اُس سے خبردار رہو۔" ١٢ تب وہ سمجھے کہ اُس نے روٹی کے خمیر
کے بارے میں نہیں بلکہ فریسیوں اور صدوُقیوں کی تعلیم کے بارے میں خبردار کیا ہے۔

پطرسؔ کا اقرار:

۱۳ جب یسُوعؔ قیصریہؔ فلپی کے علاقے میں آیا تو اُس نے شاگردوں سے پُوچھا، "لوگ اِبنِ آدم
کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟" ۱۴ اُنہوں نے جواب دیا کچھ تو یُوحنّاؔ پتسمہ دینے والا کہتے ہیں، کچھ
ایلیاہؔ، کچھ یرمیاہؔ اور کچھ کہتے ہیں کہ نبیوں میں سے ایک ہے۔ ۱۵ یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا، "مگر
تُم کیا کہتے ہو؟" ۱۶ شمعُونؔ پطرسؔ نے جواب دیا "تُو زندہ خُدا کا بیٹا مسیح ہے۔" ۱۷ یسُوعؔ نے اُس
سے کہا، "مبارک ہے تُو شمعونؔ بن یوناہؔ کیونکہ یہ بات انسانی حکمت نے نہیںبلکہ میرے آسمانی باپ
نے تُجھے پر ظاہر کی ہے۔ ۱۸ "اَب میں تُجھے بتاتا ہوں کہ تُو پطرسؔ ہے اور میں اِس پتھر پر اپنی کلیسیا
بناؤنگا اور عالمِ ارواح کی قوتیں اُس پر غالب نہ آئیں گی۔ ۱۹ "اور میں آسمان کی بادشاہت کی چابیاں
تُجھے دُوں گا اور تُو جو کچھ زمین پر باندھے گا آسمان پر باندھا جائے گا اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا
آسمان پر کھولا جائے گا۔" ۲۰ پھر یسُوعؔ نے شاگردوں کو حُکم دیا کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا کہ میںیسُوعؔ
مسیح ہوں۔

یسُوعؔ کا اپنے دُکھوں اور موت کا ذکر:

۲۱ اُس وقت سے یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں پر یہ ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ ضرور ہے کہ وہ یروشلیمؔ
جائے اور بزرگوں، سردارکاہنوں اور شریعت کے عالموں کے ہاتھوں بہُت دُکھ اُٹھائے اور قتل کیا
جائے اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے۔ ۲۲ اِس پر پطرسؔ یسُوعؔ کو ایک طرف لے جا کر
اُسے ملامت کرنے لگا کہ، "اَے خُداوند ایسا نہ کہہ، خُدا نہ کرے تیرے ساتھ یہ سب کچھ ہو۔"
۲۳ یسُوعؔ نے پطرسؔ کی طرف دیکھ کر کہا، "اَے شیطان ! مُجھ سے دُور ہو، تُو میری راہ کی رکاوٹ
ہے۔ کیونکہ تُو خُدا کی باتوں کا خیال کرنے کے بجائے انسان کی باتوں کا خیال کرتا ہے۔"

۲۴ یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا، "جو کوئی میرے پیچھے آنا چاہے اپنی خُودی کا انکار کرے
اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ ۲۵ "کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو بچانے کی کوشش کرے
گا اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا اُسے بچائے گا۔ ۲۶ "اور اگر آدمی
ساری دُنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا حاصل؟ کیا جان سے بھی زیادہ
کوئی چیز قیمتی ہے؟ ۲۷ "جب اِبنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو
ہر ایک کے کام کے مطابق اُن کی عدالت کرے گا۔ ۲۸ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں تُم میں سے بعض
جو یہاں کھڑے ہیں ایسے ہیں کہ جب تک اِبنِ آدم کو اُس کی بادشاہی میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں
موت کو نہ دیکھیںگے۔"

یسُوعؔ کی صُورت کا بدل جانا:

۱۷ چھ دنوں کے بعد یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں میں سے پطرسؔ اور دو بھائی یعقوبؔ اور یُوحناؔ
کو اپنے ساتھ لے کر پہاڑ پر گیا۔
۲ اُن کے دیکھتے دیکھتے یسُوعؔ کی صُورت بدل گئی اور اُس کا چہرہ سُورج کی مانند چمکدار اور لباس
بجلی کی مانند سفید ہو گیا۔ ۳ اچانک مُوسیٰؔ اور ایلیاہؔ اُس کے ساتھ کھڑے نظر آئے اور خُداوند سے
باتیں کرنے لگے۔ ۴ پطرسؔ نے یسُوعؔ سے کہا، "خُداوند! یہ کتنی اچھی بات ہے کہ ہم یہاں ہیں۔
میں یہاں تین خیمے کھڑے کروں گا، ایک تیرے لیے، ایک مُوسیٰؔ کے لیے اور ایک ایلیاہؔ کے لیے۔"
۵ ابھی وہ یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک نورانی بادل نے اُنہیں چھپا لیا۔ اور بادل سے یہ آواز آئی کہ "یہ
میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خُوش ہوں اِس کی سُنو۔"

۶ شاگردوں نے یہ سُنا تو خُوف زدہ ہو کر مُنہ کے بل گر پڑے۔ ۷ یسُوعؔ نے پاس آکر اُنہیں
چھُوا اور کہا، "اُٹھو، ڈرو مت۔" ۸ اُٹھ کر جب اُنہوں نے دیکھا تو یسُوعؔ کے سوا اور کوئی نہیں
تھا۔

۹ جب وہ پہاڑ سے اُتر کر نیچے آرہے تھے یسُوعؔ نے اُنہیں حُکم دیا، "جب تک اِبنِ آدم مُردوں
میں سے جی نہ اُٹھے جو کچھ تُم نے دیکھا ہے کسی سے نہ کہنا۔" ۱۰ شاگردوں نے اُس سے پُوچھا
کہ پھر شریعت کے اُستاد اِس بات پر زور کیوں دیتے ہیں کہ مسیح سے پہلے ایلیاہؔ کا آنا ضرور ہے؟
۱۱ یسُوعؔ نے جواب دیا، "یقیناً ایلیاہؔ آکر سب کچھ بحال کرے گا۔ ۱۲ "لیکن میں تُم سے کہتا ہوں
کہ ایلیاہؔ تو آچُکا مگر اُنہوں نے اُسے قبول نہیں کیا بلکہ جیسا چاہا اُس کے ساتھ کیا۔ اِسی طرح اِبن
آدم بھی اُن کے ہاتھوں سے دُکھ اُٹھائے گا۔"
۱۳ تب شاگرد سمجھ گئے کہ وہ یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کے متعلق کہتا ہے۔

بدرُوح گرفتہ لڑکے کی شفا:

۱۴ پہاڑ کے نیچے ایک بڑی بھیڑ اُس کا انتظار کر رہی تھی کہ ایک آدمی اُس کے پاس آیا اور گھُٹنے
ٹیک کر کہا، ۱۵ "اَے مالک! مجھ پر رحم کر۔ میرا بیٹا مرگی کا مریض ہے اور بُہت تکلیف میں ہے۔
اکثر آگ اور پانی میں گر پڑتا ہے۔ ۱۶ میں اُسے تیرے شاگردوں کے پاس لایا مگر وہ اُسے اچھا نہ کر
سکے۔ ۱۷ یہ سُن کر یسُوعؔ نے کہا، "ایمان سے خالی اور بگڑی ہوئی نسل! میں کب تک تُمہارے
ساتھ رہوں گا؟ اور کب تک تُمہاری برداشت برداشت کروں گا؟ لڑکے کو میرے پاس لاؤ۔"
۱۸ یسُوعؔ نے بدرُوح کو ڈانٹا اور وہ اُسی وقت اُس میں سے نکل گئی اور لڑکا اچھا ہو گیا۔ ۱۹ بعد
میں شاگردوں نے الگ لے جا کر یسُوعؔ سے پُوچھا کہ ہم اُس بدرُوح کو کیوں نہیں نکال سکے۔

۲۰ یسُوعؔ نے کہا، ”تمہارے ایمان کی کمی کی وجہ سے۔ میں تُم سے سچ کہتا ہوں اگر تُمہارے
اندر اِتنا بھی ایمان ہو جتنا رائی کا دانہ، تو تُم اِس پہاڑ سے کہو کہ یہاں سے ہٹ کر وہاں چلا جا۔ تو وہ
ہٹ جائے گا اور تُمہارے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہو گا۔ ۲۱ ”اِس قسم کی بدرُوح دُعا اور روزے
کے بغیر نہیں نکلتی۔“
۲۲ گلیلؔ میں جب وہ اکٹھے ہوئے تو یسُوعؔ نے پھر شاگردوں سے کہا، ”اِبنِ آدم کو دھوکے سے
دُشمنوں کے حوالے کیا جائے گا۔ ۲۳ ”اور وہ اُسے قتل کریں گے اور وہ تیسرے دن مُردوں میں
سے جی اُٹھے گا۔“ یہ سُن کر وہ سب بُہت غمگین ہوئے۔
۲۴ جب وہ کفرنحُومؔ میں آئے تو ہیکل کے لیے ٹیکس لینے والے نے پطرسؔ کے پاس آکر کہا
کہ ”کیا تُمہارا اُستاد ہیکل کا ٹیکس دو درہم نہیں دیتا؟“ ۲۵ پطرسؔ نے جواب دیا، جی دیتا ہے اور
سیدھا گھر آیا۔ اِس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا، یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا، ”شمعونؔ دُنیا کے بادشاہ کِن
سے ٹیکس لیتے ہیں؟ اپنے بیٹوں سے یا دُوسروں سے؟“ ۲۶ پطرسؔ نے جواب دیا، ’دُوسروں سے‘۔
اِس پر یسُوعؔ نے کہا، ”اِس کا مطلب ہے بیٹے ٹیکس سے بری ہیں۔“ ۲۷ ”مگر ہم اُن کے لیے کوئی
آزمائش کھڑی نہیں کریں گے۔ بس تو جھیل میں جا کر کانٹا ڈال اور جو پہلی مچھلی تُو پکڑے اُس کے
مُنہ میں چاندی کا ایک سِکّہ ہو گا اُسے لے کر اپنے اور میرے حِصّے کا ٹیکس ادا کر۔“

آسمان کی بادشاہی میں بڑا کون؟

۱۸ اُس وقت شاگرد یسُوعؔ سے پُوچھنے لگا کہ آسمان کی بادشاہی میں کون بڑا ہے؟ ۲ یسُوعؔ
نے ایک بچے کو پاس بُلا کر اُسے اُن کے درمیان کھڑا کیا۔ ۳ پھر کہا ، ”میں تُم سے
سچ کہتا ہوں اگر تُم توبہ نہ کرو اور اِس بچے کی مانند نہ بنو تو تُم آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو

سکتے۔ ۴ "پس جو کوئی اپنے آپ کو اِس بچے کی مانند چھوٹا بنائے گا وہی آسمان کی بادشاہی میں بڑا
ہو گا۔ ۵ "اور جو کوئی ایسے بچے کو میرے نام سے قبُول کرتا ہے وہ مُجھے قبُول کرتا ہے۔ ۶ "اور جو
کوئی اِن چھوٹوں میںسے جو مُجھ پر ایمان رکھتے ہیں کسی کو گُمراہ کرے تو بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں
چکّی کے بھاری پتھر کو باندھ کر گہرے سمندر میں پھینک دیا جائے۔ ۷ "اِس دُنیا پر افسوس جس کے
باعث لوگ گُناہ کی آزمائش میںپڑ کر گمراہ ہوتے ہیں۔ آزمائشوں کا آنا تو ضرور ہے مگر اُن پر افسوس
جو دُوسروں کے لیے ٹھوکر کا باعث بنتے ہیں۔ ۸ "اگر تُو اپنے ہاتھ یا پاؤں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو تو
اُسے کاٹ کر پھینک دے۔ تیرے لیے لنگڑا یا ٹُنڈا ہو کر ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہونا بہتر ہے بجائے
اِس کے کہ دو ہاتھ اور دو پاؤں کے ساتھ تُو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے۔ ۹ "اگر تیری آنکھ تُجھ سے
گُناہ کرائے تو اُسے نکال کر پھینک دے۔ ایک آنکھ رکھ کر خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونا بہتر ہے،
بجائے اِس کے کہ تُو دو آنکھوں کے ساتھ جہنّم کی آگ میں ڈالا جائے۔

کھوئی ہوئی بھیڑ کی تمثیل:

۱۰ "خبردار تُم اِن چھوٹوں میں سے کسی کو کم تر نہ جانو کیونکہ اِن کے فرشتے آسمان پر ہر وقت
میرے آسمانی باپ کا مُنہ دیکھتے ہیں۔
۱۱ کیونکہ اِبن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔ ۱۲ "تُمہارا کیا خیال ہے؟
اگر کسی شخص کی سو بھیڑیں ہوں اور اُن میں سے ایک کھو جائے۔ تو وہ کیا کرے گا؟ کیا وہ اپنی ننّانوے
بھیڑوں کو چھوڑ کر اُس ایک کھوئی ہوئی بھیڑ کو ڈھونڈنے نہ جائے گا؟ ۱۳ اور جب مل جائے تو میں تُم
سے سچ کہتا ہوں وہ اِس ایک بھیڑ کے لیے اُن ننّانوے بھیڑوں کی نسبت زیادہ خُوشی منائے گا۔
۱۴ "اِسی طرح تُمہارا آسمانی باپ اِن چھوٹوں میں سے کسی ایک کی بھی ہلاکت نہیں چاہتا۔

۱۵ "اگر کوئی ایماندار بھائی تیرے ساتھ کچھ بُرا کرے تو علیحٰدگی میں اُس سے بات کرکہ تُجھے اُس
کی کس بات سے دُکھ پہنچا ہے۔ اگر وہ تیری سُن لے تو تُو نے اُس کو پا لیا۔ ۱۶ "اور اگر نہ سُنے تو دو
یا تین بھائیوں کو اپنے ساتھ لے کر پھر اُس کے پاس واپس جا تاکہ جو بھی تُو بات کرے اُس کے
وہ گواہ ہوں۔ ۱۷ "اور اگر پھر بھی وہ نہ سُنے تو تُو معاملے کو کلیسیا میں لے جا اور اگر وہ کلیسیا کی بھی
نہ سُنے تو اُسے غیرقوم والوں کی مانند یا بددیانت ٹیکس لینے والوں کی مانند جان۔ ۱۸ "میں تُم سے سچ
کہتا ہوں جو فیصلہ تُم زمین پر کرو گے آسمان پر بھی وہی فیصلہ ہوگا اور جس کسی کو تُم زمین پر معاف
کر کے رہا کرو گے وہ آسمان پر بھی رہا کیا جائے گا۔ ۱۹ "یہ بھی کہتا ہوں۔ اگر اِس زمین پر تُم میں
سے دو شخص کسی بات پر متفق ہو کر دُعا کریں تو آسمانی باپ اُن کی دُعا کے مطابق کر دے گا۔
۲۰ "کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام سے جمع ہوتے ہیں میں وہاں اُن کے بیچ میں ہوں۔"

بے رحم نوکر کی تمثیل:

۲۱ پطرسؔ نے یسُوعؔ سے آکر پُوچھا، خُداوند اگر میرا بھائی میرا گُناہ کرے تو میں کتنی دفعہ اُسے
معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟

۲۲ یسُوعؔ نے جواب دیا، "سات دفعہ نہیں بلکہ سات کے ستّر بار تک۔ ۲۳ "آسمان کی بادشاہی
اُس بادشاہ کی طرح ہے جس نے اپنے نوکروں کو بُلایا کہ اُن کا حساب لے۔ ۲۴ جب ایک نوکر آیا
جس پر اُس کا سونے کے سِکوں کے دس توڑے قرض تھا۔ ۲۵ "چونکہ وہ قرض ادا نہیں کر سکتا
تھا۔ بادشاہ نے حُکم دیا کہ اُس کی بیوی بچوں سمیت جو کچھ بھی اُس کا ہے بیچ کر قرض وصول کیا
جائے۔ ۲۶ "نوکر نے اُس کے قدموں میں گر کر اُس کی منت کی کہ مُجھے مُہلت دے میں تیرا سارا
قرض ادا کردُوں گا۔ ۲۷ "اُس کے مالک نے اُس پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دیا اور اُس کا سارا قرض

معاف کر دیا۔ ۲۸ ”لیکن جب وہ باہر آیا تو اُس کا ایک قرض دار جس پر اُس کے سو چاندی کے سکِّے
آتے تھے ملا، اُس نے اُسے گلے سے پکڑ کر کہا کہ میرا قرض ادا کر دے۔ ۲۹ ”اُس کے قرض دار
نے اُس کی مِنّت کی کہ مُجھے مُہلت دے میں تیرا قرض تُجھے ادا کر دُوں گا۔ ۳۰ ”مگر وہ نہ مانا اور اُسے
پکڑ کر اُس وقت تک قید خانہ میں ڈال دیا جب تک قرض ادا نہ کرے۔ ۳۱ ”جب اُس کے ساتھ کام
کرنے والوں نے یہ دیکھا تو غمزدہ ہو کر بادشاہ کو اِس کی خبر دی۔ ۳۲ ”تب بادشاہ نے اُس نوکر کو
جس کا قرض اُس نے معاف کر دیا تھا بُلا کر کہا، شریر نوکر! جب تُو نے میری مِنّت کی تو میں نے
ترس کھا کر تیرا قرض معاف کر دیا۔ ۳۳ ”کیا تُجھے بھی تیرے قرض دار کو اسی طرح رحم کھا کر معاف
نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ۳۴ ”تب بادشاہ نے غُصّے میں آکر اُسے سزا دینے کے لیے قید خانے میسپاہیو
ں کے حوالے کردیا کہ جب تک قرض ادا نہ کرے قید میں رہے۔ ۳۵ ”میرا آسمانی باپ بھی اِسی
طرح تُم سے کرے گا اگر تُم اپنے بھائی یا بہن کو دِل سے معاف نہ کرو گے۔“

طلاق:

۱۹ یسُوعؔ جب یہ باتیں ختم کر چُکا تو گلیل سے یردنؔ کے پار یہودیہؔ کی سرحدومیں داخل ہوا۔
۲ ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے آئی اور اُس نے اُن کے سب بیماروں کو اچھا کر دیا۔
۳ شریعت کے کچھ اُستاد اُس کے پاس آئے اور آزمانے کے لیے پُوچھنے لگے کہ کیا آدمی اپنی
بیوی کو کسی بھی سبب سے طلاق دے کر چھوڑ سکتا ہے؟ ۴ یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا، ”کیا تُم
نے کلامِ مُقدس میں نہیں پڑھا؟ جس میں لکھا ہے کہ ابتدا سے خُدا نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا۔
(پیدائش ۲:۲۴) ۵ اِس لیے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور دونوں
ایک بدن ہوں گے۔ ۶ ”اِس لیے وہ دو نہیں بلکہ ایک بدن ہوں گے۔ لہٰذا جسے خُدا نے جوڑا ہے

اُسے انسان جُدا نہ کرے۔" ۷ اِس پر اُنہوں نے یسُوعؔ سے پوچھا، تو مُوسیٰؔ نے پھر یہ حُکم کیوں
دیا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے کر چھوڑ سکتا ہے؟ ۸ یسُوع نے جواب میں کہا، "مُوسیٰؔ نے
تُمہارے دل کی سختی کے باعث تُمہیں اپنی بیویوں کو طلاق دے کر چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے۔
مگر شُروع سے خُدا کی ایسی مرضی نہیں تھی۔ ۹ "لیکن میں تُم سے کہتا ہوں کہ جو شخص اپنی بیوی کو
حرامکاری کے سِوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور کسی دُوسری سے بیاہ کر لے وہ زناکاری کرتا
ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرتا ہے وہ بھی زنا کرتا ہے۔" ۱۰ شاگردوں نے یسُوعؔ
سے کہا، اگر ایسا ہی ہے تو بہتر یہ ہے کہ بیاہ نہ کیا جائے۔ ۱۱ یسُوعؔ نے کہا، "ہر کوئی اِسے قبُول نہیںکر
سکتا سوائے اُس کے جسے خُدا کی طرف سے اِس بات کی قدرت نہ دی جائے۔ ۱۲ "اِس لیے کُچھ
لوگ پیدائشی خوجے ہیں، کُچھ کو خوجہ بنایا جاتا ہے اور کُچھ اپنی مرضی سے آسمان کی بادشاہی کے
لیے اپنے آپ کو خوجہ بناتے ہیں۔ اگر کوئی اِسے قبول کر سکتا ہے وہ قبول کرے۔"

بچوں کو برکت دینا:

۱۳ ایک دن کُچھ لوگ اپنے بچوں کو یسُوعؔ کے پاس لائے کہ اُن کو ہاتھ رکھ کر دُعا دے۔ مگر
شاگردوں نے اُنہیں ڈانٹ کر دُور رہنے کو کہا۔ ۱۴ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "بچوں کو میرے پاس
آنے دو اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ ۱۵ اور جانے سے پہلے اُنہیں
ہاتھ رکھ کر برکت دی۔

دولت مند نوجوان:

۱۶ ایک شخص یسُوعؔ کے پاس آیا اور پُوچھا کہ اَے نیک اُستاد! ہمیشہ کی زندگی پانے کے لیے
مُجھے کون سی نیکی کرنا ضروری ہے؟

۱۷ یسُوعؔ نے جواب میں پُوچھا، "تُو مُجھ سے نیکی کا کیوں پُوچھتا ہے۔ صرف ایک ہی ہے جو
نیک ہے اور وہ ہے خُدا۔ لیکن اگر تُو ہمیشہ کی زندگی چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔" ۱۸ اُس نے
پُوچھا کون سے حُکم؟ یسُوعؔ نے کہا، "خُون نہ کر، زِنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دے۔
۱۹ "اپنے باپ اور ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔" ۲۰ اُس نوجوان نے
کہا کہ میںبچپن ہی سے اِن سب پر عمل کرتا رہا ہوں۔ اَب مُجھ میں کس بات کی کمی ہے؟ ۲۱ یسُوعؔ
نے جواب دیا، "اگر تُو کامل بننا چاہتا ہے تو جا اور جو کُچھ تیرے پاس ہے اُسے بیچ کر غریبوں میں
بانٹ دے تو آسمان پر تُجھے خزانہ ملے گا۔ اِس کے بعد آکر میرے پیچھے ہو لے۔" ۲۲ یہ سُن کر وہ
مایوس ہوا اورچلا گیا کیونکہ بُہت دولت مند تھا۔

۲۳ یسُوعؔ نے شاگردوں سے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہی
میں داخل ہونا کتنا مُشکل ہے۔

۲۴ "اُونٹ کا سُوئی کے ناکے سے گُزرنا اِس سے آسان ہے کہ دولت مندآسمان کی بادشاہی میں
داخل ہو۔" ۲۵ شاگرد یہ سُن کر نہایت حیرانگی سے پُوچھنے لگے کہ پھر کون آسمان کی بادشاہی میں
داخل ہو سکتا ہے؟

۲٦ یسُوعؔ نے اُن کی طرف دیکھا اور کہا، "یہ انسان سے تو ممکن نہیں مگر خُدا سے سب کُچھ ممکن
ہے۔"

۲۷ تب پطرسؔ نے اُس سے کہا، ہم تو اپنا سب کُچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے آئے ہیں۔ پس ہم کو
کیا ملے گا؟

۲۸ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا، ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں جب یہ دُنیا پھر نئے سرے سے بنائی
جائے گی اور اِبنِ آدم اپنے پُر جلال تخت پر بیٹھے گا تو تُم جو میرے پیچھے آئے ہو میرے ساتھ بارہ
تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ ۲۹ ”اور جس نے میری خاطر اپنے
گھروں کو، اپنے بہن بھائیوں کو، اپنے ماں باپ یا بچوں کو یا اپنے کھیتوں کو چھوڑا ہے اُس کو سو
گُنا ملے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہو گا۔ ۳۰ ”مگر بہت سے جو اوّل ہیں آخر ہو جائیں گے اور جو
آخر ہیں اوّل ہو جائیں گے۔“

انگوروں کا باغ اور مزدور:

۲۰ ”کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس زمیندار کی مانند ہے جو صُبح کو اپنے کھیت میں مزدُور لگانے
کے لیے نکلا۔

۲ ”اُس نے کچھ مزدُوروں کو ایک چاندی کا سکّہ روزانہ کی مزدُوری پر اپنے کھیت میں کام کرنے
کے لیے بھیج دیا۔ ۳ ”پھر نو بجے کے قریب نکلا تو اُس نے بازار میں کچھ مزدُور فارغ کھڑے دیکھے۔
۴ ”اُس نے اُنہیں بھی کام کے لیے اپنے کھیت میں بھیج دیا اور کہا جو مناسب ہو گا تُمہیں مزدُوری
دُوں گا۔ ۵ ”پھر بارہ بجے اور دوپہر تین بجے باہر نکل کر ایسا ہی کیا۔ ۶ ”دِن کے آخری گھنٹے میں پھر
باہر گیا اور کچھ مزدُوروں کو کھڑے دیکھ کر اُن سے کہا، تُم کیوں سارا دن بے کار کھڑے رہے۔
۷ ”اُنہوں کہاکہ کسی نے ہم کو کام پر نہیں لگایا۔ اُس نے اُن کو بھی اپنے کھیت میں کام کرنے
کے لیے بھیج دیایہ کہہ کر کہ جو تُمہارا حق ہے تُمہیں ملے گا۔ ۸ ”شام کے وقت اُس نے اپنے مُنشی
سے کہاکہ سب مزدُوروں کو بُلا اور آخر میں رکھے گئے مزدُور سے شُروع کر کے پہلے مزدُور تک سب کو
مزدُوری دے دے۔ ۹ ”اُس نے اُن کو جو دن کے آخری گھنٹے میں آئے تھے چاندی کا ایک سِکّہ دیا۔

۱۰ "وہ جو پہلے سے کام پر لگے ہوئے تھے زیادہ ملنے کی اُمید لے کر آئے مگر اُنہیں بھی ایک چاندی کا
سِکّہ ملا۔ ۱۱ "وہ ایک چاندی کا سِکّہ ملنے پر مالک سے شکایت کرنے لگے۔ ۱۲ "کہ اِن کو جنہوں نے
صرف ایک گھنٹہ کام کیا اُن کے برابر مزدُوری دے دی جنہوں نے سارا دن بوجھ اُٹھایا اور سخت
دُھوپ برداشت کی۔ ۱۳ "مالک نے اُن میں سے ایک کو جواب دیا، دوست ! میں نے تُمہارے
ساتھ بے انصافی نہیں کی کیا میں نے جو تیرے ساتھ ٹھہرایا تُجھے نہیں دیا؟
۱۴ "جو تیرا بنتا ہے لے اور چلا جا۔ یہ میری مرضی ہے کہ اِسے بھی اُتنا ہی دُو بجتنا تجھے دیا ہے۔
۱۵ "کیا مُجھے اپنے مال پر اختیار نہیں؟ یا تیری نظر اِس لیے خراب ہوئی کیونکہ میں سخی دل ہوں۔
۱۶ "اِسی طرح اوّل آخر ہوں جائیں گے اور آخر اوّل۔ کیونکہ بُہت سے بُلائے گئے مگر چُنے ہوئے
کم ہیں۔"

۱۷ یروشلیمؔ جاتے ہوئے یسُوعؔ نے بارہ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر اُن سے کہا، ۱۸ "ہم
یروشلیمؔ جا رہے ہیں جہاں اِبنِ آدم کو دھوکے سے سردار کاہنوں اور شریعت کے اُستادوں کے
حوالے کیا جائے گا اور وہ اُس کے قتل کا حُکم کریں گے۔ ۱۹ "اور اُسے غیر قوموں کے حوالے
کریں گے تاکہ وہ اُس کا مذاق اُڑائیں، کوڑے ماریں اور مصلُوب کریں اور وہ تیسرے دن مُردوں
میں سے جی اُٹھے گا۔"

زبدی کے بیٹوں کی ماں:

۲۰ زبدیؔ کے بیٹے یعقوبؔ اور یوحناؔ کی ماں اپنے بیٹوں کو لے کر یسُوعؔ کے پاس گئی اور سجدہ
کر کے مِنّت کرنے لگی۔ ۲۱ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا، "تُو کیا چاہتی ہے؟" اُس نے جواب میں
کہا کہ اگر تُو کہے تو میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہی میں تیرے دائیں اور بائیں بیٹھیں۔ ۲۲ یسُوعؔ نے

جواب میں اُن سے کہا ، "تم نہیں جانتے کہ کیا مانگ رہے ہو۔ کیا تُم تلخی سے بھرا وہ پیالہ پی سکتے
ہو جو میں پینے کو ہوں؟ اور جو بپتسمہ میں لینے کو ہوں لے سکتے ہو؟" اُنہوں نے کہا، ہاں ! ہم کر سکتے
ہیں۔ ۲۳ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "تُم یقیناً میرے تلخ پیالے میں سے پیو گے مگر اپنے دائیں اور بائیں
بٹھانا میرا کام نہیں۔ بلکہ میرے باپ نے جن کے لیے تیار کی ہے وہ اُنہیں ہی ملے گی۔" ۲۴ جب
باقی دس شاگردوں کو اِس بات کا پتا چلا تو وہ اُن دونوں بھائیوں سے ناراض ہو گئے۔ ۲۵ لیکن یسُوعؔ
نے سب کو بُلا کر کہا، "تُم جانتے ہو کہ دُنیا کے سردار اپنے لوگوں پر حکومت کرتے ہیں اور اُمرا اُن
پر اختیار جتاتے ہیں جو اُن کے نیچے ہیں۔ ۲۶ "مگر تُمہارے درمیان ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ جو تُم میں
سے بڑا رُتبہ لینا چاہے وہ سب کا خادم بنے۔ ۲۷ "اور وہ جو تُم میں اوّل ہونا چاہے وہ تُمہارا غلام
بنے۔ ۲۸ "اِبنِ آدم بھی اِس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لیے کہ خدمت کرے اور اپنی
جان بُہتوں کے لیے فدیے میں دے۔"

دو اَندھوں کی شفا:

۲۹ جب وہ یریحوؔ کے شہر سے نکلے تو ایک بڑی بھیڑ اُن کے پیچھے چل پڑی۔ ۳۰ دو اَندھے راہ کے
کنارے بیٹھے تھے۔ جب اُنہوں نے سُنا کہ یسُوعؔ وہاں سے گزر رہا ہے تو وہ چِلّا چِلّا کر کہنے لگے، اَے
خُداوند اِبنِ داؤدؔ ہم پر رحم کر۔ ۳۱ لوگوں نے اُنہیں ڈانٹ کر چُپ کرانے کی کوشش کی مگر وہ اور بھی
زور سے چِلّا کر کہنے لگے اَے اِبنِ داؤدؔ ہم پر رحم کر۔ ۳۲ یسُوعؔ نے کھڑے ہو کر اُن کو بُلایا اور پُوچھا،
"میں تُمہارے لیے کیا کروں؟" ۳۳ اُنہوں نے اُس سے کہا یہ کہ ہم دیکھنے لگیں۔ ۳۴ یسُوعؔ نے اُن
پر ترس کھا کر اُن کی آنکھوں کو چھُوا اور وہ اُسی دم دیکھنے لگے اور یسُوعؔ کے پیچھے چل دیے۔

یسُوعؔ کا بادشاہ کی طرح یروشلیمؔ میں داخلہ:

۲۱

یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد یروشلیمؔ کے قریب بیت فگےؔ جو زیتوُن کے پہاڑ پر ہے
آئے۔ یسُوعؔ نے دو شاگردں کو بھیجا۔ ۲ اور اُن سے کہا، ”سامنے والے گاؤں میں
جاؤ۔ جیسے ہی تُم اُس میں داخل ہو گے تُم ایک گدھی اور اُس کے بچے کو بندھا دیکھو گے۔ اُنہیں
کھول کر میرے پاس لے آؤ۔ ۳ ”اور اگر کوئی تُم سے پُوچھے کہ کیا کرتے ہو تو کہنا کہ اِن کی خُداوند کو
ضرورت ہے تب وہ فوراً اُنہیں بھیج دے گا۔“ ۴ اِس طرح یہ پیشن گوئی پوری ہوئی کہ:

۵ ”صیّون کی بیٹی سے کہہ، دیکھ ! تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔
وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے بلکہ گدھی کے بچے پر سوار ہے۔“ (زکریاہؔ ۹:۹)

۶ دونوں شاگردوں نے جیسا خُداوند یسُوعؔ نے کہا تھا ویسا ہی کیا۔ ۷ وہ گدھی اور اُس کے
بچے کو یسُوعؔ کے پاس لائے اور شاگردوں نے اپنے کپڑے اُس پر ڈال کر یسُوعؔ کو اُس پر سوار
کیا۔ ۸ ہجوم میں موجود کئی لوگوں نے اپنے کپڑے اُس کی راہ میں بچھائے اور کچھ نے کھجوروں کی
ڈالیاں کاٹ کر اُس کے راستے میں ڈالیں۔ ۹ لوگوں کی بھیڑ جو یسُوعؔ کے آگے اور پیچھے چل رہی
تھی، بلند آواز میں نعرے لگا رہی تھی، ’ہوشعنا ابنِ داؤدؔ کو ہوشعنا۔ مبارک ہے وہ جو خُداوند کے
نام سے آتا ہے۔ عالم بالا پر ہوشعناؔ۔‘

۱۰ جب وہ یروشلیمؔ میں داخل ہوئے تو سارا شہر اِن نعروں سے گُونج گیا۔ لوگ پُوچھنے لگے کہ یہ
کون ہے؟

۱۱ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ گلیلؔ کے ناصرتؔ کا نبی یسُوعؔ ہے۔

یسُوعؔ ہیکل میں:

۱۲ یسُوعؔ نے ہیکل میں داخل ہو کر اُس کے صحن سے قربانی کے جانوروں کی خرید وفروخت
کرنے والوں کو باہر نکال دیا۔ سِکّوں کا تبادلہ کرنے والوں کے تختے اور کبوتروں بیچنے والوں کی
چوکیاں اُلٹ دیں۔ ۱۳ اور اُن سے کہا، "کلام میں لکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر کہلائے گا مگر تُم
نے اُسے ڈاکوؤں کا اڈّا بنا دیا ہے۔" (یسعیاہؔ۵٦:۷) ۱۴ پھر اَندھے اور لنگڑے اُس کے پاس آئے
اور اُس نے اُنہیں اچھا کر دیا۔ ۱۵ جب سردار کاہنوں اور شریعت کے اُستادوں نے اِن معجزوں کو
دیکھا اور بچوں کو ہیکل میں "ابنِ داوٗدؔ کے لیے خُدا کی تمجید ہو" کے نعرے لگاتے سُنا۔ ۱٦ تو اُنہوں
نے یسُوعؔ کو کہا، کیا تُو سُنتا ہے کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ یسُوعؔ نے جواب دیا، "ہاں ! کیا تُم نے کبھی
کلام میں نہیں پڑھا کہ اُس نے لڑکوں اور دُودھ پیتے بچوں کے مُنہ سے اپنی حمد کو کامل کرایا؟" (زبور
۸:۲)

۱۷ پھر وہ وہاں سے نکل کر قریب کے شہر بیت عنیاہؔ میں آیا اور رات وہاں گُزاری۔ اَنجیر کے
درخت پر لعنت:

۱۸ صُبح کو جو یسُوعؔ واپس یروشلیمؔ جا رہا تھا تو اُسے بھُوک لگی۔ ۱۹ راہ کے کنارے ایک انجیر
کے درخت کو دیکھ کر اُس کے قریب گیا یہ دیکھنے کہ شاید اُس میں سے کچھ انجیر ملیں مگر سوائے پتّوں
کے کچھ نہیں ملا۔ اِس پر اُس نے کہا، "اَب سے کبھی تُجھ پر پھل نہ لگے" اور انجیر کا درخت اُسی
وقت سوُکھ گیا۔ ۲۰ یہ دیکھ کر شاگرد بُہت حیران ہوئے اور کہا کہ یہ درخت اتنی جلدی کیسے سوُکھ گیا؟
۲۱ یسُوعؔ نے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں اگر تُم ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو تُم بھی یہ سب بلکہ

اِس سے بھی بڑے کام کر سکتے ہو۔ تُم اگر اِس پہاڑ سے کہو گے کہ اُکھڑ کر سمندر میں جا گر تو یہ ہو
جائے گا۔ ۲۲ "اگر ایمان رکھو تو جو کچھ تُم دُعا میں مانگو گے تُمہیں مل جائے گا۔"

یسُوعؔ کے اختیار پر سوال:

۲۳ یسُوعؔ ہیکل میں واپس آکر تعلیم دینے لگا تو سردار کاہن اور بزرگ اُس کے پاس آکر پُوچھنے
لگے کہ یہ سب کام تُو کس اختیار سے کرتا ہے اور یہ اِختیار تُجھے کس نے دیا؟ ۲۴ یسُوعؔ نے جواب میں
اُن سے کہا، "میں بھی تُم سے ایک سوال پوچھتا ہوں اگر مُجھے جواب دو گے تو میں بھی تُم کو بتاؤں
گا کہ یہ کام کس اختیار سے کرتا ہوں۔ ۲۵ "یُوحنّا کو بپتسمہ دینے کا اختیار آسمان سے ملا یا فقط انسان
سے؟" وہ آپس میں ایک دُوسرے سے کہنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان کی طرف سے تو وہ پُوچھے گا کہ
پھر تُم اُس پر ایمان کیوں نہیں لائے؟ ۲۶ اور اگر ہم کہیں کہ انسان کی طرف سے تو ہم لوگوں سے
ڈرتے ہیں کیونکہ وہ اُسے نبی مانتے ہیں۔ ۲۷ لہٰذا اُنہوں نے جواب دیا کہ 'ہم نہیں جانتے'۔ یسُوعؔ
نے کہا، "پھر میں بھی تُم کو نہیں بتاتا کہ یہ سب کام کس اختیار سے کرتا ہوں۔"

باپ کی مرضی بجا لانا:

۲۸ "اَب اِس بات سے تُم کیا سمجھتے ہو؟ ایک شخص کے دو بیٹے تھے۔ اُس نے پہلے کو بُلایا اور
اُسے باغ میں جا کر کام کرنے کو کہا۔ ۲۹ "اُس نے جواب دیا، میں نہیں جاؤں گا مگر بعد میں اپنے
جواب پر غور کر کے پچھتایا اور باغ میں کام کرنے چلا گیا۔
۳۰ "باپ نے دُوسرے بیٹے کو بُلا کر کام پر جانے کو کہا تو اُس نے جواب دیا کہ میں جاؤں گا مگر
نہیں گیا۔ ۳۱ اِن دونوں میں سے کون باپ کا حُکم بجا لایا؟" اُنہوں نے جواب دیا پہلا۔ یسُوعؔ نے
اُن سے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ بددیانت ٹیکس لینے والے اور فاحشہ عورتیں تُم سے پہلے

خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوں گی۔ ۳۲ "کیونکہ یُوحنّا بپتسمہ دینے والا آیا اور اُس نے تُمھیں زندگی کی
سیدھی راہ بتائی مگر تُم نے اُس کا یقین نہ کیا مگر ٹیکس لینے والوں اور فاحشہ عورتوں نے اُس کا یقین
کیا۔ مگر تُم یہ سب کچھ دیکھ کر بھی نہ ایمان لائے نہ اُس کا یقین کیا۔

باغ ٹھیکیداروں کی بغاوت:

۳۳ "اَب ایک اور کہانی سُنو۔ ایک زمیندار نے انگور کا باغ لگایا اور اُس کے اِرد گرد باڑ لگائی۔
اُس میں ایک حوض کھودا اور ایک بُرج بنایا اور اُسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا۔
۳۴ "جب پھل جمع کرنے کا وقت آیا تو زمیندار نے اپنے نوکروں کو اپنا حصّہ لینے کے لیے بھیجا۔
۳۵ "باغبانوں نے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو مارا کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگسار کیا۔ ۳۶ "پھر اُس
نے پہلے سے زیادہ نوکروں کو اپنا حصّہ لینے کے لیے بھیجا۔ باغبانوں نے اُن کے ساتھ بھی وہی
سلوک کیا۔ ۳۷ "آخر کار زمیندار نے اپنے بیٹے کو یہ سوچ کر بھیجا کہ یقیناً وہ اُس کے بیٹے کا لحاظ کریں
گے۔ ۳۸ "جب باغبانوں نے مالک کے بیٹے کو آتا دیکھا تو آپس میں کہنے لگے، یہی باغ کا وارث ہے،
آؤ اِسے قتل کر کے باغ پر قبضہ کر لیں۔ ۳۹ "اُنھوں نے اُسے پکڑا اور گھسیٹ کر باغ سے باہر لائے
اور اُسے قتل کر دیا۔ ۴۰ "تُمھارے خیال میں باغ کا مالک آکر اِن باغبانوں سے کیا سلوک کرے
گا؟" ۴۱ اُنھوں نے اُس سے کہا کہ وہ آکر اِن بُرے باغبانوں کو ہلاک کرے گا اور باغ دُوسرے
باغبانوں کو دے گا جو وقت پر اُس کو پھل دیں۔ ۴۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "کیا تُم نے کبھی کلام
میں نہیں پڑھا کہ:

"جس پتھر کو عمارت بنانے والوں نے رَدّ کر دیا تھا وہی کونے کے سرے کا پتھر بنا۔
یہ خُداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں کیا خُوب ہے؟" (زبور ۱۱۸: ۲۲۔ ۲۳)

۴۳ "اِس لیے میں کہتا ہوں خُدا کی بادشاہی تُم سے لے لی جائے گی اور اُس قوم کو دے دی
جائے گی جو اُس کے لیے پھل لائے گی۔ ۴۴ "[اور جو کوئی اِس پتھر پر گرے گا ٹُکڑے ٹُکڑے ہو
جائے گا اور جس پر یہ پتھر گرے گا وہ کُچلا جائے گا۔"]
۴۵ سردار کاہنوں نے اور شریعت کے اُستادوں نے سُنا تو سمجھ گئے کہ یسُوعؔ بُرے باغبانوں کی
مثال دے کر ہمارے بارے میں کہتا ہے۔ ۴۶ وہ اُسے گرفتار کرنا چاہتے تھے مگر لوگوں سے ڈرتے
تھے کیونکہ وہ یسُوعؔ کو نبی مانتے تھے۔

شادی کی دعوت:

۲۲ یسُوعؔ نے تمثیل میں اور بھی کہانیاں سُنائیں۔ اُس نے کہا، ۲ "آسمان کی بادشاہی
اُس بادشاہ کی طرح ہے جس نے اپنے بیٹے کی شادی پر ضیافت کا انتظام کیا۔ ۳ "جب
ضیافت تیار ہو گئی تو اُس نے اپنے نوکروں کو بھیجا کہ مہمانوں کو جنہیں دعوت دی گئی تھی اطلاع
کریں مگر اُنہوں نے آنا نہ چاہا۔ ۴ "پھر اُس نے اور نوکروں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ بُلائے ہوؤں سے کہو
کہ 'میںنے اپنے بیل اور موٹے موٹے جانور ذبح کر لیے ہیں اور سب کچھ تیار ہے۔ دعوت میں آؤ۔
۵ "مگر اُنہوں نے اُن کی بات نہ سُنی اور اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے کوئی اپنے کھیت میں اور کوئی
اپنے کاروبار میں۔ ۶ "اور کچھ نے اُن کو پکڑا اور اُن میں سے بعض کو قتل کیا۔ ۷ "بادشاہ غضبناک
ہو ا اور اپنے سپاہیوں کو بھیج کر قاتلوں کو ہلاک کیا اور اُن کا شہر کو جلا دیا۔ ۸ "تب اُس نے اپنے
نوکروں کو کہا، دعوت تو تیار ہے مگر بُلائے ہوئے اِس لائق نہ تھے۔ ۹ "اَب تُم جاؤ اور شہر کی بڑی
سڑک پر کھڑے ہو کر جتنے ملیں اُنہیں دعوت میں بُلا لاؤ۔

۱۰ "پس نوکر وں نے نکل کر سڑک پر جو ملا کیا بُرا، کیا اچھا، سب کو دعوت میں لے آئے اور شادی
کا ہال مہمانوں سے بھر گیا۔ ۱۱ "اور جب بادشاہ مہمانوں سے ملنے آیا تو اُسے وہاں ایک شخص نظر
آیا جو شادی کے بیں نہ تھا۔ ۱۲ بادشاہ نے اُس سے پُوچھا کہ تُو شادی کا لباس پہنے بغیر یہاں کیوں
آیا؟ اور وہ کچھ جواب نہ دے سکا۔ ۱۳ "تب بادشاہ نے اپنے نوکروں کو حُکم دیا کہ اسے باندھ کر
باہر اندھیرے میں پھینک دو جہاں ہر وقت رونا اور دانتوں کا پیسنا ہے۔ ۱۴ "کیونکہ بُلائے ہوئے تو
بُہت ہیں مگر چُنے ہوئے کم ہیں۔"

ٹیکس دینا روا ہے یا نہیں؟

۱۵ شریعت کے اُستاد یسُوعؔ کو کسی بات میں پھنسا کر گرفتار کرنے کا منصوبہ بنانے لگے۔
۱۶ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کے ساتھ ہیرودیسؔ کے حمایتیوں کو یسُوعؔ کے پاس بھیجا۔ اُنہوں
نے یسُوعؔ سے کہا اَے اُستاد! ہم جانتے ہیں کہ تو کس قدر ایماندار ہے اور سچائی سے خُدا کی تعلیم
دیتا ہے اور تُو کسی کی طرفداری کر کے حمایت نہیں کرتا۔ ۱۷ اَب ہمیں بتا کیا قیصر کو ٹیکس دینا جائز
ہے؟ ۱۸ یسُوعؔ نے اُن کی شرارت کو جان کر اُن سے کہا، "اَے ریاکارو! تُم مُجھے کیوں آزماتے
ہو؟ ۱۹ "وہ سِکّہ جو تُم ٹیکس دینے کے لیے استعمال کرتے ہو میرے پاس لاؤ۔ وہ ایک دینار اُس
کے پاس لائے۔ ۲۰ "اُس نے اُن سے پُوچھا، "اِس سِکّے پر کس کی تصویر اور نام ہے۔ ۲۱ "اُنہوں
نے جواب دیا قیصرؔ کا۔ اِس پر یسُوعؔ نے اُن سے کہا جو قیصرؔ کا ہے، قیصرؔ کو دو اور جو خُدا کا ہے
خُدا کو دو۔"
۲۲ وہ یہ سُن کر بُہت حیران ہوئے اور اُس کے پاس سے چلے گئے۔

قیامت کے بارے سوال:

۲۳ اُسی دن کچھ صدوُقیوں نے جواِس بات کو نہیں مانتے تھے کہ قیامت کے دن مُردے جی ا
ُٹھیں گے۔ یسُوعؔ سے سوال کیا۔
۲۴ اُستاد مُوسیٰؔ نے حُکم دیا تھا کہ اگر کوئی شخص بغیر اَولاد کے مر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی
بیوی کے ساتھ شادی کرے اور اُس کے لیے اَولادپیدا کرے۔ ۲۵ فرض کریں ہمارے درمیان
سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی اور بغیر اَولاد کے مر گیا تواُس کے دُوسرے بھائی نے اُس کی
بیوہ سے شادی کی۔ ۲۶ دُوسرا بھی بغیر اَولاد کے مر گیا تو تیسرے نے اُس عورت کے ساتھ شادی
کی۔ اِس طرح اُس عورت کی شادی ساتوں بھائیوں سے ہوئی۔ ۲۷ سب کے بعد وہ عورت بھی مر
گی۔ ۲۸ قیامت کے دن جب مُردے زندہ ہوں گے تو وہ کس کی بیوی کہلائے گی کیونکہ اُس نے سب
سے شادی کی؟ ۲۹ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، ”تُم غلط سمجھتے ہو کیونکہ نہ تُم کلام مُقدس کو جانتے ہو
اور نہ ہی خُدا کی قدرت کو۔ ۳۰ ”مُردوں میں زندہ ہونے کے بعد شادی نہیں ہوتی بلکہ وہ آسمان پر خُدا
کے فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ ۳۱ اور یہ کہ مُردے جی اُٹھیں گے یا نہیں۔ کیا تُم نے کلام میں کبھی
نہیں پڑھا جو خُدا نے تُم سے کہا کہ: ۳۲ ’میں ابرہامؔ کا خُدا اور اضحاقؔ کا خُدا اور یعقوبؔ کا خُدا ہوں‘
وہ تو زندوں کا خُدا ہے مُردوں کا نہیں۔“ (خروج ۳:۶)
۳۳ لوگ یہ سُن کر اُس کی تعلیم پر حیران ہوئے۔

سب سے بڑا حُکم:

۳۴ جب شرع کے عالموں نے دیکھا کہ یسُوعؔ نے صدُوقیوں کا مُنہ بند کر دیا تو اُس کے پاس جمع
ہو کر سوال کرنے لگے۔

۳۵ اور اُن میں سے ایک شریعت کے عالم نے اُسے آزمانے کے لیے سوال کیا۔ ۳٦ اَے
اُستاد! شریعت میں کون سا حُکم سب سے بڑا ہے؟ ۳۷ یسُوعؔ نے جواب دیا، "خُداوند اپنے خُدا سے
اپنے سارے دل اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ (استثنا ٦:۵)۔ ۳۸ "پہلا
اور بڑا حُکم یہی ہے (احبار ۱۹:۱۸)۔ ۳۹ اور دُوسرا اتنا ہی بڑا حُکم یہ ہے کہ 'اپنے پڑوسی سے اپنی
مانند محبت کر۔ ۴۰ "ساری شریعت اور نبیوں کی تعلیم اِن ہی دو حُکموں کی بنیاد پر ہے۔"

مسیح کس کا بیٹا ہے؟

۴۱ جب شرع کے عالم جمع ہوئے تو یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا، ۴۲ "مسیح کے بارے میں تُمہارا
کیا خیال ہے؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟" اُنہوں نے جواب دیا کہ 'داؤدؔ کا'۔ ۴۳ اِس پر یسُوعؔ نے کہا، "تو
پھر داؤدؔ پاک رُوح کی تحریک سے مسیح کو خُداوند کیوں کہتا ہے۔ جب وہ یہ کہتا ہے:

۴۴ 'خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا میری دہنی طرف بیٹھ
جب تک میں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دُوں۔' (زبور ۱۱۰:۱)

۴۵ جب داؤدؔ نے اُسے خُداوند کہا ہے تو وہ اُس کا بیٹا کیسے ہوا؟" ۴٦ اور کوئی بھی اُس کو جواب
نہ دے سکا اور کسی نے اُس سے کوئی اور سوال کرنے کی جُرأت نہ کی۔

شرع کے عالموں اور فریسیوں کی ریاکاری:

۲۳ یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں اور وہاں موجود لوگوں سے کہا، ۲ "شرع کے عالم اور
فریسی مُوسیٰؔ کی جگہ شریعت کی تشریح کے لیے مقرر ہوئے ہیں۔ ۳ "لہٰذا جو کچھ وہ
کہتے ہیں وہ سُنو اور اُس پر عمل کرو مگر اُن جیسے کام کرو کیونکہ جو وہ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔

۴ "وہ مذہبی ذمہ داریوں کا بھاری بوجھ لوگوں پر تو ڈالتے ہیں مگر خُود اپنی اُنگلی سے اُسے ہلانے
کے لیے بھی تیار نہیں۔ ۵ "وہ صرف لوگوں کو دِکھانے کے لیے اپنے سب کام کرتے ہیں۔ اپنے
بازوؤں اور ماتھے کے تعویز بڑے بناتے ہیںاور اپنے چوغے کی جھالر لمبی رکھتے ہیں۔ ۶ "وہ دعوتوں
میں نمایاں جگہ اور عبادتوں میں سامنے کی کُرسیوں پر بیٹھنا پسند کرتے ہیں۔ ۷ "اور یہ کہ بازاروں
میں لوگ اُنہیں اُستاد کہیں اور جُھک کر سلام کریں۔ ۸ "مگر تُم اُستاد نہ کہلانا کیونکہ تُمہارا اُستاد ایک
ہی ہے یعنی مسیح، بلکہ تُم سب بھائی ہو۔
۹ "اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تُمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے۔ ۱۰ "تُم
اپنے آپ کو لیڈر نہ کہلوانا کیونکہ تُمہارا لیڈر ایک ہی ہے یعنی مسیح۔ ۱۱ "جو تُم میں بڑا ہے وہ تُمہارا
خادم ہوگا۔ ۱۲ "جو اپنے آپ کو بڑا بنائیں گے وہ چھوٹے کیے جائیں گے اور جو چھوٹے بنیں گے
بڑے کیے جائیں گے۔

شرع کے عالموں اور فریسیوں پر افسوس:

۱۳ "اَے ریاکار شرع کے اُستادو اور فریسیو تُم پر افسوس ! تُم لوگوں پر آسمان کی بادشاہی کے
دروازے بند کر دیتے ہو۔ نہ تو خُود داخل ہوتے ہو نہ اُن کو داخل ہونے دیتے ہو جو اِس کے لیے
کوشش کرتے ہیں۔
۱۴ "اَے ریاکار شرع کے اُستادو اور فریسیو تُم پر افسوس ! کہ تُم بیواؤں کے گھروں پر قبضہ کر
لیتے ہو اور دکھاوے کے لیے نمازوں کو لمبا کرتے ہو۔ اِس لیے تُمہیں زیادہ سزا ملے گی۔
۱۵ "اَے ریاکار شرع کے اُستادو اور فریسیو تُم پر افسوس ! تُم ایک شخص کو جیتنے کے لیے زمین
پر کا اور سمندر کا سفر کرتے ہو اور جب جیت لیتے ہو تو اپنے سے زیادہ جہنم کے لائق بنا دیتے ہو۔

۱۶ "اَے اندھے راہ دکھانے والو تُم پر افسوس ! کیونکہ تُم کہتے ہو کہ اگر کوئی ہیکل کی قسم کھائے
اور پوری نہ کرے تو کوئی بات نہیں لیکن اگر اُس کے سونے کی قسم کھائے تو اُس کو پورا کرنا
ضروری ہے۔
۱۷ "اَے اندھے احمقو ! سونا بڑا ہے یا ہیکل جس نے سونے کو مُقدس کیا۔ ۱۸ "اور پھر کہتے
ہو کہ قربان گاہ کی قسم کا پُورا کرنا ضروری نہیں مگر قربان گاہ پر موجود نذر کی قسم کو پُورا کرنا ضروری
ہے۔ ۱۹ "اَے اندھو ! نذر پاک ہے یا قربان گاہ جس کی وجہ سے نذر پاک ہوتی ہے۔ ۲۰ "پس جو
قربان گاہ کی قسم کھاتا ہے وہ اُس کی اور اُس پر رکھی سب چیزوں کی قسم کھاتا ہے۔ ۲۱ "جو ہیکل
کی قسم کھاتا ہے وہ اُس کی اور اُس میں رہنے والے یعنی خُدا کی قسم کھاتا ہے۔ ۲۲ "اور جب تُم
آسمان کی قسم کھاتے ہو تو آسمان پر کے تخت کی اور اُس تخت پر بیٹھے خُدا کی قسم کھاتے ہو۔
۲۳ "اَے ریاکار شرع کے اُستادو اور فریسیو تُم پر افسوس ! کیونکہ تُم پودینہ اور سَونف اور زِیرہ پر
دہ یکی دینے کی فکر میں رہتے ہو مگر شریعت کی بُہت ضروری باتوں کو جیسے انصاف، رحم اور ایمان
کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ضروری تھا کہ دہ یکی بھی دیتے اور اِنہیں بھی نہ بھُولتے۔ ۲۴ "اَے اندھو !
تُم پانی چھان کر پیتے ہو کہ کہیں مچھر نہ پی جاؤ۔ مگر اُونٹ نگلتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتے ہو۔
۲۵ "اَے ریاکار شرع کے اُستادو اور فریسیو تُم پر افسوس ! تُم پیالے اور تھالی کو باہر سے تو
صاف کرتے ہو مگر اندر سے لالچ اور عیش پرستی کے گند سے بھرے ہیں۔ ۲۶ "اَے اندھے
شریعت کے اُستادو ! پہلے پیالے اور تھالی کو اندر سے اچھی طرح صاف کرو تو وہ باہر سے بھی
صاف ہوجائے گی۔ ۲۷ "اَے ریاکار شرع کے اُستادو اور فریسیو تم پر افسوس ! تُم اُن قبروں کی
مانند ہو جن پر سفیدی پھری ہو۔ جو باہر سے تو صاف اور خُوبصورت نظر آتی ہیں مگر اندر نجاست

اورمُردہ ہڈیوں سے بھری پڑی ہیں۔ ۲۸ "اِسی طرح تُمہاری راستبازی صرف ظاہری ہے کیونکہ اندر
سے ریاکاری اور بے دینی سے بھرے ہو۔

۲۹ "اَے ریاکار شرع کے اُستادو اور فریسیو تُم پر افسوس! تُم اُن نبیوں کی قبریں بناتے اور
راستبازوں کے مقبرے سجاتے ہو جن کو قتل کیا گیا۔ ۳۰ "پھر تُم کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا
کی جگہ ہوتے تو اُن کے قتل میں شریک نہ ہوتے۔ ۳۱ "یوں تُم خُود اِس بات کی گواہی دیتے ہو کہ تُم
نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو۔ ۳۲ "بس اپنے باپ دادا کے اُس جُرم کو جو اُنہوں نے شروع کیا،
تم پُورا کرو۔

۳۳ "اَے سانپ کے بچو! تُم کیوں کر جہنم کی سزا سے بچ سکتے ہو؟ ۳۴ "اِس لیے میں تُمہارے
پاس نبیوں، داناؤں اور شریعت کے عالموں کو بھیجتا ہوں تُم اُن میں سے بعض کو مصلُوب کرو
گے، کچھ کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑے لگاؤ گے اور شہر شہر اُن کا پیچھا کر کے اُنہیں ستاؤ گے۔
۳۵ "تاکہ اِن سب کا خُون جو زمین پر بہایا گیا ذمے دار ٹھہرو۔ راستباز ہابلؔ کے خُون سے لے کر
برکیاہؔ کے بیٹے زکریاہؔ کے خُون تک جسے تُم نے مَقدِس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔ ۳۶ "میں
تُم سے سچ کہتا ہوں اِس زمانے کے لوگوں پر اِس کی عدالت ہو گی۔
۳۷ "اَے یروشلیِمؔ! اَے یروشلیم! تُو نے نبیوں کو قتل کیا اور میرے بھیجے ہوؤں کو سنگسار
کیا۔ میں نے تیرے لڑکوں کو اکٹھا کرنا چاہا جیسے مُرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے چھُپا لیتی
ہے، مگر تُم نے نہ چاہا۔

۳۸ "اَب دیکھ تیرا گھر تیرے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ ۳۹ "میں تُم سے کہتا ہوں، تُم مُجھے
اُس وقت تک دوبارہ نہیں دیکھو گے جب تک یہ نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے
آتا ہے۔" (زبور۱۱۸: ۲۶)

آخرت کی نشانیاں:

۲۴ یسُوعؔ جب ہیکل کو چھوڑ کر جا رہا تھا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر اُسے ہیکل
کی عمارتیں دِکھا رہے تھے۔ ۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "تُم اِن عمارتوں کو دیکھ رہے
ہو؟ میں تُم سے سچ کہتا ہوں یہ سب گرا دی جائیں گی اور یہاں ایک پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا
نہ جائے۔"

۳ بعد میں جب وہ پہاڑ پر بیٹھا تھا اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر اُس سے کہنے لگے کہ ہمیں بتا
کہ اِن سب باتوں کا یعنی تیرے واپس آنے اور دُنیا کے آخر کا کیا نشان ہو گا؟

۴ یسُوعؔ نے بتایا، "کوئی تُمہیں گُمراہ نہ کرے۔ ۵ "بُہت سے لوگ میرا نام لے کر مسیح ہونے کا
دعویٰ کریں گے اور بُہت سے لوگوں کو گُمراہ کریں گے۔ ۶ "تُم جنگوں اور جنگ کی افواہ سُنو گے
مگر تُم گھبرا نہ جانا۔ اِن سب باتوں کا ہونا ضرور ہے مگر ابھی خاتمہ نہ ہو گا۔ ۷ "ایک قوم دُوسری
قوم پر حملہ کرے گی۔ ایک ملک دُوسرے ملک کے خلاف ہو گا۔ دُنیا میں جگہ جگہ کال پڑیں گے،
طرح طرح کی مہلک وبائیں اور زلزلے آئیں گے۔ ۸ "یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔
۹ "تُمہیں گرفتار کیا جائے گا۔ اذیتیں دی جائیں گی اور قتل کیا جائے گا۔ میرے نام کی خاطر قومیں تُم
سے دُشمنی رکھیں گی۔

۱۰ "اُس وقت بُہت سارے مُجھ سے پِھر جائیں گے، ایک دُوسرے کو دھوکا دیں گے اور ایک
دُوسرے سے نفرت کریں گے۔ ۱۱ "اور بُہت سے جھُوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور لوگوں
کو گُمراہ کریں گے۔
۱۲ "گُناہ کے بڑھ جانے کے باعث بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ ۱۳ "مگر جو آخر تک
برداشت کرے گا نجات پائے گا۔ ۱۴ "اور بادشاہی کی خُوشخبری کی منادی پُوری دُنیا میں کی جائے
گی تاکہ ساری قومیں اِسے سُن لیں۔ تب خاتمہ ہو گا۔
۱۵ "جب تُم دانی ایلؔ کی کہی گئی بات کے مطابق اُس اُجاڑنے والی مکرُوہ چیز کو مُقدّس مقام
پر کھڑا دیکھو تو۔ (پڑھنے والا سمجھ لے) ۱٦ "تو وہ جو یہودیہ میں ہیں پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔
۱۷ "جو چھتوں پر ہیں کچھ لینے کے لیے نیچے گھر میں نہ آئیں۔ ۱۸ "اور جو کھیت میں کام کرتے ہوں
اپنے کپڑے لینے کے لیے بھی واپس نہ لوٹیں۔ ۱۹ "وہ وقت اُن عورتوں کے لیے بڑی مصیبت کا
وقت ہو گا جو حاملہ ہوں یا جو بچوں کو دُودھ پلاتی ہوں۔ ۲۰ "پس دُعا کرو کہ تُمہیں سردی کے دِنوں
میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے۔ ۲۱ "کیونکہ اُس وقت کی مصیبت ایسی بڑی ہو گی کہ دُنیا کے
بننے سے اُس وقت تک نہ ایسی مصیبت آئی نہ بعد میں کبھی آئے گی۔ ۲۲ "اگر اِس مصیبت کے دن
گھٹائے نہ جاتے تو کوئی نہ بچتا۔ مگر خُدا کے چُنے ہوئے لوگوں کی خاطر یہ دن گھٹائے جائیں گے۔
۲۳ "اُس وقت اگر کوئی کہے کہ دیکھ مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔ ۲۴ "کیونکہ اُس
وقت بُہت سے جھُوٹے مسیح اور جھُوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے جو عجیب عجیب کام اور نشان
دِکھا کر چُنے ہوئے لوگوں کو بھی گُمراہ کر دیں گے۔ ۲۵ "دیکھو میں نے پہلے ہی تُمہیں اِن باتوں سے
آگاہ کر دیا ہے۔ ۲٦ "اگر کوئی کہے کہ دیکھو وہ باہر بیابان میں ہے تو اُسے دیکھنے کے لیے باہر نہ جانا یا

یہ کہ اِس کمرے میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ ۲۷ "کیونکہ جیسے آسمانی بجلی چمک کر مشرق سے مغرب تک
نظر آتی ہے ایسے ہی اِبنِ آدم کا آنا ہو گا۔
۲۸ "جہاں لاشیں پڑی ہوں گی وہاں گدھ بھی ہوں گے۔
۲۹ "اِن دنوں کی مصیبتوں کے فوراً بعد سُورج تاریک ہو جائے گا چاند اپنی رُوشنی نہ دے گا۔
آسمان سے ستارے گرپڑیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ (یسعیاہ ۱۳:۱۰)
۳۰ تب آسمان پر اِبنِ آدم کا نشان نظر آئے گا۔ اُس وقت تمام قومیں ماتم کریں گی۔ اور وہ اِبنِ
آدم کو بڑے جلال اور قدرت کے ساتھ آسمان سے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ (دانی ایل ۷:۱۳)
۳۱ "اور وہ اپنے فرشتوں کو نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ بھیجے گا تاکہ چُنے ہوؤں کو آسمان کے چاروں
طرف سے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں۔

انجیر کے درخت کا مثال:

۳۲ "انجیر کے درخت سے ایک سبق سیکھو۔ جونہی اُس کی شاخیں نرم ہوتیں اور اُن پر پتے
نکلتے ہیں تُم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک آگئی ہے۔ ۳۳ "اِسی طرح جب تُم یہ سب باتیں ہوتے
دیکھو تو جان جاؤ کہ اُس کی آمد قریب بلکہ دروازے پر ہے۔ ۳۴ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں یہ نسل
اُس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک یہ ساری باتیں ہو نہ جائیں۔ ۳۵ "آسمان اور زمین تو مٹ
جائیں گے مگر میری باتیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔

صرف خُدا کو اِس وقت کا علم ہے:

۳۶ "مگر کوئی اُس وقت اور اُس دِن کے بارے میں نہیں جانتا کہ کب آئے گا۔ نہ آسمان پر فرشتے
نہ بیٹا بلکہ صرف باپ۔

۳۷ "نوحؔ کے وقت جیسے ہُوا، اِبنِ آدم کا آنا بھی اُسی طرح ہو گا۔ ۳۸ "طوفان سے پہلے جس
طرح لوگ کھاتے پیتے اور شادی بیاہ کرتے تھے جب تک نوحؔ کشتی میں داخل نہ ہو گیا۔ ۳۹ "اور اُن
کو خبر ہی نہ ہوئی جب تک طوفان اُنہیں بہا کر نہ لے گیا۔ اُسی طرح اِبنِ آدم کا آنا ہو گا۔
۴۰ "اُس وقت دو آدمی کھیت میں کام کر رہے ہوں گے ایک لے لیا جائے گا دُوسرا چھوڑ دیا
جائے گا۔ ۴۱ "دو عورتیں چکّی پیس رہی ہوں گی ایک چھوڑدی جائے گی دُوسری لے لی جائے گی۔
۴۲ "پس ہر وقت تیار رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ خُداوند کس دن آ جائے گا۔ ۴۳ "اِسے سمجھو۔ اگر
گھر کے مالک کو پتا ہو کہ چور رات کو کس پہر آئے گا تو جاگتا رہتا اور چور کو گھر میں داخل نہ ہونے
دیتا۔ ۴۴ "اِسی طرح تُم بھی جاگتے رہو کیونکہ جس وقت تُمہیں خیال بھی نہ ہو گا کہ اِبنِ آدم آ جائے
گا۔

۴۵ "کون سا نوکر سمجھدار ہو گا جس پر مالک اعتماد کر سکے؟ وہی جسے مالک اپنے دُوسرے نوکروں
پر مقرر کرے تاکہ اُنہیں وقت پر کھانا دے۔ ۴۶ "یہ بات اُس نوکر کے لیے مبارک ہے جب اُس
کا مالک آکر اُسے ویسا ہی کرتے دیکھے۔ ۴۷ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں وہ اُسے اپنی باقی جائیداد کا
بھی مختار بنا دے گا۔ ۴۸ "اور اگر نوکر بددیانت ہو اور یہ سوچ کر کہ مالک کے آنے میں دیر ہے۔
۴۹ "وہ دُوسرے نوکروں کو مارنا شروع کرے اور شرابیوں کے ساتھ کھائے پیئے۔ ۵۰ "اُس کا مالک
بغیر بتائے اُس وقت جب اُس کے خیال میں بھی نہ ہو آ جائے گا۔ ۵۱ "اُسے اِس حالت میں دیکھ
کر اُسے خُوب پٹوا کر ریاکاروں کے ساتھ اُس جگہ پھینک دے گا جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہو گا۔

دس کنواریوں کی تمثیل:

۲۵ ”اُس وقت آسمان کی بادشاہی کا حال اُن دس کنواریوں کی مانند ہو گا جو اپنے چراغ
لے کر دُلہا کا استقبال کرنے کے لیے نکلیں۔ ”اُن میں سے پانچ عقلمند اور پانچ
بیوقوف تھیں۔ ”بیوقوف کنواریوں نے چراغ تو لیے مگر تیل لینا بھول گئیں۔ ”جبکہ عقلمندوں نے
اپنے چراغوں کے ساتھ اپنی کُپّیوں میں تیل بھی لے لیا۔ ”اور جب دُلہا کے آنے میں دیر ہوئی
تو سب نیند کے مارے سونے لگیں۔ ”آدھی رات کو شور مچا کہ دُلہا آگیا ہے اُس کے استقبال
کے لیے نکلو۔ ”سب کنواریاں اُٹھ کر اپنے چراغ دُرست کرنے لگیں۔ ”بے وقوف کنواریوں
نے عقلمندوں سے کہا کہ ہمارے چراغوں میں سے تیل ختم ہو رہا ہے اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں
بھی دے دو۔ ”اُنہوں نے جواب دیا ہمارے پاس اتنا تیل نہیں تُم دُکان سے جا کر اپنے لیے خرید
لو۔ ”جب وہ اپنے لیے تیل خریدنے گئیں تو دُلہا آگیا۔ اُس وقت جو تیار تھیں، دُلہے کے ساتھ
شادی کے ہال میں داخل ہو گئیں اور دروازہ بند ہو گیا۔ ”جب وہ کنواریاں تیل لے کر واپس آئیں
تو دروازہ بند دیکھ کر دروازے کے باہر کھڑے ہو کر کہنے لگیں، اَے خُداوند! اَے خُداوند! ہمارے
لیے دروازہ کھول دے۔ ”لیکن اُس نے اندر سے جواب دیا میرا یقین کرو، میں تُمہیں نہیں جانتا۔
”پس تیار رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ کس وقت اور کس دن اِبنِ آدم واپس آجائے۔

توڑوں کی تمثیل:

۱۴ ”آسمان کی بادشاہی اِس طرح بھی سمجھی جا سکتی ہے۔ ایک شخص نے لمبے عرصے کے
لیے بیرون ملک جاتے وقت اپنے نوکروں کو بُلا کر اُنہیں اپنے کاروبار کی دیکھ بھال کرنے کو کہا۔
۱۵ ”اُس نے ہر ایک کو اُس کی قابلیت کی بنیاد پر پیسے دیے۔ پہلے کو چاندی کے سو سو سِکّوں کی پانچ

تھیلیاںدُوسرے کو دو تھیلیاںاور تیسرے کو ایک تھیلی دی۔ ۱۶ "جس کو پانچ ملیںاُس نے جا کر اُسے
کاروبار میں لگا دیا اور اُس سے پانچ اور کمائیں۔
۱۷ "دُوسرے نے بھی ایسا ہی کیا اور اُس سے دو اور کمائیں۔ ۱۸ "مگر جسے ایک تھیلی ملی تھی
اس نے اُسے سنبھال کر رکھ دیا۔ ۱۹ "بڑی مدت کے بعد جب مالک گھر آیا اُس نے اپنے اُن
نوکروں کو بُلا کر حساب مانگا کہ اُنہوں نے اُس کے پیسے کو کیسے استعمال کیا۔ ۲۰ "جس کو پانچ چاندی
کی تھیلیاں ملی تھیں اُس نے آکربتایا اَے مالک ! میں نے تیری پانچ چاندی کی تھیلیوں سے پانچ اور
کمائیں۔ ۲۱ "مالک نے اُس کی تعریف کرتے ہوئے کہا، شاباش اچھے اور دیانتدار نوکر ! تُو تھوڑے
میں دیانتدار رہا میں تُجھے اور بُہت سی چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خُوشی میں شامل ہو۔
۲۲ "جسے دو تھیلیاں ملیں تھیں اُس نے آکر بتایا، اَے مالک ! میں نے تیری دو تھیلیوںسے دو اور
کمائیں۔ ۲۳ "مالک نے اُس سے کہا، شاباش اچھے اور دیانتدار نوکر ! تو تھوڑے میں دیانتدار رہا
میں تُجھے اور بُہت سی چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خُوشی میں شامل ہو۔ ۲۴ "پھر وہ نوکر
جسے ایک تھیلی ملی تھی اُس نے پاس آکر کہا، اَے مالک ! میں جانتا ہوکہ تو ایک سخت مزاج آدمی
ہے۔ جو درخت تُو نہیں لگاتا اُس کا پھل جمع کرتا ہے اور جہاں بیج نہیں بوتا وہاں سے فصل کاٹتا
ہے۔ ۲۵ "اِس ڈر سے کہ مُجھ سے کاروبار میں نقصان نہ ہو جائے میں نے تیرے پیسے چھپا دے۔
میں تیری امانت واپس کرنے آیا ہوں۔ ۲۶ "مالک نے اُس سے کہا، اے شریر اور سُست نوکر !
اگر تُجھے پتا تھا کہ میں جو درخت نہیں لگاتا اُس کا پھل جمع کرتا اور جہاں میں نہیں بُوتا وہاں سے فصل
کاٹتا ہوں۔ ۲۷ "تو تُو نے میرا پیسا بینک میں کیوں جمع نہیں کروایا؟ تاکہ جب میں آتا تو سُود سمیت
اپنی رقم واپس لیتا۔ ۲۸ "تب اُس نے حُکم دیا کہ اِس سے ایک تھیلی لے کر اُسے دے دو جس

کے پاس دس تھیلیاں ہیں۔ ۲۹ "کیونکہ جس کے پاس ہے اور وہ اُسے دیانت داری سے استعمال
کرتا ہے اُسے اور بھی دیا جائے گا تاکہ اُس کے پاس بُہت ہو جائے۔ اور وہ جو دیانتدار نہیں اُس
سے وہ تھوڑا جو اُس کے پاس ہے وہ بھی لے لیا جائے گا۔ ۳۰ "اِس نکمّے نوکر کو باہر اندھیرے میں
پھینک دو جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہو گا۔

قوموں کی عدالت:

۳۱ "جب اِبنِ آدم اپنے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا اور اپنے جلالی تخت پر بیٹھے
گا۔ ۳۲ "تب تمام قومیں اُس کے سامنے پیش کی جائیں گی اور جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا
کرتا ہے لوگوں کو ایک دُوسرے سے جُدا کرے گا۔ ۳۳ "بھیڑوں کو اپنی دہنی طرف اور بکریوں کو
اپنے بائیں طرف کھڑا کرے گا۔ ۳۴ "تب بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا، اَے میرے
باپ کے مبارک لوگو! اُس بادشاہی کو جو دُنیا کے بنائے جانے کے وقت تُمہارے لیے تیار کی گئی
ہے میراث میں لو۔ ۳۵ "کیونکہ جب میں بھوکا تھا تُم نے مُجھے کھانا کھلایا، پیاسا تھا تُم نے پانی پلایا،
میں پردیسی تھا تُم نے مُجھے اپنے گھر میں جگہ دی۔ ۳۶ "میرے پاس پہننے کو کپڑے نہ تھے تُم نے
مُجھے کپڑے پہنائے، بیمار تھا میرا حال پتا کرنے کے لیے آئے، قید میں تھا مُجھے ملنے آئے۔ ۳۷ "تب
اُن راستبازوں نے پُوچھا، اَے مالک! ہم نے کب تُجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی
پلایا؟ ۳۸ "ہم نے کب تُجھے پردیسی دیکھ کر اپنے گھر میں جگہ دی یا تُجھے پہننے کو کپڑے دے؟ ۳۹ "اور
کب تُجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تُجھ سے ملنے آئے۔ ۴۰ "اِس پر بادشاہ اُن کو جواب میں کہے گا، میں
تُم سے سچ کہتا ہوں جب تُم نے میرے اِن چھوٹے سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ
ایسا کیا تو میرے ساتھ بھی کیا۔

۴۱ ”تب وہ اپنی بائیں طرف والوں سے کہے گا، لعنتی لوگو! میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ اور
اُس آگ میں جا پڑو جو ابلیس اور اُسے کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ ۴۲ ”کیونکہ جب میں
بھوکا تھا تُم نے مُجھے کھانا نہ کھلایا، پیاسا تھا تُم نے پانی نہ پلایا۔ ۴۳ ”میں پردیسی تھا تُم نے مُجھے اپنے
گھر میں جگہ نہ دی، مُجھے پہننے کے لیے کپڑے نہ دے۔ جب میں بیمار یا قید میں تھا میری خبر نہ لی۔
۴۴ ”اِس پر وہ لوگ بھی پُوچھیں گے، اَے خُداوند! کب ہم نے تُجھے بُھوکا یا پیاسا یا بغیر کپڑوں کے
دیکھا اور تیری مدد نہیں کی؟

۴۵ ”تب وہ اُن کو جواب میں کہے گا، میں تُم سے سچ کہتا ہوں جب تُم نے میرے اِن چھوٹے
سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ ایسا نہ کیا تو میرے ساتھ بھی نہ کیا۔“ ۴۶ یہ ابدی سزا
میں چلے جائیں گے، لیکن نیک لوگ ابدی زندگی میں داخل ہوں گے۔

یسُوعؔ کے قتل کا منصوبہ:

۲۶ جب یسُوعؔ یہ باتیں کر چُکا تو اپنے شاگردوں سے کہا، ۲ ”تُم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد
عیدِ فسح ہے اور اِبنِ آدم کو پکڑوایا جائے گا تاکہ مصلُوب کیا جائے۔“ ۳ اُس وقت
سردار کاہن اور بزرگ، سردار کاہن کائفاؔ کے گھر جمع ہوئے۔ ۴ اور یسُوعؔ کو فریب دے کر پکڑنے کا
مشورہ کرنے لگے۔ ۵ مگر ڈرتے تھے کہ عید کے دنوں میں لوگ ہنگامہ نہ کر دیں۔

قیمتی عطر سے یسُوعؔ کا مسح کیا جانا:

۶ یسُوعؔ بیت عنیاہؔ میں شمعُونؔ جو کوڑھی تھا، کے گھر میں تھا۔ ۷ ایک عورت سنگِ مرمر کے
عطر دان میں قیمتی عطر لے آئی اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اُس نے وہ عطر یسُوعؔ کے سر پر ڈالا۔
۸ شاگردوں نے یہ دیکھا تو خفا ہو کر کہنے لگے کہ اتنا قیمتی عطر ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ۹ اِسے

بیچ کر رقم غریبوں میں بانٹی جاسکتی تھی۔ ۱۰ یسُوعؔ نے یہ جان کر کہ کیا سُوچ رہے ہیں اُن سے کہا،
"تُم اِس عورت کو کیوں پریشان کر رہے ہو؟ اِس نے تو میرے ساتھ اچھا کیا ہے۔ ۱۱ "غریب
ہمیشہ تُمہارے درمیان رہینگے لیکن میں تُمہارے ساتھ ہمیشہ نہیں رہوں گا۔ ۱۲ "اِس نے مُجھ پر عطر
اُنڈیل کر میرے دفن کی تیاری کی ہے۔ ۱۳ "اور میں تُم سے کہتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی خُوشخبری
کی منادی کی جائے گی اِس عورت نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے بیان کیا جائے گا۔"

یہوداؔہ کی غدّاری:

۱۴ یہوداؔہ اسکریوتی نے جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا جا کر سردار کاہنوں سے کہا۔ ۱۵ کہ اگر
میں یسُوعؔ کو تُمہارے حوالے کر دُوں تو مُجھے کیا ملے گا؟ ۔ اُنہوں نے چاندی کے تیس سِکّے اُس کو
دیئے۔ ۱٦ وہ اُس وقت سے یسُوعؔ کو پکڑوانے کا موقع کی تلاش کرنے لگا۔

عشائے ربانی:

۱۷ فطیر کی عید کے پہلے دن شاگردوں نے یسُوعؔ سے پُوچھا کہ ہم کہاں تیرے لیے عیدِ فسح کا کھانا
تیار کریں ۱۸ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "شہر میں جا کر اُس شخص سے جو میرا جاننے والا ہے مل کر کہو،
اُستاد کہتا ہے کہ میرا وقت نزدیک آگیا ہے میں اپنے شاگردوں کے ساتھ عیدِ فسح تیرے گھر کروں
گا۔" ۱۹ شاگردوں نے جیسا یسُوعؔ نے کہا تھا اُس شخص کے گھر میں عیدِ فسح کا کھانا تیار کیا۔
۲۰ جب شام ہوئی تو یسُوعؔ اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا۔ ۲۱ جب وہ کھانا کھا نا کھا
رہا تھا تو یسُوعؔ نے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں تُم میں سے ایک مُجھے پکڑوائے گا۔" ۲۲ یہ سُن کر
سب شاگرد رنجیدہ ہوئے اور سب پُوچھنے لگے، خُداوند کیا میں تو نہیں؟

۲۳ یسُوعؔ نے جواب دیا، "جس نے میرے ساتھ اِس تھالی میں ہاتھ ڈال کر کھایا وہی مُجھے
پکڑوائے گا۔ ۲۴ "اِبنِ آدم تو جیسا اُس کے بارے میں لکھا ہے مارا جائے گا مگر اُس شخص پر
افسوس جو اُس کو مارنے کے لیے پکڑوائے گا۔ اُس کے لیے یہ بہتر ہوتا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔" ۲۵ تب
یہوداہؔ نے بھی جس نے اُسے پکڑوانا تھا پُوچھا، خُداوند کیا میں تو نہیں؟ یسُوعؔ نے جواب دیا، "تُو نے
خُود ہی کہہ دیا۔" ۲۶ جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو یسُوعؔ نے روٹی لی، شُکر کر کے توڑی، شاگردوں کو
دی اور کہا، "لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔" ۲۷ پھر اُس نے پیالہ لیا، شُکر کر کے اُن کو دیا اور کہا، "تُم
سب اِس میں سے پِیو۔ ۲۸ "یہ میرا وہ خون ہے جس سے خُدا اور لوگوں کے درمیان نیا عہد باندھا
گیا اور بُہت سے لوگوں کے گُناہوں کی معافی کے لیے بہایا جاتا ہے۔ ۲۹ میں تُم سے سچ کہتا ہوں
کہ انگور کا یہ رَس اُس دن تک پھر کبھی نہ پیوں گا جب تک تُمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں
نیا نہ پیوں۔" ۳۰ پھر وہ گیت گاتے ہوئے باہر زیتون کے پہاڑ پر گئے۔

پطرسؔ یسُوعؔ کا انکار کرے گا:

۳۱ باہر جاتے ہوئے یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "اِسی رات تُم مُجھے چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔ جیسا کہ
لکھا ہے: "میں چرواہے کو ماروں گا اور گلّے کی بھیڑیں تِتّر بِتّر ہو جائیں گی۔" (زکریاہ ۱۳:۷)
۳۲ "مگر میں مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی بعد تُم سے پہلے گلیلؔ میں پہنچ جاؤں گا۔" ۳۳ اِس پر
پطرسؔ نے کہا، چاہے سب تُجھے چھوڑ دیں مگر میں تُجھے نہیں چھوڑوں گا۔ ۳۴ یسُوعؔ نے اُس سے
کہا، "پطرسؔ! میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں آج ہی رات تُو مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا
انکار کرے گا۔" ۳۵ مگر پطرسؔ نے اپنی بات پر زور دے کر کہا، اگر مُجھے تیرے ساتھ مرنا بھی پڑے
تو بھی تیرا انکار نہیں کروں گا اور سب شاگردوں نے بھی ایسی ہی قسم کھائی۔

باغِ گتسمنیؔ:

٣٦ یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک باغ میں جس کا نام گتسمنیؔ تھا پہنچا۔ اُس نے اپنے
شاگردوں سے کہا، ”تُم یہاں بیٹھو میں دُعا کرنے کے لیے ذرا آگے جاتا ہوں۔“ ٣٧ اُس نے پطرسؔ
اور زبدیؔ کے دونوں بیٹو یعقوبؔ اور یوحنّاؔ کو ساتھ لیا اور وہ غمگین اور بے قرار ہونے لگا۔ ٣٨ تب
یسُوعؔ نے اُن کو بتایا، ”غم کے مارے میری جان نکلا چاہتی ہے۔ تُم یہاں رکو اور جاگتے رہو“۔
٣٩ وہ تھوڑا آگے جا کر مُنہ کے بل زمین پر گر کر دُعا کرنے لگا، ”اَے باپ ! اگر ہو سکے تو
دُکھوں کا یہ پیالہ مُجھ سے ہٹ جائے تَو بھی میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔“ ٤٠ تب وہ واپس
شاگردوں کے پاس آیا تو وہ سو رہے تھے۔ اُس نے پطرسؔ سے کہا، ”کیا تُم ایک گھنٹہ بھی میرے
ساتھ نہ جاگ سکے؟ ٤١ ”جاگتے رہو اور دُعا کرو تاکہ کسی آزمائش میں نہ پڑو۔ رُوح تو تیار ہے مگر جسم
کمزور ہے۔“ ٤٢ یسُوعؔ اُنہیں چھوڑ کر دوبارہ گیا اور دُعا کرنے لگا، ”اَے میرے باپ ! اگر یہ پیالہ
نہیں ہٹ سکتا اور اگر یہ مُجھے پینا ہی ہے تو تیری مرضی پُوری ہو۔“ ٤٣ اور واپس آکر شاگردوں کو
سوتا پایا، اُن کی آنکھیں نیند سے بھری پڑی تھیں۔ ٤٤ پھر تیسری بار دُعا کرنے گیا اور وہی دُعا کی۔
٤٥ پھر واپس آکر شاگردوں سے کہا، ”اَب سوتے رہو اور آرام کرو۔ دیکھو وقت نزدیک آگیا ہے
کہ اِبنِ آدم گنہگاروں کے حوالے کیا جائے۔ ٤٦ ”اُٹھو ! میرا پکڑوانے والا نزدیک آگیا ہے۔“

یسُوعؔ کا پکڑوایا جانا:

٤٧ ابھی وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہؔ جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا آیا اُس کے ساتھ ایک
بھیڑ تھی جنہیں سردار کاہنوں اور بزرگوں نے بھیجا تھا۔ اُنہوں نے تلواریں اور لاٹھیاں اُٹھا رکھی

تھیں۔ ۴۸ اور دھوکے باز یہوداہؔ نے پکڑنے والوں کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں مُنہ چوموں گا وہی
ہے، اُسے پکڑ لینا۔ ۴۹ یہوداہؔ سیدھا یسُوعؔ کے پاس گیا اور سلام کر کے اُس کا مُنہ چُوما۔
۵۰ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "میاں! جس کام کے لیے آیا ہے کر لے۔" اُنہوں نے آگے بڑھ
کر یسُوعؔ کو گرفتار کر لیا۔ ۵۱ اُسی وقت یسُوعؔ کے ساتھیوں میں سے ایک نے اپنی تلوار نکال کر
سردار کاہن کے ایک نوکر کا کان کاٹ دیا۔ ۵۲ یسُوعؔ نے اُس شاگرد سے کہا، "اپنی تلوار واپس رکھ
لے۔ کیونکہ جو تلوار استعمال کرتے ہیں تلوار سے ہلاک ہوں گے۔ ۵۳ "کیا تُجھے پتہ نہیں کہ اگر میں
اپنے باپ سے مِنّت کروں تو وہ میری مدد کے لیے ابھی بارہ لشکروں سے زیادہ فرشتے میری مدد کے
لیے بھیج سکتا ہے؟ ۵۴ "اگر میں ایسا کروں تو جو کچھ کلام میں لکھا ہے وہ کیسے پورا ہوگا؟ کیونکہ کلام
کے مطابق اِن باتوں کا پُورا ہونا ضرور ہے۔" ۵۵ تب یسُوعؔ نے بھیڑ سے کہا، "تُم تلواریں اور
لاٹھیاں لے کر ایسے آئے ہو جیسے کسی ڈاکو کو پکڑنا ہو؟۔ تُم نے مُجھے ہیکل میں کیوں نہ پکڑا جب میں
تُمہارے درمیان تعلیم دیتا تھا؟ ۵۶ مگر یہ اِس لیے ہوا تاکہ جو کچھ کلام میں لکھا ہے پُورا ہو۔" تب
سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

یہودیوں کی عدالتِ عالیہ:

۵۷ وہ یسُوعؔ کو پکڑ کر سردار کاہن کائفاؔ کے گھر لے گئے جہاں شریعت کے عالم اور قوم کے
بزرگ جمع تھے۔ ۵۸ پطرسؔ کچھ فاصلہ رکھ کر اُن کے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے گھر کے صحن میں
چلا گیا اور پہرے داروں کے ساتھ بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ ۵۹ گھر کے اندر
سردار کاہن اور اعلیٰ مجلس کے سارے ارکان یسُوعؔ کو قتل کرنے کے لیے کوئی گواہی ڈھونڈنے
کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ ۶۰ بُہت سے جھُوٹے گواہ آئے مگر کوئی ایسی گواہی نہ ملی۔ آخر دو

گواہوں نے آکر کہا کہ ۶۱ ہم نے اِسے یہ کہتے سُنا ہے کہ میں خُدا کے مَقدِس کو تین دن میں گرا کر پھر
بنا سکتا ہوں۔ ۶۲ تب سردار کاہن نے کھڑے ہو کر یسُوعؔ سے کہا یہ تُجھ پر کیا الزام لگاتے ہیں؟
کیا تُو جواب نہ دے گا؟ ۶۳ مگر یسُوعؔ خاموش رہا۔ سردار کاہن نے اُسے زندہ خُدا کی قسم دیتے ہوئے
کہا اگر تُو خُدا کا بیٹا 'مسیح' ہے تو ہمیں بتا دے۔ ۶۴ یسُوعؔ نے اُسے جواب میں کہا، "تُو نے خُود کہہ
دیا۔ اور میں تُم سے کہتا ہوں کہ تُم اِبنِ آدم کو خُدا کے دہنے ہاتھ کی قدرت پر بیٹھا اور اُسے آسمان
سے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔" ۶۵ یہ سُن کر سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑے اور غصّے سے
چلّا کر بولا کہ کیا ہمیں اِس کُفر کے بعد کسی اور گواہی کی ضرورت ہے؟ دیکھو تم نے ابھی یہ کُفر سُنا۔
تُم کیا کہتے ہو؟
۶۶ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ مُجرم ہے اور قتل کے لائق ہے۔ ۶۷ تب وہ اُس پر تھوکنے اور
اُسے تھپڑ مارنے لگے۔ ۶۸ وہ اُسے تھپڑ مار کر پُوچھتے، اَے مسیح! ہمیں نبوت سے بتا کہ تُجھے کس نے
مارا؟

پطرسؔ کا تین بار انکار:

۶۹ اِس دَوران جب پطرسؔ باہر انتظار کر رہا تھا تو ایک نوکرانی نے اُس سے کہا تُو بھی یسُوعؔ جو
گلیلیؔ ہے اُس کے ساتھ تھا۔
۷۰ پطرسؔ نے کہا، 'میں نہیں جانتا کہ تُو کیا کہہ رہی ہے' یوں سب کے سامنے اُس کا انکار کیا۔
۷۱ جب پطرسؔ وہاں سے ہٹ کر گھر کے دروازے کی طرف جا رہا تھا تو ایک اور نوکرانی نے اُسے
دیکھ کر کہا کہ یہ آدمی تو یسُوعؔ ناصری کے ساتھ تھا۔ ۷۲ پطرسؔ نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ وہ اِس
آدمی کو نہیں جانتا۔ یوں دوسری بار اُس کا انکار کیا۔ ۷۳ تھوڑی دیر کے بعد وہاں کھڑے لوگوں نے

پطرسؔ سے کہا کہ تُو بے شک اُس کا ساتھی ہے اور تیری زبان بھی اُن سے ملتی ہے۔ ۷۴ پطرسؔ
نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ مُجھ پر لعنت اگر میں جھُوٹ بولوں میں اِس آدمی کو نہیں جانتا اور فور
اًمُرغ نے بانگ دی۔ ۷۵ پطرسؔ کو یسُوعؔ کے وہ الفاظ یاد آئے جو اُس نے پطرسؔ سے کہے تھے کہ
"تُو مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کرے گا" اور وہ باہر جا کر زار زار رویا۔

پِیلاطُسؔ کے سامنے پیشی:

۲۷ صُبح ہوتے ہی سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے مل کر یسُوعؔ کو قتل کرنے کا
مشورہ کیا۔ ۲ وہ اُسے باندھ کر رومی گورنر پیلاطُسؔ کے پاس لے گئے۔

یہوداہؔ اسکریوتی کی خُودکشی:

۳ جب یہوداہ کو، جس نے یسُوعؔ کو پکڑوایا تھا، پتا چلا کہ اُنہوں نے اُسے قتل کرنے کا فیصلہ کیا
ہے تو بُہت پچھتایا اور تیس چاندی کے سِکّے لے کر سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس واپس گیا۔
۴ اور اُن سے کہا کہ میں نے ایک بے گُناہ آدمی کو دھوکے سے تُمہارے حوالے کیا۔ اُنہوں نے
اُسے جواب دیا کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں۔ تُو جان۔ ۵ اِس پر اُس نے سِکّے وہیں پھینکے اور جا کر پھانسی
لے لی۔ ۶ سردار کاہن نے وہ سِکّے اُٹھا کر کہا، اِس رقم کو ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا مناسب نہیں
کیونکہ یہ خُون کی قیمت ہے۔ ۷ تب اُنہوں نے مشورہ کرکے اُن پیسوں سے پردیسیوں کے قبرستان
کے لیے کمہار کا کھیت خریدا۔ ۸ اِس لیے یہ کھیت آج تک خُون کا کھیت کہلاتا ہے۔ ۹ یوں یرمیاہؔ
کی یہ پیشن گوئی پوری ہوئی کہ:

'اُنہوں نے چاندی کے تیس سِکّے لے لیے
بنی اسرائیلؔ نے اُس کی یہی قیمت لگائی'

۱۰ اور جیسا خُداوند نے فرمایا، اُسے کمہار کا کھیت خریدنے

کے لیے دیا۔' (یرمیاہؔ ۳۲: ٦۔ ۹)

پیلاطُسؔ کی عدالت:

۱۱ یسُوعؔ رومی گورنرپِیلاطُسؔ کے سامنے کھڑا تھا۔پیلاطُسؔ نے یسُوعؔ سے پُوچھا، کیا تُو یہودیوں
کا بادشاہ ہے؟ یسُوعؔ نے جواب دیا، "تُو خُود کہتا ہے۔" ۱۲ سردار کاہن اور بزرگ اُس پر الزام
لگاتے رہے مگر یسُوعؔ خاموش رہا۔ ۱۳ پِیلاطُسؔ نے یسُوعؔ سے کہا کہ کیاتُو سُنتا ہے یہ تیرے خلاف
کیسے کیسے الزام لگا رہے ہیں؟ ۱۴ مگر یسُوعؔ نے اُن کے ایک بھی الزام کا جواب نہ دیا۔ یہ دیکھ کر
گورنر بُہت حیران ہوا۔ ۱۵ ہر سال عیدِ فسح پر گورنر اپنی روایت کے مطابق لوگوں کے لیے ایک
قیدی کو رہا کرتا تھا جسے وہ چاہتے۔

۱٦ اُس وقت جیل میں ایک بدنام قیدی تھا جس کا نام براؔبّا تھا۔ ۱۷ اُس صُبح جب پِیلاطُسؔ کے
گھر کے سامنے ایک بڑی بھیڑ جمع تھی تو اُس نے اُن سے پُوچھا، میں تُمہارے لیے کس کو رہا کروں
براؔبّا کو یا یسُوعؔ کو جو مسیح کہلاتا ہے؟ ۱۸ وہ جانتا تھا کہ اِنہوں نے یسُوعؔ کو دُشمنی میں پکڑوایا ہے۔
۱۹ پِیلاطُسؔ جب تختِ عدالت پر بیٹھا تھا تو اُس کی بیوی نے اُسے پیغام بھیجا کہ اِس آدمی سے کوئی
واسطہ نہ رکھ کیونکہ یہ بے قصور ہے۔ آج ہی میں نے خواب میں اِس کی وجہ سے بُہت تکلیف اُٹھائی
ہے۔ ۲۰ جبکہ سردار کاہن اور بزرگ، لوگوں کو اِس بات پر اُکساتے رہے کہ براؔبّا کو رہا کرنے کے
لیے مانگ لیں اور یسُوعؔ کو قتل کرنے کا مطالبہ کریں۔

۲۱ گورنر نے پھر پُوچھا کہ اِن دونوں میں سے میں تُمہارے لیے کس کو چھوڑوں؟ بھِیڑ نے چِلّا کر
کہا، 'براؔبّا کو' ۔ ۲۲ اِس پر پِیلاطُسؔ نے پُوچھا، تو یسُوعؔ کا کیا کروں جو مسیح کہلاتا ہے؟ سب نے

کہا، 'اُسے مصلوب کر'۔ ۲۳ اُس نے اُن سے پُوچھا، کیوں اِس نے کیا کیا ہے؟ اِس پر وہ اور بھی
چِلاّچِلاّ کر کہنے لگے، اِسے مصلوب کر۔ ۲۴ جب پِیلاطُسؔ نے دیکھا کہ اُس سے کچھ نہیں بن پا رہا بلکہ
ہنگامہ بڑھ رہا ہے تو اُس نے بھیڑ کے سامنے پانی میں ہاتھ دھو کر کہا، میں اِس راستباز آدمی کے
خُون سے بری ہوں اِس کے ذمہ دار تُم ہو۔

۲۵ لوگوں نے چِلاّ کر کہا، 'ہاں ہم اِس کے خُون کے ذمہ دار ہیں۔ اِس کا خُون ہم پر اور ہماری
اَولاد کی گردن پر ہے'۔ ۲۶ اِس پر اُس نے برابّاؔ کو اُن کے لیے چھوڑ دیا اور یسُوعؔ کو کوڑے لگوا کر
مصلُوب ہونے کے لیے اُن کے حوالے کیا۔

سپاہوں کا یسُوعؔ کو تمسخر کرنا:

۲۷ گورنر کے سپاہی یسُوعؔ کو اپنے قلعے میں لے گئے اور ساری پلٹن کو یسُوعؔ کے گرد جمع کر لیا۔
۲۸ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے سُرخ رنگ کا چوغہ پہنایا۔ ۲۹ اُنہوں نے کانٹوں کا ایک
تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور اُس کے داہنے ہاتھ میں سرکنڈا پکڑا دیا اور اُس کے سامنے جھُک
جھُک کر اُسے سلام کرتے اور مذاق اُڑاتے ہوئے کہتے۔ 'اَے یہودیوں کے بادشاہ، سلام!'۔
۳۰ وہ اُس پر تھوکتے اور سرکنڈا اُس کے سر پر مارتے تھے۔ ۳۱ جب اُس کا خُوب مذاق اُڑا چُکے تو
سُرخ چوغہ اُتار کر اُس کے اپنے کپڑے پہنائے اور اُسے مصلُوب کرنے کے لیے لے گئے۔

یسُوعؔ کی مصلُوبیت:

۳۲ راستے میں اُنہوں نے ایک کرُینی آدمی کو جس کا نام شمعونؔ تھا پکڑ کر اُسے یسُوعؔ کی صلیب
اُٹھانے کو کہا۔ ۳۳ وہ گلگتاؔ کے مقام تک گئے جس کے معنی ہیں، ''کھوپڑی کا مقام۔'' ۳۴ وہاں
سپاہوں نے یسُوعؔ کو پینے کے لیے کڑوی مے دی مگر اُس نے اُسے چکھ کر پینے سے انکار کر دیا۔

۳۵ پھر اُنہوں نے یسُوعؔ کو کیلوں سے ٹھونک کر مصلوب کیا اور اُس کے کپڑوںپر قرعہ ڈال کر آپس
میں بانٹ لیے۔ (زبور ۲۲:۱۸)

۳۶ اور وہاں بیٹھ کر اُس کی پہرہ داری کرنے لگے۔ ۳۷ اور اُس پر جو الزام تھا کہ یہ "یہودیوں کا
بادشاہ یسُوعؔ ہے" لکھ کر اُس کے سر سے اُوپر لگا دیا۔ ۳۸ یسُوعؔ کے ساتھ اُس وقت دو ڈاکو بھی
مصلُوب ہوئے ایک دہنے اور دُوسرا بائیں طرف۔ ۳۹ وہاں سے گزرتے ہوئے لوگ اُس کو لعن
طعن کرتے اور سر ہلا ہلا کر اُسکا ٹھٹھّا اُڑاتے۔ ۴۰ اور اُس پر آوازیں کستے۔ تُو تو خُدا کے مَقدِس کو
گرا کر تین دن میں دوبارہ بنانے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اب اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو اپنے آپ کو بچا اور
صلیب سے نیچے اُتر آ۔ ۴۱ اِسی طرح سردار کاہن، شرع کے عالم اور بزرگ مل کر اُس کا ٹھٹھّا
کرتے ہوئے کہتے۔ ۴۲ اِس نے اوروں کو بچایامگر اپنے آپ کو بچا نہ سکا۔ یہ تو اِسرائیل کا بادشاہ
ہے۔ اگر یہ صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اِس پر ایمان لے آئیں گے۔ ۴۳ وہ خدا پر بھروسہ کرتا
ہے۔ اگر خدا اسے چاہتا ہے تو خدا اسے ابھی نجات دے۔ کیونکہ اس نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں۔
۴۴ ڈاکو بھی جو اس کے ساتھ سولی پر چڑھے تھے، اسی طرح اس کا مذاق اڑایا۔

یسُوعؔ کی موت:

۴۵ دوپہر بارہ بجے سے سہ پہر تین بجے تک سارے ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔ ۴۶ تین بجے کے
قریب یسُوعؔ اُونچی آواز میں چِلّایا، "ایلی، ایلی لما شبقتنی؟ یعنی "اَے میرے خُدا! اَے میرے
خُدا! تُو نے مُجھے کیوں چھوڑ دیا۔" (زبور ۲۲:۱) ۴۷ جو وہاں موجود تھے سمجھے کہ ایلیاہؔ نبی کو بُلا رہا
ہے۔ ۴۸ اُن میں سے ایک دَوڑ کر سرکے میں ڈوبا سپنج لایا اور اُسے سرکنڈے پر رکھ کر یسُوعؔ کو پلانا
چاہا۔ ۴۹ مگر باقیوں نے کہا کہ ٹھہرو، ذرا دیکھتے ہیں کہ ایلیاہؔ اِس کی مدد کے لیے آتا ہے یا نہیں۔

۵۰ یسُوعؔ پھر زور سے چلّایا اور دَم دے دیا۔ ۵۱ اور اُسی لمحے مَقدِس کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ
کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ زلزلہ آیا اور چٹانیں پھٹ گئیں۔ ۵۲ اور قبریں کھل گئیں اور بُہت سے مُقدس
لوگ جو مر گئے تھے جی اُٹھے۔ ۵۳ اور یسُوعؔ کے جی اُٹھنے کے بعد قبروں سے نکل کر مُقدّس شہر میں
آئے اور بُہت سے لوگوں کو دکھائی دیے۔ ۵۴ جب فوجی افسر اور سپاہیوں نے جو نگہبانی کر رہے تھے
یہ سب کچھ دیکھا اور زلزلے کی وجہ سے نہایت ڈر گئے اور کہنے لگے، 'بے شک یہ خُدا کا بیٹا ہے۔'
۵۵ اور بُہت سی عورتیں گلیلؔ سے یسُوعؔ کے پیچھے پیچھے اُسکی خدمت کے لیے آئی تھیں اور دُور
سے یہ دیکھ رہی تھیں۔ ۵۶ اِن میں مریمؔ مگدلینی، یعقوبؔ اور یوسف کی ماں مریمؔ اور زبدیؔ کے بیٹوں
کی ماں بھی تھیں۔

یسُوعؔ کی تدفین:

۵۷ جب شام ہوئی تو ارمتیاہؔ کا ایک دولت مند آدمی جس کا نام یُوسفؔ تھا۔ وہ بھی یسُوعؔ کا شاگرد
تھا۔

۵۸ اُس نے پیلاطُس کے پاس جا کر یسُوعؔ کی لاش مانگی۔ پیلاطُسؔ نے اُسے لاش دے دینے کا
حُکم دیا۔ ۵۹ یُوسفؔ نے یسُوعؔ کی لاش لے کر اُسے اعلیٰ قسم کی سُوتی چادر میں لپیٹا۔ ۶۰ اور اپنی نئی
قبر میں جو چٹان میں کھودی تھی اُسے رکھا اور قبر کے مُنہ پر ایک بڑا پتھر رکھ کر چلا گیا۔ ۶۱ مریمؔ مگدلینی
اور دُوسری مریمؔ قبر کے پاس بیٹھی تھیں۔

۶۲ اگلے دن جو فسح کی تیاری کا دن تھا سردار کاہن اور شریعت کے اُستاد پیلاطُسؔ کے پاس گئے۔
۶۳ اور کہنے لگے، جناب! ہمیں یاد ہے کہ اِس دھوکے باز نے ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ میں تین دن کے
بعد جی اُٹھوں گا۔ ۶۴ اِس لیے حُکم دے کہ تیسرے دن تک قبر پر پہرا دیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اُس

کے شاگرد اُس کی لاش چُرا کر لے جائیں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔
تو یہ بات ہمارے لیے پہلے سے بھی زیادہ پریشانی کا باعث ہوگی۔ ۶۵ پیلاطُسؔ نے اُنہیں اپنے ساتھ
پہرے دار لے جانے کی اجازت دی اور کہا، 'جہاں تک ہو سکے اُس کی نگہبانی کرو'۔ ۶۶ پس اُنہوں
نے قبر پر مُہر کر کے اُس پر پہرہ بٹھا دیا۔

یسُوعؔ جی اُٹھا:

۲۸ اِتوار کو صُبح سویرے سورج کے نکلنے سے پہلے مریمؔ مگدلینی اور دُوسری مریمؔ قبر دیکھنے
آئیں۔ ۲ اچانک ایک زوردار زلزلے کے ساتھ خُداوند کا فرشتہ آسمان پر سے اُترا اور
قبر کے بھاری پتھر کو ایک طرف ہٹا دیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔ ۳ اُس کا چہرہ بجلی کی طرح چمکدار اور
اُس کے کپڑے برف کی طرح سفید تھے۔ ۴ پہرے دار اُسے دیکھ کر ڈر کے مارے کانپنے لگے اور
بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ۵ فرشتے نے عورتوں سے کہا ڈرو مت! کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تُم یسُوعؔ
کو ڈھونڈتی ہو جو مصلُوب ہوا تھا۔ ۶ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا وہ مُردوں میں سے
جی اُٹھا ہے۔ دیکھو وہ جگہ جہاں خُداوند کا جسم پڑا تھا۔ ۷ اَب جلد جا کر اُس کے شاگردوں کو اِس
بات کی خبر دو کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور تُم سے پہلے گلیلؔ پہنچ رہا ہے۔ تُم اُسے وہاں
دیکھو گے۔ یاد رکھو میں نے تُمہیں یہ پیغام دے دیا۔ ۸ عورتیں فوراً وہاں سے بھاگیں تاکہ شاگردوں کو
خبر دیں۔ وہ خُوف زدہ تھیں مگر بڑی خُوش بھی تھیں۔

۹ جیسے ہی وہ نکلیں یسُوعؔ اُن سے ملا اور کہا، **سلام!** اُنہوں نے بھاگ کر اُس کے پاؤں پکڑے
اور سجدہ کیا۔ ۱۰ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، **"ڈرو مت! جا کر میرے بھائیوں کو بتاؤ کہ گلیلؔ کو جائیں**
وہ مُجھے وہاں دیکھیں گے۔"

پہرہ داروں کا بیان:

۱۱ وہ عورتیں ابھی راستے میں ہی تھیں کہ قبر پر پہرہ دینے والے سپاہیوں نے شہر میں جا کر سردار
کاہنوں کو سب کچھ جو قبر پر ہوا تھا بتا دیا۔ ۱۲ سردار کاہنوں نے بزرگوں کو بُلا کر مشورہ کیا اور
سپاہیوں کو بڑی رقم دی۔ ۱۳ اور اُن سے کہا، تُم یہ بتانا کہ ہم جب رات کو سو رہے تھے اُس کے
شاگرد آئے اور اُسے چُرا کر لے گئے۔ ۱۴ اور اگر یہ خبر گورنر تک پہنچی تو ہم اُسے سمجھا کر تُمہیں بچا
لیں گے۔

۱۵ پہرے داروں نے رشوت کے پیسے لے کر وہی کچھ لوگوں کو بتایا جو اُن کو بتانے کے لیے
کہا گیا تھا۔ لہٰذا آج تک یہودیوں میں یہی بات مشہور ہے۔

یسُوعؑ کا شاگردوں کو بڑا حُکم:

۱۶ تب گیارہ شاگرد گلیلؔ میں اُس پہاڑ پر گئے جہاں یسُوعؑ نے اُنہیں جمع ہونے کے لیے کہا تھا۔
۱۷ جب اُنہوں نے یسُوعؑ کو دیکھا تو جُھک کر سجدہ کیا لیکن کچھ کو ابھی بھی شک تھا۔ ۱۸ تب یسُوعؑ
نے اُن سے کہا، ”آسمان اور زمین کا کُل اختیار مُجھے دیا گیا ہے۔ ۱۹ “پس جاؤ اور ساری قوموں کو
شاگرد بناؤ اور اُنہیں باپ اور بیٹے اور رُوح القُدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ ۲۰ ”اور اُنہیں یہ تعلیم دو
کہ اُن سب حکموں پر عمل کریں جو میں نے تُمہیں بتائی ہیں اور ایمان رکھو کہ میں دُنیا کے آخر تک
ہمیشہ تُمہارے ساتھ ہوں۔“

مرقس

یُوحنّاؔ کی خدمت:

۱ خُدا کے بیٹے یسُوعؔ مسیح کی خُوشخبری کا شُروع۔
۲ جیسے یسعیاہ نبی نے لکھا ہے کہ:
"دیکھ میں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیار کرے گا۔"
۳ "بیابان میں پُکارنے والے کی آواز: 'خُداوند کی راہ تیار کرو۔ اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔"
۴ یہ آواز یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کی تھی۔ بیابان میں وہ یہ منادی کرتا تھا کہ لوگ بپتسمہ لیں جو اِس
بات کا اِعلان ہے کہ وہ گناہوں سے توبہ کر کے معافی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ۵ یہودیہؔ اور یروشلیمؔ
کے سب لوگ نکل کر یُوحنّاؔ کے پاس گئے اور اپنے گناہوں کا اِقرار کر کے دریایِ یردنؔ میں اُس سے
بپتسمہ لیا۔ ۶ یُوحنّاؔ اُونٹ کے بالوں کا بنا ہوا لباس پہنے اور کمر سے چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا اور
کھانے کے لیے ٹڈیاں اور جنگلی شہد اِستعمال کرتا تھا۔ ۷ اُس نے اِعلان کیا کہ میرے بعد جو شخص
آنے والا ہے وہ مُجھ سے زور آور ہے۔ میں اِس لائق نہیں کہ اُس کی جُوتیوں کا تسمہ کھولُوں۔ ۸ میں
تو تُمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں مگر وہ تُم کو آگ سے بپتسمہ دے گا۔

یسُوعؔ کا بپتسمہ اور آزمایش:

۹ ایک دن یسُوع نے گلیلؔ کے شہر ناصرتؔ آکر یردنؔ میں یُوحناؔ سے بپتسمہ لیا۔ ۱۰ جیسے ہی یسُوعؔ
پانی سے باہر آیا اُس نے آسمان کو پھٹتے اور پاک رُوح کو کبُوتر کی مانند اُترتے دیکھا۔ ۱۱ اور آسمان
سے آواز آئی کہ:

'تُو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تُجھ سے میں خُوش ہوں۔'

۱۲ اور رُوح یسُوعؔ کو بیابان میں لے گیا۔ ۱۳ شیطان اُسے بیابان میں چالیس دن تک آزماتا رہا۔
وہ جنگلی جانوروں کے ساتھ رہا اور فرشتے اُس کی خدمت کرتے تھے۔

۱۴ جب یُوحناؔ کو گرفتار کر لیا گیا تو یسُوعؔ گلیلؔ میں آکر خُوشخبری کی منادی کرنے لگا۔ ۱۵ اور
اِعلان کیا کہ: "وقت پُورا ہو گیا ہے اور خُدا کی بادشاہی قریب آگئی ہے اپنے گناہوں سے توبہ کرو
اور خُوشخبری پر ایمان لاؤ۔" ۱۶ ایک دن گلیلؔ کی جھیل کے کنارے جاتے ہوئے اُس نے شمعونؔ
اور اُسے کے بھائی اندریاسؔ کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا جو مچھیرے تھے۔ ۱۷ یسُوعؔ نے اُن سے
کہا کہ: "میرے پیچھے آؤ تو میں تُمہیں اور طرح کا شکاری بناؤں گا تُم اب سے آدمیوں کو پکڑو گے۔"
۱۸ اُنہوں نے فوراً جال چھوڑے اور یسُوعؔ کے پیچھے چل دیے۔ ۱۹ تھوڑا سا آگے جا کر یسُوعؔ
نے زبدیؔ کے بیٹے یعقوبؔ اور یُوحناؔ کو دیکھا جو اپنی کشتی میں جال مرمت کر رہے تھے۔ ۲۰ اُس نے
فوراً اُن کو اپنے پیچھے آنے کی دعوت دی وہ اپنے باپ کو مزدُوروں کے ساتھ چھوڑ کر یسُوعؔ کے پیچھے
چل دیے۔

بدرُوح گرفتہ آدمی کی رہائی:

۲۱ یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ کفرنحُومؔ گیا اور سبت کے دن عبادت خانہ میں جا کر تعلیم
دینے لگا۔

۲۲ لوگ اُس کی تعلیم سُن کر حیران ہوئے کیونکہ وہ مذہبی اُستادوں کی طرح نہیں بلکہ بڑے اختیار
سے تعلیم دیتا تھا۔ ۲۳ اچانک اُن کے عبادت خانے میں ایک شخص جس میں ناپاک رُوح تھی چِلّا
کریوں کہنے لگا۔ ۲۴ "اے یسُوعؔ ناصری تُو ہم سے کیا چاہتا ہے۔ کیا تو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہے؟
میں تُجھے جانتا ہوں کہ تُو کون ہے۔ تُو خُدا کا قدّوس ہے۔" ۲۵ یسُوعؔ نے ڈانٹ کر کہا، "چُپ رہ
اور اِس میں نکل جا۔" ۲۶ ناپاک رُوح اُسے مروڑ کر اور چِلّاتی ہوئی اُس میںسے نکل گئی۔ ۲۷ اِس
پر سب لوگ حیران ہو کر ایک دُوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کس طرح کی نئی تعلیم ہے؟ وہ بڑے
اِختیار کے ساتھ بدرُوحوں کو حکم دیتا ہے اور وہ اُس کا حکم مانتی ہیں۔ ۲۸ اور یسُوعؔ کی شہرت گلیلؔ
کے سارے علاقے میں پھیل گئی۔

۲۹ اِس کے بعد وہ عبادت خانے سے نکل کر یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ کے ساتھ شمعونؔ اور اندریاسؔ
کے گھر گیا۔

۳۰ شمعونؔ کی ساس بخار میں پڑی تھی اُنھوں نے یسُوعؔ کو اِس کی خبر دی۔ ۳۱ اُس نے پاس جا
کر اُسے ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھایا اور اُس کا بخار اُتر گیا اور وہ اُس کی خدمت کرنے لگی۔

۳۲ اُس شام جب سُورج غروب ہو گیا تو لوگ بُہت سے بیمار اور بدرُوح گرفتہ لوگوں کو اُس کے
پاس لائے۔ ۳۳ اور سارا شہر اُس گھر کے دروازے پر جمع ہو گیا۔ ۳۴ اور یسُوعؔ نے اُن سب کو جو

طرح طرح کی بیماریوں میں گرفتار تھے اچھا کیا اور بدرُوحوں کو نکال کر لوگوں کو بحال کیا اور بدرُوحوں
کو بولنے نہ دیا۔
۳۵ اگلی صُبح دِن نکلنے سے پہلے یسُوعؔ اُٹھ کر ویران جگہ گیا اور دُعا کی۔ ۳۶ شمعونؔ اور اُس کے
ساتھی اُس کے پیچھے گئے۔
۳۷ جب وہ مل گیا تو اُس سے کہا کہ سب لوگ تُجھے ڈھونڈ رہے ہیں۔ ۳۸ لیکن یسُوعؔ نے اُن سے
کہا کہ: "ہم دُوسرے شہروں میں جائیں تاکہ میں وہاں بھی منادی کر سکوں کیونکہ میں اِسی لیے آیا ہوں۔"
۳۹ وہ گلیل کے سارے علاقے میں گیا اور عبادت خانوں میں منادی کرتا اور بدرُوحوں کو نکالتا۔
۴۰ ایک شخص جو کوڑھی تھا یسُوعؔ کے پاس آکر اور گھٹنے ٹیک کر مِنّت کی کہ اگر تُو چاہے تو مُجھے
پاک صاف کر سکتا ہے۔ ۴۱ اُس پر ترس کھاتے ہوئے یسُوعؔ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھُوا اور
کہا: "میں چاہتا ہوں کہ تُو پاک صاف ہو جا۔" ۴۲ اُس کا کوڑھ اُسی وقت جاتا رہا اور وہ اچھا ہو گیا۔
۴۳ اور اُسے یہ تاکید کر کے روانہ کیا۔ کہ، ۴۴ "کسی کو نہ بتانا بلکہ پہلے جا کر کاہن سے مل اور اپنا آپ دِکھا
اور اپنے ساتھ شریعت کے مطابق وہ نذریں لے جا کر گزران جو کوڑھ سے صاف ہونے کے بعد
مقرر کی گئی ہیں تاکہ کاہن کو پتا چل جائے کہ تو پاک ہے۔" ۴۵ مگر وہ باہر جا کر سب کو یہ بات بتانے
لگا اور اتنا چرچا کیا کہ یسُوعؔ کا کھُلے عام شہر میں داخل ہونا مشکل ہو گیا اور وہ باہر ویران جگہوں میں
رہنے لگا اور لوگ شہر سے باہر اُس سے ملنے جاتے تھے۔

مفلوج کی شفا:

۲ کچھ دنوں کے بعد یسُوعؔ کفرنحومؔ واپس آیا۔ شہر میں اُس کے آنے کی خبر پھیل گئی۔ ۲ جلد ہی
وہ گھر جس میں یسُوعؔ ٹھہرا ہوا تھا، لوگوں سے بھر گیا یہاں تک کہ دروازے تک کوئی جگہ نہ

رہی اور وہ اُن کو کلام سُنا رہا تھا۔ ۳ چار آدمی ایک مفلوج کو چارپائی پرڈال کر لائے۔ ۴ جب ہجوم
کی وجہ سے وہ اندر داخل نہ ہو سکے تو اُنہوں نے چھت کو اُوپر سے کھول کر چارپائی کو جس پر مفلوج
تھا لٹکا کر یسُوعؔ کے سامنے رکھ دیا۔ ۵ اُن کے ایمان کو دیکھ کر اُس نے مفلوج سے کہا: "بیٹا اُٹھ
تیرے گناہ معاف ہوئے۔" ۶ وہاں موجود شریعت کے عالم اپنے دلوں میں سوچنے لگے کہ۔ ۷ یہ آدمی
ایسا کیوں کہہ رہا ہے؟ یہ خُدا کے خلاف کُفر ہے۔ سوائے خُدا کے اور کون گناہ معاف کر سکتا ہے؟
۸ یسُوعؔ نے فوراً یہ جان کر کہ اپنے دلوں میں کیا سوچ رہے ہیں اُن سے کہا "تُم کیوں اپنے دلوں میں یہ
باتیں سوچتے ہو؟ ۹ "کیا کسی مفلوج سے یہ کہنا آسان ہے کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہ اُٹھ اور
اپنی چارپائی اُٹھا اور چل پھر؟ ۱۰ "مگر تُمہیں بتانے کے لیے کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے
کا اختیار ہے" اُس نے مُڑ کر مفلوج سے کہا۔ ۱۱ "میں تُجھ سے کہتا ہوں اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا اور
اپنے گھر جا۔" ۱۲ اور وہ آدمی نے فوراً اُٹھا اور اپنی چارپائی اُٹھا کر سب کے سامنے باہر چلا گیا۔
جس پر سب حیران ہو گئے اور خُداوند کی تمجید کرتے ہوئے کہنے لگے ہم نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔

متّی کا بُلایا جانا:

۱۳ یسُوعؔ پھر جھیل کے کنارے گیا اور اُس بھیڑ کو جو اُس کے پاس آئی تعلیم دینے لگا۔
۱۴ راستے میں چلتے ہوئے اُس نے حلفیؔ کے بیٹے لاویؔ (اُس کا نام متّی بھی تھا) کو جو ٹیکس وصول
کرنے والی چوکی پر بیٹھا تھا، دیکھ کر اُس سے کہا: "میرے پیچھے آ۔" وہ اُٹھ کر یسُوعؔ کے پیچھے چل
پڑا۔ ۱۵ بعد میں یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ اُس کے گھر کھانا کھانے گیا اُن کے ساتھ اور بہت
سے ٹیکس لینے والے اور گنہگار کھانا کھانے بیٹھے تھے۔ ۱۶ جب فریسیوں نے جو شریعت کے عالم
ہیبیہ دیکھا کہ یسُوعؔ ٹیکس وصول کرنے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کھانا کھا رہا ہے تو یسُوعؔ کے

شاگردوں سے پُوچھا کہ وہ ٹیکس وصول کرنے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کھانا کیوں کھاتا ہے؟
۱۷ یسُوعؔ نے یہ سُن کر اُن سے کہا کہ، ”صحت مند لوگوں کو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بیماروں
کو۔ میں اُن کو بُلانے نہیں آیا جو اپنے آپ کو راستباز سمجھتے ہیں بلکہ گنہگاروں کو۔“

روزہ کے بارے میں سوال:

۱۸ یُوحنّاؔ کے شاگرد اور فریسی روزہ رکھتے تھے۔ کچھ لوگوں نے آکر یسُوعؔ سے پُوچھا کہ یُوحنّاؔ کے
شاگرد اور فریسیوں کے شاگرد تو روزہ رکھتے ہیں مگر تیرے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟ ۱۹ یسُوعؔ نے
جواب میں کہا: ”شادی میں شامل مہمان کس طرح روزہ رکھ سکتے ہیں جبکہ وہ دُلہے کے ساتھ خُوشی
منا رہے ہوں؟ جب تک دُلہا اُن کے ساتھ ہے وہ روزہ نہیں رکھ سکتے۔ ۲۰ ”لیکن ایک دن آئے
گا جب دُلہا اُن سے جُدا کیا جائے گا تب وہ روزہ رکھیں گے۔ ۲۱ ”پُرانے لباس پر نئے کپڑے کا ٹکڑا
نہیں لگایا جاتا۔ نئے ٹکڑے کے سکڑنے پر پرانا اور بھی پھٹ جائے گا۔ ۲۲ ”اِسی طرح نئی مے کو
کوئی بھی پرانی مشکوں میں نہیں بھرتا ورنہ مشکیں پھٹ جائیں گی اور مَے اور مشکیں دونوں برباد ہو
جائیں گی بلکہ نئی مَے کو نئی مشکوں میں بھرتے ہیں۔“
۲۳ ایک سبت کے دِن جب یسُوع کھیت میں سے گُزر رہا تھا تو اُس کے شاگرد کھانے کے لیے
بالیاں توڑنے لگے۔ ۲۴ فریسیوں نے یسُوعؔ سے کہا، ’دیکھ تیرے شاگرد سبت کے دن بالیاں توڑ
کر شریعت کی مخالفت کرتے ہیں۔‘ ۲۵ اُس نے جواب میں کہا: ”کیا تُم نے کلام میں کبھی نہیں پڑھا
جب داؤدؔ اور اُس کے ساتھیوں کو بھوک لگی تو اُس نے کیا کیا؟ ۲۶ ”سردار کاہن ابیاترؔ کے دِنوں
میں وہ خُدا کے گھر گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں جنہیں صرف کاہن

ہی کھا سکتے تھے۔" ۲۷ پھر یسُوعؔ نے کہا: "سبت آدمیوں کی مدد کے لیے بنا ہے نہ کہ آدمیوں پر حکم
چلانے کے لیے۔ ۲۸ "لہٰذا اِبن آدم سبت کا بھی مالک ہے۔"

سبت کے دن شفا کا کام:

۳ ایک دن یسُوع پھر عبادت خانے میں گیا اور ایک شخص کو دیکھا جس کا ہاتھ سُوکھا ہوا تھا۔
۲ سبت کا دن ہونے کے سبب فریسی اِس بات کی تلاش میں تھے کہ اگر وہ سبت کے دن
شفادینے کا کام کرے تو وہ اُس پر سبت کے دن کام کرنے کا الزام لگا سکیں۔ ۳ یسُوعؔ نے اُس
آدمی کو جس کا ہاتھ سُوکھا ہوا تھا کہا: "بیچ میں کھڑا ہو۔" ۴ اور اپنے تنقید کرنے والوں سے پُوچھا کہ،
"شریعت کیا بتاتی ہے سبت کے دن نیکی کرنا یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟" ۵ اُس نے اُن
کے دل کی سختی پر غمگین ہو کر غُصّے سے چاروں طرف دیکھا اور اُس شخص سے کہا "اپنا ہاتھ بڑھا۔"
اُس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ ۶ اِس پر فریسی باہر جا کر ہیرودیسؔ کے حامیوں
سے مل کر یسُوعؔ کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔
۷ یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ نکل کر جھیل کی طرف گیا اور ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے تھی
جو گلیلؔ اور یہودیہؔ سے آئے تھے۔ ۸ اور یروشلیمؔ، ادومیہ، دریائے یردنؔ کے پار صورؔ اور صیدآ کے
علاقے سے بھی لوگ یسُوعؔ سے ملنے آئے کیونکہ یسُوعؔ کے کاموں کی خبر دُور دُور پھیل گئی تھی۔
۹ ہجوم کی وجہ سے یسُوعؔ نے شاگردوں کو ایک کشتی تیار رکھنے کے لیے کہا۔ ۱۰ کیونکہ سب بیمار جو
وہاں آئے تھے یسُوع کو چھونے کی کوشش میں اُس پر گرے پڑتے تھے۔ اُس دِن اُس نے بُہت
سے بیماروں کو شفا دی۔ ۱۱ بدرُوح گرفتہ لوگ بھی اُس کے قدموں میں گرتے اور بدرُوحیں چلّا چلّا
کر کہتیں کہ تُو خُدا کا بیٹا ہے۔ ۱۲ مگر یسُوعؔ نے اُنہیں ڈانٹ کر یہ بات لوگوں پر ظاہر نہ کرنے کو کہا۔

بارہ رسولوں کا مقرر ہونا:

۱۳ اِس کے بعد وہ پہاڑ پر چڑھ کر اپنے شاگردوں میں سے جنہیں چاہا اپنے پاس بُلایا۔ ۱۴ پھر اُس
نے اُن میں سے بارہ کو اپنا رسُول ہونے کے لیے چُنا تاکہ اُس کے ساتھ رہیں اور وہ اُنہیں منادی
کرنے کے لیے بھیجے۔ ۱۵ اُس نے اُنہیں بدرُوحیں نکالنے کا اختیار بھی بخشا۔ ۱۶ اور اُس نے جن
کو رسُول مقرر کیا وہ یہ ہیں: شمعُون جس کا نام اُس نے پطرسؔ رکھا۔ ۱۷ یعقوبؔ اور یوحنّاؔ جو زبدیؔ کے
بیٹے جن کا نام، 'گرج کے بیٹے' رکھا۔ ۱۸ اندریاسؔ، فلپّسؔ، برتلمائیؔ، متیؔ، توماؔ، حلفئیؔ کا بیٹا یعقوبؔ،
تدّیؔ اور شمعُونؔ قنانی۔ ۱۹ اور یہوداہؔ اسکریُوتی جس نے اُسے پکڑوایا تھا۔

یسُوعؔ اور بعل زبُول:

۲۰ پھر یسُوعؔ گھر آیا وہاں بھی اِتنے لوگ اکھٹے ہو گئے کہ وہ اور اُس کے شاگرد کھانا نہ کھا سکے۔
۲۱ جب اُس کے خاندان کے افراد نے یہ سُنا کہ وہ وہاں ہے تو اُس کو لے جانے کے لیے آئے
کیونکہ وہ کہتے تھے کہ یہ دیوانہ ہے۔ ۲۲ شریعت کے عالم فقیہہ جو یروشلیم سے آئے تھے یہ کہتے تھے کہ
یہ بعل زبُول کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہے جو بدرُوحوں کا سردار ہے۔ ۲۳ یسُوعؔ نے اُن کو بُلایا اور
مثالوں کے ساتھ جواب دیا کہ، "شیطان کس طرح شیطان کو نکال سکتا ہے؟ ۲۴ "اگر کسی بادشاہی
میں پھُوٹ پڑ جائے وہ بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی۔
۲۵ "اِسی طرح اگر کسی گھرانے میں پھُوٹ پڑ جائے تو گھرانہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ۲۶ "اگر
شیطان اپنے ساتھیوں کا مخالف ہو جائے اور اُن میں پھُوٹ پڑ جائے تو وہ کیسے قائم رہ سکتا ہے؟
بلکہ وہ برباد ہو جائے گا۔ ۲۷ "کس طرح کوئی کسی زورآور کے گھر میں گھُس کر اُس کا مال لُوٹ سکتا
ہے؟ جب تک وہ اُس کو باندھ نہ لے، پھر وہ اُسے لُوٹے گا۔

۲۸ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ آدمی کا ہر گناہ یہاں تک کہ کفر بھی معاف کر دیا جائے گا۔ ۲۹ "مگر
جو کوئی رُوح القُدس کے خلاف کُفر بکے گا اُسے ابد تک معافی نہیں ملے گی بلکہ یہ گناہ ہمیشہ اُس کے
سر رہے گا۔"
۳۰ یسُوعؔ نے اُن سے یہ باتیں اِس لیے کہیں کیونکہ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اُس میں بدرُوح ہے۔

یسُوعؔ کی ماں اور بھائی:

۳۱ تب یسُوعؔ کی ماں اور اُس کے بھائی اُس سے ملنے آئے اور گھر کے باہر کھڑے ہو کر اُسے
بُلوا بھیجا۔ ۳۲ بھیڑ اُس کے اِردگرد بیٹھی تھی کسی نے اُسے بتایا کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھ
سے ملنے آئے ہیں۔ ۳۳ یسُوعؔ نے کہا: "کون ہے میری ماں؟ اور کون ہیں میرے بھائی؟" ۳۴ پھر
اُس نے اپنے اِردگرد بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر کہا، "یہ ہیں میری ماں اور یہ ہیں میرے بھائی۔ ۳۵ "جو
کوئی خُدا کی مرضی پر چلتا ہے وہی میری ما میری بہن اور میرا بھائی ہے۔"

بیج بونے والے کی تمثیل:

۴ وہ پھر جھیل کے کنارے تعلیم دینے لگا۔ جلد ہی ایک بڑا ہجُوم اُس کے گرد جمع ہو گیا اِس
لیے وہ کشتی پر سوار ہو گیا اور ہجُوم جھیل کے کنارے پر ہی رہا۔ ۲ اور وہ تمثیلوں کے ساتھ
اُن کو تعلیم دینے لگا جیسے: ۳ "سُنو! ایک کسان بیج بونے گیا۔ ۴ "کھیت میں بیج بکھیرتے وقت کچھ
راہ کے کنارے گرا اَور پرندوں نے آکر اُسے چُگ لیا۔ ۵ "کچھ پتھریلی زمین پر گرا اور مٹی گہری نہ
ہونے کے سبب جلد اُگ آیا۔ ۶ "اور جب سُورج نکلا تو دُھوپ کی گرمی سے جل گیا کیوں کہ جڑ
گہری نہ تھی۔ ۷ "اور کچھ خاردار جھاڑیوں میں گرا۔ جھاڑیوں کی وجہ سے وہ پھل پھول نہ سکا۔
۸ "اور کچھ اچھی زمین پر گرا۔ وہ اُگا اور بڑھا کوئی تیس گُنا کوئی ساٹھ گُنا اور کوئی سو گُنا پھل لایا۔"

۹ پھر اُس نے کہا: ”جس کے کان ہوں سُن لے اور سمجھ لے۔“
۱۰ جب یسُوعؔ اکیلا رہ گیا تو بارہ شاگرد کچھ اور لوگوں کے ساتھ یسُوعؔ سے اِس تمثیل کا مطلب
پُوچھنے لگے۔ ۱۱ اُس نے اُن سے کہا: ”تُمہیں تو خُدا کی بادشاہی کا بھید دیا گیا ہے مگر اَوروں کے
لیے میں تمثیل میں بات کرتا ہوں۔ ۱۲ ”تاکہ وہ کلام پُورا ہو کہ وہ دیکھیں گے جو کچھ میں کرتا ہوں
مگر نہ سمجھیں گے اور سُنیں گے جو کچھ میں کہتا ہو مگر نہ سمجھیںگے۔“ ۱۳ پھر یسُوعؔ نے اُن سے کہا:
”اگر تُم یہ تمثیل نہیں سمجھ سکے تو باقی سب تمثیلیں کیونکر سمجھو گے؟ ۱۴ ”کسان کی طرح کلام کا بیج
دُوسری زندگیوں میں بویا جاتا ہے۔ ۱۵ ”جو بیج راہ کے کنارے گرا، اُن لوگوں کے لیے ہے جو کلام
تو سُنتے ہیں مگر شیطان کو موقع دیتے ہیں کہ اُسے اُڑا لے جائے۔ ۱۶ ”جو بیج پتھریلی زمین پر گرا اُن
لوگوں کے لیے ہے جو کلام کو خُوشی سے قبُول تو کرتے ہیں۔ ۱۷ ”مگر اُسے اپنے دل میں جڑ پکڑنے
کا موقع نہیں دیتے، اِس لیے وہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتا اور جب بھی کوئی مصیبت یا آزمائش آتی
ہے تو گر جاتے ہیں۔
۱۸ ”جو بیج جھاڑیوں میں گرتا ہے اُن لوگوں کے لیے ہے جو کلام تو سُنتے ہیں۔ ۱۹ ”مگر زندگی کی
فکریں، دَولت کی کشش اور بُہت ساری چیزوں کی خواہش اُس کلام کو دبا دیتی ہیں اور وہ بے پھل
رہ جاتا ہے۔ ۲۰ ”اور جو بیج اچھی زمین پر گرتا ہے اُن لوگوں کے لیے ہے جو کلام سُنتے اور اُسے
قبُول کر کے اپنی زندگیوں سے تیس گُنا، ساٹھ گنا اور سو گُنا پھل لاتے ہیں۔“

چراغ کی تمثیل:

۲۱ پھر یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا: ”کیا کوئی چراغ جلا کر ٹوکری کے یا پلنگ کے نیچے رکھتا ہے؟ ہر
گز نہیں! بلکہ چراغ کو جلا کر چراغ دان پر رکھا جاتا ہے جہاں سے اِس کی روشنی ہر طرف پڑے۔

۲۲ "تاکہ جو کچھ پوشیدہ ہے آخر کار سامنے لایا جائے اور کوئی بات پوشیدہ نہ رہے۔ ۲۳ "جس کسی
کے کان ہوں وہ سُنے اور سمجھے۔" ۲۴ پھر یسُوعؔ نے کہا: "جو سُنتا ہے اُس پر غور بھی کرے۔ جس
قدر تُم غور کرو گے اُسی قدر تُمہیں اِس کی سمجھ دی جائے گی بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ ۲۵ "جو میرے
کلام کو سُنتا اور غور کرتا اور سمجھتا ہے اُسے اور سمجھ دی جائے گی مگر جو غور نہیں کرتا اُس سے وہ
تھوڑی سی سمجھ بھی جو وہ رکھتا ہے لے لی جائے گی۔"

خُدا کی بادشاہی اور بیج کی تمثیل:

۲۶ یسُوعؔ نے کہا: "خُدا کی بادشاہی ایک بیج کی مانند ہے جسے کسان زمین میں بوتا ہے۔ ۲۷ "دن
اور رات سوتا ہو یا جاگتا اُسے پتا نہیں چلتا کہ بیج کیسے اُگا اور بڑھا۔ ۲۸ "زمین خود سے اناج پیدا کرتی
ہے۔ پہلے پتے نکلتے ہیں پھر بالیاں اور پھر بالیاں دانوں سے بھر جاتی ہیں۔ ۲۹ "جیسے ہی فصل پک
جاتی ہے تو کسان درانتی نکال لیتا ہے کیونکہ کٹائی کا وقت آگیا۔"

رائی کے دانے کی تمثیل:

۳۰ پھر یسُوعؔ نے کہا: "میں خُدا کی بادشاہی کو کس کی مانند ٹھہراؤں اور اُسے کس مثال سے بیان
کروں۔ ۳۱ "یہ رائی کے دانے کی مانند ہے جو سب بیجوں سے چھوٹا ہے۔ ۳۲ "مگر اُگ کر باغ کے
سب پودوں سے بڑا ہو جاتا ہے اور ایسی بڑی ڈالیاں نکالتا ہے کہ پرندے اُس میں بسیرا کرتے
ہیں۔"

۳۳ یسُوعؔ ایسی بہت سی تمثیلوں کے ساتھ اُن کی سمجھ کے مطابق تعلیم دیتا رہا۔ ۳۴ درحقیقت
بغیر تمثیل کے وہ اُن سے بات نہ کرتا لیکن اکیلے میں شاگردوں کو اُن کا مطلب سمجھا دیتا تھا۔

طوفان کو تھمانا:

۳۵ شام کے وقت یسُوعؔ نے شاگردوں سے کہا: "چلو جھیل کے اُس پار چلیں۔" ۳۶ چنانچہ
وہ ہجوم کو رُخصت کر کے یسُوعؔ کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہُوئے۔ ۳۷ اچانک جھیل میں
طوفان اُٹھا۔ لہریا اتنی بلند تھیں کہ کشتی پانی سے بھرنے لگی۔ ۳۸ یسُوعؔ کشتی کے پچھلے حصّے میں
ایک سرہانے پر سر رکھ کر سو رہا تھا۔ شاگردوں نے چِلّاتے ہوئے یسُوعؔ کو جگا کر کہا: "اُستاد! ہم
ڈوبنے لگے ہیں اور تُجھے کچھ فکر نہیں۔"
۳۹ یسُوعؔ نے جاگ کر ہوا کو ڈانٹا اور لہروں کو ڈانٹا اور کہا: "خاموش رہ! تھم جا۔" طوفان
اُسی دم تھم گیا اور ہر طرف سکون ہو گیا۔ ۴۰ اُس نے شاگردوں سے پُوچھا: "تُم کیوں خوف زدہ
ہو۔ کیا اَب تک ایمان نہیں لائے؟"
۴۱ لیکن وہ بُہت ڈر گئے اور ایک دُوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کون ہے جس کا حکم ہَوا اور پانی
بھی مانتے ہیں۔

بدرُوحوں کے لشکر کا نکالا جانا:

۵ یسُوع اور اُس کے شاگرد جھیل کے پار گراسینیوںؔ کے علاقہ میں گئے۔ ۲ جیسے ہی یسُوعؔ
نے کشتی سے باہر قدم رکھا، ایک آدمی جس میں بدرُوحیں تھیں، قبرستان سے نکل کر سامنے
آیا۔ ۳ وہ قبروں میں رہتا تھا اور زنجیروں سے بھی قابو میں نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ ۴ جب کبھی اُسے
زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑا گیا تو وہ اُنہیں توڑ ڈالتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا۔ کوئی بھی اُسے قابو
میں نہیں کر سکتا تھا۔ ۵ وہ دن رات قبروں اور پہاڑوں میں چِلّاتا پھرتا اور پتھروں سے اپنے آپ
کو زخمی کرتا تھا۔ ۶ یسُوعؔ کو دیکھ کر وہ دُور سے بھاگا آیا اور قدموں میں گر کر اُسے سجدہ کیا۔ ۷ اَور

چِلّا کر کہنے لگا اے یسُوعؔ! خُدا تعالیٰ کے بیٹے! تُجھے مُجھ سے کیا کام؟ میں تُجھے خُدا کی قسم دیتا ہوں
مُجھے عذاب میں نہ ڈال۔ ۸ کیونکہ یسُوعؔ نے اُس بدرُوح کو حکم دیا تھا: "اَے ناپاک رُوح! اِس
آدمی میںسے نکل آ۔" ۹ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا: "تیرا نام کیا ہے؟" اُس نے جواب دیا کہ میرا نام
'لشکر' ہے کیونکہ ہم بُہت زیادہ ہیں۔ ۱۰ اُس نے یسُوعؔ کی مِنّت کی کہ ہمیں اس علاقے سے باہر
نہ بھیج۔ ۱۱ سُؤروں کا ایک بڑا غول قریب پہاڑ پر چَر رہا تھا۔ ۱۲ بدرُوحوں نے یسُوعؔ کی مِنّت کی
کہ اُنہیں اِن سُؤروں میں جانے دے۔ ۱۳ یسُوعؔ نے اُنہیں اجازت دی تو بدرُوحیں اُس آدمی سے
نکل کر سُؤروں میں داخل ہو گئیںاور سارا غُول جو تقریباً دو ہزار کے قریب تھے، چٹان کے کنارے
سے چھلانگ لگا کر جھیل میں ڈُوب کر مر گئے۔ ۱۴ اُن کے چرَانے والے ڈر کر بھاگے اور شہر اور
ارد گرد کے گاؤں میں جا کر اِس بات کی خبر پھیلا دی۔ لوگ یہ جاننے کے لیے کہ کیا ہوا ہے، باہر
نکلے۔ ۱۵ جب یسُوعؔ کے پاس آئے تو اُس آدمی کو جس میں بدرُوحوں کا لشکر تھا، کپڑے پہنے اور
ہوش میں بیٹھا دیکھ کر ڈر گئے۔ ۱۶ اور جنہوں نے اِس واقعے کو دیکھا تھا، دُوسروں کو بتانے لگے کہ
اُس آدمی اور سُؤروں کا کیا ہوا۔ ۱۷ اِس پر ہجوم نے یسُوعؔ کی مِنّت کی کہ وہ اُن کے علاقے سے
چلا جائے۔

۱۸ یسُوعؔ جب کشتی پر سوار ہو رہا تھا تو اُس آدمی نے جو بدرُوح گرفتہ تھا درخواست کی کہ اُسے
اپنے ساتھ جانے دے۔ ۱۹ مگر یسُوعؔ نے اُسے اجازت نہ دی بلکہ اُس سے کہا: "اپنے گھر جا اور
اپنے لوگوں کو بتا کہ خُداوند نے تیرے لیے کیسے بڑے کام کئے اور تُجھ پر کتنا رحم کیا۔" ۲۰ وہ اُس
علاقے کے دس شہروں میں جا کر اِس بڑے کام کی گواہی دینے لگا جو یسُوعؔ نے اُس کے لیے کیا
اور ہر کوئی یہ سُن کر حیران ہوتا۔

یائیرؔ کی بیٹی اور بیمار عورت:

۲۱ یسُوعؔ واپس جھیل کے دُوسرے کنارے گیاتو ایک بڑی بھیڑ جھیل کے کنارے اُس کے
گرد جمع ہوئی۔ ۲۲ تب مقامی عبادت خانے کا ایک سردار جس کانام یائرؔ تھا، یسُوعؔ کے پاس آیااور
اُس کے قدموں میں گرپڑا۔ ۲۳ اور مِنّت کر کے کہنے لگا، 'میری چھوٹی بیٹی مرنے کو ہے۔ مہربانی
سے میرے ساتھ گھر چل کر اُس پر ہاتھ رکھ تاکہ وہ ٹھیک ہو کر زندہ رہے۔' ۲۴ یسُوعؔ اُس کے
ساتھ روانہ ہوا اور ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہو لی۔ ۲۵ اِس بھیڑ میں ایک عورت تھی جس کے
بارہ برس سے خُون جاری تھا۔
۲۶ وہ کئی سالوں سے کئی حکیموں سے علاج کرواتی رہی اوراپنی ساری دولت خرچ کرنے کے
باوجود ٹھیک نہیں ہوئی بلکہ اُس کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی تھی۔
۲۷ وہ یسُوعؔ کے بارے میں سُن چُکی تھی لہٰذا اُس نے بھیڑ میں گُھس کر پیچھے سے یسُوعؔ کی
پوشاک کو چھُوا۔ ۲۸ کیونکہ وہ سوچتی تھی کہ اگر میں یسُوعؔ کو چھُو ہی لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔
۲۹ اور اُسی وقت اُس کا خُون بہنا بند ہو گیا اور اُس نے اپنے بدن میںمحسوس کیا کہ وہ ٹھیک ہو
گئی ہے۔
۳۰ یسُوعؔ نے محسوس کیا کہ اُس کے بدن سے قُوت نکلی ہے۔ اُس نے مُڑکرپُوچھا کہ، "کس نے
مُجھے چھُوا ہے۔" ۳۱ شاگردوں نے جواب دیا کہ تُو دیکھتا ہے کہ لوگ تُجھ پر گرے پڑتے ہیںپھر بھی
تُو پُوچھتا ہے کہ 'کس نے چھُوا؟' ۳۲ لیکن وہ اِدھر اُدھر دیکھتا رہا تاکہ جان جائے کہ کس نے اُسے
چھُوا ہے۔ ۳۳ اُس عورت نے یہ جان کر کہ چھُپ نہیں سکتی ڈرتی اور کانپتی ہوئی اُس کی سامنے

آئی اور گھٹنوں کے بل گر کر ساری بات سچ سچ بتادی۔ ۳۴ یسوعؔ نے اُس سے کہا: "بیٹی! تیرے
ایمان نے تجھے اچھا کیا۔ سلامت جا۔ تُو اپنے دُکھوں سے چھوٹ گئی۔
۳۵ یسوعؔ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ عبادت خانے کے سردار یائرؔ کے گھر سے لوگوں نے آکر
خبر دی کہ تیری بیٹی مر گئی ہے، اَب اُستاد کو تکلیف نہ دے۔
۳۶ اُن کی بات پر توجہ دیے بغیر یسوعؔ نے یائرؔ سے کہا: "خوف نہ کر فقط ایمان رکھ۔" ۳۷ یسوع
ؔنے اپنے ساتھ لوگوں کو آگے جانے سے منع کر دیا اور اپنے ساتھ صرف پطرسؔ، یعقوبؔ اور اُس
کے بھائی یوحناؔ کو لیا۔ ۳۸ جب وہ یائرؔ کے گھر پہنچے تو لوگ وہاں بہت روتے اور پیٹتے ہوئے ماتم کر
رہے تھے۔ ۳۹ یسوعؔ نے اندر جا کر اُن سے کہا تم کیوں روتے ہو؟ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔
۴۰ وہ یہ سُن کر ہنسنے لگے۔ یسوعؔ نے اُنہیں باہر نکال دیا اور لڑکی کے ماں باپ کو اور اپنے تین
شاگردوں کو ساتھ لے کر اُس کمرے میں داخل ہوا جہاں لڑکی پڑی تھی۔ ۴۱ لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر یسوع
نے اُس سے کہا: "تلیتاقومی" جس کا ترجمہ ہے، "اے لڑکی! میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ۔"
۴۲ لڑکی فوراً اُٹھی اور چلنے پھرنے لگی کیونکہ بارہ سال کی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ بہت حیران ہوئے۔
۴۳ یسوعؔ نے اُنہیں سختی سے تاکید کی کہ کسی کو نہیں بتانا کہ کیا ہوا ہے اور فرمایا کہ لڑکی کو کچھ
کھانے کو دیا جائے۔

یسوعؔ اپنے وطن میں:

۶ پھر یسوعؔ وہاں سے اپنے وطن ناصرتؔ میں آیا اور اُس کے شاگرد بھی اُس کے ساتھ ہو لے۔
۲ سبت کے دن وہ عبادت خانے گیا اور تعلیم دینے لگا۔ اُس کی تعلیم سُن کر بہت سے
لوگ حیران ہوئے کہ اُس نے یہ سب باتیں کہاں سے سیکھیں؟ یہ حکمت اُس نے کہاں سے

حاصل کی اور معجزات جو اُس سے ہوتے ہیں، یہ کیا ہے؟ ۳ پھر اُنہوں نے کہا، کیا یہ وہی بڑھئی
نہیں جو مریمؔ کا بیٹا اور یعقوبؔ، یوسیسؔ، یہوداہ اور شعونؔ کا بھائی ہے؟ اور کیا اُس کی بہنیں ہمارے
ہاں نہیں۔ اِن باتوں سے اُنہوں نے ٹھوکر کھائی اور ایمان نہ لائے۔
۴ یسُوعؔ نے کہا: "نبی سوائے اپنے گھر، رشتہ داروں اور شہر کے علاوہ کہیں بے عزت نہیں
ہوتا۔" ۵ اُن کے ایمان نہ رکھنے کے باعث یسُوعؔ وہاں سوائے چند بیماروں کو شفا دینے کے کوئی بڑا
معجزہ نہ کر سکا۔ ٦ یسُوعؔ اُن کے ایمان کی کمی پر حیران ہوا۔ اِس کے بعد وہ ایک گاؤں سے دُوسرے
گاؤں تعلیم دیتا پھرا۔

بارہ شاگردوں کو خدمت کے لیے بھیجنا:

۷ یسُوعؔ نے اپنے بارہ شاگردوں کو بُلایا اور اُنہیں بدرُوحوں کو نکالنے کا اختیار دیا اور دو دو کر کے
بھیجا۔ ۸ اور یہ حکم دیا کہ سوائے لاٹھی کے اپنے ساتھ کچھ نہ لے کر جانا، نہ روٹی، نہ بٹوا، نہ ہی تھیلا۔
۹ چپلیاں پہنو مگر دُوسرا کُرتا مت لینا۔ ۱۰ اور اُس نے اُن سے یہ بھی کہا: "جس گھر میں تُم جاؤ اُسی
میں رہو جب تک تُم اُس علاقے سے روانہ نہ ہو جاؤ۔ ۱۱ "اگر کسی جگہ کے لوگ تُمہیں قبُول نہ کریں
اور تُمہاری بات نہ سُنیں تو اُس جگہ سے جاتے وقت اپنے جوتے اُن کے سامنے جھاڑ دینا تاکہ اُن
کے خلاف گواہی ہو۔"
۱۲ تب شاگرد روانہ ہوئے اور جگہ جگہ توبہ کی منادی کرنے لگے۔ ۱۳ اور بہُت سی بدرُوحوں کو
نکالا اور بہُت سے بیماروں کو تیل مل کر شفا دی۔

یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کی موت:

١٤ بادشاہ ہیرودیس انتپاس کو بھی یسُوعؔ کے بارے میں علم ہوا کیونکہ سب لوگ اُس کے
بارے میں بات کرتے تھے کہ یُوحنّا بپتسمہ دینے والا مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، اِس لیے وہ ایسے
مُعجزے دکھاتا ہے۔ ١٥ کچھ کہتے تھے کہ یہ ایلیاہؔ ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ نبیوں میں سے ایک نبی کی
مانند ہے۔ ١٦ یہ سُن کر ہیرودیسؔ نے کہا، یہ وہی یُوحنّاؔ ہے جس کا سر میں نے کٹوایا تھا اور وہ مُردوں
میں سے زندہ ہوگیا ہے۔ ١٧ کیونکہ ہیرودیسؔ نے ہیرودیاس کو خُوش کرنے کے لیے، جو اُس کی بھائی
فِلپّسؔ کی بیوی تھی مگر اب اُس کے ساتھ رہتی تھی، یُوحنّاؔ کو پکڑ کر جیل میں ڈالنے کے لیے سپاہیوں
کو بھیجا تھا۔ ١٨ کیونکہ یوحنّاؔ نے کئی بار ہیرودیسؔ کو خبردار کیا تھا کہ اُسے اپنے بھائی کی بیوی کو اپنے
پاس رکھنا مناسب نہیں۔ ١٩ اِس لیے ہیرودیاسؔ کو یُوحنّاؔ سے نفرت ہو گئی اور چاہتی تھی کہ اُسے
قتل کر ڈالے مگر اُسے ابھی تک موقع نہ ملا تھا۔ ٢٠ مگر ہیرودیسؔ اُس کی عزت کرتا تھا کیونکہ وہ سمجھتا
تھا کہ یُوحنّاؔ راستباز اور مُقدس آدمی ہے اِس لیے اُسے بچا لیتا۔ وہ اُس کی باتوں سے پریشان تو ہو
جاتا مگر شوق سے سُنتا تھا۔

٢١ ایک دن ہیرودیاسؔ کو موقع مل گیا۔ ہیرودیسؔ کی سالگرہ تھی اور اُس نے حکومت کے اعلیٰ
احکام، فوجی افسروں، اور گلیل میں رہنے والے رئیسوں کو دعوت پر بُلایا۔ ٢٢ تب اُس کی بیٹی، جس
کا نام بھی ہیرودیاسؔ تھا اُس نے ناچ کر ہیرودیسؔ اور سب مہمانوں کو بُہت خُوش کیا۔ ہیرودیسؔ
نے لڑکی سے کہا کہ مانگ! جو کچھ تُو مانگے گی میں تُجھے دُوں گا۔ ٢٣ بلکہ اُس نے لڑکی کو مانگنے پر اپنی
آدھی سلطنت تک دے دینے کی قسم کھائی۔ ٢٤ لڑکی نے باہر جا کر اپنی ماں سے پُوچھا کہ کیا مانگے؟
اُس کی ماں نے اُس سے کہا کہ یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کا سر مانگ لے۔

۲۵ وہ فوراً واپس بادشاہ کے پاس گئی اور کہا کہ یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کا سر ایک تھال میں مُجھے لا
دے۔ ۲۶ بادشاہ یہ سُن کر بُہت غمگین ہوا مگر اُس نے سب کے سامنے قسم کھائی تھی اِس لیے
وہ انکار نہیں کرسکتا تھا۔ ۲۷ اُسی وقت اُس نے ایک جلاد کو جیل بھیجا کہ یُوحنّا کا سر کاٹ لائے۔
۲۸ وہ یُوحنّا کا سر کاٹ کر اور تھال میں رکھ کر لے آیا اور لڑکی کو دیا اور لڑکی نے اُسے اپنی ماں کو دیا۔
۲۹ یُوحنّا کے شاگردوں نے جب سُنا کہ کیا ہوا ہے تو وہ آئے اور یُوحنّا کی لاش لے جا کر اُسے دفن
کیا۔

۳۰ بارہ رسُول جنہیں خدمت کے لیے بھیجا گیا تھا واپس یسُوع کے پاس آ کر جو کچھ اُنہوں نے کیا
اور سکھایا تھا بتایا۔ ۳۱ تب یسُوع نے شاگردوں سے کہا: "آؤ کہیں الگ ویران جگہ جا کر کچھ آرام
کریں"۔ کیونکہ لوگوں کا اِتنا آنا جانا تھا کہ اُن کو کھانا کھانے کی بھی موقع نہ ملتا۔ ۳۲ پس وہ کشتی پر
بیٹھ کر کسی ویران جگہ چلے گئے۔

۳۳ مگر لوگوں نے اُنہیں جاتا دیکھ کر پہچان لیا اور سارے شہروں سے جمع ہو کر اُس جگہ جہاں
وہ جا رہے تھے بھاگ کر اُن سے پہلے پہنچ گئے۔ ۳۴ جیسے ہی یسُوع کشتی سے اُترا اُس نے ایک
بڑے ہجوم کو دیکھا۔ اُسے اُن پر بڑا ترس آیا کیونکہ وہ اِیسی بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ
ہو۔ اور وہ اُن کو تعلیم دینے لگا۔

۳۵ شام کے وقت شاگرد یسُوع کے پاس آئے اور اُس سے کہا بُہت دیر ہو گئی ہے۔ رات
ہونے کو ہے اور یہ جگہ سُنسان ہے۔ ۳۶ اِنہیں رُخصت کر تاکہ قریبی بستیوں اور گاؤں میں جا کر
اپنے لیے کچھ کھانے کو خرید لیں۔ ۳۷ یسُوع نے اُن سے کہا، "تُم ہی اُنہیں کھانے کو دو۔"
شاگردوں نے جواب میں کہا کہ اِن کے لیے کھانا خریدنے کے لیے ہمیں دو سو دینار کی ضرورت ہے

جو ہماری کئی مہینوں کی مزدوری کے برابر ہے۔ ۳۸ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، ”جاؤ دیکھو تُمہارے
پاس کتنی روٹیاں ہیں۔“ اُنہوں نے معلوم کر کے بتایا کہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں۔
۳۹ تب اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ سب کو گھاس پر ٹولیوں میں تقسیم کر کے بٹھا دو۔ ۴۰ وہ سو
سو اور پچاس پچاس کی ٹولیوں میں بیٹھ گئے۔ ۴۱ تب یسُوعؔ نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لے کر
آسمان کی طرف دیکھا اور برکت چاہی اور روٹی توڑ کر شاگردوں کو دی کہ لوگوں کے سامنے رکھیں اور
اِسی طرح مچھلی بھی توڑ کر بانٹی۔ ۴۲ اور سب نے خُوب پیٹ بھر کر کھایا۔ ۴۳ بعد میں شاگردوں
نے روٹی اور مچھلی کے بچے ہوئے ٹکڑوں کے بارہ ٹوکرے اُٹھائے۔ ۴۴ اور کھانے والوں میں
عورتوں اور بچوں کے علاوہ پانچ ہزار مرد تھے۔

یسُوعؔ کا پانی پر چلنا:

۴۵ اِس کے فوراً بعد یسُوعؔ نے شاگردوں کو کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار بیت صیدا جانے
کو کہا اور خُود لوگوں کو وہاں سے رُخصت کرنے لگا۔ ۴۶ سب کو رُخصت کر کے وہ دُعا کرنے کے
لیے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ ۴۷ کافی رات گئے شاگرد کشتی میں جھیل کے بیچ تھے اور یسُوعؔ اکیلا پہاڑ پر تھا۔
۴۸ رات کے چوتھے پہر کے قریب تقریباً صُبح تین بجے یسُوعؔ نے دیکھا کہ شاگرد مُشکل میں ہیں۔
کشتی چلاتے ہوئے ہَوا اُن کے مخالف تھی۔ یسُوعؔ پانی پر چلتا ہوا اُن کی طرف بڑھا اور یوں لگا
جیسے وہ اُن کے پاس سے گزر جائے گا۔ ۴۹ جب شاگردوں نے اُسے پانی پر چلتا دیکھا تو سمجھے کہ
بُھوت ہے اور خوف سے چِلّانے لگے۔ ۵۰ شاگرد اِس سارے منظر سے بُہت خُوف زدہ تھے۔
یسُوعؔ نے اُن سے کہا: ”ڈرو مت یہ میں ہوں حوصلہ رکھو۔“

۵۱ پھر وہ کشتی پر سوار ہو گیا اور ہوا تھم گئی شاگرد یہ دیکھ کر بُہت حیران ہوئے۔ ۵۲ کیونکہ وہ
ابھی تک روٹیوں والے مُعجزے کو نہیں سمجھ پائے تھے اور اُن کے دل بڑی اُلجھن میں پڑے ہوئے
تھے۔

یسُوع گنیسرت میں:

۵۳ جھیل پار کر کے وہ گنیسرتؔ کے علاقے میں پہنچے اور کشتی کو کنارے پر لگایا۔ ۵۴ جیسے ہی وہ
کشتی سے اُترے لوگوں نے اُنہیں پہچان لیا۔ ۵۵ یہ دیکھتے ہی وہ سارے علاقے میں بھاگ بھاگ
کر بیماروں کو چارپائیوں میں ڈال کر جہاں کہیں اُنہوں نے سُنا کہ یسُوعؔ ہے اُس کے پاس لائے۔ ۵۶ وہ
جہاں کہیں گاؤں، شہر یا بستی میں گیا لوگ بیماروں کو بازاروں اور چوکوں پر لا کر رکھ دیتے اور اُس کی
مِنّت کرتے کہ اُس کے لباس کے دامن کو چھو لینے دے اور جتنوں نے اُسے چھوا وہ شفا پا گئے۔

روایات اور شریعت:

۷ ایک دن یروشلیمؔ سے کچھ فریسی اور شریعت کے عالم یسُوعؔ کے پاس جمع ہوئے۔ ۲ اُنہوں
نے دیکھا کہ اُس کے شاگرد یہُودی روایت کے برخلاف کھانے سے پہلے ہاتھ نہیں دھوتے۔
۳ یہودی خاص طور پر فریسی روایت کی مطابق جب تک ہاتھ نہ دھولیں کھانا نہیں کھاتے تھے۔
۴ جب بازار سے واپس آتے تو جب تک صفائی نہ کر لیتے کچھ نہ کھاتے۔ اِس طرح اور بُہت سی
روایات جو اُنہیں ملی تھیں اُن پر عمل کرتے تھے جیسے پیالوں، کیتلیوں اور تانبے کے برتنوں کو دھو
نا۔ ۵ لہٰذا فریسیوں اور شریعت کے عالموں نے یسُوعؔ سے پُوچھا کہ تیرے شاگرد بزرگوں کی روایت
پر عمل کیوں نہیں کرتے اور بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھاتے ہیں۔ ۶ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "یسعیاہ
نبی نے تُم ریاکاروں کے لیے بالکل صحیح لکھا ہے کہ، 'یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں

مگر اِن کے دل مجھ سے دُور ہیں۔ ۷ "یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیںکیونکہ یہ آدمیوں کی بنائی ہوئی
روایات کو خُدا کے حکموں کی طرح سِکھاتے ہیں۔'

۸ "تُم خُدا کے حکموں کو چھوڑ کر انسانی روایات کی پابندی کرتے ہو۔" ۹ پھر اُس نے کہا، "تُم
بڑی مہارت سے اپنی روایت کو قائم کرنے کے لیے بڑی آسانی سے خُدا کے حکموں کو نظر انداز کر
دیتے ہو۔ ۱۰ "مُوسیٰؔ نے تو فرمایا ہے کہ، 'اپنے ماں باپ کی عزت کرو' اور، 'جو کوئی ماں باپ کو
بُرا کہے وہ جان سے مارا جائے گا۔' ۱۱ "مگر تُم سکھاتے ہو کہ، 'یہ بات ٹھیک ہے اگر کوئی اپنے ماں
باپ سے کہے کہ جو کچھ میں تمہیں دے سکتا تھا وہ میں نے خُدا کو دے دینے کا عہد کیا ہے۔' ۱۲ "اور
یوں تُم اُنہیں اپنے ماں باپ کی مدد کرنے سے روک دیتے ہو۔ ۱۳ "یوں تُم اپنی اِس روایت سے جو
تُم نے قائم کی خُدا کے حُکم کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ تُم اِس قِسم کے اور بھی کئی کام کرتے ہو۔"

۱۴ پھر اُس نے ہجوم کو قریب بُلا کر کہا، "تُم سب سُنو اور میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔
۱۵ "جو چیز باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہے وہ اُسے ناپاک نہیں کرتی بلکہ جو کچھ دل سے باہر آتا ہے
وہ اُسے ناپاک کرتا ہے۔ ۱۶ "اگر کسی کے پاس سُننے کے کان ہو تو سن لے!"

۱۷ جب وہ ہجوم کو چھوڑ کر گھر گیا تو شاگردوں نے اِس تمثیل کے بارے میں پُوچھا۔ ۱۸ یسُوعؔ
نے اُن سے کہا، "کیا تُم بھی اُن کی طرح نا سمجھ ہو؟ کیا تُم یہ بات نہیں سمجھتے کہ جو چیز باہر سے آدمی
کے اندر جاتی ہے ناپاک نہیں کرتی؟ ۱۹ "اِس لیے کہ کھانا دل میں نہیںبلکہ پیٹ میں جاتا ہے اور
مزبلہ میں نکل جاتا ہے۔ (یہ کہہ کر اُس نے سب کھانے والی چیزوں کو پاک ٹھہرایا)۔" ۲۰ پھر اُس
نے کہا، "جو کچھ انسان کے اندر سے نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کرتا ہے۔ ۲۱ "یہ انسان کا اندر ہے
یعنی اُس کا دل، جس سے یہ سب بُرائیاں نکلتی ہیںیعنی: شیطانی خیالات، حرامکاریاں، چوریاں،

خُونریزیاں، ۲۲ "زناکاریاں، لالچ، بدکاری، مکر وفریب، شہوت پرستی، بدنظری، بدگوئی، کُفرگوئی،
نفرت، گھمنڈاوربے وقوفی۔ ۲۳ "یہ سب بُرائیاں انسان کے اندر سے نکل کر اُسے ناپاک کر دیتی
ہیں۔"

غیر یہودی عورت کا ایمان:

۲۴ یسُوعؔ گلیلؔ سے صورؔ کے علاقے میں گیا۔ اور اِس لیے کہ لوگوں نہ جانیں کہ وہ یہاں آیا ہے،
وہ ایک گھر میں داخل ہوا مگر وہ اپنے آپ کو چھُپا نہ سکا۔ ۲۵ ایک عورت یہ سُن کر کہ یسُوعؔ وہاں آیا
ہے اُس کے پاس آکر اُس کے قدموں میں گر پڑی۔ اُس کی چھوٹی بیٹی میں بدرُوح تھی۔ ۲۶ وہ
عورت یونانی تھی اور سُورفینیکےؔ کی تھی۔ اُس نے یسُوعؔ کی منت کی کہ اُس کی بیٹی سے بدرُوح
کونکال دے۔ ۲۷ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی اُٹھا کر کُتوں کے
آگے ڈال دی جائے ضروری ہے کہ پہلے لڑکے (یعنی یہودی قوم) سیر ہو جائیں۔" ۲۸ لیکن عورت
نے جواب دیا، "یہ سچ ہے خُداوند مگر کُتے بھی تو لڑکوں کے ٹکڑے جو میز سے گرتے ہیں کھاتے
ہیں۔" ۲۹ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "تُو نے خُوب کہا ! گھر چلی جا تیری بیٹی سے بدرُوح نکل گئی
ہے۔" ۳۰ جب وہ گھر پہنچی تو اپنی بیٹی کو چارپائی پر لیٹے دیکھا اور بدرُوح اُس سے نکل چُکی تھی۔

بہرے اور ہکلے آدمی کی شفا:

۳۱ پھر یسُوعؔ صوؔر سے نکلا اور صیدؔا اور دیکاپلُسؔ (دس شہروں کا مُلک) سے ہوتا ہوا گلیلؔ کی
جھیل پر پہنچا۔ ۳۲ کچھ لوگ بہرے آدمی کو جو مُشکل سے بولتا تھا اُس کے پاس لائے اور اُس
کی مِنّت کی کہ شفا کے لیے اپنا ہاتھ اُس پر رکھے۔ ۳۳ یسُوعؔ نے اُسے ہجوم سے الگ لے جا کر اپنی

اُنگلیاں اُس کے کانوں میں ڈالیں اور اپنی اُنگلی سے اپنا تھُوک اُس کی زبان پر لگایا۔ ۳۴ اور آسمان
کی طرف دیکھ کر آہ بھری اور کہا: "اِفتح" یعنی "کھُل جا۔"
۳۵ اُسی وقت اُس کے کان کھُل گئے اور اُس نے بولنا شُروع کر دیا۔
۳۶ یسُوعؔ نے لوگوں کو تاکید کی کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ جتنا وہ اُن کو منع کرتا لوگ اُتنا ہی زیادہ
اِس خبر کو پھیلاتے۔ ۳۷ سُننے والے حیران ہوتے اور کہتے تھے کہ اُس کے کام حیران کُن ہیں وہ
بہروں کو سُننے اور گُونگوں کو بولنے کی طاقت دیتا ہے۔

چار ہزار آدمیوں کو کھلانا:

۸ اُن ہی دنوں ایک دفعہ پھر بڑی تعداد میں لوگ یسُوعؔ کے گرد جمع ہو گئے۔ اُن کے پاس
کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ اُس نے شاگردوں کو بُلا کر اُن سے کہا: ۲ "مُجھے اِن پر ترس آتا ہے۔
یہ پچھلے تین دِن سے میرے ساتھ ہیں اور اِن کے پاس کھانے کو کچھ نہیںرہا۔ ۳ "اگر میں اِنہیں بغیر
کھانے کے بھیج دوں تو کہیں یہ راستے میں رہ نہ جائیں کیونکہ کچھ لوگ بُہت دُور سے آئے ہیں۔"
۴ اُس کے شاگردوں نے جواب دیا کہ اِس ویرانے میں اتنے سارے لوگوں کو کھلانے کے لیے ہم
کہاں سے کھانا لائیں گے؟ ۵ یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا، "تُمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟" اُنہوں
نے جواب دیا، 'سات روٹیاں۔' ۶ یسُوعؔ نے لوگوں کو زمین پر بیٹھنے کے لیے کہا اور سات روٹیاں
لے کر خُدا کا شُکر ادا کیا اور اُن کے ٹُکڑے کر کے شاگردوں کو دیے اور شاگرد اُنہیں لوگوں کے
سامنے رکھنے لگے۔ ۷ اُن کے پاس چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بھی تھیں اُس نے اُن پر بھی برکت مانگی
اور شاگردوں کو دیکہ اُن کے سامنے رکھیں۔ ۸ جب سب لوگوں نےپیٹ بھر کر کھا لیا تو بچے ہوئے
ٹُکڑوں کے سات ٹوکرے بھر کر اُٹھائے۔ ۹ اور کھانے والوں میں چار ہزار مرد تھے۔ اِس کے بعد

یسُوعؔ نے اُنہیں رُخصت کیا۔ ۱۰ اور شاگردوں کے ساتھ کشتی پر سوا رہو کر فوراً جھیل کے پار
دِلمنُوتہ ؔکے علاقہ میں گیا۔

فریسیوں کا آسمانی نشان طلب کرنا:

۱۱ کچھ فریسیوں نے سُنا کہ یسُوعؔ آیا ہے تو اُس کے پاس آکر بحث کرنے لگے اور آزمانے کے
غرض سے اُس سے آسمانی نشان دِکھانے کا مطالبہ کیا کہ وہ یہ کام کس اختیار سے کرتا ہے۔ ۱۲ یسُوعؔ
نے ایک گہری آہ بھر کر کہا، "یہ لوگ کیوں کوئی نشان دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں سچ سچ کہتا ہوں اِن
لوگوں کو کوئی نشان نہیں دِکھایا جائے گا۔" ۱۳ لہٰذا وہ اُنہیں چھوڑ کر کشتی میں جا بیٹھا اور جھیل
کے پار چلا گیا۔

فریسیوں کا خمیر:

۱۴ شاگرد اپنے ساتھ روٹی لانا بھول گئے اور اُن کے پاس کشتی میں صرف ایک روٹی تھی۔ ۱۵ وہ
اپنے شاگردوں کو تاکید کر کے کہہ رہا تھا، "سُنو! فریسیوں اور ہیرودیس ؔکے خمیر سے خبردار رہنا۔"
۱۶ یہ سُن کر وہ آپس میں کُھسر پُھسر کرنے لگے کیونکہ اُن کے پاس روٹی نہیں تھی۔ ۱۷ یسُوعؔ کو پتا تھا
کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں۔ اُس نے کہا: "تُم کیوں فکر کرتے ہو کہ تُمہارے پاس روٹی نہیں کیا تُم
ابھی تک نہیں جانتے اور سمجھتے؟ کیا تمہارے دل اتنے سخت ہو گئے ہیں کہ قبول نہیں کر سکتے؟
۱۸ "آنکھیں رکھتے ہوئے بھی کیا تُم دیکھ نہیں سکتے؟ اور کان رکھتے ہوئے سُن نہیں سکتے؟ کیا تُمہیں
یاد نہیں؟ ۱۹ "جب پانچ ہزار آدمی صرف پانچ روٹیوں سے سیر ہوئے تو بچے ہُوئے ٹُکڑوں کے کتنے
ٹوکرے اُٹھائے؟" اُنھوں نے جواب دیا بارہ۔ ۲۰ "جب چار ہزار آدمیوں کو سات روٹیوں سے

سیر کیا تو کتنی بچی ہوئیں ٹوکریاں اُٹھائیں؟" اُنہوں نے جواب دیا، 'سات۔' ۲۱ تب یسُوعؔ نے
کہا، "کیا ابھی تک تُمہیں کُچھ سمجھ نہیں آئی؟"

بیت صیداؔمیں اَندھے کی شفا:

۲۲ یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد بیت صیداؔ آئے۔ لوگ ایک اَندھے کو اُس کے پاس لائے
اور مِنّت کی کہ اُسے چھوئے۔

۲۳ یسُوعؔ نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور گاؤں سے باہر لے جا کر اُس کی آنکھوں پر تھوکا پھر اُس پر ہا
تھ رکھ کے پُوچھا کہ کیا تُجھے کچھ نظر آتا ہے؟ ۲۴ اُس نے اُوپر دیکھ کر کہا ہاں! میں لوگوں کو دیکھ
رہا ہو ںمگر وہ مُجھے ایسے نظر آ رہے ہیں جیسے درخت اِرد گرد چل رہے ہوں۔ ۲۵ یسُوعؔ نے اپنے ہاتھ
دوبارہ اُس کی آنکھوپر رکھے اور جب اُس نے دوبارہ آنکھیں اُٹھا کر دیکھا تو اُسے سب صاف نظر
آنے لگا۔ ۲۶ یسُوعؔ نے اِس تاکید کے ساتھ اُسے روانہ کیا، "کہ کسی کو یہ بات نہ بتائے بلکہ سیدھا
اپنے گھر جا۔"

پطرسؔ کا اقرار:

۲۷ گلیلؔ سے نکل کر یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ قصریہ فلپّیؔ کے ایک دیہات کو گیا۔ جب
ابھی وہ راستے ہی میں تھے اُس نے اپنے شاگردوں سے پُوچھا، "لوگ میرے بارے میں کیا کہتے
ہیں کہ میں کون ہوں؟" ۲۸ اُنہوں نے جواب دیا کہ بعض لوگ تُجھے یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا اور بعض
ایلیاہؔ کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں پُرانے نبیوں میں سے کوئی ایک نبی ہے۔ ۲۹ اُس نے پھر پُوچھا، "مگر
تُم مُجھے کیا کہتے ہو؟" پطرسؔ نے جواب دیا: "تُو مسیح ہے۔" ۳۰ لیکن یسُوعؔ نے اُنہیں تاکیداً کہا کہ
یہ بات کسی سے نہ کہنا۔

یسُوعؔ کی اپنے دُکھوں اور موت کی پیشنگوئی:

۳۱ پھر یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے لگا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم بُہت دُکھ اُٹھائے
اور یہ بھی کہ بزُرگ، سردارکاہن اور شریعت کے اُستاد اُسے رَدّکریں، پھر اُسے مار ڈالا جائے اور
وہ تیسرے دن پھر جی اُٹھے۔ ۳۲ اُس نے یہ باتیں شاگردوں کے سامنے صاف طور پر کیں تو پطرسؔ
نے اُسے الگ لے جا کر غصّہ کرنے لگا۔ ۳۳ یسُوعؔ نے مُڑ کر شاگردوں کی طرف دیکھا اور پطرسؔ
کو جھڑک کر کہا، "اے شیطان! میری نظر سے دُور ہو کیونکہ تو اِن باتوںکو انسانی سوچ کے مطابق
سمجھتا ہے نہ کہ خُدا کی سُوچ کے مطابق۔"

۳۴ پھر یسُوعؔ نے سب لوگوں کو جو وہاں تھے شاگردوں کے ساتھ پاس بُلایا اور کہا، "اگر کوئی
میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنا انکار کرے، اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔ ۳۵ "جو
کوئی اپنی زندگی کو بچانے کی کوشش میں رہتا ہے وہ اِسے کھوئے گا اور جو کوئی میری اور انجیل کی
خاطر اپنی جان قربان کر دیتا ہے وہ اُسے بچا لے گا۔ ۳٦ "اور اگر آدمی ساری دُنیا کو حاصل کرے
اور اپنی جان کھو بیٹھے تو اُسے کیا حاصل ہوا۔ ۳۷ "اور اپنی جان کے بدلے آدمی کیا دے سکتا ہے؟
۳۸ "اِس زناکار اور خطاکار قوم میں سے اگر کوئی میری باتوں سے شرمائے گا تو ابنِ آدم بھی جب اپنے
باپ کے جلال میں فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔"

۹ پھر یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "میرا یقین کرو میں تُم سے کہتا ہوں کہ تُم میں سے بعض جو یہاں
کھڑے ہیں موت کو نہ دیکھیںگے جب تک خُدا کی بادشاہی کو پوری قدرت کے ساتھ آتا ہوا دیکھ
نہ لیں۔"

یسُوعؔ کی صورت کا تبدیل ہونا:

۲ چھ دن کے بعد یسُوعؔ اپنے تین شاگردوں، پطرسؔ، یعقوبؔ اور یُوحناؔ کو الگ ایک اُونچے پہاڑ
پر لے گیا اور اُن کے دیکھتے دیکھتے یسُوعؔ کی صورت بدل گئی۔ ۳ اُس کی پوشاک اِس قدر نورانی اور
سفید ہو گئی کہ کوئی دھوبی بھی اتنی سفید اور اُجلی نہیں دھو سکتا۔ ۴ پھر ایلیاہؔ اور مُوسیٰ کو نمودار
ہوتے اور یسُوعؔ کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا۔ ۵ پطرسؔ نے یسُوعؔ سے کہا اے ربّی! کتنا ہی اچھا
ہو اگر ہم یہاں یادگاری کے طور پر تین ڈیرے بنائیں، ایک تیرے لیے، ایک مُوسیٰ کے لیے اور ایک
ایلیاہؔ کے لیے۔
۶ پطرسؔ کو اِس کی علاوہ کچھ اور سمجھ نہیں آئی کہ اور کیا کہے کیونکہ وہ بُہت خُوفزدہ ہو گئے تھے۔
۷ پھر ایک بادل نے اُن کو چھپا لیا اور ایک آواز اُس بادل میں سے آئی، "یہ میرا پیارا بیٹا ہے
اِس کی سُنو!" ۸ لیکن جب اُنہوں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو سوائے یسُوعؔ کے کوئی نظر نہ آیا۔
۹ جب وہ پہاڑ سے واپس نیچے آ رہے تھے تو یسُوعؔ نے اُنہیں تاکیداً کہا کہ اِس واقعہ کی خبر کسی کو
نہ دینا جب تک ابنِ آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے۔ ۱۰ شاگردوں نے اِس بات کو اپنے دِل میں رکھا
لیکن وہ اکثر ایک دُوسرے سے پُوچھتے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا کیا مطلب ہے۔ ۱۱ پھر اُنہوں
نے یسُوعؔ سے پُوچھا کہ شریعت کے اُستاد کیوں اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسیح کی آنے سے پہلے
ایلیاہؔ کا آنا ضرور ہے؟ ۱۲ یسُوعؔ نے جواب دیا، "بے شک ایلیاہؔ پہلے آئے گا اور سب کچھ بحال
کرے گا، تو صحیفوں میں یہ کیوں لکھا ہے کہ ابنِ آدم بُہت سے دُکھ اُٹھائے گا اور اُس کی تحقیر کی
جائے گی۔ ۱۳ "لیکن میں تُم سے کہتا ہوں کہ ایلیاہؔ آ چُکا ہے اور جیسا اُس کے بارے میں لکھا ہے
اُنہوں نے اُس کے ساتھ بد سلوکی بھی کی۔"

بدرُوح گرفتہ لڑکے کی شفا:

۱۴ جب وہ شاگردوں کے پاس آیا تو لوگوں نے اُن کو گھیر رکھا تھا جن میں شریعت کے اُستاد
بھی تھے جو اُن سے بحث کر رہے تھے۔ ۱۵ جب بھیڑ نے یسُوعؔ کو دیکھا تو حیرت زدہ ہو کر اُس کی
طرف بھاگے اور سلام کیا۔ ۱۶ یسُوع ؔنے اُن سے پُوچھا، "تُم کیا بحث کر رہے تھے؟"
۱۷ اُن میں سے ایک نے کہا، اَے اُستاد! میں اپنے بیٹے کو تیرے پاس لایا تھا جس میں ایک
گونگی بدرُوح ہے۔ ۱۸ وہ جہاں کہیں اُسے دیکھتی ہے بُری طرح زمین پر پٹک دیتی ہے اور لڑکا دانت
پیسنے اور مُنہ سے جھاگ نکالنے لگتا ہے۔ میں نے تیرے شاگردوں کو کہا کہ وہ اِسے نکال دیں مگر وہ
بدرُوح کو نکال نہ سکے۔ ۱۹ یسُوع ؔنے اُن سے کہا، "اَے کم اعتقاد قوم! میں کب تک تُمہارے
ساتھ رہ کر تُمہاری برداشت کروں گا؟ لڑکے کو میرے پاس لاؤ۔" ۲۰ وہ لڑکے کو اُس کے پاس
لائے۔ جیسے ہی بدرُوح نے یسُوع ؔکو دیکھا اُس نے لڑکے کو زور سے جھٹک کر زمین پر گرا دیا اور
اُس کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگی۔ ۲۱ یسُوع ؔنے لڑکے کے باپ سے پُوچھا، "کب سے اِس کی
یہ حالت ہے؟" اُس نے جواب دیا: "بچپن سے۔ ۲۲ بدرُوح نے کئی دفعہ اُسے آگ اور پانی میں
پھینک کر مارڈالنے کی کوشش کی۔"
۲۳ پھر اُس نے یسُوعؔ سے کہا: "ہم پر رحم کر، اگر تُو کر سکتا ہے، تو ہماری مدد کر۔ یسُوع ؔنے
اُس سے کہا، "کیا کہا! اگر تُو کر سکتا ہے! جو اعتقاد رکھتا ہے اُس کے لیے سب کچھ ہو سکتا ہے۔"
۲۴ لڑکے کے باپ نے فوراً چِلّا کر کہا، 'میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ تُو میری کم اعتقادی کا علاج کر۔'
۲۵ جب یسُوع ؔنے دیکھا کہ لوگ دیکھنے کے لیے جمع ہو رہے ہیں تو بدرُوح کو جھڑک کر کہا، "اَے
گونگی اور بہری رُوح! میں تُجھے حُکم دیتا ہوں اِس لڑکے میںسے نکل جا اور پھر کبھی واپس نہ آنا۔"

۲۶ بدرُوح چیخ کر اور لڑکے کو بُری طرح مروڑ کر اُس میں سے نکل گئی۔ وہ مُردہ سا زمین پر گر پڑا اور
لوگ کہنے لگے کہ وہ مرگیا ہے۔ ۲۷ یسُوعؔ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھایا اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ ۲۸ جب
وہ گھر میں آیا تو شاگردوں نے تنہائی میں اُس سے پُوچھا کہ ہم اِس بدرُوح کو کیوں نہ نکال نہ سکے؟
۲۹ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "یہ قسم دُعا اور روزہ کے بغیر نہیں نکل سکتی۔"
۳۰ پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے اور گلیلؔ سے ہو کر گُزر رہے تھے یسُوعؔ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو
پتا چلے کہ وہ یہاں ہے۔ ۳۱ کیونکہ وہ شاگردوں کے ساتھ کچھ وقت گُزارنا چاہتا اور تعلیم دینا چاہتا
تھا۔ اُس نے اُن سے کہا، "ابنِ آدم لوگوں کے حوالہ کیا جائے گا وہ اُسے مار ڈالیں گے اور وہ
تیسرے دن پھر جی اٹھے گا۔" ۳۲ مگر شاگرد اِس کا مطلب نہ سمجھ سکے اور اُس سے پُوچھتے ہوئے
بھی ڈرتے تھے۔

سب سے بڑا کون؟:

۳۳ اِس کے بعد وہ کفرِ نحومؔ میں آئے جب گھر پہنچے تو یسُوعؔ نے شاگردوں سے پُوچھا، "تُم راستہ
میں کیا بات کر رہے تھے؟" ۳۴ وہ خاموش رہے کیونکہ وہ راستہ میں یہ بحث کر رہے تھے کہ اُن میں
سے بڑا کون ہے۔ ۳۵ جب وہ بیٹھ گیا تو اُس نے بارہ شاگردوں کو بُلایا اور اُن سے کہا، "جو کوئی
تُم میں بڑا بننا چاہتا ہے پہلے وہ سب سے چھوٹا اور سب کا خادم بنے۔" ۳۶ تب اُس نے ایک
چھوٹے بچے کو لے کر اُن کے بیچ کھڑا کیا اور اُسے اپنی گود میں لے کر اُن سے کہا۔ ۳۷ "جو کوئی
اِس بچے کو میری خاطر قبُول کرتا ہے وہ صرف مُجھے ہی نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا
ہے۔"

۳۸ یُوحنّاؔ نے یسُوعؔ سے کہا اے اُستاد! ہم نے ایک شخص کو تیرے نام سے بدرُوحیں نکالتے
دیکھا تو ہم نے اُسے روکا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ نہیں۔ ۳۹ یسُوعؔ نے کہا، "اُسے مت روکو۔ کیونکہ
اگر کوئی میرا نام لے کر معجزہ کرے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ جلد میرے خلاف کوئی بات کرے۔
۴۰ "جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہمارے ساتھ ہے۔ ۴۱ "میں تُمہیں یقین دلاتا ہوں اگر کوئی یہ جان
کر کہ تُم مسیح کے ہو ایک گلاس پانی پلائے تو اپنا اَجر ہرگز نہ کھوئے گا۔
۴۲ "اگر کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مُجھ پر ایمان رکھتے ہیں کسی ایک کے ٹھوکر کھانے کا باعث
بنے اُس کے لیے یہی بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں چکّی کا ایک بھاری پاٹ ڈال کر سمندر میں پھینک
دیا جائے۔
۴۳ "اگر تُو اپنے ہاتھ کے کسی کام سے گنہگار ٹھہرے تو بہتر ہے کہ اُسے کاٹ کر پھینک دے۔ یہ
اِس سے بہتر ہو گا کہ دو ہاتھ رکھ کر جہنم کی آگ میں جائے۔ ۴۴ "جہاں کی آگ کبھی نہیں بُجھتی اور
اُس کا کیڑا بھی نہیں مرتا۔ ۴۵ "اور اگر تُو اپنے پاؤں کے کسی کام سے گنہگار ٹھہرے تو بہتر ہے کہ اُسے
کاٹ کر پھینک دے یہ اِس سے بہتر ہو گا کہ دو پاؤں ہوتے ہوئے جہنم کی آگ میں جائے۔ ۴۶ "جہاں
کی آگ کبھی نہیں بُجھتی اور اُس کا کیڑا بھی نہیں مرتا۔ ۴۷ "اور اگر تیری آنکھ کی وجہ سے تُو گنہگار
ٹھہرتا ہے تو اپنی آنکھ نکال کر پھینک دے یہ اِس سے بہتر ہو گا کہ تُو دو آنکھوں کے ساتھ جہنم کی آگ
میں ڈالا جائے۔ ۴۸ "جہاں کی آگ بُجھتی نہیں اور اُس کا کیڑا بھی نہیں مرتا۔ ۴۹ "ہر شخص آگ
سے گُزر کر نمکین کیا جائے گا۔ جیسے ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کی جاتی ہے۔ ۵۰ "نمک کھانے کو
نمکین کرنے کے لیے اچھا ہے۔ اگر اُس کی نمکینی باقی نہ رہے تو اُسے کس چیز سے نمکین کیا جائے؟
تُم نمک کی طرح نمکین ہو اور آپس میں میل ملاپ رکھو۔"

طلاق کے بارے میں تعلیم:

۱۰ تب یسُوعؔ کفرنحومؔ سے دریائیِ یردنؔ کے پار یہوُدیہؔ کے علاقہ میں آیا۔ پھر ایک بڑی بھیڑ
اُس کے پاس جمع ہوگئی اوروہ معمول کے مطابق اُن کو تعلیم دینے لگا۔
۲ کچھ فریسی اُس کے پاس آئے اور اُسے آزمانے کے لیے یہ سوال کیا، کیا آدمی کا اپنی بیوی
کو چھوڑ دینا جائز ہے؟ ۳ یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے پُوچھا، "مُوسیٰؔ نے شریعت میں طلاق
کے بارے میں کیا حُکم دیا ہے؟" ۴ اُنھوں نے جواب دیا کہ مُوسیٰؔ نے توشریعت میں طلاق دینے
کی اجازت دی ہے۔ ۵ یسُوعؔ نے کہا، "اُس نے تو یہ حُکم تُمہاری سخت دِلی کی وجہ سے دیا تھا۔
۶ "لیکن خُدا نے جب دُنیا کو بنایا تو اُس نے اُسی وقت سے انسان کو مرداور عورت بنایا۔ ۷ "اِس
لیے مرد اپنے ماں کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ ملارہے گا۔ ۸ "اور وہ دونوں ایک بدن ہوں گے
اِس لیے اب وہ دو نہیں ایک بدن ہیں۔ ۹ "پس جسے خُدا نے جوڑا ہے اُسے کوئی انسان جُدا نہ
کرے۔" ۱۰ جب وہ گھر آئے تو شاگردوں نے پھر یسُوعؔ سے اِس کے بارے میں پُوچھا۔ ۱۱ یسُوعؔ
نے اُنہیں بتایا، "اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی دُوسری عورت سے شادی کر لے وہ اپنی
پہلی بیوی کے خلاف گُناہ کرتا ہے۔ ۱۲ "اِسی طرح اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو چھوڑ کر کسی
دُوسرے آدمی سے شادی کر لے تو وہ بھی زنا کرتی ہے۔"

بچوں کوبرکت دینا:

۱۳ پھر لوگ اپنے بچوں کو یسُوعؔ کے پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھُو کر برکت دے مگر شاگردوں
نے اُنہیں ڈانٹا کہ اُستاد کو تنگ نہ کریں۔ ۱۴ جب یسُوعؔ نے دیکھا کہ شاگرداُنہیں پاس آنے سے
روک رہے ہیں تو ناراض ہو کر کہا، "چھوٹے بچوں کو میرے پاس آنے دو انہیں منع نہ کروکیونکہ

خُدا کی بادشاہی اُن لوگوں کی ہے جو اِن بچوں کی مانند ہیں۔ ۱۵ "میں تُم سے سچ کہتا ہو جب تک کوئی
خُدا کی بادشاہی کو اِن بچوں کی طرح قبول نہ کرے وہ اِس میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتا۔"
۱۶ پھر اُس نے بچوں کو اپنی بانہو میں لے کر اُنہیں برکت دی۔

ایک مالدار آدمی:

۱۷ جب یسُوعؔ یروشلیمؔ جا رہا تھا تو راستے میں ایک شخص دوڑتا ہوا اُس کے پاس آیا اور گھٹنے ٹیک
کر اُس سے پُوچھنے لگا اے اُستاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟ ۱۸ یسُوعؔ نے اُس
سے پُوچھا، "تُو مُجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ صرف خُدا نیک ہے۔ ۱۹ "تُو حُکموں کو تو جانتا ہے۔: 'خُون
نہ کر، زنانہ کر، چوری نہ کر، جُھوٹی گواہی نہ دے، کسی کو دھوکا نہ دے، اپنے ماں باپ کی عزت کر۔"
' ۲۰ اُس نے جواب دیا، اے اُستاد! میں لڑکپن سے اِن باتوں پر عمل کرتا آیا ہوں۔ ۲۱ یسُوعؔ نے
اُس کی طرف دیکھا۔ اُسے اُس پر پیار آیا اور اُس سے کہا، "ابھی بھی تُجھ میں ایک بات کی کمی ہے۔
جا جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے بیچ کر میرے پیچھے ہو لے۔" ۲۲ یہ سُن کر اُس کر چہرہ اُداس ہو گیا
اور غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ وہ بڑا دَولت مند تھا۔

۲۳ پھر یسُوعؔ نے چاروں طرف دیکھا کر شاگردوں سے کہا، "دولت مند کا خُدا کی بادشاہی میں
داخل ہونا کتنا مُشکل ہے!"

۲۴ شاگرد اِن باتوں سے بُہت حیران ہوئے۔ پھر یسُوعؔ نے کہا، "بچو! خُدا کی بادشاہی میں
داخل ہونا کتنا مُشکل ہے! ۲۵ "حقیقت یہ ایک اُونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا دولت مند
کا خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے سے زیادہ آسان ہے۔" ۲۶ اِس پر شاگرد اور بھی حیران ہو کر
کہنے لگے پھر کون اِس دُنیا میں نجات پا سکتا ہے۔ ۲۷ یسُوعؔ نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا، "یہ انسان

سے تو نہیں ہو سکتا مگر خُدا سے ہو سکتا ہے۔ خُدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔" ۲۸ پطرس نے اسے
کہنا شروع کیا، "دیکھو، ہم سب کو چھوڑ کر آپ کے پیچھے چلے گئے ہیں۔" ۲۹ یسُوعؔ نے اُن سے
کہا، "میں یقین دلاتا ہوں اُن میں سے کوئی بھی نہیں جس نے میری خاطر اور خُوشخبری کی خاطر اپنا
گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں باپ یا بچوں یا کھیتوں کو چھوڑا ہو۔ ۳۰ "اور اِس جہاں میں اُسے سو گُنا
نہ ملے۔ ایسوں کو گھر، بھائی، بہنیں، مائیں، بچے اور کھیت بھی ملیں گے مگر مصیبتوں کے ساتھ
اور آنے والے جہاں میں ہمیشہ کی زندگی۔ ۳۱ "لیکن بُہت سے جو بڑے اہم اور اوّل سمجھے جاتے
ہیں آخر ہو جائیں گے اور جو زیادہ اہم نہیں سمجھے جاتے اور سب سے آخر سمجھے جاتے ہیں اوّل ہو
جائیں گے۔"

۳۲ جب وہ یروشلیِم کی طرف جا رہے تھے یسُوعؔ اُن کے آگے آگے چل رہا تھا۔ سب شاگرد
بہُت حیران جبکہ باقی لوگ جو پیچھے پیچھے جا رہے تھے خوف زدہ تھے۔ اُس نے پھر بارہ شاگردوں
کو علیٰحدہ لے جا کر ہونے والی باتیں بتانے لگا۔ ۳۳ اُس نے کہا، "دیکھو ہم یروشلیِم جا رہے ہیں
جہاں ابنِ آدم سردار کاہنوں اور شریعت کے اُستادوں کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اُس کو قتل
کرنے کا فیصلہ کر کے اُسے غیرقوم کے حوالے کریں گے۔ ۳۴ "وہ اُس کا مذاق اُڑائیں گے، اُس
پر تھُوکیں گے، اُسے پیٹا جائے گا اُسے کوڑوں سے مارا جائے گا اور اُسے قتل کیا جائے گا۔ اور وہ
تیسرے دن جی اُٹھے گا۔"

یعقوب اور یُوحنا کی درخواست:

۳۵ تب زبدیؔ کے بیٹے یعقوبؔ اور یُوحنّا یسُوعؔ کے پاس آکر کہنے لگے۔ اے اُستاد! جو کچھ ہم
تجھ سے درخواست کریں تو اُسے قبول کر۔ ۳۶ یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا، "تُم مجھ سے کیا چاہتے

ہو؟" ۳۷ اُنہوں نے کہا کہ ہم تیرے جلال میں تیری دہنی اور بائیں طرف بیٹھیں۔ ۳۸ یسُوعؔ نے
اُن سے کہا، "تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگ رہے ہو۔ کیا تُم اُس پیالے میں سے پی سکتے ہو جو مُجھے پینا
ضرور ہے؟ کیا تُم اُس جیسا بپتسمہ لے سکتے ہو جو میں لینے کو ہوں؟" ۳۹ اُنہوں نے جواب دیا، ہاں!
ہم کر سکتے ہیں۔ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "بالکُل! تُم یقیناً اِس تلخ پیالے میں سے پیو گے اور دُکھو
ں کا بپتسمہ لو گے۔ ۴۰ "لیکن اپنے دہنے اور بائیں بٹھانا میرے اِختیار میں نہیں مگر جن کے لیے تیار
کیا گیا ہے اُن ہی کے لیے ہے۔" ۴۱ جب باقی دس شاگردوں کو پتا چلا تو یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ سے خفا
ہونے لگے۔ ۴۲ یسُوعؔ نے اُنہیں پاس بُلا کر اُن سے کہا، "وہ غیر قوموں کے سردار ہوتے ہیں جو اپنے
لوگوں پر حکُومت کرنا پسند کرتے ہیں اور اُن کے اُمرا اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔ ۴۳ "مگر تُمہارے
درمیان ایسا نہیں ہو گا۔ تُم میں سے جو بڑا بننا چاہے تُمہارا خادم بنے۔ ۴۴ اور تم میں سے جو اوّل
ہونا چاہے سب کا غلام بنے۔ ۴۵ "ابنِ آدم بھی خدمت لینے نہیں بلکہ خدمت کرنے آیا ہے اور اِ
س لیے کہ اپنی جان بہتیروں کے لیے فدیہ میں دے۔"

اَندھا برتمائیؔ:

۴۶ پھر وہ یریحُوؔ میں آئے جب وہ اپنے شاگردوں اور ایک بڑی بھیڑ کے ساتھ یریحُوؔ سے نکل رہا تھا
تو تمائیؔ کا بیٹا برتمائیؔ ایک اَندھا فقیر راہ کے کنارے بیٹھا تھا۔ ۴۷ جب اُس کو پتا چلا کہ یسُوعؔ ناصری
گُزر رہا ہے تو چِلّا چِلّا کر کہنے لگا اے ابنِ داؤدؔ! اَے یسُوعؔ! مُجھ پر رحم کر۔ ۴۸ لوگوں نے اُسے
ڈانٹ کر چُپ رہنے کو کہا مگر وہ اور بھی زیادہ چِلّانے لگا، اَے ابنِ داؤدؔ مجھ پر رحم کر! ۴۹ یسُوعؔ نے
کھڑے ہو کر کہا اُسے بُلاؤ۔ لوگوں نے اُسے تسلّی دے کر کہا، 'اُٹھ وہ تُجھے بُلاتا ہے۔' ۵۰ برتمائیؔ نے
اپنی چادر زمین پر پھینکی اور جلدی سے اُٹھ کر یسُوعؔ کے پاس آیا۔ ۵۱ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا، "تُو

کیا چاہتا ہے کہ میں تیرے لیے کروں؟" ۔ اُس اَندھے نے جواب دیا، ربّونی ! میں دیکھنا چاہتا ہوں۔
۵۲ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "جا ! تیرے ایمان نے تُجھے چنگا کیا۔" اور وہ فوراً بِینا ہو گیا اور اُس کے
پیچھے چل دیا۔

یروشلیِمؔ میں ایک بادشاہ کی مانند داخل ہونا:

۱۱ جب یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد یروشلیِمؔ کے نزدیک بیت فگے آور بیت عنیاہؔ جو زیتون
کے پہاڑ پر ہیں پہنچے تو یسُوع ؔنے دو شاگردوں کو آگے بھیجا۔ ۲ اور اُن سے کہا،
"سامنے والے گاؤں میں جاؤ اور جیسے ہی تم گاؤں میں داخل ہو گے تُمہیں ایک گدھی کا بچہ بندھا
ہوا ملے گا۔ جس پر کسی نے سواری نہیں کی۔ اُسے کھول کر یہاں لے آؤ۔ ۳ "اگر کوئی پُوچھے کہ کیا
کرتے ہو تو کہنا کہ خُداوند کو اِس کی ضرورت ہے، وہ جلد اُسے یہاں بھیج دے گا۔"
۴ پس شاگرد گئے تو باہر گلی میں ایک دروازے کے سامنے گدھی کے بچے کو بندھا دیکھا۔ ۵ لیکن
وہاں کھڑے کچھ لوگوں نے پُوچھا تُم اِس گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟
۶ شاگردوں نے اُن کو ویسا ہی جواب دیا جیسا یسُوعؔ نے اُن سے کہا تھا۔ اور اُنہوں نے اُن کو
جانے دیا۔ ۷ وہ گدھے کو یسُوع ؔکے پاس لائے اور اپنے کپڑے اُس پر ڈال کر یسُوعؔ کو اُس پر سوار
کیا۔ ۸ اور لوگوں نے اپنے کپڑے راستے میں اُس کے سامنے بچھائے اور کچھ لوگوں نے کھجوروں
کی ڈالیاں کاٹ کر اُس کے راستے میں ڈالیں۔ ۹ ہجوُم ایک جلُوس کی شکل میں اُس کے آگے اور
پیچھے یہ نعرے لگا رہے تھے، "ہوشعنا ! مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔ ۱۰ مبارک
ہے ہمارے بزرگ داؤدؔ کی بادشاہی جو آ رہی ہے۔ آسمانوں پر ہمارے خُدا کی تمجید ہو !"

۱۱ یوں یسُوعؔ یروشلیِم ؔمیں آیا اور ہیکل میں داخل ہوا اور سب کچھ بڑے غور سے دیکھ کر وہاں
سے روانہ ہو گیا کیونکہ شام بُہت ہو گئی تھی اور بیت عنیاہ ؔمیں واپس آئے۔

اَنجیر کے درخت پر لعنت:

۱۲ اگلے دن جب بیت عنیاہ ؔسے نکلے تو اُسے بھُوک لگی۔ ۱۳ اُس نے اَنجیر کا ایک درخت دیکھا
جو پتّوں سے بھرا ہوا تھا وہ اُس کے پاس گیا کہ شاید اُسے کھانے کو کوئی اَنجیر ملے مگر اُسے کچھ نہ ملا،
کیونکہ ابھی اَنجیر کا موسم نہ تھا۔ ۱۴ وہ درخت سے مخاطب ہوا اور کہا، "تُجھ سے کوئی پھل نہ کھانے
پائے۔" اور شاگرد سُن رہے تھے۔

۱۵ پھر وہ یروشلیِم میںآیا اور ہیکل کے احاطے میں داخل ہوکر خرید و فروخت کرنے والوںکو ہیکل
سے باہر نکالنے لگا۔ اور صرّافوںکے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں۔ ۱۶ اور کسی کو
کاروبار کے لیے ہیکل استعمال نہ کرنے دی۔ ۱۷ اور تعلیم دیتے اُن سے پُوچھا، "کیا کلام میں یہ نہیں
لکھاکہ میرا گھر سب قوموں کے لیے دُعا کا گھر کہلائے گا؟ مگر تُم نے اُسے ڈاکوؤں کا اڈّا بنا دیا۔"
۱۸ جب سردار کاہن اور شریعت کے اُستادوں نے سُنا کہ یسُوعؔ نے کیا کیا ہے تو اُس کے قتل کا
موقع ڈھونڈنے لگے کیونکہ وہ اُس سے ڈرتے تھے کہ اُس کی تعلیم سے لوگ بُہت حیران ہوتے اور
بُہت متاثر تھے۔

۱۹ ہر شام یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ شہر سے باہر جایا کرتا تھا۔

۲۰ اگلی صُبح جب وہ اُس انجیر کے درخت کے پاس سے گُزرے تو وہ جڑ تک سُوکھا ہوا تھا۔
۲۱ پطرسؔ کو یاد آیا کہ اِس درخت پر یسُوعؔ نے لعنت کی تھی اور بڑی حیرانگی سے کہا، "اے ربّی!
دیکھ اَنجیر کا یہ درخت سُوکھ گیا ہے۔" ۲۲ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "خُدا پر ایمان رکھو۔ ۲۳ "میں

تم سے سچ کہتا ہوں، اگر تُم اِس پہاڑ سے کہو کہ اُکھڑ کر سمندر میں جا گر اور اپنے دل میں شک نہ کرو بلکہ
یقین رکھو کہ جو کچھ تُم نے کہا ہے ہو جائے گا تو وہ تُمہارے لیے ہو جائے گا۔ ۲۴ "میں تُم سے کہتا
ہوں جو کچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو اور ایمان رکھو کہ تُمہیں مل گیا ہے وہ تُمہیں مل جائے گا۔ ۲۵ "لیکن
جب کبھی تُمہیں دُعا کرتے وقت یاد آئے کہ تُمہیں اپنے بھائی سے کچھ شکایت ہے تو اُسے معاف
کرو تاکہ تُمہارا آسمانی باپ بھی جو آسمان پر ہے تُمہارے قصُور مُعاف کرے۔ ۲۶ "اگر تُم معاف
نہیں کرو گے تو تُمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تُمہارے قصُور معاف نہیں کرے گا۔"

یسُوعؔ کے اختیار پر اعتراض:

۲۷ وہ پھر یروشلِیمؔ میں آئے۔ اور جب یسُوعؔ ہیکل میں پِھر رہا تھا تو سردار کاہن شریعت کے
اُستاد اور قوم کے بزرگ اُس کے پاس آئے۔ ۲۸ اور اُس سے پُوچھا، "تُو کس اِختیار سے یہ کام
کرتا ہے؟ اور کس نے تُجھے یہ اختیار بخشا ہے؟" ۲۹ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "تُم بھی میرے ایک
سوال کا جواب دو تب میں بھی تُمہیں جواب دوں گا۔ ۳۰ "مُجھے یہ بتاؤ کہ یُوحنّاؔ کا بپتسمہ انسان کی طرف
سے تھا یا خُدا کی طرف سے؟" ۳۱ وہ آپس میں بات کرنے لگے کہ کیا جواب دیں۔ اگر ہم کہیں کہ
آسمان سے ہے تو وہ پُوچھے گا پھر تُم نے اُس کا یقین کیوں نہ کیا؟ ۳۲ اور کیا ہم یہ کہنے کی جُرأت کر
سکتے ہیں کہ وہ تو محض انسان کی طرف سے تھا؟ مگر لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ ہر کوئی اُسے نبی مانتا
تھا۔ ۳۳ لہٰذا اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے! اِس پر یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "تو پھر میں
بھی تُمہیں نہیں بتاؤں گا کہ یہ کام کرنے کا اِختیار مُجھے کس نے دیا ہے۔"

باغ کے ٹھیکیداروں کی تمثیل:

۱۲ پھر یسُوعؔ نے تمثیلوں سے اُن کو تعلیم دینا شُروع کی، "ایک شخص نے تاکستان
لگایا۔ اور اُس کے اِرد گرد دیوار بنائی اور اُس میں انگوروں کا رَس نکالنے کے لیے ایک
حوض کھودا اور ایک بُرج بنایا۔ پھر باغ بانوں کو ٹھیکے پر دے کر خود پردیس چلا گیا۔ ۲ "جب انگور
کاٹنے کا وقت آیا تو اُس نے اپنے ایک نوکر کو اپنا حصّہ لینے کے لیے باغ کے ٹھیکیداروں کے پاس
بھیجا۔ ۳ "باغبانوں نے اُس کے نوکر کو پکڑ کر پیٹا اور خالی ہاتھ واپس لوٹا دیا۔ ۴ "اُس نے اپنے
ایک اور نوکر کو بھیجا مگر اُنہیں نے اُس کا سر پھاڑ دیا اور بے عزت کیا۔ ۵ "پھر اُس نے اپنے ایک
اور نوکر کو بھیجا۔ اُنہوں نے اُسے بھی قتل کیا۔ اِس کے بعد اور نوکروں کو بھی بھیجا اُنہوں نے
بعض کو پیٹا اور بعض کو ہلاک کیا۔ ۶ "اُس شخص کے پاس اَب ایک ہی بچا تھا جسے وہ بھیجتا۔ وہ
اُس کا اپنا بیٹا تھا جسے وہ بُہت پیار کرتا تھا۔ آخر میں مالک نے اُسے بھیجا یہ سوچ کر کہ باغبان اُس
کے بیٹے کا تو لحاظ کریںگے۔ ۷ "اُسے آتا دیکھ کر باغبانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہی تاکستان کا
وارث ہے۔ آؤ اِسے قتل کر دیں پھر ہم اس تاکستان کے مالک بن جائیں گے۔ ۸ "پس اُنہوں
نے اُس کو پکڑ کر قتل کیا اور اُسے تاکستان سے باہر پھینک دیا۔

۹ "تُمہارے خیال میں اب تاکستان کا مالک کیا کرے گا؟ وہ جا کر اُن کسانوں کو قتل کرے گا اور
تاکستان کسی اور کے حوالے کر دے گا۔ ۱۰ "کیا تُم نے صحیفوں میں یہ نہیں پڑھا: 'جو پتّھر معماروں
نے رَدّ کر دیا وہی کونے کے سرے کا پتّھر بنا۔ ۱۱ "اور یہ خُداوند کی طرف سے ہوا اور ہمارے لیے
حیران کُن ہے۔"

۱۲ یہ تمثیل سُن کر یہودی سردار سمجھ گئے کہ یسُوعؔ اُن کی بات کر رہا ہے۔ پس وہ اُسے چھوڑ کر
چلے گئے کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔

ٹیکس کے بارے میں سوال:

۱۳ پھر اُنہوں نے فریسیو اور ہیرودیس ؔ کے کچھ اور ساتھیوں کو یسُوعؔ کے پاس بھیجا تاکہ اُسے
باتوں میں پھنسانے کی کوشش کریں۔ ۱۴ وہ یسُوعؔ کے پاس گئے اور کہا اے اُستاد! ہم جانتے ہیں
کہ تُو سچا اور ایماندار ہے اور کسی کی طرفداری اور بے جا حمایت نہیں کرتا۔ اور بڑی سچائی سے
خُدا کی تعلیم دیتا ہے۔ اَب تُو ہمیںیہ بتا کہ
قیصر کو ٹیکس دینا جائز ہے کہ نہیں؟ ۱۵ ہمیں دینا چاہیے یا نہیں؟ یسُوعؔ نے اُن کی مکاری کو سمجھ
کر کہا، "تُم مُجھے کیوں آزماتے ہو؟ مُجھے ایک رُومی سِکّہ دکھاؤ۔" ۱۶ اُنہوں نے ایک سِکّہ اُسے دیا۔
یسُوعؔ نے اُسے دیکھ کر کہا، "اِس پر کس کی تصویر اور نام لکھا ہوا ہے؟"۔ اُنہوں نے جواب
دیا کہ قیصرؔ کا۔ ۱۷ یسُوعؔ نے کہا، "جو قیصرؔ کا ہے قیصرؔ کو دو اور جو خُدا کا ہے وہ خُدا کو دو۔" وہ اُس
کے اِس جواب کو سُن کر بُہت حیران ہوئے۔

مُردوں کی قیامت کے بارے سوال:

۱۸ پھر کچھ صدوُقی جو مُردوں کے جی اُٹھنے کو نہیں مانتے تھے یسُوعؔ کے پاس آئے۔ اُنہوں نے
بھی آزمانے کے لیے یہ سوال کیا۔ ۱۹ اے اُستاد! موسیٰؔ نے ہمیں حُکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص
مر جائے اور اُس کی بیوی کے کوئی بچہ نہ ہو تو اُس کا بھائی اُس بیوہ سے بیاہ کرے تاکہ اپنے بھائی کی
نسل کو جاری رکھ سکے۔ ۲۰ "اَب سات بھائی تھے، پہلے نے شادی کی اور بے اَولاد مر گیا۔ ۲۱ "لہٰذا
دُوسرے نے اُس کی بیوہ سے شادی کی وہ بھی بغیر اَولاد کے مر گیا پھر تیسرے نے اُس عورت سے

شادی کی۔ ۲۲ ''اِس طرح ساتوں بھائیوں نے اُس سے شادی کی مگر کسی کے اَولاد پیدا نہ ہوئی آخر
میں وہ عورت بھی مر گئی۔ ۲۳ ''بس جب مُردے زندہ ہوں گے تو یہ عورت کس کی بیوی ہو گی۔''
۲۴ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، ' 'تُم کتنے گُمراہ ہو نہ تو کلام کو جانتے ہو نہ ہی خُدا کی قدرت کو۔
۲۵ ''کیونکہ اُس وقت شادی بیاہ نہیں ہوگا بلکہ سب آسمان کے فرشتوں کی طرح ہو ں گے۔
۲۶ ''رہی بات مُردوں کے جی اُٹھنے کی تو کیا تُم نے موسیٰؔ کی کتاب میں نہیں پڑا، خُدا جب جلتی ہوئی
جھاڑی میں موسیٰؔ سے ہم کلام ہوا تو کیا کہا؟ یہ کہ 'میں ابرہامؔ کا خُدا، اضحاقؔ کا خُدا اور یعقوبؔ کا خُدا
ہو اُس وقت اُن کو مرے ایک عرصہ ہو گیا تھا۔ ۲۷ ''وہ زندوں کا خُدا ہے مُردوں کا تو نہیں۔ تُم
سخت گُمراہ ہو۔''

سب سے بڑا حُکم:

۲۸ شریعت کے ایک عالم نے سُن کر کہ یسُوعؔ نے اُنہیں اچھا جواب دیا ہے اُس سے پُوچھا
کہ، ''سب حُکموں میں سے بڑا حُکم کون سا ہے؟'' ۲۹ یسُوعؔ نے جواب دیا، ''سب سے بڑا حُکم یہ
ہے، اے اسرائیل سُن ! خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُدا ہے۔ ۳۰ ''پس تُو خُداوند اپنے خُدا سے
اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔
۳۱ ''اور دُوسرا حُکم جو اِس کے برابر ہے، یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ اور کوئی
دُوسرا حکم اِن سے بڑا نہیں۔'' ۳۲ شریعت کے عالم نے کہا، ''اُستاد ! تُو نے سچ کہا کہ خُدا ایک
ہے اور اُس کے سوا اور کوئی نہیں۔ ۳۳ ''اور یہ کہ اُسے اپنے سارے دل اور اپنی ساری عقل
اور ساری طاقت سے محبت کرنا اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنا تمام سوختنی قربانیوں اور
ذبیحوں سے بڑھ کر ہے۔'' ۳۴ یہ دیکھ کر کہ اُس نے دانائی سے جواب دیا ہے، یسُوعؔ نے اُس سے

کہا، "تُو خُدا کی باشاہی سے دُور نہیں۔" اُس کے بعد کسی نے اُس سے سوال کرنے کی جُرأت نہ
کی۔

کیا مسیح داؤد کا بیٹا ہے یا خُداوند کا:

۳۵ یسُوعؔ ہیکل میں تعلیم دے رہا تھا تو اُس نے پُوچھا، "شریعت کے اُستاد کیو ںمسیح کو داؤدؔ کا
بیٹا کہتے ہیں؟" ۳۶ داؤدؔ خُود رُوح القدس کی ہدایت سے کہتا ہے کہ:

"خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا،
'میرے دائیں طرف بیٹھ
جب تک میں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دُوں۔

۳۷ "داؤدؔ جب خُود مسیح کو خُداوند کہتا ہے تو پھر وہ کیسے اُس کا بیٹا ہو سکتا ہے؟" اور لوگ خُوشی
سے اُس کی باتیں سُنتے تھے۔

شریعت کے عُلما پر تنقید:

۳۸ یسُوعؔ نے تعلیم دیتے ہوئے یہ بھی کہا، "شریعت کے عالموں سے خبردار رہو۔ کیونکہ وہ لمبے
لمبے چوغے پہن کا بازاروں میںپھرنا پسند کرتے ہیں اور اِس بات سے خُوش ہوتے ہیں جب لوگ
جُھک کر اُنہیں سلام کریں۔ ۳۹ "یہ عبادتوں اور ضیافتوں میںسب سے آگے اور اہم جگہ پر بیٹھنے
کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ ۴۰ "یہ بے شرمی سےبیواؤں کے گھر ہڑپ کر جاتے ہیں۔ دکھاوے
کی لمبی لمبی دُعائیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سخت سزا ملے گی۔"

بیوہ کا ہدیہ:

۴۱ پھر وہ ہیکل میں ہدیے کے ڈَبّے کے نزدیک بیٹھ گیا اور لوگوں کو اُس میں ہدیہ ڈالتے دیکھنے
لگا۔ امیر ڈَبے میں بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔ ۴۲ پھر ایک غریب بیوہ آئی اور اُس نے صرف
دو چھوٹے سِکّے چندے میں ڈالے۔ ۴۳ یسُوعؔ نے شاگردوں کو بُلا کر کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں
اِس غریب بیوہ نے سب سے زیادہ ہدیہ دیا ہے۔ ۴۴ "کیونکہ باقی سب نے اپنے مال کا کچھ حصّہ ڈالا
مگر اِس بیوہ نے اپنی غریبی میں اپنا سب کچھ جو اُس کے پاس گُزر بسر کرنے کو تھا دے دیا۔"

ہیکل کی بربادی کی پیشن گوئی:

۱۳ اُس دن جب یسُوعؔ ہیکل سے باہر جا رہا تھا تو ایک شاگرد نے اُس سے کہا کہ اُستاد دیکھ
یہ عمارت کس قدر شاندار پتھروں سے بنی ہے۔ ۲ لیکن یسُوعؔ نے کہا، "کیا تُو یہ شاندار
عمارتیں دیکھ رہا ہے؟ ۔ لیکن یہ سب کی سب گرا دی جائیں گی۔ یہاں ایک پتھر پر پتھر باقی نہ رہے
گا۔"

مصیبتوں اور ایذا رسانی کی پیشن گوئی:

۳ جب وہ کوہِ زیتون پر ایک ایسی جگہ بیٹھے تھے جہاں سے ہیکل نظر آتی تھی۔ تو پطرسؔ، یعقوبؔ،
یُوحنّاؔ اور اندریاسؔ علیحدگی میں یسُوعؔ سے ملنے آئے۔ ۴ اُنھوں نے پُوچھا کہ یہ سب کب ہوگا؟ اور کیا
نشان ہو گا جب یہ باتیں پُوری ہونے کو ہوں گی؟

۵ یسُوعؔ نے کہا، "خبردار رہنا کوئی تُمھیں گُمراہ نہ کرے۔ ۶ "کیونکہ بُہت سے لوگ میرے نام
سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں وہ ہی ہوں اور بُہتیروں کو گُمراہ کریں گے۔ ۷ "اور جب تُم جنگوں
اور جنگوں کی افواہیں سُنو تو گھبرانا مت کیونکہ اِن کا ہونا لازمی ہے مگر اِس کے فوراً بعد خاتمہ نہ ہو گا۔

۸ "قوم پر قوم چڑھائی کرے گی اور ایک مُلک دُوسرے مُلک پر۔ جگہ جگہ زلزلے آئیں گے اور قحط
پڑے گا۔ مگر یہ باتیں مصیبتوں کا شُروع ہوں گی۔
۹ "جب یہ باتیں شُروع ہوں تو خبر دار رہنا کیونکہ تُم کو عدالتوں کے حوالے کیا جائے گا اور
عبادت خانوں میں تُمہیں پیٹا جائے گا۔ تُمہیں میرے نام کی خاطر بادشاہوں اور اختیار والوں کے
سامنے پیش کیا جائے گا یوں تُم اُنہیں میری گواہی دو گے۔ ۱۰ "کیونکہ ساری دُنیا میں خُوش خبری کا
سُنایا جانا ضروری ہے۔ ۱۱ "جب تُمہیں پکڑ کر تُم سے پُوچھ گُچھ کی جائے تو پہلے سے فکرمند نہ ہونا کہ
کیا کہیں گے۔ جو کچھ اُس وقت خُدا بتائے وہ کہنا کیونکہ تُم نہیں بلکہ پاک رُوح بولے گا۔ ۱۲ "بھائی
اپنے بھائی کے خلاف اُسے قتل کروانے کے لیے پکڑوائے گا اور باپ اپنے بچوں کو مروا ڈالے
گا اور بچے اپنے ماں باپ کے خلاف کھڑے ہو کر اُنہیں مروا ڈالیں گے۔ ۱۳ "تمام لوگ تُم سے
میری خاطر نفرت کریں گے مگر جو آخر تک برداشت کرے وہی نجات پائے گا۔"

اُجاڑنے والی مکروہ چیز:

۱۴ "جب تُم اُجاڑنے والی اُس مکروہ چیز کو اُس جگہ دیکھو جہاں اُسے ہونا روا نہیں (پڑھنے والا
سمجھ جائے) تو وہ جو یہودیہ میں ہیں پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔ ۱۵ "جو مکان کی چھتوں پر ہوں
کوئی چیز لینے نیچے نہ آئے۔ ۱۶ "جو کھیت میں ہوں اپنے کپڑے لینے کو پیچھے نہ لوٹے۔ ۱۷ "اُن دنوں
حاملہ عورتوں اور دُودھ پلانے والی ماؤں کے لیے بڑی مصیبت ہوگی۔ ۱۸ "دُعا کرو کہ یہ دن سردیوں
کے موسم میں نہ آئیں۔ ۱۹ "وہ دن ایسی مصیبت کے دن ہوں گے کہ جب سے یہ دُنیا بنی ہے، ا
یسے دن نہ کبھی آئے نہ کبھی آئیں گے۔ ۲۰ "اور اگر خُداوند اُن دنوں کو کم نہ کرتا تو کوئی بھی شخص نہ
بچتا۔ اُس نے اپنے برگزیدوں کی خاطر جن کو اُس نے چُنا ہے اِن دنوں کو کم کیا۔

۲۱ "اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو ! مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔ ۲۲ "اِس
لیے کہ بُہت سے جھُوٹے مسیح اور جھُوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے جو معجُزے اور نشان دکھا
کر اگر ممکن ہو تو خُدا کے چُنے ہوؤں کو بھی گُمراہ کر دیں۔ ۲۳ "پس میں نے پہلے ہی سے تُم کو بتا دیا ہے تا
کہ تُم خبردار رہو۔"

اِبنِ آدم کی آمد:

۲۴ "اِن مصیبتوں کے دنوں کے بعد سُورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔
۲۵ آسمان کے ستارے گر پڑیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ ۲۶ "تب ہر کوئی اِبن آدم
کو بادلوں میں بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتا دیکھے گا۔ ۲۷ "پھر وہ اپنے فرشتے کو بھیج کر زمین اور
آسمان کی انتہا تک اپنے چُنے ہوؤں کو اکٹھا کرے گا۔"

انجیر کے درخت کی مثال:

۲۸ "انجیر کے درخت سے ایک سبق سیکھو۔ جیسے ہی اُس کی ڈالیاں نرم ہوتی اور پتے
نکلنا شروع ہوتے ہیں تو تُم جان جاتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ ۲۹ "اِسی طرح جب تُم اِن باتوں
کو ہوتا دیکھو تو جان جاؤ کہ وقت قریب ہے بلکہ دروازہ پر کھڑا ہے۔ ۳۰ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں
جب یہ وقت آئے گا تو اُس وقت اِن لوگوں میں سے جو یہاں کھڑے ہیں کچھ لوگ زندہ ہوں گے۔
۳۱ "آسمان اور زمین مٹ جائیں گے مگر میرے مُنہ کی باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔
۳۲ "مگر اُس دن اور وقت کو کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ آسمان پر فرشتے بھی نہیں اور نہ ہی بیٹا۔
مگر صرف باپ جانتا ہے۔ ۳۳ "بس خبردار رہو۔ جاگتے رہو کیونکہ تُمہیں اُس وقت کا پتا نہیں کہ کب
آجائے۔

۳۴ "یسُوعؔ کی آمد اُس شخص کی مانند ہے جو ایک لمبے سفر پر جانے سے پہلے اپنے نوکروں کو کام
بانٹا اور چوکیدار کو حُکم دیا کہا اُس کے آنے تک جاگتا رہے۔ ۳۵ "پس تُم بھی جاگتے رہو کیونکہ تُم
نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئے گا۔ شام کو، آدھی رات کو، پَو پھٹتے وقت یا صُبح سویرے۔
۳۶ "ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آئے اور تُمہیں سوتا پائے۔ ۳۷ "جو میں سب سے کہتا ہوں وہ تُم سے
بھی کہتا ہوں کہ جاگتے رہو۔"

یسُوعؔ کے قتل کا منصوبہ:

۱۴ دو دن کے بعد عیدِ فسح اور بے خمیری روٹی کی عید تھی۔ سردار کاہن اور شریعت کے
عالم کوئی ترکیب سوچ رہے تھے کہ کس طرح یسُوعؔ کو پکڑ کر قتل کیا جائے کہ لوگوں کو
پتہ نہ چلے کیونکہ عید کے دن تھے۔ ۲ اور کہتے تھے کہ عید کے دنوں میں ہم یسُوعؔ کو پکڑ نہیں سکتے ایسا نہ
ہو کہ ہنگامہ ہو جائے۔

ایک عورت کا یسُوعؔ پر عطر ڈالنا:

۳ یسُوعؔ بیت عنیاہؔ میں شمعونؔ کوڑھی کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا۔ اِس دَوران ایک عورت نے
اندر آکر سنگِ مرمر کا عطر دان جس میں جٹا ماسی کا بیش قیمت عطر تھا کھول کر اُس کے سر پر ڈالا۔
۴ مگر کچھ شاگردوں نے اِس بات پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ عطر کیوں ضائع کیا گیا؟ ۵ کیونکہ
یہ عطر تین سو دینار کا بِک جاتا اور وہ پیسے غریبوں کو دیے جا سکتے تھے اور اُس عورت پر غصّہ کرنے
لگے۔

۶ لیکن یسُوعؔ نے کہا، "اُسے چھوڑ دو۔ کیوں اُسے تنگ کرتے ہو؟ اُس نے مُجھ سے بھلائی کی
ہے۔ ۷ "غریب تو ہمیشہ تُمہارے ساتھ رہیں گے اور جب چاہو تُم اُن کی مدد کر سکتے ہو۔ مگر میں کچھ

دیر کے لیے تُمھارے ساتھ ہوں۔ ۸ "یہ جو کچھ میرے ساتھ کر سکتی تھی اُس نے کیا۔ اُس نے
میرے مرنے سے پہلے ہی میرے کفن دفن کی تیاری یہ عطر ڈال کر کی ہے۔ ۹ "میں تُم سے سچ کہتا
ہوں کہ دُنیا میں جہاں کہیں بھی خُوش خبری کی منادی کی جائے گی۔ اِس کام کا بھی جو اِس عورت
نے میرے ساتھ کیا ہے ذکر ہو گا۔"

یہوداہؔ اسکریوتی کا یسُوعؔ کو پکڑوانے کا منصوبہ:

۱۰ تب یہوداہؔ اسکریوتی نے جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ سردار کاہنوں کے پاس جا کر یسُوعؔ
کو اُن کے حوالے کرنے کی بات کی۔ ۱۱ وہ اِس بات سے بہت خُوش ہوئے اور اُسے پیسے دینے کا
وعدہ کیا۔ پس وہ موقع کی تلاش میں رہا کہ کب یسُوعؔ کو اُن کے حوالے کرے۔

فسح کا کھانا:

۱۲ عید فطیر کے پہلے دن جب فسح کے برّے کو قُربان کیا جاتا ہے۔ یسُوعؔ کے شاگرد اُس کے
پاس آئے اور پُوچھا کہ تو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیرے لیے عیدِ فسح کا کھانا تیار کریں۔ ۱۳ اِس پر یسُوعؔ
نے شاگردوں میں سے دو کو یہ کہہ کر بھیجا، "شہر میں جاؤ تُمھیں ایک شخص پانی کا گھڑا اُٹھائے ملے گا۔
اُس کے پیچھے چلے جانا۔ ۱۴ "وہ جس گھر میں جائے اُس کے مالک سے پُوچھو۔ اُستاد کہتا ہے وہ
جگہ کہاں ہے جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھاؤں۔ ۱۵ "وہ تُمھیں ایک بڑا کمرہ اُوپر والی
منزل میں تیار کیا ہوا دکھائے گا، وہیں ہمارے لیے کھانا تیار کرو۔" ۱۶ لہٰذا شاگرد گئے اور جیسا یسُوعؔ
نے کہا تھا ویسا ہی پایا اور وہاں اُنہوں نے فسح کے کھانے کو تیار کیا۔
۱۷ شام کو یسُوعؔ وہاں اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ گیا۔ ۱۸ جب وہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے تو
یسُوعؔ نے کہا "میں تُم سے سچ کہتا ہوں تُم میں سے ایک جو میرے ساتھ کھانا کھاتا ہے مُجھے پکڑوائے

گا۔" ۱۹ یہ سُن کر سب شاگرد بُہت رنجیدہ ہوئے اور ہر ایک اُس سے پُوچھنے لگا، "کیا میں ہوں؟"
۲۰ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "وہ بارہ میں سے ایک ہے جو میرے ساتھ تھالی میں کھاتا ہے۔ ۲۱ "اِبنِ
آدم تو جیسا کلام میں لکھا ہے مارا جائے گا مگر اُس پر افسوس جس کے سبب سے وہ پکڑوایا جائے۔
اُس شخص کے لیے بہتر ہوتا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔"

عشائے ربانی:

۲۲ جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو یسُوعؔ نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور شاگردوں کو دے
کر کہا: "اِسے لو اور کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔" ۲۳ پھر پیالہ لے کر خُدا کا شُکر کیا اور اُنہیں دیا اور اُنہوں
نے اُس پیالے میں سے پیا۔ ۲۴ اور اُس نے کہا، "یہ مے وہ خُون ہے جو بہتوں کے لیے بہایا جائے
گا۔" [تاکہ خُدا اور انسان میں صلح کا نیا عہد قائم کرے] ۲۵ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں میں اُس دن
تک پھر مے نہیں پیوں گا جب تک خُدا کی بادشاہی میں نئی مے نہ پیوں۔" ۲۶ اِس کے بعد وہ حمد
کرتے ہوئے زیتون کے پہاڑ پر گئے۔

پطرسؔ کے انکار کی پیشن گوئی:

۲۷ تب یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "تُم سب آج رات مُجھے چھوڑ دو گے کیونکہ کلام میں یوں لکھا
ہے:

'میں چرواہے کو ماروں گا اور بھیڑیں بھاگ جائیں گی۔' ۲۸ "مگر میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تُم
سے پہلے گلیلؔ جاؤں گا اور تُم سے ملوں گا۔" ۲۹ پطرسؔ نے اُس سے کہا، "چاہے سب تُجھے چھوڑ
جائیں مگر میں تُجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔" ۳۰ یسُوعؔ نے جواب دیا، "میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں کہ
تُو آج ہی رات مُرغ کے دوبار بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کرے گا۔" ۳۱ مگر پطرسؔ نے

زور دے کر دوبارہ اِعلان کیا کہ نہیں ! میں ہر گز تیرا انکار نہ کروں گا بلکہ تیرے ساتھ مرنے کو بھی تیار
ہوں۔ باقی سب شاگردوں نے بھی اُسے نہ چھوڑنے کا وعدہ کیا۔

یسُوع گتسمنی باغ میں:

۳۲ پھر یسُوعؔ اور شاگرد اُس جگہ گئے جس کا نام گتسمنیؔ تھا۔ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، ”تُم یہاں
بیٹھو میں دُعا کرنے جاتا ہوں۔“
۳۳ لیکن اپنے ساتھ پطرسؔ، یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ کو لیا۔ وہ بُہت گھبرانے اور پریشان ہونے لگا۔
۳۴ اور اُن سے کہا، ”میری جان غم کے مارے نڈھال ہے ایسی کہ مرنے کو ہوں۔ تُم یہاں ٹھہرو
اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔“ ۳۵ اور تھوڑا آگے جا کے زمین پر گر کر دُعا کرنے لگا کہ اگر ہو سکے تو
اُسے اِس دُکھ کی گھڑی سے گزرنا نہ پڑے۔ ۳۶ اور پُکار کر کہا، ”ابّا ! اے باپ ! تیرے لیے کچھ بھی
ناممکن نہیں اگر ہو سکے تو اِس پیالہ کو میرے سامنے سے ہٹا لے۔ تو بھی میری نہیں بلکہ تیری مرضی
پُوری ہو۔“ ۳۷ تب وہ واپس آیا تو شاگرد سو رہے تھے۔ اُس نے پطرسؔ سے کہا: ”شمعونؔ تُو سوتا
ہے؟ کیا تُو میرے ساتھ ایک گھنٹہ بھی نہ گُزار سکا؟“
۳۸ ”جاگتے رہو۔ دُعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ رُوح تو تیار ہے مگر بدن کمزور ہے۔“ ۳۹ یسُوعؔ
دوبارہ جا کر وہی دُعا کرنے لگا۔ ۴۰ جب وہ واپس آیا تو پھر شاگردوںکو سوتا ہوا پایا۔ اُن کی آنکھیں نیند
سے بھری ہوئی تھیں اِس لیے وہ اُسے کچھ جواب نہ دے سکے۔ ۴۱ پھر تیسری بار اُن سے آکر کہا: ”تُم
اب تک سوتے اور آرام کر رہے ہو مگر وقت آگیا ہے کہ ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالے کیا جائے۔
۴۲ ”اُٹھو ! یہاں سے چلیں کیونکہ وہ شخص آتا ہے جو مجھے اُن کے حوالے کرے گا۔“

یسُوعؔ کا پکڑوایا جانا:

۴۳ یسُوعؔ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ یہُوداہؔ جو اُن بارہ میں سے ایک تھا وہاں آیا۔ اُس کے
ساتھ لوگوں کی ایک بھیڑ لاٹھیاں اور تلواریں لیے سردار کاہنوں، شریعت کے عالموں اور قوم کے
بزرگوں کی طرف سے آئی۔ ۴۴ اُس نے اُنہیں پہلے سے بتا رکھا تھا کہ میں جسے چُوموں وہی یسُوعؔ
ہے تُم اُسے گرفتار کر کے لیے جانا۔ ۴۵ یہُوداہؔ یسُوعؔ کے پاس گیا اور اُس سے کہا۔ "ربّی" اور
اُسے چُوما۔ ۴۶ اُنہوں نے یسُوعؔ کو پکڑ کر گرفتار کیا۔ ۴۷ پاس کھڑے ایک شاگرد نے اپنی تلوار کھینچ
کر سردار کاہن کے نوکر کا کان کاٹ دیا۔

۴۸ تب یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "تُم کیوں مُجھے پکڑنے کے لیے لاٹھیاں اور تلواریں لے کر آئے
ہو؟ کیا میں کوئی مُجرم ہوں۔ ۴۹ میں تو ہر روز ہیکل میں تمہارے ساتھ رہ کر تعلیم دیتا رہا تُم نے مُجھے
اُس وقت کیوں نہیں پکڑا۔ یہ اِس لیے ہے تاکہ کلام میں جو لکھا ہے وہ پُورا ہو۔"

۵۰ اُس وقت یسُوعؔ کے سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

۵۱ یسُوعؔ کے شاگردوں میں سے ایک جس نے صرف ایک باریک چادر اُوڑھ رکھی تھی کچھ
فاصلے پر یسُوعؔ کا پیچھا کرنے لگا۔ لوگوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی۔ ۵۲ تو وہ اپنی چادر چھوڑ
کر ننگا بھاگ گیا۔

یسُوعؔ عدالت عالیہ کے سامنے:

۵۳ وہ یسُوعؔ کو لے کر سردار کاہن کے گھر گئے جہاں سب سردار کاہن، شریعت کے اُستاد اور
بزرگ جمع تھے۔ ۵۴ اِتنے میں پطرسؔ جو ایک فاصلے سے اُس کا پیچھا کر رہا تھا، سردار کاہن کے صحن
کے اندر تک چلا گیا اور اُس کے ملازموں کے ساتھ بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔ ۵۵ گھر کے اندر سب

سردار کاہن اور یہودی کونسل مل کر یسُوعؔ کے خلاف اُسے قتل کرنے کا ثبوت ڈھونڈنے لگے مگر
کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ۵۶ بہت سی گواہیاں اُس کے خلاف دی گئیں مگر سب جھوٹی تھیں کیونکہ وہ
ایک دُوسرے سے ملتی نہیں تھیں۔ ۵۷ پھر اُن میں سے کچھ نے اُٹھ کر یہ گواہی دی۔ ۵۸ کہ ہم نے
اِسے یہ کہتے سُنا ہے کہ میں اِس ہیکل کو جو انسانوں کے ہاتھ سے بنی ہے، گرا دُوں گا اور تین دن کے
بعد دوبارہ ہیکل بناؤں گا جو انسانوں کے ہاتھ کی نہیں ہو گی۔ ۵۹ مگر اِس پر بھی سب کی گواہی ایک
نہیں ہو سکی۔

۶۰ تب سردار کاہن نے سب کے بیچ میں کھڑے ہو کر یسُوعؔ سے کہا کہ تُو کیوں جواب نہیں دیتا،
یہ سب تُجھ پر کیا الزام لگا رہے ہیں؟

۶۱ مگر یسُوعؔ خاموش رہا اور کچھ جواب نہ دیا۔ سردار کاہن نے پھر اُس سے پُوچھا، ”کیا تُو مسیح
ہے؟ مُقدس خُدا کا بیٹا؟“

۶۲ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، ”ہاں میں ہوں اور تُم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کے دہنی طرف
بیٹھا اور آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھو گے۔“

۶۳ یہ سُن کر سردار کاہن نے غصّے سے اپنے کپڑے پھاڑے اور کہا اَب ہمیں گواہوں کی کیا
ضرورت ہے؟ ۶۴ تُم سب نے خُود اِس کُفر کو سُنا ہے۔ تُمہارا کیا فیصلہ ہے؟ ۔ سب نے بلند آواز
میں کہا یہ قتل کے لائق ہے۔ ۶۵ بعض نے اُس پر تھُوکا اور اُس کی آنکھوں پر کپڑا باندھ کر مُکے
مارے اور کہا کہ نبوت سے بتا کہ تُجھے کس نے مارا۔ محافظوں نے تھپڑ مارتے ہوئے اُسے اپنے
قبضے میں کیا۔

پطرسؔ کا انکار:

۶۶ اِس دَوران پطرسؔ صحن میں تھا تو سردار کاہن کے ایک نوکر انی وہاں آئی۔ ۶۷ اُس نے
پطرسؔ کو غور سے دیکھا جو آگ کے پاس بیٹھا تھا۔ اور اُس سے کہا، تُو بھی اُس ناصری یسُوعؔ کے
ساتھ تھا۔ ۶۸ پطرسؔ نے انکار کرتے ہوئے جواب دیا، ”مُجھے نہیں پتا تُو کیا کہہ رہی ہے۔“ اور یہ
کہہ کر وہ صحن کے دروازے کی طرف گیا اور مُرغ نے بانگ دی۔
۶۹ پھر جب اُس نوکرانی نے اُسے دروازے کے پاس کھڑے دیکھا تو پاس کھڑے لوگوں سے
کہا کہ یہ بھی اُن کا ساتھی ہے۔ ۷۰ پطرسؔ نے پھر اُس کا انکار کیا۔ تھوڑی دیر بعد اُس کے ساتھ
کھڑے لوگوں نے بھی اُس سے کہا، تُو یقیناً اُن میں سے ایک ہے کیونکہ تُو گلیلیؔ ہے۔ ۷۱ پطرسؔ
نے قسم کھاتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ مُجھ پر لعنت اگر میں جھُوٹ بولوں میں اُس شخص کو
نہیں جانتا جس کی تُم بات کر رہے ہو۔
۷۲ اُس وقت مُرغ نے دُوسری بار بانگ دی۔ پطرسؔ کو یسُوعؔ کی یہ بات یاد آئی کہ، ”تُو مُرغ کے
دو بار بانگ دینے سے پہلے میرا تین بار انکار کرے گا۔“ یہ یاد آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

پیلاطسؔ کے سامنے:

۱۵ صبح سویرے ہی سردار کاہنوں نے بزرگوں، شریعت کے اُستادوں اور ساری کونسل
کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا اور یسُوعؔ کو باندھ کر پیلاطسؔ کے سامنے لائے۔ ۲ پیلاطسؔ
نے یسُوعؔ سے پُوچھا کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ اُس نے جواب دیا، ”تُو خُود کہتا ہے۔“ ۳ مگر
سردار کاہن اُس پر بہت سے الزام لگاتے رہے۔ ۴ پیلاطسؔ نے پھر پُوچھا کہ یہ سب تیرے خلاف

کتنے الزام لگا رہے ہیں۔ کیا تُو اِن کا جواب نہیں دے گا؟ ۵ مگر یسُوعؔ نے کچھ جواب نہ دیا۔ اِس پر
پیلاطُسؔ بہت حیران ہوا۔

۶ دستُور کے مطابق ہر سال ایک قیدی کو جسے لوگ چُنتے تھے عیدِ فسح پر رہا کر دیا جاتا تھا۔ ۷ اُس
وقت قیدیوں میں ایک قیدی جس کا نام براباؔ تھا جو ایک انقلابی تھا اور جس نے قتل کیا تھا۔ ۸ لوگوں
نے پیلاطُسؔ سے مطالبہ کیا کہ دستوُر کے مطابق ہمارے لیے ایک قیدی کو رہا کر۔ ۹ تو پیلاطُسؔ نے
اُن سے پُوچھا کیا تُم چاہتے ہو کہ میں تُمہارے لیے یہُودیوں کے بادشاہ کو رہا کروں۔ ۱۰ وہ اِس بات
کو سمجھتا تھا کہ سردار کاہنوں نے حسد میں یسُوعؔ کو اُس کے حوالے کیا تھا۔ ۱۱ مگر سردار کاہنوں نے
لوگوں کو اُکسایا کہ پیلاطُسؔ سے براباؔ کی رہائی مانگ لیں۔ ۱۲ پیلاطُسؔ نے پھر اُن سے پُوچھا: تو پھر میں
اِس شخص کا جو تُمہارا بادشاہ ہے کیا کروں؟ ۱۳ اُنہوں نے چِلّا چِلّا کر کہا کہ اِسے مصلوب کر۔ ۱۴ مگر
پیلاطُسؔ نے اُن سے پُوچھا کہ اِس نے کیا قصور کیا ہے؟

۱۵ پھر اُس نے لوگوں کو خُوش کرنے کے لیے براباؔ کو چھوڑ دیا اور یسُوعؔ کے کوڑے لگوا کر
مصلوب کرنے کے لیے حوالے کر دیا۔

۱۶ پیلاطُسؔ کے سپاہی یسُوعؔ کو اُس کے محل (پرَیتوریُنؔ) کے صحن میں لے گئے اور ساری پلٹن
کو بُلا لیا۔

۱۷ اُنہوں نے یسُوعؔ کو جامنی رنگ کی پوشاک پہنائی اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا۔
۱۸ اور اُسے سلام کیا اور تمسخر کرتے ہوئے کہنے لگے، 'اے یہودیوں کے بادشاہ! آداب!' ۱۹ وہ
چھڑی سے اُس کے سر پر مارتے اور اُس پر تھُوکتے اور ٹھٹّھا کرتے ہوئے اُسے جُھک کر سجدہ کرنے
لگے۔

یسُوعؔ کا مصلُوب ہونا:

۲۰ اُس کا کافی مذاق اُڑا لینے کے بعد اُنہوں نے اُس کی جامنی پوشاک اُتار کر اُسے مصلوب
کرنے کے لئے لے گئے۔

۲۱ راستے میں ایک راہ گیر جس کا نام شمعُونؔ تھا اور سکندرؔ اور روفسؔ کا باپ اور لبیاؔ کے شہر
کرینؔ کا تھا۔ وہ اپنے گاؤں سے آرہا تھا کہ اُنہوں نے اُسے پکڑ کر یسُوعؔ کی صلیب اُٹھانے کو کہا۔
۲۲ وہ اُسے گُلگتا پر لائے جس کا ترجمہ کھوپڑی کی جگہ ہے۔ ۲۳ اُنہوں نے اُسے مُرملی مَے پینے کو دی
مگر اُس نے پینے سے انکار کر دیا۔

۲۴ تب سپاہیوں نے اُسے کیلوں کے ساتھ صلیب پر لٹکا دیا۔ اور اُس کے کپڑوں پر قُرعہ ڈال
کر آپس میں بانٹ لیے۔ ۲۵ جب اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا تو صُبح کے نو بجے تھے۔ ۲۶ اُنہوں
نے ایک تختی پر اُس کے خلاف اُس کے اِلزام کو لکھ کر اُس کے سر سے اُوپر لگایا: یہودیوں کا
بادشاہ۔ ۲۷ دو ڈاکو بھی اُس کے ساتھ مصلوب کیے گئے ایک اُس کی دہنی اور دُوسرا اُس کی بائیں
طرف۔ ۲۸ کچھ یونانی نسخوں کے مطابق یوں یہ نوشتہ پُورا ہُوا کہ 'وہ بدکاروں میں گنا گیا'۔

۲۹ پاس سے گزرنے والے سر ہلا ہلا کر اُس پر کُفر بکتے اور کہتے، 'واہ! تُو تو کہتا تھا کہ میں ہیکل
کو گرا دونگا اور اُسے تین دن میں پھر بنا دوں گا'۔ ۳۰ اپنے آپ کو بچا اور صلیب پر سے نیچے اُتر
آ۔ ۳۱ سردار کاہن اور شریعت کے اُستاد بھی یسُوع کا ٹھٹّھا اُڑانے لگے اور کہنے لگے کہ اِس نے
اوروں کو تو بچایا مگر اپنے آپ کو نہ بچا سکا۔ ۳۲ اگر یہ واقعی مسیح ہے اور اسرائیل کا بادشاہ ہے تو
صلیب سے نیچے اُتر آئے! ہم اِس پر ایمان لے آئینگے۔ وہ ڈاکو بھی جو اُس کے ساتھ مصلُوب
ہوئے تھے اُس کی بے عزتی کرنے لگے۔

یسُوعؔ کی موت:

۳۳ دوپہر بارہ بجے کے قریب سارے ملک میں اندھیرچھا گیا اور تین گھنٹے تک رہا۔ ۳۴ پھر تین بجے
کے قریب یسُوعؔ نے چِلّا کر کہا، ”اِلوہی اِلوہی لما شبقتنی؟“ جس کا مطلب ہے: ”اَے میرے خُدا،
اَے میرے خُدا تُونے مُجھے کیوں چھوڑ دیا؟“
۳۵ کچھ لوگ جو پاس کھڑے تھے نہ سمجھ سکے اور کہا کہ دیکھو! وہ ایلیاہؔ کو بُلاتا ہے۔ ۳۶ اُن میں
سے ایک شخص نے دَوڑ کر سپنج کو سرکہ میں ڈبو کر اور چھڑی پر رکھ کر اُسے پینے کو دیا اور کہا ٹھہرو!
ذرا دیکھیں کہ ایلیاہؔ اُسے بچانے آتا ہے یا نہیں۔ ۳۷ پھر یسُوعؔ نے بڑی آواز سے چِلّا کر دَم دے دیا۔
۳۸ اُس وقت ہیکل کے مَقدِس کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹُکڑے ہو گیا۔ ۳۹ اُس فوجی
افسر نے جو صلیب کے سامنے کھڑا تھا دیکھ کر کہ، ”یسُوعؔ نے کس طرح جان دی اور اُس وقت
کیا ہوا، تو کہا بے شک! یہ آدمی خُدا کا بیٹا تھا۔“
۴۰ وہاں کچھ عورتیں ایک فاصلے پر اُسے دیکھ رہی تھیں اُن میں مریمؔ مگدلینی، چھوٹے یعقوبؔ اور
یوسیسؔ کی ماں مریم آور سلومی تھیں۔ ۴۱ یہ اُس وقت سے اُس کے ساتھ تھیں اور اُس کی خدمت
کرتی تھیں جب وہ گلیلؔ میں تھا۔ اِن کے علاوہ اور بھی عورتیں اُنکے ساتھ یروشلیمؔ سے آئی تھیں۔

یسُوعؔ کا دفن:

۴۲ یہ سب کچھ جمعہ کے دن ہُوا جو کہ سبت کی تیاری کا دن تھا اور شام ہو گئی تھی۔ ۴۳ یُوسف
آرمتی، جو یہودی کونسل کا رُکن اور خُدا کی بادشاہی کا منتظر تھا، پیلاطُسؔ کے پاس گیا اور یسُوعؔ کی
لاش مانگی۔ ۴۴ پیلاطُسؔ یہ سُن کر حیران ہوا کہ یسُوعؔ مر گیا ہے۔ لہٰذا اُس نے اپنے فوجی افسر کو
بُلایا اور اُس سے یسُوعؔ کی موت کی تصدیق کی۔ ۴۵ جب افسر سے معلوم ہوا کہ وہ مر گیا تو لاش

یوسفؔ کے حوالے کردی۔ ۴۶ یوسفؔ نے ایک قیمتی چادر کفن کے لیے خریدی اور یسُوعؔ کی لاش
کو صلیب پر سے اُتار کر اُس میں لپیٹا اور اُسے چٹان میں کھُدی ایک قبر میں رکھ کر ایک بھاری پتھر
اُس کے مُنہ پر رکھ دیا۔ ۴۷ مریمؔ مگدلینی اور یوسیسؔ کی ماں مریمؔ دیکھتی رہیں کہ یسُوعؔ کی لاش کہاں
رکھی گئی ہے۔

مسیح کا جی اُٹھنا:

۱۶ ہفتے کی شام جب سبت کا دن گُزر گیا تو مریمگدلینی اور یعقوبؔ کی ماں اور سلومیؔ نے
یسُوعؔ کی لاش پر ملنے کے لیے خوشبودار مصالحے خریدے۔ ۲ اور اتوار کے دن صُبح
سویرے سُورج نکلنے کے وقت قبر پر گئیں۔

۳ راستے میںجاتے ہوئے وہ یہ بات کرتی جا رہی تھیں کہ قبر پر سے بھاری پتھر کون ہٹائے گا۔
۴ مگر جب وہ وہاںپہنچیں تو پتھر کو قبر پر سے ہٹا ہوا دیکھا۔ یہ پتھر بُہت بڑا تھا۔ ۵ جب وہ قبر کے اندر
گئیں تو ایک جوان کو سفید لباس میں دہنی طرف بیٹھے دیکھا۔ اُسے دیکھ کر وہ بُہت گھبرا گئیں۔ ۶ مگر
فرشتے نے کہا: گھبراؤ مت۔ تُم یسُوعؔ ناصری کو ڈھونڈ رہے ہو۔ وہ یہاں نہیں ہے وہ جی اُٹھا ہے۔
دیکھو! یہ وہ جگہ ہے جہاں اُسے رکھا گیا تھا۔

۷ اَب جا کر اُس کے شاگردوں کو اور پطرسؔ، کو خبر کرو کہ یسُوعؔ گلیل کو جائے گا اور تُم سے
پہلے وہاں موجُود ہو گا۔ تُم وہاں اُسے دیکھو گے جیسا اُس نے کہا تھا۔ ۸ اور وہ قبر سے کانپتے ہوئے
نکل کر بھاگیں کیونکہ اُن پر دہشت طاری تھی اور کسی سے کوئی بات نہ کی کیونکہ ڈرتی تھیں۔

یسُوعؔ کا مریمؔ مگدلینی اور شاگردوں کو نظر آنا:

٩ اتوار کو صُبح جی اُٹھنے کے بعد یسُوعؔ سب سے پہلے مریمؔ مگدلینی کو دکھائی دیا جس میںسے سات
بدرُوحیں نکا لیںتھیں۔
١٠ وہ بھاگتی ہوئی اُس کے شاگردوں کے پاس گئیں جو ماتم کرتے اور روتے تھے اور اُنہیں اِس
بات کی خبر دی۔
١١ مریمؔ نے انُھیں بتایا کہ یسُوعؔ زندہ ہے اُس نے خُود اُسے دیکھا ہے۔ مگر اُنہیں نے اُس کا یقین
نہیں کیا۔ ١٢ بعد میں وہ دو شاگردوں پر راہ میںظاہر ہُوا جب وہ گاؤں جا رہے تھے۔ ١٣ اُنہوں نے بھی
جا کر اپنے باقی ساتھیوں کو بتایا مگر اُنہوں نے اُن کا بھی یقین نہ کیا۔
١٤ اِس کے بعد وہ اُن گیارہ شاگردوں کو جب وہ کھانا کھا رہے تھے دکھائی دیا اور اُن کی بے
اعتقادی اور سخت دلی کے سبب سے ملامت کی۔ کیونکہ اُنہوں نے اُن کا یقین نہیں کیا جنہوں
نے یسُوعؔ کو جی اُٹھنے کے بعد دیکھا اور آکر اُنہیں خبر دی۔
١٥ پھر یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "ساری دُنیامیں جا کر سب کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔
١٦ "جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ مگر جو ایمان نہ لائے وہ مُجرم ٹھہرے گا۔
١٧ "اور جو ایمان لائیں گے اُن کے درمیان مُعجزات ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدرُوحوں کو
نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیںبولیں گے۔ ١٨ "وہ سانپوں کو اُٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی
چیز پیئنگے تو وہ اُنہیں کوئی نقصان نہ پُہنچائے گی۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو بیمار اچھے ہو جائیں
گے۔"

١٩ جب خُداوند یسُوعؔ شاگردوں کو حُکم دے چُکا تو آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور آسمان پر خُدا کے
دہنے جا بیٹھا۔ ٢٠ پھر شاگرد ہر جگہ جا کر منادی کرنے لگے اور خُداوند یسُوعؔ اُن کے ذریعے کام کرتا
رہا۔ وہ اُن کی منادی کو معجزات کے ذریعے ثابت کرتا رہا۔ آمین !

لُوقا

۱ بہت سے لوگوں نے اِس بات کا اِرادہ کیا کہ اُن تمام باتوں کو جو ہمارے درمیان یقیناً واقع
ہوئیں اُنھیں ترتیب وار لکھیں۔ ۲ یہ باتیں ہم تک کلام کے اُن خادموں کے ذریعے پہنچیں
جو اِن کے گواہ ہیں، جنھوں نے اِنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔
۳ اے مُعزّز تھیُفلُیس! میں نے بھی یہ اِرادہ کیا ہے کہ سب باتوں کی تحقیق کرکے ٹھیک ٹھیک
تُمہارے لیے ترتیب وار لکھوں۔ ۴ تاکہ جو باتیں تُم کو سکھائی گئی ہیں اُن کی سچائی پر پورے طور
سے یقین کر لو۔

یُوحنا بپتسمہ دینے والے کی پیدائش کی پیشن گوئی:

۵ جب ہیرودیس یہودیہ کا بادشاہ تھا۔ کاہنوں کے ایک فرقے اَبِیّاہ سے ایک کاہن زکریاہ تھا جس
کی بیوی اِلیشبِع تھی جو ہارون کی نسل سے تھی۔ ۶ دونوں خُدا کے نزدیک راستباز تھے اور خداوند کے
سارے احکام اور ہدایات پر احتیاط سے چلتے تھے۔ ۷ اور اُن کے کوئی اَولاد نہ تھی کیونکہ اِلیشبعؔ
بانجھ تھی اور وہ دونوں بُوڑھے تھے۔ ۸ جب زکریاہ کاہن اپنے فرقے کی باری کے مطابق خُدا کے
حضور کہانت کی خدمت کر رہا تھا۔ ۹ کہانت کے دستُور کے مطابق خداوند کے مَقدِس میں خوشبُو
جلانے کے لیے زکریاہ کے نام کا قُرعہ نکلا۔ ۱۰ ساری جماعت خوشبُو جلانے کے وقت باہر دُعا کر
رہی تھی۔
۱۱ تب خداوند کا فرشتہ اُسے خُوشبو کے مذبح کے دہنی طرف کھڑا دکھائی دیا۔ ۱۲ زکریاہ فرشتے کو
دیکھ کر نہایت گھبرا گیا اور اُس پر خُوف چھا گیا۔ ۱۳ مگر فرشتے نے اُس سے کہا، ’زکریاہ! خوف نہ

کر! خُدا نے تیری دُعا سُن لی ہے، تیری بیوی اِلیشبع َسے تیرے ہاں ایک بیٹا ہو گا، تُو اُس کا نام یُوحنّاؔ
رکھنا۔ ۱۴ اُس کے پیدا ہونے پر تُجھے بڑی خُوشی اور شادمانی ملے گی اور بُہت سے لوگ خُوش ہوں
گے۔ ۱۵ وہ خُدا کی نظر میں بڑا قابلِ عزت ہو گا اور کبھی مَے اور شراب کو نہ چھوئے گا، بلکہ ماں
کے پیٹ ہی میں رُوح القدس سے معمور ہو گا۔ ۱۶ اور قوم بنی اسرائیل کے بُہت سے لوگوں کو
اپنے مالک خُدا کے پاس واپس لے آئے گا۔ ۱۷ وہ ایلیاہؔ کی رُوح اور قُوت میںخُداوند (یسوعؔ) کے
آگے آگے چلے گا۔

باپ کے دِلوں کو اپنے بچوں کی طرف اور نافرمانوں کو فرمابرداری کی طرف پھیرے گا (ملاکی ۴:
۵-٦) اور قوم کو خُداوند (یسوعؔ) کی آمد کے لیے تیار کرے گا۔

۱۸ زکریاہؔ نے فرشتے سے پوچھا، "میں اِس بات کا کیسے یقین کروں؟ کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور
میری بیوی بھی کافی عمر کی ہے۔" ۱۹ فرشتے نے جواب دیا دیکھ! میں جبرائیلؔ ہوں اور خُدا کے
حضور کھڑا رہتا ہوں۔ مُجھے بھیجا گیا ہے کہ تُجھے اِن باتوں کی خُوشخبری دُوں۔ ۲۰ چونکہ تُو نے اِن
باتوں کا یقین نہیں کیا اِس لیے تُو اُس دن تک خاموش رہے گا اور بول نہ سکے گا جب تک کہ لڑکا پیدا
نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہ باتیں اپنے وقت پر پوری ہوں گی۔ ۲۱ لوگ مَقدِس کے باہر زکریاہؔ کے انتظار
میں حیران تھے کہ اُسے باہر آنے میں اتنی دیر کیوں لگی۔ ۲۲ جب وہ مقدس سے باہر آیا تو کوئی بات نہ
کرسکا، محض اشارے کرتا تھا۔ لوگ سمجھ گئے کہ اُس نے مَقدِس میں کوئی رویا دیکھی ہے اور وہ گونگا
ہی رہا۔

۲۳ جب ہیکل میں اُس کی خدمت کے دِن پورے ہوئے تو وہ اپنے گھر واپس لَوٹا۔

۲۴ تھوڑے دِنوں کے بعد اُس کی بیوی اِلیشبعؔ حاملہ ہوئی اور پانچ مہینے گھر ہی میں رہی۔ ۲۵ اور
یہ کہتی تھی، 'خُدا مُجھ پر مہربان ہوا اور میرے بانجھ پن کی رسوائی مُجھ سے دُور کی۔'

یسُوعؔ کی پیدایش کی پیشن گوئی:

۲۶ چھٹے مہینے (اِلیشبعؔ کے حمل کے) جبرائیلؔ کو خُدا کی طرف سے گلِیل کے ایک شہر ناصرةؔ
میں ایک کُنواری کے پاس بھیجا گیا جس کا نام مریمؔ تھا۔ ۲۷ اور اُس کی منگنی داودؔ کے گھرانے کے
ایک مرد یوسفؔ سے ہوئی تھی۔ ۲۸ فرشتے نے اندر آکر کہا، "سلام! تُجھ پر خُدا کا خاص فضل ہوا
ہے۔ خُدا تیرے ساتھ ہے۔ تُو عورتوں میں مبارک ہے۔" ۲۹ مریمؔ گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ اِس
سلام کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ ۳۰ مگر فرشتے نے اُس سے کہا، "اے مریمؔ خُوف نہ کر، تُجھ پر خُدا کا
فضل ہوا ہے۔" ۳۱ "تُو حاملہ ہو گی اور تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا، تو اُس کا نام یسُوعؔ (نجات
دینے والا) رکھنا۔" ۳۲ وہ نہایت عظیم ہو گا اور خُدا کا بیٹا کہلائے گا اور خُداوند خُدا اُس کے باپ،
داوُدؔ کا تخت اُسے دے گا۔ ۳۳ وہ (یسُوعؔ) یعقوبؔ کے گھرانے پر ہمیشہ تک بادشاہی کرے گا اور
اس کی بادشاہی کبھی ختم نہ ہو گی۔ ۳۴ مریمؔ نے فرشتے سے پُوچھا، "یہ کیسے ممکن ہے، میں (کُنواری
ہوں) کسی مرد کو نہیں جانتی۔" ۳۵ فرشتے نے جواب میں کہا، "رُوح القدس تُجھ پر نازل ہوگا اور
خدا کی قدرت تُجھ پر چھا جائے گی، اِس وجہ سے وہ بچہ مُقدّس (پاک) ہو گا اور خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔
۳۶ "تیری رِشتہ دار اِلیشبعؔ جو بانجھ تھی، اُس کا بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اور اب اُس کو
چھٹا مہینہ ہے۔ ۳۷ "کیونکہ خُدا کے لیے کچھ بھی نا ممکن نہیں۔"

۳۸ تب مریمؔ نے جواب دیا، "دیکھ میں خُداوند کی بندی ہو میری زندگی میں تیرا کلام پورا ہو۔" تب
فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا۔

مریمؔ کا اِلیشبعؔ کے گھر جانا:

۳۹ کچھ دنوں بعد مریمؔ تیار ہو کر جلدی سے پہاڑی علاقے میں یہُودیہؔ کے ایک شہر کو گئی۔ ۴۰ وہاں
وہ زکریاہؔ کے گھر گئی اور اِلیشبعؔ کو سلام کیا۔ ۴۱ مریمؔ کی آواز سُن کر بچّہ اِلیشبعؔ کے رحِم میں اُچھل
پڑا اور اِلیشبعؔ پاک رُوح سے بھر گئی۔ ۴۲ اور خُوشی کے ساتھ بلند آواز میں مریمؔ سے کہا، ”خُدا نے
تُجھے سب عورتوں سے زیادہ مبارک ٹھہرایا ہے اور تیرا بچّہ بھی مبارک ہے۔ ۴۳ ”اور مُجھ پر اتنا
فضل کیسے ہوا کہ میرے خداوند (مالک) کی ماں میرے پاس آئی؟“ ۴۴ ”جیسے ہی میں نے تیری آواز
سُنی، بچّہ میرے رحِم میں اُچھل پڑا۔ ۴۵ ”اور تُو مبارک ہے جو ایمان لائی کہ جو کچھ خُدا نے فرمایا
ہے پُورا ہو گا۔“

مریمؔ کا حمد کا گیت گانا:

۴۶ پھر مریمؔ نے کہا:

”میری جان خُداوند کی بڑائی کرتی ہے
۴۷ اور میری رُوح اپنے نجات بخش، خُدا میں خُوش ہے۔
۴۸ اُس نے اپنی بندی کی پستی پر نظر کی،
اَب سے ہر زمانے کے لوگ مُجھے مبارک کہیں گے۔
۴۹ اُس قادِر نے میرے لیے بڑے بڑے کام کیے
اُس کا نام پاک ہے۔
۵۰ اور اُس کی رحمت اُن پر پُشت در پُشت رہتی ہے،
جو اُس کا خوف مانتے ہیں۔

۵۱ اُس نے اپنے زورِ بازو سے زبردست کام کئے،
اور جن کا دل گھمنڈ اور غرور سے بھرا ہے اُن کو تتّر بتّر کیا۔
۵۲ اُس نے حاکموں کو اُنکے تخت سے گرا دیا،
اور فروتنوں کو سرفراز کیا۔
۵۳ اُس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے سیر کیا،
اور امیروں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔
۵۴ اُس نے اپنے خادم اِسرائیلؔ (یعقوبؔ) کی مدد کی،
اور اپنی رحمت کو (جِس کا وعدہ ابرہامؔ سے کیا تھا) یاد رکھا۔
۵۵ اُس کی رحمت ابرہامؔ اور اُس کی نسل پر ہمیشہ رہے گی،
جیسا اُس نے ہمارے باپ دادا سے کہا تھا۔"
۵۶ مریمؔ تقریباً تین مہینے اِلیشبِعؔ کی ساتھ رہنے کے بعد واپس اپنے گھر چلی گئی۔

یُوحنا بپتسمہ دینے والے کی پیدایش:

۵۷ جب اِلیشبِعؔ کے بچّے کی پیدائش کا وقت آیا تو اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ ۵۸ جب اُس کے
پڑوسیوں اور رشتے داروں کو خبر ہوئی کہ خُدا کی رحمت اُس پر ہوئی ہے تو اُس کے ساتھ مل کر
خُوشی منائی۔
۵۹ لڑکا جب آٹھ دن کا ہوا تو وہ اُس کا ختنہ کرنے کے لیے آئے۔ اُنھوں نے اُس کا نام اُس کی
باپ کے نام پر زکریاہؔ رکھنا چاہا۔
۶۰ مگر اُس کی ماں اِلیشبِعؔ نے کہا، "اِس کا نام یُوحنّاؔ رکھا جائے۔"

۶۱ اُنہوں نے اُس سے کہا، "تیرے خاندان میں یہ نام کسی کا نہیں۔" ۶۲ پھر اُنہوں نے بچّے
کے باپ زکریاہؔ سے اِشاروں میں پُوچھا کہ وہ اُس کا کیا نام رکھنا چاہتا ہے۔ ۶۳ زکریاہؔ نے ایک تختی
منگوا کر اُس کا نام یُوحنّاؔ لکھا جِس پر سب حیران ہو گئے۔
۶۴ اُسی وقت ایک دم اُس کی زبان کُھل گئی اور وہ خداوند کی حمد کرنے لگا۔ ۶۵ اِس بات سے
تمام ہمسایوںپر خوف اور حیرانگی چھا گئی۔ یہودیہؔ کے تمام پہاڑی علاقے میں اِس بات کا چرچا ہونے
لگا۔ ۶۶ جتنوں نے یہ بات سُنی وہ تعجب کرنے اور سوچنے لگے کہ یہ بچّہ بڑا ہو کر کیسا ہو گا؟ کیونکہ
خداوند کا ہاتھ اُس پر تھا۔

زکریاؔہ کی نبوت:

۶۷ اُس کا باپ زکریاہؔ رُوح سے بھر کر نبوُّت کرنے لگا:

۶۸ "خداوند اسرائیلؔ کے خُدا کی حمد ہو،
کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو چھڑانے کے لیے آیا ہے
۶۹ اُس نے اپنے خادم دائودؔ کے گھرانے سے،
ایک زورآور نجات دہندہ ہمارے لیے کھڑا کیا۔
۷۰ (جیسا اُس نے بہُت پہلے سے اپنے پاک نبیوں کی زبانی وعدہ کیا تھا)
۷۱ اَب ہم اپنے دُشمنوںاور اپنے نفرت رکھنے والوں سے نجات پائیں گے۔
۷۲ وہ ہمارے باپ دادا سے رحیم رہا،
اور اپنے مُقدس عہد کو یاد رکھا۔
۷۳ اُس عہد کو جِس کی قسم، اُس نے ہمارے باپ ابرہامؔ سے کھائی تھی۔

۷۴ کہ وہ ہمیں دشمنوں کے ہاتھ سے چُھڑائے گا تاکہ ہم،
ہم بے خُوف خُدا کی عبادت کرسکیں۔
۷۵ عمر بھر پاکیزگی اور راستبازی سےاُس کے حضور
۷۶ اور تُو اے بیٹے ! خُدا تعالیٰ کا نبی کہلائے گا،
کیونکہ تُو خداوند (یسُوعؔ مسیح) کے آگے اُسکی راہ تیار کرے گا۔
۷۷ اور تو اُس کے لوگوں کو بتائے گا کہ کس طرح،
گُناہوں کی معافی سے نجات حاصل کریں۔
۷۸ کیونکہ ہمارا خدا بُہت رحیم ہے، اُس کی رحمت،
صُبح کے نور کی مانند ہم پر چمکے گی۔
۷۹ اور اُن پر جو اندھیرے اور موت کے سایہ میں بیٹھے ہیں روشنی کرے
اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر ڈالے۔"
۸۰ اور وہ لڑکا (یُوحنّاؔ) بڑا ہوتا گیا، اور رُوح میں طاقت پاتا گیا، اوراسرائیلؔ میں خدمت شروع
کرنے سے پہلے جنگلوں میں رہا۔

یسُوعؔ کی پیدائش:

۲ اُن دنوں روم کے شہنشاہ اَوگُوستُسؔ نے یہ حکم جاری کیا کہ روم کی ساری سلطنت میں
لوگوں کی نام لکھے جائیں۔ ۲ یہ پہلی مردم شماری سُوریہؔ کے حاکم کوِرنیسؔ کے زمانے میں ہوئی۔
۳ سب لوگ نام لکھوانے اپنے اپنے شہر میں گئے۔ ۴ یُوسف بھی گلیلؔ کے شہر ناصرۃؔ سے یہودیہؔ
میںداؤدؔ کے شہر بیت لحمؔ گیا، کیونکہ وہ داؤدؔ کی نسل اور گھرانے سے تھا۔ ۵ وہ مریمؔ کو بھی جو اُس کی

منگیتر تھی اور حاملہ تھی، ساتھ لے کر نام لکھوانے گیا۔ ۶ جب وہ وہاں تھے تو بچّے کی پیدائش کا
وقت آگیا۔ ۷ اور مریمؔ کے پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا، اُس نے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ
مسافر خانے میں اُن کو کوئی کمرہ نہ ملا۔

چرواہے اور فرشتے:

۸ قریب ہی میدان میں چرواہے رہتے تھے۔ وہ رات کو اپنی بھیڑوں کی رکھوالی کر رہے تھے۔
۹ اچانک ایک فرشتہ اُن کے درمیان آکھڑا ہوا اور خداوند کا جلال اُن کے گرد چمکا اور وہ نہایت
ڈر گئے۔ ۱۰ فرشتے نے اُن سے کہا، "ڈرو مت! میں تُمہارے لیے اِیسی خُوش خبری لایا ہوں جو
تمام لوگوں کے لیے بڑی خُوشی کا باعث ہو گی۔ ۱۱ آج ہی تُمہارے لیے ایک نجات دہندہ یعنی
مسیح خداوند، داؤدؔ کی شہر بیت لحمؔ میں پیدا ہوا ہے۔ ۱۲ اور اُسے پہچاننے کے لیے یہ نشان ہے کہ تُم
ایک بچّے کو کپڑے میں لپٹا چرنی میں پڑا پاؤ گے۔ ۱۳ ایک دم آسمان سے فرشتوں کا ایک لشکر اُس
فرشتے کے ساتھ خُدا کی حمد کرنے اور یہ کہنے لگا کہ:

۱۴ "آسمان پر خدا کو جلال ملے اور زمین پر اُن لوگوں کی
لیے سلامتی جن سے خُدا خُوش ہے۔"

۱۵ جب فرشتے اُن کی پاس سے واپس آسمان پر چلے گئے تو چرواہوں نے آپس میں کہا، "آؤ ہم
بیت لحمؔ چلیں اور جن باتوں کی خداوند نے ہمیں خبر دی ہے، دیکھیں۔" ۱۶ پس وہ جلدی سے گئے
اور مریمؔ اور یُوسفؔ کو بچّے کے ساتھ پایا جو چرنی میں پڑا تھا۔ ۱۷ بچّے کو دیکھنے کے بعد اُنہوں نے وہ
باتیں جو بچّے کے بارے میں بتائیں گئی تھیں لوگوں کو بتانا شُروع کیں۔ ۱۸ اور سب سُننے والے جو

باتیں چرواہوں نے اُنہیں بتائیں سُن کر حیران ہوتے تھے۔ ۱۹ مگر مریمؔ اِن تمام باتوں کو اپنے دل
میں رکھ کر غور کرتی رہی۔
۲۰ چرواہے اُن تمام باتوں کے لیے جو اُنہیں بتائی گئی تھیں اور جو اُنہوں نے دیکھیں کہ ویسی
ہی ہیں، خدا کی حمد اور تمجید کرتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

یسُوعؔ کو ہیکل میں پیش کرنا:

۲۱ آٹھ دن کے بعد جب بچّے کا ختنہ کیا گیا تو اُس کا نام یسُوعؔ رکھا گیا جو فرشتے نے اُس کے رحم
میں پڑنے سے پہلے رکھا تھا۔
۲۲ پھر مُوسیٰؔ کی شریعت کے مطابق جب پاک ہونے کے دن پورے ہوئے تو مریمؔ اور یُوسفؔ
یسُوعؔ کو یروشلیمؔ لے کر آئے کہ خدا کے آگے حاضر کریں۔ ۲۳ (جیسا شریعت میں آیا ہے کہ ہر
پہلوٹھا خدا کے لیے مخصوص کیا جائے)۔ ۲۴ اور شریعت کے مطابق قُربانی کے لیے قمریوں کا ایک
جوڑا یا کبُوتر کے دو بچّے دیں۔

شمعونؔ کی نبُوت:

۲۵ یروشلیمؔ میں ایک شخص شمعونؔ رہتا تھا۔ وہ راستباز اور خُدا ترس تھا، وہ مسیح کا اور
اسرائیلؔ کی بحالی کا مُنتظر تھا اور رُوح لقُدس اُس پر تھا۔ ۲۶ اُس پر پاک رُوح نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ
جب تک وہ خداوند کے مسیح کو دیکھ نہ لے موت کو نہ دیکھے گا۔ ۲۷ اُس دن پاک رُوح اُسے ہیکل
میں لایا جب مریمؔ اور یُوسفؔ بچّے یسُوعؔ کو شریعت کی مطابق ہیکل میں لائے۔ ۲۸ شمعونؔ نے بچّے
کو گود میں لیا اور خُدا کی حمد کرتے ہوے کہا:
۲۹ ”اے مالک اب اپنے خادم کو اپنے کلام کے مِطابق سلامتی سے رُخصت کر؛

۳۰ کیونکہ میں نے تیری نجات دیکھ لی ہے،
۳۱ جو تُو نے تمام قوموں کے لیے تیار کی ہے۔
۳۲ یہ خُدا کو غیر قُوموپر ظاہر کرنے کا نُور، اور تیرے لوگوںکا جلال بنے۔"
۳۳ یسُوعؔ کے ماں باپ، جو کُچھ شمعونؔ نے اُس کے بارے میں کہا سُن کر بڑے حیران
ہوئے۔
۳۴ شمعونؔ نے اُن کے لیے دُعائے خیر کی اور یسُوع کی ماں مریمؔ سے کہا: "یہ بچّہ اسرائیلؔ میں
بُہت سے لوگوںکے گرنے اور بُہتوں کو بحال کرنے کا سبب ہو گا، یہ خُدا کی طرف سے ایک ایسا
نشان ہو گا جس کی مخالفت کی جائے گی۔ ۳۵ "یوں بُہت سے لوگوں کے دلوں کے خیال ظاہر ہو
جائیں گے، اور خود تیری جان بھی تلوار سے چھد جائے گی۔"

حنّاہؔ کی نبوّت:

۳۶ ہیکل میں ایک نبیہ تھی جس کا نام حنّاہ تھا، وہ آشرؔ کے قبیلے کے ایک شخص فنوایلؔ کی بیٹی
تھی۔ وہ بُہت بُوڑھی تھی، شادی کے سات سال بعد اُس کا شوہر مرگیا تھا۔ ۳۷ وہ چوراسی سال
سے بیوہ تھی، اور ہیکل کو نہیںچھوڑتی تھی بلکہ رات دن روزوں اور دُعاؤں کے ساتھ عبادت کیا
کرتی تھی۔ ۳۸ جب شمعونؔ مریمؔ اور یُوسفؔ سے باتیں کر رہا تھا وہ بھی وہاں آکر خُدا کی حمد کرنے لگی
اور بچے (یسُوعؔ) کے بارے میں اُن سب کو جو یروشلیمؔ کے چھٹکارے کے مُنتظر تھے بتانے لگی۔
۳۹ جب مریمؔ اور یُوسفؔ شریعت کے سارے فرائض ادا کر چُکے تو واپس گلیلؔ میں اپنے شہر ناصرۃ
کو واپس لوٹ گئے۔

۴۰ وہ بچّہ بڑھتا اور رُوح میں مضبوط ہوتا گیا اور عقل اور دانائی سے بھرتا گیا اور خُدا کا خاص
فضل اُس پر تھا۔

لڑکا یسُوعؔ ہیکل میں:

۴۱ ہر سال یسُوعؔ کے ماں باپ عیدِ فسح منانے یروشلیم جاتے تھے۔ ۴۲ جب یسُوعؔ بارہ برس
کا ہوا تو وہ معمول کے مطابق عید منانے یروشلیمؔ گئے۔ ۴۳ جب عید ہو چُکی تو وہ اپنے گھر کے لیے
واپس لوٹے پر یسُوعؔ یروشلیمؔ میں ہی رہ گیا اور اُس کے ماں باپ کو پتا نہیں تھا۔ ۴۴ مگر یہ سوچ
کر کہ قافلے میں دوسرے لوگوں کے ساتھ ہو گا سفر جاری رکھا۔ شام پڑنے تک جب وہ نظر نہ آیا
تو دوستوں اور عزیزوں میں ڈُھونڈنے لگے۔ ۴۵ جب وہ نہ ملا تو یروشلیمؔ واپس گئے۔ ۴۶ تین دن
کے بعد یسُوعؔ کو ہیکل میں مذہبی اُستادوں کے درمیان اُن کی سُنتے اور سوال وجواب کرتے پایا۔
۴۷ جتنے لوگ اُسے سُن رہے تھے اُس کی سمجھ اور جوابوں سے حیران تھے۔
۴۸ اُس کے ماں باپ بھی دیکھ کر حیران ہو گئے۔ مریمؔ نے اُس سے کہا: "بیٹا تُو نے ہمارے
ساتھ ایسا کیوں کیا؟ میں اور تیرا باپ بڑی پریشانی میں تُجھے ڈُھونڈتے رہے۔" ۴۹ یسُوعؔ نے اُن
سے کہا: "تُم مُجھے کیوں ڈُھونڈتے تھے؟ کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ مُجھے اپنے باپ کے گھر میں ہونا
ضروری ہے۔" ۵۰ وہ اِس بات کو سمجھ نہ سکے۔
۵۱ مگر وہ اُن کے ساتھ واپس ناصرةؔ میں لَوٹ آیا اور اپنے ماں باپ کے تابع رہا۔ اور مریمؔ یہ
سب باتیں اپنے دل میں رکھ کر سوچتی رہی۔
۵۲ یسُوعؔ اپنی حکمت اور جسم میں بڑھتا اور مضبوط ہوتا گیا اور خُدا اور انسان کی نظر میں بھی
مقبُول ہوتا گیا۔

یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کی منادی:

۳ رومؔ کے شہنشاہ تبرئیس ؔکی حکومت کے پندرھویں سال جب پُنطیُس پِیلاطُسؔ یہودیہ ؔکا حاکم تھا
اور ہیرودیس ؔگلیلؔکا اور اُس کا بھائی فِلپُسؔاِتوریہؔ اور ترخونی تِس کا اور لِسانیاسؔ اِبلینےؔکا حاکم تھا۔
۲ حنّاہ ؔاور کائِفاؔ سردار کاہن تھے۔ اُس وقت زکریاہ ؔکے بیٹے یُوحنّاؔ کو خدا کی طرف سے پیغام ملا جو
بیابان میں رہتا تھا۔ ۳ یُوحنّاؔ یردن ؔکے اِرد گرد جگہ جگہ یہ منادی کرنے لگا کہ لوگ پانی کا بپتسمہ لیںجو اِس
بات کا اِعلان ہو گا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کی معافی کے لئے خُدا کی طرف پھر آئے ہیں۔
۴ جیسا کہ یَسعیاہ ؔنے یُوحنّاؔ کے لئے کلام میں پیشنگوئی کی کہ:

"بیابان میں پکارنے والے (یُوحنّاؔ) کی آواز:
'خداوند کے لئے راہ تیار کرو
اُس کے لئے راستے سِیدھے بناؤ۔
۵ ہر ایک وادی بھر دی جائے گی
اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ میدان کیا جائے گا۔
ہر ایک ٹیڑھا راستہ سیدھا کیا جائے گا
اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے گی۔
۶ ہر کوئی خُدا کی نجات کو دیکھے گا۔'"

۷ جب بُہت سے لوگ بپتسمہ لینے کے لیے یُوحنّاؔ کے پاس آئے تو اُس نے اُن سے کہا: "اے
سانپ کے بچّو! تُمہیں کس نے خبردار کیا کہ آنے والے غضب سے بھاگو؟ ۸ اپنے کاموں سے ثابت
کرو کہ تُم نے گناہوںسے توبہ کر لی ہے۔ اور اپنے دل میں یہ سوچ کر دھوکا نہ کھاؤ کہ ہم تو باپ ابرہاؔکی

اولاد ہیں، اِس لیے بچ جائیں گے۔ میں تُمہیں بتاتا ہوں، خُدا چاہے تو اِن پتھروں سے ابرہامؔ کے لئے
اَولاد پیدا کر سکتا ہے۔ ۹ خُدا کی عدالت اُس کلہاڑے کی مانند ہے جو درخت کی جڑوں پر رکھا ہو، وہ
درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا کاٹ ڈالا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا۔"

۱۰ لوگوں نے اُس سے پُوچھا، "پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" ۱۱ اُس نے جواب میں کہا: "جس
کے پاس دو کُرتے ہوں ایک اُس کو دے جس کی پاس نہیں اور اگر کھانا ہے تو اُس کے ساتھ بانٹے
جو بھوکا ہے۔"

۱۲ یہاں تک کہ بددیانت محصول لینے والے بھی بپتسمہ لینے آئے اور پُوچھا کہ، "اے اُستاد! ہم
کیا کریں؟ ۱۳ اُس نے جواب دیا کہ، "جتنا ٹیکس مقرر ہے اُس سے زیادہ مت لو۔" ۱۴ کچھ سپاہیوں
نے اُس سے پوچھا، "ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" اُس نے جواب دیا: "کسی کو ڈرا کر یا غلط الزام لگا کر
پیسے نہ لو اپنی تنخواہ پر کفایت کرو۔" ۱۵ اُس وقت لوگ مسیح کے جلد آنے کا انتظار کر رہے تھے۔
اور بے تابی سے یہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا یوحنّاؔ ہی تو مسیح نہیں؟

۱۶ اُس نے اُنہیں جواب میں کہا: "میں تو تُمہیں پانی سےبپتسمہ دیتا ہو مگر مُجھ سے بھی ایک بڑا ہے
جو جلد آرہا ہے میں تو اِس لائق بھی نہیں کہ اُس کی جُوتی کا تسمہ کھولوں، وہ تُمہیں پاک رُوح اور آگ
سےبپتسمہ دے گا۔ ۱۷ وہ اپنے کھلیہان سےگیہوں کو بھُوسے سے الگ کرنے کے لیے ہاتھ میں چھاج
(عدالت کرنے) لیے تیار کھڑا ہے۔ وہ گیہوں کو تو اپنے گودام میں جمع کرے گا مگر بھُوسے کو اُس
آگ میں جلائے گا جو کبھی بُجھنے کی نہیں۔

۱۸ یُوحنّاؔ ایسی بُہت سی نصیحت کرکے لوگوںکو خُوش خبری سُناتا رہا۔ ۱۹ یُوحنّاؔ سرِعام گلیلؔ کے
حاکم انتپاسؔ کو ملامت کرتا تھا کیونکہ اُس نے اپنے بھائی فلپُّسؔ کی بیوی ہیرودیاسؔ سے شادی کی تھی

اِس کی علاوہ اور بھی بُہت سے بُرے کام کیے تھے۔ ۲۰ اِس پر ہیرودیس نے یُوحنّا کو قید میں ڈال کر
ایک اور بُرائی کا اضافہ کر دیا۔

یسُوعؔ کا بپتسمہ:

۲۱ ایک دن جب بُہت سے لوگ بپتسمہ لے رہے تھے، یسُوعؔ نے بھی بپتسمہ لیا اور جب وہ دُعا
کر رہا تھا تو آسمان کُھل گیا۔
۲۲ اور پاک رُوح کبُوتر کی شکل میں اُس پر اُترا اور آسمان سے یہ آواز سُنائی دی، ”تُو میرا پیارا
بیٹا ہے تُجھ سے میں خوش ہوں۔“

یسُوعؔ کا نسب نامہ:

۲۳ یسُوعؔ تِیس سال کا تھا جب اُس نے لوگوں میں تعلیم دینا شروع کی، لوگ جانتے تھے کہ
یسُوعؔ یُوسفؔ کا بیٹا ہے اور یوسفؔ عیلیؔ کا۔ ۲۴ عیلیؔمتاتؔ کا اور وہ لاویؔ کا اور وہ ملکیؔ کا وہ ینّاؔ کا اور
وہ یوسفؔ کا۔ ۲۵ اور وہ متیتاہؔ کا اور وہ عاموسؔ کا اور ناحُومؔ کا اور وہ اسلیاہؔ کا اور وہ نوگہؔ کا۔ ۲۶ اور
وہ ماعتؔ کا اور وہ متتیاہؔ کا اور وہ شمعیؔ کا اور وہ یوسیخؔ کا اور وہ یوداہؔ کا۔
۲۷ اور وہ یوحنّاؔ کا اور وہ ریساؔ کا اور وہ زرّبابلؔ کا اور وہ سیالتیؔ ایل کا اور وہ نیریؔ کا۔ ۲۸ اور وہ ملکیؔ
کا اور وہ ادیؔ کا اور وہ قوسامؔ کا اور وہ اِلمودامؔ کا اور وہ عیرؔ کا۔ ۲۹ اور وہ یشُوعؔ کا اور وہ الیعزرؔ کا اور وہ
یوریمؔ کا اور وہ متاتؔ کا اور وہ لاویؔ کا۔ ۳۰ اور وہ شمعونؔ کا اور وہ یہوداؔہ کا اور وہ یوسفؔ کا اور وہ یوتامؔ
کا اور الیاقیمؔ کا۔ ۳۱ اور وہ ملیاہؔ کا اور وہ مناہؔ کا اور وہ متیاہؔ کا اور وہ ناتنؔ کا اور وہ داؤدؔ کا۔ ۳۲ اور وہ
یسیؔ کا اور وہ عوبیدؔ کا اور وہ بوعزؔ کا اور وہ سلمونؔ کا اور نحسونؔ کا۔ ۳۳ اور وہ عمیندابؔ کا اور وہ ارنیؔ
کا اور وہ حصرونؔ کا اور وہ فارسؔ کا اور وہ یہُوداہؔ کا۔ ۳۴ اور وہ یعقوبؔ کا اور وہ اضحاقؔ کا اور وہ ابرہامؔ

کا اور وہ تارحؔ کا اور وہ نحورؔ کا۔ ۳۵ اور وہ سروجؔ کا اور وہ رعوؔ کا اور وہ فلج کا اور وہ عبرؔ کا اور وہ سلح
کا□۔ ۳٦ اور وہ قینانؔ کا اور وہ ارفکسدؔ کا اور وہ سمؔ کا اور وہ نوحؔ کا اور وہ لمکؔ کا۔ ۳۷ اور وہ متوسلح
ؔکا اور وہ حنوکؔ کا اور وہ یارِدؔ کا اور وہ محلل ایلؔ اور وہ قینانؔ کا۔ ۳۸ اور وہ انُوسؔ کا اور وہ سیتؔ
کا اور وہ آدم کا اور وہ خُدا کا تھا۔

یسُوعؔ کی آزمائش:

۴ یسُوعؔ پاک رُوح سے بھرا ہوا دریائے یردن سے واپس آیا اور پاک رُوح اُسے ویرانے میں
لے گیا۔ ۲ وہاں چالیس دن تک اِبلیسؔ اُسے آزماتا رہا۔ اِن دنوں میں اُس نے کچھ نہ کھایا،
آخر کو اُسے بھوک لگی۔ ۳ اِبلیسؔ نے اُس سے کہا: "اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو اس پتھر سے کہہ کہ روٹی
بن جائے۔" ۴ یسُوعؔ نے جواب دیا، "نہیں! کلام میں لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی سے ہی جیتا نہ
رہے گا۔ بلکہ ہر اُس بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نکلتی ہے۔" (احبار۸:۳) ۵ پھر اِبلیسؔ اُسے ایک
اُونچی جگہ لے گیا اور ایک لمحے میں اُسے دُنیا کی تمام بادشاہتیں دِکھائیں۔ ٦ اور اُس سے کہا، "میں اِن
سب ممالک کا اختیار اور شان وشوکت تُجھے دُوں گا کیونکہ یہ مُجھے دی گئی ہے اور جو مُجھے خُوش کرتا
ہے اُسے دیتا ہوں۔ ۷ "اگر تُو مُجھے سِجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہو گا۔"
۸ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "اَے شیطان دُور ہو۔ کلام میں لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو
سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔" (اِستثنا٦:١٣)۔ ۹ پھر ابلیسؔ نے اُسے یروشلیمؔ میں ہیکل
پر کسی اُونچی جگہ کھڑا کر کے کہا:
"اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو یہاں سے کُود جا۔ ۱۰ "کیونکہ کلام میں لکھا ہے کہ:

’وہ فرشتوں کو حکم کرے گا کہ تیری حفاظت کریں۔ ۱۱ ’وہ تُجھے ہاتھوں پر اُٹھا لیںگے، کہ تیرے
پاﺅں کو چوٹ نہ لگے۔“ (زبور ۹۱: ۱۱-۱۲) ۔ ۱۲ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: ”کلام میں لکھا ہے،
خُداوند اپنے خُدا کو نہ آزمانا۔“ (اِستثنا٦:١٦)
۱۳ جب ابلیسؔ یسُوع کو آزما چُکا تو کسی اور موقع کے لیے اُس کے پاس سے چلا گیا۔

یسُوعؔ کی خدمت کا آغاز:

۱۴ پھر یسُوعؔ رُوح کی قوت سے بھرا واپس گلیلؔ آیا اور اُس کی شہرت پورے علاقے میں پھیل
گئی۔
۱۵ وہ اُن کے عبادت خانوں میں باقاعدگی سے تعلیم دینے لگا اور سب لوگ اُس کی تعریف
کرتے تھے۔
۱٦ اِس کے بعد وہ گلیلؔ کے شہر ناصرتؔ کو گیا جہاں وہ پلابڑا تھا۔ وہاں وہ عبادت خانے میں گیا
اور اپنے دستور کے مطابق پاک کلام پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا۔ ۱۷ اُسے پڑھنے کے لیے یسعیاؔہ نبی کی
کتاب دی گئی، اُس نے کھول کر یہ حوالہ نکالا جہاں لکھا ہے:
۱۸ ”خُداوند کا رُوح مُجھ پر ہے، اُس نے مُجھے مسح کیا ہے کہ غرِیبوںکو خُوش خبری سناﺅں۔
اُس نے مُجھے بھیجا ہے کہ زخمی دلوں کو شفا دُوں اور قیدیوں کی رہائی کا اعلان کرُوں۔ اور یہ
خوش خبری دُوں کہ اندھے دیکھیں گے اور جن پر ظلم ہوتا ہے، آزاد ہوں گے۔
۱۹ اور اِعلان کروں کہ یہ، خُداوند کی حمایت حاصل کرنے
کا سال ہے۔“ (یسعیاہؔ ٦١: ٢- ١)

۲۰ وہ کتاب بند کر کے عبادت خانے کے خادم کو واپس دے کر بیٹھ گیا اور سب کی نگاہیں
اُس پر لگی ہوئی تھیں۔ ۲۱ پھر وہ اُن سے کہنے لگا ، "یہ کلام جو تُم نے سُنا آج تمہارے سامنے پُورا
ہوا ہے۔"
۲۲ ہر کوئی تعریف کرتا اور اُس کے مُنہ سے پُر فضل باتیں سُن کر حیران ہوا اور وہ آپس میں کہنے
لگے، کیا یہ یُوسفؔ کا بیٹا نہیں؟
۲۳ اُس نے اُن سے کہا: "تُم بے شک مُجھ پر یہ کہاوت کہو گے، 'اَے حکِیم اپنا تو علاج کر'۔
یعنی جو معجزات تُو نے کفرِ نحومؔ میں کئے اپنے وطن میں بھی کر۔"
۲۴ یسُوعؔ نے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں، کوئی بھی نبی اپنے وطن میں مقبُول نہیں ہوتا۔
۲۵ "یقیناً اسرائیل میں بھی ایلیاہؔ کے دنوں میں، بُہت سی ضرورت مند بیوائیں موجود تھیں،
جب ساڑھے تین برس آسمان بند رہا اور سارے ملک میں سخت کال پڑا۔ ۲۶ "مگر ایلیاہؔ کو اسرائیلؔ
کی کسی بیوہ کے پاس نہ بھیجا گیا بلکہ صیداؔ کے ملک کے ایک شہر صارپتؔ کی بیوہ کے پاس۔ ۲۷ "اور
الیشعؔ کے دنوں میں، اسرائیلؔ میں بھی بُہت سے کوڑھی تھے مگر اُن میں سے ایک بھی پاک نہ کیا گیا
سوائے نعمانؔ سُوریانی کے۔" ۲۸ جتنے عبادت خانے میں تھے سب ہی سُن کر قہر سے بھر گئے۔
۲۹ سب مل کر اُٹھے اور یسُوعؔ کو پکڑ کر شہر سے باہر پہاڑ پر لے گئے جس پر اُن کا شہر آباد تھا۔ اُن کا
اِرادہ تھا کہ اُسے پہاڑ پر سے نیچے پھینک دیں۔ ۳۰ مگر وہ اُن کے بیچ میں سے نکل کر چلا گیا۔

یسُوعؔ کا بدرُوح کو نکالنا:

۳۱ پھر وہ گلیلؔ کے شہر کفرنحُومؔ میں گیا۔ وہاں وہ عبادت خانے میں سبت کے دن لوگوں
کو تعلیم دیتا تھا۔

۳۲ لوگ اُس کی تعلیم سُن کر حیران تھے کیونکہ وہ اختیار کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ ۳۳ ایک دفعہ
جب وہ عبادت خانے میں تھا، ایک شخص جوناپاک رُوح کے قبضے میں تھا، بڑی آواز میںچِلاّ اُٹھا۔
۳۴ "اے یسُوعؔ ناصری ! تُجھے ہم سے کیا کام؟ کیا تُو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہے؟ میں جانتا ہوں
کہ تُوکون ہے؟ تُو خُدا کاقدُوس ہے۔"
۳۵ یسُوعؔ نے اُسے ڈانٹ کر کہا، "خاموش رہ !" اور حکم کیا، "اِس آدمی سے نکل جا۔" اور
بدرُوح اُس شخص کو لوگوں کے سامنے زمین پر پٹک کر نکل گئی مگر اُسے کوئی چوٹ نہ آئی۔ ۳۶ سب
لوگ یہ دیکھ کر بُہت حیران ہوئے اور کہنے لگے، "اِس کے کلام میں کیسا اختیار اور قوت ہے کہ
یہ بدرُوحوں کو اختیار کے ساتھ حکم دیتاہے اور وہ نکل جاتی ہیں۔" ۳۷ اور یسُوعؔ کے بارے میں
خبریں اردگرد کے سارے علاقے میں پھیل گئیں۔

یسُوعؔ کا لوگوں کو شفادینا:

۳۸ عبادت خانے سے نکل کر وہ شمعونؔ کی گھر میں گیا۔ اُس کی ساس کو بڑا تیز بخار تھاوہاں
لوگوں نے یسُوعؔ سے اُس کی شفا کے لیے درخواست کی۔ ۳۹ اُس نے بستر کے پاس کھڑا ہو کر
بخار کو ڈانٹا اور وہ اُسی وقت اُتر گیا اور شمعونؔ کی ساس نے اُٹھ کر یسُوعؔ کے لیے کھانا تیار کیا۔
۴۰ جب سورج ڈھلنے لگا تو اِردگرد کے لوگ بُہت سے لوگوںکو یسُوعؔ کی پاس لائے جو طرح طرح
کی بیماریوں میں بتلا تھے۔ یسُوعؔ نے اُن سب کو چُھو کر اچھا کیا۔ ۴۱ بُہت سے لوگوں پر بُری
رُوحوں کا قبضہ تھا، اُس کے حکم دینے سے وہ نکل گئیںاور چِلاّ کر کہتیں، 'تُو مسیح ہے خُدا کا بیٹا۔'
کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ مسیح ہے، پر یسُوعؔ ڈانٹ کر اُنہیںبولنے نہ دیتا۔

۴۲ اگلے دن صُبح وہ نکل کر ایک ویران جگہ گیا اور لوگ اُسے ہر جگہ ڈُھونڈنے لگے اور جب مل
گیا تو اُس سے درخواست کی کہ اُن کے پاس سے نہ جائے۔ ۴۳ اُس نے اُن سے کہا: "مُجھے دُوسرے
شہروں میں بھی خُدا کی بادشاہت کی خُوش خبری سُنانا ضروری ہے، کیونکہ مُجھے اِسی لیے بھیجا گیا
ہے۔"
۴۴ اور وہ سارے یہودیہؔ کے عبادت خانوں میں منادی کرتا رہا۔

مچھلیوں سے بھرے جال کا معجزہ:

۵ ایک دن وہ گنیسرتؔ کی جھیل کے کنارے منادی کر رہا تھا، ایک بڑی بھیڑ خُدا کا کلام سُنتی اور
اُس پر گِری پڑتی تھی۔ ۲ اُس نے جھیل کے کنارے دو کشتیاں کھڑی دیکھیں جن کے مچھیرے
پاس ہی اپنے جال صاف کر رہے تھے۔ ۳ وہ اُن میں سے ایک کشتی پر سوار ہو گیا اور اُس کے
مالک شمعونؔ سے درخواست کہ کشتی کو کنارے سے ذرا دُور لے جائے۔ پھر وہ کشتی میں بیٹھ کر لوگوں
سے کلام کرنے لگا۔
۴ کلام ختم کرنے کے بعد اُس نے شمعونؔ سے کہا: "کشتی کو گہرے پانی میں لے چلو، اور اپنے
جال شکار کے لیے پانی میں ڈالو۔" ۵ شمعونؔ نے جواب میں کہا: "اے اُستاد! ہم نے ساری
رات محنت کی مگر ایک بھی شکار ہاتھ نہ آیا مگر تیرے کہنے پر جال ڈالتا ہوں۔" ٦ اور اُن کا جال اتنی
مچھلیوں سے بھر گیا کہ پھٹنے لگا۔ ۷ اُنہوں نے مدد کے لیے دُوسری کشتی میں موجود اپنے ساتھیوں
کو مدد کے لیے پُکارا۔ اُنہوں نے آکر کشتیوں کو مچھلیوں سے اتنا بھر لیا کہ ڈوبنے لگیں۔ ۸ جب
شمعونؔ نے محسوس کیا کہ یہ تو عجیب کام ہے۔ تو یسُوعؔ کے قدموں میں گِر کر کہا، "اے خداوند
میرے پاس سے چلا جا کیونکہ میں گنہگار آدمی ہوں۔" ۹ وہ اور اُس کے ساتھی اتنی زیادہ مچھلیوں

کا شکار دیکھ کر بُہت حیران ہُوئے۔ ۱۰ زبدیؔ کے بیٹے یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ بھی جو شمعونؔ کے ساتھی
تھے، بُہت حیران ہوئے۔ یسُوعؔ نے شمعونؔ سے کہا: "خُوف نہ کر اَب سے تُو آدمیوں کا شکار کیا
کرے گا۔"

۱۱ جیسے ہی وہ کنارے پر واپس آئے تو سب کچھ چھوڑکر یسُوعؔ کے پیچھے ہو لئے۔

ایک کوڑھی کو شفا:

۱۲ ایک شہر میں یسُوعؔ کو کوڑھ سے بھرا ایک آدمی ملا، اُس نے یسُوعؔ کے قدموں میں گر کر منت
کی، "اے خداوند اگر تُو چاہے تو مُجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔" ۱۳ یسُوعؔ نے ہاتھ بڑھایا اور اُسے
چُھوکر کہا: "میں چاہتا ہوں، تو پاک صاف ہوجا" اور اُسی وقت اُس کا کوڑھ ختم ہوگیا۔ ۱۴ یسُوعؔ
نے اُسے ہدایت کی کہ کسی کو نہ بتائے، اور اُس سے کہا: "سیدھا جا کر کاہن کو دِکھا اور اپنے ساتھ
موسیٰ کی شریعت کے مطابق نذر لے جا جو کوڑھ سے پاک ہونے کے بعد دی جاتی ہے تاکہ یہ اُن
کے لیے گواہی ہو کہ تُو کوڑھ سے پاک ہو گیا ہے۔" (احبار ۱۴: ۲-۲۳) ۱۵ یسُوعؔ کے منع کرنے کے
باوجود اُس کی شہرت تیزی سے پھیل گئی اور بُہت سے لوگ اُس کا کلام سُننے اور بِیماریوں سے
شِفا پانے کے لئے جمع ہونے لگے۔

۱٦ مگر یسُوعؔ اکثر بھیڑ سے جُدا ہو کر تنہائی میں دُعا کرنے چلا جاتا تھا۔

ایک مفلُوج کو شفا:

۱۷ ایک دن وہ ایک گھر میں تعلیم دے رہا تھا، کُچھ فریسی اور شرع کے اُستاد جو گلیلؔ کے ہر گاؤں
و ریہودیہؔ اور یروشلیمؔ سے آئے تھے۔ اور شفا دینے کو خُدا کی قوت بڑی قدرت سے یسُوعؔ کے ساتھ
تھی۔

۱۸ کچھ لوگ ایک مفلُوج کو چارپائی پر اُٹھا کر لائے اور اُسے اندر لے جانے کی کوشش کی۔
۱۹ جب بھیڑ کے سبب سے اُسے اندر نہ لے جاسکے تو چھت پر چڑھ کر چھت کھول ڈالی اور مفلُوج
کو یسُوعؔ کی سامنے اُتار دیا۔ ۲۰ اُن کا ایمان دیکھ کر یسُوعؔ نے مفلُوج کو مخاطب کر کے کہا: ”جا
تیرے گناہ معاف ہوئے۔“

۲۱ اُس پر فریسی اور شرع کے اُستاد آپس میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے جو کُفر بکتا ہے؟ کیونکہ گناہ
معاف کرنے کا اختیار صرف خُدا کے پاس ہے۔ ۲۲ یسُوعؔ یہ جان کر کہ وہ کیا سوچتے ہیں اُن سے
کہا: ”تُم اپنے دلوں میں کیا سوچتے ہو؟ ۲۳ ”آسان کیا ہے، یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ
کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟ ۲۴ ”بس ابھی ثابت ہو جائے گا کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا
اختیار ہے۔“ پھر اُس نے مفلُوج سے کہا: ”اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر جا۔“ ۲۵ وہ فوراً
سب کے سامنے اپنی چارپائی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور خُدا کی تمجید کرتا ہوا، اپنی چارپائی اُٹھا کر گھر چلا
گیا۔ ۲۶ یہ دیکھ کر سب بُہت حیران اور خوف زدہ ہو گئے اور خُدا کی تمجید کرتے ہوئے کہنے لگے کہ
آج ہم نے عجیب باتیں دیکھیں۔

متّیؔ محصول لینے والے کو بُلانا:

۲۷ اِس کے بعد یسُوعؔ باہر گیا اور ایک ٹیکس لینے والے کو جس کا نام لاویؔ تھا اپنی چوکی پر بیٹھے
دیکھا اور اُس سے کہا: ”میرے ساتھ چل اور میرا شاگرد ہو۔“ ۲۸ لاویؔ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سب
کچھ چھوڑ کر اُس کے ساتھ ہو لیا۔ ۲۹ پھر لاویؔ نے یسُوعؔ کے لیے ایک بڑی دعوت کی، جس میں
دُوسرے ٹیکس جمع کرنے والے اور بُہت سے لوگ اُس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے۔ ۳۰ فریسیؔا ور
شریعت کے اُستاد بڑبڑانے لگے اور شاگردوں سے کہا، ”تُم کیوں ٹیکس لینے والوں اور گُنہگاروں

کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے پیتے ہو؟" ۳۱ یسُوعؔ نے جواب دیا: "ڈاکٹر کی ضرورت صحت مندوں کو
نہیں بیماروں کو ہوتی ہے۔" ۳۲ "میں اُن کے لیے نہیں آیا جو اپنے آپ کو راستباز سمجھتے ہیں بلکہ
اُن کے لیے جو سمجھتے ہیں کہ گنہگار ہیں اور اُنہیں تُوبہ کی ضرورت ہے۔"

روزے کے بارے میں سوال:

۳۳ ایک دِن اُنہوں نے یسُوعؔ سے پُوچھا، "یُوحنّاؔ کے شاگرد اور فریسیوں کے شاگرد بھی اکثر روزہ
رکھتے اور دُعا کرتے ہیں تیرے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟" ۳۴ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "کیا تُم
شادی میں آئے مہمانوں سے روزہ رکھنے کو کہہ سکتے ہو، جب تک کہ وہ دُلہا کے ساتھ خُوشی منا رہے
ہوں؟ ۳۵ "جب دُلہا اُن سے جُدا کیا جائے گا تو اُن دنوں وہ روزہ رکھیں گے۔" ۳۶ پھر اُس نے یہ
مثال دے کر بات سمجھائی: "کوئی آدمی نئی پوشاک کا ٹُکڑا کاٹ کر پُرانی پوشاک میں نہیں سیتا۔
ایسا کرنے سے نئی پوشاک بھی برباد ہو جائے گی اور نئے کپڑے کا ٹُکڑا پُرانے سے میل بھی نہیں
کھائے گا۔ ۳۷ "ایسے ہی کوئی بھی نئی مَے پرانی مشکوں میں نہیں بھرتا، ورنہ مشکیں بھی پھٹ جائیں
گی اور مَے بھی بہہ جائے گی۔ ۳۸ "بلکہ نئی مَے نئی مشکوں میں بھری جاتی ہے۔ ۳۹ "جو کوئی پرانی
مَے پی لے تو نئی مَے کی خواہش نہیں کرتا۔"

سبت کی بارے میں سوال:

۶ ایک دفعہ یسُوعؔ سبت کے دن کھیتوں میںسے گزر کر جا رہا تھا کہ اُس کے شاگرد بالیں توڑ
کر اور ہاتھوں سے مل کر کھانے لگے۔ ۲ کچھ فریسی اُن سے کہنے لگے، "تُم کیوں شریعت
کے خلاف وہ کام کرتے ہو جو سبت کے دن کرنا منع ہے؟" ۳ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "کیا تُم
نے کلام میں نہیں پڑھا، جب داؤدؔ اور اُس کے ساتھی بھُوکے تھے اُنہوں نے کیا کِیا؟" ۴ "وہ خدا

کے گھر گیا اور شریعت کے خلاف نذر کی روٹیاں کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیجن کو کھانے کی
اجازت صرف کاہنوں کو تھی۔" ٥ پھر یسُوعؔ نے کہا: "ابنِ آدم سبت کا مالک ہے۔"

سبت کے شفا دینا:

٦ پھر ایک سبت کے دن یسُوعؔ عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا اور وہاں ایک آدمی تھا جس
کا ہاتھ سُوکھ گیا تھا۔ ٧ شریعت کے اُستاد اور فریسی اِس موقع کی تلاش میں تھے کہ اگر یسُوعؔ شفا کا کام
کرے تو اُس پر سبت کے دن کام کرنے کا الزام لگا سکیں۔ ٨ مگر یسُوعؔ اُن کے خیال جانتا تھا،
اُس نے اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا تھا کہا: "اُٹھ اور سب کے سامنے کھڑا ہو۔" اور وہ اُٹھ
کھڑا ہوا۔ ٩ پھر یسُوعؔ نے اُن سے پوچھا: "مجھے بتاؤ، کیا شریعت سبت کے دن اچھا کام کرنے کی
اجازت دیتی ہے یا بُرا کام کرنے کی؟ اِس دن کسی کی جان بچانے کی یا کسی کی جان برباد کرنے کی؟"
١٠ اُس نے اُن سب کی طرف دیکھ کر اُس آدمی سے کہا: "اپنا ہاتھ بڑھا" اُس نے اپنا ہاتھ آگے
بڑھایا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ ١١ اِس پر یسُوعؔ کے دشمن غُصّے سے بھر کر آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ
اِس سے کیسے نمٹا جائے۔

بارہ شاگردوں کا چناؤ:

١٢ اُن ہی دنوں، ایک دن یسُوعؔ دعا کرنے پہاڑ پر گیا اور ساری رات دُعا کرنے میں گزاری۔
١٣ جب دن نکل آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر اُن میں سے بارہ کو چُن لیا کہ وہ اُس کے
رسُول ہوں۔
١٤ اُن کے نام یہ ہیں: شمعونؔ جس کا نام اُس نے پطرسؔ بھی رکھا اُس کا بھائی اندریاسؔ،
یعقوبؔ، یُوحنّاؔ، فلپسؔ اور برتلمائیؔ۔ ١٥ متیؔ، توماؔ اور حلفئیؔ کا بیٹا یعقوبؔ اور شمعونؔ جو زیلوتیس کہلاتا

تھا۔ ۱۶ یعقوبؔ کا بیٹا یہوداہ آور یہوداہ آسکریوتی جس نے اُسے پکڑوایا تھا۔ ۱۷ پہاڑ سے نیچے اُتر کر
وہ اُن کے ساتھ کھلی جگہ پر کھڑا ہوا اور اُن کے گرد لوگوں کا ایک بڑا ہجوم تھا، جو سارے یہودیہ،
یروشلیِمؔ، صُورؔ اور صَیداؔ کے ساحلی علاقہ سے آئے تھے۔ ۱۸ وہ اُس کی باتیں سُننے اور اپنی بیماریوں
سے شفا پانے کے لیے آئے تھے اور جو بدروحوں سے دُکھ اُٹھاتے تھے اچھے کئے گئے۔ ۱۹ ہر کوئی
اُسے چھونے کی کوشش کرتا کیونکہ قوت اُس سے نکلتی اور سب شفا پاتے تھے۔

مبارک بادیاں اور افسوس:

۲۰ پھر یسُوعؔ نے اپنے شاگردں کو دیکھ کر کہا:

"مبارک ہو تُم جو غریب ہو کیونکہ خُدا کی بادشاہی تُمہاری ہے۔
۲۱ "مبارک ہو تُم جو اب بھُوکے ہو کیونکہ تُم آسودہ ہو گے۔
مبارک ہو تُم جو اب روتے ہو کیونکہ تُم ہنسو گے۔
۲۲ "مبارک ہو تُم جب لوگ تُم سے ابنِ آدم کے سبب،
نفرت کرتے اور تُمارے ساتھ ہر طرح
کا تعلق ختم کر دیتے ہیں، تُم پر لعن طعن کرتے اور بے سبب تُمہیں بدنام کرتے ہیں۔
۲۳ "جب وہ تُمہارے ساتھ ایسا سلوک کریں تو خوش ہونا بلکہ خُوشی کے مارے ناچنا کیونکہ
آسمان پر تُمہیں اِس کا بڑا اجر ملے گا۔ اِن کے باپ دادا بھی آپنے نبیوں کے ساتھ ایسا
ہی کرتے تھے۔
۲۴ "مگر تُم پر افسوس جو دولتمند ہو، کیونکہ تُم اپنے حصّے کی خُوشیاں پا چُکے۔
۲۵ "تُم پر افسوس جو پیٹ بھر کر کھاتے اور موٹے تازہ ہو، تُم پھر بھوکے ہو گے۔

افسوس تُم پر جو ہنستے ہو، تُمہاری ہنسی آنسوئوں اور غم میں بدل جائے گی۔
۲۶ ”اُن پر افسوس جن کی بُہت سے لوگ تعریف کرتے ہوں، کیونکہ اِسی طرح کی تعریف
کرنے والوں کے باپ دادا بھی جُھوٹے نبیوں کی تعریف کرتے تھے۔

دشمنوں سے محبت:

۲۷ ”مگر تُم جو میری سُنتے ہو، میں تُم سے کہتا ہوں، اپنے دُشمنوں سے محبت کرو، اور وہ جو
تُم سے نفرت کرتے ہیں اُن کے ساتھ بھلائی کرو۔
۲۸ ”جو تُم پر لعنت کریں اُن کے لیے برکت چاہو، جو تُمہیں دُکھ پُہنچائیں اُن کے لیے
دُعا کرو۔
۲۹ ”اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو اپنا دُوسرا گال بھی اُس کی طرف کر دے، جو
کوئی تیرا چوغہ لینا چاہے اُسے اپنی قمیص بھی دے دے۔
۳۰ ”جو کوئی تُجھ سے مانگے اُسے دے، اور اگر کوئی تُجھ سے کُچھ لے لے اُس سے واپس نہ
مانگ۔
۳۱ ”جس طرح تُم چاہتے ہو کہ لوگ تُمہارے ساتھ کریں
تُم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔
۳۲ ”اگر تُم صرف اُن سے محبت کرو جو تُم سے محبت
کرتے ہیں تو اِس میں تُمہاری کیا خوبی؟
گنہگار بھی صرف اپنے محبت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔
۳۳ ”اگر تُم صرف اُن سے بھلائی کرو جن سے تُم بدلے میں بھلائی کی توقع رکھو، تو کیا احسان

کرتے ہو۔ گنہگار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔
۳۴ "اگر تُم صرف اُن کو قرض دو جو تُمہیں واپس لوٹا
سکیںتو کون سا بڑا کام کرتے ہو کہ تُمہاری
تعریف کی جائے۔ گنہگار بھی گنہگاروں کو قرض دیتے ہیںتا کہ پورا پورا وصول کریں۔
۳۵ "بلکہ اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو، اُن کا بھلا کرو،
قرض دیتے وقت واپسی کی اُمید نہ رکھو،
تب تُمہیں آسمان پر اِس کا بڑا اَجر ملے گا۔ اور تُم خُدا
کے بیٹے کہلاؤ گے، کیونکہ وہ بھی اُن پر
جو ناشکرے ہیں اور بدی کرتے ہیں، مہربان رہتا ہے۔
۳۶ "تُم بھی رحم دِل ہو جیسا تمہارا باپ رحم دِل ہے۔

کسی کی عدالت نہ کرو:

۳۷ "کسی کی عدالت نہ کرو تو تُمہاری بھی عدالت نہ کی
جائے گی، دُوسروں پر الزام نہ لگاؤ تو تم
پر بھی کوئی الزام نہیں لگائے گا، دُوسروں کو مُعاف
کرو تو تُمہیں بھی مُعاف کیا جائے گا۔
۳۸ "دِیا کرو تا کہ تُمہاری جھولی میں بھی، پورا پورا بلکہ دبا دبا کر اور ہلاہلا کر زیادہ ڈالا جائے گا۔
جِس حساب سے تُم دو گے اُسی حساب سے تُمہیں بھی دیا جائے گا۔
۳۹ پھر یسُوعؔ نے یہ تمثیل دی، "کیا اَندھے کو اَندھا راہ دکھا سکتا ہے؟ کیا دونوں گڑھے

میں نہ گریںگے؟
۴۰ "کوئی شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا، مگر اچھی طرح سیکھ کر جب تیار ہو جائے
تو اُستاد جیسا ہو گا۔
۴۱ "تُو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے؟ جبکہ تیری اپنی آنکھ میںشہتیر ہے۔
۴۲ "تُو کس طرح اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکا نکال سکتا ہے جبکہ تُجھے اپنی آنکھ کا شہتیر
نظر نہیں آتا،؟ اے ریاکار! پہلے اپنی آنکھ میں سے شہتیر کو نکال پھر اپنے بھائی کی
آنکھ کے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

درخت اور اُس کا پھل:

۴۳ "اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا، اور نہ ہی بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔
۴۴ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، انجیر کانٹے دار جھاڑیوں سے نہیںتوڑے
جاتے نہ ہی انگور جھاڑیوں سے۔
۴۵ "اچھا آدمی اپنے اچھے دل کے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے، اور بُرا آدمی بُرے
دل کے خزانے سے بُری چیزیں نکالتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ آدمی کے دل میںبھرا ہے وہ
ہی اُس کے مُنہ سے نکلتا ہے۔

چٹان پر گھر بنانا:

۴۶ "تُم کیوں مُجھے خداوند! خداوند!، کہتے ہو؟ جبکہ میری باتوں پر عمل نہیں کرتے۔
۴۷ "میں تُمہیں بتاتا ہوں، جو میری باتیں سُن کر اُس پر عمل کرتا ہے وہ کس کی مانند ہے۔
۴۸ "وہ اُس شخص کی مانند ہے جِس نے مکان بنانے کے وقت گہرائی تک کُھدائی کی اور

سخت پتھریلی زمین پر بنیاد رکھی۔ جب سیلاب اور طوفان اُس گھر سے ٹکرائے تو
اُس گھر کو نقصان نہ پہنچا سکا، کیونکہ وہ مضبوط بنا ہوا تھا۔
۴۹ "لیکن جو میری باتیں سُن کر عمل نہیں کرتا وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے گھر کی بنیاد
کے لیے زمین کی کُھدائی نہیں کی بلکہ زمین پر ہی بنیاد ڈال کر گھر بنا لیا، جب سیلاب
اُس گھر سے ٹکرایا تو وہ ایک دم گر گیا اور گھر برباد ہو گیا۔"

رومی صُوبہ دار کا ایمان:

۷ جب یسُوعؔ اِن سب باتوں کی تعلیم دے چُکا تو واپس کفرِ نحومؔ آیا۔ ۲ ایک رومی صُوبہ دار کا
نہایت عزیز نوکر بیمار تھا اور مرنے کے قریب تھا۔ ۳ اُس نے جب یسُوعؔ کے بارے میں
سُنا تو چند یہودی بزرگوں کو یسُوعؔ کے پاس اِس درخواست کے ساتھ بھیجا کہ آکر اُس کے نوکر کو
اچھا کرے۔
۴ وہ یسُوعؔ کے پاس گئے اور بڑی مِنّت کر کے کہنے لگے، "صوبہ دار اِس لائق ہے کہ تو اُس کی
درخواست سُنے۔ ۵ "وہ یہودی قوم سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے ہمارے عبادت خانے بھی
بنوائے۔" ۶ یسُوعؔ اُن کے ساتھ چل پڑا، ابھی وہ گھر سے کچھ ہی دُور تھے کہ صُوبہ دار نے اپنے کچھ
دوستوں کو یسُوعؔ کے پاس یہ کہلا بھیجا، اَے خداوند! تکلیف نہ کریں اِس قابل نہیں کہ تُو میری
چھت کی نیچے آئے۔ ۷ میں تو اِس قابل بھی نہیں کہ تُجھ سے ہاتھ ملا سکوں، لہٰذا تُوجہاں ہے، وہیں
سے کہہ دے تو میرا خادم شفا پائے گا۔ ۸ میں تیرے اختیار کو سمجھتا ہو کیونکہ میں اُوپر والوں کے
اختیار میں ہوں اور سپاہی میرے اختیار میںہیں، جِس سے کہتا ہوں جا تو وہ جاتا ہے، اور جس سے
کہتا ہوں آ تو وہ آتا ہے اور اپنے نوکر سے جو کام کہتا ہو کہ کر تو وہ کرتا ہے۔ ۹ یسُوعؔ یہ سُن کر حیران

ہوا اور مُڑ کر اُن لوگوں سے جو اُس کے پیچھے آ رہے تھے کہا: "مَیں تُم سے کہتا ہوں، اِیسا ایمان میں
نے اسرائیل میں بھی نہیں پایا۔" ۱۰ جب صوبے دار کے دوست گھر واپس آئے تو اُس نوکر کو
تندرُست پایا۔

نائینؔ کی بیوہ:

۱۱ کُچھ ہی دنوں کے بعد یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد، نائینؔ نام کے ایک شہر میں گئے اور بُہت سے
لوگ اُن کے ساتھ تھے۔ ۱۲ جب وہ شہر کے قریب پہنچے تو لوگ ایک جنازے کو شہر کے پھاٹک
سے باہر لا رہے تھے، ایک نوجوان جو اپنی بیوہ ماں کا اکلوتا بیٹا تھا مر گیا تھا، اور شہر کے بُہت سے
لوگ اُس کے ساتھ تھے۔ ۱۳ بیوہ کو دیکھ کر یسُوعؔ کا دِل ترس سے بھر گیا اور بیوہ سے کہا: "مت
رو۔" ۱۴ پھر اُس نے جنازے کے پاس جا کر اُسے چھُوا، جنازہ اُٹھانے والے رُک گئے۔ یسُوعؔ
نے مُردے کو آواز دی، "اَے جوان! مَیں تُجھ سے کہتا ہوں اُٹھ کھڑا ہو۔" ۱۵ مُردہ اُٹھ کھڑا ہوا
اور بول پڑا۔ یسُوعؔ نے اُسے اُس کی ماں کے حوالے کر دیا۔ ۱۶ سب لوگ خوفزدہ ہو گئے اور خُدا
کی تمجید کرتے ہوئے کہنے لگے، "کوئی زبردست نبی ہمارے درمیان آیا ہے اور خُدا نے اپنے لوگوں
کی خبر لی ہے۔"
۱۷ اور یسُوعؔ کے بارے میں خبر سارے یہودیہؔ اور اردگرد کے علاقے میں پھیل گئی۔

یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کا یسُوعؔ کو پیغام:

۱۸ یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کے شاگردوں نے یسُوعؔ کے بارے میں سب باتیں اُسے بتائیں اِس پر
اُس نے دو شاگردوں کو بُلایا۔ ۱۹ اور اُنہیں یسُوعؔ کے پاس یہ پُوچھنے کو بھیجا، کیا تُو ہی مسیح ہے جس
کا ہم انتظار کر رہے ہیں، یا کسی اور کا انتظار کریں؟ ۲۰ یُوحنّاؔ کے وہ دونوں شاگرد یسُوعؔ کے پاس آئے

اور اُس سے کہا: "یُوحنّاؔ نے ہمیں اِس لیے بھیجا ہے کہ تُجھ سے پُوچھیں کہ کیا تُو ہی وہ مسیح ہے جس
کا ہم انتظار کر رہے ہیں، یا کسی اور کا انتظار کریں؟ ۲۱ اُس وقت یسُوعؔ نے بُہت سے بیماروں کو
شفا دی، بہتوں کو بُری رُوحوں سے رہائی بخشی اور اَندھوںکو دیکھنے کی طاقت دی۔ ۲۲ اُس نے اُن
کو جواب میں کہا: "جو کچھ تُم نے سُنا اور دیکھا ہے جا کر یُوحنّاؔ کو بتاؤکہ اَندھے دیکھتے ہیں، لنگڑے
چلتے ہیں، کوڑھی اپنے کوڑھ سے شفا پاتے ہیں، بہرے سُنتے ہیں، مُردہ زندہ کئے جاتے ہیںاور غریبوں
کو خُوش خبری سُنائی جاتی ہے۔ ۲۳ "مبارک ہیں وہ لوگ جو میرے نام کے باعث شرمندہ نہ ہوں اور
بھٹک نہ جائے۔" ۲۴ جب یُوحنا کے شاگرد چلے گئے تو یسُوعؔ نے یُوحنّاؔ کے بارے میں لوگوں سے یہ
کہا: "تُم کیسے آدمی کو دیکھنےبیابان میں گئے تھے، ایک کمزور شخص کو جو سرکنڈے کی طرح ہے کہ جب
ہوا چلے تو ہلنے لگے؟ ۲۵ "تو پھر کس کو دیکھنے گئے تھے؟ ایسے آدمی کو جو قیمتی کپڑے پہنے ہو؟ دیکھو
جو قیمتی کپڑے پہنتے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں وہ محلوں میں رہتے ہیں۔ ۲۶ "کیا ایک
نبی کو؟ ہاں! بلکہ نبی سے بھی بڑے کو۔ ۲۷ "یہ وہی ہے جس کے لیے کلام میں لکھا ہے،:

'دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہُوں،
جو تیری راہ تیرے آگے تیار کرے گا۔' (ملاکی ۳: ۱)

۲۸ "میں تُم سے کہتا ہوں جتنے عورت سےپیدا ہوئے ہیں اُن میں یُوحنّاؔ سے بڑا کوئی نہیں، لیکن جو
آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ یُوحنّاؔ سے بڑا ہے۔" ۲۹ جب سب لوگوں اور ٹیکس لینے والوں
نے بھی سُنا، تو اُنہوں نے خُدا کو راستباز مان کر یُوحنّاؔ کا بپتسمہ لیا۔ ۳۰ مگر فریسیوں اور شرع کے
اُستادوں نے بپتسمہ نہ لے کر، اپنے لیے خُدا کے ارادہ کو جُھوٹا کر دیا۔ ۳۱ پھر یسُوعؔ نے کہا: "اِس

زمانہ کے لوگوں کو کیا کہوں کہ وہ کس کی طرح ہیں؟ ۳۲ "اُن لڑکوں کی طرح جو بازار میں کھیلتے اور
اپنے دوستوں سے پکار کر شکایت کرتے ہیں،

'ہم نے تُمہارے لیے بانسلی بجائی اور تُم نہ ناچے۔
ہم نے تمہارے لیے ماتم کیا اور تُم نہ روئے۔'

۳۳ "کیونکہ یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا نہ تو روٹی کھاتا ہوا آیا نہ ہی مَے پیتا ہوا آیا، اور تُم کہتے ہو اُس میں
بدرُوح ہے۔ ۳۴ "جبکہ ابنِ آدم کھاتا اور پیتا ہوا آیا اور تُم اُسے کھاؤ، شرابی اور ٹیکس لینے والوں، اور
گنہگاروں کا دوست کہتے ہو۔ ۳۵ "لیکن حکمت اپنے سب عمل کرنے والوں کے باعث راست
ثابت ٹھہری۔"

گنہگار عورت کا یسُوعؔ کو مسح کرنا:

۳۶ ایک فریسی کی دعوت پر یسُوعؔ اُس کے ساتھ اُس کے گھر کھانے کے لیے بیٹھا۔ ۳۷ اُس شہر
کی ایک بدکار عورت یہ جان کر کہ یسُوعؔ اُس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے، سنگ مرمر
کے عِطر دان میں قیمتی عطر لائی۔ ۳۸ وہ یسُوعؔ کے پاؤں کے پاس گھٹنو ںکے بل روتے ہوئے اُس
کے پاؤں اپنے آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے بالوں سے پونچھ کر اُنہیں چُومنے اور اُن پر عطر
ڈالنے لگی۔ ۳۹ وہ فریسی جِس نے دعوت کی تھی یہ دیکھ کر اپنے جی میں سوچنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی
ہوتا تو جان جاتا کہ جو عورت اُسے چھُوتی ہے کیسی عورت ہے؟ کیونکہ گنہگار ہے۔
۴۰ یسُوعؔ نے اُس کے خیال جان کر کہا: "شمعونؔ! مَیں تُجھے ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔" اُس
نے کہا اے اُستاد! بتا۔ ۴۱ تب یسُوعؔ نے اُسے یہ کہانی سُنائی، "ایک شخص نے دو آدمیوں کو
قرضہ دیا ایک کو پانچ سو دینار اور دُوسرے کو پچاس دینار۔ ۴۲ "مگر وہ دونوں قرض واپس نہ کر سکے،

اُس شخص نے دونوں پر مہربانی کی اور قرض معاف کر دیا۔ اُن دونوں میں سے کون اُس سے زیادہ محبت کرے گا؟"

۴۳ شمعونؔ نے جواب میں کہا، "وہ جس کا زیادہ قرض معاف ہوا۔" یسُوعؔ نے کہا: "تُو نے
ٹھیک کہا۔" ۴۴ اُس نے عورت کی طرف دیکھ کر شمعونؔ سے کہا: "میں تیرے گھر میں آیا تُو نے
میرے پاؤں دھونے کے لیے پانی نہ دیا، مگر اِس عورت کو دیکھ اُس نے آنسوؤں سے میرے پاؤں
دھوئے اور اپنے بالوں سے پونچھے۔ ۴۵ "تُو نے سلام کرتے ہوئے مُجھے بوسہ نہ دیا مگر اِس نے،
جب سے میں آیا ہوں میرے پاؤں چُومنا نہ چھوڑا۔ ۴۶ "تُو نے میرے سر میں تیل نہیں ڈالا مگر
اِس نے میرے پاؤں پر عطر ڈالا ہے۔ ۴۷ "اِس لئے میں کہتا ہوں، اِس کے گناہ بُہت تھے
جو معاف ہوئے، اِس نے بُہت محبت کی۔ جِس کے تھوڑے گناہ معاف ہوئے وہ تھوڑی محبت
کرتا ہے۔"

۴۸ یسُوعؔ نے اُس عورت سے کہا: "تیرے گناہ معاف ہوئے۔" ۴۹ وہ لوگ جو اُس کے ساتھ
کھانا کھانے بیٹھے تھے آپس میں کہنے لگے، "یہ کون ہے جو گناہ معاف کرتا پھرتا ہے۔"
۵۰ یسُوعؔ نے عورت سے کہا: "تیرے ایمان نے تُجھے بچا لیا، سلامت چلی جا۔"

یسُوعؔ کی خدمت میں شامل عورتیں:

۸ اِس کے فوراً بعد یسُوعؔ اِرد گرد کے شہروں اور گائوں میں منادی کرنے اور خُدا کی بادشاہی
کی خوشخبری سُنانے کے لیے دَورے کرنے لگا اور اُس کے بارہ شاگرد بھی اُس کے ساتھ
تھے۔ ۲ کچھ عورتیں بھی اُس کے ساتھ تھیں جنہوں نے بُری رُوحوں اور بیماریوں سے شِفا پائی تھی۔
یعنی مریمؔ مگدلینی جِس میں سے سات بدرُوحیں نکلی تھیں۔ ۳ اور یُوآنہؔ ہیرودیسؔ کے دیوان خُوزہؔ کی

بیوی، اور سُوسنّاہ اور بُہت سی عورتیں جو اپنے مال سے یسُوعؔ اور اُس کے شاگردوں کی خدمت
کرتی تھیں۔

بیج بکھرنے والے کی تمثیل:

۴ ایک دن یسُوعؔ نے ایک بڑی بھیڑ کو تمثیل میں ایک کہانی سُناتے ہوئے کہا:
۵ "ایک کسان بیج بونے نکلا، بیج بکھیرتے ہوئے کُچھ راہ کے کنارے گرا اور راہ چلتے لوگوں کے
پاؤں کے نیچے دَب گیا یا پرندوں نے چُگ لیا۔ ۶ "کُچھ چٹان پر گرا اور اُگ کر سُوکھ گیا کیونکہ وہاں
نمی نہ تھی۔"
۷ "کُچھ جھاڑیوں میں گرا، جب اُگا تو جھاڑیوں نے اُن نرم پودوں کو دبا دیا۔ ۸ "اور کُچھ اچھی
زمین پر گرا اور اُگ کر سو گُنا پھل لایا۔" جب وہ سُنا چُکا تو پُکار کر کہا: "جو سُن سکتا ہے سُن لے اور
سمجھے۔"
۹ اُس کے شاگردوں نے اُس سے اِس تمثیل کا مطلب پُوچھا۔ ۱۰ اُس نے جواب دیا: "تمہیں
خُدا کی بادشاہی کے بھید جاننے کی سمجھ دی گئی ہے مگر اَوروں کے لیے تمثیل میں بات کرتا ہوں تاکہ
یہ کلام پُورا ہو کہ:

'دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں، سُنتے ہوئے نہ سمجھیں۔' (یسعیاہ ٦: ۹)

۱۱ "یہ تمثیل اِس طرح سے ہے: بیج خُدا کا کلام ہے۔ ۱۲ "جو بیج راہ کے کنارے گِرا اُن لوگوں
کے لیے ہے جو کلام سُنتے ہیں مگر شیطان جلد اُس کلام کو اُن کے دل سے اُڑا لے جاتا ہے تاکہ وہ
ایمان نہ لائیں اور نجات نہ پائیں۔ ۱۳ "جو بیج چٹان پر گِرا اُن لوگوں کے لیے ہے جو خُوشی سے کلام
قبول تو کرلیتے ہیں اور کُچھ عرصہ کے لیے ایمان بھی رکھتے ہیں مگر جب آزمائش کا سامنا کرنا پڑے تو

جڑ مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے ایمان سے گِر جاتے ہیں۔ ۱۴ "جو بیج کانٹے دار جھاڑیوں میں گِرا، اُن
لوگوں کے لیے ہے، جو کلام سُنتے ہیں مگر جلد ہی دُنیا کی فکریں، دولت اور عَیش و عشرت کی خواہش
جھاڑیوں کی طرح اُس کلام کے پودے کو دبا دیتی ہیں اور وہ کبھی بھی بڑا ہو کر پھل نہیں لاتا۔
۱۵ "اچھی اور زرخیز زمین سے مُراد وہ لوگ ہیں جو ایماندار، نیک دِل ہیں، جو کلام سُنتے اور اُسے
تھامے رہتے، اور صبر کے ساتھ بُہت سا پھل پیدا کرتے ہیں۔

چراغ کی تمثیل:

۱۶ "چراغ جلا کر کوئی بھی اُسے برتن سے ڈھانپ نہیں دیتا اور نہ ہی اُسے میز کے نیچے رکھتا ہے
بلکہ اُونچی جگہ پر رکھتا ہے تاکہ گھر میں داخل ہونے والوں کے لیے روشنی ہو۔ ۱۷ "ہرطرح کا راز
بالآخر کُھول دیا جائے گا اور ہر پوشیدہ بات سب کو معلوم ہو جائے گی۔ ۱۸ "پس غور کرو کہ کیسے سُنتے
ہو۔ جو میری باتیں غور سے سُنتے ہیں اُنہیں اِن باتوں کی اور بھی سمجھ دی جائے گی، اور جو میری
باتیں غور سے نہیں سُنتے اُن سے وہ سمجھ بھی جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں، لے لی جائے گی۔"

یسُوعؔ کا حقیقی خاندان:

۱۹ یسُوعؔ کی ماں اور اُس کے بھائی اُس سے ملنے آئے مگر بھیڑ کی وجہ سے اُس تک پُہنچ نہ سکے۔
۲۰ کسی نے اندر جا کر خبر دی کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تُجھ سے ملنے آئے ہیں۔
۲۱ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "میری ماں اور میرے بھائی وہ ہیں جو خُدا کا کلام سُنتے اور اُس پر
عمل کرتے ہیں۔"

یسُوعؔ کا ہوا اور پانی کو ڈانٹنا:

۲۲ ایک دن یسُوعؔ نے شاگردوں سے کہا، ”آئو جھیل کے پار چلیں۔“ چنانچہ وہ کشتی پر سوار
ہو کر روانہ ہوئے۔ ۲۳ جب وہ جا رہے تھے تو یسُوعؔ آرام کی خاطر کشتی میں سو گیا۔ اچانک جھیل
میں ایک بڑا طوفان اُٹھا اور کشتی پانی سے بھرنے لگی اور خطرہ تھا کہ ڈُوب جائے گی۔ ۲۴ شاگردوں
نے یسُوعؔ کو جگایا اور چِلاّنے لگے:

”خداوند! خداوند! ہم ڈوبنے لگے ہیں۔“ یسُوعؔ نے اُٹھ کر ہوا اور پانی کی لہروں کو ڈانٹا، ہوا تھم
گئی اور سکون ہو گیا۔ ۲۵ اُس نے اُن سے کہا: ”تمہارا اِیمان کہاں گیا؟“ شاگرد سخت حیران اور
خوف زدہ ہو کر آپس میں کہنے لگے، ”آخر یہ کون ہے؟ کہ ہَوا اور پانی بھی اِس کا حُکم مانتے ہیں!“

بدرُوحوں کے لشکر کا سؤروں کے غُول میں جانا:

۲۶ وہ سفر کرتے ہوئے گلیلؔ کی جھیل کے پار گراسینیوںؔ کے علاقے میں پہنچ گئے۔ ۲۷ جب وہ
کشتی سے اُترا تو ایک آدمی جس میں بدروحیں تھیں یسُوعؔ کے سامنے آیا۔ وہ لمبے عرصے سے اپنے گھر
سے باہر بغیر کپڑوں کے قبروں میں رہا کرتا تھا۔ ۲۸ وہ یسُوعؔ کو دیکھتے ہی اُس کے قدموں میں گر کر
اور بڑی آواز میں چِلاّ کر کہا:

”یسُوعؔ! خُدا تعالیٰ کے بیٹے! تیرا مُجھ سے کیا کام؟ میں تیری مِنّت کرتا ہوں مُجھے وقت سے پہلے
عذاب میں نہ ڈال۔“ ۲۹ کیونکہ یسُوعؔ نے اُس بدرُوح کو اُس آدمی میں سے نکل جانے کا حُکم دیا
تھا۔ کیونکہ بدرُوح جب اُس پر قبضہ کرتی، تو وہ آدمی اُن زنجیروں اور بیڑیوں کو آسانی سے توڑ دیتا، جن
سے لوگ اُسے قابو میں رکھنے کے لیے جکڑتے تھے اور بدرُوح اُسے ویرانوں میں لیے پھرتی تھی۔

۳۰ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا: "تیرا نام کیا ہے؟" اُس نے کہا، "لشکر" کیونکہ اُس میں بُہت سی
بدرُوحیں تھیں۔ ۳۱ بدرُوحیں یسُوعؔ کی مِنّت کرنے لگیں کہ اُنہیں اَتھاہ گڑھے میں نہ بھیجے۔
۳۲ قریب ہی پہاڑ کے ساتھ سئوروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا، بدرُوحوں نے یسُوعؔ سے التجا
کی کہ اُنہیں سئوروں میں جانے دے۔ یسُوعؔ نے اُنہیں اجازت دے دی۔ ۳۳ بدرُوحیں آدمی سے
نکل کر سئوروں میں گُھس گئیں اور سارا غول پہاڑ کے کنارے سے جھیل میں جا گِرا اور ڈُوب کر
مر گیا۔ ۳۴ یہ دیکھ کر سئوروں کے چرانے والوں نے قریب کے گائوں اور شہر میں یہ خبر پھیلا دی۔
۳۵ لوگ یہ دیکھنے کے لیے کہ کیا ہوا ہے جلدی سے وہاں پہنچے اور اُس آدمی کو یسُوعؔ کے قدموں
میں اپنے ہوش و حواس کے ساتھ کپڑے پہنے دیکھ کر ڈر گئے۔ ۳۶ جنہوں نے یہ سب کُچھ دیکھا تھا
دُوسروں کو بتانے لگے کہ کیسے اِس آدمی نے بدرُوحوں سے نجات پائی۔
۳۷ گراسینیوںؔ کے علاقے کے سب لوگوں نے یسُوعؔ سے درخواست کی کہ اُن کے پاس سے
چلا جائے، کیونکہ اُن پر خُوف چھا گیا تھا۔ لہٰذا یسُوعؔ کشتی پر سوار ہو کر واپس چلا گیا۔ ۳۸ جس آدمی
سے بدرُوحیں نکلیں تھیں اُس نے یسُوعؔ سے منت کی کہ اُسے بھی اپنے ساتھ لے چلے، مگر یسُوعؔ
نے اُسے واپس بھیجتے ہوئے کہا۔ ۳۹ "اپنے گھر واپس جا اور سب لوگوں کو بتا کہ خُدا نے تیرے
لیے کیسے بڑے کام کئے ہیں۔" وہ آدمی واپس جا کر سارے شہر میں بتانے لگا کہ یسُوعؔ نے اُس کے
لیے کیسے بڑے کام کِئے ہیں۔

یائیرؔ کی بیٹی کو زندہ کرنا اور بارہ برس کی بیمار عورت کو شفا:

۴۰ جب یسُوعؔ واپس پہنچا تو بُہت سے لوگ اُس کا انتظار کر رہے تھے اور بڑی خوشی سے اُس
کے ساتھ ملے۔ ۴۱ ایک شخص یائیِرؔ نام جو عبادت خانے کا سردار تھا، یسُوعؔ کے پاس آیا اور اُس

کے قدموں میں گر کر التجا کی کہ اُس کی ساتھ اُس کے گھر چلے۔ ۴۲ کیونکہ اُس کی اکلوتی بیٹی جو بارہ
سال کی تھی مرنے کی قریب تھی، یسُوعؔ جب اُس کے ساتھ جا رہا تھا تو لوگوں کی ایک بھیڑ اُس کے
ساتھ تھی۔

۴۳ اُس بھیڑ میں ایک عورت تھی جسے بارہ برس سے خون جاری تھا۔ اُس نے اپنی عمر بھر کی
کمائی حکیموں پر لگا دی مگر کسی سے بھی اُس کو شفا نہ ملی۔ ۴۴ اُس نے بھیِڑ میں سے راستہ بنا کر یسُوعؔ
کو پیچھے سے چُھوا اور اُسی وقت اُسے شِفا ہوئی اور خُون بہنا بند ہو گیا۔ ۴۵ یسُوعؔ نے پوچھا: "کس
نے مُجھے چُھوا ہے؟" جب سب انکار کر رہے تھے تو پطرسؔ نے کہا، "اُستاد بھیِڑ میں اتنے لوگ تُجھ پر
گرتے پڑتے ہیں۔" ۴۶ مگر یسُوعؔ نے کہا: "کسی نے مُجھے خود سے چھُوا ہے کیونکہ مُجھے اپنے اندر سے
شِفا کی قوت نکلتی محسوس ہوئی ہے۔"

۴۷ جب اُس عورت نے دیکھا کہ چِھپ نہیں سکتی تو کانپتی ہوئی اُس کے قدموں میں جُھک کر
سب لوگوں کو بتایا کہ اُس نے یسُوعؔ کو کیوں چھُوا ہے اور کیسے فوراً شِفا پائی۔ ۴۸ یسُوعؔ نے اُس
سے کہا: "بیٹی! تیرے اِیمان نے تُجھے اچھا کیا ہے، سلامتی سے چلی جا۔"

۴۹ وہ اُس عورت سے بات کر ہی رہا تھا کہ یائیرؔ کے گھر سے کوئی پیغام لایا کہ اُستاد کو تکلیف نہ
دے۔ لڑکی مر گئی ہے۔

۵۰ یسُوعؔ نے یہ سُن کر یائیرؔ سے کہا: "خوف نہ کر، بس ایمان رکھ، وہ بچ جائے گی۔"

۵۱ گھر پہنچ کر یسُوعؔ نے کسی کو اپنے ساتھ اندر لڑکی کے پاس جانے کی اجازت نہ دی اور صرف
پطرسؔ، یُوحنّاؔ اور یعقوبؔ اور لڑکی کے ماں باپ کو لے کر اندر گیا۔ ۵۲ گھر میں موجود سب لوگ

لڑکی کے لیے ماتم کر رہے تھے یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "ماتم نہ کرو، لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔"
۵۳ لوگ اُس کا مذاق اُڑانے لگے کیونکہ جانتے تھے کہ لڑکی مر گئی ہے۔
۵۴ یسُوعؔ نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اُونچی آواز میں کہا: "اُٹھ جا ! میری بیٹی۔" ۵۵ اُسی لمحے اُس کی
رُوح اُس میں لوٹ آئی اور لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر یسُوعؔ نے لڑکی کو کچھ کھانے کے لیے دینے کو
کہا۔ ۵۶ اُس کے ماں باپ خُوشی سے حیرت زدہ ہو گئے مگر یسُوعؔ نے اُن کو تاکید کی کہ کسی کو اِس
کے بارے میں نہ بتائیں۔

بارہ شاگردوں کو بھیجنا:

۹ ایک دن یسُوعؔ نے اپنے بارہ شاگردوں کو بُلا کر اُنہیں بدرُوحوں کو نکالنے کا اختیار اور بیماروں
کو شِفا دینے کی قوت بخشی۔
۲ اور اُنہیں خُدا کی بادشاہی کی منادی کرنے اور بیماروں کو شِفا دینے کے لیے بھیجا۔ ۳ اور اُن
کو ہدایت کی کہ، "اپنے ساتھ کچھ نہ لے کر جانا، نہ لاٹھی، نہ جھولی، نہ روٹی، نہ روپیہ، نہ زیادہ کپڑے۔
۴ جس گھر میں جاؤ اُسی میں رہو جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو۔ ۵ "اور جس شہر کے لوگ تُمہیں
قبول نہ کریں تو اُس شہر سے نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دینا، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اُن کو
اُنکے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے۔"
۶ لہٰذا وہ روانہ ہوئے اور گاؤں گاؤں خُوشخبری کی منادی کرنے اور بیماروں کو شِفا دینے لگے۔

ہیرودیسؔ کا گھبرا جانا:

۷ جب گلیلؔ کے حاکم ہیرودیس انتپاسؔ کو اِن سب باتوں کی خبر ہوئی جو یسُوعؔ کرتا تھا، تو وہ
گھبرا گیا، کیونکہ کچھ لوگ کہتے تھے کہ یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ ۸ کچھ کہتے

تھے کہ ایلیاہؔ یا کوئی قدیم زمانے کا نبی مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ ۹ لیکن ہیرودیسؔ نے کہا کہ یُوحنّاؔ
بپتسمہ دینے والے کا سر تو میں نے کٹوا دیا تھا، پھر یہ کون ہے جس کے بارے میں ایسی باتیں سُن رہا
ہوں؟ پس وہ یسُوعؔ سے ملنے کی کوشش کرتا رہا۔

پانچ ہزار کو کھانا کھلانا:

۱۰ جب شاگرد منادی کر کے واپس آئے تو یسُوعؔ کو سب کُچھ بتایا جو اُنہوں نے کیا تھا۔ تب وہ
اُن کو اپنے ساتھ لے کر چُپکے سے شہر بیتِ صیدا آ چلا گیا۔ ۱۱ لیکن جب لوگوں کو پتا چلا کہ وہ کہیں جا
رہے ہیں تو اُن کا پیچھا کیا، یسُوعؔ خُوشی کے ساتھ اُن سے ملا اور خُدا کی بادشاہی کی تعلیم دی اور جو
بیمار تھے اُن کو شِفا دی۔

۱۲ جب شام ہوئی تو شاگردوں نے یسُوعؔ سے کہا کہ لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ اِرد گرد کے
گائوں اور قصبوں میں جا کر اپنے رہنے اور کھانے کا بندوبست کر سکیں، کیونکہ اِس ویران جگہ پر
اُنہیں کُچھ نہیں ملے گا۔

۱۳ لیکن یسُوعؔ نے اُن سے کہا: ”تُم خود ہی اِنہیں کھانے کو دو۔“ رسولوں نے جواب دیا کہ
ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں یا پھر تو چاہتا ہے کہ ہم اِن کے لیے کھانا خرید
کر لائیں۔ ۱۴ [کیونکہ وہاں پانچ ہزار مرد تھے۔] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: ”سب کو پچاس، پچاس کی
ٹولیوں میں ترتیب سے بٹھائو۔“

۱۵ شاگردوں نے جیسا یسُوعؔ نے کہا تھا سب کو بٹھا دیا۔ ۱۶ یسُوعؔ نے پانچ روٹیاں اور دو
مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف اُٹھا کر برکت کی دُعا کی۔ اور روٹی توڑ توڑ کر شاگردوں کو دی کہ لوگوں

میں بانٹتے جائیں۔ ۱۷ اور سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ بعد میں شاگردوں نے بارہ ٹوکرے روٹی کے
ٹکڑے اُٹھائے۔

یسُوعؔ کے بارے پطرسؔ کا مکاشفہ:

۱۸ ایک دن یسُوعؔ بھیڑ سے علیٰحدہ ہو کر دُعا کر رہا تھا، صرف اُس کے شاگرد اُس کے ساتھ تھے،
اُس نے شاگردوں سے پُوچھا: "لوگوں کے خیال میں مَیں کون ہوں؟" ۱۹ شاگردوں نے جواب دیا،
"کُچھ لوگ تُجھے یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں، کُچھ تُجھے ایلیاہؔ اور کُچھ سمجھتے ہیں کہ کوئی قدیم نبیوں میں
سے جی اُٹھا ہے۔ ۲۰ پھر اُس نے پُوچھا: "تُم کیا سمجھتے ہو کہ میں کون ہوں؟" پطرسؔ نے جواب
دیا، "تُو خُدا کا مسیح ہے۔"

یسُوعؔ کا اپنی موت کے بارے ذکر:

۲۱ یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں کو تاکید کی کہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ ۲۲ اور کہا: "ابنِ آدم کو بُہت
سے دُکھ اُٹھانا ضروری ہے، اور قوم کے بزرگ، سردار کاہن اور شریعت کے اُستاد اُسے رَدّ کر دیں
گے اور اُسے قتل کر دیا جائے گا، مگر وہ تیسرے دن پھر جی اُٹھے گا۔" ۲۳ پھر اُس نے سب سے
کہا: "اگر تُم میں سے کوئی میرے پیچھے چلنا چاہے تو اپنی خُودی کو چھوڑے اور ہر روز اپنی صلیب
اُٹھائے اور میرے پیچھے چلے۔ ۲۴ "جو کوئی اپنی جان بچانے کی کوشش کرے، وہی اُسے کھوئے
گا اور جو کوئی میری خاطر اُسے دے دے، وہی اُسے بچائے گا۔ ۲۵ "اگر کوئی اپنی ساری زندگی
صرف دُنیا حاصل کرنے میں گزار دے، اور اپنی جان کی فکر نہ کرے اور اُسے کھو دے تو اُسے
کیا حاصل؟ ۲۶ "جو کوئی مُجھے اور میری باتوں کو قبول کرنے میں شرمندگی محسوس کرے گا تو ابنِ
آدم بھی جب اپنے اور اپنے باپ کے اور پاک فرشتوں کے جلال میں آئے گا تو اُسے قبول نہ کرے

گا۔ ۲۷ "مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں تُم میں سے کُچھ لوگ جو یہاں کھڑے ہیں موت کا مزہ چکھنے سے
پہلے خُدا کی بادشاہی کو دیکھیں گے۔"

یسُوعؔ کی صورت بدل جانا:

۲۸ تقریباً آٹھ دنوں کے بعد وہ پطرسؔ، یُوحنّاؔ اور یعقوبؔ کو ساتھ لے کر پہاڑ پر دُعا کرنے کے لیے
گیا۔

۲۹ جب وہ دُعا کر رہا تھا تو اُس کا چہرہ بدل گیا۔ اور اُس کا لباس سفید چمکدار ہو گیا۔ ۳۰ اور دو
مرد، مُوسیٰ آور ایلیاؔہ اُس کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔ ۳۱ وہ دیکھنے میں بڑے جلالی تھے۔ وہ اُس
کی موت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے جو یروشلیمؔ میں واقع ہونے کو تھی۔ ۳۲ مگر پطرسؔ اور
دوسرے شاگرد سو رہے تھے، جب وہ جاگ اُٹھے تو یسُوعؔ کے جلال کو اور دو مردوں کو اُس کے
ساتھ کھڑے دیکھا۔

۳۳ جیسے ہی مُوسیٰؔ اور ایلیاؔہ اُس سے رُخصت ہونے لگے تو پطرسؔ جلدی سے بغیر سوچے سمجھے
بول پڑا، اَے اُستاد کتنی اچھی بات ہے کہ ہم یہاں ہیں، پس ہم یہاں پر یادگار کے طور پر تین خیمے
کھڑے کرتے ہیں، ایک تیرے لئے، ایک مُوسیٰؔ کے لئے اور ایک ایلیاہؔ کے لئے۔ ۳۴ ابھی وہ یہ
بات کر ہی رہا تھا کہ ایک بادل اُن پر چھا گیا اور وہ نہایت ڈر گئے۔

۳۵ اور بادل سے ایک آواز آئی، "یہ میرا بیٹا ہے جسے میں نے چُنا ہے، اِس کی سُنو!"

۳۶ آواز کے ختم ہوتے ہی یسُوعؔ اکیلا کھڑا دکھائی دیا۔ شاگردوں نے اُس وقت اِس واقعہ کے
بارے میں کسی سے بات نہیں کی۔

بدرُوح گرفتہ لڑکے کی شفا:

۳۷ اگلے دن جب وہ پہاڑ سے نیچے آئے تو ایک بڑی بھیڑ یسُوعؔ سے ملی۔ ۳۸ اور بھیڑ میں ایک
آدمی نے پُکار کر اُس سے کہا، ”اُستاد! میں تیری مِنّت کرتا ہوں میرے بیٹے کے لئے کچھ کر کیونکہ
یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ ۳۹ ایک بدرُوح اُسے بار بار پکڑ لیتی ہے اور لڑکا چِلّا اُٹھتا ہے پھر وہ اُسے اِیسا
جھنجھوڑتی ہے کہ اُس کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگتی ہے اور اُسے بُری طرح کُچلتی اور بڑی مُشکل
سے چھوڑتی ہے۔ ۴۰ میں نے تیرے شاگردوں کی مِنّت کی کہ بدرُوح کو نکال دیں مگر وہ نہ نکال سکے۔
۴۱ یسُوعؔ نے کہا: ”اے ایمان سے خالی اور بگڑی ہوئی قوم! میں کب تک تُمہارے ساتھ رہوں گا
اور تُمہاری برداشت کروں گا؟“ پھر اُس آدمی سے کہا: ”لڑکے کو اِدھر لاؤ۔“ ۴۲ جیسے ہی وہ اُسے
سامنے لائے بدرُوح نے اُسے زمین پر پٹکا اور بُری طرح مروڑنے لگی۔ یسُوعؔ نے اُس بُری رُوح کو
ڈانٹا تو لڑکا اچھا ہوگیا۔ پھر لڑکے کو اُس کے باپ کے حوالے کر دیا۔ ۴۳ خُدا کی عظیم قدرت کو
دیکھ کر سب لوگ حیران ہو رہے تھے۔ ۴۴ یسُوعؔ نے شاگردوں سے کہا: ”تُمہیں میری باتیں یاد
رہیں کہ ابنِ آدم کو دھوکے سے دشمنوں کے حوالہ کردیا جائے گا۔“ ۴۵ مگر اُنہیں پتا نہیں چلا کہ اِس
بات کا کیا مطلب ہے کیونکہ اِس کی حقیقت کو اُن سے چھپایا گیا تھا۔ لہٰذا وہ نہ سمجھ سکے اور یسُوعؔ
سے اِس کے بارے میں پوچھتے ہوئے بھی ڈرتے تھے۔

آسمان کی بادشاہی میں کون بڑا ہے:

۴۶ پھر شاگردوں میں یہ بحث شروع ہوگئی کہ ہم میں سے بڑا کون ہے؟ ۴۷ یسُوعؔ نے یہ جان کر
کہ کیا سوچتے ہیں، ایک بچے کو لے کر اپنے ساتھ کھڑا کیا اور اُن سے کہا: ۴۸ ”جو کوئی اِس بچے کو

میرے نام سے قبول کرتا ہے وہ مُجھے قبول کرتا ہے، جو مُجھے قبول کرتا ہے وہ میرے باپ کو جس
نے مُجھے بھیجا ہے قبول کرتا ہے۔چنانچہ جو تُم میں سب سے چھُوٹاہے وہی بڑا ہے۔"
۴۹ یُوحنّاؔ نے یسُوعؔ کو بتایا، "اے اُستاد! ہمیں ایک شخص ملا جو تیرے نام سے بدرُوحیں نکالتا
ہے۔ ہم نے اِسے روک دیا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ تیری پیرَوی نہیں کرتا۔" ۵۰ مگر یسُوعؔ نے کہا:
"اُسے مت روکنا، کیونکہ جو تُمہارے خلاف نہیںوہ تُمہاری طرف ہے۔"

سامری گائوں کا یسُوعؔ کو قبول نہ کرنا:

۵۱ جب اُس کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا وقت قریب آیا تو یسُوعؔ نے یروشلیمؔ جانے کی
تیاری کی۔
۵۲ اُس نے اپنے آگے کُچھ شاگردوں کو سامریہ کے ایک گائوں میںبھیجا کہ اُس کے آنے کی تیاری
کریں۔ ۵۳ چونکہ اُنھوں نے یروشلیمؔ جانا تھا اِسلئے سامریوں نے اُنہیں جگہ نہ دی۔
۵۴ سامریوں کے انکار کرنے پر یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ نے یسُوعؔ سے کہا، "خُداوند اگر تُو کہے تو اِنہیں
بھسم کرنے کے لیے آسمان سے آگ مانگیں؟ جیسے ایلیاّہ نے کیا؟ ۵۵ مگر اُس نے پھِر کر اُنہیں
جھِڑکا اور کہا:
۵۶ "ابنِ آدم ہلاک کرنے نہیں بلکہ نجات دینے آیا ہے۔" پھر وہ کسی دُوسرے گائوں میں چلے
گئے۔

ایک آدمی کی یسُوعؔ کے پیچھے چلنے کی خواہش:

۵۷ راہ میں چلتے ہوئے کسی نے یسُوعؔ سے کہا، "اَے خُداوند! تُوجہا ںجائے گا میں تیرے پیچھے
چلوں گا۔ ۵۸ یسُوعؔ نے جواب دیا: "لومڑیوںکے رہنے کے لیے بھٹ اور پرندوںکے گھونسلے مگر ابنِ

آدم کے پاس تو سر رکھنے کی بھی جگہ نہیں۔" ۵۹ پھر کسی اور سے کہا: "میرے پیچھے چل۔" وہ
یسُوعؔ کے پیچھے جانے کو تیار ہو گیا مگر اجازت چاہی کہ اپنے باپ کو دفن کر آئے۔ ۶۰ لیکن یسُوعؔ نے
اُس سے کہا: "[رُوحانی] مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے مگر تُو جا کر خُدا کی بادشاہی کی منادی
کر۔" ۶۱ کسی اور نے کہا، "خُداوند میں تیرے پیچھے چلوں گا، پہلے میں اپنے گھر والوں کو خُدا حافظ
کہہ آئوں۔" ۶۲ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "جو کوئی کھیت میں کام کرنے کے لیے ہل پر ہاتھ رکھ کر
پیچھے دیکھے، وہ خُدا کی بادشاہی میں کام کرنے کے قابل نہیں۔"

ستّر شاگردوں کا چنائو:

۱۰ خُداوند نے ستّر اور شاگردوں کو چُنا اور اُنہیں دو دو کر کے اپنے آگے ہر اُس شہر اور
جگہ بھیجا جہاں وہ خُود جانے والا تھا۔ ۲ اُس نے اُن سے کہا: "فصل تو بُہت ہے مگر
مزدور کم، فصل کے مالک کی مِنّت کرو کہ اور مزدور بھیجے۔ ۳ "اَب جائو اور یہ یاد رکھو کہ میں تُمہیں
جو برّوں کی مانند ہو بھیڑیوں کے بیچ میں بھیج رہا ہوں۔ ۴ "اپنے ساتھ پیسے نہ لینا، نہ سفری بیگ اور نہ
ہی فالتو جُوتے اور راستے میں چلتے ہوئے کسی کو سلام کرنے کے لیے نہ رُکنا۔ ۵ "جب کسی گھر میں
داخل ہو تو پہلے اِس گھر کے لیے خُدا سے سلامتی کی دُعا کرو۔ ۶ "اگر اُس گھر میں سلامتی کے فرزند
ہوں گے تو سلامتی وہاں ٹھہر جائے گی اور اگر نہیں تو سلامتی تُم پر واپس لوٹ آئے گی۔ ۷ "اُسی
گھر میں ٹھہرو اور جو کُچھ دیا جائے کھانے اور پینے سے نہ مزدُور اپنی مزدُوری کا حقدار ہے۔ بار بار گھر
تبدیل نہ کرو۔ ۸ "جس شہر میں تُم داخل ہو اور وہاں کے لوگ تُمہیں قبُول کریں تو جو کُچھ تُمہارے
سامنے رکھیں اُسے کھائو۔ ۹ "وہاں بیماروں کو شِفا دو اور اِس بات کی منادی کرو کہ خُدا کی بادشاہی
تُمہارے قریب ہے۔ ۱۰ "جس شہر کے لوگ تُمہیں قبُول نہ کریں اُن کی سڑکوں پر باہر نکل کر یہ کہو

کہ: ۱۱ "ہم، تمہارے شہر کی گرد بھی اپنے جوتوں سے تمہارے سامنے جھاڑتے ہیں، یہ تمہارے
خلاف گواہی ہے کہ ہم نے تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیا۔ مگر یاد رکھو کہ خُدا کی بادشاہی قریب
ہے۔"

قبول نہ کرنے والے شہروں کی عدالت:

۱۲ "میں تمہیں یقین دِلاتا ہوں کہ عدالت کے دن سدومؔ کا حال اِس شہر کی نسبت زیادہ برداشت
کے لائق ہو گا۔ ۱۳ "اے خرازینؔ تجھ پر افسوس! اے بیتِ صیدا تجھ پر افسوس! کیونکہ جو
معجزے میں نے تم میں کیے اگر صور اور صیدا میں ہوتے تو وہاں کے لوگ کب کے ٹاٹ اوڑھ
کر اور سر میں راکھ ڈال کر توبہ کر چکے ہوتے۔ ۱۴ "عدالت کے دن صورؔ اور صیدا کا حال تمہارے
حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہو گا۔ ۱۵ "اے کفرِ نحومؔ کے رہنے والو! کیا تم آسمان پر سرفراز
کیے جاؤ گے؟ نہیں! بلکہ تم عالمِ اَرواح میں اُتارے جاؤ گے۔ ۱۶ پھر اُس نے شاگردوں سے کہا،
"جو تمہارے پیغام کو قبول کرتا ہے مجھے قبول کرتا ہے۔ جو تمہیں قبول نہیں کرتا مجھے قبول نہیں
کرتا۔ جو مجھے قبول نہیں کرتا وہ میرے بھیجنے والے کو قبول نہیں کرتا۔"

سترّ شاگردوں کی واپسی:

۱۷ جب سترّ شاگرد واپس لوٹ کر آئے تو خوشی سے یسُوعؔ کو خبر دی، "اَے خُداوند تیرے نام
سے بدرُوحیں بھی ہمارے تابع ہیں۔" ۱۸ اُس نے اُنہیں بتایا: "میں نے دیکھا کہ شیطان آسمان
سے بجلی کی طرح گرا ہے۔ ۱۹ "میں نے تمہیں دُشمن کی ساری قدرت پر اِختیار دیا ہے اور یہ کہ تم
سانپوں اور بچھوؤں کو کچلو، اور تمہیں کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ ۲۰ "اِس بات سے
خُوش نہ ہو کہ بدرُوحیں تمہارے تابع ہیں۔ بلکہ اِس بات سے کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہیں۔"

شُکرگزاری کی دُعا:

۲۱ اُسی وقت یسُوعؔ پاک رُوح کی خوشی سے بھر گیا اور شُکرگزاری کرنے لگا: "اَے باپ!
آسمان اور زمین کے مالک! تیرا شُکر ہو کہ تُو نے یہ باتیں اُن لوگوں سے چھپائیں جو اپنے آپ کو
عقل مند اور دانا سمجھتے ہیں اور بچوں (کم علم) پر ظاہر کیں، ایسا ہی تُجھے پسند آیا۔
۲۲ "میرے باپ نے سب کُچھ میرے سپُرد کیا ہے۔ باپ کے سِوا کوئی بیٹے کو نہیں جانتا اور
ایسے ہی کوئی باپ کو نہیں جانتا سِوا بیٹے کے اور اُس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔"
۲۳ پھر اُس نے اکیلے میں شاگردوں سے کہا: "مبارک ہیں وہ لوگ بھی جو یہ سب کُچھ دیکھتے ہیں
جو تُم دیکھتے ہو۔ ۲۴ "میں تُم کو بتاتا ہوں کہ بُہت سے نبی اور بادشاہ یہ دیکھنا چاہتے تھے جو تُم دیکھتے
ہو، مگر نہ دیکھا، اور یہ سُننا چاہتے تھے جو تُم سُنتے ہو پر نہ سُنا۔"

شریعت کا بڑا حُکم:

۲۵ ایک دن ایک شرع کے عالم نے اُٹھ کر اور یسُوعؔ کو آزمانے کے لئے یہ سوال کیا، "اَے
اُستاد! مُجھے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟" ۲۶ یسُوعؔ نے جواب میں کہا:
"شریعت میں کیا لکھا ہے؟ تو اُسے کیسے پڑھتا ہے؟" ۲۷ اُس نے جواب دیا: "خداوند اپنے خدا
سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت
رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔" (اِستثنا ۶:۵) ۔ ۲۸ یسُوعؔ نے کہا: "تُو نے ٹھیک
کہا، ایسا ہی کر تو جیتا رہے گا۔" ۲۹ اُس نے اپنے آپ کو دُرست ثابت کرنے کے لیے یسُوعؔ سے
پُوچھا، "پھر میرا پڑوسی کون ہے؟"

نیک سامری:

٣٠ یسُوعؔ نے جواب میں ایک کہانی سُنائی: "ایک آدمی یروشلیمؔ سے یریحُوؔ جا رہا تھا کہ ڈاکُوؤں
نے اُسے پکڑ کر اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے لُوٹ لیا اور اُسے مارا پیٹا اور زخمی حالت میں چھوڑ
کر چلے گئے۔ ٣١ "اتفاقاً ایک کاہن وہاں سے گزرا، وہ زخمی کو دیکھ کر اُس کی مدد کئے بغیر گُزر گیا۔
٣٢ "پھر ایک لاوی وہاں سے گزرا، اُس نے بھی ایسا ہی کیا۔ ٣٣ "پھر ایک سامری وہاں سے گُزرا،
اُس زخمی کو دیکھ کر اُسے اُس پر ترس آیا۔ ٣٤ "وہ اُس کے پاس گیا اور اُس کے زخموں پر تیل اور
مے لگا کر پٹی کی، اور اُسے گدھے پر بٹھا کر ایک مسافر خانے میں لے گیا اور اُس کی دیکھ بھال کی۔"
٣٥ "اگلے دن اُس نے مسافر خانے کے مالک کو دو دینار دیے اور کہا اِس کی دیکھ بھال کرنا اور
اگر اِس سے زیادہ خرچ ہو گا تو میں واپس آکر ادا کردُوں گا۔ ٣٦ "تیری نظر میں اِن تینوں میں سے
کون اُس مسافر کا جسے ڈاکوؤں نے زخمی کیا تھا، پڑوسی ٹھہرا؟" ٣٧ اُس نے جواب دیا، "وہ جس
نے اُس پر ترس کھایا۔" اِس پر یسُوعؔ نے اُس سے کہا: "جا تُو بھی ایسا ہی کر۔"

مریمؔ اور مارتھاؔ:

٣٨ ایک گائوں میں مارتھا نام کی ایک عورت نے یسُوعؔ کو اپنے گھر میں بلایا۔ ٣٩ اور اُس کی
ایک بہن مریمؔ تھی، وہ یسُوعؔ کے قدموں میں بیٹھ کر اُس کی باتیں سُننے لگی۔ ٤٠ مگر مارتھاؔ کھانا بنانے
میںمصروف ہو گئی۔

جب کام کی زیادتی کی وجہ سے گھبرا گئی تو یسُوعؔ سے کہا، "خُداوند! کیا یہ ناانصافی نہیں، میری
بہن مُجھے کام کرنے کو اکیلا چھوڑ کر یہاں بیٹھی ہے۔ اِس سے کہہ کہ میری مدد کرے۔" ٤١ اِس
پر یسُوعؔ نے اُس سے کہا: "مارتھاؔ، مارتھاؔ! تو بہت سی چیزوں کے لیے فکرمند اور پریشان ہے۔

۴۲ مگر ایک بہتر چیز جس کے لیے فکر مند ہونا چاہیے مریمؔ نے اُسے چُن لیا ہے اور یہ اِس سے چھینا
نہیں جائے گا۔“

دُعا کے بارے میں تعلیم:

۱۱ ایک دن یسُوعؔ کسی جگہ دُعا کر رہا تھا۔ جب دُعا کر چُکا تو ایک شاگرد اُس کے پاس آیا
اور کہا: ”خُداوند ہمیں دُعا کرنا سِکھا، جیسے یُوحنا ؔ نے اپنے شاگردوں کو سِکھایا۔“ ۲ اُس
نے اُن سے کہا:

”جب تُم دُعا کرو تو کہو،
اَے ہمارے باپ تیرا نام پاک مانا جائے۔
تیری بادشاہی آئے۔
۳ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دے۔
۴ ہمارے گناہ ہمیں معاف کر،
جیسے ہم اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں،
اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے۔ بلکہ بُرائی سے بچا۔“

۵ دُعا کے بارے میں سِکھاتے ہوئے یسُوعؔ نے یہ کہا:
”فرض کرو تُم میں سے کوئی رات کے وقت اپنے کسی دوست کا دروازہ کھٹکھٹا کر کہے، مُجھے
تین روٹیاں دے۔ ۶ ”کیونکہ میرا ایک دوست ابھی دُور سے مجھے ملنے آیا ہے اور میرے پاس
اُس کو کھلانے کے لئے روٹی نہیں ۷ وہ اندر سے کہے کہ میں اور میرا خاندان سونے کے لیے بستر
پر لیٹ چکے ہیں اور دروازہ بند ہو گیا ہے۔ مُجھے اِس وقت تکلیف نہ دے۔ ۸ ”مگر میں کہتا ہوں،

اگرچہ وہ تُمہاری دوستی کا لحاظ نہ کرتے ہوئے تُمہیں اُٹھ کر روٹی نہ دے تو بھی تُمہارے بار بار دروازہ
کھٹکھٹانے اور اصرار کرنے پر اُٹھ کر تُمہاری ضرورت پُوری کرے گا۔ ۹ ”لہٰذا میں کہتا ہوں مانگتے
رہو (دُعا) تو تُمہیں دیا جائے گا۔ ڈُھونڈنے میں لگے رہو، تو ضرور پاؤ گے۔ کھٹکھٹاتے رہو تو تُمہارے
واسطے کھولا جائے گا۔ ۱۰ ”جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملے گا، جو ڈُھونڈتا ہے وہ پاتا ہے، جو کھٹکھٹاتا
ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ ۱۱ ”تُم میں سے کونسا باپ، جب اُس کا بیٹا روٹی مانگے تو اُسے
پتھر دے؟ یا مچھلی مانگے، تو وہ مچھلی کے بجائے سانپ دے؟ ۱۲ ”یا انڈا مانگے تو اُسے بِچُھّو دے؟
۱۳ ”پس جب تُم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا آسمانی باپ اِس سے
بڑھ کر اپنے مانگنے والوں کو رُوح القُدس کیوں نہ دے گا؟“

یسُوعؔ اور بعلزبُول:

۱۴ ایک دن یسُوعؔ ایک آدمی میں سے گُونگی بدرُوح کو نکال رہا تھا، جب بدرُوح نکل گئی تو گونگا
بُول پڑا اور لوگ تعجبّ کرنے لگے۔ ۱۵ پر کُچھ لوگوں نے کہا، کہ یہ تو بدرُوحوں کے سردار بعلزبُولؔ
کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہے۔ ۱۶ بعض لوگ اُسے آزمانے کے لیے مطالبہ کرنے لگے کہ کوئی
آسمانی نشان دِکھائے جس سے پتا چلے کہ اُس کے پاس اختیار ہے۔ ۱۷ یسُوعؔ اُن کی سوچ سے
واقف تھا۔ اُس نے کہا:

”جس بادشاہت میں پھوٹ پڑ جائے وہ برباد ہو جاتی ہے، اورجس گھر میں نا اتفاقی ہو وہ اُجڑ
جاتا ہے۔ ۱۸ ”تُم کہتے ہو مُجھے یہ اختیار شیطان نے دیا ہے۔ اگر شیطان اپنا ہی مخالف ہو جائے تو
اُس کی بادشاہی کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟

۱۹ "اگر میں بعلزبُول کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہوں تو تُمہارے پیروکار کس کی مدد سے نکالتے
ہیں؟ پس وہی تُمہیں مُجرم ثابت کرینگے۔
۲۰ "اور اگر میںبدرُوحوں کو خُدا کے اختیار سے نکالِتا ہوتو خُدا کی بادشاہی تُمہارے درمیان آ
پہنچی۔
۲۱ "جب ایک زورآور آدمی اپنے پُورے ہتھیاروں سے اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو اُس کا
مال محفوظ رہتا ہے۔ ۲۲ "لیکن اگر اُس سے بھی زیادہ زورآور اُس پر حملہ کر کے اُس کے سارے
ہتھیار، جن پر اُس کو بھروسا تھا چھین لیتا اور اُس کا مال لُوٹ کر بانٹ دیتا ہے۔ ۲۳ "جو میرے
ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے، جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔

بدرُوح کی واپسی:

۲۴ "جب کوئی بدرُوح کسی آدمی سے نکلتی ہے تو ویرانوں میں آرام ڈھونڈتی پھرتی ہے اور جب
آرام نہیں پاتی تو واپس اُسی آدمی کی طرف جانے کو کہتی ہے۔ ۲۵ "واپس آکر جب اُسے خالی اور
صاف پاتی ہے۔ ۲۶ "تو جا کر اپنے سے زیادہ بُری سات اور بدرُوحوں کو اپنے ساتھ لاتی اور وہ مل
کر اُس آدمی میں داخل ہو جاتی ہیں اور اُس کا حال پہلے سے بھی بُرا ہو جاتا ہے۔"
۲۷ جب وہ یہ باتیں کر رہا تھا تو بھیڑ میں سے ایک عورت نے بلند آواز میں کہا، "مبارک ہے وہ
رحِم جس میں تو رہا اور وہ چھاتیاں جس کا تُو نے دودھ پیا۔ ۲۸ یسُوعؔ نے جواب دیا: "ہاں! مگر زیادہ
مبارک وہ ہیں جو خُدا کا کلام سُنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔"

یُوناؔہ کا نشان:

۲۹ جب لوگوں کا ہجوم بڑھ گیا تو یسُوعؔ نے کہا: "یہ بُری پُشت مُجھ سے بار بار نشان طلب کرتی ہے
مگر میں اِنہیں یُوناہ نبی کے نشان کے علاوہ کوئی دوسرا نشان نہیں دُوں گا۔ ۳۰ "جس طرح یُوناؔہ نینوہؔ
کے لوگوں کے لیے نشان ٹھہرا کہ وہ خُدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا، ویسے ہی ابنِ آدم بھی اِس
پُشت کے لیے نشان ہو گا کہ خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ ۳۱ "عدالت کے دن سباؔ کی ملکہ اس
پُشت کے لوگوں کو مُجرم ٹھہراے گی کیونکہ وہ بڑی دُور سے سُلیمانؔ کی حکمت کو سُننے آئی تھی مگر
یہاں وہ ہے جو سُلیمان سے بھی بڑا ہے اور تُم اُس کی نہیں سُنتے۔ ۳۲ "اِسی طرح نینوِہ ؔکے لوگ
بھی عدالت کے دن اِس پُشت کے لوگوں کو مُجرم ٹھہرائیں گے کیونکہ اُنہوں نے یُوناؔہ کی منادی
پر اپنے گناہوں سے تُوبہ کر لی، پر یہاں وہ ہے جو یُوناہ سے بھی بڑا ہے اور تُم اپنے گناہوں سے تُوبہ
نہیں کرتے۔"

بدن کا چراغ:

۳۳ "کوئی بھی چراغ جلا کر چھپاتا نہیںنہ ہی برتن کے نیچے رکھتا ہے بلکہ اُونچی جگہ پر رکھتا ہے کہ
سب آنے والوں کے لیے روشنی ہو۔ ۳۴ "تیری آنکھ تیرے بدن کا چراغ ہے جو تیرے بدن کو
رُوشن کرتی ہے اگر یہ خراب ہے تو تیرا بدن تاریکی سے بھرا ہے۔
۳۵ "پس دیکھ جس کو تو روشنی سمجھتا ہے تاریکی تو نہیں۔ ۳۶ "اگر تیرا بدن اِیسا روشن ہے کہ
کوئی حصّہ بھی تاریک نہیں تو یہ چراغ کی اُس روشنی سے ہے جو تُجھ پر پڑتی ہے۔"

فریسیوں پر یسُوعؔ کا افسوس:

۳۷ ایک فریسی نے یسُوعؔ کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دی۔ وہ اندر جا کر اُس کے ساتھ کھانے
کے لیے بیٹھا۔ ۳۸ فریسی نے اُسے روایت کے برخلاف بغیر ہاتھ دھوئے کھانے کی لیے بیٹھتے دیکھ
کر تعجب کیا۔ ۳۹ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: ”تُم فریسی پیالے اور تھالی کو باہر سے تو صاف کرتے ہو
لیکن اندر سے تُم لالچ اور بدی کے گند سے بھرے ہو۔ ۴۰ ”اَے نادانو! جس خُدا نے باہر کو بنایا
ہے اُس نے اندر کو نہیں بنایا؟ ۴۱ ”اپنے اندر کی چیزیں غریبوں کو بانٹ دو پھر تُم پوری طرح سے
صاف ہو گے۔

۴۲ ”اے فریسیو! تُم پر افسوس کہ اپنے باغ کے پودوں اور جڑی بُوٹیوں کی آمدن پر تو دہ یکی دیتے
ہو مگر انصاف اور خُدا کی محبت کو بھُول جاتے ہو۔ دہ یکی ضروری ہے مگر یہ بھی اُتنا ہی ضروری
ہے۔

۴۳ ”اَے فریسیو! تُم پر افسوس! تُم عبادت خانوں میں اگلی کُرسیوں پر بیٹھنا پسند کرتے ہو اور
چاہتے ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر بازاروں میں تُمہیں سلام کریں۔ ۴۴ ”اَے فریسیو! تُم پر افسوس کیونکہ
تُم اُن قبروں کی مانند ہو جن پر کوئی نشان نہ ہو جن پر آدمی بے خبری سے چلتے ہیں۔“ ۴۵ اِس پر شرع
کے ایک عالم نے کہا، ”اُستاد یہ باتیں کر کے تُو تو ہماری بے عزتی کرتا ہے۔“
۴۶ یسُوعؔ نے جواب دیا: ”اَے شرع کے عالمو! تُم پر بھی افسوس کہ تُم لوگوں پر شرعی تقاضوں کا
ایسا بُوجھ ڈالتے ہو جن کا اُٹھانا مُشکل ہے اور خود ایک اُنگلی بھی اُن کی مدد کے لیے نہیں اُٹھاتے۔
۴۷ ”تُم پر افسوس! تُم تو اُن نبیوں کے بھی مقبرے بناتے ہو جن کو تُمہارے باپ دادا نے قتل
کیا تھا۔

۴۸ "تُم خُود اپنے باپ دادا کے کاموں کے گواہ ہو اور اُن کے جُرم میں شریک جب تُم اُن نبیوں
کے مقبرے بناتے ہو جنہیں تُمہارے باپ دادا نے قتل کیا۔ ۴۹ "اِس لیے خُدا نے اپنی حکمت
میں کہا، 'میں اِن کے پاس اپنے نبی اور رُسول بھیجوں گا۔ بعض کو وہ قتل کریں گے اور بعض کو وہ
ستائیں گے۔ ۵۰ "تاکہ اِس پُشت کے لوگ اُن تمام نبیوں کے خون کا جو دُنیا کے شُروع سے بہایا
گیا ذمہ دار ٹھہریں۔ ۵۱ "ہابلؔ کے خُون سے لے کر زکریاؔہ کے خُون تک جو قربان گاہ اور مَقدِس
کے بیچ میں قتل ہوا، کی ذمہ داری اِس پُشت پر آئے گی۔

۵۲ "افسوس تُم پر اَے شرع کے عالمو! تُم نے علم کی چابی لوگوں سے چھین لی اور نہ خُود
بادشاہی میں داخل ہوئے نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیا۔"

۵۳ جب یسُوعؔ وہاں سے نکلا تو فریسی اور شرع کے عالم اُس کے سخت مخالف ہو گئے اور
طرح طرح کے سوال کرنے لگے تاکہ اُسے باتوں میں پھنسا سکیں۔ ۵۴ وہ اِس تلاش میں تھے کوئی
بات ملے جو اُس کے خلاف ہو۔

۱۲

اتنے میں ہزاروں کی بھیڑ جمع ہو گئی اور لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔
یسُوعؔ نے شاگردوں سے مخاطب ہو کر کہا: "فریسیوں کی ریا کاری کے خمیر سے
ہوشیار رہنا۔ ۲ "کیونکہ وقت آپہنچا ہے کہ ہر ڈھکی ہوئی چیز کھولی جائے گی، اور ہر راز کی بات جان
لی جائے گی۔ ۳ "کیونکہ جو کچھ تُم نے رات کی تاریکی میں کہا ہے دن کی روشنی میں سُنایا جائے گا اور
جو کچھ بند دروازوں کے پیچھے دھیمی آواز میں کہا گیا ہے اُس کی منادی چھتوں پر ہوگی۔ ۴ "دوستو!
اُن سے نہ ڈرو جو تمہارے بدن کو قتل کرنے سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتے۔

۵ "مگر میں تُمہیں بتاتا ہوں کس سے ڈرنا چاہیے۔؟ خُدا سے ڈرو جو تُمہیں قتل کرنے کے بعد جہنّم
میں ڈال دے گا۔ ہاں خُدا سے ڈرو۔ ۶ "کیا پانچ چڑیاں دو پیسوں کی نہیںبکتیں؟ مگر خُدا اُن میں سے
ایک کو بھی نہیں بھُولتا۔ ۷ "تمہاری قیمت تو سب چڑیوں سے بھی زیادہ ہے۔ خُدا نے تو تمہارے
سر کے بال بھی گِنے ہوئے ہیں۔ اِس لیے نہ ڈرو۔ ۸ "میں تُمہیں سچ کہتا ہوں جو کوئی آدمیوں کے
سامنے میرا اقرار کرے گا اِبنِ آدم بھی خُدا کے فرشتوں کے سامنے اُس کا اقرار کرے گا۔ ۹ "جو
کوئی آدمیوں کے سامنے اِس زمین پر میرا انکار کرے گا خُدا کے فرشتوں کے سامنے اُن کا اِنکار
کیا جائے گا۔ ۱۰ "جو کوئی ابنِ آدم کے خلاف بات کہے اُسے معاف کیا جائے گا مگر جو کوئی رُوح
القُدس کے خلاف کفر بکے اُسے معاف نہ کیا جائے گا۔ ۱۱ "جب وہ تُمہیں عبادت خانوں میں
اورحاکموں اور اختیار والوں کے سامنے لے جا کر تمہاری عدالت کریں تو فکرنہ کرنا کہ کیسے جواب
دیں یا کیا کہیں۔ ۱۲ "کیونکہ رُوح القُدس تُمہیں اُس وقت سکھائے گا کہ تُمہیںکیا کہنا ہے۔"

بے وقوف دولت مند کی تمثیل:

۱۳ پھر بھِیڑمیں سے ایک آدمی نے یسُوعؔ سے کہا، "اے اُستاد میرے بھائی کو کہہ کہ ہمارے
باپ کی جائیداد میں سے میرا حصّہ مجھے دے۔" ۱۴ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "میاں! مجھے کس نے
تمہارا مُنصف بنایا کہ اِیسے معاملوں کا انصاف کروں؟" ۱۵ پھر اُس نے سب سے کہا: "خبردار!
تُمہاری زندگی اِس بات پر منحصر نہیں کہ تُمہارے پاس کتنی دولت ہے۔" ۱۶ پھر یسُوعؔ نے ایک
تمثیل کہی: "ایک امیر آدمی کی زمین پر کثرت سے فصل ہوئی۔ ۱۷ "وہ اپنے آپ سے کہنے لگا کہ اتنی
زیادہ فصل کو رکھنے کے لیے میرے پاس جگہ کم ہے۔ میں کیا کرُوں؟ ۱۸ پھر اُس نے کہا کہ میں اپنے
پُرانے گودام جو چھوٹے ہیں گرا کر اُن کی جگہ بڑے گودام بناؤں گا اور اپنی ساری فصل اُن میں

جمع کروں گا۔ ۱۹ "اور یوں آرام سے بیٹھ کر اپنی جان سے کہوں گا، 'اَے میری جان تیرے پاس
بُہت سالوں کے لیے بُہت سا مال ہے کھا پی اور خُوش رہ۔ ۲۰ "مگر خُدا نے اُس سے کہا، 'اے
نادان ! اگر آج ہی رات تیری جان لے لی جائے تو یہ سب مال جس کے لیے تُو نے محنت کی ہے
کس کا ہو گا؟'" ۲۱ "ہر وہ آدمی اِیسا ہی نادان ہے جو اِس دُنیا کا مال جمع کرنے میں لگا رہتا ہے، پر
خُدا کے ساتھ تعلق مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے رُوحانی طور پر غریب ہے۔"

خُدا پر بھروسا:

۲۲ پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: "میں تُم سے کہتا ہوں کہ روزانہ کی ضروریات کے لیے
فکر مند نہ ہو کہ کیا کھائیں گے اور کیا پہنیں گے۔ ۲۳ "کیونکہ تُمہاری جان کھانے اور تُمہارا بدن پوشاک
سے بڑھ کر ہے۔ ۲۴ "کوّوں کو دیکھو نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں نہ ہی اناج گوداموں میں جمع کرتے ہیں تو
بھی خُدا اُنہیں کھِلاتا ہے۔ تُمہاری قدر تو اِن پرندوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ۲۵ "کیا تُم فکر کر کے اپنی
عُمر یا ایک لمحہ بھی بڑھا سکتے ہو؟ ۲۶ "پس اگر فکر کر کے ایک چھوٹا سا کام نہیں کر سکتے تو بڑی باتوں
کے لیے کیوں فکر مند ہوتے ہو؟ ۲۷ "جنگلی سوسن کے پھولوں کو دیکھو کہ کیسے بڑھتے ہیں وہ اپنی
پوشاک کے لیے محنت نہیں کرتے تو بھی اُن جیسا لباس سلیمانؔ بادشاہ نے بھی اپنی ساری شان و
شوکت کے باوجود نہ پہنا ہو گا۔ ۲۸ "خُدا اگر میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل جلانے کے لیے
آگ میں ڈالی جائے گی اتنا اچھا لباس پہنا سکتا ہے تو کیا وہ تُمہاری فکر نہ کرے گا؟ تُم کیوں ایمان
میں کمزور ہو؟ ۲۹ "لہٰذا کھانے اور پینے کی زیادہ فکر نہ کیا کرو اور نہ اِن کے لیے دل میں شک کرو۔
۳۰ "دُنیادار لوگ اِن چیزوں کی فکر میں رہتے ہیں۔ مگر تمہارا آسمانی باپ پہلے ہی سے جانتا ہے کہ
تُمہیں کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ ۳۱ "اِن سب چیزوں سے بڑھ کر خُدا کی بادشاہی کی تلاش کرو تو

تُمھیں سب چیزیں مل جائیں گی۔ ۳۲ "مت ڈر اَے چھوٹی جماعت ! کیونکہ تُمھارِے باپ کے لیے
یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تُمھیں بادشاہی عطا کرے۔ ۳۳ "اپنا سب کچھ بیچ کر ضرورت مندوں
میں بانٹ دو اور اپنے لیے آسمان پر خزانہ اِیسی تھیلیوں میں جمع کرو جو پرانے نہیں ہوتیںاور نہ ہی
اُن میں سوراخ ہوتا ہے۔ اُسے چور چُرا نہیں سکتے اور نہ ہی کیڑا اُسے خراب کرتا ہے۔ ۳۴ "کیونکہ
جہاں تیرا خزانہ ہے وہاں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔ ۳۵ "خدمت کرنے کے لیے تیار رہو اور تُمھارے
چراغ جلتے رہیں۔"

چوکس نوکر:

۳۶ "اِس طرح انتظار کرو جیسے کوئی مالک کے شادی سے واپس لوٹنے کا انتظار کرتا ہے۔ تاکہ
جب وہ آکر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اُس کے واسطے کھولے۔ ۳۷ "مالک یقیناً اِیسے نوکروں کو واپسی
پر انعام دے گا جو جاگتے اور مالک کا انتظار کرتے ہوں گے بلکہ سچی بات یہ ہے کہ وہ خود اُن کی
خدمت کرے گا اور اُن کو کھانا کھلائے گا۔ ۳۸ "مالک رات کو کسی بھی پہر میں آئے، دوسرے یا
تیسرے اور اپنے نوکروں کو تیار پائے وہ اُنہیں انعام دے گا۔ ۳۹ "اِسے سمجھو ! اگر گھر کے مالک
کو پتا ہو کہ چور کس وقت آئے گا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں چوری نہ ہونے دیتا۔ ۴۰ "تُمھیں بھی
ہر وقت تیار رہنا چاہیے کیوں کہ تُمھیں نہیں معلوم کہ ابنِ آدم کب آئے گا۔"

دیانتدار یا بددیانت نوکر:

۴۱ پطرس نے پوچھا اَے خداوند ! کیا یہ تمثیلیں صرف ہمارے لیے ہیں یا سب کے لیے؟
۴۲ خُداوند نے کہا: "وفادار اور سمجھ دار نوکر وہ ہے جسے مالک جاتے وقت دُوسرے نوکروں کا خیال
رکھنے اور وقت پر کھانا دینے کی ذمہ داری دے۔ ۴۳ "اگر مالک واپس آکر اُسے اِیسا ہی کرتے پائے تو

اُسے انعام دے گا۔ ۴۴ "میں سچ کہتا ہوں، وہ اُسے اپنے سارے مال کا مختار بنائے گا۔ ۴۵ "لیکن
اگر نوکر یہ سمجھ کر کہ مالک اتنی جلد واپس نہیں آئے گا، دُوسرے نوکروں اور لونڈیوں پر ظلم کرنے
لگے اور خود کھا پی کر متوالا ہو جائے۔ ۴۶ "اُس کا مالک اِیسے دن جب وہ انتظار نہ کر رہا ہو اور اُس
وقت جب اُس کی سوچ میں بھی نہ ہو آجائے گا اور کوڑے لگا کر اُسے بے ایمانوں میں شامل کرے
گا۔ ۴۷ "وہ نوکر جو مالک کی مرضی جاننے کے باوجود تیاری نہیں کرتا اور اُس کی ہدایات پر عمل نہیں
کرتا بُہت مار کھائے گا۔ ۴۸ "اور جس نوکر نے مالک کی مرضی نہ جانتے ہوئے غلط کام کیا اُسے کم
مار پڑے گی۔ دراصل جسے زیادہ دیا گیا اُس سے زیادہ طلب کیا جائے گا۔ اور جس پر بھروسا کر کے
بُہت زیادہ دیا گیا اُس سے بُہت زیادہ طلب کیا جائے گا۔"

یسُوعؔ رشتوں میں جدائی کا سبب:

۴۹ "میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں۔ میری کتنی خواہش ہے کہ یہ بھڑک چکی ہوتی۔
۵۰ "لیکن مُجھے دُکھوں کا بپتسمہ لینا ہے اور جب تک لے نہ لوں یہ مُجھ پر بوجھ رہے گا۔ ۵۱ "تُم
کیا سوچتے ہو کہ میں زمین پر صُلح کرانے آیا ہوں؟ نہیں! بلکہ آدمیوں کی درمیان جُدائی کرانے۔
۵۲ "آج کے بعد ایک گھر کے لوگوں کے درمیان اختلاف شُروع ہو جائے گا۔ دو میرے ساتھ اور
تین میرے خلاف یا تین میرے ساتھ اور دو میرے خلاف ہوں گے۔ ۵۳ "باپ بیٹے کے خلاف
اور بیٹا باپ کے خلاف۔ ماں بیٹی کے خلاف اور بیٹی ماں کے خلاف۔ ساس بہُو کے خلاف اور بہُو
ساس کے خلاف۔

۵۴ پھر اُس نے لوگوں سے کہا: "جب تُم مغرب سے بادلوں کو اکٹھا ہوتے دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ
بارش ہو گی اور اِیسا ہی ہوتا ہے۔ ۵۵ "اور جب شمال کی طرف سے ہوا چلتی ہے تو کہتے ہو کہ گرم

ہوا چلے گی تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ ۵۶ "اَے ریاکارو ! تُم آسمان اور زمین پر نشانات دیکھ کر موسم
کی پیشن گوئی کر سکتے ہو مگر زمانے کے نشانوں کی پہچان نہیں کر سکتے۔ ۵۷ "تُم خُود سے یہ فیصلہ کیوں
نہیں کر سکتے کہ صحیح کیا ہے؟

۵۸ "جب کوئی تُجھے کسی الزام میں پکڑ کر عدالت لے جا رہا ہو تو کوشش کر کہ راستے ہی میں تیری
جان چھُوٹ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تُجھے عدالت لے جائے اور عدالت تُجھے قید میں ڈالنے کا حکم
کر دے۔ ۵۹ "اگر ایسا ہوا تو جب تک تو پائی پائی ادا نہ کرے قید سے رہا نہ ہو گا۔"

۱۳ اُس وقت کچھ لوگوں نے جو وہاں موجود تھے یسُوعؔ کو بتایا کہ کس طرح پیلاطُس
ؔنے کچھ گلیلیوں کو اُس وقت قتل کیا جب وہ ہیکل میں قربانیاں چڑھا رہے تھے۔
۲ یسُوعؔنے پُوچھا: "کیا وہ جو قتل ہوئے تُمہارے خیال میں باقی گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے؟
۳ "ہرگز نہیں ! اگر تُم توبہ کر کے خُدا کی طرف نہ پھرے تو اِسی طرح ہلاک ہو گے۔ ۴ "یا وہ اٹھارہ
لوگ جو شیلوخؔ کا بُرج گرنے سے ہلاک ہوئے یروشلیمؔ کے باقی تمام لوگوں سے زیادہ گنہگار تھے؟
۵ "نہیں ! اگر تُم اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرو گے تو اِسی طرح ہلاک ہو گے۔"

اَنجیر کے درخت کی تمثیل:

۶ یسُوعؔ نے یہ تمثیل کہی: "کسی شخص نے اپنے باغ میں ایک اَنجیر کا درخت لگایا۔ ہر بار جب
وہ اُس میں پھل ڈُھونڈنے جاتا اُسے اُس پر کوئی پھل نظر نہ آتا۔ ۷ "آخر اُس نے باغ کے مالی سے
کہا، 'میں نے تین سال اِس کے پھل کا انتظار کیا۔ اگر یہ پھل نہیں دیتا تو اِسے کاٹ ڈال اِس نے
فضول جگہ گھیر رکھی ہے۔

۸ "باغ کے مالی نے مالک سے درخواست کی کہ اِسے ایک سال اور رہنے دے میں اِس پر اور
محنت کروںگا اور کھاد ڈالوں گا۔ ۹ "اگر یہ پھل لایا تو ٹھیک ورنہ اِسے کاٹ ڈالنا۔"

کُبڑی عورت کی شفا:

۱۰ ایک سبت کے دن یسُوعؔ ایک عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا۔ ۱۱ وہاں ایک عورت
تھی جسے بدرُوح نے اَٹھارہ سالوں سے کُبڑا کر رکھا تھا۔ اور وہ سیدھی کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔
۱۲ یسُوعؔ نے اُسے اپنے پاس بُلایا اور کہا: "اَے عورت تُو اپنی بیماری سے شفا پا چُکی۔" ۱۳ اور
یہ کہہ کر اُسے چھُوا اور وہ عُورت اُسی گھڑی سیدھی کھڑی ہو گئی اور خُدا کی تمجید کرنے لگی۔
۱۴ عبادت خانے کا سردار شفا کا کام دیکھ کر بُہت ناراض ہوا اور لوگوں سے کہنے لگا، 'شِفا پانے کے
لیے ہفتے کے چھ دن ہیں نہ کہ سبت کا دن۔ ۱۵ یسُوعؔ نے اِس پر کہا: "اَے ریاکارو! تُم میں کون
ہے جو سبت کے دن کام نہیں کرتا؟ کیا تُم سبت کے دن اپنے بیل یا اپنے گدھے کو پانی پلانے نہیں
لے جاتے؟
۱۶ تو کیا اِس عورت کو جو ابرہامؔ کی بیٹی ہے جسے شیطان نے اَٹھارہ برس سے باندھ رکھا ہے
سبت کے دن کھولنا جائز نہیں؟" ۱۷ یسُوعؔ کی باتوں سے اُس کے مخالف شرمندہ ہوئے اور لوگ
اُن عالی شان کاموں کو جو وہ کرتا تھا خوش ہوئے۔

رائی کے دانے کی تمثیل:

۱۸ تب یسُوعؔ نے کہا: "خُدا کی بادشاہی کیا ہے؟ میں اُسے کس چیز سے تشبیہ دُوں۔ ۱۹ "وہ رائی
کے دانے کی مانند ہے جسے ایک شخص نے بویا اور وہ اُگ کر ایک ایسا بڑا درخت بن گیا جس کی
ڈالیوں پر ہوا کے پرندوں نے اپنے گھونسلے بنائے۔"

خمیر کی تمثیل:

۲۰ پھر اُس نے کہا: "اِس کی علاوہ خُدا کی بادشاہی کیا ہے؟ ۲۱ "یہ اُس خمیر کی مانند ہے جسے ایک
عورت نے تھوڑا سا لے کر تین پیمانے آٹے میں ملایا اور اُس سے سارا آٹا خمیر ہو گیا۔"

تنگ دروازہ:

۲۲ یسُوعؔ نے شہر شہر اور گاؤں گاؤں منادی کرتے ہوئے اپنے سفر کو یروشلیِم کی طرف جاری
رکھا۔ ۲۳ کسی نے یسُوعؔ سے پُوچھا کہ اَے خداوند! کیا خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے والے
تھوڑے ہیں؟ ۲۴ یسُوعؔ نے جواب دیا: "خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کا دروازہ تنگ ہے۔ بڑی
محنت کرتے ہوئے اُس میں سے داخل ہو کیونکہ بہتیرے کوشش کریں گے پر داخل نہ ہو سکیں
گے۔ ۲۵ "وقت ختم ہونے پر جب گھر کا مالک دروازہ بند کر چکے گا اور تُم باہر کھڑے ہو کر دروازہ
کھٹکھٹاتے ہوئے پُکارو گے کہ خُداوند! ہمارے لیے دروازہ کھول تو وہ جواب میں کہے گا میں تُمہیں
نہیں جانتا کہ کہاں کے ہو۔ ۲۶ "یہ سُن کر تُم کہو گے، خداوند ہم نے تیرے ساتھ کھایا اور پیا اور تُو
نے ہمارے بازاروں میں تعلیم دی۔ ۲۷ "مگر وہ تُم سے کہے گا میں نہیں جانتا کہ تُم کون ہو اور کہاں
سے ہو۔ اَے بدکارو! مُجھ سے دُور ہو جاؤ۔ ۲۸ "جب تُم ابرہامؔ، اِضحاقؔ و یعقُوبؔ کو اور سب
نبیوں کو خُدا کی بادشاہی میں شامل دیکھو گے اور تُم باہر نکال دیے جاؤ گے تو وہاں رونا اور دانتوں کا
پیسنا ہو گا۔ ۲۹ "زمین کے چاروں طرف، مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے لوگ آکر خُدا کی
بادشاہی میں داخل ہوں گے۔ ۳۰ "وہ جو مقبولیت میں سب سے آخر میں نظر آتے ہیں اوّل کیے جائیں
گے اور جو اوّل سمجھے جاتے ہیں آخر کیے جائیں گے۔"

یروشلیمؔ پر افسوس:

۳۱ اُس وقت کچھ فریسی یسُوعؔ کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہیرودیس انتیپاؔ ستجھے قتل کرنا چاہتا ہے
اگر تُوزندگی چاہتا ہے تو یہاں سے نکل چل۔ ۳۲ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "اُس لومڑی سے کہہ
دو میں آج اور کل بدرُوحوں کو نکالنے اور بیماروں کو شفادینے کا کام کرتا رہوں گا اور تیسرے دن
اپنے مقصد کو پالوں گا۔ ۳۳ "ہاں! میں آج، کل اور پرسوں اپنا کام کرتا رہوں گا کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی
یروشلیمؔ سے باہر قتل ہو۔ ۳۴ "اے یروشلیمؔ! اے یروشلیمؔ! نبیوں کے قاتل اور اُس کے بھیجے
ہوؤں کو سنگسار کرنے والے شہر! کتنی بار میں نے چاہا کہ جیسے مُرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں کے
نیچے جمع کر لیتی ہے میں بھی تیرے بچوں کو جمع کر لوں مگر تو نے نہ چاہا! ۳۵ "دیکھو میں تُمہارا گھر
چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ تُم مجھے اُس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک تُم خود یہ نہ کہو 'مبارک ہے وہ جو
خُداوند کے نام سے آتا ہے۔'" (زبور ۱۱۸: ۲۶)

سُوجن کے مریض کی شفا:

۱۴

ایک سبت کے دن یسُوعؔ ایک فریسیوں کے سردار کے گھر دعوت پر گیا اور لوگ اُ
س کی تاک میں تھے۔
۲ وہاں ایک شخص تھا جس کے بازو اور ٹانگیں سُوجی ہوئی تھیں۔ ۳ یسُوعؔ نے فریسیوں اور
شریعت کے اُستادوں سے پُوچھا: "کیا سبت کے دن لوگوں کو شفا دینا جائز ہے یا نہیں؟" ۴ وہ
خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ اِس پر یسُوعؔ نے بیمار آدمی کو چھُوا اور شفا دے کر بھیج دیا۔
۵ پھر اُس نے اُن سے کہا: "تُم میں سے ایسا کون ہے جس کا گدھا یا بیل سبت کے دن
کنوئیں میں گر جائے اور وہ اُسے نہ نکالے۔" ۶ وہ اِن باتوں کا جواب نہ دے سکے۔

حلیم اور چھوٹا بننے کی تعلیم:

۷ جب یسُوعؔ نے دیکھا کہ دعوت پہ آنے والے سب مہمان سامنے کی نمایا ں جگہ پر بیٹھنا پسند
کرتے ہیں۔ ۸ تو اُس نے یہ تمثیل کہی: ”جب تُجھے شادی کی دعوت پر بُلایا جائے تو سب سے آگے
والی جگہ پر نہ بیٹھ یہ نہ ہو کہ وہ جگہ میزبان نے کسی اور کے لیے رکھی ہو جو تُجھ سے زیادہ عزت دار
ہو۔ ۹ ”جب وہ آئے تو میزبان تجھے اُٹھنے کو کہے اور تُجھے شرمندہ ہو کر سب سے پیچھے بیٹھنا پڑے۔
۱۰ ”بلکہ جب تو آئے تو سب سے پیچھے بیٹھ اور تیرا میزبان تُجھے دیکھ کر تُجھے آگے بیٹھنے کو کہے
یوں اُن سب کے سامنے جو کھانا کھانے بیٹھے ہیں تیری عزت ہوگی۔ ۱۱ ”کیونکہ جو اپنے آپ کو بڑا بناتا
ہے چھوٹا کیا جائے گا اور جو کوئی اپنے آپ کو چھوٹا بناتا ہے بڑا کیا جائے گا۔“

۱۲ پھر اُس نے اپنے میزبان سے کہا: ”جب تُو دن کا یا رات کا کھانا تیار کرے تو اپنے بھائیوں
یا دوستوں یا رشتہ داروں یا امیر پڑوسیوں کو دعوت نہ دے کیونکہ بدلے میں وہ تُجھے دعوت پر بُلا کر تیر
ابدلہ چُکا دیں گے۔ ۱۳ ”بلکہ تُو غریبوں، ٹُنڈّوں، لنگڑوں اور اَندھوں کو بُلا۔ ۱۴ ”چونکہ تُو نے اُن کی
دعوت کی جو تُجھے بدلہ نہیں دے سکتے۔ خُدا تُجھے اِس کا بدلہ راستبازں کی قیامت پر دے گا۔“

۱۵ یہ باتیں سُن کر ایک شخص نے جو اُس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تھا کہا، ’مبارک ہے وہ
شخص جو خُدا کی بادشاہی میں کھانا کھائے۔ ۱۶ اِس پر یسُوعؔ نے یہ کہانی سُنائی: ”ایک شخص نے
بڑی ضیافت کو تیار کیا اور بُہت سے لوگوں کو بُلایا۔ ۱۷ ”جب ضیافت تیار ہو گئی تو اُس نے
اپنے نوکروں کو بھیجا کہ بُلائے ہوؤں سے کہو کہ آؤ کھانا تیار ہے۔ ۱۸ ”مگر سب بہانے بنانے لگے،
ایک نے کہا میں نے ابھی ایک کھیت خریدا ہے میرا اُسے جا کر دیکھنا ضروری ہے میں معذرت
چاہتا ہوں۔ ۱۹ ”دُوسرے نے کہا میں نے پانچ جوڑی بیل خریدے اُنہیں آزمانے جاتا ہوں

اس لیے میں معذرت چاہتا ہوں۔ ۲۰ "کسی اور نے کہا میں نے ابھی شادی کی ہے لہٰذا نہیں آ
سکتا۔ ۲۱ "نوکروں نے آکر مالک کو اِن سب باتوں کی خبر دی۔ مالک نے نہایت غُصّے میں نوکروں
سے کہا، 'جلد شہر کے بازاروں اور چوکوں میں جا کر غریبوں، ٹنڈّوں، اَندھوں اور لنگڑوں کو دعوت میں
بُلا لاؤ۔ ۲۲ "جب نوکر مالک کے حکم کے مطابق اِن سب کو بُلا لائے تو مالک کو خبر کی کہ اب بھی
جگہ ہے۔ ۲۳ "مالک نے اُن سے کہا شہر سے باہر سڑکوں اور کھیتوں میں جاؤ اور وہاں موجود لوگوں
کو آنے کے لیے مجبور کرو تاکہ میرا گھر بھر جائے۔ ۲۴ "کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی جو بُلائے گئے
تھے میرا کھانا چکھنے نہ پائے گا۔"

شاگرد بننے کی قیمت:

۲۵ ایک بڑی بھیڑ سے جو اُس کا پیچھا کر رہی تھی اُس نے مُڑ کر کہا: ۲۶ "اگر کوئی میرے پاس آئے
اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں بلکہ اپنی جان سے بھی دُشمنی نہ کرے [مقابلتاً]
میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ ۲۷ "اگر کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے میرا شاگرد نہیں ہو
سکتا۔ ۲۸ "جب کوئی عمارت بنانے لگے تو پہلے حساب کرتا ہے کہ اُس پر کتنا خرچ آئے گا۔ کیا اُس
کے پاس اتنا پیسہ ہے؟ ۲۹ "یہ نہ ہو کہ بنیاد رکھنے کے بعد جب مکمل نہ کر سکے تو دیکھنے والے اُس پر
ہنسیں۔ ۳۰ "اور کہیں، 'اِس شخص نے عمارت بنانی شُروع تو کی مگر مکمل نہ کر سکا۔'

۳۱ "یا کوئی بادشاہ کسی دُوسرے بادشاہ سے جنگ کرنے جائے اور اِس بات کا مشورہ نہ کرے کہ
کیا میں دس ہزار کے ساتھ اُس کا مقابلہ کر سکتا ہوں جو بیس ہزار فوج لیے مُجھ پر حملہ کرنے کو ہے؟
۳۲ "اور اگر مقابلہ نہیں کر سکتا تو، جبکہ وہ ابھی دُور ہی ہے صُلح کے لیے سفیر نہ بھیجے؟ ۳۳ "اِسی طرح
اگر تُم اپنا سب کُچھ نہ چھوڑو تو میرے شاگرد نہیں ہو سکتے۔

۳۴ ”نمک کھانے کو مزیدار بنانے کے لیے اچھا ہے۔ لیکن اگر نمک کا مزہ ختم ہو جائے تو اُسے
کس سے نمکین کیا جائے گا۔ ۳۵ ”بے ذائقہ نمک نہ زمین کے کام کا نہ کھاد کے۔ اُسے باہر پھینک دیا
جاتا ہے۔ جو سُن سکتا ہے وہ سُن لے۔“

کھوئی ہوئی بھیڑ:

۱۵

بُہت سے ٹیکس وصول کرنے والے اور بُرے لوگ یسُوعؔ کے پاس اُس کی باتیں
سُننے آتے تھے۔ ۲ بات پر فریسی اور شرع کے عالم اعتراض کرتے کہ یہ گنہگاروں سے
ملتا اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا ہے۔ ۳ اِس پر یسُوعؔ نے یہ تمثیل سُنائی: ۴ ”اگر کسی شخص
کی پاس سو بھیڑیں ہوں اور اُن میں سے ایک کھو جائے تو وہ کیا کرے گا؟ کیا وہ ننّانوے بھیڑوں کو
بیابان میں چھوڑ کر اُس ایک کھوئی ہوئی بھیڑ کو نہ ڈُھونڈے گا جب تک مل نہ جائے؟ ۵ ”اور جب
مل جائے تو خُوشی خُوشی اپنے کندھے پر اُٹھا کر گھر لے آتا ہے۔ ۶ ”گھر پہنچ کر اپنے دوستوں اور
عزیزوں کو بُلا کر کہتا ہے کہ میرے ساتھ خوشی مناؤ کیونکہ میری بھیڑ جو کھو چُکی تھی مل گئی ہے۔
۷ ”اِسی طرح ایک گنہگار کے لیے جو توبہ کر کے خُدا کے پاس واپس لوٹ آتا ہے آسمان پر زیادہ
خُوشی منائی جاتی ہے، بہ نسبت اُن ننّانوے راستبازوں کے جن کو توبہ کی ضرورت نہیں۔“

کھویا ہوا روپیہ:

۸ ”یا کسی عورت کے پاس اگر دس روپے ہوں اور اُس میں سے ایک کھو جائے اور وہ چراغ لے
کر پورے گھر میں اُسے تلاش نہ کرے جب تک مل نہ جائے۔ ۹ ”اور جب مل جائے تو اپنی سہیلیوں کو
اور اپنے رشتہ داروں کو بُلا کر کہے کہ میرے ساتھ مل کر خوشی مناؤ کیونکہ میرا کھویا ہوا روپیہ مل گیا
ہے۔ ۱۰ ”اِسی طرح ایک گنہگار کے توبہ کرنے پر خُدا کے فرشتے آسمان پر خُوشی مناتے ہیں۔“

کھویا ہوا بیٹا:

۱۱ اِس بات کو سمجھانے کے لیے اُس نے ایک اور تمثل کہی: "کسی شخص کے دو بیٹے تھے۔
۱۲ چھوٹے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا، 'جائیداد میں سے میرا حصّہ مُجھے ابھی دیدے۔' اُس شخص
نے اپنی جائیداد دونوں بیٹوں میں بانٹ دی۔ ۱۳ "کچھ دنوں کے بعد چھوٹا بیٹا جائیداد کا اپنا حصّہ
لے کر دُور دراز مُلک میں چلا گیا اور وہاں اپنی ساری دولت فضُول خرچی اور آوارگی میں اُڑا دی۔
۱۴ "جب سب پیسے ختم ہو گئے تو اُسی وقت اُس ملک میں سخت کال پڑا اور وہ فاقوں پر اُتر آیا۔
۱۵ "کام کی تلاش میں وہ اُس ملک کے ایک شخص کے پاس گیا اُس نے اُسے اپنے سئوروں کو
چرانے کے لیے رکھ لیا۔ ۱۶ "وہ اپنی بھوک مٹانے کے لیے وہ پھلیا ںجو سئور کھاتے تھے، کھانے
کو تیار ہوگیا مگر وہ بھی اُسے نہ ملتیں۔ ۱۷ "آخر کار اپنے ہوش میں آکر اُس نے سوچا کہ میرے
باپ کے گھر میں بُہت سے نوکر ہیں جو پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔
۱۸ "میں اپنے باپ کے پاس واپس جاؤں گا اور کہوں گا 'اے باپ ! میں آسمان کا اور تیرا، دونوں
کا گنہگار ہوں۔ ۱۹ "اب میں تیرا بیٹا کہلانے کے لائق نہیں، مہربانی سے مُجھے اپنا مزدور رکھ لے۔
۲۰ "وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے گھر گیا۔ ابھی وہ دُور ہی تھا کہ باپ نے اُسے آتے دیکھا۔ اُس کا دل
اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر ترس اور پیار سے بھر گیا۔ اُس نے بھاگ کر اُسے اپنے گلے لگایا اور
چُوما۔ ۲۱ "بیٹے نے باپ سے کہا، 'اے باپ ! میں آسمان کا اور تیرا دونوں کا گنہگار ہوں۔ اب
میں تیرا بیٹا کہلانے کے لائق نہیں !'
۲۲ "لیکن اُس کے باپ نے اپنے نوکروں سے کہا جلد گھر میںجو سب سے اچھا لباس ہے نکال کر
اِسے پہناؤ اور اِس کی انگلی میں انگوٹھی اور اِس کے پاؤں میں چپل پہناؤ۔ ۲۳ "ایک موٹے تازے

بچھڑے کو ذبح کرو تاکہ ہم کھائیں اور خوشی منائیں۔ ۲۴ "کیونکہ میرا یہ بیٹا جو مر گیا تھا اب زندہ ہو گیا
ہے، کھو گیا تھا اب مل گیا ہے۔ پس وہ خوشی منانے لگے۔ ۲۵ "اُس وقت اُس کا بڑا بیٹا کھیتوں
میں کام کر رہا تھا جب وہ گھر آیا تو گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سُنی۔ ۲۶ "اُس نے ایک نوکر
سے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ۲۷ "نوکر نے اُسے بتایا کہ تیرا چھوٹا بھائی واپس آگیا ہے۔ اور تیرے
باپ نے ایک بچھڑے کو ذبح کرایا ہے۔ اور ہم سب اُس کے سلامت واپس آجانے کی خوشی
منا رہے ہیں۔

۲۸ "یہ سُن کر بڑے بیٹے کو غُصّہ آیا اور اندر جانے سے انکار کر دیا۔ اُس کا باپ باہر آکر اُسے
منانے لگا۔

۲۹ "وہ اپنے باپ سے یہ گِلہ کرنے لگا، 'اِن سارے سالوں میںبغیر کچھ مانگے تیری خدمت کر رہا
ہوں اور جو کچھ تُو نے حکم دیا میں نے مانا مگر تُو نے اِن سارے سالوں میں مُجھے ایک بکری کا بچہ بھی
نہیں دیا کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی منا سکوں۔ ۳۰ "اور جب تیرا یہ بیٹا جو تیری دولت کو
بدچلنی اور آوارگی میں اُجاڑ کر واپس آیا تو تُو نے اُس کے لیے ایک پلا ہوا بچھڑا ذبح کیا۔ ۳۱ "باپ
نے کہا، 'دیکھ میرے بیٹے تُو ہمیشہ میرے ساتھ رہا ہے اور پھر میرا جو کچھ ہے وہ تیرا ہی ہے۔
۳۲ "باپ نے یہ بھی کہا، تیرا یہ بھائی جو ہماری طرف سے مر گیا تھا آج پھر ہمارے سامنے زندہ
ہے۔ کھو گیا تھا آج ہمیں دوبارہ مل گیا ہے۔ آج ہمارے لیے خوشی کا دِن ہے اور اِسے منانا ضرور
ہے۔"

چالاک نوکر:

١٦ یسُوعؔ نے شاگردوں کو ایک کہانی سُنائی: "ایک امیر شخص نے اپنے معاملات
سنبھالنے کے لیے ایک نوکر کو مختار مقرر کیا۔ لوگوں نے اُس کی شکایت کی کہ یہ اپنے
مالک کی دَولت اُڑاتا ہے۔ ٢ "مالک نے اُسے بُلا کر پُوچھا، 'میں تیرے بارے میں کیا سُنتا ہوں۔ اپنا
حساب کتاب میرے حوالے کر کیونکہ میں تُجھے نوکری سے نکال رہا ہوں۔ ٣ "مختار نے سوچا اَب
میں کیا کروں۔ میرے مالک نے مُجھے کام سے نکال دیا ہے اور مُجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ کھدائی
کروں۔ بھیک مانگتے ہوئے بھی مُجھے شرم آتی ہے۔ ٤ "اُس نے ایک طریقہ سوچا کہ کس طرح وہ
اپنے دوست بنائے کہ جب نوکری سے نکال دیا جائے تو وہ اُسے اپنے گھر میں رہنے کے لیے جگہ
دیں۔ ٥ "اُس نے ہر ایک کو جنھوں نے اُس کے مالک کا قرض دینا تھا بُلایا۔ پہلے سے پُوچھا تُجھ پر کتنا
قرضہ ہے۔ ٦ "اُس نے کہا سو من تیل۔ مختار نے اُس سے کہا جلد اپنے کاغذ لا اور اُس پر پچاس
من لکھ دے۔ ٧ "پھر دُوسرے سے کہا تُجھ پر کتنا قرضہ ہے؟ اُس نے کہا سو من گیہوں۔ مُختار
نے اُس سے کہا جلد اپنے کاغذ لا اور اُس پر اَسّی لکھ دے۔
٨ "مالک نے بے ایمان نوکر کی مکّاری اور ہوشیاری کو سراہا کہ کیونکہ جہان کے فرزند اپنے
معاملات میں نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ ٩ "اِس کہانی سے ایک سبق سیکھو: اپنی
دُنیاوی دولت دُوسروں کے فائدے کے لیے استعمال کرو اور اپنے لیے دوست بناؤ کہ جب تمہارا
سب کچھ ختم ہو جائے تو تُمہارے یہ دوست تُمہیں ہمیشہ کے مسکنوں میں جگہ دیں۔ ١٠ "جو تھوڑے
میں دیانتدار ہے وہ زیادہ میں بھی دیانتدار جو تھوڑے میں بددیانت ہے اُسے کیونکر زیادہ دیا جائے گا۔
١١ "جب تُم دُنیا کی ناراست دولت میں دیانتدار نہیں تو کیونکر تُمہیں حقیقی دولت جو آسمان پر ہے دی

جائے گی۔ ۱۲ "جب دُوسروں کی دولت [دُنیا میں کوئی بھی چیز ہماری نہیں] کے لیے تُم پر بھروسا
نہ کیا جائے تو جو تُمہاری اپنی دولت [آسمانی دولت] ہے، اُس کے لیے تُم پر کون بھروسا کرے
گا۔ ۱۳ "کوئی بھی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا یا تو ایک سے محبت کرے گا اور دُوسرے سے
عداوت یا ایک سے وفادار رہے گا اور دُوسرے کو دھوکا دے گا۔ تُم دولت کے غلام ہوتے ہوئے
خُدا کی خدمت نہیں کر سکتے۔"

۱۴ فریسی جو دولت سے بڑی محبت رکھتے تھے یسُوعؔ کا مذاق اُڑانے لگے۔ ۱۵ یسُوعؔ نے اُن
سے کہا: "تُم آدمیوں کے سامنے اپنے آپ کو راستباز ٹھہرانا پسند کرتے ہو مگر خُدا تُمہارے دلوں کو
جانتا ہے۔ جو چیز آدمیوں کی نظر میں قابلِ عزت ہے وہ خُدا کی نظر میں نفرت انگیز ہے۔"

۱۶ "یُوحنا بپتسمہ دینے والے تک شریعت اور نبیوں کا کلام تُمہاری راہنمائی کرتا رہا۔ اَب آسمان
کی بادشاہی کی خُوشخبری دی جاتی ہے اور ہر ایک زور مار کر داخل ہوتا ہے۔ ۱۷ "مگر شریعت کسی
بھی طرح اپنی اہمیت میں کم نہیں۔ آسمان اور زمین کا ٹل جانا آسان ہے مگر شریعت میں سے ایک
نقطہ بھی تبدیل نہ ہو گا۔ ۱۸ "جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر دُوسری سے شادی کرے زنا کرتا ہے اور
جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔"

امیر آدمی اور لعزرؔ:

۱۹ یسُوعؔ نے یہ کہانی سُنائی: "ایک شخص تھا جو بُہت امیر تھا اور جامنی رنگ کا شاہانہ لباس
پہنتا تھا اور عیش و عشرت سے رہتا تھا۔ ۲۰ "ایک غریب آدمی جس کا نام لعزرؔ تھا اور جس کا سارا
جسم ناسوروں سے بھرا ہوا تھا اُس کے دروازے پر پڑا رہتا تھا۔ ۲۱ "وہ امیر آدمی کے میز سے
گرے ٹُکڑے کھا کر اپنا پیٹ بھرنے کا خواہش مند رہتا۔ کُتے اُس کے ناسور چاٹتے تھے۔ ۲۲ "آخر

کا غریب آدمی مر گیا اور فرشتوں نے اُسے اُٹھا کر آسمان پر ابرہامؔ کی گود میں بٹھایا۔ امیر آدمی بھی مر
گیا اور دفن ہوا۔ ۲۳ "وہ پاتال میں پہنچایا گیا جہاں وہ بڑے عذاب میں تھا جب اُس نے آنکھیں اُٹھا
ئیں تو دُور سے ابرہام کو دیکھا اور لعزرؔ اُس کے ساتھ تھا۔ ۲۴ وہ بلند آواز سے پکارا، 'باپ ابرہام!
مُجھ پر رحم کر۔ لعزرؔ کو بھیج کہ اپنی اُنگلی کا سرا بھگو کر میری زبان پر لگائے میں یہاں گرمی سے بڑے
عذاب میں ہوں۔ ۲۵ "ابرہامؔ نے جواب دیا، 'بیٹا تُو زندگی میں اچھی چیزیں لے چُکا اور لعزرؔ بُری اور
اَب وہ یہاں پر آرام سے ہے اور تُو تڑپتا ہے۔ ۲۶ "پھر ہمارے اور تُمہارے درمیان بڑی کھائی
ہے یہاں سے کوئی وہاں نہیں جا سکتا اور وہاں سے کوئی یہاں نہیں آسکتا۔
۲۷ "اُس نے ابرہامؔ سے درخواست کی کہ لعزرؔ کو میرے باپ کے گھر بھیج۔ ۲۸ "میرے پانچ
بھائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہ جا کر اُنہیں خبردار کرے یہ نہ ہو کہ وہ بھی میری طرح اِس عذاب کی
جگہ میں آئیں۔ ۲۹ "تب ابرہامؔ نے جواب دیا، 'اُن کے پاس موسیٰؔ اور دُوسرے نبی ہیں وہ اُن کی
کیوں نہیں سُنتے؟ اور اُن کا کلام کیوں نہیں پڑھتے؟ ۳۰ "اُس نے کہا 'نہیں! باپ ابرہام! وہ اُن کی
نہیں سُنیں گے۔ ہاں اگر مُردوں میں سے کوئی اُن کے پاس جائے تو وہ توبہ کریںگے۔ ۳۱ "ابرہامؔ نے
جواب میں کہا اگر وہ موسیٰؔ اور نبیوں کی بات نہیں سُنتے تو اگر کوئی یہاں سے بھی جائے گا تو اُس کی
بھی نہیں سُنیں گے۔"

۱۷ ایک دن یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا: "ٹھوکروں کا لگنا اور آزمائشوں کا آنا
ضروری ہے۔ مگر افسوس اُن پر جن کے باعث یہ ہو۔ ۲ "اُس شخص کے لیے جو
اِن چھوٹوں میں سے کسی ایک کو بھی آزمائش میں ڈالے یا ٹھوکر کھلائے بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں
چکی کا پاٹ ڈال کر سمندر میں پھینک دیا جائے۔

۳ "خبردار! اگر تیرا ایماندار بھائی گناہ کرے تو اُس کو ملامت کر۔ اگر توبہ کرے تو معاف کر۔
۴ "اگرچہ وہ دن میں سات بار بھی تیرا گناہ کرے اور واپس آکر تُجھ سے معافی مانگے تو اُسے معاف
کر۔"

۵ شاگردوں نے یسُوعؔ سے کہا، 'ہمیں سِکھا کہ ہم کس طرح اپنا ایمان بڑھا سکتے ہیں۔ ۶ یسُوعؔ
نے کہا: "اگر تُم چھوٹے سے رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان رکھتے اور تُوت کے اِس پہاڑ
سے کہتے کہ اُکھڑ کر سمندر میں جا لگ تو تمہاری مانتا۔ ۷ "کیا کوئی مالک اپنے نوکر سے جو کھیت میں کام
کرکے یا گلہ بانی کرکے واپس آئے کہے گا، 'آ! بیٹھ کر میرے ساتھ کھانا کھا'؟ ۸ "نہیں! بلکہ وہ اُسے
حکم دے گا کہ میرے لیے کھانا تیار کر اور جب میں کھا لوں پھر تو بھی کھا لینا۔ ۹ "کیا وہ اپنے نوکر کا
شکرگزار ہوگا کیونکہ اُس نے اپنے مالک کے حکم پر عمل کیا؟ یقیناً نہیں۔ ۱۰ "پس اِس طرح تُم بھی
جب اُن سب حکموں پر عمل کر چُکو جو میں تُمہیں دیتا ہوں تو کہو 'ہم نکمے نوکر ہیں کیونکہ ہم نے بس اپنا
فرض پورا کیا۔'"

دس کوڑھی:

۱۱ یسُوعؔ یروشلیِمؔ کی طرف اپنا سفر کرتے ہوئے سامریہؔ اور گلیلؔ کے بیچ سے ہو کر جا رہا تھا۔
۱۲ ایک گاؤں میں داخل ہوتے وقت اُسے دس کوڑھی ملے۔ ۱۳ اُنھوں نے دُور سے پُکار کر کہا
"یسُوعؔ! خداوند ہم پر رحم کر۔"
۱۴ یسُوعؔ نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا: "جاؤ اور اپنا آپ کاہنوں کو جا کر دکھاؤ۔" اور جیسے ہی وہ
گئے اپنے کوڑھ سے پاک ہو گئے۔"

۱۵ اُن میں سے ایک جب اُس نے دیکھا کہ شفا پا گیا تو یسُوعؔ کے پاس واپس آکر خُدا کی تمجید
کرنے لگا۔ ۱۶ اور یسُوعؔ کے قدموں میں گر کر اُس کا شکر کرنے لگا وہ سامری تھا۔ ۱۷ یسُوعؔ نے
پُوچھا: "کیا دس آدمیوں کو شفا نہیں ملی تھی؟ پھر وہ باقی نو کہاں ہیں؟" ۱۸ اُن میں سے کوئی بھی خُدا
کی تمجید کرنے واپس نہ آیا سوائے اِس پردیسی کے؟" ۱۹ اُس نے سامری سے کہا: "اُٹھ کھڑا ہو اور
جا! تُو نے اپنے اِیمان سے شفا پائی۔"

خُدا کی بادشاہی کی آمد:

۲۰ ایک دن فریسیوں نے یسُوعؔ سے پُوچھا کہ خُدا کی بادشاہی کب آئے گی؟ اُس نے جواب دیا:
"خُدا کی بادشاہی اِیسے نہیں آئے گی کہ تُم اُسے دیکھ سکو۔ ۲۱ "یا تُم کہو کہ دیکھو یہ یہاں ہے یا وہاں
ہے۔ کیونکہ خُدا کی بادشاہی تُمہارے درمیان ہے۔"
۲۲ پھر اُس نے شاگردوں سے کہا: "وہ وقت آئے گا جب تُم ابنِ آدم کے دنوں میں سے ایک
دن دیکھنے کی خواہش کرو گے پر نہ دیکھ سکو گے۔ ۲۳ "اگر لوگ تُم سے کہیں کہ دیکھو ابن آدم یہاں
ہے یا اِبنِ آدم وہاں ہے، تو ہرگز اُن کے پیچھے نہ چل پڑنا۔ ۲۴ "کیونکہ جس طرح بجلی آسمان پر چمکتی
اور ایک سرے سے دُوسرے سرے تک نظر آتی ہے اِسی طرح اِبنِ آدم کا دن ہو گا۔ ۲۵ "مگر ضرور
ہے کہ ابنِ آدم پہلے بُہت دُکھ اُٹھائے اور اِس زمانہ کے لوگ اُسے رَدّ کریں۔ ۲۶ "ابنِ آدم کے دن
ویسا ہی ہو گا جیسے نوحؔ کے دن ہوا۔ ۲۷ "لوگ کھانے پینے، ضیافتیں اُڑانے، شادی بیاہ کرنے میں
مصروف تھے جب تک کہ نوحؔ کشتی میں سوار نہ ہو گیا اور طوفان نے اُن سب کو ہلاک نہ کر دیا۔
۲۸ "یا لُوطؔ کے دنوں میں جب لوگ اپنے روزانہ کے کاموں میں، کھانے پینے میں، خرید و فروخت
میں، کھیت لگانے اور مکان بنانے میں مصروف تھے۔ ۲۹ "اور جس دن لوطؔ سدومؔ سے نکلا آسمان

سے آگ اور گندھک نے برس کر اُن سب کو ہلاک نہ کر دیا۔ ٣٠ "ابنِ آدم کے دن بھی سب کچھ
اِسی معمول پر چل رہا ہو گا۔ ٣١ "اُس دن جو گھر کی چھت پر ہو اپنا سامان سمیٹنے کے لیے نیچے نہ
اُترے اور جو کھیت میں ہو گھر واپس نہ لوٹے۔ ٣٢ "یاد رکھو کہ لُوطؔ کی بیوی کے ساتھ کیا ہوا!

٣٣ "جو کوئی اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا اُسے کھوئے گا اور جو کوئی اُسے کھوئے گا وہ
اُسے بچا لے گا۔ ٣٤ "میں تُم سے کہتا ہو اُس رات دو آدمی ایک بستر پر سو رہے ہوں گے ایک لے
لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ ٣٥ "دو عورتیں ایک ساتھ چکی پیس رہی ہوں گی ایک لے
لی جائی گی اور دُوسری چھوڑ دی جائے گی۔ ٣٦ دو آدمی کھیت میں کام کرتے ہوں گے ایک لے لیا
جائے گا دُوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔" ٣٧ تب شاگردوں نے پُوچھا، 'اے خداوند یہ کہاں ہو گا؟ یسُوعؔ
نے جواب دیا: "جیسے گِدھوں کا جمع ہونا اِس بات کی نشانی ہے کہ قریب ہی کوئی مُردہ پڑا ہے۔
ویسے ہی آخری وقت کے نشان ہیں۔"

ناانصاف جج:

١٨ یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں کو یہ سمجھانے کے لیے کہ ہر وقت دُعا کرتے رہنا چاہیے اور
مایوس نہیں ہونا چاہیے یہ کہانی سُنائی: ٢ "کسی شہر میں ایک جج تھا۔ جو نہ خُدا سے ڈرتا
تھا نہ آدمیوں کی پرواہ کرتا۔ ٣ "اُس شہر میں ایک بیوہ تھی جو انصاف کے لیے بار بار اُس کے پاس
جاتی کہ اُسے اُس کے مخالف سے اُس کا حق دلائے۔ ٤ "کچھ عرصہ تک توجہ نے اُس کی کچھ پرواہ
نہ کی آخر اُس نے سوچا گو میں نہ خُدا سے ڈرتا ہوں نہ آدمیوں کی پرواہ کرتا ہوں۔ ٥ "چونکہ یہ عورت
لگاتار انصاف کے لیے آکر مُجھے تنگ کرتی ہے میں اِس کا انصاف کروں گا ایسا نہ ہو کہ بار بار آکر یہ
میرا جینا مُشکل کر دے۔" ٦ پھر یسُوعؔ نے کہا: "سنو اور سیکھو! یہ بے انصاف جج کیا کہتا ہے۔

۷ "اگر یہ جج اُس عورت کا جو اِنصاف کے لیے لگاتار دروازہ کھٹکھٹاتی رہی انصاف دے سکتا ہے
تو کیا خُدا اپنے چُنے ہوئے لوگوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن اُس کے حضور دُعا کرتے ہیں؟
کیا اُن کی دُعاوں کے جواب میں دیر لگائے گا۔ ۸ "میں تُم سے کہتا ہوں، وہ جلد جواب دے گا!
مگر اِبنِ آدم جب واپس آئے گا تو اِس زمین پر کتنے لوگوں میں ایسا ایمان پائے گا؟"

فریسی اور ٹیکس لینے والا:

۹ یسُوعؔ نے اُن لوگوں کو جو اپنے کاموں کے سبب اپنی راستبازی پر بھروسا رکھتے تھے اور
دُوسروں کو ناچیز جانتے تھے یہ تمثیل کہی: ۱۰ "دو شخص ہیکل میں دُعا کرنے گئے اُن میں ایک فریسی
تھا اور دُوسرا ٹیکس لینے والا۔ ۱۱ "فریسی نے کھڑے ہو کر یہ دُعا کی، 'اے خُدا! میں تیرا شُکرگزار ہوں
کہ اوروں کی طرح دغاباز، بدکار اور زناکار نہیں نہ ہی اِس ٹیکس لینے والے کی طرح ہوں۔ ۱۲ میں ہفتے
میں دو دفعہ روزہ رکھتا ہوں اور اپنی آمدنی پر پوری دہ یکی دیتا ہوں۔

۱۳ "مگر ٹیکس لینے والے نے دُور ہی کھڑے ہو کر دُعا کی اور اپنی آنکھیں بھی آسمان کی طرف
اُٹھانے کی جرأت نہیں کی بلکہ اپنی چھاتی پیٹتے ہوے کہا، 'اے خُدا! مُجھ پر رحم کر میں بڑا گُنہگار
ہوں۔

۱۴ "میں تُم سے کہتا ہوں یہ گُنہگار شخص اُس فریسی کی نِسبت خُدا کی نظر میں راستباز ٹھہر کر گھر
گیا۔"

یسُوع کا چھوٹے بچوں کو برکت دینا:

۱۵ ایک دن لوگ اپنے بچوں کو یسُوعؔ کے پاس لائے تاکہ وہ اُن پر ہاتھ رکھ کر برکت دے تو
شاگردوں نے اُنہیں ڈانٹا کہ یسُوعؔ کو پریشان نہ کریں۔ ۱۶ مگر یسُوعؔ نے بچوں کو اپنے پاس بُلایا اور
شاگردوں کو کہا:

"بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ
آسمان کی بادشاہی اَیسوں ہی کی ہے۔

۱۷ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں جو کوئی آسمان کی بادشاہی کو اِن بچوں کی طرح، (جیسے وہ کسی چیز
کو بغیر شک کے خُوشی سے قبول کرلیتے ہیں) قبول نہ کرے اُس میں داخل نہ ہوگا۔"

دولت مند آدمی:

۱۸ کسی سردار نے یسُوعؔ سے یہ سوال کیا، 'اے نیک اُستاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا
وارث بنوں؟' ۱۹ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا: "تُو مُجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ سوائے خُدا کے کوئی نیک
نہیں۔ ۲۰ "تُو حکموں کو تو جانتا ہے۔ زِنا نہ کر۔ خون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جُھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے
باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کر۔"

۲۱ اُس نے جواب دیا، 'میں اِن سب حُکموں پر بچپن ہی سے عمل کر رہا ہوں۔' ۲۲ یہ سُن
کر یسُوعؔ نے کہا: "مگر ایک کام کی کمی ہے جو تُو نے ابھی تک نہیں کیا۔ اپنا سارا مال بیچ کر پیسے
غریبوں میں بانٹ دے۔ تُجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آکر میرے پیچھے چل۔" ۲۳ یہ سُن کر وہ
بُہت پریشان اور غمگین ہوا کیونکہ بُہت امیر تھا۔ ۲۴ یسُوعؔ نے اُسے دیکھا کہ کتنا غمگین ہوا ہے تو
کہا: "دولت مند کا خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے! ۲۵ "حقیقت میں اُونٹ کا سوئی

کے ناکے میںسے گزر جانا دَولت مند کا خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے سے زیادہ آسان ہے۔"
۲۶ جتنوں نے یہ سُنا پُوچھنے لگے پھر کون خُدا کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے۔ ۲۷ یسُوعؔ نے کہا:
"جو کام اِنسانو سے نہیں ہو سکتاوہ خُدا سے ہو سکتا ہے۔" ۲۸ پطرسؔ نے کہا ہم تو اپنا سب کُچھ
چھوڑ کرتیرے پیچھے آئے ہیں۔ ۲۹ یسُوعؔ نے اُسے جواب دیا: "میں تُجھے یقین دلاتا ہوں کہ جس کسی
نے خُدا کی بادشاہی کے لیے اپنے گھر یابیوی یا بھائیوں یا ماں باپ یا بچوں کوچھوڑاہو۔ ۳۰ "اور
اُسے اِس جہان میںکئی گُنا زیادہ نہ ملے اور آنے والے جہان میں ہمیشہ کی زندگی نہ پائے۔"

تیسری باریسُوعؔ کا اپنی موت کے بارے ذکر:

۳۱ یسُوعؔ نے شاگردوں کو الگ لے جا کر کہا: "سنو! ہم یروشلیمؔ کی طرف جا رہے ہیںجہاں
نبیوں کی پیشنگوئیا ںجو اُنہوں نے اِبنِ آدم کے بارے میں کیں پوری ہو نگی۔ ۳۲ "اِبنِ آدم غیر قوموں
کے حوالے کیا جائے گا۔ اُس کا مذاق اُڑایا جائے گا۔ اُس کی بے عزتی کی جائے گی اور اُس پر تھوکا
جائے گا۔ ۳۳ "اور اُس کو کوڑے ماریں گے اور اُسے قتل کریں گے پر وہ تیسرے دن پھر جی اُٹھے
گا۔" ۳۴ مگر شاگردوں کو اُس کی ایک بھی بات سمجھ نہ آئی کیونکہ اِن باتوں کو اُن سے پوشیدہ رکھا گیا۔
وہ اِن باتوں کا مطلب نہ سمجھ سکے۔

اندھے فقیر کی شفا:

۳۵ یسُوعؔ جب یریحوؔ کے نزدیک پہنچاوہاں سڑک کے کنارے ایک اندھا فقیر بیٹھا بھیک مانگ رہا
تھا۔

۳۶ اُس نے بھیڑ کی آواز جو پاس سے گزر رہی تھی سُنی۔ اُس نے پُوچھا کیا ہو رہا ہے؟ ۳۷ لو
گوں نے اُسے بتایا، 'یسُوعؔ ناصری یہاں سے گزر رہا ہے۔" ۳۸ اُس نے یہ سُنا تو چِلّاکر کہا، "اے

یسُوعؔ ابنِ دؔاؤد مُجھ پر رحم کر!" ۳۹ جو لوگ بھیڑ کے آگے چل رہے تھے اُنہوں نے اُسے ڈانٹا کہ
چُپ رہے مگر وہ اور بھی زور سے چِلاّنے لگا، "اِبنِ داؤؔد مُجھ پر رحم کر!"
۴۰ جب یسُوعؔ نے اُسے سُنا تو کھڑا ہو گیا اور حکم دیا کہ اُسے میرے پاس لاؤ۔ جب وہ نزدیک آیا
تو اُس سے پُوچھا: ۴۱ "تُو مُجھ سے کیا چاہتا ہے؟" اُس نے کہا، 'مُجھے دیکھنے کی قوت مل جائے'۔
۴۲ یسُوعؔ نے کہا:
"دیکھنے کی قوت پا! جا تیرے ایمان سے تُو نے شفا پائی ہے۔" ۴۳ اُس نے اُسی وقت دیکھنا
شُروع کیا۔ اور خُدا کی تمجید کرتا ہوا یسُوعؔ کے پیچھے چلنے لگا۔ جنہوں نے یہ سب کچھ دیکھا خُدا کی تمجید
کرنے لگے۔

زکائیؔ ٹیکس لینے والا:

۱۹ یسُوعؔ یریحوؔ میں سے گزر کر جا رہا تھا۔ ۲ ایک ٹیکس لینے والوں کا سردار جس کا نام زکائیؔ
تھا اور بُہت امیر تھا۔ ۳ وہ یسُوعؔ کو دیکھنے کی بڑی کوشش کر رہا تھا مگر قد چھوٹا ہونے
کی وجہ سے بھیڑ میں اُسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔
۴ وہ راستے میں آگے بھاگ کر ایک جنگلی انجیر کے درخت پر چڑھ گیا جہاں سے یسُوعؔ نے گزرنا
تھا۔
۵ جب یسُوعؔ درخت کے پاس پہنچا تو اُوپر دیکھ کر اُس کو اُس کے نام سے پُکار کر کہا: "زکائیؔ!
جلدی سے نیچے اُتر آ۔ میں آج تیرے گھر ٹھہروں گا۔" ۶ زکائیؔ جلدی سے نیچے اُتر کر یسُوعؔ کو خُوشی
خُوشی اپنے گھر لے گیا۔

۷ لوگ یہ دیکھ کر خفا ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ یہ تو ایک بدنام اور گنہگار کا مہمان بن گیا۔
۸ مگر اُس نے یسُوعؔ کی سامنے کھڑے ہو کر کہا، ’خداوند میں اپنی آدھی دولت غریبوں میں بانٹتا
ہوں اور اگر کسی سے ناجائز پیسے لیے ہیں اُس کو چار گُنا زیادہ واپس کرتا ہوں۔ ۹ یسُوعؔ نے کہا: ”آج
اِس گھرانے میں نجات آئی ہے۔ اِس نے اپنے فیصلوں سے ثابت کیا ہے کہ وہ ابرہامؔ کا حقیقی بیٹا
ہے۔ ۱۰ ”کیونکہ اِبنِ آدم اُنہیں جو گُناہوں سے بھری دُنیا میں کھو گئے ہیں ڈُھونڈنے اور نجات دینے
آیا ہے۔“

دس اشرفیوں کی تمثیل:

۱۱ یسُوعؔ کی باتیں سُن کر اُس وقت وہاں موجود لوگوں کا یہ خیال تھا کہ خُدا کی بادشاہی ابھی
شُروع ہو جائے گی کیونکہ وہ یروشلیمؔ کے نزدیک تھا۔ اُس نے اِس خیال کو دُرست کرنے کے
لیے یہ تمثیل کہی:

۱۲ ”ایک نواب دُور کے مُلک گیا کہ وہاں اپنی بادشاہی کی تاج پوشی کے بعد واپس آئے۔
۱۳ ”جانے سے پہلے اُس نے اپنے دس نوکروں کو بُلایا اور ہر ایک کو ایک ایک اشرفی دی اور کہا
کہ میرے واپس آنے تک اِس سے میرے لیے کاروبار کرو۔ ۱۴ ”اُس کے شہر کے کچھ لوگ اُس
سے نفرت کرتے تھے۔ اُنہوں نے اُس کے پیچھے پیغام بھیجا کہ ہم نہیں چاہتے کہ تو ہم پر حکومت
کرے۔

۱۵ ”جب وہ نواب اپنی تاج پُوشی کے بعد واپس آیا تو اُن نوکروں کو جنہیں اشرفیاں دیں تھیں
بُلایا تاکہ معلوم کرے کہ اُنہوں نے کاروبار کر کے کیا کمایا ہے۔ ۱۶ ”پہلے نے بتایا، اے مالک ! مینے
تیری ایک اشرفی سے دس اشرفیاں اور کمائی ہیں۔ ۱۷ ”مالک نے کہا، ’شاباش اچھے نوکر ! چونکہ تُو

تھوڑے میں میرے بھروسے کے مطابق دیانتدار نکلا ہے میں تُجھے دس شہروں کا حاکم بناتا ہوں۔
۱۸ ”دُوسرے نے آکر بتایا، ’اے مالک! میں نے تیری اشرفیوں سے پانچ اشرفیاں اور کمائی ہیں۔
۱۹ ”مالک نے اُس سے کہا، ’شاباش! میں تُجھے پانچ شہروں کا حاکم بناتا ہوں۔ ۲۰ ”لیکن تیسرے
نے اشرفی لا کر جو رومال میں بندھی تھی واپس مالک کو دی اور کہا، ’مالک! یہ دیکھ میں نے تیری
اشرفی کو سنبھال کر رکھا ہے۔ ۲۱ ”میں نے تُجھ سے ڈرتے ہوئے اِسے کاروبار میں نہیں لگایا اِس
لیے کہ جانتا تھا کہ تو ایک سخت گیر آدمی ہے۔ جو تیرا نہیں وہ بھی لے لیتا ہے اور جہاں تُو نے نہیں
بُویا وہاں سے بھی کاٹ لیتا ہے۔ ۲۲ ”اُس نے غُصّے سے کہا، ’اے شریر نوکر تو اپنی ہی باتوں سے
مُجرم ٹھہرا جبکہ تُجھے پتا تھا کہ میں سخت گیر ہوں۔ جو میرا نہیں وہ بھی لے لیتا ہوں اور جہاں میں نے
نہیں بُویا وہاں سے کاٹ لیتا ہوں۔ ۲۳ ”تُو نے میرے پیسے بنک میں کیوں نہیں جمع کیے؟ تاکہ میں واپس
آکر نفع سمیت اُسے وصُول کرتا۔ ۲۴ ”تب اُس نے اُن کو جو پاس کھڑے تھے حکم دیا کہ اِس سے
یہ اشرفی لے کر اُس نوکر کو دو جس نے دس اشرفیاں کمائی ہیں۔ ۲۵ ”اُنہوں نے کہا، مالک! اُس
کے پاس تو پہلے ہی دس اشرفیاں ہیں۔ ۲۶ ”مالک نے کہا جس کے پاس ہے اور اُس نے اُسے
اچھے طریقے سے استعمال کیا اُسے اور بھی دیا جائے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا اُس سے جو اُس
کے پاس تھوڑا ہے وہ بھی لے لیا جائے گا۔

۲۷ ”اور میرے اُن دُشمنوں کو جنہوں نے مُجھے پیغام بھیجا تھا کہ ہمیں تیری بادشاہی قبول نہیں
پکڑ کر لاؤ اور میرے سامنے قتل کرو۔“

یروشلیم میں یسُوعؔ کا شاہانہ داخلہ:

۲۸ اِن باتوں کے بعد یسُوعؔ شاگردوں کے آگے آگے چلتا ہوا یروشلیم کی طرف بڑھا۔

۲۹ جب وہ زیتُون کے پہاڑ پر بیت فگے ؔ اور بیت عنیاہ ؔ کے گاؤں کے پاس پہنچا تو اپنے دو
شاگردوں کو اپنے آگے بھیجا۔ ۳۰ اور کہا: ”سامنے کے گاؤں میں جاؤ جیسے ہی تُم داخل ہو گے تُم
ایک جوان گدھے کو بندھا دیکھو گے جس پر ابھی تک کسی نے سواری نہیں کی۔ اُسے کھول کر
میرے پاس لے آؤ۔ ۳۱ ”اگر کوئی تُم سے پُوچھے کہ اِسے کیوں کھولتے ہو؟ تو کہنا کہ خُداوند کو اِس کی
ضرورت ہے۔“ ۳۲ جب وہ گئے تو جیسا یسُوعؔ نے کہا تھا ایک جوان گدھے کو وہاں بندھا پایا۔ ۳۳ وہ
جب گدھے کو کھول رہے تھے تو اُس کے مالک نے پُوچھا کہ اِسے کیوں کھول رہے ہو؟ ۳۴ اُنہوں
نے جواب میں کہا خُداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔ ۳۵ وہ گدھے کو کھول کر یسُوعؔ کے پاس لائے
اور اُس پر اپنے کپڑے ڈال کر یسُوعؔ کو اُس پر سوار کیا۔ ۳۶ جب وہ راستے میں جا رہا تھا تو لوگ اُس
کے آگے راستے میں اپنے کپڑے بچھانے لگے۔ ۳۷ جب وہ اُس جگہ پہنچا جہاں راستہ پہاڑ سے نیچے
اُترنا شُروع ہوتا ہے تو وہ سب جو اُس کے پیچھے آ رہے تھے بلند آواز میں اُن سب مُعجزات کے لیے
جو اُنہوں نے دیکھے تھے خُدا کی حمد اور شُکرگزاری کرنے لگے۔ ۳۸ اور بلند آواز سے نعرے لگانے
لگے ”مبارک ہے وہ بادشاہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔ آسمان پر صُلح (خُدا سے) اور بلندیوں
پر اُس کا جلال!“ (زبور ۱۱۸: ۲۶) ۳۹ وہاں موجود کچھ فریسیوں نے یسُوعؔ سے کہا کہ اپنے شاگردوں
کو ڈانٹ کہ اِیسے نعرے نہ لگائیں۔ ۴۰ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ
چُپ ہو جائیں گے تو پتھر چِلّا اُٹھیں گے۔“

یسُوع کا یروشلیم پر رونا:

۴۱ جب وہ یروشلیمؔ کے نزدیک پہنچا تو اپنے سامنے شہر کو دیکھ کر رویا اور کہا: ۴۲ ”کاش! تُو آج
کی دن اپنی سلامتی کی باتوں کو سمجھ پاتا مگر اَب بہُت دیر ہو چُکی اور یہ باتیں تُجھ سے چھپا دی گئی

ہیں۔ ۴۳ "کیونکہ وہ دن زیادہ دُور نہیں جب تیرے دُشمن چاروں طرف سے تُجھے گھیر کر اور مورچہ
بندی کرکے تُجھے ہر طرح سے تنگ کریں گے۔ ۴۴ "اور وہ تُجھے تیرے بچوں سمیت زمین پر پٹک دیں
گے۔ اور اِس طرح تباہ کریں گے کہ ایک پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا اِس لئے کہ تو نے اُس وقت کو نہ
پہچانا جب تیرے خُدا نے تُجھ سے ملنا چاہا۔"

ہیکل کی صفائی:

۴۵ پھر وہ ہیکل میں داخل ہو کر قربانی کے جانور بیچنے والوں کو باہر نکالنے لگا۔ ۴۶ اور یہ کہا:
"کتابِ مقدس میں لکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر ہو گا۔ مگر تُم نے اِسے ڈاکوں کا اڈّا بنا رکھا ہے۔"
(یسعیاہ ۵٦:۷)۔

۴۷ یسُوعؔ ہر روز ہیکل میں تعلیم دینے لگا۔ مگر سردار کاہن اور شریعت کے اُستاد اور قوم کی
سردار اُس کو قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ ۴۸ مگر وہ کسی بھی طریقہ سے اُسے پکڑ نہ سکے کیونکہ لوگ
ہر وقت اُس کے گرد اُس کی باتیں سُننے کے لیے موجود رہتے تھے۔

یسُوعؔ کے اختیار پر سوال:

۲۰ ایک دن جب یسُوعؔ ہیکل میں تعلیم دے رہا تھا اور خوشخبری کی منادی کر رہا تھا تو سردار
کاہن اور شریعت کے اُستاد اور بزرگ اُس کے پاس آئے۔ ۲ اور پُوچھنے لگے کہ ہمیں
بتا۔ تُو یہ سب کام کس اختیار سے کرتا ہے اور تُجھے یہ حق کس نے دیا ہے۔ ۳ یسُوعؔ نے جواب میں
اُن سے پُوچھا: "پہلے میں تُم سے ایک بات پُوچھتا ہوں۔ ۴ "مُجھے بتاؤ۔ کیا یوحناؔ کو بپتسمہ دینے کا اختیار
آسمان سے ملا تھا یا انسان کی طرف سے تھا۔" ۵ اُنہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم کہیں کہ
آسمان کی طرف سے ہے تو وہ کہے گا پھر تُم نے اُس کا یقین کیوں نہیں کیا؟ ٦ اور اگر کہیں کہ انسان کی

طرف سے تو لوگ ہمیں سنگسار کریں گے کیونکہ اُنہیں یقین ہے کہ یُوحنّاؔ نبی تھا۔ ۷ پس اُنہوں نے
جواب دیا۔ ہم نہیں جانتے۔ ۸ یسُوعؔ نے کہا: "پھر میں بھی نہیں بتاتا کہ یہ کام کس اختیار سے کرتا
ہوں۔"

باغ کے شریر مزدور:

۹ پھر یسُوعؔ نے لوگوں کو ایک کہانی سُنائی: "کسی شخص نے انگوروں کا باغ لگایا اور اُسے ٹھیکے
پر دے کر ایک لمبے عرصے کے لیے پردیس چلا گیا۔ ۱۰ "جب پھل توڑنے کا وقت آیا تو اپنے ایک
نوکر کو باغبانوں کے پاس اپنا حصّہ لینے کے لیے بھیجا۔ لیکن باغبانوں نے اُسے مارپیٹ کر واپس
بھیج دیا۔ ۱۱ "تب اُس نے ایک اور نوکر کو بھیجا۔ اُنہوں نے اُسے بھی پیٹ کر اور بے عزت
کر کے خالی ہاتھ لَوٹا دیا۔ ۱۲ "پھر تیسرے کو بھیجا اُنہوں نے اُس کو بھی زخمی کر کے بھگا دیا۔
۱۳ "باغ کے مالک نے سوچا میں کیا کرُوں؟ اُس نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں
گا۔ شاید اُس کا لحاظ کریں۔ ۱۴ "جب ٹھیکیداروں نے مالک کے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں صلاح کی
کہ یہ باغ کا وارث ہے۔ آؤ اِسے قتل کریں کہ باغ ہمارا ہو جائے۔ ۱۵ "لہٰذا اُنہوں نے اُسے باغ
سے باہر لے جا کر قتل کر دیا۔ اب تُم کیا سمجھتے ہو؟ مالک اُن کے ساتھ کیا کرے گا؟ ۱۶ "میں
بتاتا ہوں۔ وہ آکر اُنہیں قتل کرے گا اور باغ کسی اور کو ٹھیکے پر دے دے گا۔" سُننے والوں نے
کہا خُدا نہ کرے۔ ۱۷ اُس نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا: "تو پھر کلام میں یہ جو لکھا ہے اِس کا کیا
مطلب ہے؟

"جس پتھر کو معماروں نے رَدّ کر دیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گا۔" (زبور۱۱۸: ۲۲)

۱۸ جو شخص اِس پتھر سے ٹھوکر کھا کر گرے گا ٹُکڑے ٹکڑے ہو جائے گا،

اور جس پر یہ گرے گا اُسے کُچل دے گا۔"

۱۹ شریعت کے اُستادوں اور سردار کاہن نے چاہا کہ اُسے پکڑیں کیونکہ وہ سمجھ گئے کہ یسُوعؔ نے
شریر باغبانوں کی تمثیل اُن پر کہی ہے۔ مگر لوگوں سے ڈرتے تھے۔

ٹیکس کے بارے میں سوال:

۲۰ قوموں کے سرداروں نے ایک منصوبے کے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیجا جو خود کو راستباز ظاہر
کر کے یسُوعؔ کو اپنی باتوں میں اُلجھا کر اُس سے رُومی حکومت کیخلاف کوئی بات کہلوائیں اور اُسے
پکڑ کر حکومت کے حوالہ کریں۔ ۲۱ اُن آدمیوں نے یسُوعؔ کہا، "اَے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تیری
باتیں اور تیری تعلیم سچی ہے اور کوئی بھی چیز تُجھے خُدا کی سچی راہوں کی تعلیم دینے سے نہیں روک
سکتی۔
۲۲ ہمیں یہ بتا ! قیصر کو ٹیکس دینا جائز ہے یا نہیں؟" ۲۳ اُس نے اُن کی مکاری کو جان کر کہا ،
"تُم کیوں میری آزمائش کرتے ہو" ۔ ۲۴ "مُجھے رُومی سِکّہ دِکھاؤ۔" پھر اُس نے پُوچھا، "اِس پر کس
کی تصویر اور نام ہے؟" اُنھوں نے کہا قیصرؔ کا۔ ۲۵ اُس نے جواب دیا۔ "پس جو قیصرؔ کا ہی قیصرؔ
کو دو اور جو خُدا کا ہے خُدا کو دو۔ ۲۶ وہ اُس کا جواب سُن کر حیرانگی سے خاموش ہو گئے اور اُسے
پھنسا نہ سکے۔

مُردوں کی قیامت کے بارے میں سوال:

۲۷ صدُوقی جو مُردوںکے جی اُٹھنے پریقین نہیں رکھتے تھے یسُوعؔ کے پاس آئے اور اُس سے سوال
کیا۔ ۲۸ اے اُستاد ! موسیٰ کی شریعت کے مطابق اگر کسی کا بھائی بے اَولاد مر جائے تو اُس کا بھائی
اُس کی بیوی سے بیاہ کر لے اور اَولاد پیدا کر کے اپنے بھائی کی نسل کو قائم رکھے۔ ۲۹ کسی خاندان

میں سات بھائی تھے۔ سب سے بڑے نے شادی کی اور بے اَولادمر گیا۔ ۳۰ دُوسرے نمبر پر بھائی
نے اُسی کی بیوی سے بیاہ کیا وہ بھی بے اَولادمر گیا۔ ۳۱ پھر تیسرے بھائی نے اُس عورت سے شادی
کی۔ اِس طرح ساتوں بھائیوں نے اُس عورت سے شادی کی اور بے اَولادمر گئے۔ ۳۲ بعد میں وہ
عورت بھی مر گئی۔ ۳۳ اَب سوال یہ ہے کہ قیامت میںوہ کس کی بیوی ہو گی کیونکہ اُس نے ساتوں
بھائیوں سے شادی کی تھی۔ ۳۴ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "اِس جہاں کے فرزندوں میں شادی اور
بیاہ ہوتے ہیں۔ ۳۵ "مگر اُن میں جو آسمان کی بادشاہی میں شامل ہونے کے لائق ٹھہرتے ہیں جی
اُٹھنے کے بعد شادی بیاہ نہیں ہوتے۔ ۳۶ "نہ ہی وہ پھر مرتے ہیں۔ بلکہ وہ فرشتوں کی مانند ہونگے۔
اور خُدا کے اور قیامت کے فرزند ہوں گے۔ ۳۷ "رہی یہ بات کہ مُردے جی اُٹھیںگے۔ موسیٰ آس
بات کی تائید کرتا ہے جب وہ خُدا کو ابرہامؔ کا خُدا اضحاقؔ کا خُدا اور یعقوبؔ کا خُدا کہتا ہے۔ ۳۸ "کیونکہ
وہ زندوں کا خُدا ہے نہ کہ مُردوں کا اور یہ سب خُدا کے نزدیک زندہ ہیں۔"

۳۹ وہاں موجود شریعت کے اُستادوں نے کہا، 'اے اُستاد تو نے ٹھیک جواب دیا۔ ۴۰ اُس کی
بعد کسی کو یسُوعؔ سے سوال کرنے کی جُرات نہیں ہوئی۔

مسیحِ مَوعود کس کا بیٹا ہے؟

۴۱ یسُوعؔ نے لوگوں سے پُوچھا، "مسیح کو کس طرح داؤدؔ کا بیٹا کہتے ہیں؟ ۔ ۴۲ "داؤدؔ تو زبور میں
آپ کہتا ہے:

خُداوند نے میرے خُدا سے کہا
میرے دہنی طرف بیٹھ۔
۴۳ "جب تک میں تک میں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی نہ کر دُوں۔

۴۴ ”جب داؤدؔ مسیح کو خُداوند کہتا ہے تو کس طرح اُس کا بیٹا ٹھہر؟“ (زبور ۱:۱۱۰)
۴۵ سب لوگوں کے سُنتے ہوئے یسُوعؔ نے شاگردوں سے کہا: ۴۶ ”شریعت کے اُستادوں سے
خبردار رہنا۔ اُنہیں لمبے چوغے پہن کر پھرنے کا بڑا شوق ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ بازاروں میں
لوگ اُنہیں جھُک کر سلام کریں اور عبادتوں میں اور دعوتوں پر آگے کی نمایاں کُرسیاں بیٹھنے کو ملیں۔
۴۷ ”جب کہ وہ بیواؤں کے گھروں کو ناانصافی سے لے لیتے ہیں اور دکھاوے کی لمبی لمبی دُعائیں کرتے
ہیں۔ اِن کی سزا زیادہ ہوگی۔“

بیوہ کا چندہ:

۲۱ جب یسُوعؔ ہیکل میںتھا اُس نے دیکھا کہ کس طرح امیر ہیکل کے خزانے میں اپنی
نذروں کے روپے ڈال رہے تھے۔ ۲ اور ایک غریب بیوہ آئی جس نے خزانے میں
دو پیسے ڈالے۔ ۳ یسُوعؔ نے کہا: ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں اِس غریب بیوہ نے سب سے زیادہ دیا
ہے۔ ۴ ”کیونکہ سب نے اپنی دولت کا کچھ حصّہ جو بچ گیا تھا خزانے میں ڈالا مگر اِس نے جو کچھ دن
بھر کی مزدوری تھی سب خُدا کی نذر کر دی جبکہ وہ ضرورت مند تھی۔“

ہیکل کی بربادی آنے والی مصیبتوں کی پیشنگوئی:

۵ جب کچھ شاگرد ہیکل کی شاندار عمارت کی تعریف کرنے لگے کہ کتنے عمدہ پتھروں سے بنی ہے
اور اِس کی دیوارں کو خُوبصورت نذر کی چیزوں سے سجایا گیا ہے۔ تو یسُوعؔ نے کہا۔ ۶ ”وہ وقت
آئے گا جب وہ سب کچھ جو تُم دیکھ رہے ہو گرایا نہ جائے اور اس کا پتھر بھی باقی نہ رہے گا۔“
۷ اُنہوں نے یسُوعؔ سے پُوچھا اے اُستاد! یہ کب ہوگا اور اُس وقت کی کیا نشانی ہے؟۔ ۸ اُس
نے کہا: ”خبردار! کوئی تُمہیں گُمراہ نہ کرے۔ بُہت سے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے،

میں ہی مسیح ہوں اور یہ بھی کہ وقت آگیا ہے۔ اُن کا یقین نہ کرنا۔ ۹ "جب تُم جنگوں اور لڑائیوں کی
خبریں سُنو تو گھبرا نہ جانا کیونکہ اِن کا ہونا ضرور ہے مگر اُس وقت خاتمہ نہ ہو گا۔"
۱۰ پھر یسُوعؔ نے یہ بھی کہا: "قومیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ کریں گی اور سلطنتیں ایک
دُوسرے کے خلاف اُٹھیں گی۔ ۱۱ "بڑے بڑے زلزلے آئیں گے، جگہ جگہ قحط ہو گا اور وبائیں
پھیلیں گی اور آسمان پر خوفناک نشان اور باتیں ظاہر ہوں گی۔
۱۲ "لیکن اِن سب باتوں سے پہلے بڑی اذیتوں کا وقت آئے گا۔ میرے نام کے سبب لوگ
تُمہیں ستائیں گے۔ تُمہیں پکڑ کر عبادت خانوں اور عدالتوں میں گھسیٹیں گے اور قید خانوں میں
ڈالیں گے۔ ۱۳ "یہی موقع ہو گا میری گواہی دینے کا۔ ۱۴ "لہٰذا اِسے ذہن نشین کر لو کہ وقت سے
پہلے تُم نے اِس بات کے لیے پریشان نہیں ہونا کہ ہمیں اپنی صفائی کے لیے کیا کہنا ہے۔ ۱۵ "کیونکہ میں
تُمہیں اِیسی حکمت اور اِیسے الفاظ بخشوں گا کہ کوئی بھی مخالف تُمہارا سامنا نہ کر سکے گا۔ ۱۶ "یہاں
تک کہ تُمہارے ماں باپ، بھائی، قریبی رشتہ دار اور دوست تُمہیں پکڑوائیں گے اور تُم میں سے کُچھ
کو مروا ڈالیں گے۔ ۱۷ "میرے نام کی خاطر تُم سے نفرت کی جائے گی۔ ۱۸ "لیکن تُمہارے سر کا
ایک بال بھی بیکا نہ ہو گا۔ ۱۹ "صبر اور برداشت سے ایمان پر قائم رہو گے تو اپنی جان بچاؤ گے۔"

یروشلیمؔ کی بربادی کی پیشن گوئی:

۲۰ "جب تُم یروشلیمؔ کو فوجوں سے گِھرا ہوا دیکھو تو سمجھ لو کہ اُس کی تباہی کا وقت قریب ہے۔
۲۱ "اُس وقت جو یہودیہ میں ہوں بھاگ کر پہاڑوں پر چڑھ جائیں۔ جو یروشلیمؔ کے اندر ہوں باہر
نکل جائیں اور جو دیہات میں ہو وہ شہر میں داخل نہ ہوں۔ ۲۲ "کیونکہ یہ دن کلام میں موجود پیشن
گوئیوں کے مطابق خُدا کے اِنتقام کے پُورا ہونے کے دن ہوں گے۔

۲۳ ”یہ دن حاملہ عورتوں کے لیے اور وہ جو دُودھ پلاتی ہوں گی بڑی مصیبت کے دن ہوں گے۔
کیونکہ ملک میں بڑی تباہی اور لوگوں پر بڑی مصیبت ہو گی۔ ۲۴ ”وہ تلوار سے قتل ہوں گے اور غلام
بنا کر ساری قوموں میں بھیج دیے جائیں گے۔ اور یروشلیمؔ کو غیر قومیں اپنے پیروں تلے روندیں گی
جب تک اُن کا وقت پورا نہ ہو جائے۔“

اِبنِ آدم کی آمد:

۲۵ ”سُورج چاند اور ستاروں پر عجیب عجیب نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کی حالت
بڑی خراب ہو گی اور وہ سمندروں کے طوفان اور اُس میں اُٹھنے والی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں
گے۔
۲۶ ”لوگ زمین پر آنے والی آفتوں کا سوچ سوچ کر بے جان ہو جائیں گے کیونکہ آسمانی قوتیں ہلائی
جائیں گی۔ ۲۷ ”پھر لوگ اِبنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتا دیکھیں گے۔ ۲۸ ”جب یہ
باتیں ہونے لگیں تو سیدھے کھڑے ہو کر سر اُوپر اُٹھانا کیونکہ تُمہاری نجات قریب آ گئی ہے۔
۲۹ پھر اُس نے اِس بات کو مزید سمجھانے کے لیے ایک اور تمثیل سُنائی، ”انجیر کے درخت یا
کسی بھی درخت پر غور کرو۔ ۳۰ ”جب اِن کی کونپلیں نکلتی ہیں تو کِسی کے بتائے بغیر تُم جان جاتے ہو
کہ گرمی نزدیک ہے۔ ۳۱ ”اِسی طرح جب تُم اِن ساری باتوں کو ہوتے دیکھو گے تو جان سکو گے
کہ خُدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔ ۳۲ ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ پُشت ختم نہیں ہو گی جب تک
یہ ساری باتیں ہو نہ جائیں۔ ۳۳ ”آسمان اور زمین مٹ جائیں گے مگر میرے مُنہ کی باتیں قائم رہیں
گی۔

۳۴ "خبردار رہو تمہارے دل زیادہ کھانے کی خواہش اور شراب کی نشے اوردُنیا کی فکروں سے
سُست نہ پڑ جائیں کہ وہ دن تُمہاری بے خبری میں پھندے کی طرح تُم پرآپڑے۔ ۳۵ "وہ دن
پھندے کی طرح ہر ایک پر جو اِس دُنیا میں رہتا ہے آپڑے گا۔ ۳۶ "لہٰذا چوکس رہو۔ ہر وقت دُعا
کرتے رہوتاکہ ایمان میں مضبوط ہوکراوراِن ہونے والی باتوں سے بچ کراِبنِ آدم کے حضور کھڑے
ہوسکو۔"

۳۷ یسُوعؔ ہر روز ہیکل میں تعلیم دیتا اورہر شام کو واپس آکر رات زیتون کے پہاڑ پر گزارتا۔
۳۸ اور صُبح سویرے سب لوگ ہیکل میں اُسکی باتیں سُننے اُس کے پاس آیا کرتے تھے۔

یہوداہؔ اسکریوتی کا یسُوعؔکو پکڑوانا:

۲۲ بے خمیری روٹی کی عید جس کو عیدِ فسح کہتے ہیں نزدیک تھی۔ ۲ سردار کاہن اور شریعت
کے اُستاد اِس موقع کی تلاش میں تھے کہ یسُوعؔ کو پکڑ کر مارڈالیں مگر لوگوں سے ڈرتے
تھے۔

۳ شیطان یہوداہ اسکریوتی میں جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا سما گیا۔ ۴ وہ جا کر سردا کاہنوں
اور ہیکل کے محافظوںسے مشورہ کرنے لگا کہ کس طرح دھوکے کے ساتھ یسُوعؔ کو اُن کے حوالے
کرے۔ ۵ اُنھوں نے اُس کی اِس بات سے خوش ہو کر اُسے روپے دینے کا وعدہ کیا۔ ۶ یہوداہؔ نے
اُن کی پیشکش کو قبول کرکے یسُوعؔ کو بغیر کس ہنگامے کے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔

آخری فسح:

۷ بے خمیری روٹی کی عیدکا دن آیا جس میں فسح کا برّہ قربان کیا جاتا ہے۔ ۸ یسُوعؔنے پطرسؔ اور
یُوحنّاؔ کویہ کہہ کر بھیجا: "جاؤ اور ہمارے لیے فسح کا کھاناتیار کروتاکہ ہم مل کرکھانا کھائیں۔" ۹ اُنہوںنے

پُوچھا کہ کہاں تیار کریں؟ ۱۰ اُس نے کہا: "جیسے ہی تُم شہر میں داخل ہو گے تُمہیں ایک آدمی پانی کا گھڑا
اُٹھائے ہُوئے ملے گا اُس کے پیچھے جس گھر میں جائے چلے جانا۔ ۱۱ "اور اُس گھر کے مالک سے
کہنا اُستاد نے یہ جاننے کے لیے بھیجا ہے کہ وہ مہمان خانہ کہاں ہے جہاں میں شاگردوں کے ساتھ
فسح کا کھانا کھاؤں؟ ۱۲ "وہ تُمہیں اُوپر والے کمرے میں جو پہلے سے تیار کیا ہو گا لے جائے گا وہیں
کھانا تیار کرنا"۔ ۱۳ جب وہ شہر میں گئے تو ویسا ہی پایا جیسے یسُوعؔ نے کہا تھا اور اُنہوں نے وہاں
کھانا تیار کیا۔

عشاء ربانی:

۱۴ کھانے کے وقت جب یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا۔ ۱۵ اُس نے اُن
سے کہا، "میری یہ بڑی آرزو تھی کہ دُکھ اُٹھانے سے پہلے فسح کا کھانا تُمہارے ساتھ کھاؤں۔
۱۶ "میں تُم سے کہتا ہوں کہ اِس کو پھر اُس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک اِس کا مقصد
آسمان پر پُورا نہ ہو جائے۔" ۱۷ پھر اُس نے انگور کے شِیرے کا پیالہ لیا اور شُکر کر کے کہا، "اِسے
آپس میں بانٹ لو۔
۱۸ "میں تُم سے کہتا ہوں انگور کا شیرہ پھر نہ پیوں گا جب تک خُدا کی بادشاہی نہ آ جائے۔"
۱۹ اُس نے روٹی لی اور خُدا کا شُکر کر کے توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا، "یہ میرا بدن ہے جو
تُمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ میری یادگاری کے لیے ایسا ہی کیا کرو۔" ۲۰ اور کھانے کے بعد اُس
نے پیالہ لیا اور کہا: "یہ پیالہ خُدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان نیا عہد ہے۔ جو میرے خون سے
باندھا گیا جو صلیب پر تُمہارے واسطے بہایا گیا۔ ۲۱ "لیکن مُجھے دھوکے سے پکڑوانے والا بھی اِس
میز پر کھانے میں میرے ساتھ شریک ہے۔ ۲۲ "اِبنِ آدم کے لیے تو جیسا مقرر ہے ویسا ہی ہو گا کہ

وہ مارا جائے مگر اُس پر افسوس جس کے وسیلے سے وہ پکڑوایا جائے گا۔" ۲۳ شاگرد آپس میں ایک
دُوسرے سے پُوچھنے لگے کہ ہم میں سے کون یہ کام کرے گا؟

آسمان کی بادشاہی میں کون بڑا ہے؟

۲۴ پھر شاگردوں کے درمیان یہ تکرار ہونے لگی کہ اُن میں سے آسمان کی بادشاہی میںسب سے
بڑا کون ہے؟ ۲۵ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "اِس دُنیا کے بادشاہ لوگوں پر حکومت کرتے اور جتاتے
ہیں کہ لوگوں کے خیرخواہ ہیں۔ ۲۶ "مگر تُمہارے درمیان اِیسا نہ ہو۔ جو تُم میں بڑا ہے اپنے آپ کو
سب سے چھوٹا جانے اور جو راہنما ہے اپنے آپ کو دُوسروں کا خادم جانے۔ ۲۷ "بڑا کون ہے؟
وہ جو کھانا کھانے بیٹھا یا وہ جو خدمت کرتا ہو؟ یقیناوہ جو کھانا کھانے بیٹھا۔ لیکن میں آپ کے درمیان
خدمت کرنے والے کی مانند ہوں۔ ۲۸ "مگر تم تو میری آزمایشوں میں برابر میرے ساتھ رہے ہو۔
۲۹ "جیسے میرے باپ نے مُجھے بادشاہی کرنے کا حق بخشا ہے، میںبھی تُمہیں یہ حق بخشتا ہوں۔
۳۰ "تاکہ تُم میرے ساتھ میرے بادشاہی میں میری میز پر کھاؤپیو اور تختوں پر بیٹھ کر اسرائیلؔ کے
بارہ قبیلوں کا انصاف کرو۔"

پطرسؔ کے انکار کی پیشن گوئی:

۳۱ "شمعُونؔ! شمعُونؔ! شیطان نے تُم میں سے ہر ایک کو مانگ لیا ہے کہ گیہوں کی طرح پھٹکے۔
۳۲ "لیکن شمعُونؔ! میںنے تیرے لیے دُعا یںدرخواست کی ہے کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے۔ جب تُو توبہ
کرکے واپس آئے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرے۔"

۳۳ پطرسؔ نے کہا، خداوند میں تیرے ساتھ قید ہونے بلکہ مرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔
۳۴ یسُوعؔ نے کہا: "پطرسؔ تُو آج صُبح ہی مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کرے گا
کہ مُجھے نہیں جانتا۔"

۳۵ پھر یسُوعؔ نے کہا: "جب میں نے تُمہیں خُوشخبری کی منادی کے لیے بغیر پیسوں اور سفری
بیگ اور فالتو جوتوں کے بھیجا۔ کیا تُمہیں کسی چیز کی کمی آئی؟" اُنہوں نے جواب دیا کہ نہیں! ۳۶ یسُوعؔ
نے کہا: "مگر اب میں تُمہیں کہتا ہوں۔ اپنے ساتھ پیسے لے لو۔ سفری بیگ بھی لو اور اگر کسی
کے پاس تلوار نہیں تو اپنے کپڑے بیچ کر تلوار بھی خرید لو۔ ۳۷ "کیونکہ وقت آگیا ہے کہ وہ نبوت
جو میرے لیے کی گئی کہ وہ بدکاروں میں گنا جائے گا پُوری ہو۔ بلکہ باقی سب نبوتیں بھی جو میرے
متعلق ہیں پُوری ہوں گی۔" (یسعیاہ۵۳: ۱۲)
۳۸ شاگردوں نے کہا، خُداوند! ہمارے پاس دو تلواریں ہیں۔ یسوعؔ نے کہا: "بہت ہیں۔"

زیتون کے پہاڑ پر یسُوعؔ کا دُعا کرنا:

۳۹ یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ معمول کے مطابق زیتون کے پہاڑ پر گیا۔ ۴۰ وہاں اُس نے
شاگردوں سے کہا، "دُعا کرتے رہو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو"۔ ۴۱ وہ اُن سے کچھ ہی دُور گھٹنے ٹیک کر یہ
دُعا کرنے لگا۔ ۴۲ "اے باپ اگر تُو چاہے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل سکتا ہے تو بھی میری نہیں بلکہ تیری
مرضی پُوری ہو۔"

۴۳ تب ایک فرشتہ آسمان سے نمودار ہوا جو اُس کو تقویت بخشتا تھا۔ ۴۴ وہ نہایت اذیت میں اور
بھی زیادہ دل کے بوجھ سے دُعا کرنے لگا۔ اور پسینہ خُون کی بُوندوں کی مانند ٹپکنے لگا۔

۴۵ دُعا سے اُٹھ کر جب وہ واپس شاگردوں کے پاس آیا تو وہ سب غم کے باعث تھکاوٹ سے
سو رہے تھے۔ ۴۶ اُس نے اُن سے کہا: "تُم کیوں سو رہے ہو؟ اُٹھ کر دُعا کرو تا کہ آزمایش میں نہ
پڑو۔"

یسُوعؔ کا گرفتار ہونا:

۴۷ ابھی یسُوعؔ یہ باتیں کرہی رہا تھا کہ ایک بِھیڑ وہاں آپہنچی۔ یہوداہؔ جو اُن بارہ شاگردوں میں سے
ایک تھا اُس بِھیڑ کے آگے آگے تھا۔ وہ یسُوعؔ کے پاس آیا اور بوسہ دے کر سلام کیا۔ ۴۸ یسُوعؔ
نے اُس سے کہا: "اے یہوداہؔ! کیا تُو بوسہ دے کر ابنِ آدم کو پکڑواتا ہے؟" ۴۹ جب دُوسرے
شاگردوں کو پتا چل گیا کہ کیا ہونے والا ہے تو اُنہوں نے کہا، 'خداوند! کیا ہم اِن سے لڑیں؟
ہمارے پاس دو تلواریں ہیں۔ ۵۰ اور اُن میں سے ایک نے سردار کاہن کے نوکر پر تلوار سے وار
کر کے اُس کا دہنا کان اُڑا دیا۔

۵۱ یسُوعؔ نے شاگردوں کو روک کر کہا: "بس! اِس سے زیادہ کچھ نہیں کرنا۔" اور نوکر کے کان
کو چُھوا اور وہ اُسی وقت اچھا ہو گیا۔

۵۲ پھر یسُوعؔ نے سردار کاہنوں اور ہیکل کے محافظوں اور بزرگوں سے جو اُس بِھیڑ کے ساتھ
تھے پُوچھا، "کیا میں کوئی ڈاکو ہوں جسے پکڑنے کے لیے تُم تلواروں اور لاٹھیوں کے ساتھ آئے ہو؟
۵۳ "تُم نے مُجھے اُس وقت کیوں نہیں پکڑا جب میں ہر روز ہیکل میں موجود ہوتا تھا؟ لیکن یہ تُمہارا
وقت ہے جس میں تاریکی کی قوتوں کا راج ہے۔"

پطرسؔ کا یسُوعؔ سے انکار:

۵۴ اُنہوں نے یسُوعؔ کو پکڑا اور سردار کاہن کے گھر لے گئے۔ پطرسؔ نے کچھ فاصلے سے اُن کا
پیچھا کیا۔
۵۵ جب محافظ صحن کے بیچ آگ جلا کر اُس کے گرد بیٹھے تو پطرس بھی اُن کے ساتھ بیٹھ گیا۔
۵۶ ایک نوکرانی نے اُسے بیچ میں بیٹھا دیکھ کر غور سے دیکھنے لگی پھر بولی کہ یہ بھی اُس کے ساتھیوں
میں سے ہے۔
۵۷ مگر پطرسؔ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ تو اُسے جانتا بھی نہیں۔
۵۸ کچھ ہی دیر بعد کسی اور نے اُسے دیکھ کر کہا، 'تُو اُن ہی میں سے ایک ہے۔ پطرسؔ نے
جواب میں کہا، 'بھئی! میں اُن میں سے نہیں۔' ۵۹ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد کسی اور شخص نے اُسے
دیکھ کر اصرار کیا یہ یقیناً اُن میں سے ایک ہے کیونکہ یہ گلیلیؔ ہے۔
۶۰ پطرسؔ نے پھر جواب میںکہا، 'بھئی! میںنہیں جانتا تُو کیا کہتا ہے۔ فوراً اُسی وقت مُرغ نے
بانگ دی۔ ۶۱ اُس لمحے یسُوعؔ نے مُڑ کر پطرسؔ کی طرف دیکھا۔ اُسے خُداوند کی یہ بات یاد آئی جو اُس
نے کہی تھی کہ تُو آج مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کرے گا۔ ۶۲ پطرسؔ باہر جا کر
پھُوٹ پھُوٹ کر رویا۔ ۶۳ وہ محافظ جو یسُوعؔ کو پکڑے ہوئے تھے اُس کا مذاق اُڑانے اور اُسے
مارنے لگے۔
۶۴ اور اُس کی آنکھیں بند کر کے اُسے تھپڑ مارتے اور پُوچھتے نبوّت سے بتا اِس بار تُجھے کس نے
مارا؟
۶۵ اور بھی بہت سے دیگر توہین آمیز طعنوں سے اُس کی توہین کرنے لگے۔

یسُوعؔ یہودی عدالت میں:

۶۶ صُبح ہوتے ہی سب بزرگ سردار کاہن اور شریعت کے اُستاد اکٹھے ہوئے اور یسُوعؔ کو اپنی
عدالت میں لے جا کر پُوچھنے لگے: ۶۷ ہمیں صاف صاف بتا۔ کیا تُو مسیح ہے؟ اُس نے جواب میں
کہا: "اگر میں تُمہیں بتاؤں کہ میں مسیح ہو تُم میرا یقین نہ کرو گے۔ ۶۸ "اور اگر میں تُم سے کوئی سوال
پُوچھوں تو تُم جواب نہیں دو گے۔ ۶۹ "مگر اب سے اِبنِ آدم اختیار کے ساتھ قادرِ مطلق خُدا کے
دہنے ہاتھ بیٹھا رہے گا۔" ۷۰ یہ سُن کر اُن سب نے چِلّا کر کہا، "تو کیا تُو اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہتا
ہے؟ ۔ یسُوعؔ نے جواب دیا، "تُم خود ہی کہتے ہو کیوں کہ میں ہوں۔" ۷۱ اُنہوں نے کہا کہ اب
ہمیں کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں۔ ہم نے خُود اُس کے مُنہ سے سُن لیا ہے۔

پِیلاطُسؔ کے سامنے پیشی:

۲۳ پھر اُن کی ساری جماعت اُٹھ کر یسُوعؔ کو رومی گورنر پیلاطُسؔ کے سامنے لے گئی۔
۲ وہاں یسُوعؔ پر الزام لگایا کہ یہ شخص ہماری قوم کو گمراہ کرتا اور رومؔ کے شہنشاہ
کو ٹیکس دینے سے منع کرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مسیح بادشاہ ہے۔ ۳ پیلاطُسؔ نے اُس سے
پُوچھا، 'کیا تُو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟' یسُوعؔ نے جواب دیا: "تُو نے خُود ہی کہہ دیا کہ میں ہوں۔"
۴ پِیلاطُسؔ نے سردار کاہنوں اور اُس ہجوم کو جو اُن کے ساتھ تھا کہا، "میں اِس شخص میں کوئی
قصور نہیں پاتا۔" ۵ مگر وہ برابر الزام لگاتے رہے اور کہا کہ یہ شخص تمام یہُودیہؔ میں بلکہ گلیلؔ سے یہاں
تک لوگوں کو اپنی تعلیم سے گمراہ کرتا ہے۔ ۶ یہ سُن کر پِیلاطُسؔ نے پُوچھا، 'کیا یہ گلیلیؔ ہے؟' ۷ اُس
نے یسُوعؔ کو ہیرودیس انتِپاسؔ کے پاس بھیج دیا۔ کیونکہ وہ گلیلؔ پر حاکم تھا اور اُن دنوں یروشلیمؔ
میں آیا ہوا تھا۔

ہیرودیس کے سامنے پیشی:

۸ ہیرودیسؔ یسُوعؔ سے مل کر بُہت خُوش ہوا کیونکہ بڑی مُدت سے وہ اُس سے ملنے کا خواہش مند
تھا۔ اُس نے یسُوعؔ کے بارے میں سُن رکھا تھا اور چاہتا تھا کہ اُسے کوئی مُعجزہ کر کے دکھائے۔
۹ وہ یسُوعؔ سے بُہت سی باتیں پُوچھتا رہا مگر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا۔ ۱۰ اِس دوران
سردار کاہن اور شریعت کے اُستاد زور شور سے اُس پر الزام لگاتے رہے۔ ۱۱ پھر ہیرودیسؔ اور
اُس کے سپاہی اُس کی بے عزتی کرنے لگے اور اُس کو ٹھٹھوّں میں اُڑاتے ہوئے ایک شاہی
لباس پہنایا اور پیلاطُسؔ کے پاس واپس بھیج دیا۔ ۱۲ پِیلاطُس اور ہیرودیسؔ جو پہلے ایک دُوسرے کے
دُشمن تھے اُس دن دوست بن گئے۔
۱۳ پیلاطُسؔ نے سردار کاہنوں اور پیشواؤں اور عام لوگوں کو جمع کیا۔ ۱۴ اُس نے اپنا یہ فیصلہ
سُنایا، ’تُم اِس شخص پر یہ الزام لگا کر میرے پاس لائے کہ یہ لوگوں کو بہکاتا ہے میں نے تمہارے
سامنے اِس کی تحقیق کی مگر مُجھے اِس پر لگائے گئے اِلزامات کی کوئی بنیاد نظر نہیں آئی۔ ۱۵ ہیرودیسؔ
بھی اِسی نتیجے پر پہنچا اِس لئے اُس نے اِسے واپس میرے پاس بھیج دیا۔ اِس شخص نے کوئی ایسا
کام نہیں کیا کہ اِسے قتل کیا جائے۔ ۱۶ لہٰذا میں اِسے کوڑے لگوا کے چھوڑ دیتا ہوں‘۔ ۱۷ اُسے ہر
عید پر کسی قیدی کو اُن کے لیے رہا کرنا ضرور تھا۔ ۱۸ سب لوگ بڑی آواز میں ایک ساتھ چِلاّئے،
’اِسے قتل کر اور براباؔ کو ہماری خاطر چھوڑ دے‘۔ ۱۹ براباؔ حکومت کے خلاف بغاوت اور خون
کے الزام میں قید تھا۔ ۲۰ مگر پیلاطُسؔ نے یسُوعؔ کو چھوڑنے کے ارادہ سے پھر اُن سے بات کرنے
کی کوشش کی۔ ۲۱ مگر وہ چِلاّ چِلاّ کر کہنے لگے، ’اِسے مصلوب کر اِسے مصلوب کر!‘۔ ۲۲ اُس نے
تیسری بار اُن سے پُوچھا، ’مگر کیوں؟ اِس نے کیا جُرم کیا ہے؟ میںنے اِس میں قتل کے لائق کوئی وجہ

نہیں پائی۔ پس میں اِسے پٹوا کی چھوڑ دیتا ہوں'۔ ۲۳ مگر ہجوم اور زور زور سے چلّانے لگا اور یسُوعؔ
کو مصلوب کرنے کا مطالبہ کرنے لگا یہاں تک کہ پِیلاطُسؔ کو اُن کی بات سُننا پڑی۔ ۲۴ لہٰذا پِیلاطُسؔ
نے اُن کے مطالبہ کے مطابق یسُوعؔ کو موت کی سزا دی۔ ۲۵ اور براؔبا کو جو بغاوت اور خون کے
الزام میں قید تھا اُنکے مانگنے پر رہا کر دیا اور یسُوعؔکو اُن کی مرضی کے مطابق سپاہیوں کے حوالہ کر دیا۔
۲۶ جب سپاہی یسُوعؔ کو لے جا رہے تھے تو راستے میں اُنہوں نے ایک شخص شمعونکو
پکڑا جو اپنے گاؤں کرینےؔ سے آرہا تھا اور صلیب اُسکے کندھوں پر رکھ کر یسُوعؔ کے پیچھے چلنے کو کہا۔
۲۷ ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہولی اُن میں وہ عورتیں بھی تھیں جو غم سے اُس کے لیے رو
پیٹ رہیں تھیں۔ ۲۸ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "اے یروشلیمؔ کی بیٹیو! میرے لیے مت رو۔ بلکہ
اپنے اور اپنے بچوں کے لیے رو۔ ۲۹ "کیونکہ وہ دن آئیں گے جب کہا جائے گا کہ مبارک ہیں وہ
عورتیںجو بانجھ ہیں اور جن کی گودہری نہیں ہوئی اور جنہوں نے بچوں کو دُودھ نہیں پلایا۔ ۳۰ "پھر
لوگ پہاڑوں سے کہیں گے کہ ہم پر گر پڑو اور ٹیلوں سے کہ ہمیں چُھپا لو۔ (ہوسیعؔ ۱۰ : ۸) ۳۱ "اگر
ہرے درخت کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے تو سوکھے درخت کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا جائے گا؟"
۳۲ وہ دو اور مُجرموںکو بھی اُس کے ساتھ قتل کرنے کے لیے لے جا رہے تھے۔
۳۳ جب وہ اُس جگہ جسے کھوپڑی کہتے ہیں پہنچے تو یسُوعؔ کو کیلوں کے ساتھ صلیب پر لٹکا دیا۔ اور
دونوں مجرموں کو بھی ایک کو دہنی اور دُوسرے کو بائیں طرف صلیب پر لٹکا دیا۔
۳۴ یسُوعؔ نے کہا: "اے باپ! اِن کو معاف کر کیونکہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔" اور
سپاہیوں نے اُس کے کپڑوں کے حصّے کیے اور اُس پر قُرعہ ڈالا۔ (زبور ۲۲ : ۱۶) ۳۵ وہاں لوگ
کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے اور سردار ٹھٹھّے مارتے اور کہتے تھے اِس نے اَوروں کو بچایا، اگر یہ مسیح

اور خُدا کا برگزیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔ ۳۶ سپاہی نے بھی اُس کا مذاق اُڑاتے ہوئے پینے
کو سرکہ پیش کیا۔ ۳۷ اور اُس سے کہا اگر تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا۔ ۳۸ اور یسُوعؔ
کے سر پر ایک تختی تین زبانوں، یونانی، عبرانی اور لاطینی میں، یہ لکھ کر لگائی "یہ یہودیوں کا بادشاہ
ہے۔"

۳۹ دو مُجرم جو یسُوعؔ کے ساتھ مصلوب تھے اُن میں سے ایک نے طعنہ دیا۔ کیا تُو مسیح نہیں؟
اگر تُو مسیح ہے تو اپنے آپ کو اور ہم کو بھی بچا۔ ۴۰ مگر دُوسرے نے اُسے جھڑک کر کہا کہ تُو خُدا
سے بھی نہیں ڈرتا جبکہ خود بھی موت کی سزا پا رہا ہے۔ ۴۱ ہم تو اپنے بُرے کاموں کی سزا پا رہے
ہیں مگر اِس نے تو کوئی بُرا کام نہیں کیا۔ ۴۲ پھر اُس نے یسُوعؔ سے کہا، 'اے یسُوعؔ! جب تُو اپنی
بادشاہی میں آئے تو مُجھے یاد کرنا۔ ۴۳ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: "میں تُجھے یقین دلاتا ہوں کہ تُو آج ہی
میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔"

یسُوعؔ کی موت:

۴۴ دُوپہر کے قریب اچانک سارے مُلک میں اندھیرا چھا گیا اور تیسرے پہر تک چھایا رہا۔
۴۵ اور سورج میں روشنی نہیں رہی۔ اور مَقدِس کا پردہ بیچ سے پھٹ کر دو حصے ہو گیا۔ ۴۶ پھر
یسُوعؔ نے بڑی آواز میں چِلّا کر کہا: "اے باپ! "میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔"
(زبور ۳۱: ۵) اور یہ کہہ کر دم دے دیا۔ ۴۷ وہاں موجود رومی صُوبہ دار نے یہ سب ہوتے دیکھا تو خُدا
کی تمجید کی اور کہا، 'بیشک یہ شخص راستباز تھا۔ ۴۸ اور سب لوگ جو مصلوبیت کو دیکھنے آئے تھے
یہ سب کچھ دیکھ کر چھاتی پیٹتے اپنے گھروں کو لوٹے۔ ۴۹ یسُوعؔ کے جاننے والے جن میں وہ عورتیں
بھی تھیں جو گلیلؔ سے اُس کی ساتھ تھیں دُور کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں۔

یسُوعؔ کی تدفین:

۵۰ ایک شخص جس کا نام یوسف تھا وہ نیک اور راستباز اور یہودی اعلیٰ عدالت کا رُکن تھا۔
۵۱ مگر وہ دُوسرے پیشوائوں کی اِس صلاح اور کام میں رضامند نہیں تھا۔ وہ اِرمتیہؔ کا باشندہ تھا
اور خُدا کی بادشاہی کا منتظر تھا۔ ۵۲ اُس نے پِیلاطُس کی پاس جا کر یسُوعؔ کی لاش مانگی۔ ۵۳ پھر جا
کر اُسے صلیب پر سے اُتارا اور ایک باریک سفید کپڑے میں لپیٹا۔ اور چٹان میں کھُدی ایک نئی قبر
میں رکھا جس میں پہلے کسی کو رکھا نہ گیا تھا۔ ۵۴ وہ سبت کی تیاری کا دن تھا کیونکہ سبت کا دن شروع
ہونے والا تھا۔ ۵۵ اُن عورتوں نے جو گلیلؔ سے اُس کے ساتھ آئیں تھیں پیچھے جا کر اُس قبر کو دیکھا
جہاں یسُوعؔ کی لاش کو رکھا گیا تھا۔ ۵۶ اور گھر واپس آ کر لاش کو لگانے کے لیے خُوشبودار چیزیں اور
عطر تیار کرنے لگیں۔ مگر سبت کے دن شریعت کے مطابق اُنہوں نے آرام کیا۔

یسُوعؔ کا جی اُٹھنا:

۲۴

اتوار کے دن جو ہفتے کا پہلا دن ہے۔ وہ عورتیں صُبح سویرے اُن خُوشبودار چیزوں کو
جو اُنہوں نے تیار کی تھیں، لے کر قبر پر آئیں۔ کچھ اور عورتیں اُن کے ساتھ تھیں۔
۲ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے دیکھا کہ قبر کے مُنہ پر سے پتھر ہٹا ہوا تھا۔ ۳ جب وہ قبر کے اندر گئیںتو
خداوند کی لاش کو وہاں نہ پایا۔ ۴ وہ حیران اور پریشان وہاں کھڑی تھیں کہ دو مرد سفید نورانی لباس
میں اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ ۵ وہ نہایت ڈر گئیں اور اپنے سر جُھکائے کھڑی رہیںتو اُن مردوں
نے کہا، تُم زندہ کو مُردوں میں کیوں ڈھُونڈتی ہو؟ ۔ ۶ یسُوعؔ یہاں نہیں ہے وہ مُردوں میں سے جی
اُٹھا ہے۔ یاد کرو جب وہ ابھی تُمہارے ساتھ گلیلؔی میں تھا تو اُس نے تُم سے کہا تھا۔ ۷ ”ضرور
ہے کہ اِبنِ آدم دھوکے سے گنہگار لوگوں کے ہاتھوں پکڑوایا جائے اور اُسے سُولی دی جائے اور وہ

تیسرے دن جی اُٹھے۔" ^۸ تب اُنہیں اُس کی یہ باتیں یاد آئیں۔ ^۹ وہ جلدی میں قبر سے واپس آئیں
اور اُن گیارہ شاگردوں کو اور باقی لوگوں کو بھی سارا ماجرا سُنایا۔ ^۱۰ جن عورتوں نے رسولوں کو یہ
باتیں بتائیں وہ مریمؔ مگدلینی اور یوأنہ آور یعقوبؔ کی ماں مریمؔ اور باقی عورتیں تھیں۔ ^۱۱ مگر اُنہیں یہ باتیں
احمقانہ لگیں اور اِن کا یقین نہ کیا۔ ^۱۲ مگر پطرسؔ ایک دم اُٹھا اور قبر کی طرف دوڑا۔ وہاں پہنچ کر
جب قبر کے اندر جھانکا تو خالی کفن تہہ کیا ہوا پڑا نظر آیا اور حیرانگی سے اِس پر غور کرتا اپنے گھر چلا
گیا۔

اِمّاؤسؔ کی راہ پر:

^۱۳ اُسی دن شاگردوں میں سے دو اِمّاؤس نؔام ایک گاؤں کی طرف جا رہے تھے جو یروشلِیم سے
تقریباً سات میل دُور ہے۔
^۱۴ وہ راستے میں اُن سب باتوں پر جو ہوئیں تھیں آپس میں بات چیت کرتے جا رہے تھے
^۱۵ جب وہ آپس میں بات چیت کرنے میں مصروف تھے کہ یسُوعؔ اچانک نزدیک آکر اُنکے ساتھ چلنے
لگا۔ ^۱۶ مگر خُدا کی مرضی سے وہ یسُوعؔ کو پہچان نہ سکے کیونکہ خُدا نے اُنکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تھا۔
^۱۷ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "یہ کیا بات ہے جس کے بارے میں تُم راہ چلتے آپس میں بات کر رہے
ہو؟" یہ سُن کر وہ غمگین سے کھڑے ہو گئے۔ ^۱۸ اُن میں سے ایک نے جس کا نام کِلیُپاسؔ تھا اُس
سے کہا کیا یروشلِیم میں صرف تُو ہی ایک مسافر ہے جسے پتا نہیں کہ پچھلے چند دنوں میں یہاں کیا کُچھ
ہوا ہے؟ ^۱۹ یسُوعؔ نے پُوچھا: "کیا ہوا؟" اُنہوں نے جواب میں کہا، وہ سب کچھ جو یسُوعؔ ناصری
کے ساتھ کیا گیا۔ وہ جو مُعجزات کی قوت رکھتا تھا اور اپنے کلام میں خُدا اور لوگوں کی نظر میں قدرت

والا نبی تھا۔ ۲۰ مگر ہمارے سردار کاہنوں اور راہنماؤں نے اُسے پکڑوایا اور اُسے سزائے موت
دے مصلُوب کیا۔
۲۱ جبکہ ہمیںاُمید تھی کہ وہ اسرائیل کو نجات دلائے گا اور آج اِن باتوں کو ہوئے تیسرا دن ہے۔
۲۲ ہمارے ساتھ کی چند عورتوں نے جو صُبح سویرے یسُوعؔ کی قبر پر گئی تھیں ہمیں حیران کر دیا۔
۲۳ جب اُنہوں نے یسوعؔ کی لاش کو وہاں نہ پایا اور واپس آکر بتایا کہ اُنہوں نے رویا میں فرشتوں کو
دیکھا۔ جنہوںنے کہا وہ زندہ ہے۔ ۲۴ ہمارے کچھ ساتھی قبر پر گئے اور جیسا عورتوںنے بتایا تھا یسُوعؔ
کی لاش وہاں نہ پائی۔ ۲۵ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "اے نادانو ! تُمہارے لیے نبیوں کی باتوں پر یقین
کرنا کتنا مشکل ہے۔"
۲۶ "کیا نبوتوں کے مطابق ضروری نہیں تھا کہ مسیح یہ دُکھ اُٹھاکر اپنے جلال میں داخل ہو؟"
۲۷ پھر اُس نے موسیٰؔ سے لے کر تمام نبیوں کے صحائف کو جو اُس کے بارے میں تھے اُنہیںسمجھا
دیں۔ ۲۸ اتنے میں وہ اِمّاؤسؔ گاؤں کے نزدیک پہنچ گئے اور ایسا لگا کہ یسُوعؔ اُن سے آگے بڑھنا
چاہتا ہے۔ ۲۹ اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ وہ رات اُن کے ساتھ گزارے کیونکہ شام ہو
گئی تھی۔ وہ اُن کے ساتھ اندر گھر میں گیا۔ ۳۰ جب وہ اُن کی ساتھ کھانا کھانے بیٹھاتو اُس نے روٹی
لی اور برکت دے کر توڑی اور اُن کو دینے لگا۔ ۳۱ اُسی وقت اُن کی آنکھیںکھل گئیں اور اُنہوں
نے اُس کو پہچان لیا اور وہ اُن کی نظروں سے غائِب ہو گیا۔ ۳۲ وہ ایک دُوسرے سے کہنے لگے، کیا
ہمارے دل اُس وقت جوش سے نہ بھر گئے تھے جب وہ راہ میں ہمارے ساتھ بات کر رہا تھا اور
صحیفوں میں سے بھید کی باتیں ہمیں بتا رہا تھا۔ ۳۳ کچھ دیر کی بعدوہ واپس یروشلیمؔ گئے وہاں وہ اُن
بارہ شاگردوں سے جو کچھ اور لوگوں کے ساتھ ایک جگہ اکھٹے تھے ملے۔ ۳۴ وہ کہہ رہے تھے کہ یقیناً

یسُوعؔ جی اُٹھا ہے۔ وہ شمعونؔ پر ظاہر ہوا ہے۔ ۳۵ اماؤسؔ سے آئے شاگردوں نے بھی بتایا کہ کس
طرح یسُوعؔ راہ میں جاتے ہوئے اُن پر ظاہر ہوا اور کس طرح اُنہوں نے اُسے روٹی توڑتے ہوئے
اُسے پہچانا۔

یسُوعؔ کا شاگردوں پر ظاہر ہونا:

۳۶ وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک یسُوعؔ اُن کے درمیان آکھڑا ہوااور کہا، "تمہاری
سلامتی ہو۔"

۳۷ وہ چونکے اور بہت گھبرا گئے کیونکہ سمجھے کہ کسی رُوح کو دیکھ رہے ہیں۔ ۳۸ یسُوعؔ نے اُن
سے کہا:

"تُم کیوں گھبرا گئے؟ اور تُمہارے دلوں میں شک کیوں پیدا ہوا؟ ۳۹ "میرے ہاتھ اور پاؤں دیکھو،
میں وہی ہوں۔ مُجھے چھُو کر دیکھو کہ میں رُوح نہیں کیونکہ رُوح کی ہڈی اور گوشت نہیں ہوتا۔"
۴۰ اور یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ ۴۱ یہ دیکھ کر خُوشی سے اُنہیں یقین نہیں
آرہا تھا کہ یہ یسُوعؔ ہے۔ تب اُس نے اُن سے پُوچھا: "کیا تُمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔"
۴۲ اُنہوں نے اُسے مچھلی کا بُھنا ہوا ٹکرا اور شہد دیا۔ ۴۳ یسُوعؔ نے اُسے لے کر اُن کے سامنے
کھایا۔

۴۴ پھر اُس نے کہا: "تُمہیں یاد ہے جب میں تُمہارے ساتھ تھا تو یہ کہا تھا کہ جو کچھ میرے
بارے میں موسیٰؔ کی شریعت اور نبیوں کی کتابوں اور زبُور میں لکھا ہے وہ ضرور پُورا ہوگا۔" ۴۵ تب
اُس نے اُن کے ذہنوں کو کھولا کہ کلام کی باتوں کو سمجھ سکیں۔ ۴۶ پھر اُس نے کہا: "پہلے ہی سے
کلامِ مُقدس میںلکھا گیا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا، مرے گا اور پھر تیسرے دن مُردوں میں سی جی

اُٹھے گا۔ ۴۷ "اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اِس خُوشخبری کی منادی تمام قوموں میں یروشلِیمؔ سے شُروع
کر کے کی جائے گی کہ یسُوعؔ نام میں ہر کسی کو جو اپنے گناہوں سے تُوبہ کرے معافی ملے گی۔ ۴۸ "تُم
اِن باتوں کے گواہ ہو۔ ۴۹ "اور میں رُوحِ پاک کو تُمہارے لیے بھیجوں گا جس کا وعدہ میرے باپ
نے کیا ہے اور جب تک تُمہیں قُوت کا لباس نہ ملے اِس شہر میں ٹھہرے رہو۔"

یسُوعؔ کا آسمان پر اُٹھایا جانا:

۵۰ تب یسُوعؔ اُنہیں باہر بیت عنیاہؔ تک لے گیا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی۔ ۵۱ ابھی
وہ اُنہیں برکت دے ہی رہا تھا کہ شاگردوں کو چھوڑ کر آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ ۵۲ اُنہوں نے اُسے
سجدہ کیا اور بڑی خُوشی سے یروشلِیم واپس لوٹے۔ ۵۳ اور ہر وقت ہیکل میں حاضر ہو کر خُدا کی حمد
کیا کرتے تھے۔

یُوحنّا

کلام کا انسانی بدن لے کر آنا:

۱ کلام شروع ہی سے تھا اور خُدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خُدا تھا۔ ۲ یہی کلام شروع سے خُدا
کے ساتھ تھا۔ ۳ سب چیزیں اُسی کے وسیلے پیدا کی گئیں اور کوئی بھی چیز جو پیدا کی گئی اُس
کے بغیر پیدا نہ کی گئی۔ ۴ کلام میں زندگی تھی جس نے سب پیدا کی ہوئی چیزوں کو زندگی بخشی، اور یہ
زندگی آدمیوں کا نور تھی۔ ۵ نُور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُس کا اَدراک نہ رکھنے کی باعث
اُسے قبُول نہ کیا۔

۶ خُدا نے یُوحنّاؔ نام ایک آدمی کو بھیجا۔ ۷ وہ نُور کی گواہی دینے کے لیے آیا تاکہ سب لوگ اُس
کی گواہی پر ایمان لائیں۔

۸ یُوحنّاؔ خُود تو نُور نہ تھا وہ صرف نُور کی گواہی دینے آیا تھا۔ ۹ ایک حقیقی نُور جو سب کو روشنی
دیتا ہے دُنیا میں آنے والا تھا۔

۱۰ وہ اِس دُنیا میں آیا جو اُسی کے وسیلے پیدا کی گئی لیکن اِس دُنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ ۱۱ وہ اپنوں
کے پاس آیا مگر اپنوں نے اُسے قبُول نہ کیا۔ ۱۲ لیکن جتنے اُس پر ایمان لائے اور اُسے قبُول کیا اُن
سب کو اُس نے خُدا کے بیٹے ہونے کا حق بخشا۔ ۱۳ جو نہ خُون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان
کی مرضی سے بلکہ خُدا سے پیدا ہوئے ۱۴ کلام انسانی جسم لے کر ہمارے درمیان رہا۔ ہم نے اُس
میں ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جو فضل اور سچائی سے معمور تھا۔ ۱۵ یُوحنّاؔ نے اُس کی

گواہی دیتے ہوئے پُکار کر کہا، ”یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں‌نے کہا تھا کہ میرے بعد آنے والا
مُجھ سے بڑا ہے کیونکہ وہ مُجھ سے پہلے تھا۔“ ۱۶ اُس کے بھرپُور فضل سے ہم نے برکت پر برکت
پائی۔ ۱۷ شریعت تو مُوسیٰ کے وسیلے ملی مگر خُدا کے فضل اور سچائی کی بخشش یسُوعؔ مسیح کے وسیلے
ہوئی۔ ۱۸ خُدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ سوائے اِکلوتے بیٹے نے جو باپ کے ساتھ ہے اُسے
ہم پر ظاہر کیا۔

یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کا پیغام:

۱۹ جب یروشلیم سے یہودیوں نے کاہنوں اور لاویوں کو یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کے پاس بھیجا
تاکہ پُوچھیں کہ تُو کون ہے؟

۲۰ تو اُس نے اِقرار کیا کہ وہ مسیح نہیں ہے۔ ۲۱ تب اُنہوں نے پُوچھا کہ تُو کون ہے؟ کیا تُو ایلیاہ
ہے؟ اُس کہا، نہیں۔ پھر پُوچھا، کیا تُو وہ نبی ہے جس کے آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہے؟ اُس نے
پھر جواب دیا: ’نہیں۔‘ ۲۲ اُنہوں نے پُوچھا پھر تُو کون ہے؟ اپنے بارے میں ہمیں بتا تاکہ اپنے بھیجنے
والوں کو بتا سکیں۔

۲۳ یُوحنّا نے جواب دیا کہ جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے میں بیابان میں پُکارنے والے کی آواز ہوں
کہ تُم خُداوند کی راہ کو تیار کرو۔ (یسعیاہ ۴۰: ۳) ۲۴ تب فریسی جو یُوحنّا کے پاس بھیجے گئے تھے۔
۲۵ اُس سے پوچھنے لگے کہ اگر تُو نہ مسیح ہے نہ ایلیاہ نہ ہی وہ نبی تو کیوں بپتسمہ دیتے ہو؟ ۲۶ یُوحنّا
نے جواب میں کہا کہ میں تو تُمہیں پانی میں بپتسمہ دیتا ہوں مگر تُمہارے درمیان وہ کھڑا ہے جسے تُم
نہیں پہچانتے۔ ۲۷ اگرچہ وہ میرے بعد آنے والا ہے تو بھی میں اُس کے جوتوں کے تسمے کھولنے
کے لائق نہیں۔ ۲۸ یہ باتیں دریائے یردن کے پار بیت عنیاہ میں ہوئیں جہاں یُوحنّا بپتسمہ دیتا تھا۔

خُدا کا برّہ:

۲۹ اگلے دِن یُوحنّاؔ نے یسُوعؔ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا، دیکھو، ”خُدا کا برّہ جو دُنیا کے گُناہ
اُٹھا لے جاتا ہے۔“ ۳۰ یہی ہے وہ جس کے بارے میںمیں نے کہا کہ ایک شخص میرے بعد آئے
گا جو مُجھ سے بڑا ٹھہرا کیونکہ وہ مُجھ سے بُہت پہلے تھا۔ ۳۱ میں اُسے نہ پہچانتا تھا مگر میں اِس لئے پانی
سے بپتسمہ دیتا ہوا آیا تا کہ وہ اِسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔ ۳۲ پھر یُوحنّاؔ نے گواہی دی کہ میں نے رُوح
کو آسمان پر سے اُترتے اور اُس پر ٹھہرتے دیکھا۔ ۳۳ میں اُسے نہیں پہچانتا تھا مگر جس نے مُجھے پانی
میں بپتسمہ دینے کے لیے بھیجا اُسی نے مُجھے بتایا کہ جس پر تُو رُوح کو اُترتا اور ٹھہرتا دیکھے وہی ہے جو
پاک رُوح میںبپتسمہ دے گا۔ ۳۴ میں نے خُود اُسے دیکھا اور گواہی دیتا ہوں کہ یہی خُدا کا بیٹا ہے۔
۳۵ اگلے دِن یُوحنّاؔ اپنے دو شاگردوں کے ساتھ کھڑا تھا۔ ۳۶ اُس نے یسُوعؔ کو وہاں سے گُزرتا
دیکھ کر کہا: ’دیکھو! یہ خُدا کا برّہ ہے‘۔ ۳۷ جب اُن شاگردوں نے یہ سُنا تو دونوں یسُوعؔ کے پیچھے
چل پڑے۔

۳۸ یسُوعؔ نے مُڑ کر اُنہیں اپنے پیچھے آتے دیکھا تو اُن سے پُوچھا، ’تُم کیا چاہتے ہو؟“ اُنہوں نے
جواب دیا اے ربّی۔ یعنی اَے اُستاد، تُو کہاں رہتا ہے؟ ۳۹ اُس نے کہا، آؤ خُود ہی دیکھ لو۔ لہٰذا
وہ اُسے کے ساتھ گئے اور دیکھا کہ وہ کہاں رہتا ہے اور وہ دِن اُس کے ساتھ گُزارا۔ یہ شام کے
چار بجے کا وقت تھا۔

۴۰ اُن دونوں شاگردوں میں سے، جو یُوحنّاؔ کی بات سُن کر یسُوعؔ کے پیچھے گئے، ایک شمعُون
پطرسؔ کا بھائی اندریاسؔ تھا۔ ۴۱ اُس نے جا کر اپنے بھائی شمعُونؔ کو ڈھونڈ کر اُسے بتایا کہ ہمیں
خِرستُسؔ یعنی مسیح مل گیا ہے۔

۴۲ وہ شمعُون کو یسُوعؔ کے پاس لایا۔ یسُوعؔ نے اُسے دیکھ کر کہا: "تُو شمعُونؔ یُوحنّاؔ کا بیٹا ہے۔
مگر اَب سے تُو کیفاؔ یعنی پطرسؔ کہلائے گا۔"
۴۳ اگلے دِن یسُوعؔ نے گلیلؔ جانے کا اِرادہ کیا۔ راستہ میں فلپسؔ نظر آیا یسُوعؔ نے اُس سے کہا:
"میرے پیچھے ہو لے۔"
۴۴ فلپسؔ اندریاسؔ اور پطرسؔ کے شہر بیت صیدا کا رہنے والا تھا۔ ۴۵ فلپسؔ نے نتن ایلؔ کو جا
کر بتایا کہ جس کے بارے میں مُوسیٰؔ نے شریعت میں اور نبیوں نے کتاب میں کہا ہے وہ ہمیں مل گیا
ہے۔ وہ یُوسفؔ کا بیٹا یسُوعؔ ناصری ہے۔ ۴۶ نتن ایلؔ نے کہا کہ کیا ناصرتؔ سے کوئی اچھی چیز نکل
سکتی ہے؟ اِس پر فلپسؔ نے کہا خُود چل کر دیکھ لے۔ ۴۷ یسُوعؔ نے نتن ایلؔ کو آتے دیکھ کر کہا: "یہ
سچا اسرائیلی ہے اور اِس میں کوئی مکر نہیں۔" ۴۸ نتن ایلؔ نے یسُوعؔ سے پُوچھا کہ تو مُجھے کہاں سے
جانتا ہے؟ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: "میں نے تُجھے انجیر کے درخت کے نیچے کھڑا دیکھا اِس سے
پہلے کہ فلپسؔ تُجھ سے ملا۔" ۴۹ نتن ایلؔ نے اُسی وقت اقرار کیا اور کہا، ربّی! تو خُدا کا بیٹا ہے۔
تو اسرائیلؔ کا بادشاہ ہے۔ ۵۰ یسُوعؔ نے اُس کہا: "کیا تُو یہ سُن کر کہ مینے تُجھے انجیر کے درخت کے
نیچے دیکھا ایمان لایا؟ تُو اِس سے بھی بڑی بڑی باتیں دیکھے گا۔" ۵۱ اور اُس نے یہ بھی کہا: "میں تُم
سے سچ سچ کہتا ہوں تُم آسمان کو کھلا اور اِبنِ آدم پر فرشتوں کو اُترتے اور اُوپر جاتے دیکھو گے۔"

قانائے گلیلؔ کا مُعجزہ:

۲ تیسرے دِن قانائے گلیلؔ میں ایک شادی کی تقریب تھی جس میں یسُوعؔ کی ماں بھی تھی۔
۲ یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد بھی شادی میں بُلائے گئے تھے۔ ۳ دعوت جارہی تھی کہ مے ختم
ہو گئی۔ یسُوعؔ کی ماں نے اُسے بتایا کہ اِن کے پاس مے ختم ہو گئی ہے۔ ۴ یسُوعؔ نے اُس سے

کہا: "اَے عورت ! میرا اِس سے کیا تعلق؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔" ۵ لیکن اُس کی ماں نے
نوکروں سے کہا، جو کچھ یہ کہتا ہے وہ کرو۔ ۶ نزدیک ہی پتھر کے چھ مٹکے پڑے تھے جو یہودیوں کی
رسم کے مطابق غُسل کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ ہر ایک میں بیس سے تیس گیلن پانی آتا تھا۔
۷ یسُوعؔ نے نوکروں سے کہا: "مٹکوں کو پانی سے بھر دو" ۔ جب مٹکے پانی سے لبالب بھر گئے۔
۸ تو یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "اَب کچھ پانی نکال کر اِس تقریب کا انتظام کرنے والوں کے سربراہ
کے پاس لے جاؤ۔" ۹ جب اُس نے وہ پانی چکھا جو مے بن گیا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ یہ مے کہاں
سے آئی ہے مگر نوکر جانتے تھے کہ کہاں سے آئی ہے۔ اُس نے دُلہے کو بلُوایا۔ ۱۰ اور اُس سے کہا
ہر شخص پہلے اچھی مے پینے کے لیے دیتا ہے اور جب پینے والے کافی پی چُکتے ہیں تو گھٹیا مے دی
جاتی ہے مگر تُم نے اچھی مے اَب تک بچا رکھی۔ ۱۱ یہ پہلا مُعجزہ قانایِ گلیلؔ میں دِکھا کر یسُوعؔ نے
اپنا جلال ظاہر کیا اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔
۱۲ اِس کے بعد یسُوعؔ اپنی ماں اور اپنے بھائیوں اور شاگردوں کے ساتھ کفرِ نحومؔ گئے اور چند
دِن وہاں رہے۔

یسُوعؔ ہیکل میں:

۱۳ یہودیوں کی عیدِ فسح قریب آگئی یسُوعؔ بھی یروشیلمؔ کو گیا۔ ۱۴ اُسے نے ہیکل کے اندر بیل،
بھیڑ و اور کبوتر بیچنے والوں کو اور صرّافوں کو دیکھا۔ ۱۵ یسُوعؔ نے رسیوں کا کوڑا بنا کر بھیڑ اور بیل
بیچنے والوں کو اُن کے جانوروں سمیت ہیکل سے باہر نکال دیا اور صرّافوں کے تختے اُلٹ دیے۔
۱۶ تب کبُوتر بیچنے والوں کے پاس جا کر اُن سے کہا، "اِنہیں اِدھر سے لے جاؤ تُم نے میرے باپ
کے گھر کو کاروبار کی جگہ بنا دیا۔"

۱۷ اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ پاک کلام میں لکھا ہے، "تیرے گھر کی غیرت مُجھے کھا جائے
گی۔" (زبور ۶۹:۹)

۱۸ یہودیوں نے اُس سے پُوچھا کہ تُو یہ سب کس اختیار سے کر رہا ہے؟ اپنے اختیار کو ثابت
کرنے کے لیے ہمیں کوئی مُعجزہ دِکھا۔

۱۹ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "اِس ہیکل کو گرا دو تو میں اِسے تین دِن میں پھر کھڑا کر دُوں گا۔"

۲۰ اُنہوں نے حیرانگی سے کہا اِس مَقدِس کو بنانے میں چھتیس سال لگے اور تُو کہتا ہے کہ اِسے تین
دِن میں بنا دے گا۔

۲۱ لیکن یسُوعؔ نے جس ہیکل کی بات کی تھی وہ اُس کا بدن تھا۔ ۲۲ یسُوعؔ کا مُردوں میں سے
تیسرے دِن جی اُٹھنے کے بعد شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے اُن سے کیا کہا تھاتب وہ کلام اور جو
یسُوعؔ نے کہا اُس پر ایمان لائے۔

۲۳ اُن معجزات اور نشانات کی وجہ سے جو یسُوعؔ نے یروشلیمؔ میں فسح کے دِن دکھائے بُہت
سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔

۲۴ لیکن یسُوعؔ نے اپنے لیے اُن پر بھروسا نہیں کیا کیونکہ وہ سب انسانوں کے بارے میں جانتا
تھا۔

۲۵ اِس بات کی ضرورت نہیں تھی کہ کوئی اُسے کسی کے بارے میں بتائے کیونکہ وہ ہر انسان
کے دل کا حال جانتا تھا۔

نیکُدیمُس:

۳ ایک فریسی نیکُدیمُسؔ نام جو یہودیوں کا سردار تھا۔ ۲ ایک رات وہ یسُوعؔ کے پاس آکر اُس
سے کہنے لگا کہ اَے اُستاد! ہم سب جانتے ہیں کہ تو اُستاد ہے اور خُدا کی طرف سے آیا ہے
کیونکہ کوئی بھی ایسے مُعجزے نہیں دکھا سکتا جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔
۳ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں، جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو
خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔"
۴ نیکُدیمُسؔ نے حیرانگی سے پُوچھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا آدمی جب بُوڑھا ہو جائے تو ایک بار
پھر پیدا ہونے کے لیے اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو گا؟ ۵ یسُوعؔ نے جواب دیا، "میں تُجھے یقین
دلاتا ہوں کہ جب تک کوئی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ۶ "جو
جسم سے پیدا ہوتا ہے وہ جسم ہے جو رُوح سے پیدا ہوتا ہے وہ رُوح ہے۔ ۷ "میری اِس بات سے
حیران نہ ہو جو میں نے کہا کہ تُجھے نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔ ۸ "ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی
ہے تو اُس کی آواز سُنتا تو ہے مگر نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں جاتی ہے۔ اِسی طرح
رُوح سے پیدا ہونے والے کے بارے میں نہیں جان سکتے۔"
۹ نیکُدیمُسؔ نے پُوچھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ۱۰ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "تُو یہودیوں کا اُستاد
ہے پھر بھی تو اِن باتوں کی سمجھ نہیں رکھتا؟" ۱۱ "میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں ہم جو کچھ جانتے ہیں
وہی کہتے ہیں اور جو کچھ دیکھ چُکے اُس کی گواہی دیتے ہیں پھر بھی تُم ہماری گواہی کو نہیں مانتے۔
۱۲ "جب میں نے تُم سے زمین کی باتیں کیں اور تُم نے نہیں مانیں تو اگر میں آسمان کی باتیں کروں گا

تو تُم کیسے یقین کرو گے؟ ۱۳ ”کوئی انسان آسمان پر نہیں چڑھا سوائے ابن آدم کے جو آسمان سے
اُترا ہے۔ جو آسمان پر ہے۔
۱۴ ”اور جس طرح سے مُوسیٰؔ نے بیابان میں سانپ کو اُونچے پر چڑھایا ضرور ہے کہ ابن آدم
بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔
۱۵ ”تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ اُس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔
۱۶ ”کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان
لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ ۱۷ ”خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا میں اِس لیے نہیں بھیجا کہ
دُنیا پر سزا کا حُکم دے بلکہ اِس لیے کہ دُنیا اُس کے وسیلے سے نجات پائے۔ ۱۸ ”جو اُس پر ایمان لاتا
ہے اُن پر سزا کا حکم نہیں اور جو ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حُکم ہو چُکا کیونکہ وہ خُدا کے اکلوتے
بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ ۱۹ ”اُن پر سزا کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے خُدا کے نُور کو جب دُنیا
میں آیا پسند نہ کیا بلکہ تاریکی کو پسند کیا کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ ۲۰ ”جو بُرے کام کرتے ہیں نُور
سے نفرت کرتے ہیں اور نُور کے نزدیک نہیں آتے تاکہ اُن کے بُرے کام ظاہر نہ ہو جائیں۔ ۲۱ ”مگر
وہ جو سچائی پر چلتے یسوہ نُور کے پاس آتے ہیں تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اُن کے کام خُدا کی مرضی کے
مطابق ہیں۔“

یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کا یسُوعؔ کی گواہی دینا:

۲۲ اِن باتوں کے بعد یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد یہودیہؔ گئے وہ وہاں کُچھ دیر رہ کر بپتسمہ دینے لگے۔
۲۳ یُوحنّاؔ بھی عینو نؔمیجو شالیمؔ کے نزدیک تھا، بپتسمہ دیتا تھا۔ وہاں پانی بُہت ہونے کی وجہ سے لوگ
بپتسمہ لینے وہاں آتے تھے۔ ۲۴ اُس وقت تک یُوحنّاؔ کو قید میں نہیں ڈالا گیا تھا۔

۲۵ ایک دِن یُوحنّا کے شاگردوں اور کچھ یہودیوں میں پاک ہونے کے لیے رسمی غُسل پر بحث
ہوئی۔

۲۶ یُوحنّا کے شاگرد اُس کے پاس آکر کہنے لگے، ربّی! جو شخص دریایِ یردنّ کے پار تُجھ سے
ملا جس کی گواہی تُو نے دی تھی کہ وہ مسیح ہے۔ وہ بھی لوگوں کو بپتسمہ دیتا ہے اور سب لوگ
اُس کے پاس جاتے ہیں۔ ۲۷ یُوحنّا نے جواب میں کہا، ”انسان کچھ نہیں پا سکتا جب تک خُدا نہ
چاہے۔“ ۲۸ ”تُم خُود میرے گواہ ہو کہ میں نے بڑے صاف طور پر یہ بتایا ہے کہ میں مسیح نہیں
مگر اُس کے آگے بھیجا گیا ہُوں۔ ۲۹ ”جس کی دُلہن ہے وہی دُلہا ہے مگر دُلہے کا دوست دُلہے کے
پاس کھڑا ہو کر اُس کی آواز سُنتا اور بُہت خُوش ہے۔ اِسی طرح میری بھی یہ خُوشی پُوری ہو گئی۔
۳۰ ”ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹُوں۔“

۳۱ ”وہ جو اُوپر سے آتا ہے سب سے اُونچا ہے۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی کی کہتا ہے۔ مگر
جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اُونچا ہے۔ ۳۲ ”جو کچھ اُس نے سُنا اور دیکھا اُسی کی گواہی دیتا
ہے اور کوئی اُس کی گواہی کا یقین نہیں کرتا۔ ۳۳ ”جس کسی نے اُس کی گواہی کا یقین کیا اُس نے
تصدیق کی کہ خُدا سچا ہے۔

۳۴ ”جس کو خُدا نے بھیجا وہ خُدا ہی کی باتیں کہتا ہے کیونکہ خُدا اُسے رُوح ناپ کر نہیں دیتا۔
۳۵ ”باپ بیٹے سے پیار کرتا ہے اور اُس نے سب چیزیں اُس کے حوالے کر دی ہیں۔ ۳۶ ”جو خُدا
کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے اور وہ جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا زندگی کو نہ دیکھے
گا بلکہ اُس پر خُدا کا غضب رہتا ہے۔“

سامری عورت:

۴ جب خُداوند یسُوع کوپتا چلا کہ فریسیوں نے سُنا ہے کہ یسُوعؔ یُوحنّاؔ سے زیادہ لوگوں کوبپتسمہ
دیتا اور شاگردبناتا ہے۔ ۲ [گو یسُوعؔ خُودبپتسمہ نہیں دیتا تھابلکہ اُس کے شاگرددیتے تھے] ۔
۳ تو وہ یہودیہؔ کوچھوڑکرپھر واپس گلیلؔ چلا گیا۔ ۴ گلیلؔ سے جاتے ہوئے راستے میں سامریہؔ سے ہو
کر جانا ضرور تھا۔ ۵ پس وہ سامریہؔ کے شہر سوخارؔ میں آیا۔ یہ اُس جگہ کے قریب تھاجسے یعقوبؔ نے
اپنے بیٹے یوسفؔ کو دیا تھا۔ ۶ یعقُوبؔ کا کُنواں وہیں تھا۔ اوریسُوعؔ تھکا ہوا اُس کُنویں پربیٹھ گیا۔ یہ
دوپہرکا وقت تھا۔ ۷ سامریہؔ کی ایک عورت کُنُویں سے پانی بھرنے آئی۔ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: "مجھے
پانی پلا۔"

۸ وہ اُس وقت اکیلا تھا کیونکہ اُس کے شاگردکھانا خریدنے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ ۹ وہ عورت
بڑی حیران ہوئی کیونکہ یہودی سامریوںسے کچھ لینا پسند نہیں کرتے تھے۔ اُس نے یسُوعؔ سے کہا: "تُو
یہودی ہو کر مُجھ سامری سے پانی مانگتا ہے؟" ۱۰ یسُوعؔ نے عورت سے کہا، "اگرتُو خُداکی بخشش کو
جانتی اوریہ کہ تُوکس سے بات کررہی ہے تُو مُجھ سے مانگتی تومیں تُجھے زندگی کا پانی دیتا۔" ۱۱ عورت
نے اُس سے کہا، خُداوندتیرے پاس پانی بھرنے کا برتن نہیں اورکنواں بُہت گہرا ہےتیرے پاس
زندگی کاپانی کہاں سے آیا؟ ۱۲ کیا تُو ہمارے باپ یعقوبؔ سے بڑا ہے؟ جس نے یہ کنواں ہمیں دیا
اور خُود اُس نے اور اُس کے جانوروں نے بھی اِس سےپیا۔ ۱۳ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "جو
کوئی اِس پانی میں سےپیتا ہے وہ پھرپیاسا ہوگا۔ ۱۴ "مگر جو پانی میں پینے کو دُوں گا اُسے پی کر کوئی پھر
پیاسا نہ ہو گا بلکہ اُس کے اندر پانی کا چشمہ جاری ہو جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی تک جاری رہے گا۔"
۱۵ عورت نے کہا خُداوندیہ پانی مُجھے دے تاکہ نہ میں پیاسی ہوں اور نہ پانی بھرنے کے لیے اِس

کنویں پر آؤں۔ ۱۶ یسُوعؔ نے عورت سے کہا، ”جا اپنے شوہر کو بُلا لا۔“ ۱۷ عورت نے جواب دیا،
میرا کوئی شوہر نہیں۔ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، ”تُو سچ کہتی ہے تیرا کوئی شوہر نہیں۔ ۱۸ ”کیونکہ تُو پانچ
شوہر کر چُکی ہے اور جس کے ساتھ تُو رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں۔ تُو نے جو کچھ کہا سچ ہے۔“
۱۹ عورت نے اُس سے کہا خُداوند! تُو ضرور کوئی نبی ہے۔ ۲۰ تُم یہودی کہتے ہو کہ جس جگہ عبادت
کرنی چاہیے وہ یروشلیمؔ ہے جبکہ ہمارے باپ دادا نے اِس پہاڑ پر عبادت کی ہے۔ ۲۱ یسُوعؔ نے
اُسے جواب میں کہا، ”اے عورت! میرا یقین کر۔ وہ وقت آتا ہے جب تُم نہ تو اِس پہاڑ پر نہ
یروشلیمؔ میں عبادت کرو گے۔ ۲۲ ”تُم جس کی پرستش کرتے ہو اُسے نہیں جانتے اور ہم جس کی
پرستش کرتے ہیں اُسے جانتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں سے ہے۔ ۲۳ ”لیکن وہ وقت آتا ہے بلکہ
آچُکا ہے کہ سچے پرستار رُوح اور سچائی سے باپ کی پرستش کریں گے۔ باپ ایسے ہی پرستش کرنے
والوں کو ڈھونڈتا ہے۔ ۲۴ ”خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے
پرستش کریں۔“ ۲۵ عورت نے اُس سے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیحؔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب
باتیں بتادے گا۔ ۲۶ یسُوعؔ نے اُسے بتایا، ”میں وہی ہوں جو تُجھ سے باتیں کر رہا ہوں۔“

۲۷ اُسی وقت اُس کے شاگرد آ گئے اور یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ وہ ایک عورت سے باتیں کر رہا
ہے اور کسی نے اُس سے پُوچھنے کی جُرات نہیں کی کہ تُو کیا چاہتا ہے؟ یا تُو اِس عورت سے کیوں
باتیں کرتا ہے؟

۲۸ عورت اپنا مٹکا وہیں کُنوئیں پر چھوڑ کر بھاگی گاؤں اور لوگوں سے کہنے لگی۔ ۲۹ آؤ میں تُمہیں
ایک آدمی دکھاتی ہوں جس نے مُجھے میری ساری باتیں بتا دیں جو میں نے کیں۔ ممکن ہے وہی مسیحؔ
ہو؟ ۳۰ لوگ گاؤں سے نکل کر یسُوعؔ کو دیکھنے آئے۔ ۳۱ اُسی دوران شاگرد یسُوعؔ سے کہنے لگے اُستاد

کھانا کھا لے۔ ۳۲ لیکن یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "میرے پاس کھانے کو ایسا کھانا ہے جسے تُم نہیں
جانتے۔" ۳۳ شاگردوں نے ایک دُوسرے سے پوچھا کہ جب ہم گئے ہوئے تھے کیا کسی نے اُسے
کھانے کو دیا؟ ۳۴ یسُوعؔ نے کہا، "میرا کھانا یہ ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے کی مرضی پُورا کروں اور اُس
کے کام کو پُورا کروں۔ ۳۵ "کیا تُم بیج بونے کے بعد نہیں کہتے کہ فصل تیار ہونے میں چار ماہ باقی ہیں۔
لیکن میں تُم سے کہتا ہوں کہ فصل پک کر کٹنے کے لیے تیار ہے اپنے اِرد گرد دیکھ۔ ۳٦ "جو رُوحوں کی
تیار فصل کو کاٹتا ہے اپنی مزدوری پاتا ہے۔ اُن کا پھل وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی میں داخل کئے
جاتے ہیںتا کہ بونے والے اور کاٹنے والے مل کر خُوشی منائیں۔ ۳۷ "اِس طرح یہ کہنا سچ ثابت
ہوا کہ بونے والا اور ہے اور کاٹنے والا اور ہے۔ ۳۸ "میں تُمہیں اُس فصل کی کٹائی کے لیے بھیجتا
ہوں جو تُم نے نہیں بوئی بلکہ اَوروں نے بیج بویا تاکہ اُن کی محنت کے پھل میں شریک ہو سکو۔"
۳۹ اُس گاؤں کے بُہت سے سامری یسُوعؔ پر ایمان لائے کیونکہ اُس عورت نے یہ گواہی دی
تھی کہ اِس نے میرے سارے کام بتا دیے ہیں۔ ۴۰ وہ جب یسُوعؔ کے پاس آئے تو اُس کی مِنّت
کی کہ ہمارے پاس رہے لہٰذا وہ دو دن اُن کے ساتھ رہا۔ ۴۱ اُس کی باتیں سُن کر اور بھی بُہت سے
لوگ اُس پر ایمان لائے۔ ۴۲ اور اُنہوں نے اُس عورت سے کہا کہ اَب ہم صرف تیری گواہی
سُن کر ہی نہیںبلکہ جو کچھ خُود ہم نے سُنا ایمان لائے ہیں۔ اَب ہم جان گئے ہیں کہ یہی دُنیا کا نجات
دہندہ ہے۔

ایک افسر کے بیٹے کی شفا:

۴۳ دو دِن کے بعد یسُوعؔ وہاں سے روانہ ہو کر گلیلؔ میں آیا۔ ۴۴ یسُوعؔ پہلے ہی یہ گواہی دے چُکا
تھا کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ ۴۵ مگر اِس دفعہ گلیلیوںؔ نے اُسے بڑی خُوشی سے قبول کیا

کیونکہ عیدِ فسح کے دِنوں میں یسُوعؔ نے جو کچھ یروشلیمؔ میں کیا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کیونکہ وہ
خُود وہاں موجود تھے۔ ۴۶ وہ دُوسری مرتبہ قانایِ گلیلؔ آیا جہاں اُس نے پانی کو مے میں تبدیل کیا تھا۔
وہاں ایک شاہی افسر تھا، جس کا بیٹا بیمار تھا، وہ کفرِ نحومؔ میں تھا۔ ۴۷ اُس نے سُنا کہ یسُوعؔ یہودیہؔ
سے گلیلؔ آیا ہے تو اُس کے پاس جا کر مِنّت کی کہ چل کر میرے بیٹے کو شفا دے جو مرنے کو ہے۔
۴۸ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "جب تک تُم لوگ معجزات نہ دیکھ لو ایمان نہ لاؤ گے۔" ۴۹ افسر نے
فریاد کی کہ خُداوند میرے ساتھ چل ایسا نہ ہو کہ میرا بیٹا مر جائے۔ ۵۰ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "جا!
تیرا بیٹا جیتا رہے گا"۔ اُس نے یسُوعؔ کی بات کا یقین کیا اور چلا گیا۔ ۵۱ وہ راستے ہی میں تھا کہ اُس
کے نوکروں نے اُسے خبر دی کہ تیرا بیٹا جیتا ہے۔ ۵۲ اُس نے اپنے نوکروں سے پُوچھا اُس نے
کس وقت شفا پائی؟ ۔ اُنہوں نے جواب دیا کل تقریباً ساتویں گھنٹے اُس کا بخار اُتر گیا۔ ۵۳ لڑکے
کے باپ کو یاد آیا کہ یہ وہی وقت تھا جب یسُوعؔ نے کہا تھا کہ "تیرا بیٹا جیتا ہے۔" ۵۴ یہ دُوسرا مُعجزہ
تھا جو یسُوعؔ نے یہودیہؔ سے آنے کے بعد گلیلؔ میں دکھایا۔

بیتِ حسدآ کا حوض:

۵ کچھ دنوں کے بعد یہودیوں کی عید پر یسُوعؔ یروشلیمؔ گیا۔ ۲ شہر کے اندر بھیڑوں کے دروازے
کے پاس ایک حوض ہے جسے عبرانی میں بیتِ حسدا کہتے ہیں۔ جو پانچ برآمدوں سے گِھرا ہوا
تھا۔ ۳ اِن برآمدوں میں بُہت سے بیمار لوگ اور اندھے، لنگڑے، مفلوج پڑے رہتے تھے اور
حوض کے پانی کے ہلنے کا انتظار کرتے تھے۔ ۴ [کیونکہ خُداوند کا فرشتہ کسی بھی وقت نیچے اُتر کر حوض
کا پانی ہلاتا اور جو کوئی سب سے پہلے پانی میں اُتر جاتا شفا پا جاتا بیماری چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہوتی]
۔ ۵ اُن میں ایک آدمی اڑتیس سالوں سے مفلوج وہاں پڑا تھا۔ ۶ جب یسُوعؔ نے اُس کو وہاں پڑے

دیکھا اور یہ جان کر کہ کافی سالوں سے بیمار ہے اُس سے کہا، "کیا تُو تندرُست ہونا چاہتا ہے؟" ۷ اُس
مفلوج نے یسُوعؔ کو جواب دیا، خُداوند! جب پانی ہلایا جاتا ہے تو کوئی اور مُجھ سے پہلے پانی میں اُتر
جاتا ہے کیونکہ کوئی نہیں جو پانی میں اُترنے میں میری مدد کرے۔ ۸ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: "اپنی
چارپائی اُٹھا اور چل پھر۔" ۹ اُسی وقت وہ مفلوج شفا پا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چلنے
لگا۔

۱۰ یہ معجزہ سبت کے دن ہوا۔ یہودیوں نے اُس مفلوج سے جو شفا پا گیا تھا، کہنے لگے کہ سبت
کے دن چارپائی اُٹھانا شریعت کے خلاف ہے۔ ۱۱ اُس نے اُن کو جواب دیا کہ جس نے مُجھے شفا
دی اُسی نے مُجھے چارپائی اُٹھانے کو کہا ہے۔ ۱۲ اُنھوں نے اُس سے پُوچھا کہ وہ کون ہے جس نے
تُجھے چارپائی اُٹھانے کو کہا؟ ۱۳ مگر وہ آدمی یسُوعؔ کو جانتا نہ تھا کیونکہ یسُوعؔ بھیڑ سے نکل کر آگے چلا گیا
تھا۔ ۱۴ مگر بعد میں یسُوعؔ اُسے ہیکل میں ملا اور اُس سے کہا: "دیکھ اَب جبکہ تُو تندرُست ہو گیا ہے
تو پھر گُناہ نہ کرنا، تاکہ کسی بڑی مصیبت میں نہ پھنس جائے۔" ۱۵ اُس آدمی نے جا کر یہودیوں کو
بتایا کہ جس نے اُسے شفا دی وہ یسُوعؔ ہے۔

۱۶ یہودی یسُوعؔ کو اور بھی ستانے لگے کیونکہ وہ سبت کے دِن شفا کا کام کرتا تھا۔ ۱۷ لیکن
یسُوعؔ نے اُنہیں جواب میں کہا، "میرا باپ اَب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں۔"
۱۸ اِس بات سے یہودی اُس کے سخت مخالف ہو کر مار ڈالنے کی کوشش کرنے لگے کیونکہ وہ نہ
صرف سبت کے حُکم کو توڑتا بلکہ خُدا کو اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو خُدا کے برابر بناتا تھا۔

۱۹ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا اپنے آپ سےکچھ نہیں کر سکتا سوائے
اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے، جو کچھ باپ کرتا ہے بیٹا بھی ویسا ہی کرتا ہے۔ ۲۰ "باپ

بیٹے کو پیار کرتا ہے اور جو کچھ وہ کرتا ہے اُسے دکھاتا ہے۔ بلکہ وہ اِن کاموں سے بھی بڑے کام جو
میں کرتا ہوں دکھائے گا، تب تُم اور بھی حیران ہو گے۔ ٢١ "جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا
ہے اور زندگی دیتا ہے اِسی طرح بیٹا بھی جسے چاہے زندگی بخشتا ہے۔ ٢٢ "اور یہ کہ باپ کسی کی
عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کرنے کا کام بیٹے کے سپُرد کیا ہے۔ ٢٣ "تاکہ ہر کوئی بیٹے کی
ویسی ہی عزت کرے جیسے باپ کی۔ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی بھی عزت نہیں کرتا جس
نے اُسے بھیجا ہے۔ ٢٤ "میں تُم سے سچ سچ کہتا ہوں جو کوئی میرا کلام سُنتا اور خُدا پر ایمان لاتا ہے
جس نے مُجھے بھیجا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ اُس پر گُناہوں کی سزا کا حُکم نہیں بلکہ وہ موت
سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ ٢٥ "میں تُمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ وقت آرہا ہے بلکہ اَب
ہے کہ مُردے خُدا کے بیٹے کی آواز سُنیں گے اور جو سُنیں گے وہ زندہ ہو ں گے۔ ٢٦ "جیسے باپ اپنے
آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اُس نے بیٹے کو اپنے آپ میں زندگی رکھنے کی طاقت دی ہے۔
٢٧ "اور اُس نے اُسے عدالت کرنے کا بھی اختیار دیا ہے کیونکہ وہ اِبنِ آدم ہے۔ ٢٨ "اِس بات
سے حیران نہ ہو کیونکہ وہ وقت آرہا ہے جب مُردے بیٹے کی آواز سُنیں گے اور اپنی قبروں میں سے
نکل آئیں گے۔ ٢٩ "جو نیکی کرتے رہے ہمیشہ کی زندگی کے لیے اور جو بدی ہی کرتے رہے سزا کے
لیے۔ ٣٠ "میں اپنے آپ میں کُچھ نہیں کر سکتا جو کچھ باپ سے سُنتا ہوں اُس کے مطابق فیصلہ کرتا
ہوں اور میرا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی
مرضی پُوری کرتا ہوں۔

٣١ "اگر میں خُود اپنی گواہی دُوں تو میری گواہی قابلِ قبُول نہیں۔ ٣٢ "لیکن ایک اور ہے جو
میری گواہی دیتا ہے اور مُجھے یقین ہے کہ وہ جو بھی میرے بارے میں کہتا ہے سچ کہتا ہے۔ ٣٣ "تُم

نے جاننے کے لیے یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کے پاس لوگ بھیجے اور اُس نے سچائی کی گواہی دی۔
۳۴ "یقیناً مُجھے اِس کی ضرورت نہیںکہ کوئی انسان میری گواہی دے مگر میں یہ باتیں اِس لیے کرتا ہوں
تاکہ تُم نجات پاؤ۔ ۳۵ "یُوحنّاؔ جلتا ہوا چراغ تھا اور تُم نے اُس کے کلام کو کچھ دیر خُوشی سے قبُول
کیا۔ ۳٦ "لیکن جو گواہی میرے پاس ہے وہ یُوحنّاؔ کی گواہی سے بڑی ہے۔ وہ کام جو باپ نے مُجھے
کرنے کے لیے بھیجا ہے یعنی میرا کلام اور مُعجزات جو میں کرتا ہوں، میرے گواہ ہیں کہ مُجھے باپ
نے بھیجا ہے۔ ۳۷ "اور باپ جس نے مُجھے بھیجا خُود میری گواہی دیتا ہے جس کی آواز تُم نے نہ
کبھی سُنی اور نہ ہی اُس کی صُورت دیکھی۔ ۳۸ "اور تُم اُس کے کلام کو اپنے دل میں جگہ نہیں دیتے
اِس لیے کہ تُم میرا یقین نہیں کرتے جسے، باپ نے بھیجا ہے۔ ۳۹ "تُم پاک کلام کو غور سے پڑھتے
ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ ہمیشہ کی زندگی اِس میں ملتی ہے لیکن یہ کلام میری گواہی دیتا ہے۔ ۴۰ "تو بھی
تُم میرے پاس نہیں آتے تاکہ زندگی پاؤ۔ ۴۱ "میں آدمیوں سے عزت نہیں چاہتا۔ ۴۲ "میں جانتا
ہوں تُم میں خُدا کی محبت نہیں۔ ۴۳ "اِس لیے کہ میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تُم مُجھے
قبُول نہیں کرتے۔ اگر کوئی اپنے ہی نام سے آئے تو تُم اُسے قبول کر لو گے۔ ۴۴ "تُمہارا ایمان نہ
لانا حیرانگی کی بات نہیں۔ کیونکہ تُم خُدا سے عزت پانے کے بجائے ایک دُوسرے سے عزت پانا
چاہتے ہو۔ ۴۵ "تو بھی میں تمہاری شکایت باپ کے سامنے نہیں کروں گا کیونکہ تُمہاری شکایت
لگانے والا ایک ہے یعنی موسیٰؔ جس پر تُم نے اپنی اُمید لگا رکھی ہے۔ ۴٦ "اگر تُم حقیقت میںموسیٰؔ
پر ایمان لاتے تو مُجھ پر بھی ایمان لاتے کیونکہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ ۴۷ "اِس لیے
اگر تُم اُس کا یقین نہیںکرتے جو اُس نے کہا ہے تو میری باتوں کا یقین کیسے کرو گے۔"

پانچ ہزار کو کھانا کھلانا:

٦ اِس کے بعد یسُوعؔ گلیلؔ کی جھیل کے پار دُوسری طرف گیا جو تبریاسؔ کی جھیل کہلاتی ہے۔
۲ جہاں کہیں بھی وہ جاتا ایک بڑی بھیڑ جو اُس کا پیچھا کرتی تھی کیونکہ وہ اُن مُعجزوں کو دیکھتے
تھے جو وہ بیماروں کو شفا دیتے ہوئے دِکھاتا۔ ۳ پھر یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک پہاڑ پر چڑھ
کر بیٹھ گیا۔ ۴ یہودیوں کی عیدِ فسح قریب تھی۔ ۵ یسُوعؔ نے ایک بڑی بھیڑ کو اپنے پاس آتے دیکھا تو
فلپسؔ سے کہا، "ہم اِتنے لوگوں کے کھانے کے لیے روٹی کہاں سے خریدیں گے؟" ٦ یسُوعؔ نے
یہ بات فلپسؔ کا اِمتحان لینے کے لیے کہی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُسے کیا کرنا ہے۔ ۷ فلپسؔ نے
جواب میں کہا کہ اگر ہم دو سو دینار کی روٹیاں بھی خرید لیں تو اِن کے لیے کافی نہ ہوں گی کہ ہر ایک
کو تھوڑی سی مل جائے۔ ۸ شاگردوں میں سے ایک شاگرد اندریاسؔ نے جو شمعُونؔ کا بھائی تھا بتایا۔
۹ کہ یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر یہ اِتنے لوگوں میں کیا
ہیں؟ ۱۰ یسُوعؔ نے کہا: "لوگوں کو بٹھا دو"۔ کیونکہ وہاں بُہت گھاس تھی۔ بیٹھنے والوں میں مردوں
کی تعداد پانچ ہزار تھی۔ ۱۱ یسُوعؔ نے وہ روٹیاں لے کر شُکر کیا اور توڑ کر بانٹ دیں۔ بعد میں اسی
طرح مچھلی لے کر بانٹ دی اور سب نے جتنا چاہا کھایا۔ ۱۲ جب سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھا
لیا تو یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا، "بچے ہوئے ٹُکڑے اکھٹے کر لو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو جائے۔"
۱۳ جَو کی پانچ روٹیوں میں سے کھانے کے بعد بچے ہوئے ٹُکڑوں سے بارہ ٹوکریاں بھر گئیں۔ ۱۴ جب
لوگوں نے یسُوعؔ کو یہ مُعجزہ کرتے دیکھا تو کہہ اُٹھے یہ وہی نبی ہے ہم جس کے اِنتظار میں تھے۔ (ملاکی
۴:٦-۱)

۱۵ یسُوعؔ یہ جان کرکہ لوگ اُسے پکڑ کر اپنا بادشاہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اُن میں سے نکل کر
اکیلا پہاڑ پر چلا گیا۔

یسُوعؔ کا پانی پر چلنا:

۱٦ اُس دِن شام کے وقت یسُوعؔ کے شاگرد جھیل کے کنارے یسُوعؔ کا انتظار کرنے لگے۔
۱۷ اندھیرا ہو جانے کے بعد بھی جب یسُوعؔ نہ آیا تو کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرِنحُوم کی طرف
چل پڑے۔ ۱۸ آندھی کے چلنے سے جھیل میں زوردار موجیں اُٹھنے لگیں۔ ۱۹ اُس وقت وہ کنارے
سے تین سے چار میل دُور نکل گئے تھے تو یسُوعؔ پانی پر چلتا ہوا اُن کے قریب آیا شاگرد یہ دیکھ کر
نہایت ڈر گئے۔ ۲۰ مگر یسُوعؔ نے پُکار کر کہا، "ڈرو مت۔ یہ میں ہوں۔" ۲۱ وہ اُسے کشتی پر سوار
کرنے کو مان گئے اور کشتی فوراً اُس جگہ جا پُہنچی جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔
۲۲ اگلے دِن جھیل کے دُوسرے کنارے وہ لوگ جو یسُوعؔ کے ساتھ تھے جانتے تھے کہ کنارے
پر ایک ہی کشتی تھی جس پر شاگرد سوار ہو کر چلے گئے تھے اور یسُوعؔ اُن کے ساتھ سوار نہیں
ہوا تھا اور اُس کشتی کے علاوہ کوئی اور دُوسری کشتی وہاں نہیں تھی۔ ۲۳ اِسی دوران کچھ چھوٹی
کشتیاں تبریاسؔ سے اُس جگہ کے پاس آکر لگیں جہاں خُداوند یسُوعؔ نے برکت دے کر روٹی لوگوں
کو دی تھی۔ ۲۴ جب اُنہوں نے دیکھا کہ نہ تو یسُوعؔ نہ ہی اُس کے شاگرد وہاں ہیں تو وہ اُن چھوٹی
کشتیوں پر بیٹھ کر یسُوعؔ کو ڈھونڈتے کفرِ نحُومؔ آئے۔

یسُوعؔ زندگی کی روٹی:

۲۵ یسُوعؔ کو جھیل کی دُوسری طرف پا کر اُنہوں نے اُس سے پُوچھا اَے ربّی! تُو کب یہاں آیا؟
۲٦ یسُوعؔ نے اُن کو جواب میں کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں تُم مُجھے اِس لیے نہیں ڈھونڈ رہے کہ

نشانات اور معُجزوں کو جو تُم دیکھتے ہو سمجھ سکو بلکہ اِس لیے کہ روٹیاں کھا کرپیٹ بھرو۔ ٢٧ "اُس
کھانے کے لیے محنت نہ کرو جو جلد خراب ہوجاتا ہے بلکہ اُس کھانے کے لیے جو ہمیشہ کی زندگی تک
باقی رہتا ہے جسے اِبنِ آدم تُمہیں دے سکتا ہے کیونکہ باپ نے اُس پر اپنی مُہر کی ہے۔" ٢٨ اِس پر
اُنہوں نے اُس سے پُوچھا کہ ہم کیا کریں کہ خُدا کی مرضی کو پُورا کریں؟ ٢٩ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب
دیا، "خُدا تُم سے صرف یہی چاہتا ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔" ٣٠ اُنہوں نے
یسُوعؔ سے کہا کہ اگر تُو چاہتا ہے کہ ہم تُجھ پر ایمان لائیں تو ہمیں کوئی نشان دِکھا۔ تُو کیا کر سکتا ہے؟
٣١ ہمارے باپ دادا نے بیابانی سفر کے دوران من کھایا جیسا کلام میں لکھا ہے، مُوسیٰؔ نے
اُنہیں آسمان سے کھانے کو روٹی دی۔ (زبور ٧٨:٢٤) ٣٢ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "میں تُم کو سچ بتاتا
ہوں کہ مُوسیٰؔ نے تُمہیں آسمان سے روٹی نہیدی بلکہ میرے باپ نے وہ روٹی دی۔ اور اَب وہ
تُمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ ٣٣ "کیونکہ خُدا کی حقیقی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتر کر
دُنیا کو زندگی بخشتی ہے۔" ٣٤ اُنہوں نے اُس سے کہا اَے خُداوند! ہمیں ہر روز یہ روٹی دیا کر۔
٣٥ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "زندگی کی روٹی میں ہوں جو کوئی میرے پاس آئے گا پھر کبھی بھُوکا نہ
رہے گا اور جو مُجھ پر ایمان لائے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ ٣٦ "میرے بتادینے پر تُم نے مُجھے دیکھ لیا
ہے تو بھی تُم میرا یقین نہیں کرتے۔ ٣٧ "جس کسی کو باپ مُجھے دیتا ہے میرے پاس آجائے گا
اور جو میرے پاس آئے گا میں اُسے ہر گز نکال نہ دُوں گا۔ ٣٨ "کیونکہ میں آسمان سے اِس لیے نہیں
آیا کہ اپنی مرضی پُوری کروں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مطابق کام کروں۔

۳۹ "اور خُدا کی مرضی یہ ہے کہ جنہیں وہ مُجھے دے اُن میں سے کسی کو کھو نہ دُوں، بلکہ آخری دن
پھر زندہ کروں۔ ۴۰ "میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جتنے اُس کے بیٹے کو دیکھیں اور اُس پر ایمان لائیں
ہمیشہ کی زندگی پائیں اور میں اُنہیں آخری دن پھر زندہ کروں۔"

۴۱ یہ سُن کر جب اُس نے کہا کہ میں وہی روٹی ہوں جو آسمان پر سے اُتری ہے، یہودی بُڑبُڑانے
لگے۔

۴۲ اور یہ اعتراض کرنے لگے کہ کیا یہ یُوسفؔ کا بیٹا یسُوعؔ نہیں ہے؟ ہم اُس کے ماں باپ کو
جانتے ہیں۔ پھر یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں آسمان سے اُترا ہوں؟ ۴۳ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "آپس
میں بحث نہ کرو۔

۴۴ "کیونکہ کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ اُسے میرے پاس کھینچ نہ لائے۔ اور میں
آخری دِن اُسے پھر زندہ کروں گا۔ ۴۵ "جیسا کہ نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ 'وہ خُدا سے تعلیم
یافتہ ہوں گے (یسعیاہ ۵۴: ۱۳) جس کسی نے باپ کو سُنا اور اُس سے تعلیم پائی میرے پاس آتا
ہے۔ ۴٦ "کسی نے باپ کو نہیں دیکھا سوائے اُس کے جو خُدا کی طرف سے ہے، اُسی نے باپ
کو دیکھا ہے۔ ۴۷ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ ۴۸ "زندگی
کی روٹی میں ہوں۔ ۴۹ "تُمہارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے۔ ۵۰ "جو کوئی اِس
روٹی میں سے جو آسمان سے اُتری ہے کھاتا ہے کبھی نہیں مرے گا۔ ۵۱ "میں زندگی کی روٹی ہوں
جو آسمان سے اُتری ہے۔ جو کوئی اِس روٹی میں سے کھائے گا، ابد تک زندہ رہے گا۔ یہ روٹی میرا
گوشت ہے جو میں اِس جہان کی زندگی کے لیے دُوں گا۔"

۵۲ اِس بات پر یہودی آپس میں جھگڑنے لگے کہ یہ شخص کیسے ہمیں کھانے کو اپنا گوشت دے
سکتا ہے۔
۵۳ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: "میں تُم سے سچ کہتا ہوں جب تک تُم اِبنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور
اُس کا خُون نہ پیو تُم میں ہمیشہ کی زندگی نہیں۔ ۵۴ "جو کوئی میرا گوشت کھاتا اور میرا خُون پیتا ہے
اُس میں ہمیشہ کی زندگی ہے اور میں اُسے آخری دِن پھر اُٹھا کھڑا کروں گا۔ ۵۵ "کیونکہ میرا گوشت
حقیقت میں کھانے کی اور میرا خُون حقیقت میں پینے کی چیز ہے۔ ۵٦ "جو کوئی میرا گوشت کھاتا اور
میرا خُون پیتا وہ مُجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں۔ ۵۷ "میا اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہوں کیونکہ
میرا باپ زندگی رکھتا ہے جس نے مُجھے بھیجا ہے۔ اِسی طرح جو مُجھے کھاتا ہے میرے سبب سے
زندگی رکھتا ہے۔ ۵۸ "یہی وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری ہے جو کوئی اِس روٹی میں سے کھاتا ہے
مرے گا نہیں، جیسے تُمہارے باپ دادا نے من کھایا اور مر گئے، بلکہ وہ ابد تک زندہ رہے گا۔"
۵۹ یہ باتیں یسُوعؔ نے کفر نحُومؔ کے ایک عبادت خانہ میں تعلیم دیتے ہوئے کہیں۔
٦۰ اُس کے شاگردوں میں سے بُہتوں نے یہ سُن کر کہا کہ یہ کلام بُہت سخت ہے۔ کون ایسا
کلام سُن سکتا ہے؟ ٦۱ یسُوعؔ نے یہ جان کر کہ وہ اِن باتوں کے لیے آپس میں بُڑبُڑا رہے ہیںتو اُس
نے اُن سے کہا: "کیا تُم اِن باتوں سے ٹھوکر کھاتے ہو؟ ٦۲ "جب تُم اِبنِ آدم کو اُوپر جاتے دیکھو
گے جہاں وہ پہلے تھا تو پھر کیا ہوگا؟
٦۳ "یہ رُوح ہے جو زندہ کرتی ہے جسم سے کچھ فائِدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تُم سے کہیں ہیںوہ
رُوح ہیں اور زندگی بھی۔ ٦۴ "مگر تُم میں سے کچھ ایسے ہیں جو مُجھ پر ایمان نہیں لائے۔" کیونکہ یسُوعؔ
شروع سے جانتا تھا کہ کون اُس پر ایمان نہیں لاتے اور کون اُس کو پکڑوائے گا۔ ٦۵ یسُوعؔ نے پھر

اُن سے کہا، ”اِسی لیے میں نے کہا تھا کہ کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک باپ اُنہیں میرے
پاس نہ بھیجے۔“
٦٦ اِس پر بہت سے شاگرد اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔ ٦٧ تب یسُوعؔ نے اُن بارہ شاگردوں کی
طرف دیکھ کر کہا، ”کیا تُم بھی چھوڑ کر جانا چاہتے ہو؟“ ٦٨ شمعُونؔ پطرس نے جواب میں کہا کہ اَے
خُداوند! ہم کس کے پاس جائیں؟ ۔ ہمیشہ کی زندگی کا کلام تو تیرے پاس ہے۔ ٦٩ ”ہم ایمان لاتے
ہیں اور جان لیا ہے کہ تُو ہی مسیح ہے خُدا کا قدُوس۔“ ٧٠ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، ”کیا میں نے
تُم بارہ کو نہیں چُنا؟ مگر تُم میں سے ایک شیطان ہے۔“ ٧١ اُس نے یہ بات شمعُونؔ اِسکریوتی کے
بیٹے یہوداہؔ کے لیے کہی جو اُن بارہ میں سے تھا جو اُسے دھوکے سے پکڑوانے کو تھا۔

یسُوعؔ کے بھائی:

٧ اِس کے بعد یسُوعؔ گلیلؔ میں ہی گھُومتا رہا وہ یہودیہؔ میں جانا نہ چاہتا تھا کیونکہ یہوُدی اُسے قتل
کرنا چاہتے تھے۔ ٢ یہودیوں کی عیدِ خیام نزدیک ہی تھی۔ ٣ تو اُس کے بھائیوں نے اُس
سے کہا کہ تُو یہاں سے یہودیہؔ چلا جا جہاں تیرے شاگرد ہیں تاکہ جو مُعجزات تو کرتا ہے وہ بھی اُنہیں
دیکھیں۔ ٤ تُو اِس طرح سے چھپ کر مشہور نہیں ہو سکتا۔ جب تُو ایسے عجیب کام کر سکتا ہے تو
اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کر۔ ٥ کیونکہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے۔ ٦ یسُوعؔ نے
جواب میں کہا، ”ابھی میرے لیے یہ وقت مناسب نہیں مگر تُمہارے لیے ہر وقت مناسب ہے۔
٧ ”دُنیا تُمہاری دُشمن نہیں مگر میری دُشمن ہے کیونکہ میں اُن پر اُن کے بُرے کام ظاہر کرتا ہوں۔
٨ ”تُم عید منانے جاؤ میں ابھی عید منانے نہیں جارہا کیونکہ ابھی میرا وقت پُورا نہیں ہوا۔“ ٩ یہ
باتیں کہہ کر وہ گلیلؔ میں ہی رہا۔

۱۰ اِس کے بعد اُس کے بھائی عید منانے چل پڑے۔ یسُوعؑ بھی گیا مگر چھپ کر، سب کے
سامنے نہیں۔

۱۱ یہوُدی سردار یسُوعؑ کو عید کے دوران ڈھونڈنے لگے اور پُوچھتے پھرے کہ وہ کہاں ہے؟
۱۲ وہاں موجود لوگ چپکے چپکے یسُوعؑ کے تعلق سے باتیں کرتے رہے۔ کچھ کہتے تھے کہ وہ ایک نیک
شخص ہے اور کچھ کا کہنا تھا کہ وہ لوگوں کو گُمراہ کرتا ہے۔ ۱۳ یہوُدیوں کے ڈر سے کوئی بھی اُس کے
حق میں بولنے کی جُرأت نہیں کرتا تھا۔ ۱۴ جب عید کے آدھے دِن گُزر گئے تو یسُوعؑ ہیکل میں جا کر
تعلیم دینے لگا۔

۱۵ اُسے سُن کر یہوُدی تعجب کرنے لگے کہ بغیر تعلیم حاصل کیے اِس کے پاس اتنا علم کہاں سے
آیا؟ ۱۶ یسُوعؑ نے جواب میں اُن سے کہا، "میں جو تعلیم دیتا ہوں میری اپنی نہیں بلکہ میرے بھیجنے
والے کی ہے۔ ۱۷ "جو کوئی اُس کی مرضی کو پُورا کرنا چاہے وہ جان جائے گا کہ یہ تعلیم خُدا کی طرف
سے ہے یا میری اپنی طرف سے۔ ۱۸ "جو اپنی طرف سے بولتا ہے وہ اپنی عزت چاہتا ہے مگر وہ
جو اپنے بھیجنے والے کی عزت چاہتا ہے سچ کہتا ہے اور اُس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ ۱۹ "مُوسیٰؑ
نے تُمہیں شریعت دی مگر تُم میں سے کوئی اُس پر عمل نہیں کرتا۔ تُم مُجھے کیوں قتل کرنا چاہتے
ہو؟" ۲۰ لوگوں نے یسُوعؑ کو جواب دیا کہ تُجھ میں تو بدرُوح ہے۔ کون تیرے قتل کی کوشش میں
ہے؟ ۲۱ یسُوعؑ نے جواب میں کہا، "میں نے سبت کے دِن ایک مُعجزہ دکھایا اور تُم حیران ہو گئے۔
۲۲ "مُوسیٰؑ نے تُمہیں ختنے کا حُکم دیا، گو یہ رسم ہمیں باپ دادا سے ملی اور تُم سبت کے دِن اپنے بچوں
کا ختنہ کرتے ہو۔ ۲۳ "اگر تُم اپنے لڑکوں کا ختنہ سبت کے دِن کراتے ہو تاکہ شریعت کی خلاف
ورزی نہ ہو۔ تو سبت کے دِن ایک شخص کو شفا دینے سے کیوں ناراض ہوتے ہو؟

۲۴ "جو نظر آتا ہے اُس کے مطابق فیصلہ نہ کرو بلکہ انصاف کے مطابق فیصلہ کرو۔"
۲۵ یروشلیِم کے رہنے والے کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ کیا یہ وہی آدمی نہیں جس کے
قتل کی کوشش ہو رہی ہے؟ ۲۶ لیکن یہاں یہ کھلے عام اپنی باتیں کہتا ہے اور کوئی اُسے نہیں پکڑتا۔
کہیں ہمارے سرداروں نے بھی تو اسے مسیح نہیمان لیا۔ ۲۷ کچھ نے کہا، یہ کیسے ممکن ہے؟ کیونکہ
مسیح جب آئے گا تو کوئی نہیں جانے گا کہ کہاں سے آیا ہے۔ مگر اُسے تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں سے
ہے۔
۲۸ یسُوعؔ نے ہیکل میں تعلیم دیتے ہوئے پُکار کر کہا، "ہاں! تُم مُجھے جانتے ہو اور یہ بھی کہ میں
کہاں سے آیا ہوں۔ مگر میں اپنے طور پر یہاں نہیں آیا لیکن جس نے مُجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے پر تُم
اُسے نہیں جانتے۔
۲۹ "لیکن میں اُسے جانتا ہو کیونکہ میں اُس کی طرف سے آیا ہوں۔ اُسی نے مُجھے تُمہارے پاس
بھیجا ہے۔" ۳۰ تب سرداروں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی۔ چونکہ اُس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا
اِس لیے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔ ۳۱ ہیکل میں موجود لوگوں میں سے بُہت اُس پر ایمان لائے اور کہنے
لگے کہ کیا جب مسیح آئے گا تو اِن سے زیادہ مُعجزے کرے گا جو اِس شخص نے کئے ہیں۔ ۳۲ جب
فریسیوں نے یہ سُنا جو لوگ آپس میں کہہ رہے تھے تو سردار کاہنوں اور فریسیوں نے مل کر ہیکل
کے محافظوں کو بھیجا کہ یسُوعؔ کو گرفتار کریں۔
۳۳ یسُوعؔ نے لوگوں سے کہا، "میں کچھ دنوں تک تُمہارے ساتھ ہوں پھر میں اپنے بھیجنے والوں
کے پاس واپس چلا جاؤں گا۔ ۳۴ "تُم مُجھے ڈھُونڈو گے مگر میں تُمہیں نہیں ملوں گا۔ کیونکہ میں جہاں
جاتا ہوں تُم وہاں نہیں آسکتے۔" ۳۵ یہودی اِس بات سے سوچ میںپڑ کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ کہاں

جائے گا جہاں ہم اُسے ڈھونڈ نہ سکیں؟ کیا وہ ملک سے باہر کسی اور ملک میں جائے گا؟ شاید اُن
یہودیوں کے پاس جو یُونانؔ میں جا بسے اور یونانیوں کو تعلیم دے گا؟ ۳۶ پھر اُس کا کیا مطلب ہے جب
وہ یہ کہتا ہے کہ تُم مُجھے ڈھونڈو گے مگر نہیں پاؤ گے اور جہاں میں جاتا ہوں تُم وہاں نہیں آسکتے؟ زندگی
کے پانی کی ندیاں:

۳۷ عید کے آخری اور بُہت اہم دن یسُوعؔ کھڑا ہوا اور پُکار کر کہا، "اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے
پاس آئے اور پِئے! ۳۸ "جو مُجھ پر ایمان لائے، کلامِ مُقدس کے مطابق اُس کے اندر سے زندگی کے
پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔" ۳۹ زندگی کا پانی اُس رُوح کی طرف اشارہ تھا جو اُس پر ایمان
لانے والے پانے کو تھے کیونکہ پاک رُوح اَب تک نازل نہ ہوا تھا اِس لیے کہ یسُوعؔ اپنے جلال کو
نہ پہنچا تھا۔ ۴۰ سُننے والوں میں سے کچھ لوگوں نے اقرار کیا کہ بیشک یہی وہ نبی ہے۔ ۴۱ کُچھ نے کہا
وہ مسیح ہے۔ کچھ نے کہا یہ ممکن نہیں کیا مسیح گلیلؔ سے آئے گا؟ ۴۲ کیا کلامِ مُقدس میں یہ نہیں آیا
کہ مسیح داؤدؔ کی نسل سے ہو گا، بیت لحمؔ کے ایک گاؤں سے جہاں داؤد پیدا ہوا تھا؟ ۴۳ اِس بات
پر لوگوں کے درمیان اختلاف تھا۔ ۴۴ کُچھ اُسے گرفتار کرنا چاہتے تھے تو بھی اُسے ہاتھ نہ لگایا۔

۴۵ جب ہیکل کے محافظ یسُوعؔ کو گرفتار کئے بغیر کاہنوں اور فریسیوں کے پاس واپس آئے تو
اُنہوں نے اُن سے پُوچھا کہ تُم یسُوعؔ کو پکڑ کر کیوں نہیں لائے؟ ۴۶ محافظوں نے جواب دیا ہم نے
کبھی کسی کو ایسا کلام کرتے نہیں سُنا۔ ۴۷ فریسیوں نے ٹھٹھا کرتے ہوئے کہا، کیا تُم بھی اُس کے
دھوکے میں آ گئے؟ ۴۸ کیا ہم سرداروں اور فریسیوں میں سے بھی کوئی اُس پر ایمان لایا؟ ۴۹ مگر نا سمجھ
لوگ اُس کے پیچھے چل پڑتے ہیں جو شریعت سے واقف نہیں۔ یہ لعنتی ہیں۔ ۵۰ نیکُدیمُسؔ ایک
سردار جو یسُوعؔ سے مل چُکا تھا اُٹھ کر بولا۔ ۵۱ کیا ہماری شریعت کے مطابق کسی کو سُنے بغیر مُجرم

ٹھہرانا جائز ہے؟ ۵۲ اُنہوں نے اُسے جواب دیا کہ کیا تُو بھی گلیلیؔ ہے؟ کلام میں سے دیکھ کہ کوئی نبی
گلیلؔ میں سے نہیں آئے گا۔ ۵۳ اِس کے بعد سب اُٹھ کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

بدفعلی میں پکڑی گئی عورت:

۸ اِس کے بعد یسُوعؔ زیتونؔ کے پہاڑ پر چلا گیا۔ ۲ صُبح سویرے ہی یسُوعؔ ہیکل میں پھر واپس
آیا اور جلد ہی بُہت سے لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ اُنہیں بیٹھ کر تعلیم دینے لگا۔
۳ وہ اُنہیںتعلیم دے رہا تھا کہ فقیہ اور فریسی ایک عورت کو پکڑ کر اُس کے پاس لائے جو بدفعلی کرتے
ہوئے پکڑی گئی تھی اور اُسے لوگوں کے بیچ میں کھڑا کر دیا۔ ۴ اور یسُوعؔ سے کہا کہ اَے اُستاد! یہ
عورت بدفعلی کرتے ہوئے پکڑی گئی ہے۔ ۵ مُوسیٰ کی شریعت میں ایسی عورت کو سنگسار کرنے
کو کہا گیا ہے۔ تُو کیا کہتا ہے؟ ۶ وہ اِس کوشش میں تھے کہ کسی طرح یسُوعؔ کو اُس کی باتوں میں پھنسا
کر اُس کے خلاف استعمال کر سکیں۔ لیکن یسُوعؔ زمین پر بیٹھ کر اپنی اُنگلی سے کچھ لکھنے لگا۔ ۷ وہ
اُس سے جواب مانگتے رہے۔ تب یسُوعؔ نے سر اُٹھا کر اُن سے کہا، ”تُم میں سے جس نے کبھی گُناہ
نہیں کیا وہی اِس عورت کو پہلا پتھر مارے۔“ ۸ اور پھر جُھک کر زمین پر لکھنے لگا۔ ۹ سب الزام
لگانے والوں یہ سُن کر کیا بڑے کیا چھوٹے وہاں سے چلے گئے۔ صرف یسُوعؔ لوگوں کے درمیان
اکیلا رہ گیا اور وہ عورت بھی۔ ۱۰ تب یسُوعؔ نے سیدھا کھڑا ہو کر کہا، ”اَے عورت! تُجھ پر الزام
لگانے والے کہاں گئے؟ کیا کسی ایک نے بھی تُجھے مُجرم نہیں ٹھہرایا؟ ۱۱ عورت نے جواب دیا
’نہیں‘ اَے خُداوند! ۔ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، ”میں بھی تُجھے مُجرم نہیں ٹھہراتا۔ جا! پھر گُناہ نہ
کرنا۔“

یسُوعؔ دُنیا کا نور:

۱۲ یسُوعؔ پھر لوگوں کو تعلیم دینے لگا اور کہا، "میں دُنیا کا نُور ہوں، جو میرے پیچھے چلتا ہے کبھی
اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نُور پائے گا۔" ۱۳ فریسیوں نے اُسے جواب دیا، تُو تو اپنی گواہی
خُود ہی دیتا ہے۔ تیری گواہی سچی نہیں۔ ۱۴ یسُوعؔ نے کہا، "اگرچہ میں اپنی گواہی خُود ہی دیتا ہوں
تو بھی میری گواہی سچی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جاتا ہوں۔ لیکن
تُم نہیں جانتے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جاتا ہوں۔ ۱۵ "تُم دُوسروں کا فیصلہ انسانی معیار
سے کرتے ہو۔ میں کسی کا فیصلہ نہیں کرتا۔

۱۶ "اگر میں فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ بالکل درُست ہو گا کیونکہ میں اکیلا نہیںمیرا باپ بھی
میرے ساتھ ہے جس نے مُجھے بھیجا۔ ۱۷ "تُمہاری اپنی شریعت یہ کہتی ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی
مل کر سچی ہوتی ہے۔ (اِستِثنا ۱۹: ۱۵)۔ ۱۸ "ایک گواہ میں ہوں اور دُوسرا میرا باپ جس نے مُجھے
بھیجا ہے۔" ۱۹ اُنہوں نے پُوچھا کہ تُمہارا باپ کہاں ہے؟ ۔ یسُوع نے جواب دیا، "تُم نہ مُجھے
جانتے ہو نہ میرے باپ کو۔ اگر تُم مُجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے۔" ۲۰ اُس نے یہ باتیں
ہیکل میں تعلیم دیتے وقت اُس جگہ کہیں جہاں ہدیے اور نذرانے جمع کیے جاتے ہیں۔ اور کسی نے
اُسے نہیں پکڑا کیونکہ اُس کا وقت نہ آیا تھا۔

۲۱ یسُوعؔ نے پھر کہا، "میں جاتا ہوں، تُم مُجھے ڈھونڈو گے مگر اپنے گُناہوں میں مرو گے جہاں
میں جاتا ہوں تُم وہاں نہیں آسکتے۔"

۲۲ اِس پر یہودی کہنے لگے کیا وہ خُودکشی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ جو کہتا ہے جہاں میں جاتا ہوں
تُم نہیں آسکتے۔ ۲۳ یسُوعؔ نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا، "تُم نیچے کے ہو میں اُوپر کا ہوں۔

تُمہارا تعلق اِس دُنیا سے ہے میرا تعلق اِس دُنیا سے نہیں۔ ۲۴ "اِس لیے میں نے کہا کہ تُم اپنے
گُناہوں میں مروگے اگر تُم میرا یقین نہیں کرتے کہ 'میں وہی ہوں' (خروج ۱۴:۳) تو تُم ضرور مرو
گے۔"

۲۵ اُنہوں نے پُوچھا کہ پھر تُو کون ہے؟۔ یسُوعؔ نے جواب دیا، "میں وہی ہوں جو میں شروع
سے بتاتا آیا ہوں۔ ۲۶ "مُجھے تمہارے بارے میں بُہت کُچھ کہنا ہے اور تُمہیں مُجرم ٹھہرنا ہے۔ لیکن
جس نے مُجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے اور جو کُچھ میں اُس سے سُنتا ہوں وہی دُنیا سے کہتا ہوں۔"
۲۷ وہ یہ نہ سمجھے کہ یسُوع اُنہیں اپنے آسمانی باپ کے بارے میں بتاتا ہے۔ ۲۸ یسُوعؔ نے اُن سے
کہا، "جب تُم اِبنِ آدم کو صلیب پر چڑھاؤ گے تب تُم جانوگے کہ وہ 'میں ہوں' تب تُم جانوگے
کہ میں خُود سے کُچھ نہیں کرتا اور وہی کہتا ہوں جو باپ مُجھے سِکھاتا ہے ۲۹ "جس نے مُجھے بھیجا وہ
میرے ساتھ ہے اُس نے مُجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کرتا ہوں جس سے وہ خُوش
ہوتا ہے۔" ۳۰ یہ باتیں سُن کر بُہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔

سچائی تُمہیں آزاد کرے گی:

۳۱ یسُوعؔ نے اُن یہودیوں کو جو اُس پر ایمان لائے تھے کہا، "اگر تُم میری تعلیم پر قائم رہے تو
میرے سچے شاگرد ٹھہروگے۔

۳۲ "تب تُم سچائی کو جانوگے اور سچائی تُم کو آزاد کرے گی۔" ۳۳ اُنہوں نے یسُوع کو جواب
دیا کہ ہم تو ابرہامؔ کی اَولاد ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے۔ اِس سے تیرا کیا مطلب ہے کہ
'تُم آزاد کیے جاؤ گے'؟ ۳۴ یسُوعؔ نے اُن کو جواب دیا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں جو گُناہ کرتا ہے وہ
گُناہ کا غلام ہے۔ ۳۵ "غلام اپنے مالک کے گھر میں ہمیشہ نہیں رہتا۔ لیکن بیٹا ہمیشہ اپنے باپ کے

گھر میں رہتا ہے۔ ۳۶ ”پس اگر بیٹا تُمہیں آزاد کرے تو تُم واقعی آزاد ہو گے۔ ۳۷ ”میں جانتا ہوں
کہ تُم ابرہامؔ کی اَولاد ہوتو بھی تُم میں سے کچھ مُجھے مارنے کی کوشش میں ہیںکیونکہ تُمہارے دلوں میں
میرا کلام جگہ نہیں پاتا۔ ۳۸ ”جو کچھ میرے باپ نے مُجھے دکھایا ہے میں وہی کہتا ہوں اور تُم وہی
کرتے جو تُمہارے باپ نے تُمہیں بتایا ہے۔“ ۳۹ اُنہوں نے کہا، ہمارا باپ تو ابرہامؔ ہے۔ یسوعؔ
نے جواب دیا، ”اگر تُمہارا باپ ابرہامؔ ہوتا تو تُم اُس جیسے کام کرتے۔
۴۰ ”میں تُمہیں وہی سچائی بتاتا ہوں جو مَیںنے خُدا سے سُنی اور تُم مُجھے مارنے کی کوشش میں لگے
ہو۔ ابرہامؔ نے کبھی ایسا کام نہیں کیا۔ ۴۱ ”تُم اپنے باپ کے سے کام کرتے ہو“۔ تب اُنہوں
نے جواب دیا کہ ہم حرام زادے نہیںہمارا ایک ہی باپ ہے یعنی خُدا۔ ۴۲ یسُوعؔ نے جواب میں
کہا، ”اگر خُدا تُمہارا باپ ہوتا تو تُم مُجھ سے محبت رکھتے۔ کیونکہ میں خُدا ہی سے نکل کر آیا ہوں۔
میں اپنے آپ سے نہیں آیا بلکہ اُسی نے مُجھے بھیجا ہے۔ ۴۳ ”تُم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے؟ اِس
لیے کہ تُم میری باتیں قبول نہیں کرسکتے۔ ۴۴ ”تُم اپنے باپ ابلیس کی اَولاد ہو اور اُس جیسے کام کرنا
پسند کرتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خُونی ہے اور سچائی سے نفرت کرتا ہے بلکہ اُس میں سچائی ہے
ہی نہیں۔ وہ ایسے ہی جھوٹ بولتا ہے جیسا وہ خُود ہے۔ کیونکہ وہ جُھوٹا ہے بلکہ جھُوٹوں کا باپ
ہے۔ ۴۵ ”چونکہ میں سچ بولتا ہوں تُم میرا یقین نہیں کرتے۔ ۴۶ ”تُم میں سے کون مُجھ پر گُناہ ثابت
کرتا ہے؟ اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے؟ ۴۷ ”جو کوئی خُدا سے ہے وہ خُدا کی
باتیں خُوشی سے سُنتا ہے۔ تُم اِس لیے نہیں سُنتے کیونکہ خُدا سے نہیں۔“ ۴۸ یہودیوں نے جواب
میں کہاکہ کیا ہم ٹھیک نہیں کہتے کہ تُوسامری ہے اور تُجھ میں بدرُوح ہے۔ ۴۹ یسُوعؔ نے کہا، ”مُجھ
میں تو بدرُوح نہیں لیکن میں اپنے باپ کو عزت دیتا ہوں اور تُم میری بے عزتی کرتے ہو۔

۵۰ "میں اپنے لیے جلال نہیں چاہتا مگر ایک ہے جو چاہتا ہے کہ مُجھے جلال دے یعنی خُدا اور
وہی فیصلہ کرے گا۔ ۵۱ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں جو میری تعلیم پر عمل کرے گا ابدتک کبھی نہیں
مرے گا۔" ۵۲ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ اَب ہم جان گئے کہ تُجھ پر بدرُوح کا قبضہ ہے۔ ابرہامؔ
اور باقی نبی مر گئے اور تُو کہتا ہے جو تیری تعلیم پر عمل کرے گا کبھی نہیں مرے گا۔ ۵۳ کیا تُو ہمارا
باپ ابرہامؔ سے بڑا ہے جو مر گیا اور نبی بھی مر گئے؟ ۔ تُو اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے؟ ۵۴ یسُوعؔ نے
جواب دیا، "اگر میں خُود سے اپنی بڑائی کروں تو اُس کی کچھ حقیقت نہیں لیکن میری بڑائی میرا باپ
کرتا ہے جسے تُم اپنا خُدا کہتے ہو۔ ۵۵ "تُم اُسے نہیں جانتے مگر میں جانتا ہوں اگر کہوں کہ میں اُسے
نہیں جانتا تو تُم سے بھی بڑا جھوٹا ہوں گا۔ میں اُسے جانتا ہوں اور اُس کے کلام پر عمل کرتا ہوں۔
۵۶ "تُمہارا باپ ابرہامؔ خُوشی سے میرے آنے کا مُنتظر تھا چنانچہ اُس نے دیکھا اور خُوش ہوا۔"
۵۷ اُنہوں نے یسُوعؔ سے کہا کہ تُو ابھی پچاس سال کا بھی نہیں ہوا تو پھر تُو نے ابرہام کو کیسے
دیکھ لیا؟

۵۸ یسُوعؔ نے اُن کو جواب میں کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں اِس سے پہلے کہ ابرہامؔ پیدا ہوا
'میں ہوں۔" ۵۹ اِس پر اُنہوں نے اُسے مارنے کے لیے پتھر اُٹھائے مگر یسُوع چھپ کر ہیکل سے
نکل گیا۔

پَیدائشی اندھے کی شفا:

۹ راستے میں چلتے ہوئے یسُوعؔ نے ایک آدمی کو دیکھا جو پَیدائشی اندھا تھا۔ ۲ اُس کے
شاگردوں نے اُس سے پُوچھا: اَے ربّی! یہ آدمی کیوں اندھا پیدا ہوا؟ کیا یہ اِس کا اپنا گُناہ
تھا یا اِس کے ماں باپ کا؟ ۳ یسُوعؔ نے جواب دیا، "یہ نہ اِس کے اپنے گُناہ اور نہ اِس کے ماں

باپ کے گُناہ کی وجہ سے ہے۔ بلکہ اِس لیے کہ خُدا کی قُدرت اِس سے ظاہر ہو۔ ۴ "جس نے مُجھے
بھیجا مُجھے اُس کے کام کو دِن ہی دِن میں کرنا ضرور ہے کیونکہ وہ رات آرہی ہے جس میں کوئی کام
نہیں کر سکے گا۔ ۵ "لیکن میں جب تک دُنیا میں ہوں دُنیا کا نُور ہوں۔" ۶ یہ کہہ کر یسُوعؔ نے زمین پر
تھُوکا اور مٹّی گیلی کی اور اُس کا لیپ اندھے کی آنکھوں پر لگایا۔ ۷ اور اُسے کہا: "جا کر سِیلُومؔ کے
حوض میں [جس کا ترجمہ ہے 'بھیجا ہوا'] دھولے۔ جب اُس نے جا کر دھویا تو اُس کی نظر بحال ہو
گئی۔ ۸ اُس کے پڑوسی اور وہ لوگ جو اُسے جانتے تھے ایک دُوسرے سے کہنے لگے، کیا یہ وہی نہیں
جو بیٹھا بھیک مانگتا تھا۔ ۹ کچھ نے کہا کہ یہ وہی ہے اور کچھ نے کہا کہ نہیں یہ اُس کا ہم شکل ہے۔
مگر وہ آدمی کہتا رہا کہ میں وہی ہوں۔ ۱۰ اِس پر اُنہوں نے اُس سے پُوچھا کہ تُو پھر تیری آنکھیں کیسے
ٹھیک ہوئیں؟ ۱۱ اُس نے بتایا کہ ایک شخص یسُوعؔ نے مٹّی گیلی کر کے میری آنکھوں پر لگائی اور
مُجھے سِیلُومؔ کے حوض میں دھونے لینے کو کہا۔ بس میں نے اپنی آنکھوں کو دھویا اور اَب میں دیکھ
سکتا ہوں۔ ۱۲ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا وہ اَب کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا مُجھے نہیں پتا۔
۱۳ وہ اُس کو جو اندھا تھا فریسیوں کے پاس لے گئے۔ ۱۴ جس دِن یسُوعؔ نے مٹّی گیلی کر کے
اندھے کو ٹھیک کیا تھا وہ سبت کا دِن تھا۔ ۱۵ فریسیوں نے بھی اُس سے پُوچھا کہ تیری آنکھیں کیسے
ٹھیک ہوئیں۔ اُس نے اُنہیں بھی یہ ہی بتایا کہ اُس نے میری آنکھوں پر گیلی مٹّی لگائی اور جب میں
نے اُسے دھویا تو میں دیکھنے لگا۔ ۱۶ کچھ فریسیوں نے کہا، یہ شخص خُدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا
کیونکہ سبت کے دِن کام کرتا ہے۔ مگر کچھ نے کہا کہ ایک گُنہگار کیسے ایسا مُعجزہ دکھا سکتا ہے؟ یوں
اُن میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ۱۷ اُنہوں نے پھر اُس آدمی سے جو اندھا تھا پُوچھا کہ جس نے تیری
آنکھیں ٹھیک کی ہیں تُو اُس کے حق میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ وہ نبی ہے۔ ۱۸ لیکن

یہودیوں نے یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ وہ آدمی پہلے اندھا تھا اور اب دیکھنے لگا ہے۔ اُنہوں نے
اُس کے ماں باپ کو بُلا بھیجا۔ ۱۹ اور اُن سے پُوچھا کہ کیا یہ تُمہارا بیٹا ہے جو پیدایشی اندھا تھا؟ اب
وہ کیوں کر دیکھتا ہے؟ ۲۰ اُس کے ماباپ نے جواب دیا کہ ہاں! ہم جانتے ہیںیہ ہمارا بیٹا ہے جو
اَندھاپیدا ہوا۔ ۲۱ مگریہ نہیں جانتے کہ یہ اَب کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ یہ جانتے ہیں کس نے اِس
کو ٹھیک کیا ہے۔ اِسی سے پُوچھو وہ اَب سمجھدار ہو گیا ہے۔ وہ خُود تُمہیں بتائے گا۔ ۲۲ اُنہوں نے
یہ بات یہودیوں کے ڈر سے کہی تھی کیونکہ وہ اعلان کر چُکے تھے کہ اگر کوئی یسُوعؔ کو مسیح کہے گا تو
اُسے عبادت خانہ سے نکال دیا جائے گا۔ ۲۳ اِسی لیے اُس کے ماباپ نے جو اَندھا تھا کہا کہ یہ
خُود سمجھ دار ہے اِسی سے پُوچھو۔ ۲۴ لہٰذا فریسیوں نے اُسے دوسری بار بُلا کر کہا کہ اِس بات کے
لیے خُدا کر تمجید کر! ہم تو جانتے ہیں کہ وہ شخص، یسُوعؔ، گنہگار ہے۔ ۲۵ اُس نے جواب دیا کہ میں
نہیں جانتا کہ وہ گُنہگار ہے۔ ہاں! یہ جانتا ہوں کہ میں پہلے دیکھ نہیں سکتا تھا مگر اَب دیکھتا ہوں۔
۲۶ پھر اُنہوں نے پُوچھا کہ اُس نے کیا کیا؟ کس طرح سے تیری آنکھیں ٹھیک کیں۔ ۲۷ اُس نے
جواب دیا کہ میں نے پہلے بھی تُمہیں بتایا ہے اور تُم سُنتے ہی نہیں۔ کیا تُم بھی اُس کے شاگرد ہونا
چاہتے ہو؟ ۲۸ اُنہوں نے اُسے بُرا بھلا کہتے ہوئے کہا کہ تُم ہی اُس کے شاگرد بنو۔ ہم تو مُوسیٰؔ کے
شاگرد ہیں۔ ۲۹ ہم جانتے ہیں کہ مُوسیٰؔ سے تو خُدا نے کلام کیا۔ مگر یہ شخص کہاںسے آیا ہے ہم نہیں
جانتے۔ ۳۰ اِس پر اُس نے جواب دیا کہ یہ تو بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ تُم نہیں جانتے کہ وہ کہاں
سے آیا جبکہ اُس نے میری آنکھیں ٹھیک کی ہیں۔ ۳۱ ہم جانتے ہیں کہ خُدا گُنہگاروں کی نہیں سُنتا مگر
جو خُدا سے ڈرتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے وہ اُس کی سُنتا ہے۔ ۳۲ ہم نے کبھی نہیں سُنا
کہ کسی نے اِس سے پہلے پیدایشی اندھے کو ٹھیک کیا ہو۔ ۳۳ اگر یہ شخص خُدا کی طرف سے نہ ہوتا تو

کُچھ نہ کرسکتا۔ ۳۴ اُنہوں نے کہا کہ تُو بِالکُل گُناہوں میں پیدا ہوا ہے تو ہمیں کیا سِکھاتا ہے۔ یہ کہہ کر
اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا۔
۳۵ جب یسُوعؔ نے یہ سُنا کہ اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا تو اُس سے مل کر کہا، "کیا تُو خُدا کے
بیٹے پر ایمان لاتا ہے؟" ۳۶ اُس نے یسُوعؔ سے پوچھا اَے خُداوند مُجھے بتا وہ کون ہے؟ تاکہ میں اُس
پر ایمان لاؤں؟ ۳۷ یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "تُو نے اُسے دیکھ لیا ہے اور وہی تُجھ سے باتیں کر
رہا ہے۔" ۳۸ اُس نے جواب دیا، ہاں! خُداوند میں ایمان لاتا ہوں۔ اور اُس نے اُسے سجدہ کیا۔
۳۹ یسُوعؔ نے کہا، "میں اِس دُنیا میں عدالت کرنے آیا ہوتا کہ جو اَندھے ہیں وہ دیکھیں اور جو سمجھتے
ہیں کہ دیکھ سکتے ہیں وہ جان جائیں کہ اَندھے ہیں۔" ۴۰ یہ سُن کر وہاں کھڑے کُچھ فریسیوں نے اُس
سے کہا کیا تو ہمیں اَندھا کہتا ہے؟ ۴۱ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "اگر تُم اَندھے ہوتے تو اپنے آپ
میں مُجرم نہ ٹھہرتے اَب چونکہ تُم دعوٰی کرتے ہو کہ دیکھتے ہو اِس لیے تُمہارا جُرم تُم پر ثابت ہوا۔"

اچھا چرواہا:

۱۰ یسُوعؔ نے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا جو کوئی بھیڑخانہ میں دروازے سے داخل نہیں ہوتا
بلکہ دیوار پھاند کر آتا ہے چور اور ڈاکو ہے۔
۲ "لیکن جو دروازے سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ ۳ "چوکیدار اُس کے لیے
دروازہ کھولتا ہے اور بھیڑیں اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ وہ اپنی ہر ایک بھیڑ کو اُس کے نام سے بُلاتا
اور اُنہیں باہر لے جاتا ہے۔ ۴ "اپنی بھیڑوں کو باہر نکال کر اُن کے آگے آگے چلتا ہے اور وہ اُس
کے پیچھے چلنے لگتی ہیں کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ ۵ "وہ کسی اجنبی کے پیچھے نہیں جائیں گی

بلکہ اُس سے دُور بھاگیں گی کیونکہ وہ کسی اجنبی کی آواز کو نہیں پہچانتیں۔" ۶ جنہوں نے یسُوعؔ کی یہ
تمثیل سُنی وہ نہیں سمجھ سکے کہ اُس کا مطلب کیا ہے۔

۷ یسُوعؔ نے اُن کو سمجھانے کے لیے کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں
ہوں۔ ۸ "وہ سب جو مُجھ سے پہلے آئے چور اور ڈاکو تھے اِس لیے بھیڑوں نے اُن کی نہ سُنی کیونکہ
وہ اُن کی آواز نہیں پہچانتیں۔ ۹ "دروازہ میں ہوں جو بھی مُجھ سے گُزر کر آتا ہے نجات پائے گا۔
اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارہ پائے گا۔ ۱۰ "چور آتا ہے چُرانے، مارنے اور برباد کرنے۔
میں آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت کی زندگی پائیں۔ ۱۱ "اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا اپنی
بھیڑوں کے لیے جان قربان کرتا ہے۔ ۱۲ "تنخواہ پر رکھا ہوا نوکر چرواہا نہیں ہوتا کیونکہ جن بھیڑوں
کی حفاظت کے لیے اُسے رکھا ہے وہ اُس کی اپنی نہیں۔ اِس لیے بھیڑئے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں
کو چھوڑ کے بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا اُن پر حملہ کر کے اُنہیں نقصان پہنچاتا اور بھگا دیتا ہے۔
۱۳ "اِس لیے کہ وہ مزدور ہے اور اُسے بھیڑوں کی فکر نہیں۔ ۱۴ "میں اچھا چرواہا ہوں کیونکہ جس
طرح باپ مُجھے جانتا ہے اور میں باپ کو۔"

۱۵ "اِسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مُجھے جانتی ہیں۔ اور میں اپنی
بھیڑوں کے لیے جان دیتا ہوں۔

۱۶ "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس گلّہ کی نہیں۔ ضرور ہے کہ میں اُنہیں بھی لے کر آؤں۔
وہ میری آواز سُنیں گی، پھر ایک ہی گلّہ ہو گا اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔ ۱۷ "میرا باپ مُجھ سے اِس
لیے محبت کرتا ہے کیونکہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ پھر اُسے لے لوں۔

۱۸ "کوئی میری زندگی مُجھ سے نہیں لے سکتا بلکہ میں خُود اپنی مرضی سے اِسے دیتا ہوں۔ مُجھے
اپنی زندگی دینے کا بھی اختیار ہے اور اُسے واپس لینے کا بھی اختیار ہے اور اِس کا حُکم میرے باپ
نے مُجھے دیا ہے۔"

۱۹ یسُوعؔ کی اِن باتوں سے یہودیوں میںایک بار پھر اختلاف پیدا ہو گیا۔ ۲۰ اُن میں سے بہتوں
نے کہا یہ شخص تو بدرُوح گرفتہ ہے۔ اِس کا دماغ بھی خراب ہے ہم اُس کی کیوں سُنیں! ۲۱ جبکہ
دُوسروں کا کہنا تھا کہ ایک بدرُوح گرفتہ شخص ایسی باتیں نہیں کر سکتا کیا بدرُوح اندھی آنکھیں کھول
سکتی ہے۔

یسُوعؔ کو رَد کیا جانا:

۲۲ سردیوں کے موسم میں ہیکل کو مخصوص کرنے کی عید، عہدِ تجدید جسے "حنوکا" کہتے ہیں آئی اور
یسوعؔ یروشلیمؔ میں تھا۔ ۲۳ یسُوعؔ ہیکل میں سُلیمانی برآمدہ میں چہل قدمی کر رہا تھا۔ ۲۴ یہودی اُس
کے گرد جمع ہو کر پُوچھنے لگے کہ تُو کب تک ہمیں اُلجھن میں رکھے گا؟ اگر تُو مسیح ہے تو ہمیں صاف
صاف بتا دے۔ ۲۵ یسُوعؔ نے جواب دیا، "میں نے تُمہیں بتا دیا مگر تُم میرا یقین نہیں کرتے۔ جو کام
میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں۔ ۲۶ "تُم میرا یقین اِس لیے نہیں کرتے
کیونکہ تُم میری بھیڑیں نہیں۔

۲۷ "میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں اور میں اُنہیں جانتا ہوںاور وہ میرے پیچھے آتی ہیں۔
۲۸ "میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں۔ وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور نہ ہی کوئی اُنہیں میرے ہاتھ
سے چھین سکے گا۔ ۲۹ "اُنہیںمیرے باپ نے جو سب سے بڑا ہے، مُجھے دیا ہے۔ کوئی بھی اِس
قابل نہیں کہ اُنہیں میرے باپ کے ہاتھ سے چھین سکے۔ ۳۰ "میں اور باپ ایک ہیں۔" ۳۱ ایک

دفعہ پھر یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لیے پتھر اُٹھا لیے۔ ۳۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "میں
نے باپ کے حُکم سے بہت سے اچھے کام کیے۔ تُم مُجھے کس کام کے لیے سنگسار کرتے ہو؟"
۳۳ اُنہوں نے جواب میں کہا کہ تیرے اچھے کاموں کی وجہ سے نہیں بلکہ تیرے کُفر کی وجہ سے کیونکہ
تو انسان ہوکر خُدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ۳۴ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا، "کیا یہ تُمہاری اپنی
شریعت میں نہیں لکھا کہ 'میں نے کہا تُم خُدا ہو؟ (زبور۸۲: ۶) ۳۵ "کلام میں انہیں خُدا کہا گیا جنہیں
خُدا کا کلام ملا اور ہم جانتے ہیں کہ خُدا کا کلام بدل نہیں سکتا۔ ۳۶ ' ' اور جب میں اپنے آپ کو خُدا
کا بیٹا کہتا ہوں تو تُم اِسے کُفر کیوں کہتے ہو؟ کیونکہ میں تو وہ ہوں جسے باپ نے مُقدس کرکے دُنیا میں
بھیجا۔ ۳۷ "اگر میں اپنے باپ کے کام نہ کروں تو میرا یقین نہ کرو۔ ۳۸ "اگر میں اُس کے کام کرتا
ہوں تو چاہے میرا یقین نہ کرو پر اُن مُعجزات کا ہی یقین کرو جو میں کرتا ہوں۔ تاکہ تُم جان سکو کہ باپ
مُجھ میں ہے اور میں باپ میں۔" ۳۹ اُنہوں نے پھر اُسے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ اُن کے ہاتھ
سے نکل گیا۔

۴۰ تب یسُوعؔ یردنؔ کے پار چلا گیا جہاں یُوحنّاؔ بپتسمہ دیا کرتا تھا اور وہاں ہی رہا۔ ۴۱ بہت سے
لوگ اُس کے پاس آتے اور کہتے تھے کہ یُوحنّاؔ نے کوئی مُعجزہ تو نہیں کیا مگر جو کچھ یسُوعؔ کے بارے
میں کہا سچ تھا۔ ۴۲ اور بہت لوگ اُس پر ایمان لائے۔

لعزرؔ کی موت:

۱۱ لعزرؔ نام ایک شخص بیت عِنیاہؔ کے گاؤں میں اپنی بہنوں مریمؔ اور مارتھاؔ کے ساتھ رہتا
تھا۔ ۲ یہ وہی مریمؔ تھی جس نے خُداوند کے پاؤں پر عطر ڈالا اور اپنے بالوں سے
اُنہیں پُونچھا تھا۔ اِسی کا بھائی لعزرؔ بیمار تھا۔ ۳ اُس کی بہنوں نے یسُوعؔ کے پاس پیغام بھیجا کہ

اَے خُداوند! تیرا دوست جس سے تُو محبت رکھتا ہے بُہت بیمار ہے۔ ۴ جب یسُوعؔ کو یہ خبر ملی
تو اُس نے کہا، "یہ بیماری موت کے لیے نہیں بلکہ خُدا کے جلال کے لیے ہے تاکہ خُدا کے بیٹے کو
جلال ملے۔" ۵ یسُوعؔ مرتھاؔ، مریمؔ اور لعزرؔ سے محبت رکھتا تھا۔ ۶ مگر وہ دو دِن تک وہیں ٹھہرا رہا
جہاں تھا۔ ۷ آخر کار اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، "آؤ واپس یہُودیہ ؔچلیں۔" ۸ شاگردوں نے
اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اَے ربّی! ابھی تو کچھ دِن پہلے یہُودیہ ؔمیں یہُودی تُجھے سنگسار کرنے
کو تھے تُو پھر وہاں جانا چاہتا ہے۔ ۹ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "دِن میں بارہ گھنٹے ہوتے ہیں۔ جو
شخص دِن کی روشنی میں چلتے ہیں وہ ٹھوکر نہیں کھاتے کیونکہ دُنیا کی روشنی میں اُنہیں سب نظر آتا
ہے۔ ۱۰ "لیکن اگر کوئی رات کو چلے تو روشنی نہ ہونے کے باعث ٹھوکر کھائے گا۔" ۱۱ یہ کہنے
کے بعد اُس نے شاگردوں سے کہا، "ہمارا دوست لعزرؔ سو گیا ہے میں اُسے جگانے جاتا ہوں۔"
۱۲ اِس پر اُس کے شاگردوں نے کہا کہ اگر سوتا ہے تو بچ جائے گا۔ ۱۳ یسُوعؔ نے لعزرؔ کی موت
کے بارے میں کہا تھا اور وہ سمجھے کہ آرام کی نیند سو رہا ہے۔ ۱۴ تب یسُوعؔ نے اُنہیں صاف بتایا کہ،
"لعزرؔ مر چُکا ہے۔ ۱۵ "میں تُمہاری وجہ سے خُوش ہوں کہ میں وہاں نہیں تھا تاکہ تُم ایمان لاؤ۔ آؤ!
اُس کے پاس چلیں۔"
۱۶ تب توماؔ جسے توامؔ کہتے ہیں اُس نے باقی شاگردوں سے کہا کہ آؤ! ہم بھی چلیں اِس کے ساتھ
مرنے کے لیے۔

یسُوعؔ بیت عنیاہؔ میں:

۱۷ بیت عنیاہؔ پہنچ کر یسُوعؔ کو پتا چلا کہ لعزرؔ کو مرے چار دِن ہو گئے ہیں اور وہ اپنی قبر میں ہے۔
۱۸ بیت عنیاہؔ یروشلیِمؔ سے تقریباً دو میل دُور ہے۔ ۱۹ اور بُہت سے یہُودی مریمؔ اور مرتھاؔ کو اُن

کے بھائی کی موت پر تسلی دینے آئے ہوئے تھے۔ ۲۰ جب مرتھاؔ کو پتا چلا کہ یسُوعؔ آیا ہے تو وہ اُسے
ملنے گئی۔ مگر مریمؔ گھر پر ہی رہی۔ ۲۱ مرتھاؔ نے خُداوند سے کہا، خُداوند اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ
مرتا۔ ۲۲ مگر اَب بھی میں جانتی ہوں کہ تُو جو کچھ خُدا سے مانگے گا وہ تُجھے دے گا۔ ۲۳ یسُوعؔ نے اُس
سے کہا، "تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔"

۲۴ مرتھاؔ نے کہا ہاں! میں جانتی ہوں وہ آخری دن قیامت پر جی اُٹھے گا۔ ۲۵ یسُوعؔ نے کہا،
"قیامت اور زندگی میہوں جو مُجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مر بھی جائے تو بھی زندہ رہے گا۔ ۲۶ "اور جو
زندہ ہے اور مُجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہیں مرے گا۔ کیا تُو اِس پر ایمان رکھتی ہے؟ ۲۷ اُس نے
کہا، ہاں خُداوند! میں ایمان رکھتی ہوں کہ تُو خُدا کا بیٹا مسیح ہے جسے دُنیا میں آنا تھا۔ ۲۸ ان باتوں کے
بعد وہ گھر واپس گئی اور مریمؔ کو ایک طرف بُلا کر کہا کہ اُستاد آگیا ہے اور تُجھ سے ملنا چاہتا ہے۔
۲۹ مریمؔ یہ سُن کر فوراً اُس کے پاس گئی۔ ۳۰ یسُوعؔ ابھی گاؤں میں داخل نہیں ہوا تھا۔ گاؤں سے
باہر اُسی جگہ پر تھا جہاں مرتھاؔ اُس سے ملی تھی۔ ۳۱ وہ لوگ جو گھر میں مریمؔ کو تسلی دینے کے لیے
بیٹھے تھے اُسے باہر جاتے دیکھا تو اُس کے پیچھے چل پڑے۔ اُن کا خیال تھا کہ وہ قبر پر رونے کے
لیے جاتی ہے۔ ۳۲ جب مریمؔ یسُوعؔ کے پاس پہنچی تو اُسے دیکھتے ہی اُس کے پاؤں میں گر کر اُسے
سجدہ کیا اور کہا، خُداوند! اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔ ۳۳ جب یسُوعؔ نے اُسے اور اُس کے
ساتھ لوگوں کو روتے دیکھا تو روح میں نہایت رنجیدہ ہوا۔ ۳۴ اُس نے اُن سے پُوچھا "تُم نے اُسے
کہاں رکھا ہے؟" اُنہوں نے جواب دیا اَے خُداوند! ہمارے ساتھ چل کر دیکھ لے۔ ۳۵ یسُوعؔ
رونے لگا۔ ۳۶ جو یہودی وہاں کھڑے تھے یہ دیکھ کر کہنے لگے، دیکھو یہ لعزرؔ کو کیسا عزیز رکھتا تھا۔

۳۷ لیکن اُن میں سے کچھ نے کہا، اِس نے اَندھے کی آنکھیں کھولیں، کیا یہ لعزؔر کو موت سے نہیں
بچا سکتا تھا۔

لعزؔر کا زندہ ہونا:

۳۸ یسُوعؔ قبر پر پہنچا تو بُہت غم زدہ تھا۔ وہ ایک غار تھی جس کے مُنہ پر ایک بڑا پتھر رکھا تھا۔
۳۹ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "قبر کے مُنہ سے پتھر ہٹا دو۔" لیکن مرتھاؔ جو لعزؔر کی بہن تھی نے کہا،
خُداوند اسے مرے چار دن ہو گئے ہیں اَب تو اِس سے بدبو آتی ہو گی۔ ۴۰ یسُوعؔ نے جواب میں کہا،
"کیا میں نے تُجھے نہیں کہا تھا کہ اگر تُو ایمان لائے گی تو خُدا کا جلال دیکھے گی؟" ۴۱ اِس پر اُنہوں نے
قبر کے مُنہ سے پتھر کو ہٹا دیا۔ تب یسُوعؔ نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا، "اَے باپ میں تیرا شُکر
کرتا ہوں کہ تُو نے میری سُن لی۔ ۴۲ "تُو تو ہمیشہ میری سُنتا ہے تو بھی میں نے اِس لیے یہ کہا تاکہ یہ
لوگوں کا جو یہاں کھڑے ہیں ایمان لائیں کہ تُو نے مُجھے بھیجا ہے۔" ۴۳ اِس دُعا کے بعد یسُوعؔ نے
بلند آواز سے کہا، "لعزؔر باہر نکل آ۔" ۴۴ مُردہ قبر سے باہر نکل آیا۔ اُس کے ہاتھ اور پاؤں کفن سے
بندھے ہوئے تھے اور مُنہ رومال میں لپٹا ہوا تھا۔

یسُوعؔ کے قتل کا منصُوبہ:

۴۵ بُہت سے یہودی جو وہاں مریمؔ کے ساتھ تھے یہ معجزہ دیکھ کر یسُوعؔ پر ایمان لائے۔ ۴۶ مگر
اُن میں سے کچھ نے فریسیوں کو جا کر بتایا کہ یسُوعؔ نے کیا کیا ہے۔
۴۷ تب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے یہودی صدر عدالت کا اِجلاس بُلا کر کہنے لگے کہ ہم کیا
کر رہے ہیں یہ شخص تو بُہت سے مُعجزے دکھا کر منادی رہا ہے۔ ۴۸ اگر ہم نے اِسی طرح اِس کو
کام کرنے دیا تو سب لوگ اِس پر ایمان لے آئیں گے اور رومی آکر ہیکل اور ہماری قوم دونوں

کو برباد کر دیں گے۔ ۴۹ تب کائِفاؔ نے جو اُس سال سردار کاہن تھا کہا کہ تُم لوگ کُچھ نہیں جانتے۔
۵۰ تمہیں اِس بات کا پتا ہونا چاہیے کہ بجائے اِس کے کہ ساری قوم ہلاک ہو، ایک آدمی لوگوں کی
خاطر مارا جائے۔ ۵۱ اُس نے یہ بات خُود سے نہیںکہی بلکہ اُس سال سردار کاہن ہوتے ہوئے اُس
نے یسُوعؔ کے لیے نبوت کی کہ وہ قوم کے لیے مرے گا۔ ۵۲ صرف یہودی قوم ہی کے لیے نہیں
بلکہ اپنے اُن تمام فرزندوں کو جو دُنیا میں بکھرے ہیں، جمع کر کے ایک کر دے۔ ۵۳ پس اُس دِن
سے وہ یسُوعؔ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنانے لگے۔

۵۴ اِس کے بعد یسُوعؔ نے کُھلے عام یہودیوں میں منادی کرنا بند کر دی اور جنگل کے قریب کے
علاقے افرائیمؔ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ رہنے لگا۔ ۵۵ عیدِ فسح قریب آئی تو بُہت سے لوگ
گاؤں سے یروشلیمؔ گئے تاکہ عید سے پہلے پاک ہونے کی رسم میں شامل ہو سکیں۔ ۵۶ وہ یسُوعؔ کو
یروشلیمؔ میں ڈھونڈنے لگے اور ہیکل میں کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ کیا خیال ہے؟ کیا وہ عیدِ فسح پر
آئے گا؟ ۵۷ کیونکہ سردار کاہن اور فریسیوں نے اِعلان کر رکھا تھا اگر کوئی یسُوعؔ کو دیکھے تو فوراً خبر
دے تاکہ اُسے گرفتار کر سکیں۔

خُداوند یسُوعؔ کا عِطر سے مسح کیا جانا:

۱۲

عیدِ فسح کے چھ دِن بعد یسُوعؔ بیت عنیاہؔ لعزرؔ کے گھر آیا۔ یہ وہی لعزرؔ ہے جسے یسُوعؔ
نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ ۲ وہاں اُنہوں نے یسُوعؔ کے لیے رات کا کھانا تیار
کیا۔ مرتھاؔ خدمت کر رہی تھی اور لعزرؔ یسُوعؔ کے ساتھ کھانا کھانے والوں کے درمیان بیٹھا تھا۔
۳ تب مریمؔ نے آدھے سیر کے قریب ایک قیمتی خالص عطر لے کر یسُوعؔ کے پاؤں پر ڈالا اور اپنے
بالوں سے اُنہیں پُونچھنا شُروع کیا اور سارے گھر میں خُوشبو پھیل گئی۔ ۴ مگر یسُوعؔ کے ایک شاگرد

یہُوداہؔ اسکریوتی جو اُسے پکڑوانے کو تھا یہ دیکھ کر کہنے لگا۔ ۵ اگر یہ عِطر بیچا جاتا تو تین سو دینار وصول
ہوتے جو غریبوں میں بانٹے جا سکتے تھے۔ ۶ اُس نے یہ بات اِس لیے نہیں کی کہ اُسے غریبوں کی
فکر تھی بلکہ اِس لیے کہ چور تھا۔ دراصل وہ خزانچی تھا اور جو پیسے جمع ہوتے تھے اُس میں سے
اپنے استعمال کے لیے کچھ نہ کچھ نکالتا رہتا تھا۔ ۷ یسُوعؔ نے کہا، "اِسے پریشان نہ کرو۔ اِس نے
میرے دفن کی تیاری کے لیے یہ کیا ہے۔ ۸ "غریب لوگ تو ہمیشہ تُمھارے ساتھ رہیں گے مگر میں
ہمیشہ تُمھارے پاس نہیں رہوں گا۔" ۹ جب یہودیو ںکو پتا چلا کہ یسُوعؔ آیا ہے تو وہ اُسے اور لعزرؔ کو
جسے یسُوعؔ نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا ملنے آئے۔ ۱۰ تب یہودی سرداروں نے لعزرؔ کو مار ڈالنے
کا مشورہ کیا۔ ۱۱ کیونکہ اُس کی وجہ سے بُہت سے یہودی اُنہیں چھوڑ کر یسُوعؔ پر ایمان لے آئے
تھے۔

یروشلیمؔ میں خُداوند کا شاہانہ استقبال:

۱۲ اگلے دِن عید منانے یروشلیمؔ میں آئے ہوئے لوگوں کے ہجوم کو پتا چلا کہ یسُوعؔ یروشلیمؔ
میں آرہا ہے۔ ۱۳ تو اُنہوں نے ہاتھوں میں کھجوروں کی ڈالیاں لے کر اُس کے استقبال کے لیے
نکلے۔ اور بلند آواز میں نعرے لگانے لگے 'ہوشعنا ! مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام پر آتا ہے۔
(زبور ۱۱۸: ۲۵۔ ۲۶) اسرائیلؔ کا بادشاہ مبارک ہو۔' ۱۴ یسُوعؔ ایک جوان گدھے پر سوار ہوا جیسا
کہ لکھا ہے:

۱۵ 'اے صیوّنؔ کی بیٹی مت ڈر۔ دیکھ تیرا بادشاہ گدھے کے بچّے پر سوار آرہا ہے'۔ (زکریاہؔ ۹:
۹)

۱۶ اُس کے شاگرد اُس وقت نہ سمجھ سکے جب یہ نبوت پُوری ہوئی مگر جب یسُوعؔ اپنے جلال
میں داخل ہوا تو اُنہیں یاد آیا کہ جو کچھ ہوا اِس نبوت کے مطابق تھا جو اُس کے بارے میں کی گئی۔
۱۷ اِس ہجوم میں بُہت سے لوگوں نے یسُوعؔ کو دیکھا تھا جب اُس نے لعزرؔ کو مُردوں میں سے زندہ
کیا۔ اُنہوں نے یہ خبر ہر طرف پھیلا دی تھی۔ ۱۸ اِس مُعجزے کی وجہ سے بُہت سے لوگ سُن
کر اُس کے استقبال کے لیے نکلے۔ ۱۹ تب فریسی یہ دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم کچھ بھی نہ کر
سکے۔ دیکھو سارا جہان اُس کے پیچھے ہو لیا۔

خُداوند کا اپنی موت کی پیشن گوئی کرنا:

۲۰ کچھ یونانی جو عید منانے یروشلیمؔ میں آئے تھے۔ ۲۱ وہ فلپُّسؔ کے پاس آئے جو گلیلؔ کے
شہر بیت صیدا کا رہنے والا تھا، اور یسُوعؔ سے ملنے کی درخواست کرنے لگے۔ ۲۲ فلپُّسؔ نے اندریاسؔ کو
بتایا اور وہ دونوں یسُوعؔ کو بتانے گئے۔ ۲۳ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا، "اِبنِ آدم کے جلال پانے
کا وقت آگیا ہے۔"

۲۴ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں جب تک گندم کا دانہ زمین میں دفن ہو کر مر نہ جائے اکیلا رہتا
ہے لیکن جب مر جاتا ہے تو بُہت سے دانے پیدا کرتا ہے۔ ۲۵ "جو اِس دُنیا میں اپنی زندگی سے
پیار کرتا ہے وہ اِس کا نقصان اُٹھاتا ہے۔ مگر جو اِس دُنیا میں اپنی زندگی کی فکروں میں نہیں رہتا وہ
اپنی زندگی کو ہمیشہ کے لیے قائم رکھتا ہے۔ ۲۶ "جو کوئی میری خدمت کرنا چاہتا ہے میرے پیچھے
چلے تاکہ جہاں میں ہوں میرا خادم بھی ہو۔ جو میری خدمت کرتا ہے میرا باپ اُس کی عزّت کرے
گا۔ ۲۷ "میری جان نہایت پریشان ہے۔ اِس حالت میں مُجھے کیا کہنا چاہیے؟ یہ کہ اَے باپ مُجھے
اِس گھڑی سے بچا؟ مگر میں اِسی گھڑی کے لیے تو آیا ہوں کہ دُکھ اُٹھاؤں۔ ۲۸ "اَے باپ! اپنے نام کو

جلال دے۔" تب آسمان سے ایک آواز آئی، 'میں اپنے نام کو جلال دے چُکا ہوں اور پھر جلال
دوں گا۔' ۲۹ جب وہاں موجود لوگوں نے آواز سُنی تو کہنے لگے کہ بادل گرجا ہے۔ کُچھ نے کہا کہ
فرشتہ نے اُس سے بات کی ہے۔ ۳۰ یسُوعؔ نے اُن کو بتایا، "یہ آواز میرے لیے نہیںبلکہ تُمہارے
لیے آئی ہے۔ ۳۱ "دُنیا کی عدالت کا وقت آگیا ہے اور اِس جہان کا حاکم نکال دیا جائے گا۔
۳۲ "جب میں زمین پر سے اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔" ۳۳ اِس
بات سے یسُوعؔ نے اپنی موت کی طرف اشارہ کیا کہ وہ کیسی موت مرنے کو ہے۔ ۳۴ اِس پر لوگ
بول اُٹھے کہ ہم نے تو شریعت میں پڑھا ہے کہ مسیح ہمیشہ تک رہے گا اور تُو کہتا ہے کہ اِبنِ آدم
اُونچے پر چڑھایا جائے گا۔ اور یہ اِبنِ آدم کون ہے؟ ۳۵ یسُوعؔ نے کہا، "کُچھ عرصہ اور یہ روشنی
تُمہارے ساتھ ہے۔ جب تک ہو سکے اِس روشنی میں چلو تاکہ اندھیرا تُمہیں نہ آلے۔ جو اندھیرے
میں چلتے ہیں نہیں جانتے کہ کہاں جاتے ہیں۔ ۳۶ "جب تک نُور تُمہارے ساتھ ہے اُس پر ایمان
لاؤتاکہ نور کے فرزندبنو۔" یسُوعؔ یہ باتیں کہنے کے بعد وہاں سے چلا گیا اور چھپ کر رہنے لگا۔ ۳۷ اُن
تمام مُعجزانہ کاموں کے باوجود جو یسُوعؔ نے اُن کے سامنے کیے بُہت سے لوگ
اُس پر ایمان نہ لائے۔ ۳۸ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسا یسعیاہؔ نبی نے پیشن گوئی کی کہ:

'اَے خُداوند ہمارے پیغام پر کس نے یقین کیا؟ اور کس پر خُداوند
کا ہاتھ قدرت کے ساتھ ظاہر ہوا۔' (یسعیاہؔ ۵۳: ۱)

۳۹ اُن کے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ تھی جیسا یسعیاہؔ نے کہا۔

۴۰ 'اُس نے اُن کی آنکھوں کو اَندھا اور اُن کے دِلوں کو سخت کر دیا۔
ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے دیکھیں اور دِل سے سمجھیں اور ایمان لائیں

اور میں اُنہیں شفا دوں۔‘ (یسعیاہؔ ۶: ۱۰)

۴۱ یسعیاہؔ نے یہ باتیں یسُوعؔ کا جلال دیکھ کر اُس کے لیے کہیں۔ ۴۲ اگرچہ بُہت سے لوگ
یہودی سرداروں سمیت اُس پر ایمان لائے مگر فریسیوں کے ڈر سے اقرار نہ کیا کہ وہ اُنہیں عبادت
خانے سے خارج نہ کردیں۔ ۴۳ اُنہوں نے خُدا سے عزت پانے سے زیادہ انسانوں سے عزت پانا
پسند کیا۔

۴۴ یسُوعؔ نے بلند آواز میں کہا، ”جو مُجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مُجھ پر ہی نہیں بلکہ خُدا پر بھی
جس نے مُجھے بھیجا ہے۔ ۴۵ ”جو مُجھے دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ ۴۶ ”میں اِس
تاریک جہان میں نور بن کر آیا ہوں تاکہ جو کوئی مُجھ پر ایمان لائے اندھیرے میں نہ رہے۔ ۴۷ ”جو
میری باتوں کو سُن کر اُس پر عمل نہیں کرتا میں اُنہیں مُجرم نہیں ٹھہراتا۔ کیونکہ میں دُنیا کو مُجرم
ٹھہرانے نہیں بلکہ دُنیا کو نجات دینے آیا ہوں۔ ۴۸ ”مگر جو مُجھے اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا
اُنہیں عدالت کے دِن یہ کلام جو میں نے کیا ہے مُجرم ٹھہرائے گا۔

۴۹ ”میں نے اپنی طرف سے کُچھ نہیں کہا بلکہ باپ نے جس نے مُجھے بھیجا ہے حُکم دیا کہ کیا
کہوں۔ ۵۰ ”اور میں جانتا ہوں کہ اُس کے حُکم ہمیشہ کی زندگی ہیں۔ پس جو کُچھ باپ مُجھے بتاتا ہے
میں کہتا ہوں۔“

خُداوند یسُوعؔ کا شاگردوں کے پاؤں دھونا:

۱۳ عیدِ فسح کے آنے سے پہلے یسُوعؔ جانتا تھا کہ اُس کا وقت آگیا ہے کہ وہ دُنیا کو چھوڑ
کر باپ کے پاس جائے۔ اُس نے دُنیا میں اپنے شاگردوں سے محبت رکھی اُس کی
یہ محبت آخری وقت تک رہی۔ ۲ شام کے کھانے کا وقت تھا اور شیطان شمعُونؔ کے بیٹے یہوُداہؔ

اسکریوتی کے دل میں ڈال چُکا تھا کہ یسُوعؔ کو دھوکے سے پکڑوائے۔ ۳ یسُوعؔ جانتا تھا کہ باپ نے
سب کچھ اُس کے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ اُسے باپ نے بھیجا ہے اور وہ باپ کے پاس واپس جائے
گا۔ ۴ پس وہ کھانے کی میز سے اُٹھا۔ اپنا چوغہ اُتار کر اپنی کمر میں تولیہ باندھا۔ ۵ اور ایک برتن میں
پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور تولیے سے پونچھنے شروع کئے۔ ۶ جب یسُوعؔ شمعُونؔ
پطرس کے پاس آیا تو اُس نے کہا، اَے خُداوند کیا تو میرے پاؤں دھوئے گا؟

۷ یسُوعؔ نے اُسے جواب دیا، ”میں جو کچھ کر رہا ہوں تُجھے ابھی تو سمجھ نہیں آئے گی مگر بعد میں
سمجھ جائے گا۔“ ۸ پطرسؔ نے کہا، نہیں! تو میرے پاؤں کبھی دھونے نہ پائے گا۔ یسُوعؔ نے
جواب دیا ”جب تک میں تُجھے نہ دھوؤں تو تُو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔“ ۹ اِس پر پطرسؔ نے کہا،
اَے خُداوند صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ میرے ہاتھ اور سر بھی دھو دے۔ ۱۰ یسُوعؔ نے
جواب دیا، ”جو شخص نہا چُکا ہے اُس کو سوائے پاؤں دھونے کے اور کچھ دھونے کی ضرورت
نہیں وہ بالکُل صاف ہے۔ تُم پاک ہو مگر سب نہیں۔“ ۱۱ یسُوعؔ جانتا تھا کہ کون اُسے پکڑوائے
گا اِس لیے اُس نے کہا سب پاک نہیں۔

۱۲ اُن کے پاؤں دھونے کے بعد اُس نے اپنا چوغہ پہنا اور کھانے کے لیے بیٹھ گیا اور اُن سے
پُوچھا، ”میں نے جو کچھ کیا کیا تُم اِس کا مطلب سمجھتے ہو؟ ۱۳ ”تُم مُجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو۔
ٹھیک کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔ ۱۴ ”جب میں نے اُستاد اور خُداوند ہوتے ہوئے تُمہارے پاؤں
دھوئے تو تُمہیں بھی ایک دُوسرے کے پاؤں دھونے چاہییں۔ ۱۵ ”میں نے تُمہیں ایک نمونہ دیا کہ
جیسا میں نے تُمہارے ساتھ کیا ہے تُم بھی ایسا ہی کرو۔ ۱۶ ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں غلام مالک سے

بڑا نہیں اور نہ پیغام دینے والا پیغام بھیجنے والے سے بڑا ہے۔ ۱۷ "اَب تُم اِن باتوں کو جان گئے
ہو۔ اِن پر عمل کرو تو مبارک ہو گے۔

۱۸ "میں تُم سب کے بارے میں نہیں کہتا۔ جن کو میں نے چُنا ہے میں اُنہیں جانتا ہوں۔ لیکن
کلام میں لکھی گئی بات پُوری ہونا ضروری ہے کہ 'جو میری روٹی کھاتا ہے وہی میرے خلاف ہو
گیا۔' (زبور ۴۱: ۹)

۱۹ "اِس سے پہلے کہ ایسا ہو میں تُمہیں اِس کی خبر پہلے دے دیتا ہوں تاکہ جب یہ ہو تو تُم ایمان
لاؤ کہ وہ میں ہی ہوں۔ ۲۰ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں، جو اُس کو قبول کرتا ہے جسے میں بھیجتا ہوں تو
مُجھے قبول کرتا ہے اور جو مُجھے قبول کرتا ہے میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔"

۲۱ اِس کے بعد یسُوعؔ اپنے دل میں بُہت گھبرایا اور کہا، "میں تُم سے سچ کہتا ہوں تُم میں سے
ایک مُجھے دھوکے سے پکڑوائے گا۔" ۲۲ اِس پر شاگرد ایک دُوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور حیران
تھے کہ ہم میں سے کون ہو سکتا ہے۔ ۲۳ وہ شاگرد جسے یسُوعؔ پیار کرتا تھا یسُوعؔ کے ساتھ ہی کھانے
کے لیے بیٹھا تھا۔ ۲۴ شمعُونؔ پطرسؔ نے اُس کو اشارہ کر کے پُوچھا کہ وہ کس کے بارے میں کہتا
ہے؟ ۲۵ اُس شاگرد نے یسُوعؔ کی طرف جھُک کر پُوچھا، اَے خُداوند! وہ کون ہے؟ ۲۶ یسُوعؔ نے
جواب دیا، "جسے میں نوالہ ڈبو کر دُوں گا وہی ہے۔" اور یسُوعؔ نے نوالہ ڈبو کر شمعُونؔ اِسکریوتی کے
بیٹے یہُوداہؔ کو دیا۔ ۲۷ نوالہ لیتے ہی شیطان اُس کے اندر سما گیا۔ تب یسُوعؔ نے کہا، "جا اور جو کچھ
تُو کرنے کو ہے جلدی کر۔" ۲۸ مگر دُوسروں کو جو کھانا کھانے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے پتا نہ چلا کہ یسُوعؔ
کیا کہہ رہا ہے۔ ۲۹ چونکہ یہُوداہؔ خزانچی تھا اِس لیے بعض سمجھے کہ یسُوعؔ نے اُسے کھانے کے پیسے

ادا کرنے یا غریبوں میں پیسے بانٹنے کے لیے بھیجا ہے۔ ۳۰ پس یہُوداہؔ فوراً وہاں سے باہر چلا گیا۔ اور
رات ہو گئی تھی۔

پطرسؔ کے انکار کرنے کے بارے پیشن گوئی:

۳۱ یہُوداہؔ کے جانے کے بعد یسُوعؔ نے کہا ، "وقت آگیا ہے کہ اِبنِ آدم جلال پائے اور خُدا کو
اُس سے جلال ملے۔ ۳۲ "چونکہ خُدا نے اُس میں جلال پایا اِس لیے خُدا بھی اپنے بیٹے کو اپنا جلال
دے گا۔ اور اُسے فوراً جلال دے گا۔ ۳۳ "اَے بچو ! میں کچھ دیر تُمہارے ساتھ ہوں پھر تُم مُجھے
ڈھُونڈو گے اور جیسا میں نے یہُودیوں سے کہا کہ جہاں میں جاتا ہوں تُم نہیں آسکتے اَب تُم سے بھی
یہی کہتا ہوں۔ ۳۴ "میں تُمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہوں: 'ایک دُوسرے سے محبت رکھو' ۔ جیسے میں
نے تُم سے محبت رکھی تُم بھی ایک دُوسرے سے محبت رکھّو۔ ۳۵ "جب تُم ایک دوسرے سے
محبت رکھّو گے تو لوگ جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو۔"

۳۶ شمعُونؔ پطرس نے یسُوعؔ سے پُوچھا اَے خُداوند تُو کہاں جاتا ہے؟ یسُوعؔ نے جواب دیا،
"ابھی تو تُو میرے ساتھ نہیں جا سکتا، مگر بعد میں تُو میرے پیچھے آئے گا۔" ۳۷ پطرسؔ نے کہا
خُداوند ! میں اب تیرے پیچھے کیوں نہیں آسکتا؟ میں تو تیرے لیے جان دینے کو تیار ہوں۔ ۳۸ یہ سُن کر
یسُوعؔ نے اُس سے پوچھا، "کیا تُو میرے لیے اپنی جان دے گا؟ پطرسؔ میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں
کل صُبح مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا انکار کرے گا۔"

شاگردوں کو تسلی دینا:

۱۴ یسُوعؔ نے کہا، "تُمہارا دِل نہ گھبرائے تُم خُدا پر ایمان رکھتے ہو مُجھ پر بھی ایمان رکھّو۔
۲ "میرے باپ کے گھر میں رہنے کے لیے بُہت جگہ ہے اگر نہ ہوتی تو میں یہ نہ کہتا کہ

میں جاتا ہوں تاکہ تُمہارے لیے جگہ تیار کروں۔ ۳ "جب جگہ تیار کر لوں گا تو میں آکر تُمہیں اپنے
ساتھ لے جاؤں گا تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تُم بھی ہو۔ ۴ "اور تُم اُس جگہ کی راہ جانتے ہو جہاں
میں جاتا ہوں۔" ۵ یہ سُن کر توماؔ نے کہا خُداوند ہم نہیں جانتے کہ تُو کہاں جاتا ہے پھر راہ کس طرح
جان سکتے ہیں؟ ۶ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "راہ، حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر
باپ کے پاس نہیں آسکتا۔ ۷ "اگر تُم مُجھے جان لیتے تو میرے باپ کو بھی جان لیتے۔ اب تُم اُسے
جانتے ہو اور دیکھ بھی لیا ہے۔" ۸ فِلپُّسؔ نے کہا خُداوند ہمیں باپ کو دکھا۔ ہمارے لیے یہی کافی
ہے۔ ۹ یسُوعؔ نے جواب دیا، "فِلپُّسؔ میں کتنے عرصے سے تُمہارے ساتھ ہو پھر بھی تو مُجھے نہیں
جانتا؟ جس نے مُجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔ پھر تُو کیسے کہتا ہے کہ ہمیں باپ کو دِکھا؟ ۱۰ "تُو
ایمان نہیں رکھتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مُجھ میں؟ جو کچھ میں بُولتا ہو ں خُود سے نہیں بُولتا
بلکہ باپ، جو مُجھ میں رہ کر اپنا کام کرتا ہے۔ ۱۱ "مُجھ پر ایمان رکھو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ
مُجھ میں ہے یا میرے کاموں کا ہی یقین کرو جو میں نے تُمہارے سامنے کئے۔ ۱۲ "میں تُم سے سچ
کہتا ہوں جو مُجھ پر ایمان لائے گا وہ بھی ایسے ہی کام کرے گا جو میں کرتا ہو بلکہ اِس سے بھی بڑے
کام کرے گا۔ میں باپ کے پاس جارہاہوں۔ ۱۳ "جو کچھ تُم میرے نام سے چاہو گے میں تُمہارے
لیے کروں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔ ۱۴ "میرے نام میں مُجھ سے جو کچھ بھی مانگو گے میں
وہی کروں گا۔"

پاک رُوح کا وعدہ:

۱۵ "اگر تُم مُجھ سے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو۔ ۱۶ "اور میں باپ سے
درخواست کروں گا کہ تُمہارے لیے ایک مددگار بھیجے تاکہ وہ ہمیشہ تُمہارے ساتھ رہے۔ ۱۷ "یعنی

سچائی کا رُوح جسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ تو اُسے دیکھتی ہے اور نہ ہی اُسے جانتی ہے۔ مگر
تُم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تُمہارے اندر رہتا ہے بلکہ تُمہارے اندر ہو گا۔ ۱۸ "میں تُمہیں یتیم نہیں
چھوڑوں گا۔ میں پھر تُمہارے پاس آؤں گا۔ ۱۹ "تھوڑی دیر بعد دُنیا مُجھے نہیں دیکھے گی۔ مگر تُم مُجھے
دیکھو گے کیونکہ میں زندہ ہوں تُم بھی زندہ رہو گے۔

۲۰ "اُس دِن تُم جان جاؤ گے کہ میں باپ میں ہوں اور تُم مُجھ میں اور میں تُم میںہوں۔ ۲۱ "جو
میرے حُکموں کو مانتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہی مُجھ سے محبت رکھتا ہے۔ جو مُجھ سے محبت رکھتا
ہے اُس سے میرا باپ محبت کرے گا۔ میں اُس سے محبت رکھوں گا اور خود کو اُن پر ظاہر کروں
گا۔" ۲۲ تب یہُوداہ نے، جو یہُوداہ آسکریوتی نہیں تھا، یسُوعؔ سے پُوچھا، اَے خُداوند! کیا وجہ ہے
کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر تو ظاہر کرتا ہے مگر دُنیا پر نہیں؟

۲۳ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، "جو مُجھ سے پیار کرتا ہے وہ میرے کہنے کے مطابق عمل کرتا
ہے۔ میرا باپ ایسوں کو پیار کرے گا اور میں اور میرا باپ اُس کے پاس آکر اُس کے ساتھ رہیں
گے۔ ۲۴ "اور جو مُجھ سے پیار نہیں کرتا وہ میرے کہنے کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ یاد رکھو! جو کچھ
میں کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں بلکہ میرے باپ کی طرف سے ہے جس نے مُجھے بھیجا۔"

۲۵ "میں نے یہ باتیں تُمہارے ساتھ رہتے ہوئے کہیں۔ ۲۶ "لیکن باپ جو مددگار، یعنی پاک
رُوح میرے نام سے بھیجے گا تُمہیں ساری باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تُمہیں بتایا ہے یاد
دلائے گا۔ ۲۷ "جانے سے پہلے میں تُمہیں اطمینان دیے جاتا ہوں۔ میں اپنا اطمینان تُمہیں دیتا ہوں
جو دُنیا نہیں دے سکتی۔ تُمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ ۲۸ "یاد رکھو! میں نے تُم سے کیا کہا:
میں جاتا ہو ںمگر میں پھر تُمہارے پاس واپس آؤں گا۔ اگر تُم مُجھ سے محبّت رکھتے تو اِس بات سے

خُوش ہوتے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں کیونکہ باپ مُجھ سے بڑا ہے۔ ۲۹ "اِس سے پہلے کہ یہ
باتیں ہوں میں نے تُمہیں بتا دیا تاکہ جب ہوں تو تُم یقین کرو۔ ۳۰ "اَب میرے پاس اتنا وقت نہیں
رہا کہ تُم سے بُہت سی باتیں کروں کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے اور اُس کا مُجھ پر کچھ اختیار نہیں۔ ۳۱ '
'لیکن جو کچھ باپ مُجھ سے چاہے گا میں کروں گا تاکہ دُنیا جان جائے کہ میں باپ سے محبت کرتا
ہوں۔ آؤ! اب یہاں سے چلیں۔"

انگور کی حقیقی بیل:

۱۵ "میں انگور کی حقیقی بیل ہوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ "میری وہ ٹہنی جو پھل نہیں
لاتی اُسے کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُس کی کانٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ زیادہ
پھل لائے۔ "جو کلام میں نے تُم سے کیا ہے اُس سے تُمہاری کانٹ چھانٹ ہو چُکی اور پاک کیے
گئے ہو۔ "تُم مجھ میں جُڑے رہو اور میں تُم میں۔ کوئی ٹہنی اپنے آپ سے پھل نہیں لاتی اگر انگور
کی بیل کے ساتھ جُڑی نہ ہو۔ تُم بھی پھلدار نہیں ہو سکتے اگر مُجھ میں جُڑے نہ رہو۔
۵ "میں انگور کی بیل ہوں اور تُم میری ٹہنیاں ہو۔ جو مُجھ میں جُڑا رہتا ہے اور میں اُس میں، وہ
بُہت سا پھل لاتا ہے۔ مُجھ سے جُدا ہو کر تُم کچھ نہیں کر سکتے۔ ۶ "جو ٹہنی مُجھ میں نہیں رہتی وہ
کاٹ کر پھینک دی جاتی ہے اور جب سُوکھ جاتی ہے تو جلنے کے لیے آگ میں ڈال دی جاتی ہے۔
۷ "اگر تُم مُجھ میں اور میرا کلام تُم میں قائم رہے تو جو تُم چاہو مُجھ سے مانگو گے میں تُمہیں دُوں گا۔
۸ "اگر تُم بُہت سا پھل لاؤ تو میرے سچے شاگرد ہو۔ اِس سے تُم میرے باپ کو جلال دو گے۔
۹ "جیسے باپ نے مُجھ سے محبت کی ویسے ہی میں نے تُم سے محبت کی ہے۔ میری محبت میں قائم
رہو۔ ۱۰ "میرے حُکموں پر عمل کرو تو میری محبت میں قائم رہو گے۔ جیسے میں اپنے باپ کے

حُکموں پر عمل کرتا ہوں اور اُس کی محبت میں قائم ہوں۔ ۱۱ "میں نے یہ باتیں اِس لیے کیں تاکہ تُم
میری خُوشی سے بھر جاؤ اور تُمہاری خُوشی پوری ہو جائے۔ ۱۲ "یہ میرا حُکم ہے کہ جیسے میں نے تُم
سے محبت کی تُم بھی ایک دُوسرے سے محبت رکھو۔ ۱۳ "اِس سے بڑھ کر اور کوئی محبّت نہیں کر
سکتا کہ کوئی اپنے دوستوں کے لیے اپنی جان قربان کر دے۔ ۱۴ "اگر تُم میرے حُکم پر عمل کرو تو
میرے دوست ہو۔ ۱۵ "اب سے میں تُمہیں نوکر نہیں کہوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ مالک کیا کرتا
ہے میں تُمہیں دُوست کہوں گا کیونکہ میں نے جو کچھ باپ سے سُنا میں نے تُمہیں بتا دیا۔ ۱۶ "تُم نے
مُجھے نہیں چُنا بلکہ میں نے تُمہیں چُنا ہے اور مقرر کیا ہے کہ جا کر پھل لاؤ جو ہمیشہ تک قائم رہے تاکہ
جو کچھ تُم باپ سے میرے نام میں مانگو تُمہیں ملے۔ ۱۷ "یہ میرا حُکم ہے کہ ایک دُوسرے سے پیار
کرو۔

۱۸ "اگر دُنیا تُم سے نفرت کرتی ہے تو یاد رکھّو کہ اُس نے مُجھ سے بھی نفرت کی ہے۔ ۱۹ "اگر
تُم اِس دُنیا کے ہوتے تو دُنیا تُم کو اپنا جان کر تُم سے پیار کرتی۔ تُم اِس دُنیا کے نہیں رہے کیونکہ میں
نے تُمہیں اِس دُنیا سے چُن لیا ہے اِس لیے دُنیا تُم سے نفرت کرتی ہے۔

۲۰ "جو بات میں نے تُمہیں بتائی یاد رکھّو کہ غلام اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اُنہوں نے
مُجھے ستایا ہے تو تُمہیں بھی ستائیں گے۔ اور اگر اُنہوں نے میری باتوں کو قبول کیا تو تُمہاری باتوں
کو بھی قبول کریں گے۔ ۲۱ "وہ میرے نام کی وجہ سے تمہارے ساتھ یہ سب کچھ کریں گے کیونکہ
اُنہیں نے میرے بھیجنے والے کو نہیں جانا۔ ۲۲ "اگر میںنے آکر اُن کو نہ بتایا ہوتا تو وہ مُجرم نہ ٹھہرتے
مگر اب اُن کے پاس اُن کے گُناہ کا کوئی بہانہ نہیں۔ ۲۳ "جو مُجھ سے دُشمنی رکھتا ہے وہ میرے
باپ سے بھی دُشمنی رکھتا ہے۔ ۲۴ "اگر میں وہ کام جو پہلے کبھی کسی نے نہ کیے، نہ کرتا تو یہ مُجرم نہ

ٹھہرتے۔ پر یہ میرے کاموں کو جو میں نے کئے دیکھ لینے کے بعد بھی مُجھ سے اور میرے باپ سے
نفرت کرتے ہیں۔ ۲۵ "مگر اُن کی یہ بات اُن کی شریعت میں لکھے ہوئے اِس کلام کو پورا کرتی ہے،
'اُنہوں نے بلاوجہ مُجھ سے دُشمنی رکھی' ۔ (زبور ۶۹: ۴) ۲۶ "لیکن میں تمہارے لیے ایک مددگار
بھیجوں گا یعنی سچائی کا رُوح جو میرے باپ کی طرف سے آئے گا اور تمہیں میرے بارے میں
گواہی دے گا۔ ۲۷ اور تُم بھی میرے گواہ ہوگے کیونکہ تُم شروع سے میرے ساتھ ہو۔"

۱۶

"میں نے یہ سب باتیں تُم سے اِس لیے کی ہیں کہ تُم ایمان سے گُمراہ نہ ہو جاؤ۔ ۲ "تمہیں
عبادت خانوں سے نکال دیا جائے گا۔ ایسا وقت بھی آئے گا کہ لوگ اِسے خُدا کی
خدمت سمجھتے ہوئے تُمہیں قتل کریں گے۔ ۳ "وہ اِس لیے ایسا کریں گے کیونکہ اُنہوں نے نہ تو
باپ کو جانا اور نہ ہی وہ مُجھے جانتے ہیں۔ ۴ "میں یہ باتیں اب اِس لیے بتا رہا ہوں تاکہ جب یہ باتیں
پُوری ہوں تو تُمہیں یاد رہے کہ میں نے تُمہیں آگاہ کردیا تھا۔ اِس سے پہلے میں نے یہ باتیں اِس لیے
نہیں کیں کیونکہ میں تُمہارے ساتھ تھا۔

پاک رُوح کا کام:

۵ "اور اَب میں واپس اپنے بھیجنے والے کے پاس جارہا ہو ںمگر تُم میں سے کوئی نہیں پُوچھتا کہ میں
کہاں جاتا ہوں؟ ۶ "بلکہ میری باتوں سے تُمہارے دل غم سے بھر گئے ہیں۔ ۷ "مگر سچ یہ ہے کہ میرا
جانا تُمہارے لیے فائدہ مند ہو گا اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار نہیں آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اُسے
تُمہارے پاس بھیج دوں گا۔ ۸ "جب وہ آئے گا تو دُنیا کو گُناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے
میں مُجرم ٹھہرائے گا۔ ۹ "دُنیا کا گُناہ یہ ہے کہ وہ مُجھ پر ایمان نہیں لائے۔ ۱۰ "راستبازی کا اِس
لیے کہ میں باپ کے پاس واپس جاتا ہوں اور تُم مُجھے پھر نہ دیکھو گے۔ ۱۱ "عدالت کے بارے

میں اِس لیے کیونکہ دُنیا کا سردار مُجرم ٹھہرایا جاچُکا ہے۔ ۱۲ "میرے پاس بتانے کے لیے اور بھی
بُہت سی باتیں ہیں مگر ابھی تُم اُن کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ۱۳ "جب سچائی کا رُوح آئے گا تو وہ
ساری سچائی کو جاننے کے لیے تُمہاری رہنمائی کرے گا۔ کیونکہ وہ اپنے پاس سے کچھ نہیں کہے گا
بلکہ جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا۔ اور تُمہیں آنے والی باتوں کی خبر دے گا۔ ۱۴ "جو کچھ وہ مُجھ سے
حاصل کرے گا تُمہیں بتائے گا یوں وہ میرے نام کو جلال دے گا۔ ۱۵ "جو کچھ باپ کا ہے وہ میرا
ہے اِس لیے میں نے کہا کہ وہ مُجھ سے لے کر تُم کو خبر دے گا۔"

غم خُوشی میں بدل جائے گا:

۱٦ یسُوعؔ نے پھر کہا، "کُچھ ہی دیر کے بعد تُم مُجھے نہیں دیکھو گے پھر کچھ ہی دیر بعد تُم مُجھے دیکھ
لو گے۔" ۱۷ تب شاگرد ایک دُوسرے سے پُوچھنے لگے اِس کا کیا مطلب ہے جب وہ کہتا ہے کہ
تھوڑی دیر میں تُم مجھے نہیں دیکھو گے لیکن پھر تُم مُجھے دیکھو گے اور یہ کہ میں باپ کے پاس جاتا
ہوں؟ ۱۸ اُس کا کیا مطلب ہے؟ کہ 'کچھ دیر بعد' ہمیں اِس کی سمجھ نہیں آتی۔ ۱۹ جب یسُوعؔ کو پتا
چلا کہ وہ اُس سے کچھ پُوچھنا چاہتے ہیں۔ تو اُس نے اُن سے کہا، "کیا تُم اِس بات کا مطلب پُوچھنا
چاہتے ہو جو میں نے کہی کہ 'تھوڑی دیر بعد تُم مُجھے نہیں دیکھو گے اور پھر کچھ دیر بعد تُم مُجھے دیکھ لو
گے۔' ۲۰ 'میں تُم سے سچ کہتا ہوں جب یہ ہو گا تو تُم روؤ گے اور ماتم کرو گے مگر دُنیا خُوش ہو گی۔
تُم غمگین ہو گے مگر تُمہارا غم خُوشی میں بدل جائے گا۔ ۲۱ "یہ بالکُل ایسے ہی ہے کہ جب عورت
بچہ جننے لگتی ہے تو درد کے باعث دُکھ اُٹھاتی ہے مگر جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو اِس خُوشی سے کہ بچہ
پیدا ہوا اپنے درد کو بھُول جاتی ہے۔ ۲۲ "اسی طرح اب تو تُم غمگین ہو مگر میں پھر تُم سے ملوں گا
اور تُم خُوش ہو جاؤ گے اور کوئی تُم سے تُمہاری خُوشی چھین نہ لے گا۔ ۲۳ "اُس وقت تُمہیں مُجھ

سے کُچھ بھی پُوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں جو کُچھ تُم باپ سے میرے نام
میں مانگو گے وہ تُمہیں دے گا۔ ۲۴ ”اَب تک تُم نے میرے نام سے کُچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو تُمہیں
دیا جائے گا اور تُمہاری خُوشی پُوری ہو جائے گی۔“

دُنیا پر غلبہ:

۲۵ ”مَیں نے اَب تک تمثیلوں میں بات کی ہے مگر اَب کے بعد میں تمثیلوں میں بات نہیں کروں
گا بلکہ صاف صاف تُمہیں باپ کے بارے میں بتاؤں گا۔ ۲۶ ”اُس وقت تُم میرے نام سے مانگو
گے، یہ نہیں کہ میں تُمہارے لیے باپ سے درخواست کروں گا۔ ۲۷ ”کیونکہ باپ خُود تُمہیں عزیز
رکھتا ہے کیونکہ تُم نے مُجھ سے پیار رکھا اور ایمان لائے کہ میں باپ سے نکل کر آیا ہوں۔ ۲۸ ”ہاں!
میں باپ سے نکل کر اِس دُنیا میں آیا اور اب پھر باپ کے پاس واپس جاتا ہوں۔“ ۲۹ اُس کے
شاگردوں نے کہا، اب تو ہم سے تمثیل میں نہیں بلکہ صاف صاف بات کرتا ہے۔ ۳۰ اب ہم جان
گئے ہیں کہ تو سب کُچھ جانتا ہے اور اِس کی کُچھ ضرورت نہیں کہ کوئی تُجھ سے پُوچھے۔ اِس لیے
اب ہم ایمان لاتے ہیں کہ تو خُدا سے نکلا ہے۔ ۳۱ یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا، ”کیا تُم اب
ایمان لاتے ہو؟“ ۳۲ ”وہ وقت آنے والا ہے بلکہ آگیا ہے کہ تُم سب تتّر بتّر ہو جاؤ گے اور مُجھے اکیلا
چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں میں بھاگ جاؤ گے مگر میں اکیلا نہیں ہوں میرا باپ میرے ساتھ ہے۔
۳۳ ”مَیں نے یہ سب باتیں تُم سے اِس لیے کہیں کہ تُمہیں مُجھ میں اطمینان ملے۔ تُم بہُت سی مصیبتں
اُٹھاتے ہو لیکن حوصلہ رکھو میں اِس دُنیا پر غالب آیا ہوں۔“

خُداوند یسُوعؔ کی دُعا:

۱۷ اِن باتوں کے بعد یسُوعؔ نے آسمان کی طرف دیکھ کر دُعا کی "اَے باپ وہ گھڑی آ
گئی ہے کہ تُو اپنے بیٹے کو جلال دے تاکہ تیرا بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ ۲ "کیونکہ تُو
نے اُسے سب پر اختیار دیا ہے تاکہ جن کو تُو نے اُسے بخشا ہے اُنہیں ہمیشہ کی زندگی دے۔
۳ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تُجھ واحد اور سچے خُدا کو اور یسُوعؔ مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے
جانیں۔ ۴ "میں نے اُس کام کو جو تُو نے مجھے دیا پُورا کر کے زمین پر تیرے نام کو جلال دیا۔ ۵ "اَب
اَے باپ! مُجھے اُس جلال میں داخل کر جو میں دُنیا کی پیدایش سے تیرے ساتھ رکھتا تھا۔ ۶ "میں
نے تیرے نام کو اُن لوگوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے اِس دُنیا میں پہلے سے مُجھے دیا۔ وہ تیرے تھے اور
تُو نے اُنہیں مُجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام کے مطابق عمل کیا ہے۔ ۷ "اَب وہ جان گئے ہیں
کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ تُو نے مُجھے بخشا ہے۔
۸ "کیونکہ جو کلام تُو نے مُجھے دیا میں نے اُن کو پہنچا دیا ہے اور اُنہوں نے اُسے قبول کیا ہے
اور اِس بات کا یقین کیا ہے کہ میں تیری طرف سے آیا ہوں اور ایمان لائے ہیں کہ تُو نے مُجھے بھیجا
ہے۔ ۹ "میں اُن کے لیے دُعا کرتا ہوں، دُنیا کے لیے نہیں بلکہ اُن کے لیے جنہیں تُو نے مُجھے دیا ہے
کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ ۱۰ "وہ سب جو میرے ہیں وہ تیرے ہیں اور جو تیرے ہیں وہ میرے ہیںکیونکہ
اُن سے مُجھے جلال ملا ہے۔ ۱۱ "اَب میں دُنیا کو چھوڑ کر تیرے پاس آ رہا ہوں لیکن یہ دُنیا میں رہیں
گے۔ اَے قُدوس باپ! اپنے نام میںجن کو تُو نے مُجھے دیا ہے اِن کی حفاظت کر تاکہ یہ ایک رہیں جیسے
میں اور تُو ایک ہیں۔ ۱۲ "جب تک میں اِن کے ساتھ رہا مَیںنے اُس نام سے جو تُو نے مُجھے بخشا اِن
کی حفاظت کی جن کو تُو نے مُجھے دیا، اُن میں سے ایک بھی ہلاک نہ ہوا سوائے اُس کے جسے کلام کے

مطابق ہلاک ہونا ہی تھا تاکہ کلام سچا ٹھہرے۔ ۱۳ "میں تو تیرے پاس آ رہا ہوں لیکن یہ باتیں میں
دُنیا میں اِس لیے کرتا ہوں تاکہ اِن کا دِل میری خُوشی سے بھر جائے۔ ۱۴ "میں نے تیرا کلام اُنہیں
پہنچا دیا۔ دُنیا اُن سے نفرت رکھتی ہے کیونکہ یہ دُنیا کے نہیں جیسے میں اِس دُنیا کا نہیں۔ ۱۵ "میں یہ
تو دُعا نہیں کرتا کہ تُو اُنہیں دُنیا سے نکال لے بلکہ یہ کہ اِن کی شیطان سے حفاظت کر۔ ۱۶ "جیسے میں
اِس دُنیا کا نہیں ویسے وہ بھی اِس دُنیا کے نہیں۔ ۱۷ "سچائی سے اُن کو پاکیزگی بخش۔ تیرا کلام جو
سچائی ہے اُنہیں سِکھا۔ ۱۸ "جیسے تو نے مُجھے اِس دُنیا میں بھیجا میں بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجتا ہوں۔
۱۹ "اُن کی خاطر میں اپنے آپ کو پاک قربانی کے طور پر پیش کرتا ہوں تاکہ وہ بھی سچائی سے اپنے
آپ کو پاک قربانی ہونے کے لیے پیش کریں۔ ۲۰ "میں صرف اِن کے لیے ہی نہیں بلکہ اُن سب
کے لیے بھی دُعا کرتا ہوں جو اِن کا پیغام سُن کر مُجھ پر ایمان لائیں گے۔ ۲۱ "میں دُعا کرتا ہوں کہ وہ
سب ایک ہوں جیسے میں اور تُو ایک ہیں۔ جس طرح اَے باپ! تُم مُجھ میں ہے اور میں تُجھ میں،
وہ بھی ہم میں ہوں تاکہ دُنیا ایمان لائے کہ تُو نے مُجھے بھیجا ہے۔ ۲۲ "میں نے اُنہیں اُس جلال میں
شامل کیا ہے جو تو نے مُجھے بخشا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ ۲۳ "میں اُن میں اور تُو
مُجھ میں یوں وہ کامل طور پر ایک ہو جائیں اور دُنیا جان جائے کہ تُو نے مُجھے بھیجا ہے اور تُو اُن سے اُتنا
ہی پیار کرتا ہے جتنا مُجھ سے۔ ۲۴ "اَے باپ میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تو نے مُجھے دیا ہے، جہاں
میں ہُوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تاکہ وہ اُس جلال کو دیکھ سکیں جو تو نے مُجھے بخشا ہے کیونکہ
دُنیا کی پیدائش سے پہلے تُو مُجھ سے محبت رکھتا ہے۔ ۲۵ "اَے راست باپ! دُنیا نے تُجھے نہیں
جانا مگر میں نے تُجھے جانا اور اِنہیں نے بھی جانا کہ تُو نے مُجھے بھیجا ہے۔ ۲۶ "میںنے اُن پر تُجھے ظاہر

کر دیا ہے اور آگے بھی کرتا رہوں گا تاکہ تیری محبت اُن سے اُتنی ہی ہو جتنی مجھ سے ہے تاکہ میں
اُن میں رہوں۔“

یسُوع ؔکی گرفتاری:

۱۸ یہ باتیں کہنے کے بعد یسُوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ قِدرون کا نالہ پار کر کے ایک باغ
میں داخل ہوا۔ ۲ اُس کا پکڑوانے والا یہُوداہؔ اسکریوتی بھی اِس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ
یسُوعؔ اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ یہاں جایا کرتا تھا۔ ۳ سردار کاہنوں اور فریسیوں نے یہُوداہ ؔکے
ساتھ رومی سپاہیوں کی ایک پلٹن اور ہیکل کے محافظ بھیجے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں مشعلیں، لالٹین
اور ہتھیار لیے ہوئے آئے۔ ۴ یسُوع ؔکو پتا تھا کہ وہ اُس کے لیے آئے ہیں۔ چنانچہ اُس نے باہر
آکر اُن سے پُوچھا، ”تُم کسے ڈھونڈتے ہو؟“ ۵ اُنہوں نے جواب دیا یسُوعؔ ناصری کو۔ یسوعؔنے کہا،
”میں ہوں۔“ یہُوداہؔ اسکریوتی اُن کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔
۶ جیسے ہی یسُوعؔ نے کہا کہ میں ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ ۷ یسُوعؔ نے ایک بار پھر
اُن سے پوچھا، ”تُم کس کو ڈھونڈتے ہو؟“ اُنہوں نے جواب دیا یسُوعؔ ناصری کو۔ ۸ یسُوعؔ نے اُن
سے کہا، ”میں تُم کو بتا چُکا ہوں کہ میں ہوں۔ اگر تُم مُجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن آدمیوں کو جانے دو۔“
۹ یوں یسُوعؔ نے اپنی اِس بات کو پُورا کیا جو اُس نے کہا تھا کہ ”میں نے اِن میں سے ایک کو بھی
نہ کھویا جن کو تُو نے مُجھے دیا“۔ ۱۰ شمعُون ؔپطرس نے اپنی تلوار نکال کر اور سردار کاہن کے نوکر
ملخُسؔ کا کان کاٹ دیا۔ ۱۱ یسُوعؔ نے پطرسؔ سے کہا ”اپنی تلوار میان میں رکھ لے۔ کیا میں دُکھوں
کے اِس پیالے کو نہ پیوں جو باپ نے مُجھے پینے کو دیا ہے؟“

یسُوعؔ کی حنّاؔ کے سامنے پیشی:

۱۲ تب فوجیوں اور اُن کے کمانڈر اور ہیکل کے محافظوں نے یسُوعؔ کو گرفتار کیا اور اُسے لے
گئے۔ ۱۳ پہلے وہ اُسے اُس سال کے سردار کاہن کائفاؔ کے سُسر حنّاؔ کے پاس لے گئے۔ ۱۴ کائفاؔ نے
ہی یہودیوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ ساری قوم کی ہلاکت سے یہ بہتر ہے کہ ایک شخص مارا جائے۔

شمعُون یسُوعؔ کا انکار کرتا ہے:

۱۵ شمعُونؔ پطرس ایک اور شاگرد کے ساتھ یسُوعؔ کے پیچھے گیا۔ دُوسرا شاگرد جو سردار کاہن کا
جاننے والا تھا پطرسؔ کو لے کر سردار کاہن کے گھر گیا۔ ۱۶ پطرسؔ تو دروازے پر کھڑا رہا اور دُوسرے
شاگرد نے اندر جا کر دروازے پر موجود عورت سے بات کر کے پطرسؔ کو اندر لے گیا۔ ۱۷ اُس
عورت نے پطرسؔ کو دیکھ کر اُس سے کہا، کیا تو بھی اُس کے شاگردوں میں سے نہیں؟ پطرسؔ نے
جواب دیا، نہیں! میں نہیں ہوں۔ ۱۸ سردی ہونے کے باعث گھر کے ملازموں اور محافظوں نے
آگ جلا رکھی تھی اور اُس کے گرد کھڑے تھے۔ پطرسؔ بھی اُن کے ساتھ کھڑا ہو کر آگ تاپنے
لگا۔

یسُوعؔ سے پُوچھ گچھ:

۱۹ اِس دوران اندر سردار کاہن یسُوعؔ سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کے بارے میں
پُوچھنے لگا۔ ۲۰ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، ”ہر کوئی جانتا ہے کہ میں کیا تعلیم دیتا ہوں کیونکہ میں نے
سب کے سامنے جہاں تُم جمع ہوتے ہو، عبادت خانوں یا اور ہیکل میں کھڑے ہو کر تعلیم دی
ہے۔ میں نے کبھی کوئی بات چھپ کر نہیں کی۔ ۲۱ تُم مُجھ سے کیوں پُوچھتے ہو؟ جنہوں نے میری
باتیں سُنی ہیں اُن سے کیوں نہیں پُوچھتے؟ میں نے جو کچھ کہا ہے اُنہوں نے سُنا ہے۔“ ۲۲ پاس ہی

کھڑے ایک سپاہی نے یسُوعؔ کے مُنہ پر تھپڑ مار کر کہا، کیا اِس طرح سردار کاہن کو جواب دیتے
ہیں؟ ۲۳ یسُوعؔ نے اُس سپاہی سے کہا، ”اگر میں نے کچھ بُرا کہا تو اُس کو ثابت کر۔ اور اگر سچ کہا
تو مُجھے مارتا کیوں ہے؟“ ۲۴ اِس پر حنّاؔ نے اُسے باندھ کر کائفا کے پاس بھیج دیا۔

پطرسؔ کا پھر انکار:

۲۵ جب شمعُونؔپطرس دُوسرے لوگوں کے ساتھ کھڑا آگ تاپ رہا تھا تو اُنہوں نے اُس سے
پُوچھا، کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے نہیں؟ پطرسؔ نے انکار کرتے ہوئے کہا، نہیں!
۲۶ وہاں سردار کاہن کا ایک خادم کھڑا تھا جو اُس آدمی کا رشتہ دار تھا جس کا کان پطرسؔ نے کاٹ ڈالا
تھا، اُس نے پطرسؔ سے کہا، کیا میں نے تُجھے باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟ ۲۷ پطرسؔ نے
پھر انکار کیا تو اُسی وقت مُرغ نے بانگ دی۔ ۲۸ صُبح سویرے جب کائفاؔ کے سامنےپیشی ختم ہوئی
تو یہودی سردار یسُوعؔ کو لے کر رومی گورنر کے پاس گئے۔ یہُودی اِس ڈر سے کہ ناپاک نہ ہو جائیں
قلعہ میں داخل نہ ہُوئے کیونکہ وہ فسح میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ ۲۹ اِس لیے گورنر پِیلاطُسؔ نے قلعہ
سے باہر آکر اُن سے کہا، تُم اِسے میرے پاس کیوں لائے ہو؟ ۳۰ اُنہوں نے جواب دیا اگر یہ مُجرم
نہ ہوتا تو ہم اِسے تیرے پاس نہ لاتے۔ ۳۱ پِیلاطُسؔ نے اُن سے کہا، اِسے لے جا کر اپنی شریعت
کے مطابق اِس کی عدالت کرو۔ یہُودی سرداروں نے جواب دیا کہ ہم کسی کو موت کی سزا نہیں
دے سکتے۔ ۳۲ یسُوعؔنے جو کہا تھا کہ اُس کی موت کس طرح ہو گی یوں یہ بات پُوری ہوئی ۳۳ اِس
پر پِیلاطُس واپس قلعہ میں گیا اور یسُوعؔ کو پاس بُلا کر اُس سے پُوچھا، کیا تو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟
۳۴ یسُوعؔ نے جواب دیا، ”تُو یہ اپنی طرف سے پُوچھتا ہے یا دُوسروں نے میرے بارے میں بتایا
ہے؟“ ۳۵ پِیلاطُسؔ نے جواب دیا کیا میںیہُودی ہوں؟ تُجھے تیرے لوگوں اور سرداروں نے میرے

حوالہ کیا ہے۔ آخر تو نے کیا کِیا ہے؟ ۳۶ یسُوع نے جواب دیا، "میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں۔ اگر
اِس دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم میرے لیے لڑتے تاکہ میں یہُودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ لیکن میری
بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں۔" ۳۷ پِیلاطُسؔ نے کہا، تو کیا تُو بادشاہ ہے؟ یسُوعؔ نے جواب دیا، "تُو نے
خُود کہہ دیا کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں اِس دُنیا میں اِس لیے آیا ہوں کہ سچائی کی گواہی دُوں۔ جو سچائی پر
چلتا ہے وہ میری سُنتا ہے۔" ۳۸ پِیلاطُسؔ نے پُوچھا کہ سچائی کیا ہے؟ اور باہر جا کر یہُودی سرداروں
سے کہا کہ میں نے اِس شخص میں کوئی جُرم نہیں پایا۔ ۳۹ مگر تُم اپنی رسم کے مطابق ہر سال فسح
پر ایک قیدی کو رہا کرنے کے لیے کہتے ہو۔ کیا تُم چاہتے ہو کہ میں یہُودیوں کے بادشاہ کو رہا کروں؟
۴۰ اُنہوں نے چلّا کر کہا اِس کو نہیں، ہمارے لیے براباؔ کو رہا کر۔ (براباؔ ایک ڈاکو تھا)۔

۱۹

تب پِیلاطُسؔ نے یسُوعؔ کو کوڑے لگوانے کے لیے سپاہیوں کے حوالے کیا۔
۲ سپاہیوں نے کانٹوں کا ایک تاج بنا کر یسُوعؔ کے سر پر رکھا اور جامنی رنگ کا لباس
پہنا دیا۔ ۳ وہ باری باری اُس کے سامنے جھک کر مذاق میں کہتے 'اَے یہُودیوں کے بادشاہ! آداب!'
اور اُس کے مُنہ پر تھپڑ مارتے۔ ۴ پِیلاطُسؔ پھر واپس جا کر یہُودیوں سے کہنے لگا کہ میں اُسے ابھی
تُمہارے پاس لاتا ہوں، مگر یہ جان لو کہ میں نے اُس میں کچھ جُرم نہیں پایا۔ ۵ تب یسُوعؔ کانٹوں کا
تاج پہنے اور جامنی رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔

۶ یسُوعؔ کو دیکھتے ہی یہُودی سردار اور ہیکل کے محافظ چِلّا چِلّا کر پُکارنے لگے، اِسے مصلُوب کر!
اِسے مصلُوب کر! پِیلاطُسؔ نے اُنہیں جواب دیا اِسے خُود ہی لے جا کر مصلُوب کرو۔ میں اِس میں
کچھ جُرم نہیں پاتا۔ ۷ یہُودیوں نے اُسے جواب دیا کہ ہماری شریعت کے مطابق یہ شخص قتل کے
لائق ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہتا ہے۔ ۸ یہ سُن کر پِیلاطُسؔ اور بھی خُوف زدہ ہو گیا۔ ۹ وہ

واپس قلعہ میں جا کر یسُوعؔ سے پُوچھنے لگا، تو کہاں کا ہے؟ مگر یسُوعؔ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ۱۰ پیلاطُسؔ
نے اُس سے کہا تو کیوں نہیں بُولتا؟ کیا تُجھے پتا ہے کہ میرے پاس تُجھے چھوڑ دینے کا اور مصلُوب
کرنے کا بھی اختیار ہے۔ ۱۱ یسُوعؔ نے اُسے جواب دیا، "تیرا مُجھ پر کوئی اختیار نہ ہوتا اگر تُجھے یہ
اختیار اُوپر سے نہ دیا جاتا۔ پس جس نے مُجھے تیرے حوالہ کیا اُس کا گُناہ تُجھ سے بڑا ہے۔ ۱۲ اِس
پر پیلاطُسؔ نے یسُوعؔ کو چھوڑ دینے کی پُوری کوشش کی مگر یہُودی سرداروں نے اُس سے کہا، اگر تو
اِس شخص کو رہا کرتا ہے تو شہنشاہ قیصر کا وفادار نہیںکیونکہ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ
قیصر کا مخالف ہے۔ ۱۳ یہ سُن کر وہ یسُوعؔ کو اُن کے پاس باہر لایا اور خُود تختِ عدالت پر جو ایک
پتھر کے چبُوترہ پر تھا، بیٹھ گیا۔ ۱۴ یہ فسح کی تیاری کا دن تھا اور شام ہونے والی تھی۔ پیلاطُسؔ نے
یہودیوں سے کہا، یہ رہا تُمہارا بادشاہ۔ ۱۵ وہ چلّائے اِسے لے جا! اِسے لے جا! اور مصلوب کر۔
پیلاطُسؔ نے اُن سے کہا، کیا میں تُمہارے بادشاہ کو مصلُوب کروں؟ سردار کاہنوں نے جواب دیا
قیصر کے سوائے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ ۱۶ اِس پر اُس نے یسُوعؔ کو اُن کے حوالے کیا کہ مصلُوب
کیا جائے۔

یسُوعؔ کا مصلُوب کیا جانا:

۱۷ یسُوعؔ اپنی صلیب کو خُود اُٹھا کر کھوپڑی کے مقام کی طرف چل پڑا۔ جسے عبرانی میں گُلگُتا
کہتے ہیں۔ ۱۸ وہاں اُنہوں نے اُسے دو اور لوگوں کے ساتھ اُن کے درمیان مصلُوب کیا گیا۔
۱۹ پیلاطُسؔ نے ایک تختی اُس کے سر کے اُوپر صلیب پر لگا دی جس پر لکھا تھا 'یسُوع ناصری
یہُودیوں کا بادشاہ'۔ ۲۰ یسُوعؔ جہاں مصلوب کیا گیا وہ جگہ شہر کے نزدیک تھی۔ اِس تختی کو بُہت
سے یہُودیوں نے پڑھا کیونکہ وہ عبرانی، یونانی اور لاطینی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ ۲۱ یہُودیوں کے

سردار کاہنوں نے پیلاطُسؔ سے کہا کہ 'یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ لکھ کہ 'اُس نے کہا میں یہودیوں
کا بادشاہ ہوں' ۔ ۲۲ پیلاطُسؔ نے اُنہیں جواب دیا کہ جو کچھ میں نے لکھ دیا وہ لکھ دیا۔ ۲۳ یسُوعؔ کو
مصلُوب کرنے کے بعد سپاہوں نے اُس کے کپڑوں کے چار حصّے کر کے آپس میں بانٹ لیے اور
اُس کا چوغہ جو بُنا ہوا تھا اور اُس میں کوئی سلائی نہیں تھی۔ ۲۴ جس کے لیے سپاہیوں نے فیصلہ
کیا کہ اس کو پھاڑا نہ جائے بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں۔ یوں کلام کی یہ بات پُوری ہوئی جیسا کہ لکھا ہے:

"اُنہوں نے میرے کپڑے بانٹ لیے اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالا۔" (زبور ۲۲:۱۵)

۲۵ یسُوعؔ کی ماں مریمؔ اور اُس کی بہن، کلوپاسؔ کی بیوی اور مریم مگدلینیؔ یسُوعؔ کی صلیب کے
پاس ہی کھڑے تھیں۔ ۲۶ یسُوعؔ نے اپنی ماں مریمؔ اور اُس شاگرد کو جسے وہ پیار کرتا تھا اپنے پاس
کھڑے دیکھا تو اُس نے اپنی ماں سے کہا، "اَے عورت! یہ تیرا بیٹا ہے۔" ۲۷ پھر اُس نے اپنے
شاگرد سے کہا۔ "دیکھ! یہ تیری ماں ہے۔" وہ شاگرد مریمؔ کو اپنے گھر لے گیا۔

یسُوعؔ کا مرنا:

۲۸ جب یسُوعؔ نے یہ جان لیا کہ اُس نے وہ کام جو اُسے سونپا گیا مکمل کر لیا ہے اور لکھا ہوا کلام
پُورا ہوا تو کہا، "میں پیاسا ہوں۔"

۲۹ قریب ہی سرکے سے بھرا ہوا ایک برتن پڑا تھا اُنہوں نے ایک سپنج سرکہ میں بھگو کر اُسے
زوفے کی شاخ پر رکھ کر اُس کے ہونٹوں کو لگایا۔ ۳۰ یسُوعؔ نے سرکہ چکھ کر کہا، "تمام ہوا" اور
سر جُھکا کر جان دے دی۔ ۳۱ یہ دن فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن خاص سبت کا دن تھا اور
یہُودی سردار نہیں چاہتے تھے کہ سبت کے دن لاشیں صلیب پر لٹکی رہیں اِس لیے اُنہوں نے پیلاطُسؔ
سے درخواست کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑ کر لاشیں صلیب سے اُتار لی جائیں۔ ۳۲ سپاہیوں نے آکر اُن

دو آدمیوں کی ٹانگیں توڑیں جو یسُوعؔ کے ساتھ مصلُوب کئے گے تھے۔ ۳۳ جب اُنہوں نے یسُوعؔ
کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مر چُکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ ۳۴ ایک سپاہی نے اُس کی پسلی کو
بھالے سے چھیدا تو فوراً خون اور پانی بہہ نکلا۔ ۳۵ اِن باتوں کی گواہی دینے والے نے اپنی آنکھوں
سے یہ ہوتے دیکھا ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے تاکہ تُم ایمان لاؤ۔ ۳۶ اِس طرح لکھا ہوا کلام پُورا
ہوا جیسا لکھا ہے: 'اُس کی ایک بھی ہڈی توڑی نہ جائے گی' (زبور۳۴: ۲۰)
۳۷ اور یہ بھی کہ: 'جسے اُنہوں نے چھیدا وہ اُس پر نظر کریں گے'۔ (زکریاہؔ ۱۲: ۱۰)

یسُوعؔ کا دفن کیا جانا:

۳۸ اِس کے بعد یوسفؔ نے جو ارتیہؔ کا رہنے والا تھا خفیہ طور پر یسُوعؔ کا شاگرد بھی تھا، پیلاطُسؔ
کے پاس جا کر یسُوعؔ کی لاش مانگی۔ پیلاطُسؔ کی اجازت ملنے پر وہ آکر اُس کی لاش لے گیا۔ ۳۹ اُس
کے ساتھ نیکدیمُسؔ بھی تھا جو چونتیس کلوگرام کے قریب مُر اور عُود ملا ہوا لایا۔ یہ وہی تھا جو ایک
رات چھپ کر یسُوعؔ سے ملا تھا۔ ۴۰ اُنہوں نے یہُودی رسم کے مطابق یسُوعؔ کو خُوشبودار چیزوں
کے ساتھ ایک سوتی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا۔ ۴۱ یسُوعؔ جہاں مصلُوب ہوا اِس جگہ کے نزدیک
ایک باغ تھا جس میں ایک نئی قبر جس میں کوئی دفن نہیں ہوا تھا خالی پڑی تھی۔ ۴۲ اِس لیے کہ یہ
قبر قریب ہی تھی اور فسح کی تیاری کا دن تھا اُنہوں نے یسُوعؔ کو وہاں رکھ دیا۔

یسُوعؔ جی اُٹھا:

۲۰ ہفتے کے پہلے دن صُبح جب کہ ابھی اندھیرا ہی تھا مریمؔ مگدلینی قبر پر آئی اور دیکھا کہ پتھر
قبر کے مُنہ سے ہٹا ہوا تھا۔ ۲ وہ شمعُون پطرسؔ اور اُس شاگرد کے پاس جسے یسُوع پیار
کرتا تھا، بھاگی گئی اور اُنہیں بتانے لگی کہ وہ یسُوعؔ کو قبر سے نکال کر لے گئے ہیں۔ اور پتا نہیں اُسے

کہاں رکھا ہے۔ ۳ یہ سُنتے ہی دونوں قبر کی طرف دوڑ پڑے۔ ۴ مگر دوسرا شاگرد پطرسؔ سے آگے نکل
کر قبر پر پہلے پہنچ گیا۔ ۵ اُس نے قبر پر رُک کے اندر جھانکا تو کفن کا کپڑا پڑا ہوا دیکھا مگر وہ اندر نہیں
گیا۔ ۶ شمعُونؔ پطرس جب پہنچا تو قبر کے اندر جا کر کفن کو پڑا دیکھا۔ ۷ اور وہ کپڑا جس سے اُس کا
سر لپیٹا گیا تھا کفن سے علیٰحدہ ایک جگہ پر پڑا تھا۔ ۸ دُوسرا شاگرد بھی قبر کے اندر گیا اور دیکھ کر یقین
کیا۔ ۹ مگر وہ ابھی تک کلام کی اِس بات کو نہ سمجھ پائے کہ اُس کو مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضروری
ہے۔ ۱۰ تب وہ دونوں واپس گھر چلے گئے۔

خُداوند یسُوعؔ کا مریمؔ مگدلینی کو دِکھائی دینا:

۱۱ مریمؔ قبر کے باہر کھڑی روتی رہی تھی۔ روتے روتے اُس نے قبر کے اندر جھانک کر دیکھا۔
۱۲ وہاں اُسے دو فرشتے سفید جامے پہنے نظر آئے۔ اُن میں سے ایک، جہاں یسُوعؔ کو رکھا گیا تھا سر کی
طرف اور دُوسرا پاؤں کی طرف بیٹھا ہوا تھا۔ ۱۳ فرشتوں نے اُس سے پُوچھا، اَے عورت تُو کیوں
روتی ہے؟ مریمؔ نے جواب دیا، وہ میرے خُداوند کو لے گئے ہیں اور مُجھے نہیں پتا کہ اُسے کہاں
رکھا ہے۔ ۱۴ یہ کہہ کر وہ جانے کے لیے پیچھے مُڑی تو یسُوعؔ کو کھڑے دیکھا مگر اُسے پہچان نہ سکی۔
۱۵ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا ”اَے عورت! تُو کیوں روتی ہے؟ تو کِسے ڈھونڈتی ہے؟ اُسے باغ
کا مالی سمجھ کر مریمؔ نے کہا، اگر تو نے اُس کو یہاں سے اُٹھایا ہے تو مُجھے بتا دے اُسے کہاں رکھا
ہے۔ تاکہ میں اُسے لے جاؤں۔ ۱۶ یسُوعؔ نے کہا، ”مریمؔ!“ اُس نے مُڑ کر بلند آواز سے عبرانی میں
کہا، ’ربّونی‘ جس کے معنی ہیں اَے اُستاد۔ ۱۷ یسُوعؔ نے کہا، ”مُجھے مت چھُونا کیونکہ میں ابھی تک
باپ کے پاس اُوپر نہیں گیا۔ اور جا کر میرے بھائیوں کو خبر دے کہ میں اپنے باپ کے پاس اُوپر

جا رہا ہوں یعنی اپنے خُدا اور تُمہارے خُدا کے پاس۔" ۱۸ مریمؔ مگدلینی نے شاگردوں کے پاس آکر
اُنہیں خبر دی کہ میں نے خُداوند کو دیکھا ہے اور اُس نے مُجھے یہ باتیں بتانے کے لیے بھیجا ہے۔

خُداوند یسُوعؔ کا شاگردوں کو دکھائی دینا:

۱۹ اُسی دن جو ہفتے کا پہلا دن تھا شام کے وقت سب شاگرد یہُودیوں کے ڈر سے بند دروازوں
کے پیچھے ایک کمرے میں جمع تھے یسُوعؔ اُن کے درمیان آکھڑا ہو اور کہا، "تُمہاری سلامتی ہو۔"
۲۰ یہ کہنے کے بعد اُس نے اُنہیں اپنے چھیدے ہوئے ہاتھ اور اپنی پسلی دکھائی۔ شاگرد یسُوعؔ کو دیکھ
کر خُوشی سے بھر گئے۔

۲۱ یسُوعؔ نے پھر کہا، "تُمہاری سلامتی ہو! جیسے باپ نے مُجھے بھیجا ویسے ہی میں بھی تُمیں
بھیجتا ہوں۔"

۲۲ تب اُن پر پھُونک کر کہا، "رُوح القُدس پاؤ۔" ۲۳ جن کے گُناہ تُم معاف کرو گے وہ معاف
کیے جائیں گے۔ اور جن کے گُناہ تُم معاف نہیں کرو گے وہ معاف نہیں کیے جائیں گے۔

توماؔ کا شک کرنا:

۲۴ بارہ شاگردوں میں سے توماؔ جس کے معنی ہیں، "جُڑواں"، اُس وقت وہاں موجود نہیں تھا۔
۲۵ جب دُوسرے شاگردوں نے اُسے بتایا کہ ہم نے یسُوعؔ کو دیکھا ہے تو اُس نے یقین نہ کیا اور
کہا، جب تک میں اُس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ دیکھ لوں اور اُن میں اپنی اُنگلی اور اُس
کی پسلی میں اپنا ہاتھ نہ ڈال لو یقین نہیں کروں گا۔ ۲۶ ایک ہفتہ گُزر جانے کے بعد جب شاگرد پھر اُس
مکان میں اکٹھے ہوئے تو توما بھی اُن کے ساتھ تھا۔ دروازے بند تھے اور دروازے پر تالہ لگا ہوا
تھا مگر یسُوعؔ اُن کے درمیان آکھڑا ہوا اور کہا، "تُمہاری سلامتی ہو!" ۲۷ تب اُس نے توماؔ سے

کہا "اپنی اُنگلی میرے ہاتھوں میں اور اپنا ہاتھ میری پسلی کے زخم میں ڈال اور شک نہ کر بلکہ ایمان
رکھ۔" ۲۸ توماؔ بول اُٹھا، 'اَے میرے خُداوند! اَے میرے خُدا!' ۲۹ یسُوعؔ نے اُسے کہا، "تُو
تو دیکھنے کے بعد ایمان لایا ہے مگر مُبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔" ۳۰ یسُوعؔ نے اِن کے
علاوہ اور بھی بُہت سے معجزے شاگردوں کو دکھائے جو لکھے نہیں گئے۔ ۳۱ یہ معجزے اِس لیے لکھے
گئے تاکہ تُم ایمان لاؤ کہ یسُوعؔ ہی خُدا کا بیٹا اور مسیح ہے اور ایمان لا کر اُس کے نام کی قدرت سے
زندگی پاؤ۔

یسُوعؔ کا جھیل پر شاگردوں کو نظر آنا:

۲۱ بعد میں یسُوعؔ تِبریاسؔ کی جھیل پر اپنے شاگردوں کو نظر آیا۔ اور یہ اِس طرح سے ہوا۔
۲ شمعُونؔ پطرس، توماؔ، نتن ایلؔجو قاناۓ گلیل کا تھا اور زبدیؔ کے بیٹے اور دو اور شاگرد
اکٹھے تھے۔ ۳ شمعُونؔ پطرس نے اُن سے کہا، میں مچھلی پکڑنے جا رہا ہوں۔ اُنہوں نے کہا ہم بھی
تیرے ساتھ چلیں گے۔ وہ باہر جا کر کشتی میں سوار ہوئے مگر ساری رات اُنہوں نے کچھ نہ پکڑا۔
۴ یسُوعؔ صُبح ہوتے ہی جھیل کے کنارے آکھڑا ہوا مگر شاگردوں نے اُسے نہ پہچانا۔ ۵ یسُوعؔ نے
پُکار کر اُن سے کہا، "بچو! تُمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟" اُنہوں نے جواب دیا نہیں! ۔ ۶ تب
یسُوعؔ نے کہا، "اپنا جال دائیں طرف ڈالو۔" اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو مچھلیوں کی اتنی بڑی تعداد
جال میں پھنس گئی کہ اُسے کشتی میں لانا مُشکل ہوگیا۔ ۷ اُس شاگرد نے جس سے یسُوعؔ پیار کرتا
ہے پطرسؔ سے کہا یہ تو خُداوند ہے۔ یہ سُنتے ہی پطرسؔ نے اپنا کُرتہ اپنی کمر سے باندھا کیونکہ ننگا تھا اور
جھیل میں کُود پڑا۔

۸ دُوسرے شاگرد جال کو ایک چھوٹی کشتی میں کھینچ کر کنارے پر لائے کیونکہ وہ کشتی سے کچھ ہی
دُور تھے۔ ۹ جب وہ کنارے پر پہنچے تو کوئلوں کی آگ پر مچھلی بھُونی جا رہی تھی اور ساتھ روٹی بھی
پڑی تھی۔ ۱۰ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "جو مچھلیاں تُم نے پکڑی ہیں اُن میں سے بھی کچھ لے آؤ۔"
۱۱ تب پطرسؔ دوبارہ کشتی پر سوار ہوا اور جال کھینچ کر کنارے تک لایا۔ جال میںایک سو ترپن بڑی
مچھلیاں تھیں تو بھی جال نہیں پھٹا۔ ۱۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا، "آؤ! کچھ کھا لو۔" شاگردوں میں
سے کسی نے اُس سے نہیں پُوچھا کہ تُو کون ہے؟ کیونکہ سب جانتے تھے کہ یہ خُداوند ہے۔ ۱۳ تب
یسُوعؔ نے اُنہیں کھانے کے لیے روٹی اور مچھلی دی۔ ۱۴ یسُوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد
تیسری بار اُن کو نظر آیا۔

یسُوع کا پطرس سے سوال:

۱۵ کھانے کے بعد یسُوعؔ نے پطرسؔ سے پُوچھا، "اَے شمعُون یُوحنّاؔ کے بیٹے کیا تو اِن سے زیادہ
مُجھے پیار کرتا ہے؟" پطرسؔ نے جواب دیا، ہاں! خُداوند، تُو تو جانتا ہے کہ میں تُجھے پیار کرتا ہوں تب
یسُوعؔ نے اُس سے کہا، "جا میری بھیڑیں چرا۔" ۱۶ یسُوعؔ نے ایک بار اور اُس سے پُوچھا، "اَے
شمعُونؔ یُوحنّاؔ کے بیٹے کیا تو مُجھ سے پیار کرتا ہے؟" پطرس نے جواب دیا، ہاں! خُداوند تُو تو جانتا
ہے میں تُجھے پیار کرتا ہوں۔ یسُوعؔ نے کہا، "جا میری بھیڑیں چرا۔" ۱۷ یسُوعؔ نے تیسری بار اُس
سے پُوچھا، "اَے شمعُونؔ یُوحنّاؔ کے بیٹے کیا تو مُجھ سے پیار کرتا ہے۔" تیسری بار یسُوع کے سوال
پُوچھنے پر پطرسؔ دُکھی ہو کر بولا، خُداوند تُو تو سب جانتا ہے اور یہ بھی کہ میں تُجھ سے پیار کرتا ہوں۔
یسُوعؔ نے کہا، "میری بھیڑیں چرا۔" ۱۸ میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں جب تو جوان تھا تو خُود اپنی
مرضی سے تیار ہوتا تھا اور جہاں تیرا دل چاہتا تھا تُو جاتا تھا۔ مگر جب تُو بُوڑھا ہو جائے گا تو دوسرے

تجھے تیار کریں گے اور جہاں تو نہ جانا چاہے لے جائیں گے۔" ۱۹ یسُوعؔ نے یہ بتاتے ہوئے اِس
طرف اشارہ کیا کہ پطرسؔ کس طرح کی موت مرے گا۔ یہ کہنے کے بعد اُس سے کہا، "میرے پیچھے
آ!" ۲۰ پطرسؔ نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو وہ شاگرد پیچھے آرہا تھا جس سے یسُوع پیار کرتا تھا اور جس نے
یسُوع کے سینے پر سر رکھ کر پُوچھا تھا کہ تیرا پکڑوانے والا کون ہے؟ ۲۱ پطرسؔ نے اُسے کے بارے
میں یسُوعؔ سے پُوچھا، اَے خُداوند اِس کا کیا ہو گا؟ ۲۲ یسُوعؔ نے جواب دیا، "اگر میں یہ چاہوں کہ
یہ میری واپسی تک زندہ رہے تو تجھے کیا اعتراض ہے؟ تو میرے پیچھے چلا آ۔" ۲۳ اِس سے بھائیوں
میں یہ بات پھیل گئی کہ یہ شاگرد نہیں مرے گا۔ مگر یسُوعؔ نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ یہ کہ اگر میں چاہو
ں کہ یہ میرے آنے تک زندہ رہے تو تُجھے کیا؟ ۲۴ یہ شاگرد وہی ہے جو اِن باتوں کو لکھتا ہے اور اُس
کی گواہی دیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس نے جو کچھ بتایا ہے سچ ہے۔ ۲۵ یسُوعؔ نے اور بھی بُہت
سے کام کئے جنہیں اگر الگ الگ لکھا جاتا تو لکھی ہوئی کتابوں کو رکھنے کی جگہ اِس دُنیا میں نہ ہوتی۔

اعمال

۱ اے تھِیُفِلُسؔ ! میں نے اپنی پہلیکتاب میں اُن تمام باتوں کو لکھا جو یسُوعؔ شُروع سے کرتا
اور سکھاتا رہا۔ ۲ اُس دن تک جب وہ اپنے چُنے ہوئے رسُولوں کو پاک رُوح کے وسیلے سے
ہدایات دے کر آسمان پرنہ اُٹھایا گیا۔ ۳ وہ اپنے دُکھ اُٹھانے اور موت کے بعد چالیس دن تک اُنہیں
نظر آتا رہا اور بُہت سے ثبوتوں کے ساتھ ثابت کیا کہ وہ جی اُٹھا ہے اور اُن سے آسمان کی بادشاہی
کی باتیں کرتا رہا۔

۴ ایک دفعہ جب وہ اُن کے ساتھ مل کر کھانا کھا رہا تھا۔ اُس نے اُن کو حُکم دیا کہ تم یروشلیمؔ
سے اُس وقت تک باہر نہ جاؤ جب تک تُم باپ کے اُس وعدے کے مطابق وہ انعام حاصل نہ کر لو
جس کے بارے میں تمہیںبتا چُکا ہوں۔ ۵ کیونکہ یُوحنّاؔ نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر کچھ ہی دنوں میں تُم
رُوح القُدس سے بپتسمہ پاؤ گے۔

یسُوع کا آسمان پر اُٹھایا جانا:

۶ جب وہ سب اکٹھے تھے تو شاگردوں نے یسُوعؔ سے پُوچھا، ”خُداوند کیا تُو ابھی اِسرائیل کی
بادشاہی کو پھر سے بحال کرے گا؟“ ۷ یسُوعؔ نے جواب میں کہا، ”اُس دن اور وقت کو مقرر کرنے
کا اختیار صرف باپ کے پاس ہے۔ اُسے جاننا تُمہارا کام نہیں۔
۸ لیکن جب رُوح القدس تُم پر نازل گا تو تُم قُوت پاؤ گے اور یروشلیمؔ، سارے یہودیہؔ اور سامریہ
میں بلکہ زمین کے ایک کنارے سے دُوسرے کنارے تک تُم میرے گواہ ہو گے۔

۹ یہ کہتے ہی وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور بادلوں نے اُسے اُن کی نظروں سے
چھُپا لیا۔ پھر اُنہوں نے اُسے دوبارہ نہ دیکھا۔ ۱۰ جب وہ حیرت زدہ ہو کر غور سے اُسے آسمان پر جاتا
دیکھ رہے تھے تو اچانک دو مرد سفید لباس پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ ۱۱ اُنہوں نے اُن سے
کہا، "اے گلیلی مردو! تُم آسمان کی طرف اتنے غور سے کیا دیکھ رہے ہو؟ یہی یسُوعؔ جو تُمہارے
پاس سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا ہے تُم اِسی طرح ایک دن پھر اُسے آسمان سے آتا دیکھو گے۔

یہوداہؔ کی جگہ متیّاہ کا چناؤ:

۱۲ شاگرد زیتون کے پہاڑ سے یروشلیِمؔ کو واپس گئے جو وہاں سے تقریباً آدھا میل دُور ہے۔
۱۳ یروشلیِمؔ میں داخل ہو کر وہ اُس گھر کی اُوپر والی منزل میں گئے جہاں یہ شاگرد یعنی پطرسؔ
اور یُوحناؔ اور یعقوبؔ اور اندریاسؔ فلپسؔ اور توماؔ اور برتلمائیؔ اور متیؔ اور یعقوبؔ بن حلفی اور شمعون
ؔزیلوتیسؔ (مجاہد) اور یعقوبؔ کا بیٹا یہُوداہؔ رہتے تھے۔ ۱۴ یہ سب مل کر یسُوعؔ کی ماں مریمؔ اُس
کے بھائیوں اور چند دُوسری عورتوں کے ساتھ ایک دل ہو کر دُعا میں لگے رہے۔ ۱۵ اُن ہی دِنوں میں
ایک سو بیس ایمانداروں کی جماعت اکٹھی تھی تو پطرسؔ نے اُن کے درمیان کھڑے ہو کر کہا۔
۱۶ "اے بھائیو اور بہنو! ضروری تھا کہ کلام کی پیشن گوئی جو داؤد نے پاک رُوح کے وسیلے یہُوداہؔ
کے حق میں لکھی تھی پُوری ہوتی، جس نے یسُوعؔ کو پکڑوانے والوں کی رہنمائی کی تھی۔ ۱۷ کیونکہ وہ
ہمارے ساتھ اِس خدمت میں شمار کیا گیا۔ ۱۸ جیسا کہ آپ جانتے ہو رشوت میں لیے ہوئے پیسوں
سے اُس نے اپنے لیے ایک کھیت خریدا جہاں وہ سر کے بل گرا اور اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس
کی سب انتڑیاں نکل پڑیں۔ ۱۹ اور اُس کی موت کی خبر سارے یروشلیِمؔ میں پھیل گئی اِس لیے
اُس کھیت کا نام ارامی زبان میں ہقل دماؔ یعنی خون کا کھیت پڑ گیا۔

۲۰ جیسا کہ زبور میں لکھا ہے:

اُس کا گھر اُجڑ جائے اور اُس میں کوئی بسنے والا نہ ہو۔ (زبور ۶۹: ۲۵)

اور اُس کا عُہدہ دُوسرا لے لے۔ (زبور ۱۰۹: ۸)

۲۱ پس یہ ضروری ہے کہ ہم یہُوداہ کی جگہ لینے کے لیے اپنے میں سے ایک شخص کو چُن لیںجو
سارا وقت ہمارے ساتھ رہا ہو جب خُداوند یسُوعؔ ہمارے ساتھ تھا۔ ۲۲ یعنی یُوحنّاؔ سے بپتسمہ لینے
کے وقت سے آسمان پر اُٹھائے جانے تک تا کہ ہمارے ساتھ یسُوعؔ کے جی اُٹھنے کی گواہی دے۔
۲۳ لہٰذا اُنہوں نے دو آدمیوں کے نام پیش کیے۔ ایک یُوسف جو برسبّاؔ کہلاتا ہے اور یوستُس بھی
کہلاتا ہے۔ دُوسرا متّیاہؔ۔

۲۴ تب اُن سب نے یہ دُعا کی: 'اے خُداوند تُو ہر ایک کے دل سے واقف ہے ہم پر ظاہر کر کہ
تُو نے اِن دونوں میں سے کس کو چُنا ہے۔ ۲۵ کہ وہ یہُوداہ کی جگہ اِس خدمت میں رسُول ہو کیونکہ
وہ ہم سے بھٹک کر اپنی جگہ چلا گیا ہے۔ ۲۶ پھر اُنہوں نے قرعہ ڈالا جو متّیاہؔ کے نام نکلا اور وہ گیارہ
رسولوں کے ساتھ شمار ہوا۔

رُوح القُدس کا اُترنا:

۲ عیدِ پینتیکُست کے دن سب ایماندار ایک جگہ پر جمع تھے۔ ۲ کہ اچانک آسمان پر سے ایک
زوردار آواز آئی جیسے تیز ہوا کے چلنے سے ہوتی ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے
گُونج گیا۔ ۳ پھر آگ کے شُعلے زبانوں کی شکل میں ظاہر ہوئے اور اُن سب پر جُدا جُدا ٹھہر گئے۔ ۴ اور وہ
سب پاک رُوح سے بھر گئے اور طرح طرح کی زبانیں بولنے لگے جیسے پاک رُوح نے اُنہیں بولنے
کی توفیق بخشی۔ ۵ اُس وقت یروشلیمؔ میں ہر قوم میں سے خُدا پرست یہُودی یروشلیمؔ میں رہتے تھے۔

۶ یہ شور سُن کر وہاں بُہت سے لوگ جمع ہو گئے اور ہر ایک یہ سُن کر کہ شاگرد اُس کی مادری زبان میں
خُدا کی تعریف کر رہے ہیں، حیران رہ گئے۔ ۷ وہ حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے ! کیا یہ سب گلیلی نہیں۔
۸ پھر یہ کیا ہے؟ کہ ہم میں سے ہر کوئی اِنہیں اپنے مُلک کی زُبان بُولتے سُن رہا ہے۔
۹ حالانکہ ہم پارتھیؔ، مادی آور عیلامیؔ ہیںاور مسوپتامیہؔ، یہُودیہؔ، کپدُکیہؔ، پُنطس آور آسیہ۔ ۱۰ اور
فروگیہؔ، پمفیلیہؔ، مصرؔاور لبیاؔجو کرینےؔ کی طرف ہے اور رُوم ؔسے آئے مسافر خواہ پیدائشی یہودی یا
نو مرید۔ ۱۱ کریتیؔ اور عربیؔ بھی۔ مگر ہم اِن گلیلیوں کو اپنی اپنی زبان میں خُدا کے بڑے بڑے
کاموں کا بیان کرتے سُن رہے ہیں۔ ۱۲ خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے وہ ایک دُوسرے سے پُوچھنے
لگے: "اِس کا کیا مطلب ہے" ؟ ۱۳ اُن میں سے کُچھ نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا یہ تو بس تازہ مے
کے نشے میں ہیں۔

پطرسؔ کا پیغام:

۱۴ تب پطرسؔ نے گیارہ رسولوں کے ساتھ کھڑے ہو کر بلند آواز میں لوگوں سے کہا، "اے
یہُودیو اوریروشلیمؔ کی سب رہنے والو ! تم سب غور سے سُن لو اور یہ جان لو۔ ۱۵ یہ لوگ نشے میں
نہیں جیسا تُم خیال کرتے ہو اور ابھی تو صبح کے نو ہی بجے ہیں اور اِس وقت مے نہیں پی جاتی۔
۱۶ جو کچھ تُم دیکھ رہے ہو اِس کی پیشن گوئی بُہت پہلے یوئیلؔ نبی نے یوں کی تھی:

۱۷ خُدا فرماتا ہے کہ آخری دِنوں میں اپنی رُوح سب لوگوں پر اُنڈیلو نگا۔
تُمھارے بیٹے اور بیٹیاں نبُوت کریں گی۔
تُمھارے جوان رویا اور تُمھارے بزرگ خواب دیکھیں گے۔

۱۸ اُن دنوں میں اپنے خادموں اور خادماؤں دونوں پر اپنی رُوح میںسے اُنڈیلوں گا اور وہ نبوت
کریں گی۔ ۱۹ اور میں آسمان پر عجیب کام اور زمین پر نشان ظاہر کروں گا یعنی خون اور آگ اور
دُھوئیںکے بادل دِکھاؤں گا۔ ۲۰ سُورج تاریک ہو جائے گا اور چاند خون کی طرح سُرخ۔ اور یہ سب
خُداوند کے عظیم اور جلالی دن کے آنے سے پہلے ہو گا۔ ۲۱ اُس وقت جو بھی خُداوند کا نام لے گا
نجات پائے گا۔

۲۲ اے اسرائیلیو سُنو! خُدا نے یسُوعؔ ناصری کو مقرر کیا جس کا ثبوت اُس نے سرِعام زبردست
معجزات، عجیب کاموں اور نشانات کے وسیلے دیا۔ ۲۳ خُدا نے اپنے پہلے سے مقرر کئے ہوئے
انتظام اور ارادے کے مطابق اُسے تُمہارے حوالے کیا تُم نے اُسے دھوکے سے پکڑوا کر بے شرع
لوگوں کے ہاتھوں صلیب پر کیلوں سے لٹکا کر مار دیا۔ ۲۴ مگر خُدا نے اُسے موت کے قبضہ سے
چھڑوا کر واپس زندہ کیا کیونکہ ممکن نہیں تھا کہ موت اُسے اپنے قبضہ میں رکھتی۔ ۲۵ داؤدؔ اُس کے
بارے میں یہ کہتا ہے:

”میں خُداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔
کیونکہ وہ میرے دہنی طرف ہے تاکہ مُجھے جُنبش نہ ہو۔
۲۶ اِسی سبب سے میرا دل خُوش اور میری رُوح شادمان ہے۔
بلکہ میرا جسم بھی امن و امان میں رہے گا۔
۲۷ کیونکہ تُو نہ میری جان کو پاتال میں رہنے دے گا
نہ اپنے مُقدّس کو سڑنے دے گا۔
۲۸ تُو نے مُجھے زندگی کی راہیںدِکھائیں۔ تُو مُجھے اپنے دیدار کی باعث خُوشی سے بھر دے گا۔

۲۹ عزیز بھائیو ا اور بہنو ! ذرا غور کرو۔ کیا بُزرگ داؤدؔ نے یہ اپنے بارے میں کہا؟ ہرگز نہیں !
ہم جانتے ہیںکہ داؤدؔ مُوا، دفن ہوا اور اُس کی قبر آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ ۳۰ چونکہ نبی
ہوتے ہوئے وہ یہ بات جانتا تھا کہ خُدا نے اُس کے ساتھ یہ عہد باندھا ہے اور اُسے پُورا کرنے کا
وعدہ کیا ہے کہ وہ داؤدؔ ہی کی نسل میں سے ایک شخص کو اُس کے تخت پر بٹھائے گا۔ ۳۱ اُس نے
نبوت کی رُوح میں مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا اور کہا، "خُدا اُسے مُردوں میں نہیں چھوڑے گا اور
نہ ہی قبر میں اُس کی بدن کو سڑنے دے گا۔"

۳۲ خُدا نے اُسی یسُوعؔ کو زندہ کیا اور ہم سب اِس کے گواہ ہیں۔ ۳۳ اور اُسے آسمان پر نہایت
بلند مقام دیا گیا یعنی خُدا کی داہنے ہاتھ اور باپ سے وعدہ کے مطابق پاک رُوح حاصل کر کے اُسے
ہم پر اُنڈیلا جیسے تُم دیکھ اور سُن رہے ہو۔ ۳۴ اور داؤدؔ تو کبھی آسمان پر نہیںچڑھا تو بھی اُس نے کہا:

"خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا، میری دہنی طرف بیٹھ۔

۳۵ جب تک میں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دُوں۔

۳۶ پس اسرائیل میں ہر کوئی جان لے خُدا نے اُسی یسُوعؔ کو جسے تُم نے مصلوب کیا خُداوند بھی
ٹھہرایا اور مسیح بھی۔

۳۷ پطرسؔ کے اِس پیغام کو سُن کر اُن کے دلوں پر چوٹ لگی۔ اُنہوں نے پطرسؔ سے اور باقی
رسولوں سے پُوچھا، "اے بھائیو !

ہم کیا کریں؟ ۔ ۳۸ پطرسؔ نے جواب دیا کہ تُم میں سے ہر کوئی توبہ کرے اور گناہوں کی معافی
کے لیے یسُوعؔ مسیح نام میں بپتسمہ لے تو تُم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے۔ ۳۹ کیونکہ اِس نعمت
کا وعدہ تُم سے اور تُمہاری اَولاد سے کیا گیا ہے اور اُن دُور والوں سے (غیر قوموں سے) جنہیں ہمارا

خُداوند خُدا اپنے پاس بُلائے گا۔ ۴۰ پطرسؔ نے اور بُہت سی مثالیں دے دے کر اُنہیں یہ نصیحت
کی کہ اِس بگڑی ہوئی نسل سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ ۴۱ اُس دن جنھوں نے پطرسؔ کے کلام کو قبول کیا
اُنھوں نے بپتسمہ لیا اور تین ہزار لوگ کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ ۴۲ تمام ایماندار رسولوں سے تعلیم
پانے اور اکٹھے مل کر رفاقت رکھنے اور مل کر کھانا کھانے اور دُعا کرنے میں مصروف رہتے تھے۔

۴۳ لوگ رسولوں کے ذریعے عجیب کاموں اور نشانات کو ہوتے دیکھ کر حیران اور خُوف زدہ ہو
گئے۔ ۴۴ جو ایمان لائے تھے وہ سب بڑے اتفاق سے ایک جگہ رہتے تھے اور ہر کوئی اپنی سب
چیزیں ایک جگہ اکٹھی کر کے اُس میں سب کو شامل کرتا۔ ۴۵ وہ اپنی جائیداد اور مال و اسباب بیچ
کر پیسے ایک جگہ جمع کرتے پھر ضرورت مندوں میں بانٹ دیتے۔ ۴۶ وہ ہر روز باقاعدگی سے ہیکل میں
اکٹھے ہو کر عبادت کرتے اور گھروں میں سادگی اور خُوشی کے ساتھ کھانا کھاتے۔ ۴۷ اور خُدا کی حمد
وثنا کرتے اور لوگ اِن سب باتوں سے خُوش تھے اور خُدا ہر روز نجات پانے والوں کو اُن میں ملا
دیتا تھا۔

پطرسؔ کا لنگڑے بھکاری کو شفا دینا:

۳ ایک دن پطرسؔ اور یوحنّاؔ سہ پہر تین بجے ہیکل میں عبادت کے لیے جا رہے تھے۔ ۲ ہر روز
اُسی وقت ایک فقیر کو جو پیدائشی لنگڑا تھا لا کر ہیکل کے دروازہ پر جو خُوبصُورت کہلاتا ہے،
بٹھا دیا جاتا تھا کہ ہیکل میں جانے والوں سے بھیک مانگے۔ ۳ جب اُس نے پطرسؔ اور یُوحنّاؔ کو
ہیکل میں جاتے دیکھا تو اپنا ہاتھ بڑھا کر اُن سے بھیک مانگی۔ ۴ پطرسؔ اور یُوحنّاؔ نے اُسے غور سے
دیکھ کر کہا، ”ہماری طرف دیکھ!“ ۵ کچھ ملنے کی اُمید سے اُس نے اُن کی طرف دیکھا۔ ۶ پطرسؔ
نے اُس سے کہا، ”چاندی اور سونا تو میرے پاس ہے نہیں لیکن جو میرے پاس ہے وہ تُجھے دِیے

دیتا ہوں۔ یسُوعؔ ناصری کے نام سے اُٹھ اور چل پھر۔" ۷ تب پطرسؔ نے اُس کا دہنا ہاتھ پکڑ کر
اُسے اُٹھایا اور اُسی وقت اُس کے پاؤں اور ٹخنے مضبُوط ہو گئے۔ ۸ اور وہ اُچھل کر کھڑا ہو گیا اور
چلنے پھرنے لگا۔ پھر پطرسؔ اور یُوحناؔ کے ساتھ اُچھلتا کودتا اور خُدا کی حمد کرتا ہیکل میں گیا۔ ۹ اور
سب لوگوں نے اُسے چلتے اور خُدا کی حمد کرتے دیکھا۔ ۱۰ اور اُسے پہچان کر کہ یہ تو وہی لنگڑا فقیر ہے
جو ہیکل کے خُوبصُورت دروازہ پر بیٹھا بھیک مانگتا تھا نہایت حیران اور دنگ ہوئے کہ یہ سب کیسے
ہوا؟

۱۱ وہ فقیر پطرسؔ اور یُوحناؔ کے ساتھ ہیکل میں سلیمانؔ کے برآمدہ میں کھڑا تھا تو لوگ اُسے دیکھنے
اُس کی طرف دوڑے۔

پطرسؔ کا ہیکل میں پیغام:

۱۲ جب پطرسؔ نے لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا تو اُن سے کہا، "اے اسرائیلیو! تُم یہ دیکھ کر اس
قدر حیرانگی سے ہمیں کیوں دیکھ رہے ہو کہ جیسے ہم نے اسے اپنی قدرت یا دینداری سے ٹھیک کیا
ہے۔ ۱۳ اِس کام سے ہمارے باپ دادا ابرہامؔ، اضحاقؔ اور یعقوبؔ کے خُدا نے اپنے خادم یسُوعؔ
کو جلال بخشا۔ یہ وہی یسُوعؔ ہے جسے تُم نے پکڑوا کر مروا ڈالا اور جب پیلاطُسؔ نے اُسے چھوڑ دینا
چاہا تو تُم نے اُس کے سامنے یسُوعؔ کا انکار کیا۔ ۱۴ تُم نے اُس قدُوس اور راستباز کو رَدّ کیا اور اُس
کی جگہ ایک خونی کو چھوڑ دینے کی درخواست کی۔ ۱۵ تُم نے زندگی کے مالک کو مار ڈالا مگر خُدا نے اُسے
مُردوں میں سے زندہ کیا اور ہم اُس کے گواہ ہیں۔ ۱۶ اُسی یسُوعؔ نام پر ایمان کے وسیلے اِس شخص
نے جسے تُم جانتے ہو کہ جنم سے لنگڑا تھا تندرُست کیا گیا۔ اُس قُدرت سے جو یسُوعؔ نام میں ہے۔ یہ
شخص تمہاری آنکھوں کے سامنے بالکُل تندرُست ہے۔ ۱۷ اے اسرائیلیو! ہم جانتے ہیں کہ تُم

اور تُمہارے سرداروں نے جو کچھ یسُوعؔ کے ساتھ کیا، نادانی میں کیا۔ ۱۸ مگر خُدا نبیوں کے وسیلے
مسیح کے بارے میں اُن نبوتوںکو پُورا کر رہا تھا کہ اُس کا دُکھ اُٹھانا ضرور ہے۔ ۱۹ پس اپنے گناہوں
سے تُوبہ کرو اور خُدا کی طرف پھرو تا کہ تُمہارے گناہ مٹائے جائیں اور خُداوند کے حضور سے تازگی
کے دن آئیں۔ ۲۰ اور وہ مسیح کو جو تُمہارے لیے مقرر ہوا ہے یعنی یسُوعؔ کو بھیجے۔ ۲۱ ضرور ہے کہ
وہ اُس وقت تک آسمان پر رہے جب تک خُدا اُن ساری چیزوں کو اپنے وعدوں کے مطابق بحال
نہ کر دے جو اُس نے اپنے مُقدس نبیوں کی معرفت دُنیا کے شروع سے کیے ہیں۔ ۲۲ جیسے موسیٰؔ
نے کہا تھا، ”تُمہارا خُدا میری مانند تُم میں سے ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ کہے اُس کی سُننا‘۔
۲۳ ’اور جو کوئی اُس کی سُننے سے انکار کرے گا وہ خُدا کے لوگوں میں سے بالکُل کاٹ ڈالا جائے گا۔
۲۴ سموئیلؔ اور اُس کے بعد آنے والوں سب نبیوں نے اِن باتوں کی جو اِن دنوں میں ہو رہی ہیں
خبر دی ہے۔ ۲۵ تُم جو اُن نبیوں کی اَولاد ہو اور اُس عہد میں شامل ہو جو خُدا نے تُمہارے باپ دادا
سے یہ کہہ کر باندھا کہ ”تیری نسل سے دُنیا کے سب گھرانے برکت پائیں گے۔“ ۲۶ تُم اِن برکتوں
کے پہلے حق دار ہوئے اِسی لیے خُدا نے اپنے خادم یسُوعؔ کو پہلے تُمہارے پاس بھیجا کہ تُم میں سے
ہر کسی کو اُس کی بُری راہوں سے واپس پھیر کر برکت دے۔

پطرسؔ اور یُوحنّاؔ یہودی کونسل کے سامنے:

۴ پطرسؔ اور یُوحنّاؔ جب لوگوں سے بات کرہی رہے تھے کہ کاہن اور ہیکل محافظوں کا سردار
اور کچھ صدوُقی اُن کے پاس پُہنچ گئے۔

۲ وہ اِس بات سے ناراض اور غُصے میںتھے کیونکہ وہ لوگوں کو یسُوعؔ کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے
کے باعث مُردوں کے جی اُٹھنے کی تعلیم دے رہے تھے۔ ۳ اُنہوں نے اُنہیں پکڑ کر اگلے دن تک
جیل میں ڈال دیا کیونکہ اُس وقت تک شام ہو گئی تھی۔

۴ مگر جنہوں نے کلام سُنا تھا اُن میں سے بُہت سے ایمان لائے اور ایمان داروں میں مردوں
کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہو گئی۔

۵ دُوسرے دن یہُودیوں کے سردار اور بزُرگ اور شرع کے اُستاد یروشلیِم میں اکٹھے ہوئے۔
۶ اور اُن کے ساتھ سردار کاہن حنّاؔ اور کائفا یُوحنّاؔ اور اِسکندرؔ اور سردار کاہن کے گھرانے کے لوگ
وہاں موجود تھے۔ ۷ اُنہوں نے پطرسؔ اور یوحنّاؔ کو بیچ میں کھڑا کر کے پُوچھنا شُروع کیا کہ کس اختیار
سے تُم یہ کام کرتے ہو؟ ۸ پطرسؔ نے رُوح القُدس سے معمور ہو کر اُن کو جواب دیا۔ ۹ "اے قوم
کے سردارو اور بزُرگو! اگر آج ہم پر اِس بات کے لیے عدالت ہو رہی ہے کہ ایک بیمار شخص کو شفا
دے کر اُس کی مدد کیوں کی گئی؟ ۔ ۱۰ تو تُم اور ساری قوم یہ جان لے کہ اُسی یسُوعؔ مسیح ناصری کی
نام سے جس کو تُم نے مصلوب کیا پر خُدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا یہ شخص تُمہارے سامنے
تندرُست کھڑا ہے۔ ۱۱ یسُوعؔ اُس پتھر کی مانند ہے جس کے بارے میں کلام میں لکھا ہے کہ 'یہ وہ
پتھر ہے جسے معماروں نے رَدّ کر دیا اور یہ ہی عمارت کے کونے کے سرے کا اہم پتھر بن گیا' ۔
۱۲ نجات کسی اور وسیلے سے نہیں کیونکہ آسمان کے نیچے زمین پر یسُوعؔ نام کے علاوہ اور کوئی دُوسرا
نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہمیں نجات مل سکے۔

۱۳ پطرس اور یُوحنّاؔ کی یہ دلیری دیکھ کر ساری کونسل حیران ہوئی کیونکہ جانتے تھے کہ یہ پڑھے لکھے
نہیں۔ پھر وہ جان گئے کہ یہ یسُوعؔ کے ساتھ ہوتے تھے۔ ۱۴ مگر اُس لنگڑے شخص کی وجہ سے جس
نے اُن کی آنکھوں کے سامنے شفا پائی، اُنہیں کچھ نہ کہہ سکے۔

۱۵ لہٰذا اُنہوں نے اُنہیں کونسل سے باہر بھیج دیا اور آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ ۱۶ ہم اِن
آدمیوں سے کیا کریں؟ سب کے سامنے اُن سے یہ معجزہ ہوا ہے اور ہم اِس کا انکار نہیں کر سکتے
کیونکہ سب یروشلیِمؔ والوں کو اِس کا پتا چل گیا ہے۔

۱۷ مگر اُن کو روکنے کے لیے کہ یہ تعلیم زیادہ نہ پھیل جائے ہم اِنہیں ڈرا دھمکا کر منع کریں کہ پھر
یسُوعؔ نام لے کر کسی سے بات نہ کریں۔ ۱۸ تب اُنہوں نے رسولوں کو واپس بُلا کر اُن کو حکم دیا کہ
یسُوعؔ نام سے نہ تو کسی کو تعلیم دیں اور نہ ہی کسی سے بات کریں۔ ۱۹ لیکن پطرسؔ اور یُوحنّاؔ نے اُن
کو جواب میں کہا، "کیا خُدا کی نظر میں یہ مناسب ہے کہ تُمہاری بات مانیں اور خُدا کی بات نہ مانیں؟
تُم خُود ہی فیصلہ کرو"۔ ۲۰ "ممکن نہیں کہ جو کچھ ہم نے سُنا اور دیکھا ہے وہ لوگوں کو نہ بتائیں"۔
۲۱ کونسل نے سزا کی کوئی وجہ نہ پا کر اُنہیں اور ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیا کیونکہ سب لوگ اِس معجزے
کے لیے خُدا کی تمجید کر رہے تھے۔

۲۲ وہ شخص جسے شفا ملی تھی چالیس سال سے زیادہ کا تھا۔

ایک دل ہو کر دلیری کے لیے دُعا:

۲۳ رہا ہونے کے فوراً بعد پطرسؔ اور یُوحنّاؔ دُوسرے ایمان دار بھائیوں کے پاس گئے اور اُنہیں
بتایا کہ سردار کاہنوں اور بزرگوں نے اُنہیں کیا کہا۔ ۲۴ جب اُنہوں نے یہ سُنا تو سب ایک دل ہو کر
خُدا سے دُعا کرنے لگے: "اے قادرِ مطلق خُدا! تُو جو آسمان اور زمین اور سمندر اور اُن میں موجود

ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے۔ ۲۵ تُو نے بُہت پہلے رُوح القدس کے وسیلے ہمارے باپ اپنے خادم
داؤدؔ کے ذریعے فرمایا:

"قَومیں کس لیے طیش میں ہیں؟
لوگوں نے کیوں فضول منصوبے بنائے۔
۲۶ زمین کے بادشاہ مل کر خُداوند اور اُس کی مسیح کے
خلاف جمع ہوئے۔

۲۷ اِسی شہر میں تیرے پاک خادم یسُوعؔ کے خلاف جسے تُو نے مسَح کیا یہ سب جمع ہوئے۔ یعنی
ہیرودیسؔ اور گورنر پُنطیُس پیلاطُسؔ، غیر قوم والے اور اسرائیل کے سب لوگ۔ ۲۸ اور وہ اِس لئے
جمع ہوئے تاکہ جو کچھ تُو نے اپنی قدرت اور ارادے کے مطابق پہلے سے ٹھہرا دیا تھا اُسے پورا
کریں۔ ۲۹ اے خُدا! اُن کی دھمکیوں کو سُن اور اپنے خادموں کو دلیری بخش دے تاکہ تیرے کلام
کی منادی کرتے رہیں۔ ۳۰ اور اپنا قدرت والا ہاتھ اپنے خادموں پر بڑھا کہ یسُوعؔ نام سے شفا اور
مُعجزات اور عجیب نشانات ظاہر ہوں"۔ ۳۱ جیسے ہی اُنہوں نے دُعا کی وہ جگہ جہاں وہ جمع تھے ہل
گئی اور سب پاک رُوح سے بھر گئے اور دلیری سے خُدا کا کلام سُنانے لگے۔

ایمان داروں کا اپنا مال بانٹنا:

۳۲ سب ایماندار ایک دل اور ایک جان تھے۔ اُن میں سے کوئی بھی اپنے مال کو اپنا نہ سمجھتا تھا
بلکہ وہ اپنی سب چیزیں ایک دُوسرے میں بانٹتے تھے۔ ۳۳ اور رسُول بڑی قدرت کے ساتھ یسُوعؔ
کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور خُدا کا بڑا فضل اُن پر تھا۔

۳۴ اُن میں کوئی بھی محتاج نہ تھا کیونکہ جن کے پاس کوئی گھر یا زمین ہوتی وہ اُسے بیچ دیتے۔ ۳۵ اور
اُس کے پیسے لاکر رسُولوں کو دیتے تاکہ جو ضرورت مند ہے اُن میں بانٹ دیا جائے۔
۳۶ جیسے کہ یُوسفؔ نے جو لاوی کے گھرانے سے تھا اور رسولوں نے اُس کا نام برنباسؔ رکھا تھا
یعنی نصیحت کا بیٹا۔ اور کُپرسؔ کے جزیرہ میں پیدا ہوا تھا۔ ۳۷ اُس نے اپنی زمین بیچ کر پیسے لاکر
رسولوں کو دے دیے۔

حننیاہ اور سفیرہؔ:

۵ ایک اور آدمی جسکا نام حننیاہ تھاؔ اور اُس کی بیوی سفیرہ ؔنے اپنی جائیداد کا کُچھ حصّہ بیچا۔
۲ اُس نے اپنی بیوی کی رضامندی سے کچھ پیسے اپنے پاس رکھ کر باقی پیسے رسولوں کو لا کر
دے دیے۔ ۳ پطرسؔ نے اُس سے کہا، "اے حننیاؔ ہ! کیوں شیطان نے تُجھے پاک رُوح سے
جھُوٹ بولنے کے لیے اُبھارا اور تُو نے زمین کی قیمت میں سے کچھ پیسے اپنے لیے رکھ لیے۔ ۴ کیا
وہ جائیداد بیچنے سے پہلے تیری نہ تھی؟ لیکن جب بِک گئی تو تب بھی پیسے دینا تیرے اختیار میںنہ تھا پھر
تُونے ایسا کیوں کیا؟ تُو نے ہم سے نہیں بلکہ خُدا سے جھُوٹ بولا ہے۔ ۵ یہ سُنتے ہی حننیاہ ؔزمین پر
گرا اور مر گیا۔ اور جتنوں نے سُنا اُن سب پر بڑا خوف چھاگیا۔ ۶ پھر کچھ جوانوں نے آگے بڑھ کر
اُسے کفن میں لپیٹا اور باہر جا کر دفن کر دیا۔
۷ تقریباً تین گھنٹے کے بعد اُس کی بیوی سفیرہؔاِس بات سے بے خبر اندر آئی۔ ۸ پطرسؔ نے اُس
سے پُوچھا کیا تم نے اور حننؔیا ہ نے اپنی زمین بیچنے کے اتنے ہی پیسے لیے تھے؟ اُس نے کہا ہاں اتنے
ہی لیے تھے۔ ۹ پطرسؔ نے اُس سے کہا تُم دونوں نے کیوں خُداوند کی رُوح کو آزمانے کے لیے

آپس میں اتفاق کیا؟ دیکھ دروازے پر تیرے خاوند کو دفن کرنے والے کھڑے ہیں اور تجھے بھی باہر لے جائیں گے۔

۱۰ اُسی وقت وہ اُس کے پاؤں میں گری اور مر گئی۔ جوانوں نے اندر آکر اُسے مُردہ حالت میں پایا اور باہر لے جا کر اُس کے خاوند کے پہلو میں دفن کر دیا۔ ۱۱ ساری کلیسیا اور اُن سب باتوں کے سُننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔

مُعجزے اور شفا کا کام:

۱۲ رسُولوں کے وسیلے لوگوں میں شفا اور بُہت سے مُعجزات ہو رہے تھے۔ اور سب ایماندار ایک دل ہو کر باقاعدگی سے ہیکل میں سلیمان کے برآمدے میں جمع ہوا کرتے تھے۔ ۱۳ اگرچہ لوگ اُن کی تعریف کرتے تھے مگر اُن میں شامل ہونے کی جُرأت نہ کرتے تھے۔ ۱۴ تو بھی بُہت سے مرد اور عورتیں خُداوند پر ایمان لا کر کلیسیا میں شامل ہوئے اور اُن کی تعداد بڑھتی گئی۔ ۱۵ یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو لا لا کر اُس راہ کے کنارے لٹا دیتے جہاں سے پطرس گُزرتا تھا اِس ایمان سے کہ اگر پطرسؔ کا سایہ بھی اُن پر پڑ جائے تو وہ شفا پا جائیں گے۔ ۱۶ یروشلیِمؔ کے اِرد گرد کے علاقوں سے بھی بے شمار لوگ اپنے بیماروں اور بدرُوح گرفتہ لوگوں کو لاتے اور وہ سب شفا پا جاتے تھے۔

رسُولوں کو مخالفت کا سامنا:

۱۷ تب سردار کاہن اور اُس کے سب ساتھی جو صدُوقی تھے، حسد سے بھرے ہوئے رسُولوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔

۱۸ اور رسولوں کو پکڑ کر قید خانہ میں ڈالا۔ ۱۹ مگر رات کو خُداوند کے فرشتے نے جیل کے دروازے کھول کر رسُولوں کو باہر نکالا اور اُن سے کہا۔ ۲۰ ”جاؤ اور ہیکل کے صحن میں کھڑے

ہو کر لوگوں کو یہ زندگی کا پیغام سُناؤ“ ۔ ۲۱ صُبح ہوتے ہی وہ ہیکل میں داخل ہوئے اور خُوشخبری کی
منادی کرنے لگے۔ اِسی دوران سردار کاہن اور اُس کے ساتھی صدرِ عدالت میں آئے اور اسرائیلی
بزرگوں کو اکٹھا کیا اور قید خانے سے قیدیوں کو لانے کا حکم دیا۔ ۲۲ ہیکل کے پہرے دار جب
قید خانے پہنچے کہ قیدیوں کو لے آئیں مگر اُنہیں وہاں نہ پایا اور واپس آکر کونسل کو اِس بات کی خبر
دی۔ ۲۳ کہ ”قید خانہ کے دروازوں کو تالا لگا ہوا تھا اور دروازوں کے باہر پہرے دار کھڑے تھے۔
مگر جب ہم نے دروازے کھولے تو قیدی وہاں موجود نہ تھے“ ۔ ۲۴ یہ سُن کر محافظوں کا سردار اور
سردار کاہن پریشان ہو گئے اور سوچنے لگے کہ اب کیا ہو گا۔ ۲۵ اُسی وقت کسی نے آکر اُن کو خبر
دی کہ جن آدمیوں کو تُم نے قید خانے میں بند کیا تھا وہ ہیکل میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے رہے
ہیں۔ ۲۶ تب محافظوں کا سردار اپنے سپاہیوں کے ساتھ جا کر اُنہیں پکڑ لایا مگر زبردستی نہ کی کیونکہ
ڈرتے تھے کہ لوگ اُنہیں پتھر نہ ماریں۔

۲۷ اُنہوں نے رسولوں کو لا کر صدرِ عدالت کے سامنے کھڑا کیا۔ تب سردار کاہن نے اُن سے
پُوچھنا شروع کیا۔ ۲۸ اور کہا کہ ہم نے تُمہیں سختی سے منع کیا تھا کہ یسُوع نام لے کر تعلیم نہ دینا مگر تُم
نے سارے یروشلیِم میں اِس تعلیم کو پھیلا دیا ہے۔ کیا تُم اِس طرح ہمیں اُس کے خون کا مُجرم
ٹھہرانا چاہتے ہو؟ ۲۹ پطرسؔ اور باقی رسولوں نے جواب دیا کہ ہمیں خُدا کا حکم ماننا انسانوں کے
حکم ماننے سے زیادہ ضروری ہے۔ ۳۰ ہمارے باپ دادا کے خُدا نے یسُوع کو مُردوں میں سے زندہ
کیا جسے تُم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ ۳۱ اُسی کو خدا نے مُنجّی اور نجات دہندہ ٹھہرا کر اپنے دہنے
ہاتھ کی طرف سربلند کیا تاکہ بنی اسرائیل کو اپنے گناہوں سے توبہ کا موقع ملے اور اُن کے گناہ معاف
ہوں۔ ۳۲ ہم اِن باتوں کے گواہ ہیں اور پاک رُوح بھی جسے خُدا نے اپنا حکم ماننے والوں کو بخشا۔

۳۳ یہ سُن کر ساری کونسل غُصّے سے آگ بگولا ہوگئی اور رسولوں کو مار ڈالنا چاہا۔ ۳۴ لیکن کونسل میں موجود گملی ایلؔ ایک فریسی شرع کے مُعلم نے جو سب لوگوں میں عزت دار تھا۔ کھڑے ہو کر رسولوں کو تھوڑی دیر کے لیے باہر بھیجنے کو کہا۔ ۳۵ پھر اُس نے کونسل سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے اسرائیلیو ! اِن آدمیوں کے ساتھ جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو ہوشیاری سے کرنا۔ ۳۶ اِس سے پہلے ایک شخص تھیوداسؔ نے بھی اُٹھ کر کچھ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور تقریباً چار سو آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ مگر وہ مارا گیا اور اُس کے پیروکار مُنتشر ہو گئے۔

یوں یہ تحریک ختم ہو گئی۔ ۳۷ اِس کے بعد مردم شماری کے دِنوں میں گلیل کا یہُوداہ بھی اُٹھا اور کچھ لوگ اپنے ساتھ ملا لیے وہ بھی مارا گیا اور لوگ تتر بتّر ہو گئے۔ ۳۸ پس میرا مشورہ یہ ہے کہ اِن لوگوں سے کوئی واسطہ نہ رکھو اور اِنہیں جانے دو۔ اگر یہ کام فقط آدمیوں کی طرف سے ہے تو جلد مٹ جائے گا۔ ۳۹ اور اگر یہ خُدا کی طرف سے ہے تُم اِسے ختم نہیں کر سکو گے بلکہ خُدا کا مقابلہ کرنے والے ٹھہرو گے۔

۴۰ کونسل نے گملی ایلؔ کی بات مان کر رسولوں کو بُلوا کر اُنہیں پٹوایا اور یہ حکم دے کر اُنہیں چھوڑ دیا کہ پھر یسُوعؔ کا نام لے کر لوگوں کو تعلیم نہ دینا۔ ۴۱ رسُول اِس بات کے لیے خُوشی مناتے ہوئے وہاں سے نکلے کہ خُدا نے اُنہیں اِس لائق تو سمجھا کہ یسُوعؔ نام کی خاطر بے عزت ہوں۔ ۴۲ وہ ہر روز نہ صرف ہیکل میں بلکہ گھر گھر جا کر یہ پیغام سُنانے سے باز نہ آئے کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے۔

مددگاروں کا چناؤ:

۶ جب ایمانداروں کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگی تو اُن کے درمیان کچھ معاملات میں شکایات پیدا ہونے لگیں۔ یونانی بولنے والے یہودی عبرانی یہودیوں کی یہ شکایت کرنے لگے کہ کھانا

تقسیم کرنے کے وقت اُن کی بیواؤں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ۲ اِس پر بارہ رسُولوں نے سب شاگردوں کو بلایا اور اُن سے کہاکہ ہمارا کام خُدا کے کلام کی تعلیم دینا ہے، مناسب نہیںکہ ہم خُدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے کے انتظام میں لگ جائیں۔

۳ اِس لیے اے بھائیو! اپنے درمیان سے سات ایسے بھائیوں کو چُن لو جو رُوح اور دانائی سے معمور ہوں تاکہ یہ ذمہ داری اُنہیں دے دی جائے۔ ۴ لیکن ہم تو دُعا کرنے اور تعلیم دینے میں مصروف رہیں گے۔

۵ رسولوں کی یہ بات سب کو پسند آئی۔ اُنہوں نے اِن سات آدمیوں کو چُن لیا۔ اُن میں ستفنُسؔ جو ایمان اور رُوح سے معمور تھا، اور فلپسؔ اور پُرخُرسؔ اور نیکانورؔ اور تیموناؔ اور پرمِناسؔ کو اور انطاکیہ کا نیکلاؤسؔ جو نومرید یہودی تھا۔ ٦ اور اُنہیں رسُولوں کے سامنے لائے اُنہوں نے اُن پر ہاتھ رکھ کر دُعا کی۔

۷ اور خُدا کا کلام پھیلتا رہا۔ یروشلیِمؔ میں ایمان لانے والوںکی تعداد بڑھتی گئی اور بہُت سے کاہن بھی ایمان لے آئے۔

ستفنُسؔ کی گرفتاری:

۸ ستفنُس جوؔ خُدا کے فضل اور قُوت سے معمور تھا لوگوں میں بڑے بڑے مُعجزات اور نشانات دِکھاتا تھا۔

۹ لبرتینوںکے عبادت خانے (آزاد کیے گئے غلاموں کا عبات خانہ) کے کچھ یہوُدی جو کُرینے اور سکندریہ اور کِلکیہ اور آسیہ سے تھے ستفنُسؔ سے بحث کرنے لگے۔ ۱۰ مگروہ ستُفنسؔ کا مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ وہ دانش مندی اور رُوح سے معمور اُن کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ ۱۱ اِس پر اُنہوں نے کچھ

آدمیوں کو تیار کیا کہ ستفُنس کی خلاف گواہی دیں کہ اُنہوں نے اُسے مُوسیٰ اور خُدا کے خلاف
کفر بکتے سُنا ہے۔
۱۲ اُنہوں نے لوگوں کو اُبھارا اور شریعت کے اُستادوں اور بزُرگوں کو اُکسا کر ستفُنس کو پکڑا
اور اُسے صدر عدالت میں لے گئے۔
۱۳ جھُوٹے گواہوں نے عدالت میں کھڑے ہو کر کہا: "یہ شخص پاک مقام اور مُوسیٰ کی
شریعت کے خلاف ہر وقت بولتا ہے۔
۱۴ "ہم نے اِسے یہ بھی کہتے سُنا ہے کہ یسُوعؔ ناصری اِس ہیکل کو گرا دے گا اور اُن ساری
روایتوں کو جو مُوسیٰ نے دیں ہیں بدل دے گا۔" ۱۵ اُس وقت عدالت میں بیٹھے لوگ اُسے غور
سے دیکھنے لگے کیونکہ اُس کا چہرہ فرشتے جیسا چمک رہا تھا۔

ستفُنس کی کونسل میں گواہی:

٧ سردار کاہن نے ستفُنس سے پُوچھا: "کیا یہ سچ ہے؟"
۲ ستفُنس نے جواب میں یہ کہا: "اے بھائیو اور بزرگو سُنو! جلالی خُدا ہمارے باپ
ابرہامؔ کو حارانؔمیں بسنے سے پہلے مسوپتامیہؔ میں دکھائی دیا۔ ۳ خُدا نے اُس سے کہا: "اپنے ملک اور
رشتہ داروں کو چھوڑ کر اُس ملک کو جا جو میں تُجھے دکھاؤں گا۔ ۴ اِس پر وہ کسدیوں کے ملک کو چھوڑ کر
حارانؔ میں جا بسا اور اپنے باپ کے مرنے تک وہاں رہا پھر خُدا اُسے اِس ملک میں لے آیا جہاں اَب
تُم رہتے ہو۔ ۵ اگرچہ خُدا نے اُسے یہاں رہنے کے لیے ایک مربع فُٹ بھی جگہ نہ دی مگر خُدا نے اُس
سے یہ وعدہ کیا کہ یہ ملک وہ اُسے اور اُس کی اَولاد کو دے گا جبکہ وہ اُس وقت بے اَولاد تھا۔

۶ خُدا نے ابرہامؔ کو یہ بھی بتایا کہ اُس کی اَولاد غیر ملک میں چار سو سال تک غلاموں کی طرح رہے
گی اور اُن کی ساتھ بد سلوکی جائے گی۔ ۷ مگر میں اُس قوم کو سزا دوں گا جنھوں نے اُنہیں غلام بنایا
اور اُنہیں نکال کر واپس اِس جگہ لاؤں گا اور وہ میری عبادت کریں گے۔
۸ خُدا نے ابرہامؔ کے ساتھ ختنے کا عہد باندھا اور جب ابرہامؔ سے اضحاقؔ پیدا ہوا تو آٹھویں دن
اُس کا ختنہ کیا گیا اور ختنہ کی یہ رسم جاری رہی جب اضحاقؔ سے یعقوبؔ اور یعقوبؔ سے قوم اسرائیل
کے بارہ بزرگ پیدا ہوئے۔ ۹ ہمارے بزرگوں نے اپنے بھائی یُوسف کو حسد میں غلام ہونے کے
لیے بیچ کر مصرؔ بھیج دیا مگر خُدا اُس کے ساتھ تھا۔ ۱۰ اور اُس کو اُس کی ساری مصیبتوں سے چھُڑا کر
مصرؔ کے بادشاہ فرعون کی نظر میں مقبول کیا اور اُسے حکمت بخشی۔ فرعون نے اُسے سارے مصر
کا حاکم مقرر کر کے سب کچھ اُس کے اختیار میں دے دیا۔
۱۱ پھر اِس سارے علاقے میں مصرؔ سے لیکر کنعانؔ تک کال پڑا۔ لوگ بڑی مصیبت میں پڑ گئے
اور ہمارے باپ دادا کے پاس بھی خوراک ختم ہو گئی۔ ۱۲ یعقوبؔ کو پتہ چلا کہ مصرؔ میں اب بھی
اناج ہے تو اُس نے اپنے بیٹوں کو اناج خریدنے مصر کو روانہ کیا جہاں وہ پہلی بار گئے۔ ۱۳ دُوسری
مرتبہ جب وہ اناج لینے گئے تو یُوسفؔ نے اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا اور انہیں فرعون سے
بھی ملوایا اور فرعونؔ کو یوسفؔ کی قومیت معلوم ہو گئی ۱۴ اُس نے اپنے باپ یعقوبؔ اور خاندان
کے تمام لوگوں کو جو شمار میں پچھتّر تھے مصرؔ بُلا لیا۔ ۱۵ اِس طرح یعقوبؔ مصرؔ پہنچا وہاں وہ اور
ہمارے باپ دادا فوت ہوئے۔ ۱۶ اُن کو سِکمؔ لے جا کر اس قبرستان میں دفنایا گیا جو ابرہامؔ نے
ہمورؔ کے بیٹوں سے قیمت دے کر خریدا تھا۔

۱۷ جب وقت قریب آگیا کہ خُدا ابرہامؔ سے کیے گئے وعدہ کو پُورا کرے تو مصرؔ میں ہمارے لوگوں
کی تعداد بُہت بڑھ چُکی تھی۔ ۱۸ پھر ایک ایسا بادشاہ مصرؔ پر بادشاہی کرنے لگا جو یوسفؔ کے بارے
میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ ۱۹ وہ ہماری قوم کے ساتھ بڑی بے رحمی سے پیش آیا یہاں تک کہ نومولود
بچوں کو مار ڈالنے پر مجبور کیا۔ ۲۰ اُس وقت مُوسیٰؔ پیدا ہوا وہ بُہت خُوبصورت بچہ تھا۔ اُس کے
ماں باپ نے اُسے تین مہینے تک چھُپائے رکھا۔ ۲۱ جب اُسے زیادہ دیر گھر میں چھُپا نہ سکے اور اُسے
چھُوڑنا پڑا تو فوراً فرعونؔ کی بیٹی نے اُسے اُٹھا لیا اور اُسے اپنا بیٹا بنا کر پالا۔
۲۲ مُوسیٰؔ کو مصرؔ کے تمام علُوم اور حکمت سِکھائی گئی اور وہ کلام اور کام میں قوت والا تھا۔
۲۳ جب وہ تقریباً چالیس سال کا ہو گیا تو اُسے اپنے بھائیوں بنی اسرائیل کا حال جاننے کا خیال
آیا۔
۲۴ جب اُس نے ایک مصری کو ایک اسرائیلی پر ظلم کرتے دیکھا تو اُس مصری کو مار کر ظلم
کا بدلہ لیا۔ ۲۵ وہ سمجھا کہ اسرائیلی اُس کے بھائی سمجھ گئے ہوں گے کہ خُدا اُس کے ذریعے اُنہیں
مصریوں کی غلامی سے چھُڑائے گا لیکن وہ نہ سمجھے۔ ۲۶ اگلے دن جب وہ دوبارہ اُن سے ملنے گیا تو
اُسے دو اسرائیلی آپس میں لڑتے ہُوے نظر آئے۔ اُس نے اُن کے درمیان یہ کہتے ہوئے صلح
کرانے کی کوشش کی کہ تُم تو بھائی بھائی ہو، کیوں آپس میں لڑتے ہو؟ ۔ ۲۷ مگر وہ شخص جو زیادتی پر
تھا اُس نے مُوسیٰؔ کو دھکا دیتے ہوئے کہا کہ تُجھ کو کس نے ہمارا حاکم اور انصاف کرنے والا بنایا
ہے۔ ۲۸ کیا تُو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے جس طرح کل اُس مصری کو قتل کیا تھا؟ ۲۹ یہ سُن کر
مُوسیٰؔ وہاں سے بھاگ کر مدیانؔ چلا گیا اور وہاں ہی رہنے لگا۔ وہاں اُس کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔

۳۰ چالیس سال کے بعد کوہِ سیناؔ کے ویرانے میں اُسے ایک جلتی ہوئی جھاڑی کے شُعلہ میں فرشتہ نظر آیا۔

۳۱ مُوسیٰ اِس نظارے کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اور قریب سے دیکھنے کے لیے جب آگے بڑھا تو اُسے خُداوند کی یہ آواز سُنائی دی۔ ۳۲ ''میں تیرے باپ ابرہامؔ، اضحاقؔ اور یعقوبؔ کا خُدا ہوں'' ۔ مُوسیٰ خوف سے کانپنے لگا اور دیکھنے کی جُرأت نہ کی۔ ۳۳ خُداوند نے اُس سے کہا: ''اپنی جُوتی اُتار دے کیونکہ یہ جگہ جہاں تُو کھڑا ہے پاک ہے'' ۔ ۳۴ ''میں نے اپنے لوگوپر مصریوں کے ظلم کو دیکھا ہے اور اُن کی فریاد اور کراہنا سُنا ہے اور میں اُنہیں چھُڑانے آیا ہوں۔ اَب آ، میں تُجھے واپس مصرؔ بھیجونگا۔'' ۳۵ خُدا نے اِسی مُوسیٰ کو واپس اپنے لوگوں کے پاس بھیجا جس کو اُنھوں نے یہ کہہ کر رَدّ کر دیا تھا کہ کس نے تُجھے ہم پر حاکم اور مُنصف ٹھہرایا ہے۔ خُدا نے اُسی کو فرشتے کے ذریعے جو جھاڑی میں نظر آیا اُسے اُن کا حاکم اور چھُڑانے والا ٹھہرا کر بھیجا۔ ۳۶ وہ ہی بڑے عجیب نشانات اور مُعجزات کے وسیلے اُن کو مصر کی غلامی سے نکال لایا اور بحرِ قُلزم سے گزار کر بیابان میں اُن کی چالیس سال تک راہنمائی کی۔ ۳۷ اِسی مُوسیٰؔ نے بنی اسرائیل سے کہا: ''خُداتُمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مُجھ جیسا ایک نبی پیدا کرے گا۔'' ۳۸ یہ وہی مُوسیٰؔ ہے جو کوہِ سیناپر ہمارے باپ دادا یعنی خُدا کے لوگوں کی جماعت کے ساتھ اور فرشتے کے ساتھ تھا جس نے اُسے زندہ کلام دیا کہ ہم تک پہنچا دے۔ ۳۹ مگر ہمارے باپ دادا نے اُس کی سُننے سے اِنکار کر دیا اور اُسے رَدّ کر کے واپس مصرؔ جانے کو دل لگایا۔

۴۰ اُنہوں نے ہارونؔ کو مجبور کیا کہ اُن کے لیے دیوتا بنائے جو اُن کی راہنمائی کرے کیونکہ کچھ پتا نہیں کہ اُس مُوسیٰؔ کا کیا ہوا جو اُنہیں مصرؔ سے نکال لایا۔ ۴۱ لہٰذا اُنھوں نے بچھڑا نما ایک بُت

بنایا اُس کے سامنے قربانیاں چڑھائیں اور اپنے ہاتھوں کے کام کا جشن منانے لگے۔ ۴۲ اِس پر خُدا
نے اُن کو چھوڑ دیا کہ آسمانی لشکر کی پوجا کریں اور اُس کی سزا پائیں۔

چنانچہ نبیوں کی کتاب میں یوں لکھا ہے: 'اے اسرائیلؔ کے گھرانے! کیا تُم نے بیابان میں
چالیس برس تک میرے لیے قُربانیاں کیں اور چڑھاوے چڑھائے؟ نہیں۔

۴۳ نہیں! بلکہ تم مولکؔ دیوتا کے خیمہ اور رِفانؔ دیوتا کے ستارے کو لیے پھرتے رہے اور اُن
بتوں کو جن کی عبادت کرنے کے لیے تُم نے اُنہیں بنایا۔ پس میں تُمہیں بابلؔ سے بھی پرے بھیجوں
گا کہ وہاں غلامی میں رہو۔ ۴۴ ہمارے باپ دادا بیابان میں شہادت کے خیمے کو جسے مُوسیٰؔ نے خُدا
کے حکم کے مطابق اُس نمونے پر جو خُدا نے اُسے دیا بنایا تھا اُٹھائے رہے۔ ۴۵ یہی شہادت کا خیمہ
ہمارے باپ دادا کے ساتھ اس ملک میں لایا گیا جب یشوعؔ کی راہنمائی میں ہماری قوم نے اُن
قوموں کے ساتھ جنگ کی جو یہاں بستے تھے اور خُدا نے اُن کو ہمارے سامنے سے نکال دیا اور یہی
شہادت کا خیمہ داوٗدؔ کے زمانے تک رہا۔ ۴۶ خُدا کے فضل کی مطابق داوٗدؔ نے خُدا سے درخواست کی
کہ وہ یعقوبؔ کے خُدا کے لیے ایک گھر بنائے۔

۴۷ مگر یہ گھر سلیمانؔ نے بنایا۔ ۴۸ مگر قادرِ مطلق خُدا انسان کے ہاتھ کے بنائے ہوئے گھروں میں
نہیں رہتا۔ یسعیاہؔ نے اِسے کیا خوب بیان کیا جب اُس نے لکھا:

۴۹ 'خُداوند فرماتا ہے آسمان میرا تخت اور زمین میرے پاؤں کی چوکی ہے۔
تُم میرے لیے کیسا گھر بناؤ گے یا میرے آرام گاہ کہاں ہو گی؟

۵۰ "کیا میرے ہاتھ سے یہ سب نہیں بنا؟

۵۱ اے نافرمانو! تُمہارے دل اور کان دونوں ناپاک ہیںاور تُم سچائی نہیں سُن سکتے۔ تُم ہمیشہ
پاک رُوح کی مخالفت کرتے ہو جیسے تُمہارے باپ دادا کرتے تھے۔ ۵۲ کس نبی کو تُمہارے باپ
دادا نے نہیں ستایا؟ اُنہوں نے تو اُس کو (یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا) بھی قتل کر دیا جس نے اُس
راستباز کے آنے کی خبر دی اور اُسے یعنی یسُوعؔ مسیح کو تُم نے پکڑوایا اور قتل کیا۔ ۵۳ تُم نے
اُس شریعت کی جان بُوجھ کر مخالفت کی جو تُمہیں فرشتوں کی معرفت ملی۔

ستفُنسؔ کی سنگساری:

۵۴ یہ سُن کر صدر عدالت میں موجود سب طیش میں آکر ستفُنسؔ پر دانت پیسنے لگے۔ ۵۵ پاک
رُوح سے معمور ستفُنسؔ نے آسمان کی طرف نظر کی اور خُدا کے جلال کو دیکھا اور یسُوعؔ کو بھی جو
خُدا کے دائیں طرف کھڑا تھا۔ ۵۶ پھر اُس نے اُن کو بتایا: ”دیکھو! میں آسمان کو کھلا اور ابنِ آدم
(یسُوعؔ) کو بلند مقام پر خُدا کے داہنے ہاتھ کھڑا دیکھتا ہوں۔“ ۵۷ اِس پر اُنہوں نے اپنے کان بند
کر لیے اور غُصّے سے چِلّاتے ہوئے ایک ساتھ اُس پر ٹُوٹ پڑے۔ ۵۸ پھر اُسے شہر سے باہر لے جا
کر سنگسار کرنے لگے۔ پتھر مارنے والوں نے اپنے کپڑے ایک نوجوان کے قدموں میں رکھے۔
اُس کا نام ساؤل تھا۔ ۵۹ جب لوگ ستفُنسؔ کو پتھر مار رہے تھے تو اُس نے دُعا کی: ”خُداوند یسُوعؔ
میں اپنی رُوح تُجھے سونپتا ہوں۔“ ۶۰ پھر گھُٹنے ٹیک کر بلند آواز میں دُعا کی: ”اے خُداوند! یہ گناہ اِن
کے ذمے نہ لگا۔“ یہ کہہ کر اپنی جان دے دی۔

ساؤلؔ کا کلیسیا کو ستانا:

۸ ساؤلؔ ستفنُسؔ کے قتل پر راضی تھا۔ اُسی روز سے یروشلیمؔ میں کلیسیا پر ظُلم کا سلسلہ جاری
ہو گیا۔ رسولوں کے علاوہ سب شاگرد یہودیہؔ اور سامریہؔ کے اِرد گرد کے علاقوں میں بھاگ
گئے۔ ۲ کچھ خُدا ترس لوگوں نے ستفنُسؔ کو دفنایا اور اُس کے لیے ماتم کیا۔
۳ مگر ساؤلؔ کلیسیا کو تباہ کرنے کے لیے گھر گھر جا کر ایماندار عورتوں اور مردوں کو پکڑ کر قید خانے
میں ڈالنے لگا۔

سامریہؔ میں انجیل کی منادی:

۴ وہ شاگرد جو دُوسرے علاقوں میں بھاگ گئے تھے یسُوعؔ کی خُوشخبری کو سُناتے پھرے۔
۵ اور فلپسؔ سامریہؔ کے شہر میں مسیح کے بارے میں خُوشخبری سُنانے لگا۔ ۶ اُن مُعجزات کی وجہ
سے جو فلپسؔ دکھاتا تھا۔ لوگ بڑی سنجیدگی سے اُس کی باتوں پر دھیان دینے لگے۔ ۷ کیونکہ بدرُوح
گرفتہ لوگوں میں سے بدرُوحیں بڑی آواز میں چِلّا کر نکل گئیں اور بہت سے جو مفلوج اور لنگڑے تھے
اچھے کئے گئے۔ ۸ اِس وجہ سے اُس شہر کے لوگ بُہت خُوش تھے۔
۹ اِس شہر میں شمعونؔ نام ایک جادوگر اپنے جادُو سے لوگوں کو حیران کرتا تھا اور دعویٰ کرتا
تھا کہ وہ بھی بڑا آدمی ہے۔
۱۰ چھوٹے بڑے سب لوگ اُس کو اہمیت دیتے تھے کیونکہ سمجھتے تھے کہ اُس کے پاس خُدا کی
کی بڑی قُوت ہے جسے 'عظیم قوت' کہتے ہیں۔ ۱۱ لوگ اُس کی بات بڑے غور سے سُنتے تھے کیونکہ
اُس نے کافی عرصے سے اُنہیں حیران کر رکھا تھا۔ ۱۲ مگر اب فلپسؔ سے خُدا کی بادشاہی اور یسُوعؔ
کی خُوشخبری سُن کر لوگ ایمان لائے اور بُہت سے مردوں اور عورتوں نے بپتسمہ لیا۔ ۱۳ شمعونؔ

بھی ایمان لایا اور بپتسمہ لیا اور فلپّسؔ کے ساتھ ساتھ رہنے لگا۔ وہ اُن معجزات سے جو فلپّسؔ کے
ہاتھوں ہوتے تھے بُہت حیران ہوتا۔ ۱۴ یروشیلمؔ میں جب رسولوں کو پتا چلاکہ سامریہؔ میں لوگوں
نے خُدا کے کلام کو قبول کر لیا ہے تو پطرسؔ اور یُوحنّاؔ کو سامریہؔ بھیجا۔
۱۵ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے ایمانداروں کے لیے دُعا کی تاکہ وہ رُوح القدس پائیں۔ ۱۶ کیونکہ ابھی
تک اُنہوں نے صرف یسُوعؔ کے نام کا بپتسمہ پایا تھا اور پاک رُوح اُن پر نازل نہ ہوا تھا۔ ۱۷ تب
پطرسؔ اور یُوحنّاؔ نے ایمانداروں پر ہاتھ رکھے تو اُنہوں نے پاک رُوح پایا۔
۱۸ جب شمعُونؔ نے دیکھا کہ رسولوں کے ہاتھ رکھنے سے ایماندارو‌ں پاک رُوح پاتے ہیں تو وہ
رسولوں کے پاس پیسے لے کر آیا کہ اِس اختیار کو خرید سکے۔ ۱۹ اور اُن سے کہا کہ مُجھے بھی یہ اختیار
دو کہ جس پر ہاتھ رکھوں وہ رُوح القُدس پائے۔ ۲۰ پطرسؔ نے اُسے جواب دیا کہ تُو اور تیرے پیسے
دونو غرق ہوں کیونکہ تُو نے خُدا کی بخشش کو روپیو سے خریدنا چاہا۔ ۲۱ اِس خدمت میں تیرا کوئی حصّہ
نہیں کیونکہ تیرا دل خُدا کے ساتھ ٹھیک نہیں۔ ۲۲ پس تُوبہ کر اور خُدا سے دُعا کر۔ شاید تُجھے تیری اِس
غلط سوچ کی معافی مل جائے۔ ۲۳ کیونکہ میں تُجھے حسد کی کڑواہٹ سے بھرا ہوا اور گناہ کے شکنجے میں
جکڑا ہوا دیکھتا ہوں۔ ۲۴ شمعُونؔ نے اُن سے درخواست کی: ”میرے لے خُدا سے دُعا کرو کہ ایسی
خوفناک باتوں میں سے کوئی بھی مُجھ پر واقع نہ ہو۔“
۲۵ رسُول گواہی دیتے اور خُداوند کا کلام سُناتے ہوئے یروشیلمؔ واپس لوٹ گئے اور جاتے
ہوئے سامریوں کے کئی قصبوں میںخوشخبری دیتے گئے۔

فلپسؔ اور حبشی خوجہ:

۲۶ خُداوند کے فرشتے نے فلِپسؔ سے کہا کہ جنوب کی طرف صحرا میں اُس سڑک کی طرف جا جو
یروشلیِم سے غزہؔ کو جاتی ہے۔

۲۷ وہ جب اُدھر پہنچا تو اُسے ایک حبشی خوجہ ملا جو ایتھوپیا کی ملکہ کندآکے کا وزیر تھا اور عبادت
کرنے یروشلیِمؔ آیا تھا۔ ۲۸ وہ اپنے رتھ پر بیٹھا واپس جا رہا تھا اور یسعیاہؔ نبی کا صحیفہ پڑھ رہا تھا۔
۲۹ پاک رُوح نے فلپُسؔ سے کہا کہ رتھ کے ساتھ ساتھ جا۔ ۳۰ فلپسؔ بھاگ کر رتھ کے پاس گیا اور
اُسے یسعیاہؔ کا صحیفہ پڑھتے سُن کر اُس سے پُوچھا کہ تُو جو کچھ پڑھ رہا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے۔
۳۱ اُس نے جواب دیا کہ جب تک مُجھے کوئی نہ سمجھائے میں کیسے سمجھ سکتا ہوں؟ اُس نے فلِپسؔ
سے درخواست کی کہ اُس کے ساتھ رتھ میں بیٹھ جائے۔ ۳۲ صحیفے کا جو حصّہ وہ پڑھ رہا تھا وہ یہ تھا:

"لوگ اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کو لے گئے۔ اور جیسے
برّہ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے
خاموش ہوتا ہے اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا۔
۳۳ اُس کی تذلیل کی گئی اور اُس کے ساتھ انصاف نہ کیا گیا۔
کون اُس کی نسل کے بارے میں بتائے گا؟
کیونکہ اِس زمین پر اُس کی زندگی مٹائی جاتی ہے۔

۳۴ خوجہ نے فلپسؔ سے پُوچھا کہ نبی یہ کس کے بارے میں کہتا ہے اپنے یا کسی اور کے؟
۳۵ فلپسؔ نے کلام کے اِس حصّے سے شُروع کر کے اُسے یسُوع کی خُوشخبری دی۔ ۳۶ راہ میں
ایک جگہ جہاں پانی تھا، رُک کر خوجہ نے فلپسؔ سے کہا دیکھ پانی موجود ہے اَب مُجھے بپتسمہ لینے سے

کون سی چیز روک سکتی ہے؟ ۳۷ فلپّسؔ نے اُس سے کہا اگر تو پُورے دل سے ایمان لائے تو بپتسمہ
لے سکتا ہے۔ خوجہ نے جواب دیا: "میں ایمان لاتا ہوں کہ یسُوعؔ خُدا کا بیٹا ہے۔"
۳۸ پس اُس نے رتھ کو رُکنے کا حکم دیا اور فلپّسؔ کے ساتھ پانی میں اُتر کر بپتسمہ لیا۔ ۳۹ جب وہ
پانی سے باہر نکلے تو خُداوند کا رُوح فلپّسؔ کو اُٹھا کر لے گیا۔ خوجہ سرا نے پھر اُسے دوبارہ کبھی نہ دیکھا
بلکہ وہ خُوشی کرتا ہوا اپنے ملک چلا گیا۔ ۴۰ فلپّسؔ نے دیکھا کہ وہ اشدودؔ کے قصبہ میں ہے وہاں سے
قیصریہؔ کو گیا اور راستے میں تمام شہروں میں خوشخبری سُناتا گیا۔

۹ اِس دوران ساؤلؔ خُداوند کے شاگردوں کو دھمکانے اور قتل کرنے میں سرگرم رہا۔ اِس
سلسلے میں وہ سردار کاہن کے پاس گیا۔ ۲ ور اُس سے ایک خط مانگا تاکہ وہ دمشقؔ کے عبادت
خانوں میں جاکر اگر کسی مرد یا عورت کو اِس دین کے مطابق چلتا پائے تو اُنہیں گرفتار کرکے یروشلیمؔ
لائے۔

۳ جب وہ اپنے مشن پر جا رہا تھا کہ دمشقؔ کے قریب اچانک اُس پر آسمان سے ایک تیز روشنی
چمکی۔

۴ وہ زمین پر گر پڑا اور ایک آواز سُنی: "ساؤلؔ! ساؤلؔ! تو مُجھے کیوں ستاتا ہے؟" ۵ ساؤلؔ نے
پُوچھا: "اے خُداوند تُو کون ہے؟" ۔ اُسے جواب ملا: "میں یسُوعؔ ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔" ۶ "اَب
اُٹھ شہر میں داخل ہو اور میں تُجھے بتاؤں گا کہ تُجھے کیا کرنا ہے۔" ۷ ساؤلؔ کے ساتھ سفر کرنے والے
اِس واقعے سے ہکا بکا رہ گئے کیونکہ آواز تو سُنتے تھے مگر اُنہیں کچھ نظر نہ آیا۔ ۸ ساؤلؔ زمین سے اُٹھا
اور اپنی آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہا مگر اُسے کچھ نہ دِکھائی دیا کیونکہ وہ اندھا ہو گیا تھا۔ اُس کے ساتھی
اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دمشقؔ میں لے گئے۔

۹ تین دن تک اُسے کُچھ دکھائی نہ دیا اِس دوران نہ اُس نے کچھ کھایا نہ پیا۔ ۱۰ دمشقؔ میں ایک
شاگرد تھا جس کا نام حننیاہؔ تھا۔ خُداوند نے رویا میں اُسے پُکارا: "حننیاہؔ!" اُس نے جواب دیا:
"اے خُداوند میں حاضر ہوں!" ۱۱ خُداوند نے اُس سے کہا: "اُٹھ اور اُس گلی میں جا جو سیدھی
کہلاتی ہے اور ترسّ کے ایک شخص کے بارے میں پوچھ جس کا نام ساؤلؔ ہے وہ یہوداہؔ کے
گھر میں دُعا کر رہا ہے۔ ۱۲ "وہ رُویا میں دیکھ چُکا ہے کہ حننیاہؔ نام کے ایک شخص نے آکر اُس پر
اپنا ہاتھ رکھا تاکہ وہ دوبارہ دیکھ سکے۔" ۱۳ حننیاہؔ نے جواب میں کہا: "خُداوند! اِس شخص کی تو
بہت سے لوگوں نے خبر دی ہے کہ اُس نے یروشلیمؔ میں تیرے مُقدسوں کے ساتھ کیسی زیادتی
کی ہے۔ ۱۴ "اور اب وہ سردار کاہن سے اِختیار نامہ لے کر آیا ہے کہ یہاں بھی تیرے لوگوں کو جو
تیری عبادت کرتے ہیں گرفتار کرے۔" ۱۵ مگر خُداوند نے اُس سے کہا: "جا! میں نے اِس شخص
کو غیر قوموں میں منادی کے لیے چُنا ہے اور یہ بادشاہوں اور بنی اسرائیل کو بھی خُوشخبری سُنائے
گا۔ ۱۶ "اور میں اُسے بتا دوں گا کہ میرے نام کی خاطر اُسے کتنا دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔" ۱۷ تب حننیا
ہؔ نے جا کر اُس گھر میں جہاں ساؤل ٹھہرا ہوا تھا داخل ہو کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: "بھائی
ساؤلؔ! خُداوند یسُوعؔ نے جو تُجھ پر دمشقؔ آتے ہوئے راہ میں ظاہر ہوا مُجھے بھیجا ہے تاکہ تُو پھر سے
دیکھ سکے اور پاک رُوح سے بھر جائے۔ ۱۸ اُسی دم ساؤلؔ کی آنکھوں سے چھلکے سے گرے اور وہ
دوبارہ دیکھنے لگا۔ پھر ساؤلؔ نے اُٹھ کر بپتسمہ لیا۔ ۱۹ اور کچھ کھانا کھا کر دوبارہ قوت پائی اور دمشقؔ
میں ہی کئی دن شاگردوں کے ساتھ گزارے۔

دمشقؔ میں ساؤلؔ کا خُوشخبری سُنانا:

۲۰ پھر ساؤلؔ فوراً یہودیوں کے عبادت خانوں میں جا کر دعویٰ کرنے لگا کہ یسُوعؔ خُدا کا بیٹا ہے۔

۲۱ جتنوں نے اُسے سُنا حیران ہو کر پُوچھنے لگے کیا یہ وہی شخص نہیں جس نے یروشلیِم میں
یسُوعؔ کا نام لینے والوں کے خلاف ظُلم برپا کر رکھا تھا؟ اور کیا وہ یہاں پر بھی ایمانداروں کو پکڑ کر
سردار کاہنوں کی قید میں ڈالنے کے لیے نہیں آیا؟ ۲۲ اِن تمام باتوں کے باوجود ساؤل آپنے دعویٰ میں
مضبوط ہوتا گیا اور دمشقؔ میں رہنے والے یہودیوں پر ثابت کرتا رہا کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے۔

۲۳ کافی دن گزر جانے کے بعد یہودیوں نے اُسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ ۲۴ ساؤلؔ کو اُن کی
منصوبے کا پتہ چل گیا مگر یہودی دن رات اُسے قتل کرنے کے ارادے سے شہر کے دروازوں
پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

۲۵ مگر شاگردوں نے رات کے وقت اُسے ایک ٹوکرے میں بٹھا کر شہر کی دیوار میں ایک کھڑکی
کے راستے نیچے اُتار دیا۔

ساؤلؔ یروشلیِمؔ میں:

۲۶ ساؤلؔ نے یروشلیِمؔ واپس آکر شاگردوں سے ملنے کی کوشش کی مگر وہ سب اُس سے ڈرتے
تھے۔ اُنہیں یقین نہیں آتا تھا کہ وہ بھی ایمان لے آیا ہے۔ ۲۷ تب برنباسؔ اُسے اپنے ساتھ لے
کر رسُولوں کے پاس گیا اور اُنہیں بتایا کہ کس طرح خُداوند یسُوعؔ دمشقؔ کی راہ پیا اُسے نظر آیا اور
اُس کے ساتھ کلام کیا۔ اور کس طرح اُس نے دمشقؔ میں بے خوف یسُوعؔ کی منادی کی۔ ۲۸ پس
ساؤلؔ یروشلیِمؔ میں شاگردوں کے ساتھ رہا اور آزادی کی ساتھ یسُوعؔ نام کی گواہی دینے لگا۔ ۲۹ وہ
یونانی بولنے والے یہودیوں سے گفتگو اور بحث کرتا اِس پر وہ اُسے مار ڈالنے کی کوشش کرنے لگے۔
۳۰ جب شاگردوں کو اِس بات کا پتہ چلا تو اُسے قیصریہ لے جا کر ترسسؔ روانہ کر دیا۔

۳۱ تب یہودیہ، گلیل آورسامریہ ؔ کے سارے علاقے کی کلیسیامیں امن ہوگیا اوروہ مضبوط
ہوگئی۔ خُدا کے خُوف میں رہتے ہوئے اورپاک رُوح سے معمور کلیسیا تعداد میں بڑھتی گئی۔

اینیاسؔ اور تبیتاہؔ:

۳۲ پطرسؔ سارے علاقے میں سفر کرتا ہوا لُدّہؔ میں رہنے والے مُقدسین کے پاس گیا۔ ۳۳ وہاں
اُس کی ملاقات ایک شخص اینیاسؔ سے ہوئی جسے آٹھ برس سے فالج تھا اور چارپائی پر پڑا تھا۔
۳۴ پطرسؔ نے اُسے آواز دی اور کہا: ”اینیاسؔ! یسُوعؔ مسیح تُجھے شفادیتا ہے۔ اُٹھ اور اپنا بستر
لپیٹ لے۔“ وہ اُسی دم اُٹھ کھڑا ہوا۔ ۳۵ لُدّہؔ اور شارونؔ کے رہنے والوں جتنے لوگوں نے اِس
معجزہ کو دیکھا خُداوند یسُوعؔ پر ایمان لے آئے۔

۳۶ یافاؔ میں تبیتاؔ نام کی ایک شاگردہ رہتی تھی (یونانی میں جس کے نام کا ترجمہ ہے ہرنی) وہ نیک
کام کیا کرتی اور ہمیشہ غریبوں کی مدد کرتی تھی۔ ۳۷ اُن ہی دنوں وہ بیمار پڑی اور مر گئی۔ اُس کی
لاش کو غُسل دے کر اُوپر کے کمرہ میں رکھا ہوا تھا۔ ۳۸ یافا ؔلُدّہ ؔکے قریب تھا۔ جب شاگردوں کو
پتہ چلا کہ پطرسؔ لُدّہؔ میں ہے تو دو آدمیوں کو اُس کے پاس بھیج کر اُسے جلد آنے کی درخواست کی۔
۳۹ پطرسؔ اُن کے ساتھ گیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اُسے اُوپر والے کمرے میں لے گئے جہاں تبیتاہؔ
کو رکھا ہوا تھا۔ وہاں موجود سب بیوائیں روتی ہوئی اُس کے گرد جمع ہو گئیں اور وہ کُرتے اور کپڑے
جو تبیتاہ ؔنے بنائے تھے اُسے دکھانے لگیں۔ ۴۰ پطرسؔ نے اُن سب عورتوں کو کمرے سے باہر نکال
کر گھُٹنوں کے بل دُعا کی پھر لاش کی طرف دیکھ کر کہا: ”تبیتاہؔ اُٹھ۔“ اُس نے آنکھیں کھُول کر پطرسؔ
کو دیکھا اور اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ ۴۱ پطرسؔ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور مُقدسوں اور بیوائوں کو
بُلا کر اُسے زندہ اُن کے حوالے کیا۔ ۴۲ سارے یافاؔ میں اِس بات کی خبر پھیل گئی اور بُہت سے

لوگ خُداوند یسُوعؔ پر ایمان لائے۔ ۴۳ پطرسؔ کافی دنوں تک یافاؔ میں شمعونؔ کے گھر رہا جو چمڑے کا
کام کرتا تھا۔

رومی افسر کُرنیلیُسؔ:

۱۰ قیصریہؔ میں کُرنیلیُسؔ نام ایک شخص رہتا تھا وہ ایک اطالوی فوجی دستہ کا کپتان تھا۔
۲ وہ اور اُس کا سارا گھرانہ خُدا سے پیار کرنے والا اور اُس کا خوف رکھنے والا تھا۔ وہ
بڑی فیاضی سے لوگوں کی ضرورتوں کو پُورا کرتا اور لگاتار دُعا کرتا تھا۔ ۳ ایک دن دُوپہر تین بجے کے
قریب اُس نے ایک رُویا دیکھا۔ اُس نے صاف طور سے ایک فرشتے کو دیکھا جس نے پاس آکر اُس
سے کہا: "کرنیلیُسؔ۔" ۴ کُرنیلیُسؔ نے خُوف زدہ ہو کر اُس کی طرف دیکھا اور پُوچھا: "خُداوند کیا بات
ہے؟" فرشتے نے جواب دیا: "تیری دُعائیں اور تیری خیرات جو تو غریبوں کے لیے کرتا ہے خُدا کے
حضُور یاد کی گئی ہیں۔"
۵ "اب کچھ آدمیوں کو یافاؔ بھیج کر شمعونؔ جو پطرس کہلاتا ہے بلُوا لے۔" ۶ وہ اِس وقت
شمعونؔ جو چمڑے کا کام کرتا ہے اُس کے گھر ٹھہرا ہے جو سمندر کے کنارے ہے۔ ۷ جیسے ہی وہ
فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا، کُرنیلیُسؔ نے اپنے اُن دو نوکروں کو اور اپنے پاس حاضر رہنے والے
ایک سپاہی کو جو خُدا پرست تھا بُلایا۔ ۸ اور اُنہیں وہ سب باتیں بتا کر جو فرشتے نے اُس سے کہیں
تھیں یافاؔ بھیجا۔
۹ اگلے دن جب کُرنیلیُسؔ کے بھیجے ہوئے آدمی شہر کے نزدیک پہنچے تو اُس وقت دُوپہر کے قریب
پطرسؔ مکان کی چھت پر دُعا کرنے گیا۔ ۱۰ اُس دوران اُسے سخت بھُوک لگی اور کچھ کھانا چاہتا
تھا جبکہ کھانا ابھی تیار ہو رہا تھا۔ اُس پر بے خُودی چھا گئی۔

۱۱ اُس نے آسمان کو کُھلا دیکھا اور ایک چادر چاروں کونوں سے پھیلی نیچے اُتری۔ ۱۲ اِس چادر
میں ہر قسم کے چوپائے کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے تھے۔ ۱۳ اُسے ایک آواز آئی: ”اُٹھ ذبح
کر اور کھا۔“

۱۴ پطرسؔ نے جواب میں کہا: ”نہیں خُداوند! میں نے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں کھائی جسے ہماری
شریعت نے ناپاک ٹھہرایا ہو۔“ ۱۵ دوسری بار اُسے آواز آئی اور کہا: ”جسے خُدا نے پاک ٹھہرایا
ہے اُسے ناپاک نہ کہہ۔“ ۱۶ پطرسؔ کو یہ رویا تین بار نظر آئی اور اُس کے بعد ایک دم چادر اُوپر اُٹھا
لی گئی۔

۱۷ ابھی پطرس اِس رُویا کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ کُرنیلیُسؔ کے بھیجے ہوئے آدمی شمعونؔ
کا گھر ڈھونڈ کر دروازے پر آپہنچے۔

۱۸ اور پُوچھا کیا شمعونؔ جو پطرس کہلاتا ہے یہاں ٹھہرا ہوا ہے؟ ۔ ۱۹ پطرسؔ ابھی تک اُس رویا
کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ پاک رُوح نے اُسے کہا: ”شمعونؔ نیچے تین آدمی تُجھے ملنے آئے ہیں“
۔ ۲۰ پس اُٹھ کر نیچے جا اور بلا جھجک اُن کے ساتھ چلا جا کیونکہ میںنے اُنہیں بھیجا ہے۔ ۲۱ پطرسؔ نے
نیچے جا کر اُن سے کہا، ’میں ہی شمعونؔ ہوں تُم کس کام سے آئے ہو؟

۲۲ اُنہوں نے پطرسؔ کو بتایا کہ اُنہیں کُرنیلِیسؔ نے بھیجا ہے جو رُومی افسر ہے۔ وہ خُدا کو پیار
کرنے اور اُس کا خوف رکھنے والا شخص ہے۔ اور تمام یہودیوں میں قابلِ احترام ہے۔ خُدا نے
ایک فرشتے کے ذریعے اُسے ہدایت کی کہ تُجھے اپنے گھر بُلا کر تُجھ سے پیغام سُنے۔ ۲۳ پطرسؔ نے اُنہیں
گھر میں بُلا کر اُس رات وہاں ٹھہرایا اور اگلے دن چند ایمانداروں کو ساتھ لیے اُن کے ساتھ روانہ
ہوا۔

۲۴ اگلے دن قیصریہ میں کُرنیلیُسؔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ پطرسؔ کا انتظار کر رہا
تھا۔

۲۵ جب پطرسؔ گھر میں داخل ہوا تو کُرنیلیُسؔ نے اُس کے قدموں میں گر کر سجدہ کیا۔ ۲۶ مگر
پطرسؔ نے اُسے اُٹھا کر کہا: ”اُٹھ کھڑا ہو میں بھی تیری طرح انسان ہوں۔“ ۲۷ پھر وہ دونوں باتیں
کرتے ہوئے گھر کے اندر گئے جہاں باقی لوگ جمع تھے۔

پطرس کا وعظ:

۲۸ پطرسؔ نے اُن سے کہا: ”تُم تو جانتے ہو کہ ایک یہودی کے لیے ہماری شریعت کے مطابق
اِس طرح کسی غیر قوم والے کے گھر جانا یا اُس سے کوئی تعلق رکھنا منع ہے۔ مگر خُدا نے مُجھ پر
ظاہر کیا ہے کہ میں کسی کو ناپاک نہ کہوں۔“ ۲۹ لہٰذا جب تُم نے مُجھے بُلایا تو میں کوئی اعتراض کیے
بغیر چلا آیا۔ اَب مُجھے بتاؤ کہ مُجھے کیوں بُلایا ہے؟“

۳۰ کُرنیلیُسؔ نے جواب دیا کہ چار دن پہلے دُوپہر تقریباً اِسی وقت میں اپنے گھر میں دُعا کر رہا تھا
کہ اچانک ایک شخص اُجلے چمکدار کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آ کھڑا ہوا۔ ۳۱ اُس نے بتایا کہ
”کُرنیلیُسؔ! تیری دعائیں سُنی گئی ہیں اور تُو جو غریبوں کی مدد کرتا ہے خُدا نے اُس پر بھی نظر کی ہے۔
۳۲ اَب تو کسی کو یافاؔ بھیج کر ایک شخص جسکا نام شمعونؔ پطرس ہے، اُسے اپنے پاس بُلوا لے۔
وہ شمعونؔ کے ہاں ٹھہرا ہوا ہے جو چمڑے کا کام کرتا ہے اور جس کا گھر سمندر کے کنارے ہے۔
۳۳ میں نے فوراً آدمیوں کو بھیجا کہ تُجھے بُلا لائیں اور تُو نے یہ بہت اچھا کیا جو آگیا۔ اب ہم سب خُدا
کی حضوری میں مُنتظر ہیں کہ خُدا نے تُجھے جو پیغام دیا ہے اُسے سُنیں۔

۳۴ پھر پطرسؔ نے بُولنا شُروع کیا: ''اب میں بڑی بخوبی جان گیا ہوںکہ خُدا کسی کا طرف دار
نہیں۔
۳۵ بلکہ ہر قوم میں سے اُن لوگوں کو جو خُدا سے ڈرتے اور بھلائی کا کام کرتے ہیںقبول کرتا ہے۔''
۳۶ خُدا نے خُوشخبری کا یہ پیغام جو اُس نے بنی اسرائیل کو بھیجا یہ ہے کہ یسُوعؔ مسیح کے وسیلے جو
سب کا خُداوند بھی ہے خُدا صُلح کا اعلان کرتا ہے۔ ۳۷ تم آپ جانتے ہوکہ گلیلؔمیں جب یُوحناؔ نے
بپتسمہ کی منادی کی تو سارے یہودیہؔ میں کیا بات پھیل گئی۔ ۳۸ اور خُدا نے یسُوعؔ ناصری کو پاک
رُوح کی قدرت اور قُوت سے مسح کیا اور وہ اِسی مسح یںہر جگہ بیماروں کو اور جو شیطان کے ہاتھوں
دُکھ اُٹھا رہے تھے شفا دیتا پھرا کیونکہ خُدا اُس کے ساتھ تھا۔ ۳۹ اور ہم رسول اُن سب کاموں کے
گواہ ہیں جو اُس نے سارے یہودیہؔ اور یروشلیمؔ میں کیۓ مگر اُنہوں نے اُسے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔
۴۰ مگر خُدا نے اُسے تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ کر کے اُسے ظاہر بھی کیا۔ ۴۱ مگر سب پر نہیں
بلکہ ہم پر جنہیں اُس نے اپنے گواہ ہونے کے لیے چُنا اور اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے ساتھ
کھایا اور پیا تھا۔ ۴۲ اور اُس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ سب لوگوں میں منادی کریں اور اِس بات کی
گواہی دیںکہ خُدا نے یسُوعؔ کو زندوں اور مُردوں دونوں کی عدالت کرنے کے لیے چُنا ہے۔ ۴۳ یسُوعؔ
کی گواہی سب نبیوں نے بھی دی کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا اُس کے گناہ یسُوعؔ نام میں معاف
کیے جائیں گے۔

غیر قوموں کا پاک رُوح پانا:

۴۴ پطرسؔ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ وہاں موجود لوگوں پر جو یہ پیغام سُن رہے تھے پاک رُوح نازل
ہوا۔

۴۵ جو یہودی ایمان دار پطرسؔ کے ساتھ موجود تھے یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ غیر قوم والوں پر
بھی پاک رُوح نازل ہوا ہے۔ ۴۶ کیونکہ اُنہیں غیر زبانوں میں بولتے اور خُدا کی تعریف کرتے سُنا۔
تب پطرسؔ نے کہا:

۴۷ "اَب کیا کوئی اِن کے بپتسمہ لینے پر اعتراض کر سکتا ہے جنہوں نے ہماری طرح پاک رُوح
پایا۔ ۴۸ لہٰذا اُس نے حُکم دیا کہ اِن سب کو یسُوعؔ نام سے بپتسمہ دیا جائے۔ اِس پر اُنہوں نے
پطرسؔ سے درخواست کی کہ کُچھ دن اور اُن کے ساتھ رہے۔

پطرسؔ کا یروشلیِم میں کلیسیا کو رپورٹ دینا:

۱۱ جلد ہی یہ خبر یہودیہؔ میں رسولوں اور دُوسرے ایمان داروں تک پہنچ گئی کہ غیر قوم
والوں نے بھی خُدا کا کلام قبول کیا ہے۔ ۲ پطرسؔ جب یروشلیِم پہنچا تو یہودی ایمان
دار اُس پر اعتراض کرنے لگے۔ ۳ اور یہ تنقید کی کہ تُو نامختونوں کے گھر میں داخل ہوا اور اُن کے
ساتھ کھایا۔ ۴ تب پطرسؔ نے اُن کو جو کچھ وہاں ہوا شُروع سے اُسی طرح بتایا۔

۵ اُس نے کہا: "میں یافاؔ میں ایک دن دُعا کر رہا تھا کہ میں نے بے خُودی کے عالم میں ایک رویا
دیکھی کہ ایک بڑی چادر چاروں کونوں سے آسمان پر سے میرے سامنے آگئی۔ ۶ جب میں نے چادر
میں غور سے دیکھا تو اُس میں چوپائے اور جنگلی جانور، ہر طرح کے رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور ہوا
کے پرندے تھے۔"

۷ پھر میں نے ایک آواز سُنی جس نے کہا: "پطرسؔ! اُٹھ اور ذبح کر اور کھا۔" ۸ تب میں نے
جواب دیا: "نہیں خُداوند! میں نے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں کھائی جو شریعت کے مُطابق حرام
ہو۔" ۹ مگر وہ آواز پھر مُجھے سُنائی دی اور اُس نے مُجھ سے کہا: "جس کو خُدا نے پاک ٹھہرایا ہے

اُسے ناپاک نہ کہہ۔" ۱۰ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر چادر اُن ساری چیزوں سمیت اُوپر اُٹھا لی گئی۔
۱۱ اُسی وقت تین آدمی قیصریہؔ سے اُس گھر کے دروازے پر جہاں میں ٹھہرا تھا آ کھڑے ہوئے
اور میرا پُوچھنے لگے۔ ۱۲ پاک رُوح نے مُجھ سے کہا کہ اُن کے ساتھ چلا جا اور اِس بات کے لیے
پریشان نہ ہو کہ وہ غیرقوم ہیں۔ میرے ساتھ یہ چھ بھائی بھی تھے ہم اُس شخص کے گھر داخل
ہوئے جس نے ہمیں بُلایا تھا۔ ۱۳ اُس نے ہمیں بتایا کہ کس طرح ایک فرشتے نے اُسے نظر آکر حکم
دیا کہ یافاؔ سے شمعونؔ پطرس کو بُلوا لے۔ ۱۴ وہ تُجھے بتائے گا کہ تُو اور تیرا گھرانہ کیسے نجات پا سکتا
ہے۔ ۱۵ جب میں نے اُن سے کلام کرنا شُروع کیا تو پاک رُوح اُن پر اِس طرح نازل ہوا جیسے
شُروع میں ہم پر نازل ہُوا تھا۔ ۱۶ تب مُجھے خُداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی: "یُوحناؔ
نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تُم رُوح القدس میں بپتسمہ پاؤ گے۔" ۱۷ جب خُدا کی بخشش غیرقوموں
کے لیے بھی ایسی ہی ہو جیسی ہمارے لیے تھی جب ہم خُداوند یسُوعؔ مسیح پر ایمان لائے تو میں
کون ہوں کہ خُدا کی مرضی کے خلاف کھڑا ہو سکوں۔
۱۸ جب اُنہوں نے پطرسؔ کی باتیں سُنی تو اُنہیں کوئی اعتراض نہ رہا اور خُدا کی تمجید کرتے ہوئے
کہا کہ خُدا نے غیرقوم والوں کو بھی گناہوں سے توبہ کی توفیق بخشی ہے کہ ہمیشہ کی زندگی حاصل
کریں۔

انطاکیہؔ کی کلیسیا:

۱۹ اِسی دوران جو لوگ یروشلیمؔ میستفنُسؔ کی موت کے بعد تکلیفوں کے باعث اِدھر اُدھر بھاگ
گئے تھے فینیکےؔ اور قبرصؔ اور انطاکیہؔ تک پہنچے اور وہاں کلام کی منادی کی مگر صرف یہودیوں میں۔
۲۰ مگر کُچھ شاگرد نے جو کُپرسؔ اور کُرینےؔ سے تھے، انطاکیہؔ میں یونانیوں کو بھی خُوشخبری سُنانے لگے۔

۲۱ خُدا کی قدرت اُن کے ساتھ تھی اور بُہت سے لوگ خُداوند یسُوعؔ پر ایمان لائے۔
۲۲ جب یروشلیمؔ کی کلیسیا میں یہ خبر پُہنچی تو اُنہوں نے برنباسؔ کو انطاکیہؔ بھیجا۔ ۲۳ وہاں پُہنچ کر
برنباسؔ نے جب دیکھا کہ خُدا کے فضل نے کیسا کام کیا تو نہایت خُوش ہوا اور ایمانداروں کی حوصلہ
افزائی کی کہ خُدا سے لپٹے رہیں۔ ۲۴ برنباسؔ ایک نیک مرد تھا۔ پاک رُوح سے معمور اور ایمان میں
مضبوط تھا اور بُہت سے لوگوں کو خُداوند کے پاس لے آیا۔
۲۵ پھر برنباسؔ ساؤل کی تلاش میں ترسُسؔ کو چلا گیا۔ ۲۶ اور اُس سے مل کر اُسے انطاکیہؔ میں لایا
اور ایک سال تک دونوں وہاں کی کلیسیا کے ساتھ رہ کر بُہت سے لوگوں کو تعلیم دیتے رہے۔ شاگرد
انطاکیہؔ ہی میں سب سے پہلے مسیحی کہلائے۔
۲۷ اُن ہی دنوں کچھ نبی یروشلیمؔ سے انطاکیہؔ آئے۔ ۲۸ اُن میں سے ایک جس کا نام اگبُسؔ تھا،
اُس نے ایک عبادت میں کھڑے ہو کر پاک رُوح کے وسیلے یہ پیشن گوئی کی کہ ساری رومی حکومت
میں ایک بڑا قحط آنے والا ہے۔ اور یہ پیشن گوئی کلودیُسؔ کے دَور میں پُوری ہوئی۔ ۲۹ لہٰذا انطاکیہؔ
کے ایمان داروں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر کوئی یہودیہؔ میں بہن بھائیوں کی مدد کے لیے جو کچھ دے سکتا
ہے دے۔ ۳۰ اُنہوں نے جو امداد جمع کی اُسے ساؤل اور برنباسؔ کے ہاتھ یروشلیمؔ میں بزُرگوں کے
پاس بھیجا۔

یعقُوبؔ کا قتل اور پطرسؔ کا قید ہونا:

۱۲ ہیرودیسؔ بادشاہ نے اُسی دوران کلیسیا کے کچھ ایمان داروں کو ستانا شُروع کیا۔
۲ اور رسُول یعقوبؔ کو جو یُوحناؔ کا بھائی تھا تلوار سے قتل کیا۔ ۳ اور جب اُس نے
دیکھا کہ یہودی اُس کے اِس کام سے کس قدر خُوش ہوئے ہیں تو پطرسؔ کو پکڑ کر قید میں ڈال دیا۔ یہ

سب کچھ عیدِ فطیر کے دنوں میں ہوا۔ ۴ اُس نے قید میں پطرسؔ پر چار چار سپاہیوں کے چار پہرے
رکھے اُس کا ارادہ تھا عیدِ فطیر کے بعد وہ اُسے لوگوں کے سامنے لا کر اُس کی عدالت کرے گا۔
۵ پطرسؔ تو قید میں تھا مگر کلیسیا دن رات دل سے اُس کے لئے دُعا کر رہی تھی۔

پطرسؔ کر معجزانہ رہائی:

۶ جس دن ہیرودیسؔ نے اُسے پیش کرنا تھا تو ایک رات پہلے جب پطرسؔ زنجیروں میںجکڑا ہوا دو
سپاہیوں کے درمیان سو رہا تھا اور باقی سپاہی دروازہ پر پہرہ دے رہے تھے۔ ۷ اچانک ایک تیز
روشنی اُس کوٹھری میں چمکی اور خُداوند کے ایک فرشتے نے پطرسؔ کی پسلی پر ہاتھ مار کر اُسے جگایا
اور کہا: جلد اُٹھ ! اور اُسی گھڑی اُس کے ہاتھ سے زنجیر یکھُل کر نیچے گر پڑیں۔ ۸ پھر فرشتے نے
اُس سے کہا: "کپڑے اور جُوتے پہن۔ اپنا کمر بند باندھ اور میرے پیچھے آ۔" ۹ پطرسؔ کوٹھری سے
نکل کر فرشتے کے پیچھے چل پڑا مگر نہیں جانتا تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے حقیقت ہے یا خواب دیکھ رہا
ہے۔ ۱۰ پس وہ پہرے دار وکی دو چوکیوں سے نکل کر لوہے کے اُس دروازے تک پہنچے جو شہر کی
طرف کھُلتا ہے جو خُود سے کھُل گیا اور وہ نکل کر شہر کی طرف چل پڑے اور فرشتہ اچانک غائب
ہو گیا۔ ۱۱ تب پطرسؔ کو احساس ہوا کہ یہ حقیقت ہے کہ خُدا نے فرشتہ بھیج کر اُسے ہیرودیسؔ کی قید
سے رہا کیا اور یہودیوںکے سارے منصوبے بھی خاک میں ملا دیے۔
۱۲ پھر وہ فوراً مریمؔ کے گھر گیا جو اُس یُوحنا مرقسؔ کی ماں ہے۔ وہاں بُہت سے لوگ دُعا کے
لیے جمع تھے۔
۱۳ جب اُس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو رُدیؔ نام ایک نوکرانی دروازہ کھولنے آئی۔ ۱۴ جب اُس نے
پطرسؔ کی آواز پہچانی تو خُوشی سے دروازہ کھولنے کے بجائے بھاگ کر اندر گئی اور سب کو خبر دی

کہ پطرسؔ دروازہ پر کھڑا ہے۔ ۱۵ اُنہوں نے سُن کر کہا: "تُو اپنے ہوش میں نہیں!" مگر وہ اصرار
کرتی رہی اِس پر اُنہوں نے کہا: "ضرور تُم نے اُس کا فرشتہ دیکھا ہو گا۔" ۱۶ اِس دوران پطرسؔ
لگاتار دروازہ کھٹکھٹاتا رہا۔ جب اُنہوں نے دروازہ کھولا تو اُسے دیکھ کر حیران ہو گئے۔ ۱۷ پطرسؔ
نے اُنہیں ہاتھ سے چُپ رہنے کو کہا۔ پھر ساری بات اُنہیں بتا کر کہ کس طرح خُداوند نے اُسے قید
سے رہائی دلائی اور اُن سے کہا کہ یہ بات یعقوبؔ اور دُوسرے بھائیوں کو بھی بتادیں۔ یہ کہہ کر وہ
کسی دُوسری جگہ چلا گیا۔

۱۸ جب صُبح ہوئی تو جیل کے سپاہیوں میں ہلچل مچ گئی کہ پطرسؔ کہاں ہے۔ ۱۹ ہیرودیسؔ کو
جب بہت تلاش کے باوجود پطرسؔ نہ ملا تو سپاہیوں سے پُوچھ گچھ کروا کر اُن کو قتل کرنے کا حکم
دیا اور خُود یہودیہ چھوڑ کر قیصریہ چلا گیا۔

ہیرودیسؔ کی وفات:

۲۰ ہیرودیسؔ صُور اور صیدا کے لوگوں سے بُہت ناراض تھا وہاں کے لوگوں نے اپنے نمائندے
ہیرودیسؔ کے پاس صلح کے لیے بھیجے کیونکہ اُن کو اناج اُس کے ملک سے آتا تھا۔ اِس کے لیے
اُنہوں نے اُس کی خواب گاہ کے مُختار بلستُسؔ کی مدد حاصل کی۔ ۲۱ ہیرودیسؔ نے اُن سے مُلاقات
کا ایک دن مقرر کر کے اُس دن شاہانہ لباس پہن کر اپنے تخت پر بیٹھا اور اُن کے ساتھ کلام کیا۔
۲۲ اُسے سُن کر لوگ پُکار اُٹھے کہ یہ کسی انسان کی نہیںیہ تو خُدا کی آواز ہے۔ ۲۳ اُسی دم فرشتے نے
اُسے مارا اور وہ کیڑے پڑ کر مر گیا کیونکہ اُس نے لوگوں کی ستایش تو قبول کی مگر خُدا کی تمجید نہ کی۔
۲۴ مگر خُدا کا کلام ترقی کرتا اور پھیلتا ہیگیا اور ایمان داروں کی تعداد بڑھتی گئی۔

۲۵ جب برنباسؔ اور ساؤلؔ نے اپنی خدمت کو وہاں پُورا کر لیا تو یُوحنّاؔ کو جو مرقسؔ کہلاتا ہے لے
کر یروشلیمؔ واپس آئے۔

برنباسؔ اور ساؤلؔ کا مخصُوص کیا جانا

۱۳ انطاکیہ کی کلیسیا میں کئی نبی اور اُستاد تھے جیسے کہ برنباسؔ شمعونؔ جو کالا کہلاتا ہے۔ لُوکیُسؔ
کرُینی، مناہیمؔ جو چوتھائی ملک کے حاکم ہیرودیسؔ کے ساتھ پلا تھا اور ساؤلؔ۔ ۲ ایک
دن یہ سب روزے میں ٹھہر کر دُعا کر رہے تھے تو پاک رُوح نے اُن سے کہا کہ برنباسؔ اور ساؤلؔ کو
اُس خاص خدمت کے لیے مخصوص کرو جس کے لیے میں نے انہیں چُنا ہے۔ ۳ تب اُنہوں نے
روزہ رکھ کر اور دُعا کر کے اُن پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں رخصت کیا۔

پولُسؔ کا پہلا مشنری دورہ

۴ برنباس اور ساؤلؔ پاک رُوح کی ہدایت پر سلوکیہؔ گئے وہاں جہاز کے ذریعے کُپرسؔ (موجودہ
قبرصؔ) کے جزیرے پر گئے۔ ۵ وہاں سلمیسؔ کے شہر میں ایک یہودی عبادت خانے میں خُدا کے
کلام کی منادی کرنے لگے اور یُوحنّا مرقسؔ اُن کی مدد کے لیے اُن کے ساتھ تھا۔
۶ اُس کے بعد وہ سارے جزیرے میں گھومتے ہوئے پافُسؔ شہر میں پہنچے۔ وہاں وہ ایک یہودی
جادُوگر اور جھوٹے نبی بریسُوعؔ سے ملے۔ ۷ وہ صُوبے کے گورنر سرگِیس پولُسؔ کے ساتھ تھا جو ایک
سمجھ دار آدمی تھا۔ اُس نے برنباس اور ساؤل کو بُلایا کہ اُن سے خُدا کا کلام سُنے۔ ۸ مگر الیماسؔ
جادوگر نے (یونانی میں اُس کے نام کا ترجمہ یہی ہے) نے کوشش کی کہ گورنر سرگِیسؔ برنباسؔ اور ساؤلؔ
کی باتوں پر توجہ نہ دے۔ ۹ تب ساؤل نے جو پولُسؔ بھی کہلاتا ہے، پاک رُوح سے معمور اُس کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔ ۱۰ اور اُس سے کہا: اے ابلیس کے فرزند! تو جو مکاری اور

شرارت سے بھرا ہے اور ہر نیک کام کا دُشمن ہے کیا تو خُدا کی راہوں کو بگاڑنے سے باز نہ آئے
گا؟ ۱۱ دیکھ ! خُدا کا ہاتھ تیرے خلاف بڑھا ہے اور تو اندھا ہو جائے گا اور کچھ مدت تک سورج
کی روشنی نہ دیکھ سکے گا۔ فوراً اُس کی آنکھوں پر دُھند اور تاریکی چھا گئی اور وہ اپنا راستہ ٹٹولنے لگا
اور کسی کی مدد چاہی کہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے۔ ۱۲ جب گورنر نے یہ سب دیکھا تو حیران ہوا اور
ایمان لے آیا کیونکہ وہ خُداوند یسُوعؔ کی تعلیم سے بُہت متاثر ہوا تھا۔

پسدیہ کے انطاکیہؔ میں پولُسؔ کی منادی:

۱۳ پولُسؔ اور اُس کے ساتھی جہاز پر روانہ ہو کر پافُسؔ سے پمفیلِیہ کے شہر پرگہؔ میں آئے۔ یُوحنّاؔ
مرقسؔ ہاں سے یروشلیمؔ چلا گیا۔
۱۴ پولُسؔ اور برنباسؔ پرگہؔ سے پسدیہؔ کے شہر انطاکیِہؔ پہنچے اور سبت کے دن یہودیوں کے عبادت
خانے میں گئے۔ ۱۵ شریعت کی کتاب اور نبیوں کے صحیفوں سے تلاوت کے بعد عبادت خانے
کے سرداروں نے اُنہیں یہ پیغام بھیجا کہ اگر اُن کے پاس کوئی برکت کی بات ہے تو اُسے ضرور بیان
کریں۔ ۱۶ پولُسؔ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا اور کہا: ”اَے اسرائیلیو !
اور خُدا کا خُوف رکھنے والو سُنو۔“
۱۷ ہماری قوم بنی اسرائیل کے خُدا نے ہمارے باپ دادا کو چُن لیا اور جب وہ مصر میں رہ
رہے تھے تو خُدا نے اُن کو ایک بڑی اور مضبوط قوم بنایا اور اپنے قوی ہاتھ سے اُنہیں مصر سے
نکال لایا۔ ۱۸ اور تقریباً چالیس برس تک اُن کے باغیانہ رویے کی برداشت کرتا رہا۔ ۱۹ اور کنعان
میں آباد سات قوموں کو وہاں سے نکال کر وہ ملک اُن کو میراث میں دے دیا۔ ۲۰ اِس سب کام کے
لیے کوئی چار سو پچاس سال لگے پھر خُدا نے سموئیلؔ نبی کے وقت تک اُن پر قاضی مقرر کئے۔

۲۱ اِس کے بعد اُنہوں نے اپنے لیے ایک بادشاہ کو مانگ لیا تو خُدا نے قیسؔ کے بیٹے ساؤلؔ کو جو
بنیمینؔ کے قبیلے کا تھا اُن کا بادشاہ بنایا۔ ۲۲ تب خُدا نے اُس کو ہٹا کر اُس کی جگہ داؤدؔ کو بادشاہ بنایا وہ
آدمی جس کے بارے میں خُدا نے کہا یسیؔ کا بیٹا داؤدؔ مُجھے میرے دل کے مُوافق مل گیا ہے۔ جو کچھ
میری مرضی ہے وہ اُسے پُورا کرے گا۔ ۲۳ اور داؤدؔ بادشاہ ہی کی نسل سے خُدا نے اپنے وعدے کے
مطابق بنی اسرائیلؔ کے لیے نجات دہندہ بھیجا یعنی یسُوعؔ۔ ۲۴ اِس سے پہلے کہ یسُوعؔ آتا، یُوحناؔ نے
بپتسمہ کی منادی کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلؔ کے تمام لوگوں کو ضرورت ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ
کریں اور بپتسمہ لیں۔ ۲۵ اپنی خدمت کے اختتام پر اُس نے لوگوں سے پُوچھا: "تُم کیا سمجھتے ہو!
کیا میں مسیح ہوں؟ نہیں میں مسیح نہیں ہوں! مگر وہ جلد آنے والا ہے اور میں اِس قابل بھی نہیں کہ
اُسکے جوتیوں کے تسمے کھُول سکوں۔

۲۶ اے بھائیو اور ابرہامؔ کے فرزندو! اور تُم جو یہودی نہیں مگر خُدا کا خوف رکھنے والو! نجات
کا یہ پیغام ہمیں بھیجا گیا۔ ۲۷ مگر یروشلیمؔ کے لوگوں اور اُن کے سرداروں نے یسُوعؔ کو اُس طرح
نہ پہچانا جیسا نبیوں نے اُس کے بارے میں کلام کیا تھا۔ بلکہ اُس پر الزام لگا کر اُن باتوں کو پُورا کیا
جو صحیفوں میں لکھی ہیں اور ہر سبت کو سُنائی جاتی ہیں۔ ۲۸ اُن کے پاس اُسے قتل کرنے کی کوئی
قانونی وجہ نہ ملی تو بھی اُنہوں نے پیلاطُسؔ سے درخواست کی کہ اُسے سزائے موت دے۔ ۲۹ جب
وہ نبوتوں کے عین مطابق جو اُس کے حق میں کہی گئی تھیں اُسے صلیب دے چُکے تو اُسے صلیب
سے اُتار کر قبر میں رکھا۔ ۳۰ مگر خُدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا۔ ۳۱ اور بُہت دنوں تک اُن
کو جو اُس کے ساتھ گلیلؔ سے یروشلیمؔ آئے تھے دکھائی دیا۔ اب وہی قوم بنی اسرائیلؔ کے سامنے

اُس کے گواہ ہیں۔ ۳۲ ہم تُمہیں خُدا کے اُس وعدہ کے مطابق جو اُس نے ہمارے باپ دادا سے
کیا تھا یہ خُوشخبری دیتے ہیں۔
۳۳ کہ خُدا نے اُس وعدہ کو اُن کی اولاد یعنی ہمارے لیے یسُوعؔ کومُردوں میں سے زندہ کر کے پُورا
کیا ہے۔
جیسا کہ دُوسرے زبور میں لکھا ہے:
"تُو میرا بیٹا ہے۔ آج تُو مُجھ سے پیدا ہوا۔"
۳۴ اِس سچائی کے بارے میں کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا تاکہ وہ پھر کبھی نہ مرے،
کلام میں یوں لکھا ہے: "میں داوٗدؔ کی پاک اور سچی نعمتیں تمہیں دُوں گا۔" ۳۵ اِس لیے ایک اور زبور
میں لکھا ہے: "تُو اپنے مُقدّس کے سڑنے کی نوبت نہ آنے دے گا۔"
۳۶ یہ داوٗدؔ کے لیے نہیں کہا گیا کیونکہ داوٗدؔ تو خُدا کی مرضی پُوری کرنے کی بعد مرا اور اپنے باپ دادا
کے ساتھ دفن ہوا اور اُس کی سڑنے کی نوبت پہنچی۔ ۳۷ لہٰذا یہ اُس کے لیے کہا گیا جسے اُس نے
مُردوں میں سے جلایا اور اُس کے بدن کو سڑنے نہ دیا۔
۳۸ اے بھائیو سُنو! ہم اِس بات کی گواہی دینے کے لیے یہاں آئے ہیں کہ اُسی یسُوعؔ کے
وسیلے تمہارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ ۳۹ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے خُدا کی نظر میں راستباز
ٹھہرتا ہے۔ یہ وہ کام ہے جو مُوسیٰ کی شریعت نہ کر سکی۔ ۴۰ لہٰذا خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ جو نبیوں
نے کہا ہے تُم پر سچا ٹھہرے کہ:
۴۱ "اے تحقیر کرنے والو! جو خُدا کے کلام کا مذاق اُڑاتے ہو! حیران ہو اور برباد ہو جاوٗ۔
میں تُمہارے زمانے میں ایک ایسا کام کروں گا۔ ایسا کام کہ اگر کوئی تُمہیں بتائے تو بھی

کبھی تُم اُس کا یقین نہ کرو گے۔"

۴۲ جب پولُسؔ اور برنباسؔ عبادت خانے سے باہر آئے تو لوگوں نے اُن سے درخواست کی کہ
اگلے سبت بھی اُن کو یہ باتیںبتائی جائیں۔ ۴۳ عبادت کے بعد بُہت سے یہودی اور وہ خُدا پرست
جو یہودی مذہب قبول کر چُکے تھے، اُن کے پیچھے آئے اور اُنہوں نے اُن کی حوصلہ افزائی کرتے
ہوئے نصیحت کی کہ خُدا کے فضل میں چلتے رہیں۔

پولُسؔ کا غیرقوموں کی طرف متوجّہ ہونا:

۴۴ اگلے سبت تقریباً سارا شہر پولُسؔ اور برنباسؔ سے خُداوند کا کلام سُننے کے لیے جمع ہو گیا۔
۴۵ اتنی بھیڑ کو دیکھ کر یہودی حسد کے مارے پولُسؔ اور برنباسؔ کی خلاف بولنے اور کُفر بکنے لگے۔
۴۶ تب پولُسؔ اور برنباسؔ نے دلیری سے اُن کو جواب دیا اور کہا کہ ہمیں خُدا کا کلام پہلے تُمہیں سُنانا
چاہیے تھا چونکہ تُم نے اِسے رَد کر دیا اور اپنے آپ کو اِس ہمیشہ کی زندگی کے لائق نہ سمجھا اِس لیے
ہم اِسے غیرقوموںکوپیش کرتے ہیں۔ ۴۷ کیونکہ خُدا نے ہمیںیہ حُکم دیا ہے جیسا کہ اُس نے کہا:

"میں نے تُجھے غیر قوموں کے لیے نور مقرر کیا ہے
تاکہ تُو زمین کی انتہا تک نجات کا باعث ہو۔"

۴۸ جب غیرقوم والوں نے یہ سُنا تو بُہت خُوش ہوئے اور خُدا کے اِس کلام کے لیے اُس کی
تمجید کرنے لگے اور جتنوں کو اُس نے ہمیشہ کی زندگی کے لیے چُنا تھا وہ سب ایمان لائے۔ ۴۹ اِس
طرح خُداوند کا کلام پُورے علاقے میں پھیل گیا۔ ۵۰ مگر یہودیوں نے خُدا پرست مُعزز عورتوں کو اور
شہر کے بااثر آدمیوں کو اُن کے خلاف اُبھارا اور اُنہیں پولُسؔ اور برنباسؔ کو ستانے پر آمادہ کر کے
اُنہیں شہر سے باہر نکال دیا۔ ۵۱ لہٰذا اُنہوں نے اُن کے سامنے اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دی جو اِس

بات کی نشانی تھی کہ اُنہوں نے ہمیں قبول نہیں کیا۔ وہاں سے وہ اُکنیم ؔچلے گئے۔ ۵۲ مگر انطاکیہ
ؔکے ایماندار خُوشی اور پاک رُوح سے معمور ہوتے گئے۔

اکنیمؔ میں منادی:

۱۴ اکنیمؔ میں پولُسؔ اور برنباؔ معمول کے مطابق یہودی عبادت خانے میںگئے اور ایسی
قدرت کے ساتھ کلام کیاکہ بُہت سے یہودی اور یونانی ایمان لے آئے۔ ۲ مگر وہ
یہودی جو ایمان نہیں لائے اُنہوں نے غیرقوم والوں کوبھائیوںکے خلاف بدگمان کر کے بھڑکایا۔ ۳ تو
بھی پولُسؔ اور برنباسؔ کچھ عرصے تک وہارہ کر دلیری کے ساتھ خُداوند کے بھروسے پر کلام سناتے
رہے اور خُدا اپنے پُر فضل پیغام کو الٰہی نشانات اور مُعجزات کے ساتھ جواُن سے ہوتے تھے ثابت
کرتا۔ ۴ اُس شہر کے لوگ دو گروہوں میں بٹ گے۔ کچھ یہودیوں کی طرف داری کرنے لگے اور
کچھ رسُولوں کی۔
۵ پھر یہودیوں اور غیرقوم والوں کے کچھ لوگوں نے اپنے سرداروں سے مل کر پولُسؔ اور
برنباسؔ کو ذلیل کرنے اور سنگسار کرنے کا مُنصوبہ بنایا۔ ۶ جب اُنہیں اِس بات کا پتا چلا تو وہ لکاؤنیہؔ
کے شہروں لِسترہ ؔاور دربےؔ اور اُنکے اِردگرد کی علاقہ میں بھاگ گئے۔
۷ اور وہاں خُوشخبری سُنائی۔

لِسترہؔ اور دربےؔ میں منادی:

۸ اور لُسترہؔ میں ایک شخص جوپیدایشی لنگڑاتھا اور کبھی چلا نہ تھا پولُسؔ اور برنباسؔ کو بیٹھا ملا۔
۹ جب وہ پولُس ؔکو کلام کرتے سُن رہا تھا۔ پولُس نے اُس کو غور سے دیکھا اور یہ دیکھ کر کہ اُس

میں شفا پانے کے لیے ایمان ہے۔ ۱۰ تو پُکار کر اُسے کہا: "اپنے پاؤں پر کھڑا ہو" اِس پر وہ شخص
ایک دم اُٹھ کھڑا ہوا اور چلنے پھرنے لگا۔

۱۱ وہاں موجود لوگوں نے جب پولُسؔ کو یہ مُعجزہ کرتے دیکھا تو لکاؤنی زبان میں پُکار کر کہا:
"دیکھو! آدمیوں کی صورت میں دیوتا ہمارے پاس اُتر آئے ہیں۔" ۱۲ اُنہوں نے برنباسؔ کو
زیُوسؔ کہا اور پولُسؔ کو ہرمیسؔ کیونکہ وہ کلام کرنے میں ماہر تھا۔ ۱۳ شہر سے باہر زیُوس کے مندر کا پُجاری
بیل اور پھولوں کا ہار شہر کے پھاٹک پر لایا اور لوگوں کے ساتھ مل کر چاہا کہ رسُولوں کے حضور قربانی
چڑھائے۔ ۱۴ جب پولُسؔ اور برنباسؔ کو اِس بات کا پتا چلا تو جلدی سے ہجوم کے سامنے جا کرا
پنے کپڑے پھاڑے اور چلاّتے ہوئے کہا: ۔ ۱۵ لوگو! تُم یہ کیا کر رہے ہو۔ ہم بھی تُمہارے جیسے
انسان ہیں۔ ہم تو تُمہیں خُوشخبری سُنانے آئے ہیں کہ تمہیں بتا سکیں کہ اِن بے فائدہ کاموں کو چھوڑ کر
زندہ خُدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ ۱۶ ماضی
میں خُدا نے سب قوموں کو اُن کی اپنی مرضی کے مطابق چلنے دیا۔

۱۷ تو بھی خُدا نے اپنے کاموں سے یہ ثابت کیا کہ وہ مہربان خُدا ہے جب وہ آسمان سے بارش
برساتا اور موسم کے مطابق فصل عطا کرتا ہے۔ اور خُوراک سے سیر کر کے دلوں کو شادمان کرتا
ہے۔ ۱۸ یہ سب کچھ کہنے کے بعد بھی اُنہوں نے بڑی مشکل سے لوگوں کو قربانی چڑھانے سے باز
رکھا۔ ۱۹ انطاکیہؔ اور اِکُنیمؔ سے کچھ یہودیوں نے آکر لوگوں کو اُن کے خلاف اُکسا کر پولُس کو سنگسار
کیا اور اُسے مُردہ سمجھ کر شہر سے باہر پھینک دیا۔ ۲۰ بعد میں شاگرد وہاں پہنچ کر پولُسؔ کے اِرد گرد
کھڑے ہوئے تو وہ اُٹھ کر اُن کے ساتھ شہر میں آیا اور دُوسرے دن اُٹھ کر برنباسؔ کے ساتھ دربےؔ
چلا گیا۔

سوریؔا کے انطاکیہؔ میں واپسی:

۲۱ اُس شہر میں اُنہوں نے خُوشخبری سُنا کر بُہت سے لوگوں کو شاگرد بنایا۔ اِس کے بعد لُسترہؔ اور اِکُنیُم اور پھر انطاکیہؔ واپس گئے۔

۲۲ وہاں شاگردوں کو مضبوط کیا اور اُن کا حوصلہ بڑھایا کہ سچائی پر قائم رہیں کیونکہ ضرور ہے کہ خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے مُصیبتوں کی برداشت کریں۔ ۲۳ اور وہاں موجود کلیسیاؤں میں ایلڈر مقرر کیے اور اُنہیں دُعا اور روزے کے ساتھ اُس خُداوند کے حوالے کیا جس پر اُنہوں نے بھروسا کیا تھا۔ ۲۴ پھر وہ پِسدیہؔ سے ہو کر پمفیلیہؔ پُہنچے۔ ۲۵ اور پرگہؔ میں کلام کی منادی کر کے اتلیہؔ پُہنچے۔ ۲۶ اتلیہؔ سے جہاز کی ذریعے سفر کر کے انطاکیہؔ پُہنچے جہاں پر اُنہیں مخصُوص کر کے اُس کام کے لیے خُدا کے فضل کے حوالہ کیا گیا تھا جسے اُنہوں نے پُورا کیا۔ ۲۷ وہاں اُنہوں نے بھائیوں کو جمع کر کے خُدا کے کاموں کے بارے میں بتایا جو خُدا نے اُن کے ذریعے کیے اور یہ کہ کس طرح خُدا کی طرف سے غیر قوموں کے لئے خُوشخبری کو قبول کرنے کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ ۲۸ اور وہ وہاں پر ہی کافی عرصہ شاگردوں کے ساتھ رہے۔

یروشلیِم کی مشاورتی کونسل:

۱۵ کچھ لوگ یہودیہؔ سے انطاکیہؔ میں آکر غیر یہودی ایمانداروں کو یہ تعلیم دینے لگے کہ جب
تک وہ مُوسیٰؔ کی شریعت کے مطابق ختنہ نہیں کراتے وہ نجات نہیں پا سکتے۔ ۲ اِس
پر پولُس آور برنباسؔ کی اُن کے ساتھ سخت بحث وتکرار ہوئی۔ لہٰذا کلیسیا نے پولُسؔ اور برنباسؔ کو چند بھائیوں کے ساتھ یروشلیِمؔ بھیجنے کا فیصلہ کیا تاکہ رسولوں اور بزرگوں سے اِس مسئلے پر بات کریں۔ ۳ پس کلیسیا نے اُنہیں روانہ کیا تو وہ فینیکےؔ اور سامریہؔ سے گزرتے ہوئے یہ بتاتے گئے کہ کس

طرح غیر قوم والے بھی ایمان لائے ہیں۔ یہ سُن کر ایماندار بُہت خُوش ہوئے۔ ۴ جب وہ یروشلِیمؔ
پہنچے تو کلیسیا کے بزُرگ اور رسُول اُن سے خُوشی کے ساتھ ملے۔ اُنہوں نے جو کچھ خُدا نے اُن
کے وسیلے سے کیا سب بیان کیا۔ ۵ ایمانداروں میں سے کچھ نے جن کا تعلق پہلے فریسیوں کے
فرقے سے تھا، اُٹھ کر کہا کہ ضرور ہے کہ غیر قوم سے آئے ایماندار موسیٰ کی شریعت کے مطابق ختنہ
کرائیں۔ ٦ کلیسیا کے بزُرگ اور رسُول اِس مسئلے پر غور کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ ۷ کافی بحث
کے بعد پطرسؔ کھڑا ہو کر اُن سے مخاطب ہُوا، "اے بھائیو! تُم جانتے ہو کہ کچھ عرصہ پہلے خُدا نے
تُم میں سے مُجھے چُنا کہ غیر قومیں میری زبان سے خُوشخبری سُن کر ایمان لائیں۔ ۸ اور خُدا جو دلوں کو
جانتا ہے اُس نے اُن کو قبول کر کے اُنہیں اُسی طرح پاک رُوح دیا جیسے ہمیں دیا۔ ۹ خُدا ہم میں اور
اُن میں کوئی فرق نہیں رکھتا بلکہ اُن کے ایمان کی بدولت اُن کے دلوں کو صاف کرتا ہے۔ ۱۰ اب
تُم غیر قوموں پر وہ بوجھ ڈال کر جسے ہم اور ہمارا باپ دادا بھی اُٹھانے کے قابل نہ تھے، کیوں خُدا کو
آزماتے ہو؟ ۔ ۱۱ ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح ہم خُداوند کے فضل سے نجات پائینگے اُسی طرح
وہ بھی فضل ہی سے نجات پائیں گے۔ ۱۲ پھر ساری جماعت پولُسؔ اور برنباسؔ کے اُن سارے
عجیب کاموں اور نشانات کے بارے جو خُدا نے اُن کے ذریعے کیے تھے سُن کر خاموش ہو گئے۔
۱۳ جب اُن دونوں کی بات ختم ہو گئی تو یعقوبؔ بُولا: "بھائیو میری سُنو!" ۔ ۱۴ شمعونؔ ہمیں بتا چُکا
ہے کہ کس طرح خُدا نے خُود غیر یہودیوں میں سے لوگوں کو چُن لیا تاکہ اپنے نام کی خاطر ایک قوم
بنا لے۔

۱۵ نبیوں کی اِن باتوں کی مطابق جیسا لکھا ہے کہ:

۱٦ اِن باتوں کے بعد میں واپس آؤنگا۔ اور داؤدؔ کے خیمہ کو جو گر گیا ہے کھڑا کروں گا

میں اُس کے کھنڈروں کی مرمت کروں گا اور دوبارہ بناؤں گا۔
۱۷ تاکہ باقی لوگ جو رہ گئے ہیں اُن قوموں کی ساتھ مل کر
جو میرے نام سے کہلاتی ہیں میری تلاش
کریں۔ یہ خُداوند کا فرمان ہے جو ایسا ہی کرے گا۔
۱۸ ان باتوں کی وہ بُہت پہلے خبر دے چُکا ہے۔
۱۹ پس میرا فیصلہ یہ ہے کہ ہم اُن ایمانداروںکو جو غیر قوموں میں سے ہیں تکلیف نہ دیں۔
۲۰ مگر اُنہیں یہ ضرور لکھ کر بھیج دیں کہ بتوں کی قربانیوں، حرامکاری، گلا گھونٹے ہوئے جانوروں
اور لہو سے پرہیز کریں۔
۲۱ کیونکہ کئی نسلوں سے ہر شہر میں جہاں یہودی رہتے ہیں اُن کے عبادت خانوں میں مُوسیٰ کی
شریعت پڑھی جاتی ہے۔

غیر قوموں کے نام خط:

۲۲ تب یروشلیِم میں رسوُلوں اور بزرگوں نے ساری کلیسیا کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا کہ چند
بھائیوں کو پولُسؔ اور برنباسؔ کے ساتھ انطاکیہؔ بھیج کر اِس فیصلے کی خبر دیں۔ اُنہوں نے یہُوداہ کو
جو برسبّاؔ کہلاتا ہے اور سیلاسؔ کو چُنا۔ ۲۳ اور اِس مضمون کا خط اُن کے ہاتھ بھیجا:
یروشلیِم میں کلیسیا کے بُزرگوں اور رسولوں اور بھائیوں کی طرف سے غیر قوموں میں سے اُن
ایمانداروں کے نام جو انطاکیہؔ، سُوریہؔ اور کلکیہ میں رہتے ہیں۔ سلام! ۲۴ ہمیں پتا چلا ہے کہ کچھ آدمی
جو یہاں سے آئے تُمہیں غلط تعلیم دے کر پریشان کیا۔ ہم نے اُنہیں نہیں بھیجا تھا۔ ۲۵ لہٰذا ہم
نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ اپنے نمائندے اپنے پیارے بھائیوں پولُسؔ اور برنباسؔ کے ساتھ بھیجیں۔

۲۶ اِن دونوں نے خُداوند یسُوع مسیح کے نام پر اپنی زندگیوں کو خطروں کے حوالے کیا ہے۔ ۲۷ لہٰذا
ہم نے یہوداہؔ اور سیلاسؔ کو بھیجا ہے۔ وہ یہ باتیں زبانی بھی تُمہیں بتائیں گے۔ ۲۸ پاک رُوح کی
مرضی کے ساتھ ہم نے یہ بہتر جانا ہے کہ سوائے ان چند ضروری باتوں کے تُم پر حُکموں کا زیادہ بُوجھ
نہ ڈالیں۔ ۲۹ کہ تُم بُتوں کی قُربانی کے گوشت سے، گلا گُھونٹے ہوئے جانوروں اور لہو اور حرامکاری
سے پرہیز کرو۔ اگر اِن باتوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھو تو اچھا کرو خُدا حافظ !
۳۰ پولُسؔ اور برنباسؔ بھائیوں کے ساتھ فوراً انطاکیہ پہنچے اور کلیسیا کو اکٹھا کر کے وہ خط اُنہیں دیا۔
۳۱ اُس خط کو پڑھ کر کلیسیا نے اُس دن بڑی خُوشی منائی۔ ۳۲ یہُوداہؔ اور سیلاسؔ جو نبی بھی تھے
ایمانداروں کو بُہت سی نصیحتیں کر کے اُن کے ایمان مضبوط کیا۔ ۳۳ وہ کچھ دن اور وہاں
ٹھہرے تب بھائیوں نے اُنہیں سلامتی کی دُعاؤں کے ساتھ واپس یروشلیم روانہ کیا۔ ۳۴ مگر سیلاسؔ
نے وہاں رہنا پسند کیا۔ ۳۵ پولُسؔ اور برنباسؔ انطاکیہ میں رہے۔ وہ اور دُوسرے لوگوں کے ساتھ
مل کر خُداوند کا کلام کو سکھاتے اور اُس کی منادی کرتے رہے۔

پولُسؔ اور برنباسؔ میں جُدائی:

۳۶ کچھ عرصہ کے بعد پولُسؔ نے برنباسؔ کو اُن شہروں میں دوبارہ جانے کے لیے کہا جن میں وہ
کلام کی مُنادی کر چکے تھے۔ تاکہ وہاں کے ایمانداروں کا حال معلوم کریں۔ ۳۷ برنباسؔ چاہتا تھا کہ
یُوحنا کو بھی جو مرقسؔ کہلاتا ہے اپنے ساتھ لے چلیں۔ ۳۸ مگر پولُسؔ نے سختی سے منع کر دیا کیونکہ وہ
پمفیلیہ میں اِس کام کے لیے اُن کا ساتھ چھوڑ گیا تھا۔ ۳۹ اِس بات پر اُن کا اختلاف اتنا سخت ہو
گیا کہ وہ ایک دُوسرے سے جُدا ہو گئے۔ برنباسؔ یُوحنا مرقسؔ کو لے کر کُپرسؔ روانہ ہو گیا۔ ۴۰ پولُسؔ نے

سِلاسؔ کو چُنا اور بھائیوں نے اُنہیں خُدا کے فضل کے حوالے کر کے روانہ کیا۔ ۴۱ اور وہ سُوریہؔ
اور کلکیہ سے گزرتے ہوئے کلیسیاؤں کو مضبوط کرتے گئے۔

پولُسؔ کا دُوسرا بشارتی دورہ:

۱۶ پولُسؔ دربےؔ سے ہوتے ہوئے لُسترہؔ میں پہنچا وہاں ایک نوجوان شاگرد تیمُتھِیُسؔ سے ملا
جس کی ماں یہودی تھی اور مسیح پر ایمان لے آئی تھی لیکن اُس کا باپ یونانی تھا۔
۲ وہ لُسترہ آور اُکنیُمؔ کے بھائیوں میں نیک نام تھا۔ ۳ پولُسؔ نے تیمُتھِیُسؔ کو اپنے ساتھ اِس بشارتی
دورے پر لے جانا چاہا۔ مگر یہودیوں کی وجہ سے اُس کا ختنہ کیا کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ اُس
کا باپ یونانی تھا۔ ۴ جس جس شہر میں وہ جاتے وہاں وہ اُن حکموں پر جو یروشلیمؔ کے رسُولوں اور
بزُرگوں نے دیے تھے عمل کرنے کی تعلیم دیتے گئے۔ ۵ اور کلیسیائیں ایمان میں مضبوط اور شمار میں
بڑھتی گئیں۔

ترُوآسؔ میں پولُس کی رویا:

۶ پھر پولُسؔ اور سیلاسؔ سفر کرتے فروگیہؔ اور گلتیہؔ سے سفر کرتے ہوئے گزرے کیونکہ پاک رُوح
نے اُنہیں اِس دفعہ آسیہؔ میں منادی کرنے سے منع کر دیا تھا۔ ۷ جب مُوسیہؔ کے قریب پہنچ کر بتُونیہؔ کی
طرف جانے لگے تو یسُوعؔ کے رُوح نے پھر انہیں جانے سے رُوکا۔ ۸ پس وہ مُوسیہؔ سے گزر کر
تروآس آئے۔
۹ اُس رات اُس نے ایک رویا دیکھی کہ ایک شخص کھڑا اُس سے درخواست کر رہا ہے کہ جلد
مکدُنیہؔ میں آ اور ہماری مدد کر۔ ۱۰ اس پر ہم نے فیصلہ کیا کہ جلد مکدُنیہؔ جائیں کیونکہ سمجھے کہ خُدا ہمیں
وہاں خُوشخبری کی منادی کرنے کے لیے بُلا رہا ہے۔

فلپّیؔ میں لُدیہؔ کا ایمان لانا:

١١ تروآسؔ سے سمندر کے راستے ہم سیدھا سمُترؔآ اور وہاں سے اگلے دن نیاپُلس ؔپہنچے۔ ١٢ وہاں
سے ہم مکدُنیہ ؔپہنچے جو اُس صوبے کا صدر اور رومی کالونی ہے۔ اُس کے ایک بڑے شہر فلپیؔ پہنچے اور
کافی دن وہاں ٹھہرے رہے ١٣ ایک سبت کے دن ہم شہر سے باہر دریا کے کنارے یہ سوچ کر گئے
کہ لوگ عبادت کے لیے اکٹھے ہوتے ہوں گے۔ اور وہاں چند عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر اُن سے
کلام کرنے لگے۔ ١٤ اُن میں ایک خُدا پرست عورت لُدیہ ؔجو تھواترہؔ شہر سے تھی اور قیمتی جامنی
رنگ کے کپڑے کا کاروبار کرتی تھی۔ جب اُس نے ہمارا کلام سُنا تو خُدا نے اُس کا دِل کھولا اور
جو کچھ پولُس نے بتایا اُسے قبول کیا۔ ١٥ اُس نے اپنے گھرانے کے سمیت بپتسمہ لیا اور ہم سے
درخواست کی کہ اُس کے گھر رہیں اور ہمیں مجبور کر کے اپنے گھر لے گئی۔

پولُس اور سیلاس جیل میں:

١٦ ایک دن جب ہم دُعا کرنے ایک جگہ جا رہے تھے کہ ہمیں ایک لَونڈی ملی جس میں ایک غیب
دان رُوح تھی جس کی مدد سے وہ ہونے والی باتیں جان کر لوگوں کو اُن کے مستقبل کا حال بتاتی اور
اپنے مالکوں کے لیے بڑا پیسہ کماتی تھی۔ ١٧ وہ ہمارے پیچھے آکر پُکار پُکار کر کہنے لگی کہ یہ آدمی خُدا تعالیٰ
کے بندے ہیں اور تمہیں نجات کی راہ بتانے آئے ہیں۔ ١٨ وہ ہر روز ایسا کرتی کہ ایک دن پولُس نے
سخت ناراض ہو کر اُس رُوح کو جو اُس کے اندر تھی یسُوعؔ نام سے ڈانٹا اور اُسے حکم دیا کہ اُس
سے نکل جائے تو وہ اُسی دم اُس لڑکی سے نکل گئی۔ ١٩ اُس کے مالکوں نے اپنی آمدنی کا ذریعہ ختم
ہوتے دیکھ کر پولُسؔ اور سیلاسؔ کو پکڑ کر حاکموں کے سامنے بازار میں لے گئے۔

۲۰ اور حاکموں سے کہا یہ یہودی آدمی شہر میں ہلچل مچا رہے ہیں۔ ۲۱ اور ایسی رسموں کی تعلیم
دیتے ہیں جن کو کرنا ہم رومیوں کے لیے جائز نہیں۔ ۲۲ ایک ہجوم پولُس اور سیلاسؔ کے خلاف اُن
کے ساتھ مل گیا جس پر حاکموں نے اُن کے کپڑے اُتروا کر لاٹھیوں سے پیٹنے کا حُکم دیا۔ ۲۳ اُن کو
بُری طرح پیٹنے کے بعد جیل میں ڈال دیا اور جیلر کو حُکم دیا کہ انہیں سخت پہرے میں رکھا جائے۔
۲۴ جیلر نے اُن کو اندر کی کوٹھڑی میں بند کر کے اُن کے پاؤں کاٹھ میں جکڑ دیئے۔

۲۵ تقریباً آدھی رات کے وقت پولُسؔ اور سیلاسؔ دُعا اور خُدا کی پرستش کر رہے تھے اور باقی
قیدی اُن کو سُن رہے تھے۔ ۲۶ کہ اچانک ایک بڑا بھونچال آیا اور جیل کی بنیادیں ہل گئیں اور
سارے دروازے ایک دم کُھل گئے اور قیدیوں کی زنجیریں کُھل گئیں۔ ۲۷ جیلر بھی جاگ اُٹھا اُس
نے جیل کے دروازے کھلے دیکھ کر سمجھا کہ قیدی بھاگ گئے ہیں تو اُس نے اپنی تلوار نکال کر اپنے
آپ کو مار ڈالنا چاہا۔ ۲۸ مگر پولُسؔ نے چِلّا کر کہا: ”رُک جا! اپنے آپ کو قتل مت کر کیونکہ ہم سب
قیدی یہاں موجود ہیں۔“

۲۹ جیلر نے چراغ منگوایا اور اندر کی کوٹھڑی میں بھاگ کر گیا اور کانپتے ہوئے پولُس اور
سیلاسؔ کے آگے گرا۔ ۳۰ اور اُنہیں کوٹھڑی سے باہر لا کر کہا: ”صاحبو! میں کیا کروں کہ نجات
پاؤں؟“ ۳۱ اُنہوں نے جواب دیا کہ خُداوند یسُوعؔ پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا۔
۳۲ تب اُنہوں نے اُس کو اور اُس کے گھرانے کو کلام سُنایا۔ ۳۳ جیلر نے اُسی وقت اُنہیں لے جا
کر اُن کے زخم صاف کیے اور اپنے سارے گھرانے سمیت بپتسمہ لیا۔ ۳۴ پھر اُنہیں گھر لے جا کر
اُن کے لیے کھانا کھلایا اور سب گھر والوں کے ساتھ مل کر خُدا پر ایمان لانے کے سبب خُوشی
منائی۔

۳۵ جب دن ہوا تو شہر کے حاکموں نے جیلر کو پیغام بھیجا کہ اُن آدمیوںکو رہا کر دے۔ ۳۶ جیلر
نے پولُسؔ کو بُلوا کر کہا کہ تُمہارے اور سیلاسؔ کے لیے حاکموں نے حُکم دیا ہے کہ تُمہیں چھوڑ دیا
جائے بس اب تُم سلامتی سے جاؤ۔ ۳۷ مگر پولُسؔ نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اُنہوں نے ہمیں
جو رومی شہری ہیںقصور ثابت کئے بغیر مارا پیٹا اور اَب ہمیں چُپکے سے چھوڑ دینا چاہتے ہیں؟ یہ ممکن
نہیں! بلکہ وہ خُود آکر ہمیں باہر نکالیں۔ ۳۸ جیلر نے حاکموں کو جب اِس بات کی خبر دی تو حاکم یہ
جان کر کہ پولُسؔ رومی شہری ہیں، فکرمند ہوئے۔ ۳۹ لہٰذا وہ خُود جیل میںآکر پولُسؔ اور سیلاسؔ سے
معافی مانگی اور اُنہیں جیل سے باہر نکال کر درخواست کی کہ وہ شہر سے چلے جائیں۔ ۴۰ وہ جیل سے
نکل کر سیدھا لُدیہؔ کے گھر گئے اور وہاں موجود ایمانداروں کو تسلی دے کر اُس شہر سے رُخصت
ہوئے۔

۱۷

پولُس آور سیلاسؔ امفِپُلسؔ اور اَپُلّونیہؔ سے ہوکر تھسّلُنیکےؔمیں آئے وہاں یہودیوں کا ایک
عبادت خانہ تھا۔ ۲ پولُسؔ اپنے معمول کے مطابق عبادت میں شامل ہونے کے لیے
عبادت خانہ میں گیا اور تین سبت تک لگاتاراُن کے ساتھ کلام میں سے دلیلوں کے ساتھ بحث
کرتا رہا۔ ۳ وہ کلام میں درج نبوتوں کی وضاحت کر کے ثابت کرتا کہ مسیح کا دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں
سے زندہ ہونا ضروری تھا۔ اور یہ کہ یہی یسُوعؔ جس کے بارے میں تُمہیںبتا رہا ہوںوہی مسیح ہے۔
۴ یہودیوں میں سے کچھ لوگ پولُسؔ کی دلیلوں سے قائل ہو کر پولُسؔ اور سیلاسؔ کے ساتھ مل گئے
اِس کی علاوہ بُہت سے خُدا پرست یونانی اور بااثر عورتیں بھی اُن میں مل گئیں۔ ۵ مگر کچھ یہودیوں
نے حسد میں چند شریر لوگوں کو جو بازار میں آوارہ گھومتے رہتے تھے اکٹھا کر کے ہنگامے شروع
کردے اور پولُسؔ اور سیلاسؔ کی تلاش میں یاسُونؔ کے گھر کو گھیر لیا تاکہ اُنہیں باہر نکال کر ہجوُم

کے سامنے پیش کریں۔ ۶ جب پولُسؔ اور سیلاسؔ کو نہ پایا تو یاسون ؔاور کچھ دُوسرے ایماندارں کو
گھسیٹ کر شہر کی کونسل کے سامنے لے گئے۔ اور چِلّانے لگے کہ جن لوگوں نے ساری دُنیا میںہلچل
مچا رکھی ہے اَب یہاں بھی آکر ہمارے شہر میںگڑبڑ مچا رہے ہیں۔ ۷ اور یاسونؔ نے اُنہیں اپنے گھر
میں ٹھہرایا ہوا ہے۔ یہ سب قیصرؔ کے حکموں کی مخالفت کرتے ہیں اور کسی دُوسرے بادشاہ کے
بارے میں بتاتے ہیںجس کا نام یسُوعؔ ہے۔
۸ یہ سُن کر شہر کے لوگ اور شہر کی کونسل گھبرا گئی۔ ۹ اُنہوں نے یاسونؔ اور باقیوںکی ضمانت
لے کر چھوڑ دیا۔

پولُسؔ اور سیلاسؔ بیریہ میں:

۱۰ اُسی رات بھائیوں نے پولُسؔ اور سیلاسؔ کو بیریہ ؔبھیج دیا۔ وہ وہاں پہنچ کر یہودی عبادت
خانہ گئے۔ ۱۱ بیریہؔ کے یہودی تھسلُنیکے والوں سے نسبتاً زیادہ شریف تھے اُنہوں نے بڑے شوق
سے کلام سُنا اور ہر روز کلام مُقدّس کھول کر اُن باتوں کی تحقیق کرتے کہ جو کچھ اُنہیںنے سُنا ہے کیا
ایسا ہی ہے؟ ۔ ۱۲ اِس کے نتیجے میں بُہت سے یہودی اور اُن کے ساتھ بُہت سے یونانی مُعزّز مرد
اور عورتیں بھی ایمان لے آئیں۔
۱۳ جب تھسلُنیکےؔ کے یہودیوںکو پتا چلا کہ پولُسؔ بیریہ ؔمیں خُدا کے کلام کی منادی کر رہا ہے تو وہ
وہاں آکر ہنگامہ کرنے اور لوگوں کو اُن کے خلاف بھڑکانے لگے۔ ۱۴ بھائیوں نے فوراً پولُسؔ کو
سمندر کی طرف بھیج دیا لیکن سیلاسؔ اور تمتھیس وہاں ہی رہے۔ ۱۵ جو لوگ پولُسؔ کو سمندر کی
طرف لے گئے تھے اُنہوں نے اُسے اتھینےؔ تک پُہنچایا اور کر خُود واپس بیریہؔ چلے گئے۔ پولُسؔ نے
اُن سے کہا کہ سیلاس ؔاور تمتھیس ؔسے کہیں کہ جلد اُس کے پاس آجائیں۔

اتھینے میں منادی:

۱۶ پولُسؔ اتھینےؔ میں سیلاسؔ اور تمُتھیسؔ کا انتظار کر رہا تھا اِس دَوران اُس نے دیکھا کہ شہر بتوں
سے بھرا پڑا ہے جس سے اُسے بہُت دُکھ ہُوا۔ ۱۷ وہ یہودی عبادت خانے میں یہودیوں اور خُدا پرست
غیر یہودیوں سے بحث کرتا اور روزانہ چوک میں جو لوگ موجود ہوتے اُنہیں تعلیم دیتا۔ ۱۸ پولُسؔ
کی چند اِپکوری، ستوئیکی اور فلسفی فکر سے تعلق رکھنے والے اُستادوں سے بحث ہوئی اُن میں سے بعض
نے کہا کہ یہ بکواسی کیا کہنا چاہتا ہے؟ جب پولُس نے اُنہیں یسُوعؔ اور اُس کی مُردوں میں سے جی
اُٹھنے کے بارے میں بتایا اُن میں سے کچھ نے کہا کہ یہ غیر معبودوں کی خبر دے رہا ہے۔
۱۹ پس وہ اُسے اریوپگس (شہر کی بڑی کونسل) میں لے گئے اور کہا کہ اب ہمیں اپنی اس نئی
تعلیم کے بارے میں بتا! ۲۰ کیونکہ تو ہمیں عجیب باتیں بتاتا ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اِن کا کیا
مطلب ہے۔ ۲۱ اتھینےؔ کے رہنے والے اور پردیسی بھی اپنے فارغ وقت میں نئی نئی باتیں سُننا
پسند کرتے تھے۔ ۲۲ پولُسؔ اریوپگُس کے بیچ میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: "اے اتھینےؔ کے لوگو! میں نے
دیکھا ہے کہ تُم ہر بات میں دیوتاؤں کے بڑے ماننے والے ہو۔ ۲۳ میں نے شہر میں پھرتے ہوئے
تُمہارے بہُت سے معبُودوں کے بُت دیکھتے ہوئے ایک ایسے مذبح کو دیکھا جس پر لکھا تھا "نا معلوم
خُدا کے لیے" پس تُم جس کو بغیر جانے پُوجتے ہو میں اُسی خُدا کی تُم کو خبر دیتا ہوں۔ ۲۴ یہ وہی
خُدا ہے جس نے یہ دُنیا اور اِس میں سب چیزوں کو بنایا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہوتے ہوئے
انسانوں کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔ ۲۵ چونکہ وہ خُود سب کو زندگی اور سانس اور سب
چیزیں دیتا ہے اس لیے اُس کو ہماری کسی مدد کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔
۲۶ اُس نے ایک ہی آدمی (آدم) سے دُنیا کی ساری قوموں کو اِس زمین پر رہنے کے لیے پیدا کیا اور

اُسی نے پہلے سے مقرر کیا کہ وہ کب اور کہاں رہیں گے اور اُن کی حدیں مقرر کیں۔ ۲۷ قوموں کو
بنانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے خالق خُدا کی تلاش کریں کہ شاید اُس کی راہوں کو محسوس کر کے اُسے
پا لیں اگرچہ وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں۔ ۲۸ کیونکہ ہمارا وجود اُسی کی وجہ سے ہے اُس میں ہم
زندہ رہتے اور چلتے پھرتے ہیں۔ تُمہارے ہی شاعروں میںسے کسی نے کہا ہے "ہم تو اُس کی نسل
بھی ہیں۔" ۲۹ اگر یہ سچ ہے تو خُدا کی نسل ہوتے ہوئے یہ مناسب نہیں کہ خُدا کو اِن سونے اور
چاندی کے بُتوں میںتلاش کریںجو انسان کے ہاتھوں کی کاریگری ہیں۔ ۳۰ ماضی میں تو لوگ اپنی لاعلمی
میں یہ سب کچھ کرتے رہے اور خُدا نے بھی اُن کی جہالت کو نظر انداز کیا۔ مگر اب وہ حُکم دیتا ہے
کہ توبہ کریں۔ ۳۱ کیونکہ اُس نے ایک دن مقرر کیا ہے کہ دُنیا کی عدالت راستی سے اُس شخص کے
وسیلے سے کرے گا جسے اُس نے مُقرر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے زندہ کر کے سب پر ثابت
بھی کیا۔

۳۲ جب اُنہوں نے مُردوں کے جی اُٹھنے کے بارے میں سُنا تو بعض نے پولُسؔ کا تمسخر اُڑایا مگر
کچھ نے اُس سے یہ بات کسی اور موقع پر دُوبارہ سُننے کے لیے کہا۔ ۳۳ اِس پر یہ بحث ختم ہو گئی اور
پولُسؔ وہاں سے نکل آیا۔ ۳۴ مگر کچھ لوگ ایمان لے آئے اور پولُسؔ کے ساتھ مل گئے۔ اُن میں
ایک اُس کونسل کا ممبر دیونسی یُسؔ اور ایک عورت دِمرِسؔ تھی۔

کرنتھُسؔ میں خدمت:

۱۸ پولُسؔ اتھینےؔ سے روانہ ہوا اور کرنتھُسؔ گیا۔ ۲ اور وہاں اُس کی ملاقات ایک یہودی سے
ہوئی جس کا نام اکولہؔ تھا اور پُنطُسؔ میں پیدا ہوا تھا۔ وہ اپنی بیوی پرسکلّہؔ کے ساتھ
اطالیہؔ (موجودہ اٹلی) سے آیا تھا کیونکہ قیصر کلوُدیسؔ نے تمام یہودیوں کو روم شہر سے نکال جانے کا

حکم دیا تھا۔ ۳ پولُس اُن کے ساتھ رہنے اور کام کرنے لگا کیونکہ اُس کا پیشہ بھی اُن کی طرح خیمے
بنانا تھا۔ ۴ ہر سبت کو پولُسؔ یہودیوں کے عبادت خانے میں جا کر یہودیوں اور یونانیوں سے کلام
کرتا اور دلیلوں سے اُنہیں قائل کرنے کی کوشش کرتا۔
۵ جب سیلاسؔ اور تیمُتھیسؔ مکدُنیہؔ سے آئے تو پولُسؔ نے اپنے سارا وقت خُوشخبری سُنانے کے
لیے وقف کر دیا۔ اور گواہی دے کر یہودیوں کو قائل کرنے لگا کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے۔ ۶ لیکن وہ
پولُسؔ کی مخالفت کرتے ہوئے اُس کا مذاق اُڑانے لگے تو پولُسؔ نے اپنے کپڑے اُن کے سامنے
جھاڑ کر کہا تُمہارا خُون تُمہاری ہی گردن پر ہو اگر تُم نجات نہ پا سکے تو میں قصوروار نہیں۔ اب سے
میں غیر یہودیوں کے پاس جا کر منادی کروں گا۔ ۷ پولُسؔ عبادت خانہ سے نکل کر طِطُسؔ یُوستُس کے
گھر گیا جو سچے خُدا کی عبادت کرنے والا تھا۔ اُس کا گھر عبادت خانے کے ساتھ تھا۔ ۸ کرسپُسؔ جو
عبادت خانہ کا سردار تھا اپنے سارے گھرانے سمیت ایمان لایا۔ اور بھی بُہت سے کُرنتھی پولُسؔ
کا کلام سُن کر ایمان لائے اور بپتسمہ لیا۔ ۹ ایک رات خُدا نے رویا میں پولُسؔ سے کہا: "ڈر مت اور
خاموش نہ رہ بلکہ خُوشخبری کا کلام سُناتا جا۔ ۱۰ "میں تیرے ساتھ ہوں اور کوئی تُجھ پر حملہ کر کے
نقصان نہیں پہنچا سکے گا کیونکہ اِس شہر میں میرے بُہت سے لوگ ہیں۔"
۱۱ پس پولُسؔ ڈیڑھ سال وہاں رہ کر لوگوں کو خُدا کا کلام سِکھاتا رہا۔

پولُس گورنر گلّیوؔ کے سامنے:

۱۲ جب گلّیوؔ اخیہؔ کا گورنر تھا تو کچھ یہودی پولُسؔ کے خلاف اکھٹے ہو کر اُسے گورنر کی عدالت
میں لے گئے۔ ۱۳ اور الزام لگایا کہ یہ شخص لوگوں کو ہماری شریعت کے برخلاف خُدا کی عبادت
کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ۱۴ پولُسؔ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ گلّیوؔ نے یہودیوں سے کہا کہ اگر تُمہاری

شکایت کسی بڑے جُرم یا قانون کی خلاف ورزی کے خلاف ہوتی تو میں ضرور اسے سُنتا۔ ۱۵ مگر یہ معاملہ تو فقط لفظوں اور نسب ناموں کا اور تمہاری شریعت کا ہے میں اِن باتوں کا مُنصف نہیں بننا چاہتا تُم خُود ہی اسے حل کرو۔ ۱۶ یہ کہہ اُس نے کر اُنہیں عدالت سے نکال دیا۔ ۱۷ اس پر ہجوم نے عبادت خانے کے سردار سوستھنیسؔ کو پکڑ کر عدالت کے سامنے پیٹا مگر گلّیوؔ نے اِس کی طرف دھیان نہ دیا۔

پولُسؔ اِفسؔ میں:

۱۸ کچھ دن اور کُرنتھسؔ میں رہنے کے بعد پولُسؔ نے بھائیوں کو خیرباد کہا اور قریبی شہر کنخریہ گیا۔ جہاں اُس نے مَنّت کے پورا ہونے پر یہودی روایت کے مطابق سر مُنڈوایا اور اکولہ اور پرسکلّہ کے ساتھ سمندر کے راستہ شامؔ روانہ ہوا۔ ۱۹ افسؔ شہر پہنچ کر پولُسؔ نے اکولہؔ اور پرسکلّہؔ کو شہر میں چھوڑ کر خُود یہودیوں کے عبادت خانے میں گیا اور اُن سے کلام کر کے اُنہیں قائل کرنے لگا۔ ۲۰ اُنہوں نے پولُسؔ سے درخواست کی کہ کچھ دن اور اُن کے ہاں رہے مگر پولُسؔ نے انکار کیا۔ ۲۱ افسؔ سے سمندر کے راستہ روانہ ہونے سے پہلے اُن سے وعدہ کیا کہ خُدا نے چاہا تو تُمہارے پاس پھر آؤں گا۔

۲۲ قیصریہؔ میں اُتر کر یروشلیمؔ کلیسیا کو ملنے گیا۔ وہاں سے انطاکیہؔ گیا۔ ۲۳ انطاکیہؔ میں کچھ دن گزارنے کے بعد وہ گلیتہؔ اور فروگیہ کے علاقہ سے گزرتے ہوئے وہاں کے ایمانداروں کو مُضبوط کرتا گیا۔

اپلُوسؔ افسسؔ اور کُرنتھُسؔ میں:

۲۴ اِسی دوران اپلُوس ؔنامی ایک یہودی جو اِسکندریہؔ (مصرؔ) میںپیدا ہوا۔ وہ تقریر میںماہر اور کتابِ
مُقدس کا عالم تھا افسسؔ آیا۔ ۲۵ اُس نے خُداوند یسُوعؔ کی تعلیم کے مطابق تربیت پائی تھی اور
بڑی سرگرمی سے یسُوعؔ کے بارے میں تعلیم دیتا۔ مگر صرف یُوحناؔ کے بپتسمہ ہی سے واقف تھا۔
۲۶ جب اکولہؔ اور پرسکلہؔ نے اُسے دلیری سے عبادت خانے میں منادی کرتے سُنا تو اپنے ساتھ لے
جا کر اُسے خُداوند کی راہوں کے بارے مزید وضاحت سے بتایا۔ ۲۷ جب اپلُوسؔ نے اخیہ ؔجانے کا
ارادہ کیا تو افسسؔ میں بھائیوں اور بہنوں نے اُس کی حوصلہ افزائی کی اور وہاںکے ایمانداروں کو ایک
خط بھی لکھا کہ اُس سے اچھی طرح ملیں۔ وہاں پہنچ کر وہ اُن کے لیے بُہت فائدہ مند ثابت ہوا
جو خُدا کے فضل سے ایمان لائے تھے۔ ۲۸ وہ کھلے عام یہودیوں کے ساتھ مباحثوں میں زبردست
دلیلوں کے ساتھ کلامِ مقدس سے یسُوعؔ کا مسیح ہونا ثابت کرتا رہا۔

۱۹ اپلُوس ؔجب کُرنتھسؔ میںتھا تو پولُسؔ آسیہ ؔکے اندرونی علاقہ سے ہوتا ہوا افسسؔ میں
آیا۔ وہاں اُسے کچھ شاگرد ملے۔ ۲ اُس نے اُن سے پوچھا کیا تُم نے بپتسمہ لیتے وقت
رُوح القُدس پایا اُنہوں نے جواب میں کہا کہ ہم نے تو کبھی اِس کے بارے میں سُنا بھی نہیں۔
۳ اِس پر پولُسؔ نے اُن سے پوچھا: "تُم نے کون سا بپتسمہ لیا ہے؟" اُنہوں نے جواب دیا یُوحناؔ کا۔
۴ پولُسؔ نے کہا یُوحناؔ نے تو لوگوں کو گناہوں سے توبہ کا بپتسمہ دیا اور یہ بھی کہا کہ جو میرے بعد آئے
گا اُس پر ایمان لاؤ یعنی یسُوعؔ پر۔ ۵ یہ سُن کر اُنہوں نے یسُوعؔ نام کا بپتسمہ لیا۔ ۶ تب پولُسؔ نے
اُن کے سر پر ہاتھ رکھا تو رُوح القُدس اُن پر نازل ہوا اور وہ طرح طرح کی زبانیں بولنے اور نبوت
کرنے لگے۔ ۷ جنہوں نے رُوح القُدس کا بپتسمہ پایا وہ تقریباً بارہ آدمی تھے۔

۸ پولُسؔ تین مہینے تک یہودی عبادت خانے میں دلیری سے منادی کرتا رہا اور یہودیوں کو خُدا کی
بادشاہی قبول کرنے کے لیے قائل کرتا رہا۔ ۹ مگر کچھ لوگ اَڑ گئے اور اُنہوں نے پولُسؔ کے پیغام کو
جس کی وہ منادی کر رہا تھا قبول نہ کیا بلکہ سرِعام اُس کی تعلیم کی مخالفت کرنے لگے۔ اِس پر پولُسؔ
ایمانداروں کے ساتھ عبادت خانے سے نکل کر تِرنسؔ کے ہال میں ہر روز لوگوں کو جمع کر کے تعلیم
دیتا رہا۔ ۱۰ تعلیم اور منادی کا یہ سلسلہ دو سال تک چلتا رہا اور آسیہؔ کے سارے صوبے میں سب
لوگوں نے کیا یہودی، کیا یونانی، خُداوند کا کلام سُنا۔

سردار کاہن سِکوآ کے بیٹے:

۱۱ خُدا نے پولُسؔ کو غیر معمولی معجُزات کرنے کی اِیسی قوت عطا کی تھی۔ ۱۲ کہ لوگ اُس رومال
اور کپڑے کو جسے پولُسؔ نے چھُوا ہوتا بیماروں پر ڈالتے تو وہ اپنی بیماری سے شفا پا جاتے اور بدرُوح
گرفتہ بھی آزاد ہو جاتے تھے۔ ۱۳ کچھ یہودی بھی جو بدرُوحوں کو نکالا کرتے تھے بدرُوحوں کو یہ کہہ کر
نکالنے کی کوشش کرنے لگے کہ میں تُجھے یسُوعؔ کے نام سے جس کی منادی پولُسؔ کرتا ہے حُکم کرتا
ہوں کہ نکل جا۔ ۱۴ سردار کاہن سِکوآ کے سات بیٹے یہ کام کیا کرتے تھے۔ ۱۵ ایک دن جب اُنہوں
نے اِسی طرح بدرُوح کو حُکم دیا تو بدرُوح نے اُن کو جواب دیا کہ میں یسُوعؔ کو بھی جانتی ہوں اور
پولُسؔ کو بھی۔ مگر تُم کون ہو؟ ۱۶ تب اُس آدمی نے جس میں بُری رُوح تھی اُن پر حملہ کر کے ایسا
زخمی کیا کہ وہ اپنے کپڑے بھی چھُوڑ کر بھاگ گئے۔ ۱۷ جب یہ واقعہ سارے افسؔ میں یہودیوں
اور یونانیوں کے درمیان پھیل گیا تو لوگ خوفزدہ ہو گئے اور خُداند یسُوعؔ کے نام کی عزت اور بھی
بڑھتی گئی۔ ۱۸ اور بُہت سے ایمان لانے والوں نے آکر اپنے اُن کاموں کا جو گناہ آلودہ تھے سب

کے سامنے اقرار کیا۔ ۱۹ اُن میں کچھ وہ بھی تھے جو پہلے جادُوگری کرتے تھے اُنہوں نے اپنی کتابوں
کو لا کر سب کے سامنے جلایا جب اُن کی قیمت کا حساب کیا تو وہ تقریباً پچاس ہزار درہم کی نکلیں۔
۲۰ اِس طرح خُدا کا کلام بڑی قدرت کے ساتھ پھیلتا گیا اور بُہت سے لوگ ایمان لے آئے۔

افسؔس میں ہنگامہ:

۲۱ پاک رُوح کی قائلیت سے پولُسؔ نے مکدُنیہ ؔاور اخیہؔ سے ہوتے ہوئے یروشلِیمؔ جانے کا اور
پھر وہاں سے روم شہر بھی جانے کا فیصلہ کیا۔ ۲۲ اُس نے تیمُتھیُس اور اِراسْتُسؔ کو جو اُس کے
خدمت گزار تھے اپنے سے پہلے مکدُنیہ بھیجا اور خُود کچھ دنوں کے لیے آسِیہؔ میں ٹھہر گیا۔
۲۳ اُس وقت افسؔس میں خُداوند کی اِس تعلیم کے خلاف شدید ہنگامہ ہوا۔ ۲۴ ہوا یوں کہ
دیمیترُیسؔ نام ایک شخص جو چاندی کا کام کرتا تھا اور ارتمس دیوی کے مندر بنوایا کرتا تھا جس سے
اِس کام کے کاریگروں کو بُہت فائدہ ہوتا تھا۔ ۲۵ اُس نے کاریگروں اور اِس کاروبار سے تعلق
رکھنے والوں کو جمع کر کے کہا "تُم سب جانتے ہو کہ اِس کاروبار سے ہماری بڑی کمائی ہوتی ہے۔
۲۶ مگر جیسا تُم نے سُنا ہے کہ اِس شخص پولُس نے نہ صرف اُفس میں بلکہ پُورے آسیہؔ کے صُوبے
میں یہ تعلیم دے کر بُہت سے لوگوںکو قائل کر لیا ہے کہ ہاتھوں سے بنے بُت ہرگز خُدا نہیں ہوتے۔
۲۷ میں یہ بات صرف اس خوف سے نہیں کہتا کہ ہمیں اِس سے کاروباری نقصان ہو گا اور ہمارے
کام کی قدر کم ہو گئی ہے بلکہ ہماری عظیم دیوی ارتمسؔ کے مندر کی بھی کوئی اہمیت نہیں رہے
گی اور جس کی عبادت آسیہؔ کے سارے صُوبے اور پُوری دُنیا میں ہوتی ہے۔ یوں اُس عظیم دیوی کی
عظمت بھی جاتی رہے گی۔

۲۸ یہ سُن کر لوگ غُصّہ سے بھر گئے اور زور زور سے چِلّانے لگے کہ افسیوںؔ کی دیوی ارتمسؔ
عظیم ہے۔

۲۹ سارے شہر میں ہنگامہ شروع ہو گیا۔ لوگوں نے پولُسؔ کے ساتھیوں گیُسؔ اور ارسترخسؔ جو
مکِدُنیہؔ سے تھے، پکڑ کر تماشا گاہ لے گئے۔ ۳۰ جب پولُسؔ نے وہاں جا کر مجمع سے بات کرنا چاہی تو
شاگردوں نے اُسے جانے نہ دیا۔ ۳۱ اور آسیہؔ کے کچھ حاکموں نے بھی جو پولُسؔ کے دوست تھے
اُس کو پیغام بھیج کر درخواست کی کہ تماشا گاہ میں جانے کی کوشش نہ کرے۔ ۳۲ تماشا گاہ میں بڑی
افراتفری تھی کوئی کچھ کہہ رہا تھا، اور کوئی کچھ۔ بہت سے لوگوں کو تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ وہاں
کیوں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ۳۳ یہودیوں نے مجمع میں سے اِسکندرؔ کو ساری صُورتِ حال کو بیان کرنے
کے لیے آگے کر دیا۔ اُس نے ہجوم کو ہاتھ کے اشارے سے خاموش ہونے کو کہا۔ ۳۴ ہجوم کو
جب پتا چلا کہ یہ شخص یہودی ہے تو اور چِلّا چِلّا کر نعرے لگانے لگے: "افسؔ کی دیوی ارتمسؔ عظیم
ہے۔"

۳۵ آخر کار شہر کے ناظم نے لوگوں کو خاموش کرایا اور اُن سے کہا: "اے افسؔ کے لوگو!
کیا یہ بات سب لوگ نہیں جانتے ہیں کہ افس شہرؔ عظیم دیوی ارتمسؔ کے مندر اور اُس کی مورتی
کا محافظ ہے جو آسمان سے گری تھی۔ ۳۶ کوئی بھی اِس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا لہٰذا پُرسکون
رہیں اور جذباتی نہ ہوں۔ ۳۷ تُم اُن آدمیوں کو پکڑ کر لائے ہو جنھوں نے نہ تو مندر سے کچھ چُرایا ہے
اور نہ ہماری دیوی ارتمسؔ کی بے حرمتی کی ہے۔ ۳۸ اگر دیمیترِیُسؔ یا کاریگروں کو کسی سے کچھ
شکایت ہے تو عدالتیں کھلی ہیں اور حاکم موجود ہیں وہاں جا کر اپنا مقدمہ پیش کریں۔ ۳۹ اگر اِس
کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو قانونی مجلس میں سُنا جا سکتا ہے۔ ۴۰ اِس طرح ہنگامہ کرنے سے

ہم پر بغاوت کا مقدمہ بن سکتا ہے۔ جب ہم سے پُوچھا جائے گا تو ہمارے پاس بتانے کے لیے اِس ہنگامہ کی کوئی وجہ نہیںہوگی۔ [41] یہ کہہ کر اس نے بھیڑ کو برخاست کیا۔

پولُسؔ کا مِکدُنیہ اور اخیہؔ کا دَورہ:

۲۰ جب یہ ہنگامہ ختم ہوا تو پولُسؔ نے ایمانداروںکو بلوا کراُن کی حوصلہ افزئی کی اور اُن سے رُخصت ہو کر مِکدُنیہ کے لیے روانہ ہوا۔ [2] مِکدُنیہؔ کے تمام شہروںسے گُزرتا ہوا اورایمانداروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہُوا وہ یونانؔ گیا۔ [3] جہاں وہ تین مہینے تک رہا۔ جب وہ سُوریہؔ جانے کے لیے تیاری کر رہا تھا تو یہ جان کرکہ یہوُدیوںنے اُس کے خلاف سازش کی ہے مِکدُنیہؔ سے ہوتا ہوا واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ [4] جو لوگ آسیہؔ تک سفر میں اُس کے ساتھ تھے وہ یہ ہیں، بیریہؔ سے پُرسؔ کا بیٹا سوپُترسؔ تِھسلُنیکےؔ سے اِسترخسؔ اور سِکندسؔ، دربےؔ سے گیُسؔ، تیمُتھیُسؔ، اورصوبہ آسیہؔ سے یخِکُسؔ اور ترُوفیمسؔ۔ [5] یہ لوگ ہم سے پہلے تروآسؔ پہنچ کر ہمارے منتظر رہے۔ [6] مگر ہم عیدِفطیر کے بعد فلپیؔ سے سفرکرکے پانچ دن کے بعد اُن کے پاس ترآوسؔ پہنچے اور سات دن وہاں رہے۔

پولُسؔ کا ترآوسؔ کا آخری دورہ:

[7] ہفتہ کے پہلے دن وہاں کے ایمانداروںکے ساتھ پاک عشا میں شامل ہونے کے لیے اکٹھے ہوئے اور پولُسؔ نے دُوسرے دن روانہ ہونے کا فیصلہ کرکے اُس دن رات گئے تک اُن سے کلام کرتا رہا۔ [8] ہم سب مکان کی اُوپر والی منزل میں موجود تھے اور وہاں بُہت سے چراغ جل رہے تھے۔ [9] کھڑکی پر بیٹھا ایک نوجوان جس کا نام یُوتخِسؔ تھا اُس پروقت زیادہ ہو جانے کے باعث نیند کا غلبہ چھا گیا اور وہ تیسری منزل سے نیچے گرپڑا۔ جب اُسے اُٹھایا گیا تو وہ مرچُکا تھا۔ [10] مگر پولُسؔ نیچے اُتر کر اُس نوجوان پر جھُکا اور اُسے اپنے بازوؤں میں لے کر لوگوں سے کہا گھبراؤ مت، یہ زندہ

ہے۔ ۱۱ پھر اُس نے اُوپر جا کر روٹی توڑی اور سب اُس میں شریک ہوئے اور مل کر کھانا کھایا اور
پولُسؔ صُبح تک اُن سے کلام کرتا رہا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوا۔
۱۲ شاگرد اُس نوجوان یُوتخُسؔ کو زندہ اپنے ساتھ لے کر گئے اور سب بڑی تسلی میں تھے۔

تروآسؔ سے میلیتُسؔ تک:

۱۳ پولُسؔ نے پیدل افُسؔ جانے کا فیصلہ کرتے ہوئے ہم سے وہاں ملنے کا کہا۔ لہٰذا ہم سمندر
کے راستہ اسُسؔ گئے۔ ۱۴ وہ ہمیں اسُسؔ میں مل کر ہمارے ساتھ بحری جہاز میں سوار ہوا اور ہم
متلینےؔ پہنچے۔ ۱۵ وہاں سے اگلے دن سفر کرتے ہوئے خیوسؔ اور تیسرے دن ساموسؔ تک آئے اور
اُس سے اگلے دن مِیلیتُسؔ پہنچے۔ ۱۶ ہم افُسؔ کے پاس سے گُزر گئے کیونکہ پولُسؔ نے یہ فیصلہ کر لیا
تھا کہ صوبہ آسیہ میں وقت گُزارے بغیر جلد عیدِ پنتیکوست پر یروشلیِم پہنچے۔

اِفُسؔ کے بزرگوں کے لیے الوداعی تقریر:

۱۷ جب پولُسؔ میلیتُسؔ میں تھا تو افُسؔ کے بزرگوں کو وہاں ہی بُلوا لیا تھا۔ ۱۸ جب وہ وہاں
پہنچے تو پولُسؔ نے اُن سے کہا: "تُم جانتے ہو جس دن سے میں نے آسیہؔ میں قدم رکھا تُمہارے
درمیان کس طرح رہا۔
۱۹ میں نے بڑی فروتنی سے آنسو بہا بہا کر خُداوند کی خدمت کی باوجود کہ یہوُدیوں کی سازشوں
کے سبب بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ ۲۰ میں کبھی بھی اُن باتوں کو جو تُمہارے فائدہ کے لیے تھیں
بتاتے ہوئے نہ شرمایا بلکہ تُمہیں گھر گھر اور سرِعام تعلیم دیتا رہا۔ ۲۱ میں نے یہودیوں اور یونانیوں
دونوں کو ایک ہی پیغام دیا ہے کہ اُنہیں گناہوں سے توبہ کر کے خُدا کی طرف پھرنا اور خُداوند یسُوعؔ پر
ایمان لانا ضروری ہے۔ ۲۲ اب میں پاک رُوح کی تابعداری میں یروشلِیمؔ جا رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا

کہ وہاں میرے ساتھ کیا ہو گا۔ ۲۳ سوائے اِس کے جو پاک رُوح مُجھے بتاتا ہے کہ ہر شہر میں مجھے قید
اور مصیبتوں کا سامنا کرنا ہے۔ ۲۴ میرے لیے میری اپنی زندگی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ میرے
لیے سب سے اہم یہ ہے کہ میں اُس کام کو جو خُداوند یسُوعؔ مسیح نے مُجھے سونپا ہے اُسے پورا کروں کہ
لوگوں کو خُدا کے عجیب فضل کی جو اُن پر ہوا ہے خُوشخبری سناؤں۔

۲۵ اَب جانتا ہوں کہ تُم سب جنہیں میں نے خُدا کی بادشاہی کی خُوشخبری سنائی ہے، پھر میرا مُنہ نہ
دیکھو گے۔ ۲۶ آج میں اِس بات کا اَعلان کرتا ہوں کہ میری اِس خدمت کے بعد اگر تُم میں سے کوئی
ہلاک ہوتا ہے تو خُدا مُجھے اِس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرائے گا۔ ۲۷ کیونکہ میں تُمہیں خُدا کی ساری مرضی
بتانے سے کبھی نہیں جھجکا۔ ۲۸ پس اپنی اور اُن بھیڑوں کی خبرداری کرو جس کی نگہبانی کے لیے
رُوح القُدس نے تُمہیں مقرر کیا اور خُدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جس کو اُس نے خاص اپنے خون سے
خریدا ہے۔ ۲۹ میں جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد جھُوٹے اُستاد خوفناک بھیڑیوں کی طرح
تُمہارے درمیان آئیں گے اور گلّہ کو بغیر ترس کھائے تباہ کریں گے۔ ۳۰ یہاں تک کہ تُمہارے اپنے
درمیان سے ایسے آدمی اُٹھیں گے جو سچائی کو بگاڑ کر شاگردوں کو اپنے پیچھے لگانے کی کوشش کریں
گے۔ ۳۱ خبردار رہو اور جو کچھ میں تین سال تک تُمہارے درمیان رہ کر تُمہیں بتاتا رہا اُسے یاد رکھو۔
میں لگاتار تُم میں سے ہر ایک کو آنسو بہا بہا کر نصیحت کرتا رہا۔

۳۲ اب میں تُمہیں خُدا اور اُس کے فضل کے کلام کے سپُرد کرتا ہوں جو تُمہاری ترقی کر کے تُمہیں
اُن کے ساتھ میراث پانے کے قابل کر سکتا ہے جنہیں خُدا نے اپنے لیے چُنا ہے۔ ۳۳ میں نے
کسی کے سونے یا چاندی یا قیمتی لباس کا لالچ نہیں کیا۔ ۳۴ اور تُم جانتے ہو کہ میں نے خُود اپنے اِن
ہاتھوں سے محنت کر کے نہ صرف اپنی بلکہ اپنے ساتھیوں کی ضرورت کو بھی پورا کیا۔ ۳۵ میں خُود

تمہارے سامنے اِس بات کا نمونہ بنا کہ کیسے محنت کر کے ضرورت مندوں کی ضرورت کو پُورا کیا
جائے۔ پھر ہمیں خُداوند یسُوعؔ کے الفاظ یاد رکھنے چاہیں کہ: "دینا لینے سے مبارک ہے۔"
۳۶ پھر اُس نے اپنی بات ختم کرنے کے بعد سب کے ساتھ مل کر گھُٹنے ٹیکے اور دُعا کی۔
۳۷ سب پولُسؔ سے گلے لگ کر رونے لگے اور اُس کا بوسے لیے۔ ۳۸ وہ سب پولُسؔ کی اِس بات
سے افسُردہ تھے کہ اُس نے اُن سے کہا تھا کہ اب کے بعد وہ کبھی اُس کا چہرہ نہ دیکھیں گے۔ پھر وہ
اُسے بحری جہاز تک چھوڑنے گئے۔

پولُسؔ کا یروشلیمؔ جانا:

۲۱ افسؔ کے بزرگوں کو بمشکل الوداع کہہ کر ہم سمندر کے راستہ سیدھا کوسؔ آئے اور
اگلے دن رودسؔ اور پھر پترہؔ گئے۔ ۲ وہاں سے ایک جہاز پر سوار ہو کر ہم سیدھے فنیکےؔ
روانہ ہوئے۔ ۳ جب قبرصؔ کا جزیرہ نظر آیا تو اِس کے جنوب سے گزر کر شامؔ کے شہر صُورؔ کی بندرگاہ
پر رُکے جہاں جہاز نے سامان اُتارنا تھا۔ ۴ جہاز سے اُتر کر وہاں موجود شاگردوں کو تلاش کر کے اُن
کے ساتھ سات دن گُزارے۔ اُنہوں نے پاک رُوح کے وسیلے پولُسؔ کے لیے نبُوت کی وہ یروشلیمؔ
نہ جائے۔ ۵ رُخصت ہونے کے وقت ایمانداروں کی ساری جماعت اپنی بیوی بچوں کے سمیت
ہمارے ساتھ ساحل تک آئے اور گھُٹنے ٹیک کر دُعا کی۔ ۶ ایک دُوسرے کو خُدا حافظ کہہ کر ہم بحری
جہاز پر سوار ہوگئے اور وہ سب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

یعقوبؔ سے ملاقات:

۷ صُورؔ سے سفر کرتے ہوئے ہم پتُلمیسؔ گئے۔ وہاں ہم ایماندار بھائیوں اور بہنوں سے مل کر
ایک دن اُن کے ساتھ رہے۔ ۸ اگلے دن ہم قیصریہؔ پہنچے اور بشر فلپسؔ کے گھر ٹھہرے۔ یہ اُن

سات مددگاروں میں سے ایک تھا جنہیں کھانا بانٹنے کے لیے چُنا گیا تھا۔ ۹ اُس کی چار کنواری بیٹیاں
تھیں جو نبُوت کرتی تھیں۔ ۱۰ جب ہمیں وہاں ٹھہرے کافی دن ہو گئے تو ایک آدمی جس کا نام
اگبسؔتھا یہودیہ سے آیا وہ نبی تھا۔ ۱۱ وہ ہمارے پاس آیا۔ اُس نے پولُسؔ کا رُومال لے کر اپنے ہاتھ
پاؤں باندھ کر کہا: "پاک رُوح فرماتا ہے کہ یہ رُومال جس کا ہے اُسے یروشلیِمؔ میں یہودی اِسی طرح
باندھ کر غیر قوم والوں کے حوالے کریں گے"۔ ۱۲ یہ سُن کر ہم نے اور وہاں موجود اور لوگوں نے
بھی پولُسؔ کی منت کی کہ یروشلیِمؔ نہ جائے۔ ۱۳ تب پولُسؔ نے اُن سے کہا: "تُم کیوں رو رو کر کیوں
میرا دل دُکھی کرتے ہو۔ میں یروشلیِمؔ میں خُداوند یسُوعؔ کی خاطر نہ صرف قید ہونے بلکہ مرنے کے
لیے بھی تیار ہوں۔" ۱۴ جب ہم اُسے منا نہ سکے تو خُداوند کی مرضی جانتے ہوئے چھوڑ دیا۔ ۱۵ اِس
کے بعد ہم نے اپنا سفر یروشلیِمؔ تک جاری رکھا۔ ۱۶ قیصریہؔ سے چند بھائی بھی ہمارے ساتھ گئے۔
وہ ہمیںمناسونؔ کے گھر لے گئے جہاں ہمیں ٹھہرنا تھا وہ قبرصؔ سے تھا اور اُن شاگردوں میں سے تھا
جو شروع میں ایمان لائے تھے۔

۱۷ یروشلیِمؔ پہنچنے پر وہاں کے بھائیوں نے بڑی گرم جُوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ ۱۸ اگلے دن
ہم پولُسؔ کے ساتھ یعقوُبؔ کو ملنے گئے وہاں یروشلیِمؔ کی کلیسیا کے بزُرگ بھی مُوجود تھے۔ ۱۹ اُنہیں
سلام کر کے پولُسؔنے اپنی خدمت کے دوران اُن سارے کاموں کو جو غیر قوموںمیں ہوئے تفصیل سے
بتایا۔ ۲۰ یہ سُن کر سب نے خُداوند کی تعریف کی اور پھر پولُسؔ سے کہنے لگے: اے بھائی! بُہت
سے یہودی بھی ایمان لے آئے ہیںاور مُوسوی شریعت کی بڑی سنجیدگی سے پیروی کرتے ہیں۔
۲۱ اِنہیں تیرے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ تُم اُن یہودیوں کو جو غیر قوموں میں رہتے ہیں شریعت کی
پیروی کرنے سے منع کرتا ہو اور یہ بھی کہ تُو اُنہیں بتاتا ہے کہ اپنے بچوں کا ختنہ کرانے اور روایتوں

پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ۲۲ وہ یقیناً جان جائیں گے کہ تُو یروشلیم میں آیا ہے۔ اب ہم کیا
کریں؟ ۲۳ اَب ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھ چار آدمی ہیں جنہوں نے مَنّت مانی ہے۔ ۲۴ اِن
آدمیوں کے ساتھ جا کر اُن کی طہارت کی رسومات میں شامل ہو اور خُود اُن کے اخراجات اُٹھا تاکہ
وہ اپنے سر منڈوا سکیں یوں سب جان جائیں گے کہ تیرے خلاف پھیلائی گئی باتیں جھُوٹی ہیں بلکہ
تُو خُود بھی راست دلی سے شریعت پر عمل کرتا ہے۔ ۲۵ جہاں تک غیر یہودی ایمانداروں کی بات
ہے تو اُن کو ہم ایک خط کے ذریعے ہم پہلے ہی بتا چُکے ہیں کہ بتوں کی قربانی سے پرہیز کریں، لہو سے
اور گلا گھونٹے جانوروں کے گوشت سے پرہیز کریں اور حرامکاری سے بچیں۔ ۲۶ اگلے دن پولُسؔ
نے اُن چاروں کو لے کر رسم کے مطابق اپنے آپ کو پاک کیا اور ہیکل میں داخل ہو کر اعلان کیا
کہ طہارت کے دن پُورے ہونے کے بعد اِن سب کے لیے قربانی دی جائے گی۔

پولُسؔ کی گرفتاری:

۲۷ جب طہارت کے سات دن پُورے ہونے والے تھے کہ آسیہ سے کچھ یہودیوں نے پولُسؔ
کو ہیکل میں دیکھا تو اُس کے خلاف لوگوں کو بھڑکا کر اُسے پکڑ لیا۔ ۲۸ اور چلّا چلّا کر کہنے لگے:
"اے اسرائیلیو! یہی وہ شخص ہے جو ہر جگہ اور ہر ایک کو ہمارے خلاف اور یہودی شریعت اور
ہیکل کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ یونانیوں کو بھی ہیکل میں لا کر اِس پاک مقام کو ناپاک کیا ہے۔
۲۹ دراصل اُنہوں نے ترُوفیمسؔ کو جو افسسؔ سے تھا پہلے شہر میں دیکھا تھا۔ وہ سمجھے کہ پولُسؔ اُسے
ہیکل لے گیا ہے۔ ۳۰ سارے شہر میں ہلچل مچ گئی، لوگ بھاگتے ہوئے آئے ور پولُسؔ کو گھسیٹتے
ہوئے ہیکل سے باہر لے آئے اور فوراً ہیکل کے دروازے بند کر دیے۔ ۳۱ وہ اُسے قتل کرنے
کی کوشش میں تھے کہ رومی پلٹن کے کمانڈر کو خبر ملی کہ پُورے شہر میں ہنگامہ ہو رہا ہے۔ ۳۲ اُس

نے فوراً اپنے افسروں اور کچھ سپاہیوں کو بُلایا اور ہجوم کی طرف دوڑا۔ جب ہجوم نے کمانڈراور
فوجیوں کو دیکھا تو پولُسؔ کوپیٹنا بند کر دیا۔ ۳۳ کمانڈر نے پولُسؔ کو گرفتار کرکے زنجیروں سے باندھا
اور لوگوسے پوچھا کہ وہ کون ہے اور اُس نے کیا کِیا ہے۔ ۳۴ ہجوم میں ہر کوئی اپنی اپنی بات کرنے
لگا۔ شور کی وجہ سے جب کمانڈر کو کچھ سمجھ نہ آیا تو حُکم دے کر پولُسؔ کو قلعہ میںبھیج دیا۔ ۳۵ ہجوم
کے بے حد ہنگامہ کی وجہ سے فوجیوں کو پولُسؔ کوسیڑھیوں پر سے لے جانے کے لیے اُٹھانا پڑا۔
۳۶ ہجوم اُن کاپیچھا کرتے ہوئے چلاّ رہے تھے۔: ”اِسے ختم کرو، اِسے ختم کرو۔“

پولُسؔ کا صفائی پیش کرنا:

۳۷ جب سپاہی پولُسؔ کو قلعہ میں لے جا رہے تھے تو پولُسؔ نے کمانڈر سے کہا: ”میںتُجھ سے
کچھ بات کرنا چاہتا ہوں“ کمانڈر نے حیرانگی سے پوچھا: ”کیا تو یونانی جانتا ہے؟“ ۳۸ ”کیا تو وہی
مصری تو نہیں جس نے کچھ عرصہ پہلے بغاوت کی اور چار ہزار باغیوں کوبیابان میں لے گیا تھا؟‘
‘ ۳۹ پولُسؔ نے جواب دیا: ”نہیں! میں ایک یہودی ہوں اور کِلکیہؔ کے مشہور شہر ترسُس کا شہری۔
میری درخواست ہے کہ مُجھے لوگوں سے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔“ ۴۰ کمانڈر نے پولُسؔ
کی درخواست قبوُل کر کے اُسے بوُلنے کی اجازت دی جس پر اُس نے سیڑھیوپر کھڑے ہو کرہجوم
کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ خاموشی ہو جانے پر وہ عبرانی میں اُن سے مخاطب ہوا۔

۲۲ ”اے بھائیو اور بزرگو! مُجھے اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے“ ۲ جب لوگوں نے اُس کو
اپنی زبان میں بات کرتے سُنا تو بالکل خاموش ہو گئے تب پولُسؔ نے بوُلنا شروع کیا۔

۳ ”میں یہودی ہوں اور کِلکیہ کے شہر ترسُس میں پیدا ہُوا وہا ہی پلا بڑھا اور میں نے گیملی ایلؔ سے
تعلیم پائی۔ اُس کی نگرانی میں میںنے یہودی شریعت اور روایتوں کو سیکھا۔ سختی سے شریعت کا پابند
اور خُدا کے کام کے لیے جُوش سے بھرا ہوا تھا۔ جیسے آج تُم سب ہو۔
۴ اِسی جوش میں میں نے اُن مردوں اور عورتوں کو باندھ باندھ کر قید میں ڈالتا رہا جو مسیح کی
تعلیم کے پیروکار تھے بلکہ بعض کو مروا بھی ڈالا۔ ۵ سردار کاہن اور کونسل کے بُزرگ اِس بات کے
گواہ ہیںکیونکہ اُن سے میں دمشق کے لیے خط لے کر گیا تاکہ وہاں سے بھی اِس تعلیم کے پیروکاروں
کو باندھ کر یروشلیِم میں سزا دلانے کے لیے لاؤں۔

پولُس آپنی تبدیلی کی گواہی:

۶ سفر کرتا ہوا جب میں دمشق کے قریب پہنچا تو دوپہر کا وقت تھا آسمان سے ایک بڑی روشنی
میرے اردگرد چمکی۔ ۷ میں زمین پر گرپڑا اور یہ آواز سُنائی دی: ”ساؤلؔ، ساؤلؔ ! تو مجھے کیوں دُکھ دیتا
ہے؟“ ۸ میں نے آواز دینے والے سے پوچھا خُداوند تو کون ہے جس پر مُجھے یہ جواب ملا: ”میں یسُوعؔ
ناصری ہوں جسے تو ستاتا ہے۔“ ۹ میرے ساتھ جو لوگ تھے اُنھوں نے روشنی تو دیکھی مگر بولنے
والے کی آواز نہ سمجھ سکے۔ ۱۰ میں نے پوچھا: ”خُداوند میں کیا کروں؟“ اُس نے جواب میں کہا:
”اُٹھ اور دمشق میں جا۔ وہاں تُجھے سب کچھ جو تُجھے کرنے کے لیے چُنا گیا ہے بتا دیا جائے گا۔“
۱۱ اُس تیز روشنی کے باعث میں اندھا ہو گیا میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مُجھے دمشق لے گئے۔
۱۲ حننیاہؔ نام کا ایک شخص دمشقؔ میں رہتا تھا جو خُدا پرست اور شریعت پر سختی سے عمل کرنے
والا تھا۔ اور وہاں کے تمام یہودیوں میں نیک نام تھا۔ ۱۳ وہ میرے پاس آ کر کھڑا ہوا اور کہا:
”بھائی پولُسؔ دوبارہ دیکھنے کی قوت پا“ اور اُسی لمحے میری آنکھوں کی روشنی واپس آ گئی۔ ۱۴ پھر اُس

نے کہاکہ ہمارے باپ دادا کے خُدا نے تُجھے چُنا ہے کہ اُس کی مرضی کوجانے اور اُس راستباز
(یسُوعؔ) کو دیکھے اوراُس کے مُنہ کی باتیں سُنے۔ ۱۵ کیونکہ تُو اُن سب باتوں کا جسے تُو نے دیکھا اور
سُنا ہے سب لوگوں میں گواہ ہو گا۔ ۱٦ بس اب تو کس بات کے انتظار میں ہے اُٹھ اورپتسمہ لے
اوریسُوعؔ نام میں اپنے گناہ دھو ڈال۔

پولُسؔ کی بُلاہٹ:

۱۷ واپس یروشلِیم آکر ایک دن میں ہیکل میں دُعا کر رہا تھا کہ میں وجد میں آگیا۔ ۱۸ اُسی حالت
میں مَیں نے یسُوعؔ کو دیکھا۔ اُس نے مُجھ سے کہا: "جلدی کر! یروشلِیم سے چلاجا، کیونکہ یہاں کے
لوگ میرے بارے میں تیری گواہی کو قبول نہیں کریں گے۔"
۱۹ میں نے جواب میں کہا: "خُداوند یہ اس بات کو بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں کس طرح
ایک عبادت خانے سے دُوسرے عبادت خانے میں تیرے پیروکاروں کو پکڑ کر مارتا اور قید میں ڈالتا
تھا۔" ۲۰ "اور جب تیرے گواہ ستفنُسؔ کو قتل کیا جا رہا تھا تو میری مرضی بھی اِس میں شامل تھی
اور میں اُن لوگوں کے کپڑوں کی نگرانی پر کھڑا تھا جو اُسے سنگسار کر رہے تھے۔" ۲۱ مگر یسُوعؔ نے
کہا: "جا میں تُجھے دُور دراز غیر قوموں میں بھیجوں گا۔"
۲۲ ہجوم پولُسؔ کی بات اَب تک سُنتا رہا مگر جب اُس نے یہ بات کہی تو چلّا چلّا کر کہنے لگے:
"اِس شخص کوزمین پر سے ختم کرو یہ زندہ رہنے کے قابل نہیں۔" ۲۳ غُصّے سے چلّاتے ہوئے وہ
اپنے کپڑے اور خاک کو ہوا میں اُڑا رہے تھے۔ ۲۴ کمانڈر نے پولُسؔ کو قلعے میں لے جاکر پیٹنے کا حُکم
دیا تاکہ اُس کا بیان لے کر معلوم کر سکے کہ ہجوم کیوں اُس کے خلاف اِس قدر غُصّہ میں ہے۔

۲۵ جیسے ہی سپاہیوں نے پولُسؔ کو کوڑے لگانے کے لیے لٹایا اُس نے ایک افسر سے پُوچھا کہ
کیا یہ مناسب ہے کہ کسی رومی کو اُس پر مقدمہ چلائے بغیر کوڑے لگائے جائیں۔ ۲۶ یہ سُن کر فوجی
افسر نے کمانڈر کو اِس بات کی خبر دی اور کہا اِب ہم کیا کریں یہ شخص تو رُومی شہری ہے۔ ۲۷ کمانڈر
پولُسؔ کے پاس گیا اور پوچھا کیا تو رُومی شہری ہے؟ پولُسؔ نے جواب دیا: "ہاں میں ہوں۔"
۲۸ کمانڈر نے کہا: "مینے تو بڑے پیسے دے کر رُومی شہریت حاصل کی ہی" پولُسؔ نے جواب دیا:
"میں تو پیدائشی رُومی شہری ہوں۔"
۲۹ یہ سُن کر سپاہی جو اُسے پیٹنے لگے تھے خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے اور خُود کمانڈر بھی ڈر
گیا جس نے اُس کو زنجیروں سے باندھا تھا۔
۳۰ اگلی صبح اُس نے پولُسؔ کو کھول دیا اور یہ پتا چلانے کے لیے کہ یہودی اُس پر کیا الزام لگاتے
ہیں اُس نے سردار کاہن اور یہودی کونسل کو بلوا کر پولُسؔ کو اُن کے سامنے کھڑا کیا۔

۲۳ پولُسؔ نے یہودی کونسل میںبیٹھے لوگوں کو غور سے دیکھا اور کہا: "اے بھائیو! خُدا
نے جو ذمہ داری مُجھے دی وہ میں نے بڑی اچھی طرح پُوری کی ہے۔ ۲ سردار کاہن
حننیاؔہ وہاں مُوجود تھا۔ اُس نے پولُسؔ کے پاس کھڑے لوگوں کو حُکم دیا کہ اُس کے منہ پر تھپڑ
ماریں۔ ۳ پولُسؔ نے اُس کو جواب میں کہا: "اے ریاکار! تو کیسا مُنصف ہے تو شریعت کے
مطابق میرا انصاف کرنے بیٹھا ہے اور خُود شریعت کے بر خلاف مُجھے تھپڑ مارنے کا حکم دے رہا
ہے۔ خُدا خُود تُجھے مارے۔ ۴ پاس کھڑے لوگوں نے پولُسؔ سے کہا تو سردار کاہن کی بے عزتی کرتا
ہے۔ ۵ پولُسؔ نے جواب دیا: بھائیو! مُجھے اندازہ نہیں ہوا کہ یہ سردار کاہن ہے ورنہ میں ایسے الفاظ
استعمال نہ کرتا۔ کیونکہ کلام میں لکھا ہے کہ تُو اپنے حاکموں کو بُرا بھلا نہ کہنا۔ ۶ یہ جانتے ہوئے کہ

کونسل میں کچھ صدوقی اور کچھ فریسی بھی ہیں وہ بلند آواز میں کونسل کو مخاطب کرکے بُولا: "بھائیو!
میں فریسی ہوں اور میرے باپ دادا بھی فریسی تھے۔ مُجھ پر مقدمہ اِس بات کے لیے چل رہا
ہے کیونکہ میں مُردوں کے جی اُٹھنے کی اُمید رکھتا ہوں۔ ۷ اِس بات کو سُن کر کونسل دو حصّوں میں
تقسیم ہو گئی۔ فریسی اور صدُوقی آپس میں اُلجھ پڑے۔ ۸ کیونکہ صدُوقی قیامت کو نہیں مانتے تھے
اور یہ بھی کہ کوئی فرشتے اور رُوح نہیں ہوتی۔ جبکہ فریسی دونوں کو مانتے تھے ۹ وہاں بڑا ہنگامہ شروع
ہو گیا۔ اور شریعت کے اُستاد جو فریسی تھے کھڑے ہو کر جُوش میں کہنے لگے کہ ہمیں یہ آدمی بے
قصور نظر آتا ہے ہو سکتا ہے کہ کسی رُوح یا فرشتے نے اِس کے ساتھ کلام کیا ہو تو پھر کیا؟ ۱۰ جب
جھگڑا بڑھنے لگا تو اِس خوف سے کہ یہ لوگ پولُسؔ کے ٹکڑے نہ کر ڈالیں سپاہیوں کو حُکم دیا کہ پولُسؔ
کو اُن میں سے نکال کر قلعہ میں لے جائیں۔
۱۱ اُسی رات خُداوند پولُسؔ کے پاس آکھڑا ہوا اور کہا: "حوصلہ رکھ جس طرح تو نے یروشلیِم
میں میری گواہی دی ہے اُسی طرح رُومؔ میں بھی میری گواہی دے گا۔"

پولُسؔ کو مار ڈالنے کی سازش:

۱۲ اگلی صُبح یہودیوں کے ایک گروہ نے مل کر یہ عہد باندھا اور قسم کھائی کہ جب تک ہم پولُسؔ
کو مار نہ ڈالیں ہم نہ کھائیں گے نہ ہی پیئنگے۔ ۱۳ یہ منصوبہ بنانے والے چالیس سے زیادہ لوگ تھے۔
۱۴ اور یہ بات اُنہوں نے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کو بتائی اور کہا کہ ہم نے قسم کھا کر عہد کیا
ہے کہ جب تک پولُسؔ کو قتل نہ کر لیں نہ کچھ کھائیں اور نہ ہی کچھ پئیں گے۔ ۱۵ اب تُم کونسل کے
ساتھ مل کر کمانڈر سے درخواست کرو کہ ایک دفعہ پھر پولُسؔ کو مزید پوچھ گچھ کرنے کے لیے کونسل
کے سامنے پیش کرے۔ جب وہ اُسے لا رہے ہوں گے تو ہم اُسے راستے میں ہی قتل کر دیں گے۔

۱۶ مگر پولُسؔ کے بھانجے نے جس کو اِس منصوبہ کی خبر ہو گئی تھی قلعہ میں جا کر پولُسؔ کو خبر دی۔
۱۷ پولُسؔ نے ایک افسر کو بُلا کر کہا کہ اس نوجوان کو کمانڈر کے پاس لے جا۔ یہ اُس سے کچھ کہنا
چاہتا ہے۔

۱۸ افسر اُسے کمانڈر کے پاس لے جا کر کہا ایک قیدی پولُسؔ نے اِسے تیرے پاس بھیجا ہے۔
یہ تُجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ ۱۹ کمانڈر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے جا کر پُوچھا تُو مُجھ
سے کیا کہنا چاہتا ہے؟ ۲۰ اُس نے کمانڈر کو بتایا کہ یہودیوں نے مل کر یہ منصوبہ بنایا ہے کہ تُجھ سے
درخواست کریں کہ پولُسؔ کو کونسل میں پیش کرے تاکہ اُس سے مزید پُوچھ گچھ کی جائے۔ ۲۱ مگر تُم
اُن کی بات نہ سُننا کیونکہ اُن میں سے چالیس لوگوں نے پولُسؔ کو قتل کرنے کا عہد باندھا ہے اور
قسم کھائی ہے کہ جب تک وہ اُسے قتل نہ کر لیں کچھ کھائیں اور پئیں گے نہیں اور اب وہ منتظر ہیں
کہ تو اُن کی درخواست قبول کر لے۔ ۲۲ کمانڈر نے اُس سے کہا کہ کسی سے اِس بات کا ذکر نہ کرنا کہ
اِس سازش کی خبر تو نے مُجھے کر دی ہے اور اُسے جانے کو کہا۔

۲۳ کمانڈر نے دو افسروں کو بُلا کر حُکم دیا کہ آج رات قیصریہ جانے کے لیے دو سو سپاہی، سترّ
گھڑسوار اور دو سو نیزہ بردار تیار رکھیں۔ ۲۴ اور پولُسؔ کی سواری کے لیے بھی گھوڑے تیار رکھیں تاکہ
اُسے باحفاظت گورنر فیلکسؔ کے پاس پہنچا دیں۔ ۲۵ اِس کے ساتھ اُس نے یہ خط لکھ کر بھیجا۔
۲۶ کلودِیس لُوسیاسؔ کا معزز گورنر فیلکسؔ کو سلام۔

۲۷ اِس آدمی کو یہودی پکڑ کر قتل کرنا چاہتے تھے۔ جب مُجھے پتا چلا کہ یہ رُومی شہری ہے تو میں
اپنے سپاہیوں کے ساتھ گیا اور اِس کی جان بچائی۔ ۲۸ یہ جاننے کے لیے کہ وہ اِس کے خلاف کیا
الزام لگاتے ہیں، اُسے اُن کی صدر عدالت میں لے گیا۔ ۲۹ میں نے دیکھا کہ اِس پر لگائے گئے

الزام کا تعلق اُن کی اپنی شریعت سے ہے۔ مُجھے اِس کے خلاف ایسا کوئی الزام نظر نہیں آتا جس کی سزا مُوت یا قید ہو۔ ۳۰ جب مُجھے اِس بات کا پتا چلا کہ اُنھوں نے اِسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے میں نے اسے فوراً تُمہارے پاس بھیج دیا۔ میں نے اِس پر الزام لگانے والوں کو بھی اطلاع کر دی ہے کہ اپنا مقدمہ تیرے سامنے پیش کریں۔

۳۱ پس اُسی رات سپاہیوں نے پولُسؔ کو انتیپترسؔ پہنچا دیا۔ ۳۲ اگلے دن گھڑسوار پولُسؔ کو لے کر آگے چلے گئے اور باقی سپاہی واپس آ گئے۔ ۳۳ جب گھڑسوار قیصریہ پہنچے تو پولُسؔ سمیت خط گورنر فیلکسؔ کے سامنے پیش کیا۔ ۳۴ فیلکسؔ نے خط پڑھ کر پولُسؔ سے پُوچھا کہ تُو کس صوبے سے ہے۔ پولُسؔ نے جواب دیا: "کلکیہ کا۔" ۳۵ گورنر نے پولُسؔ کو کہا: "میں تُمہارا مقدمہ اُس وقت سُنوں گا جب تُم پر الزام لگانے والے یہاں آجائیں گے"۔ پھر حُکم دیا کہ پولُسؔ کی ہیرودیس کے محل میں نگرانی میں رکھا جائے۔

پولُسؔ کے خلاف مقدمہ:

۲۴ پانچ دنوں کے بعد سردار کاہن اپنے ساتھ چند یہودی بزرگ اور ایک وکیل جس کا نام ترطُلسؔ تھا کو لے کر قیصریہ آئے تاکہ پولُسؔ کے خلاف اپنا مقدمہ گورنر فیلکسؔ کے سامنے پیش کریں۔ ۲ جب پولُسؔ کو بھی بُلایا گیا تو ترطُلسؔ نے فیلکسؔ کے سامنے پولُسؔ کے خلاف یہودیوں کے الزام کو یوں بیان کیا:

"مُعزز فیلکسؔ! ، تیری حکومت میں ہم لمبے عرصے سے امن اور سکون سے رہ رہے ہیں اور تیری حکمتِ عملی سے ہماری قوم کے لیے بُہت سی بہتریاں واقع ہوئی ہیں۔ ۳ اِن تمام باتوں کے لیے اے مُعزز فیلکسؔ! ہم تیرے تہہ دل سے شُکرگزار ہیں۔ ۴ میں زیادہ وقت لیے بغیر اپنا معاملہ مختصراً

بیان کروں گا میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو ہماری بات سُن۔ ۵ ہم نے اِس شخص کو فتنہ انگیزاور
ہر جگہ یہودیوں میںفساد پیدا کرنے والا اور ناصریوں کے بدعتی فرقے کا سرغنہ پایا۔ ۶ یہاں تک کہ اِس
نے ہیکل کو ناپاک کرنے کی کوشش کی اور پکڑا گیا۔ ۷ کمانڈر لوسیاسؔ نے آکر زبردستی اِسے ہمارے
ہاتھ سے چھڑالیا اور حکم دیا کہ اُس کے مدّعی یہاں آکر اُس پر مقدمہ کریں ۸ تو خُود اِس سے پوچھ گچھ کر
کیا اِن الزامات کی سچائی کو جان سکتا ہے جو ہم اِس پر لگاتے ہیں۔ ۹ دُوسرے یہودی بھی جو اُن
کے ساتھ آئے تھے ترطُلسؔ کی ہاں میں ہاں ملا کر اِن الزامات کی تصدیق کرنے لگے۔

۱۰ جب گورنر نے پولُسؔ کو اشارہ کیا تو اُس نے جواب میں کہا:

"میں جانتا ہوں کہ تو بُہت سالوں سے یہودی قوم کا انصاف کر رہا ہے اِس لیے میں خُوش
ہوں کہ تیرے سامنے اپنی صفائی پیش کروں۔ ۱۱ بارہ دن پہلے میں یروشلیِم میں آیا کہ ہیکل میں جا
کر عبادت کر سکوں۔ اِس بات کو تو آسانی سے معلوم کر سکتا ہے۔

۱۲ مُجھ پر الزام لگانے والوں نے مُجھے کسی کے ساتھ ہیکل میں بحث کرتے نہیںپایا اور نہ ہی
کسی عبادت خانے میں یا شہر میں کسی جگہ لوگوں کو بھڑکاتے دیکھا۔ ۱۳ اِن کے پاس مُجھ پر لگائے
گئے کسی بھی الزام کا ثبوت نہیں ہے۔ ۱۴ ہاں میں اِس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں اُس طریقے
سے، جسے یہ بدعت کہتے ہیں، اپنے باپ دادا کی عبادت کرتا ہوں اور میں یہودی شریعت اور نبیوں
کے صحیفوں میںلکھی گئی باتوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ ۱۵ اور خُدا سے اِس بات کی اُمید رکھتا ہوں،
جس کی یہ خُود بھی اُمید رکھتے ہیںکہ خُدا راستبازوں اور ناراستودونوں کو زندہ کرے گا۔ ۱۶ اِس لیے
میں اپنے ضمیر کو خُدا اور انسان دونوںکے سامنے بے الزام رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ ۱۷ میں
کئی سالوں کے بعد یروشلیِم اِس لیے آیا کہ اپنی خیرات غریبوں کو دے سکوں اور خُدا کے حضور

اپنی قربانیاںگُزار سکوں۔ ۱۸ مُجھ پر الزام لگانے والوں نے مُجھے اُس وقت دیکھا جب ہیکل میں
طہارت کی رسم ادا کر رہا تھا۔ اُس وقت نہ تو وہاں کوئی ہجُوم تھا اور نہ ہی کوئی ہنگامہ ہو رہا تھا۔
۱۹ صُوبہ آسیہ کے کچھ یہودی وہاں موجود تھے اگراُن کو میرے خلاف کوئی شکایت ہے تو اُنہیں
آکر تیرے سامنے مُجھ پر الزام لگانا چاہیے۔ ۲۰ یا پھر اِن سے پوچھ کہ جب مُجھے یہودی عدالت کے
سامنے لایا گیا تو اِنہوں نے وہاں مُجھ پر کوُن سا الزام ثابت کیا۔
۲۱ سوائے اِس کے کہ اِن کے سامنے میں نے پُکار کر کہا کہ مجھ پر آج اِس لیے عدالت ہو رہی
ہے کہ میں مُردوں کے جی اُٹھنے پر ایمان رکھتا ہوں۔
۲۲ فیلکسؔ نے جو یسوُع کی تعلیم کے بارے میں جانتا تھا عدالت کو برخاست کرتے ہوئے کہا
کہ جب کمانڈر لوُسیاسؔ یہاں آجائے گا تب میں اِس مقدمے کا فیصلہ کروںگا۔ ۲۳ اُس نے پولُسؔ کو
حراست میں رکھنے کا حُکم دیا مگر اُس کے دوستوں کو اُس سے ملنے اور اُسکی ضروریات پوری کرنے
کی اجازت دی۔
۲۴ کافی دنوں کے بعد فیلکسؔ جب واپس اپنی بیوی درُوسلہؔ جو یہودی تھی لے کر آیا تو پولُسؔ کو
بُلاکر اُس سے یسُوعؔ مسیح کی تعلیم کے بارے میں سُنا۔ ۲۵ جب پولُسؔ اُسے راستبازی، پرہیزگاری
اور آنے والی عدالت کے بارے میں بتا رہا تھا تو فیلکسؔ نے خوفزدہ ہو کر کہا، اب تو جا میں تُجھے پھر کسی
مناسب وقت بُلاوں گا۔ ۲۶ اُسے پولُسؔ سے کچھ رشوت ملنے کی بھی اُمید تھی اِس لیے اُسے بار
بار بات کرنے کے لیے بُلاتا تھا۔ ۲۷ جب دو سال گُزر گئے فیلکس کی جگہ پُرکیُس فیستُسؔ گورنر بن گیا
تو فیلکسؔ نے یہودیوں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے پولُسؔ کو حراست میں ہی رہنے دیا۔

پولُسؔ کی قیصرؔ کو اپیل:

۲۵ فیستُسؔ قیصریہؔ میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے تین دن بعد یروشلیمؔ گیا۔ ۲ وہاں
سردار کاہن اور قوم کے بزرگوں نے پولُسؔ کے خلاف اپنی شکایت کو اُس کے سامنے
بیان کیا۔ ۳ اُنہوں نے فیستُسؔ سے درخواست کی کہ پولُسؔ کو واپس یروشلیمؔ بھیجے تاکہ وہ اپنے خلاف
الزامات کا جواب وہاں دے۔ دراصل اُنہوں نے اُسے راستے میں قتل کرنے کا منصُوبہ بنایا تھا۔
۴ مگر فیستُسؔ نے اُن کو جواب دیا چونکہ وہ قیصریہؔمیں قید ہے اور میں بھی جلد وہاں جا رہا ہوں۔
۵ کیوں نہ تُم میں سے کچھ بااختیار لوگ میرے ساتھ چلیں اور اُس پر جو الزام ہے وہاں اُس پر
مقدمہ کریں۔

۶ یروشلیم میں آٹھ، دس دن رہنے کے بعد فیستُسؔ واپس قیصریہ گیااور اگلے ہی دن تختِ
عدالت پر بیٹھ کر پولُسؔ کو لانے کا حُکم دیا۔ ۷ جب پولُسؔ عدالت میں پہنچا تو یروشلیم سے آئے
یہودیوں نے اُس پر سنگین الزام لگائے مگر اُن کو ثابت نہ کرسکے۔ ۸ پولُسؔ نے اُن کے الزامات کا
انکار کرتے ہوئے کہا: ”میں نہ تو یہودی شریعت کے خلاف ہوں، نہ ہی میں نے ہیکل کے اور قیصر
کے خلاف کوئی جُرم کیا ہے۔“ ۹ مگر فیستُسؔنے یہودیوں کو اپنا احسان مندبنانے کی غرض سے پولُسؔ
سے پوچھا کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرا مقدمہ یروشلیمؔ میں سُنوں؟ یہ بات اُس نے یہودیوں کو خُوش
کرنے کے لیے کی تھی۔ ۱۰ پولُسؔ نے جواب میں کہا، ”میں قیصرؔ کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑا
ہوں میرا مقدمہ یہاں ہی سُنا جائے۔ تو خُود بخُوبی جانتا ہے کہ میں نے یہودیوں کے خلاف کچھ نہیں
کیا۔ ۱۱ اگر میں نے کوئی ایسا جُرم کیا ہے جس کی سزا موت ہے تو مُجھے مرنے سے انکار نہیں، لیکن
اگر میں بے قصُور ہوں تو کسی کو یہ حق نہیںکہ قتل کرنے کے لیے مُجھے یہویوںکے حوالہ کرے۔ میں

اپنی اپیل قیصر کے سامنے کرتا ہوں۔" ۱۲ فیستُسؔ نے اپنے مشیروں سے مشورہ کر کے پولُسؔ کو
جواب دیا کیونکہ تو نے قیصرؔ کے سامنے اپیل کی ہے میں تیرا مقدمہ قیصرؔ کے پاس بھیجتا ہوں۔

پولُسؔ اگرِپاؔ کے سامنے:

۱۳ کچھ دنوں کے بعد اگرِپاؔ بادشاہ اپنی بہن برنیکےؔ کے ساتھ فیستُسؔ سے ملنے قیصریہ میں آیا۔ ۱۴ وہ
دونوں کافی دن وہاں رہے تو فیستُسؔ نے پولُسؔ کا مقدمہ بادشاہ کے سامنے یہ کہہ کر پیش کیا کہ فیلکسؔ
ایک قیدی کو یہاں میرے لیے چھوڑ گیا ہے کہ اُس کا مقدمہ سُنوں۔ ۱۵ جب میں یروشلیمؔ میں تھا
تو سردار کاہن اور یہودیوں کے بزرگوں نے اِس پر الزام لگاتے ہوئے مُجھے مجبور کیا کہ اُسے سزا
دُوں۔ ۱۶ میں نے اُن کو واضع کیا کہ رومی قانون کے مطابق کسی بھی شخص کو صرف الزامات کی
بنیاد پر سزا نہیں دی جا سکتی جب تک اُسے اپنے الزام لگانے والوں کے رُوبرُو صفائی میں کہنے کا پورا
موقع نہ دیا جائے۔ ۱۷ میں جیسے ہی یروشلیم آیا اگلے ہی دن میں نے اِس پر الزام لگانے والوں کو بُلا کر
اُن کے سامنے اُس کا مقدمہ سُنا۔ ۱۸ مگر جیسا کہ میں توقع کر رہا تھا اُس پر الزام لگانے والوں نے
اُس پر کوئی بھی ایسا الزام نہ لگایا جس سے اُس کا کوئی جُرم ثابت ہو۔ ۱۹ جبکہ یہ جھگڑا اُن کے مذہبی
معاملات سے تعلق رکھتا ہے اور یسُوعؔ نام اُس شخص سے جو مر گیا ہے مگر پولُسؔ کا دعویٰ ہے کہ
وہ زندہ ہے۔ ۲۰ میں جب اِس معاملہ کی تحقیق میں اُلجھ گیا تو میں نے اُس سے پوچھا کہ اگر وہ چاہے
تو یروشلیم جا کر اپنے الزامات کا جواب دے سکتا ہے۔ ۲۱ لیکن پولُسؔ نے درخواست کی کہ اُس
کے مقدمے کا فیصلہ شہنشاہ کی عدالت میں ہو۔ تب میں نے حُکم دیا کہ جب تک اِسے شہنشاہ کے
پاس نہ بھیجا جائے اِسے یہاں ہی رکھا جائے۔ ۲۲ اِس پر اگرِپاؔ نے فیستُسؔ سے کہا کہ میں اِس شخص
کو خُود سُننا چاہوں گا۔ اُس نے جواب دیا کل ہی میں اُسے حاضر کر دوں گا۔

۲۳ اگلے دن اگرپاؔ اور برنیکےؔ بڑی شان و شوکت سے اعلیٰ فوجی افسروں او رشہر کے اعلیٰ مرتبہ
لوگوں کے ساتھ مجلس گاہ میں داخل ہوا اور فیستُسؔ کے حکم پر پولُسؔ کو اندر بُلایا گیا۔ ۲۴ پھر فیستُسؔ
نے کہا، اے اگرپاؔ بادشاہ اور جتنے بھی یہاں موجود ہیں، یہ وہ شخص ہے جس کے لیے یہودی
یروشلیمؔ اور یہاں بھی شور مچا کر اِس کی موت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ۲۵ لیکن میری تحقیق کے مطابق
اِس نے ایسا کوئی جُرم نہیں کیا جس کی سزا موت ہو۔ چونکہ اِس نے خُود شہنشاہ اعظم کے سامنے
اپیل کی ہے اِس لیے میں نے اِسے اُس کے ہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۲۶ مگر میں سوچتا ہوں کہ
شہنشاہ کو اِس کے بارے میں کیا لکھ کر بھیجوں کیونکہ اِس کے خلاف کوئی بھی الزام واضح نہیں۔
میں اِسے اِس لیے تیرے سامنے لایا ہوں تاکہ تُو خاص طور پر اے اگرپاؔ بادشاہ! تو تحقیق کر کے مُجھے
کچھ مشورہ دے سکے کہ میں اِس کے خلاف کیا لکھ کر بھیجوں ۲۷ یہ بڑی بے وقوفی کی بات ہو گی کہ
قیدی کو اُس پر لگائے گئے الزامات کی تفصیل کے بغیر بھیج دوں۔

اگرپا کے سامنے پولُسؔ کی وضاحت:

۲۶ اگرپا نے پولُسؔ کو اپنی صفائی بیان کرنے کو کہا، تو پولُسؔ نے ہاتھ کے اشارے سے
موجود لوگوںکو خاموش کر کے اپنی صفائی میں کہنا شروع کیا:

۲ "اے بادشاہ اگرپا! میں خُوش ہوں کہ تیرے سامنے مُجھے اُن الزامات کی صفائی پیش کرنے
کا موقع ملا جو یہودی مُجھ پر لگاتے ہیں۔" ۳ اور میں جانتا ہوں کہ تو یہودی رسم و رواج اور اِن کے
مسئلوںسے خُوب واقف ہے۔ اب میری درخواست ہے کہ صبر سے میری سُن۔

۴ یہودی بزرگ مُجھے لڑکپن سے جانتے ہیں کہ میں نے کیسے یہودی تعلیم کو حاصل کیا اور اپنی قوم
کے درمیان اور یروشلیِم میں کیسی زندگی گزاری ہے۔ ۵ وہ اِس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ میں

فریسیوں کے فرقے سے تعلق رکھتا ہوں جو اپنے مذہب کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ ٦ مُجھ پر
اِس بات کے لیے مقدمہ چل رہا ہے کہ میں خُدا کے اُس وعدہ کی جو اُس نے ہمارے باپ دادا کے
ساتھ کیا تھا، اُمید رکھتا ہوں۔ ٧ جب کہ ہمارے بارہ قبیلے بھی گرمجوشی سے دن رات اسی وعدہ
کے پورا ہونے کی اُمید پر خُدا کی عبادت کرتے ہیں۔ تو پھر اے بادشاہ! پھر یہ مُجھ پر اِس بات کے
لیے کیوں الزام لگاتے ہیں؟ ٨ یہ بات تمہارے لیے ماننا اتنا مُشکل کیوں ہے کہ خُدا مُردوں کو زندہ
کر سکتا ہے۔"

٩ "میں بھی پہلے اِس بات پر یقین رکھتا تھا کہ اِس نام یعنی یسُوعؔ ناصری کی ہر طرح سے مخالفت
کرنی چاہیے۔ ١٠ اور میں نے یروشلیمؔ میں ایسا ہی کیا۔ سردار کاہنوں سے اختیار ملنے پر میں خُداوند
کے لوگوں کو پکڑ کر قید خانے میں ڈالتا اور جب اُنہیں جان سے مارا جاتا تو میں بھی اِس کام کے
لیے رضامند تھا۔ ١١ بہت دفعہ میں عبادت خانوں میں اُنہیں سزا دیتا اور یسُوعؔ نام پر کُفر بکنے پر
مجبُور کرتا۔ اُن کے ساتھ اپنے نفرت اور غُصّے میں یروشلیم سے باہر بھی اُن کا تعاقب کرتا۔ ١٢ ایک
دن جب میں اپنے اسی کام کے لیے، سردار کاہنوں سے اختیار لے کر دمشقؔ جا رہا تھا۔ ١٣ تو اے
بادشاہ! دوپہر کے قریب جب میں راستے میں تھا کہ مُجھ پر اور میرے ساتھیوں پر آسمان سے ایک
ایسی تیز روشنی چمکی جو سُورج کی روشنی سے بھی زیادہ تیز تھی۔ ١٤ ہم سب زمین پر گر پڑے اور میں
نے ایک آواز سُنی جو ارامی زبان میں مُجھ سے کہہ رہی تھی: "ساؤلؔ، ساؤلؔ! تو مُجھے کیوں ستاتا
ہے تیرا میری مرضی کی خلاف لڑنا بے کار ہے۔"

١٥ میں نے پوچھا خُداوند تُو کون ہے؟ اور خُداوند نے جواب دیا: "میں یسُوعؔ مسیح ہوں جسے تو
ستاتا ہے۔" ١٦ پھر اُس نے مُجھے کہا: "اپنے پاؤں پر کھڑا ہو میں تُجھ پر اس لیے ظاہر ہوا ہوں کہ

تُجھے اپنا خادم مقرر کروں تاکہ تُو لوگوں کو اُن باتوں کی گواہی دے جن کے لئے تو نے مجھے دیکھا ہے
اور آئندہ بھی دیکھے گا۔ ۱۷ میں تجھے تیری قوم اور غیر قوموں سے بچاتا رہوں گا جن کے پاس میں تجھے
بھیج رہا ہوں۔ ۱۸ تُو اُن کی آنکھیں کھولے گا اور اُنہیں تاریکی سے روشنی کی طرف اور شیطان کے
اختیار سے نکال کر خُدا کی طرف لائے گا تاکہ مُجھ پر ایمان لا کر گناہوں کی معافی حاصل کریں اور خُدا
کے مُقدس لوگوں میں شامل ہو کر میراث پائیں۔“

۱۹ چُنانچہ، اے اگرِپّا بادشاہ! میں نے اِس آسمانی رویا کی نافرمانی نہیں کی۔ ۲۰ اِس لیے میں نے
توبہ کی منادی پہلے دمشقؔ میں پھر یروشلیمؔ اور سارے یہوُدیہ کے رہنے والوں اور غیر قوموں میں کی
تاکہ وہ توبہ کریں اور خُدا کی طرف پھر کر نیک کاموں سے اپنی توبہ کو ثابت کریں۔ ۲۱ اِسی منادی کی
وجہ سے یہوُدیوں نے مُجھے ہیکل میں پکڑ کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ ۲۲ لیکن خُدا نے آج کے دن
تک میری حفاظت کی۔ لہٰذا میں اِس قابل ہو سکا کہ ہر ایک کو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا گواہی دوں۔
میری گواہی موسوی شریعت اور صحیفوں میں دی گئی نبیوں کی پیشن گوئیوں کے مطابق ہے۔ ۲۳ یعنی
یہ کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اور مُردوں میں سے سب سے پہلے جی اُٹھ یہودیوں اور غیر قوم والوں تک
خدا کے نور کا پیغام پہنچائے گا۔

۲۴ جب وہ اپنی صفائی میں یہ کہہ رہا تھا تو فیستُسؔ نے اُسے روک کر بلند آواز سے کہا اے
پولُسؔ! تُو دیوانہ ہو گیا ہے۔ زیادہ علم کی وجہ سے تُو پاگل سا ہو گیا ہے۔ ۲۵ پولُسؔ نے جواب میں کہا
میں پاگل نہیں ہوں۔ اے فیستُس! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے اور معقول بھی۔ ۲۶ اگرِپّا
بادشاہ اِن باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور مُجھے یقین ہے کہ تُو اِن تمام واقعات سے بھی باخبر ہے
کیونکہ یہ پوشیدگی میں تو ہوئے نہیں۔ اِس لیے میں دلیری کے ساتھ تجھ سے بات کر سکتا ہوں۔

۲۷ اے اگرپاؔ بادشاہ ! کیا تو نبیوں پر ایمان رکھتا ہے؟ مُجھے یقین ہے کہ تُو ایمان رکھتا ہے۔‘‘ ۲۸ اِس
پر اگرپاؔ نے جواب دیا تُوتو مُجھے تھوڑی دیر میں قائل کر کے مسیحی کر لینا چاہتا ہے۔
۲۹ پولُسؔ نے کہا تھوڑی دیر لگے یا زیادہ میری خُدا سے دُعا ہے کہ اِن زنجیروں کے سوا تو اور
جتنے لوگ یہاں میری باتیں سُن رہے ہیں وہ سب میری طرح ہو جائیں۔
۳۰ تب بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا اُس کے ساتھ گورنر اور برنیکےؔ اور باقی لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔
۳۱ جب وہ باہر جا رہے تھے تو وہ ایک دُوسرے سے بات کرتے ہوئے اِس بات پر متفق تھے کہ
پولُسؔ نے کوئی ایسا جُرم نہیں کیا کہ اُسے سزا دی جائے یا قید میں رکھا جائے۔ ۳۲ اگرپاؔ نے فیسُتُسؔ
سے کہا اگر اِس نے قیصرؔ کے سامنے اپیل نہ کی ہوتی تو یہ رہا ہو سکتا تھا۔

پولُسؔ کی رومؔ روانگی:

۲۷ جب ہمیں اطالیہؔ بھیجنے کا فیصلہ ہو گیا تو اُنھوں نے پولُسؔ کو بعض دُوسرے قیدیوں کو
شہنشاہ کی پلٹن کے ایک رُومی افسر کے حوالے کر دیا جس کا نام یولیسؔ تھا۔ ۲ اور ہم
ادرتیمؔ سے آنے والے ایک جہاز پر سوار ہوئے جسے صُوبہ آسیہؔ کی بندرگاہوں کو جانا تھا۔ تھِسّلنیکے کا
ارسترخُس مکدِنی بھی ہمارے ساتھ تھا۔ ۳ اگلے دن ہم صیدا پہنچے تو رُومی افسر یولیسؔ نے پولُسؔ پر
مہربانی کی اور اُسے جہاز سے نیچے اُتر کر شہر میں اپنے دوستوں سے ملنے کے لیے جانے دیا تاکہ وہ اُس
کی ضروریات پُوری کر سکیں۔ ۴ وہاں سے دُوبارہ اپنے سفر کو شُروع کیا تو سمندر کی تیز ہوائیں مخالف
سمت چلنے لگیں اِس لیے ہم تو قبرصؔ کے جزیرہ کی آڑ میں ہم آگے بڑھے۔
۵ پھر کُھلے سمندر میں سفر کرتے ہوئے کلکیہؔ اور پمفلیہؔ سے گُزر کر ہم لوکیہؔ میں مورہؔ کی بندرگاہ میں
پر اُترے۔

۶ وہاں ایک مصری جہاز ملا جو اطالیہؔ جانے کے لیے اِسکندریہؔ سے آیا تھا، تو رُومی افسر یولِیسؔ
نے ہمیں اُس پر سوار کرا دیا۔

۷ کئی دنوں تک ہم آہستہ آہستہ سفر کرتے ہوئے کِندُسؔ کے قریب پہنچے۔ مخالف ہواؤں کی وجہ
سے جب آگے کی طرف سفر جاری نہ رکھ سکے تو کریتےؔ کی طرف رُخ کیا اور سلمونےؔ کے قریب سے
گُزرتے ہوئے کریتے کی آڑ میں آگے بڑھے۔ ۸ اور بڑی مشکل سے جدوجہد کرتے ہوئے لسیہؔ کے
قریب حسین بندرگاہ تک پہنچے۔ ۹ اِب تک اس سفر میں ہمیں بہت وقت لگا۔ یہاں تک کہ یومِ کفار
کا روزہ بھی گزر گیا (یہ دن نومبر کے شروع میں آتا ہے) اِس کی بعد سمندری سفر طوفانی موسم کے
باعث خطرناک ہو جاتا ہے۔ پولُسؔ نے جہاز کے کپتان کو یہ نصیحت کی۔ ۱۰ اور کہا: اے بھائیو!
مُجھے پتا ہے کہ آگے چل کر ہمیں خطرے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جہاز اور مال وجان کا بڑا نقصان ہو
سکتا ہے۔ ۱۱ مگر رُومی افسر نے پولُسؔ سے زیادہ جہاز کے مالک اور کپتان کی باتوں کو سُنا۔ ۱۲ چونکہ
سردیاں گُزارنے کے لیے حسینؔ کی بندرگاہ محفوظ نہیں تھی اِس لیے زیادہ لوگوں نے مشورہ دیا کہ فینکسؔ
جا کر سردیاں گُزاری جائیں۔ یہ کریتےؔ کی ایک اچھی بندرگاہ تھی جس کا رُخ شمال مشرق اور جنوب
مشرق کی طرف تھا۔

۱۳ جب جنوب سے ہلکی ہوا چلنا شروع ہوئی تو جہاز کے ملاحوں نے یہ سوچ کر کہ وہ فینکسؔ پہنچ
جائیں گے لنگر اُٹھا لیے اور کریتےؔ کے ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرنے لگے۔ ۱۴ تھوڑی ہی دیر
کے بعد سمندری طوفان جسے 'یورکلون' کہتے ہیں ہمارے جہاز سے ٹکرایا۔

۱۵ جہاز ہوا کے قابو میں آ گیا اور جب ملاح بے بس ہو گئے تو جہاز کو ہوا کے رحم و کرم پر
چھوڑ دیا۔ ۱۶ ایک چھوٹے سے جزیرے کودہ کی آڑ لے کر گُزرتے ہوئے بڑی مُشکل سے جہاز کے

ساتھ بندھی زندگی بچانے والی کشتی کو بچا سکے۔ ۱۷ اور جب ملاح چھوٹی کشتی کو اُوپر چڑھا چکے تو
ملاحوں نے جہاز کی مضبوطی کے لیے اُس کو نیچے سے رسیوں سے باندھا۔ اِس ڈر سے کہ جہاز کہیں
شمالی افریقہ کے قریب پڑی نرم ریت میں نہ دھنس جائے جہاز کی رفتار کو کم کرنے کے لیے بادبان
اُتار لئے اور جہاز کو ہوا کے رُخ پر چلنے دیا۔ ۱۸ اگلے دن بھی طوفان جاری رہا اور جہاز تیز ہواؤں
کے تھپیڑے کھاتا رہا۔ ملاحوں نے جہاز کا سامان پھینکنا شروع کر دیا۔ ۱۹ تیسرے دن اُنہوں نے
اپنے ہاتھوں سے جہاز کے آلات اور باقی سامان بھی پھینک دیا۔ ۲۰ یہ طوفان کافی دنوں تک جاری
رہا نہ سورج نظر آیا نہ تارے یہاں تک کہ ہم بالکل مایوس ہو گئے۔

۲۱ کافی دیر سے کسی نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ آخر کار پولُسؔ اُٹھا اور جہاز کے عملے کو بُلا کر کہا اگر
کریتےؔ میں ہی تُم میری بات سُن لیتے جب میں نے سفر نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا تو اِس مصیبت اور
نقصان سے بچ سکتے تھے۔ ۲۲ مگر حوصلہ رکھو! تُم میںسے کوئی بھی ہلاک نہ ہو گا بس جہاز تباہ ہو جائے
گا۔ ۲۳ پچھلی رات اُس خُدا کا فرشتہ، جس کا میں بندہ ہوں اور اُسی کی عبادت کرتا ہوں، میرے
پاس آ کھڑا ہوا۔ ۲۴ اُس نے مُجھ سے کہا کہ مت ڈر! کیونکہ ضرور ہے کہ تُو قیصرؔ کے سامنے حاضر
کیا جائے۔ اور دیکھ! تیری خاطر خُدا اِن سب کی جان بھی سلامت رکھے گا جو جہاز پر تیرے ساتھ
سوار ہیں۔ ۲۵ پس حوصلہ رکھو! کیونکہ میرا ایمان ہے کہ خُدا اپنے وعدہ کو اپنے کلام کے مطابق پُورا
کرے گا۔ ۲۶ جہاز کسی نہ کسی جزیرے کے ساحل پر ضرور پہنچے گا۔

۲۷ طوفان کی چودہویں رات جب ہم بحر ادریہؔ میں سفر کر رہے تھے تو تقریباً آدھی رات ملاحوں
نے محسوس کیا کہ جہاز زمین سے ٹکرایا ہے اور زمیں نزدیک ہے۔ ۲۸ اُنہوں نے پانی کی گہرائی ناپنے
کے لیے ڈوری کو پانی میں پھینکا تو ۱۲۰ فٹ تھی تھوڑی دُور جانے کے بعد پھر ناپا تو ۹۰ فٹ ہو گئی۔

۲۹ اِس خوف سے کہ جہاز کہیں ساحل پر کسی چٹان سے ٹکرا نہ جائے اُنہوں نے جہاز کی پچھلی طرف
چار لنگر ڈال دیے اور صُبح کے لیے دُعا کرنے لگے۔ ۳۰ ملاحوں نے جہاز کو چھوڑنے کی کوشش میں
جہاز کے اگلے حصّے کی طرف جا کر لنگر ڈالنے کے بہانے زندگی بچانے والی کشتی کو نیچے اُتارنے کی
کوشش کی۔ ۳۱ پولُسؔ نے فوجی افسر اور باقی فوجیوں کو بتایا کہ اگر ملاح جہاز میں نہ رہے تو ہم میں سے کوئی
بھی نہ بچ سکے گا۔ ۳۲ اِس پر فوجیوں نے چھوٹی کشتی کی رسّیاں کاٹ کر کشتی کو سمندر میں پھینک
دیا۔

۳۳ جب صُبح ہونے کو تھی تو پولُسؔ نے سب کو کھانے کے لیے مجبور کرتے ہوئے کہا تُم نے
پریشانی میں چودہ دن سے کچھ نہیں کھایا۔ ۳۴ لہٰذا کچھ کھا لو اِس میں تُمہارا فائدہ ہے یقین جانو! تُم
میں سے کسی کے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہو گا۔ ۳۵ تب اُس نے روٹی لے کر سب کے سامنے شُکر
کیا اور توڑ کر کھانے لگا۔ ۳۶ اِس پر سب کھانا کھانے لگے۔ ۳۷ ہم سب مل کر جہاز میں دو سو چھہتّر
لوگ تھے۔ ۳۸ کھانے کے بعد جہاز کے عملے نے جہاز سے وزن کم کرنے کے لیے جہاز میں موجود
گندم پھینک دی۔

۳۹ صُبح کی روشنی میں یہ تو نہ جان سکے کہ کس مُلک کا ساحل ہے مگر اُنہیں ساحل پر خلیج نظر آئی
اور سوچا کہ شاید وہ جہاز کو وہاں ساحل پر کھڑا کر سکیں۔ ۴۰ چنانچہ اُس ساحل کی طرف جانے کے
لیے اُنہوں نے لنگر کھول کر سمندر میں ڈال دے، پتواروں کی بھی رسّیاں کھول دیں اور سامنے
والا بادبان چڑھا کر ہوا کے زور پر اُس ساحل کی طرف بڑھنے لگے۔ ۴۱ مگر جلد ہی جہاز کا اگلا حصّہ
سمندر کی نرم ریت میں دھنس گیا اور پچھلا حصّہ طوفانی لہروں کے زور سے ٹوٹنے لگا۔ ۴۲ یہ دیکھ
کر سپاہیوں نے اِس اندیشے سے کہ کہیں قیدی تیر کر فرار نہ ہو جائیں اُنہیں قتل کر دینے کا فیصلہ کیا۔

۴۳ مگر فوجی افسر پولُسؔ کو بچانا چاہتا تھا اِس لیے اُس نے سپاہیوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ پھر حُکم دیا کہ جو تیر سکتا ہے وہ پہلے زمین تک پہنچے۔ ۴۴ پھر باقی لوگ جہاز کے ٹوٹے ہوئے تختوں کے سہارے کنارے تک پہنچ جائیں۔ یوں سب لوگ سلامتی سے کنارے تک پُہنچ گئے۔

جزیرہ مالٹاؔ میں:

۲۸ سلامتی سے جزیرے پر پہنچنے کے بعد ہمیں پتا چلا کہ اِس کا نام مالٹاؔ ہے۔ ۲ وہاں کے لوگ ہم سے بڑی مہربانی سے پیش آئے اُنہوں نے ہمارے لیے ساحل پر سردی اور بارش کی وجہ سے آگ جلا کر ہم سب کی خاطر تواضع کی۔ ۳ جب پولُسؔ نے لکڑیوں کا ایک گٹھا اُٹھا کر آگ پر رکھا تو ایک زہریلا سانپ آگ کی گرمی سے نکل کر پولُسؔ کے ہاتھ پر ڈھس لیا۔ ۴ وہاں کے لوگوں نے ایک دُوسرے سے کہنا شروع کیا کہ یقیناً اِس شخص نے کوئی قتل کیا ہے یہ سمندر کے طوفان سے تو بچ گیا مگر انصاف کی دیوی سے نہ بچ سکا۔ ۵ مگر پولُسؔ نے سانپ کو جھٹک کر آگ میں پھینک دیا اور اُسے کچھ نقصان نہ ہوا۔ ۶ لوگ اِس بات کی توقع کر رہے تھے کہ ابھی پولُسؔ کا بدن سُوج جائے گا اور وہ گر پڑے گا۔ مگر کافی انتظار کے بعد جب پولُسؔ کو کُچھ نہیں ہُوا تو اُنہوں نے پولُسؔ کو دیوتا قرار دے دیا۔

۷ اُس جزیرے کا ایک بڑا آدمی جس کا نام پُبلیُسؔ تھا۔ اُس جگہ کے قریب ہی اُس کی کافی زمین تھی ہمیں اپنے گھر لے گیا اور تین دن تک ہماری مہمان داری کی۔ ۸ اُس کا باپ بُہت بیمار تھا اُسے بُخار اور پیچش کی تکلیف تھی۔ پولُسؔ نے اندر جا کر اُس پر ہاتھ رکھ کے دُعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ ۹ یہ دیکھ کر اُس جزیرے کے باقی بیمار بھی پولُسؔ کے پاس آئے اُنہوں نے بھی شفا پائی۔ ۱۰ اِس کے

باعث اُنہوں نے ہماری بڑی خاطر تواضع کی اور رُخصتی کے وقت سب چیزیں جن کی ہم کو سفر میں ضرورت پڑ سکتی تھی جہاز میں پہنچا دیں۔

مالٹاؔ سے رُومؔ روانگی:

۱۱ تین مہینے کے بعد اِسکندریہؔ جانے والے ایک جہاز پر سوار ہو گئے۔ یہ جہاز سردیاں گُزارنے کے لیے جزیرہ پر ٹھہرا ہوا تھا۔ اُس جہاز پر یونانیوں کے جُڑواں دیوتاؤں کی صورت بنی ہوئی تھی۔
۱۲ وہاں سے ہم سرکوسہؔ پہنچے اور تین دن وہاں رُکے۔ ۱۳ وہاں سے ہم ریگیمؔ گئے۔ ایک دن کے بعد جنوب کی طرف سے ہوا چلنے لگی تو ہم اگلے دن پُتیلیؔ کے ساحل پر پہنچے۔ ۱۴ وہاں ہمیں کچھ ایماندار بھائی ملے۔ اُنہوں نے ہمیں اپنے ساتھ ایک ہفتہ ٹھہرنے کی دعوت دی۔ اِس کے بعد ہم رُومؔ پُہنچ گئے۔ ۱۵ وہاں بھائیوں کو خبر ہوئی تو ہمارے استقبال کے لیے اَپیُس کے چوک اور تین سرائے تک آئے۔ اُنہیں دیکھ کر پولُسؔ نے خُدا کا شُکر ادا کیا اور اُسے بڑی تسلی ہوئی۔ ۱۶ رُوم پہنچ کر پولُسؔ کو ایک فوجی کی زیرِ نگرانی ایک کرایے کے مکان میں رہنے کی اجازت مل گی۔ ۱۷ تین دن کے بعد پولُسؔ نے یہودیوں کے مقامی سرداروں کو اکٹھا کیا اور کہا بھائیو! میں نے کسی کے خلاف کچھ نہیں کیا اور نہ ہی اپنے باپ دادا کی روایتوں یا شریعت کے خلاف کچھ کیا ہے تو بھی مُجھے یروشلیِم میں پکڑ کر رُومی حکومت کے حوالے کر دیا۔ ۱۸ رُومیوں نے اپنی عدالت میں تحقیق کر کے مُجھ میں قتل کے لائق کوئی جُرم نہ پا کر چھوڑ دینا چاہا۔ ۱۹ مگر جب یہودیوں نے اِس فیصلے کی مخالفت کی تو میں نے ضروری سمجھا کہ قیصرؔ کے پاس اپیل کروں جبکہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں کہ اپنی ہی قوم کے خلاف کوئی مقدمہ دائر کروں۔

۲۰ میں نے تُمہیں اِس لئے بُلایا ہے تاکہ تم سے ملوں اور بات کروں۔ میں اسرائیل کو دی گئی
ایک اُمید کی وجہ سے آج اِن زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں۔ ۲۱ اُنہوں نے پولُسؔ کو جواب میں کہا کہ
ہمیں تیرے بارے میں نہ تو یہودیہ سے خطوط آئے اور نہ ہی اور سے جو یہاں آئے تیرے بارے میں
کوئی خبر دی اور نہ ہی تیرے خلاف کچھ کہا۔ ۲۲ مگر ہم تُجھ سے تیرے ایمان کے بارے میں سُننا
چاہتے ہیں۔ ہم اِس نئے (مسیحی) فرقے کے بارے صرف یہ جانتے ہیں کہ ہر جگہ لوگ اِس کے
خلاف ہیں۔ ۲۳ پولُسؔ کے ساتھ ایک دن مقرر کرکے وہ کافی تعداد میں پولُسؔ کے گھر جمع ہوئے۔
صُبح سے شام تک وہ اُنہیں گواہی دے کر خُدا کی بادشاہی کی وضاحت کرتا رہا اور یسُوعؔ کے بارے
میں کلامِ مُقدس میں سے مُوسیٰؔ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں کے حوالے دے کر سمجھانے کی
کوشش کرتا رہا۔ ۲۴ کچھ لوگ تو اُس کی باتوں سے قائل ہو گئے مگر کچھ نے ماننے سے انکار کر دیا۔
۲۵ جب وہ آپس میں متفق نہ ہوئے اور رُخصت ہونے لگے تو پولُسؔ نے اُن سے یہ کہا کہ پاک رُوح
نے یسعیاہؔ نبی کے ذریعے تُمہارے باپ دادا کے بارے میں سچ ہی کہا تھا کہ:

۲۶ "اِس اُمّت کے پاس جا اور کہہ کہ تُم سُنتے تو رہو گے مگر نہ
سمجھو گے، تُم دیکھتے تو رہو گے مگر جان نہ پاؤ گے۔

۲۷ کیونکہ اِن لوگوں نے اپنے دل سخت کر لیے ہیں اور وہ اُونچا سُنتے ہیں، تاکہ کہیں ایسا نہ
ہو کہ اُن کی آنکھیں دیکھ لیں، اور اُن کے کان سُن لیں اور اُن کے دل
معلوم کرلیں، اور وہ میری طرف پھریں اور میں اُنہیں شفا بخشوں۔

۲۸ لہٰذا اَب یہ جان جاؤ کہ خُدا کی طرف سے نجات کا یہ پیغام غیر قوموں
کو پیش کیا گیا ہے اور وہ اسے قبول بھی کریںگے۔"

۲۹ پولُسؔ کی یہ بات سُن کر یہودی آپس میں بحث مباحثہ کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔
۳۰ پولُسؔ اگلے دو سال اپنے خرچے پر کرائے کے گھر میں رہا۔ جو کوئی اُس کے پاس آتا بڑی
خُوشی سے ملتا۔ ۳۱ اور وہ بڑی دلیری سے خُدا کی بادشاہی کی گواہی اور خُداوند یسُوعؔ مسیح کی تعلیم
دیتا رہا اور اُسے کسی نے نہ روکا۔

رومیوں

پولُسؔ رسُول کا خط

۱ پولُسؔ کی طرف سے جو یسُوعؔ مسیح کا خادم اور خُدا کی طرف سے اِس خُوشخبری کی منادی
کے لیے مخصوص کیا ہوا رسُول ہے۔ ۲ اِس خُوشخبری کی پیشن گوئی نبیوں کے ذریعے بُہت پہلے
سے کلامِ مُقدس میں کی گئی۔

۳ یہ خُوشخبری خُدا کے بیٹے یسُوعؔ مسیح کی نسبت ہے جو جسم کے اعتبار سے تو داؤدؔ کی نسل
سے پیدا ہوا۔ ۴ مگر پاکیزگی کی رُوح کے اعتبار سے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی قدرت سے خُدا کا بیٹا
ٹھہرا۔ ۵ اُسی کے وسیلے رسُول ہوتے ہوئے ہمیں یہ اختیار ملا ہے کہ سب قوموں میں منادی کر کے
لوگوں کو ایمان لانے کے وسیلے سے یسُوعؔ مسیح کے تابِع کریں تاکہ اُس کے نام کو جلال ملے۔ ۶ تُم
بھی جو غیرقوم سے ہو یسُوعؔ مسیح کے ہونے کے لیے بُلائے گئے ہو۔ ۷ رُومؔ میں موجود اُن سب
کے نام جو خُدا کے پیارے اور اُس کے خاندان کے لوگ ہونے کے لیے بُلائے گئے ہیں، تُمہیں
ہمارے خُدا باپ اور خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

رومؔ جانے کا ارادہ:

۸ سب سے پہلے تو میں ہر طرف تُمہارے ایمان کا چرچا سُن کر یسُوعؔ مسیح کے وسیلے اپنے خُدا
کا شُکر کرتا ہوں ۹ خُدا جانتا ہے، جس کی خدمت میں اپنی رُوح سے اُس کے بیٹے کی خُوشخبری دینے
میں کرتا ہوں، دن رات میں تُمہارے لیے دُعا کرتا ہوں۔ ۱۰ اور اپنی ہر دُعا میں ہمیشہ یہ دُعا بھی کرتا

ہوں کہ خُدا کی مرضی سے مُجھے تُمہارے پاس آنے کا موقع ملے تاکہ تم سے مُلاقات کر سکوں۔ ۱۱ میں
تُمہارے پاس آنے کا بُہت آرزومند ہوتاکہ تُمہیں کوئی رُوحانی نعمت دُوں جس سے تُم خُداوند میں
مضبوط ہو جاؤ۔ ۱۲ تُم سے مل کر نہ صرف تُمہارے بلکہ میں اپنے ایمان کے بارے میں بھی تسلی
پاؤں۔ ۱۳ عزیز بھائیو اور بہنو! میں چاہتا ہوں کہ تُم یہ بات جان جاؤ کہ میں نے کئی دفعہ تُمہارے
پاس آنے کا ارادہ کیا تاکہ تُمہارے درمیان خدمت کر کے رُوح کے پھلوں کو دیکھوں جیسے دُوسرے
غیر قوم والوں کے درمیان دیکھا ہے، مگر میں نہیں آپایا۔ ۱۴ مُجھ پر یہ فرض ہے کہ سب میں خدمت
کروں۔ یونانی یا غیر یونانی۔ دانا یا نادان۔ ۱۵ میں رُوم ّمیں بھی آنے کا مُشتاق ہوں تاکہ تُم میں بھی
خُوشخبری کی منادی کروں۔ ۱۶ میں یسُوعؔ مسیح کی خُوشخبری سے نہیں شرماتا کیونکہ یہ نجات پانے
والوں کے لیے خُدا کی قدرت ہے جو ایمان لانے والوں کے لیے ہے۔ پہلے یہودیوں کے لیے
پھر یونانیوں کے لیے۔ ۱۷ یہ خُوشخبری لوگوں کو خُدا کے نزدیک ایمان سے راستباز ٹھہراتی ہے اور
ایمان ہی سے ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ کلامِ مقدس میں لکھا ہے، 'راست باز ایمان سے جیتا رہے
گا۔'

لوگوں کی خطاکاری:

۱۸ خُدا آسمان سے اپنے غضب کو اُن لوگوں پر نازل کرتا ہے جو بدی اور بدکاری سے حق کو دبا
لیتے ہیں۔

۱۹ کیونکہ وہ خُدا کے بارے میں سچائی کو جان گئے ہیںکیونکہ خُدا نے خُود اُسے اُن کے دلوں ڈال
دیا تھا۔

۲۰ دُنیا کی پیدائش کے وقت ہی سے خُدا کی قُدرت اور اُس کی ذات کی خوبیاں پیدا کی ہوئی
چیزوں میں صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کے پاس خُدا کو نہ جاننے کا کوئی بہانہ نہیں رہا۔
۲۱ ہاں ! اُنہوں نے خُدا کو جان تو لیا مگر اُس کے لائق نہ تو اُس کی عبادت کی نہ ہی اُس کی شُکرگزاری
کی بلکہ وہ خُدا کے تعلق سے احمقانہ سوچ میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھرا چھا گیا۔
۲۲ گویا وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بے وقوف بن گئے۔ ۲۳ اور ابدی اور جلالی خُدا کی جگہ فانی انسانوں،
پرندوں، چوپایوں اور رینگنے والے جانوروں کی پرستش کی۔ ۲۴ اِس لیے خُدا نے بھی اُن کے دلوں کی
ناپاک خواہشوں کے مطابق اُنہیں چھوڑ دیا تاکہ وہ بداخلاق حرکتوں سے ایک دُوسروں کے جسموں
کو ذلیل کریں۔

۲۵ اُنہوں نے خُدا کی سچائی کی جگہ جُھوٹ کو زیادہ پسند کیا اور اُن چیزوں کی پرستش اور عبادت
کی جنہیں خُدا نے پیدا کیا بہ نسبت خالق خُدا کی جو ابد تک محمود ہے۔ آمین !

۲۶ اِسی وجہ سے خُدا نے اُنہیں شرمناک جنسی خواہشوں میں چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اُن کی
عورتوں نے فطرتی تعلقات چھوڑ کر غیر فطرتی تعلقات رکھنا شروع کر دے۔ ۲۷ اِسی طرح مردوں
نے بھی عورتوں سے فطرتی کام چھوڑ کر مردوں کے ساتھ ہم جنس پرستی شروع کر دی اور گُمراہی
کا بدلہ پایا۔

۲۸ جس طرح اُنہوں نے خُدا کا ماننا اور پہچاننا ناپسند کیا اِسی طرح خُدا نے بھی اُنہیں بے
وقوف عقل کے حوالے کر دیا تاکہ وہ کام کریں جو نہیں کرنے چاہیئں۔ ۲۹ وہ ہر طرح کی ناراستی،
حرامکاری، بدی، گناہ، لالچ اور نفرت سے بھر گئے اور حسد، خُون ریزی، جھگڑے، مکاری،
بداخلاقی اور بدخواہی کرنے والے۔ ۳۰ پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والے، خُدا سے نفرت، اَوروں کو

بے عزت کرنے والے۔ مغرور، شیخی باز اور بُرائی کو گھڑنے والے، ماں باپ کے نافرمان۔ ۳۱ نا
سمجھ۔ وعدہ توڑنے والے، محبت سے خالی اور بے رحم ہو گئے۔ ۳۲ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسے
کام کرنے والے خُدا کی عدالت کے مطابق موت کے حق دار ہیں مگر وہ نہ صرف خُود ایسے کام کرتے
ہیںبلکہ دُوسروں کو بھی ایسے کاموں کے لیے اُبھارتے ہیں۔

عدالت خُدا ہی کی ہے:

۲ چنانچہ جس بات کا تُو کسی پر الزام لگاتا ہے وہی کام خُود بھی کرتا ہے تو تیرے پاس الزام
لگانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اگر تو اُس کی عدالت کر کے اُسے مُجرم ٹھہراتا ہے تو در حقیقت
تُو اپنے آپ کے مُجرم ٹھہراتا ہے۔ ۲ ہم جانتے ہیں کہ خُدا جو مُنصف ہے ایسے کام کرنے والوں
کو سزا دے گا۔ ۳ دُوسروں کی عدالت کرتے ہوئے تُو نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ خُود ایسے کام کر کے خُدا
کی عدالت سے بچ جائے گا؟ ۴ کیا تو خُدا کی اِس عظیم مہربانی کو جس سے وہ صبر و تحمل کر کے تیری
برداشت کرتا ہے ناچیز سمجھتا ہے۔ کیا تُو نہیں سمجھتا خُدا کی یہ مہربانی تُجھے گُناہوں کی معافی کا موقع
دیتی ہے۔ ۵ اگر تُو نے اپنے دل کی سختی اور نافرمانی کے باعث گُناہوں سے توبہ نہیں کی تو اپنے لیے
خُدا کی عدالت کے دن تک اُس کے غضب کو بڑھاتا جا رہا ہے۔
۶ خُدا ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلہ دے گا۔ ۷ وہ جو نیک کام کرنے کے لیے ثابت قدم رہ
کر جلال، عزت اور بقا چاہتے ہیں۔ خُدا اُنہیں ہمیشہ کی زندگی عطا کرے گا۔ ۸ اور اُن پر اپنا قہر اور
غضب نازل کرے گا جو خُود غرض، سچائی کو نہ ماننے والے اور بدی میں زندگی گُزارنے والے ہیں۔
۹ ہر اُس شخص کے لیے جو بدکار ہے یہ مصیبت اور تنگی آئے گی پہلے یہودی پر پھر یونانی پر۔ ۱۰ مگر ہر
ایک جو اچھے کام کرتے ہیں جلال اور عزت اور سلامتی اُن کے لیے ہے پہلے یہودی کے لیے پھر

یونانی کے لیے۔ ۱۱ کیونکہ خُدا کسی کا طرف دار نہیں۔ ۱۲ سب گُنہگار جن کے پاس شریعت نہیں
اور وہ بھی جن کے پاس شریعت ہے، سزا کے لائق ہیں۔ شریعت والے شریعت کے مطابق سزا
پائیں گے اور بغیر شریعت والے شریعت کے بغیر سزا پائیں گے۔

۱۳ صرف شریعت کے سُن لینے سے ہی ہم خُدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتے بلکہ اُس پر
عمل کرنے سے راستباز ٹھہرائے جائیں گے۔ ۱۴ جب غیر قوم والے اُس شریعت کے بغیر جس
کو اُنہوں نے کبھی سُنا بھی نہیں، اپنے کاموں سے شریعت کے احکام پر عمل کرتے ہیںتو وہ ظاہر
کرتے ہیں کہ اُن کے دلوں میں بھی ایک طرح کی شریعت ہے۔ ۱۵ وہ خُدا کی شریعت کو عملاً اپنے
دلوں پر لکھا دکھاتے ہیں جب اُن کا ضمیر اور اُن کے خیالات اُن کو اچھے اور بُرے کاموں کی آگاہی
دیتے رہتے ہیں۔ ۱۶ یہ سب اُس وقت ہو گا جب خُدا اُس خُوشخبری کے مطابق جو میں نے سُنائی،
یسُوع مسیح کے وسیلے سب کی پوشیدہ باتوں کا انصاف کرے گا۔

۱۷ پس اگر تُو اپنے آپ کو یہودی کہتا ہے اور شریعت پر بھروسا کرتا ہے اور تجھے اِس بات پر
فخر ہے کہ تُو خُدا کو جانتا ہے۔

۱۸ تُو اُس کی مرضی سے واقف بھی ہے اور شریعت کی تعلیم کے باعث جانتا ہے کہ کیا بہتر
ہے۔ ۱۹ اور تُو سمجھتا ہے کہ اُن کو جو بھٹکے ہوئے ہیں ٹھیک راستہ دکھا سکتا ہے یوں تو اندھیرے
میں پڑے ہُوؤں کے لیے روشنی ہے ۲۰ اور نا سمجھوں کی تربیت کرنے والا بچوں کو تعلیم دینے
والا ہو اور میں نے شریعت کی بدولت سارے علم اور سچائی کو جان لیا ہے۔ ۲۱ اچھی بات ہے !
تو پھر تُو جو دوسروں کو سِکھاتا ہے اپنے آپ کو کیوں نہیں سِکھاتا۔ تُو جو دُوسروں کو کہتا ہے کہ چوری
نہ کر خُود کیوں چوری کرتا ہے؟ ۲۲ تُو جو کہتا ہے زنا نہ کر، آپ خُود کیوں زنا کرتا ہے؟ تُو جو بتوں سے

نفرت کرتا ہے مگر خود اُن ہی کو مندروں سے کیوں چُرا لیتا ہے؟ ۲۳ تُو جو شریعت رکھنے پر فخر کرتا ہے
تو خُود شریعت کے احکام توڑ کر خُدا کی بے عزتی کیوں کرتا ہے؟ ۲۴ تُمہاری اِن ہی باتوں کی وجہ سے
غیر قوموں میں خُدا کے نام کی توہین ہوتی ہے۔ جیسے کلام میں لکھا بھی ہے (یسعیاہ ۵۲: ۵)۔ ۲۵ ختنہ
اُسی وقت فائدہ مند ہے جب تُو شریعت پر عمل کرتا ہے۔ مگر جب تُو شریعت کے حکموں کو توڑے تو
نامختون سے بہتر نہیں۔ ۲۶ اور اگر نامختون خُدا کے حکموں پر عمل کرے تو کیا اپنے کاموں کے سبب
خُدا کے نزدیک مختون نہ ٹھہرے گا؟ ۲۷ اگرچہ تیرے پاس لکھی ہوئی شریعت ہو اور تو مختون بھی
ہو اور شریعت کو توڑے تو کیا وہ نامختون جو خُدا کے حکموں پر عمل کرتا ہے تُجھے مُجرم نہ ٹھہرائے
گا؟ ۲۸ صرف یہودی خاندان میں پیدا ہونے والا اصلی یہودی نہیں ہوتا نہ ہی جسمانی ختنہ اصلی ختنہ
ہوتا ہے۔ ۲۹ سچا یہودی وہی ہوتا ہے جو اندر سے یہودی ہے اور حقیقی ختنہ وہی ہوتا ہے جو دل کا
ہو۔ ایسا ختنہ شریعت سے نہیں بلکہ رُوح القُدس سے ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی تعریف آدمیوں کی
طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے ہوتی ہے۔

۳ پس یہودی ہونا کیا اہمیت رکھتا ہے؟ اور ختنے سے کیا فائدہ؟ ۲ بے شک اِس کا فائدہ بُہت
ہے۔ خصوصاً یہ کہ خُدا نے اپنے کلام کو یہودیوں کے سپُرد کیا۔ ۳ یہ سچ ہے کہ اُن میں سے
کچھ بے وفا نکلے۔ مگر کیا اُن کی بے وفائی سے خُدا کی وفاداری بدل سکتی ہے؟ ۴ ہرگز نہیں! چاہے
سب جھوٹے ٹھہریں خُدا ہمیشہ سچا ٹھہرے گا۔

چنانچہ لکھا ہے کہ:

"تُو اپنی باتوں میں راستباز ٹھہرے
اور اپنے مُقدمہ میں فتح پائے۔" (زبور ۵۱: ۴)

۵ اگر ہماری ناراستی سے خُدا کی راستبازی ظاہر ہوتی ہے تو کیا یہ بے انصافی نہیں کہ خُدا ہمیں
سزا دے؟ (میں یہ بات اِنسان کی طرح کہتا ہوں) ٦ ہرگز نہیں ! اگر خُدا بے انصاف ہے تو وہ کیسے
دُنیا کا انصاف کرے گا؟ ۷ تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر میرے جھوٹ سے خُدا کی سچائی اُس کے جلال
کے لیے ظاہر ہوتی ہے تو پھر مُجھے سزاوار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے؟ ۸ کچھ لوگ تو ہم پر الزام لگاتے
ہیں کہ اِن کی تعلیم یہ ہے کہ اور بُرائی کرو تاکہ اور بھلائی پیدا ہو۔ مگر ایسوں کا مُجرم ٹھہرنا انصاف
ہے۔

کوئی راستباز نہیں:

۹ پس کیا ہم یہودی دُوسروں سے بہتر ہیں؟ ہرگز نہیں ! ہم پہلے ہی بتا چُکے ہیں کہ سب گُنہگار ہیں
چاہے یہودی ہوں یا غیر یہودی۔ ۱۰ جیسا کلام میں لکھا ہے: "کوئی بھی راستباز نہیں۔ ایک بھی
نہیں۔ ۱۱ کوئی سمجھدار نہیں۔ کوئی خُدا کا طالب نہیں۔ ۱۲ سب صحیح راہ سے بھٹک گئے۔ ۔ سب
بے کار ہو گئے: کوئی بھی بھلائی نہیں کرتا ایک بھی نہیں۔" (زبور ۱۴: ۱۔ ۳)

۱۳ "اُن کا حلق کھلی قبر ہے۔ اُن کی زبان جھوٹ سے بھری ہے۔" (زبور۵: ۹)

"اور اُن کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے۔" (زبور۱۴۰: ۳)

۱۴ "اُن کا مُنہ لعنتوں اور کرواہٹوں سے بھرا ہے۔" (زبور۱۰: ۷)

۱۵ "اُن کے قدم خُون کرنے کے لیے تیز رفتار ہیں۔

۱٦ تباہی اور بدحالی اُن کا پیچھا کرتی ہے۔

۱۷ اُنہیں کہیں بھی سلامتی نہ ملی۔" (یسعیاہ ۵۹: ۷۔ ۸)

۱۸ "اُنہیں خُدا کا کچھ خُوف نہیں۔" (زبور ۳٦: ۱)

۱۹ یہ بات ظاہری ہے کہ جو کُچھ شریعت میں لکھا ہے اُن ہی کے لیے ہے جن کو ملی ہے تاکہ اپنے
آپ کو بے قصور ٹھہرانے والے کا مُنہ بند ہو جائے اور ہر شخص خُدا کے نزدیک سزا وار ٹھہرے۔
۲۰ کیونکہ کوئی شریعت پر عمل کر کے راستباز نہیں ٹھہرے گا بلکہ شریعت کا مقصد ہمیں گُناہوں کی
پہچان دینا ہے۔

۲۱ مگر اب خُدا نے ہم کو شریعت کے بغیر راستباز ٹھہرانے کی اِک راہ تیار کی ہے جس کا ذکر
شریعت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے۔ ۲۲ یہ راستبازی وہ ہے جو ہر شخص کو یسُوعؔ مسیح
پر ایمان لانے سے ملتی ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو کیونکہ خُدا کسی کا طرف دار نہیں۔
۲۳ سب نے گناہ کیا اور اُس مقام سے گر گئے جہاں وہ خُدا کا جلال پا سکتے تھے۔ ۲۴ مگر خُدا نے
اپنے فضل سے ہمیں مُفت راستباز ٹھہرایا جب اُس نے یسُوعؔ مسیح کے وسیلے سے ہمیں گُناہوں
سے رہائی بخشی۔ ۲۵ خُدا نے یسُوعؔ مسیح کو گُناہوں کی معافی کے لیے ایک ایسی قربانی کے لیے
مقرر کیا کہ اُس کے لہو کو ہمارے گناہوں کا کفارہ ٹھہرایا۔ خُدا نے اپنی راستبازی یوں ظاہر کی کہ
اُن گناہوں کے بارے میں تحمل کر کے گنہگاروں کو سزا نہ دی۔ ۲۶ اَب اِس موجودہ زمانے میں
بھی خُدا اپنی راستبازی یوں ظاہر کرتا ہے کہ ہر ایک کو جو یسُوعؔ مسیح پر ایمان لاتا ہے اُسے راستباز
ٹھہراتا ہے، کیونکہ وہ عادل اور مُنصف بھی ہے۔ ۲۷ کیا ہم شریعت پر یا شریعت کے اعمال پر فخر
کر سکتے ہیں؟ نہیں! بلکہ ہماری رہائی ایمان کی شریعت سے ہے۔ ۲۸ یوں ہماری راستبازی شریعت
پر اعمال سے نہیں بلکہ ایمان لانے سے ہے۔ ۲۹ کیا خُدا صرف یہودیوں کا خُدا ہے؟ نہیں! وہ یقیناً
غیر یہودیوں کا بھی خُدا ہے۔ ۳۰ ایک ہی خُدا ہے جو سب کو چاہے یہودی ہو یا غیر یہودی صرف

ایمان ہی کے وسیلے راستباز ٹھہرائے گا۔ ۳۱ اگر ہم ایمان کی بات کرتے ہیں تو کیا شریعت کو
منسوخ کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ ہم حقیقی طور پر شریعت کو پورا کرتے ہیں۔

ابرہامؑ کی مثال:

۴ ابرہامؑ جو ہمارا باپ ہے اُس کے بارے میں ہم کیا کہیں؟ وہ کس طرح خُدا کے نزدیک
راستباز ٹھہرا؟ ۲ اگر ابرہام اپنے کاموں کے باعث راستباز ٹھہرتا تو یہ اُس کے لیے فخر کا
باعث ہوتا مگر خُدا کے نزدیک اِس طرح راستباز نہیں ٹھہرا جا سکتا۔ ۳ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ
"ابرہامؑ خُدا پر اپنے ایمان لانے کے وسیلے سے راست باز ٹھہرا۔" (پیدایش ۱۵: ۶) ۴ کام کرنے
والے کی مزدوری بخشش نہیں اُس کا حق ہے۔ ۵ جو شخص اپنے کاموں پر بھروسا نہیں کرتا بلکہ
گناہ گاروں کو راست باز ٹھہرانے والا خدا پر ایمان لاتا ہے تو اُس کا یہی ایمان اس کے لئے بھی
راست بازی گِنا جاتا ہے۔ ۶ داؤدؑ بھی اُس شخص کی مبارک حالی کو جسے بغیر اعمال کے راستباز
ٹھہرایا جاتا ہے اِس طرح بیان کرتا ہے:

۷ "مبارک ہے وہ جن کی بدکاریاں معاف ہوئیں
اور جن کے گُناہ ڈھانکے گئے۔" (زبور ۳۲: ۱-۲)

۸ ہاں! مبارک ہے وہ شخص جن کے گُناہوں کا خُدا حساب نہیں کرتا۔ ۹ کیا یہ مبارک حالی
صرف مختونوں کے ہی لیے ہے؟ یا نامختونوں کے لیے بھی؟ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ابرہامؑ کے لیے اُس
کا ایمان اُس کی راستبازی گِنا گیا۔

۱۰ ابرہام کبؔ راستباز ٹھہرا؟ اپنے ختنے سے پہلے یا ختنے کے بعد؟ ہم جانتے ہیں کہ ختنے سے پہلے۔
۱۱ ختنہ ابرہامؑ کی اُس راستبازی پر نشان تھا جو اُسے ایمان سے نامختونی کی حالت میں ملی تھی تاکہ وہ

اُن سب کا باپ ٹھہرے جو نامختونی کی حالت میں ایمان کے وسیلے راستباز ٹھہرتے ہیں۔ ۱۲ اور
اُن مختونوں کا باپ بھی ہو جو مختونی میں باپ ابرہامؔ کی طرح اُس ایمان کی راہ پر چلتے ہیں جو اُسے
نامختونی کی حالت میں حاصل تھا۔

۱۳ کیونکہ خُدا نے ابرہامؔ اور اُس کی نسل کے ساتھ شریعت کے اعمال کے وسیلے یہ وعدہ نہیں
کیا کہ وہ دُنیا کے وارث ہوں گے بلکہ ایمان کی راستبازی کے وسیلے سے کیا۔ ۱۴ اگر خُدا کے
وعدے صرف شریعت والوں کے لیے ہیں تو ایمان لانا بے فائدہ اور خُدا کے وعدے بے مقصد
ٹھہرے۔ ۱۵ کیونکہ شریعت تو حکم کی نافرمانی پر سزا کا حُکم کرتی ہے۔ مگر جہاںشریعت نہیں وہاں حُکم
کی نافرمانی بھی نہیں۔ ۱۶ اور وعدوں کا حصّول ایمان سے ہے کیونکہ یہ بخشش ہے اور ہم سب
یقیناً اِن وعدوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں چاہے ہم مُوسیٰؔ کی شریعت کے مطابق زندگی گُزارتے ہو
یا شریعت کے بغیر۔ مگر ابرہامؔ کی طرح ایمان رکھیں کیونکہ ابرہامؔ سب ایمانداروں کا باپ ہے۔
۱۷ جیسا کلام میں لکھا ہے: 'میں نے تُجھے قوموں کا باپ ٹھہرایا۔' (پیدایش۱۷ : ۵) ابرہامؔ اُس خُدا
پر ایمان لایا جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور جن چیزوں کا وجود نہیں اُنہیں اُسے بُلا لیتا ہے گویا کہ وہ
چیزیں ہیں۔ ۱۸ اُس نے اپنی نااُمیدی کی حالت میں اُمید کے ساتھ ایمان رکھا کیونکہ خُدا نے اُس
کو قوموں کا باپ بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ ۱۹ وہ جو سو برس کا تھا باوجود اپنے مُردہ بدن اور سارہؔ کے
رحم کی مُردگی کے وہ اپنے ایمان میں کمزور نہ ہوا۔ ۲۰ اور خُدا کے وعدہ پر شک کرنے کے بجائے
ایمان میں مضبوط ہو کر خُدا کی تمجید کی۔

۲۱ اور اِس بات پر پُورا بھروسا رکھا کہ خُدا جو کچھ کہتا ہے اُسے پُورا کرنے پر قادر ہے۔ ۲۲ اور
یہ اُس کے لیے راستبازی گِنا گیا۔ ۲۳ اور کلامِ مقدس میں یہ صرف ابرہامؔ ہی کے لیے نہیںلکھا کہ

"ایمان اُس کے لیے راستبازی گِنا گیا۔" ۲۴ بلکہ ہمارے لیے بھی لکھا گیا جو اُس خُدا پر ایمان لانے
سے راستباز ٹھہرے جس نے ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ ۲۵ وہ ہمارے
گناہوں کے بدلے مارے جانے کے لیے حوالے کیا گیا اور ہم کو راستباز ٹھہرانے کے لیے پھر زندہ
کیا گیا۔

خُدا کے ساتھ صُلح:

۵ اب جبکہ ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں تو خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلے سے خُدا کے
ساتھ صُلح رکھیں۔
۲ اُس پر ایمان کے وسیلے ہمیں خُدا کے نزدیک اُس فضل تک رسائی ملی ہے جہاں ہم کھڑے
ہیں۔ اور ہمیں اُس اُمید پر فخر ہے جس میں ہم خُدا کے جلال میں شریک ہوں گے۔ ۳ اتنا ہی نہیں
بلکہ ہم مصیبتوں میں بھی خُوشی مناتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ مصیبت سے صبرپیدا ہوتا ہے۔ ۴ صبر
سے کردار کی پختگی اور پختگی سے اُمیدپیدا ہوتی ہے۔ ۵ اور اُمید مایوس نہیں ہونے دیتی کیونکہ رُوح
القُدس جو ہمیں بخشا گیا وہ ہمارے دلوں کو خُدا کی محبت سے بھرتا ہے۔ ۶ کیونکہ جب ہم بالکل
بے بس تھے تو عَین وقت پر مسیح ہم بے دینوں کی خاطر مُؤا۔ ۷ شاید کی کوئی کسی راستباز کے لیے
جان دینے کو تیار ہو اور ممکن ہے کسی بُہت ہی نیک آدمی کے لیے کوئی اپنی جان دینے کی جرأت
کرے۔ ۸ مگر خُدا نے ہمارے واسطے اپنی محبت کا ثبوت اِس طرح دیا کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو
مسیح ہماری خاطر مُؤا۔ ۹ پس ہم جو مسیح کے خُون کے باعث راستباز ٹھہرے ہیںتووہ ہمیں خُدا
کے غضب سے ضرور ہی بچائے گا۔ ۱۰ ہم جو خُدا کے دُشمن تھے مسیح کی موت کے وسیلے ہماری
خُدا سے صُلح ہوئی تو یقینا صُلح ہونے کے بعد تو اُس کے بیٹے کی زندگی کے وسیلے نجات پائیں گے۔

۱۱ اور صرف یہ ہی نہیں خُداوند یسُوع ؔمسیح کے وسیلے خُدا کے ساتھ اِس نئے اور خُوبصورت تعلق
پر فخر بھی کرتے ہیں۔

پہلا اور دُوسرا آدمؔ:

۱۲ جب آدم ؔکے ذریعے گُناہ دُنیا میں آیا اور اِس گُناہ سے موت آئی اور یوں موت سب
آدمیوںمیں پھیل گئی کیونکہ سب نے گُناہ کیا تھا۔ ۱۳ بے شک لوگ شریعت کے دئیے جانے سے
پہلے بھی گُناہ کرتے تھے مگر شریعت کے نہ ہونے کی وجہ اِن گناہوں کو حساب میں نہیںلایا گیا۔ ۱۴ تو
بھی آدم ؔسے لے کر مُوسیٰ تک سب نے موت کا مزا چکھا۔ اُنہوں نے بھی جنہوں نے آدم کی طرح
خُدا کے حکم کو نہیں توڑا تھا۔ پہلا آدمؔ آنے والے آدمؔ یعنی مسیح کا تھا۔ ۱۵ مگر خُدا کی بخشش کا حال
آدم ؔکے گُناہ سے مختلف ہے۔ ایک شخص آدم ؔکے گُناہ سے بُہت سے آدمی مر گئے تو خُدا کا فضل
گناہوں کی بخشش کے لیے ایک آدمی یعنی یسُوعؔ مسیح کے ذریعے بُہت سے آدمیوں پر ضرور ہی
کثرت سے ہوا۔ ۱۶ خُدا کی بخشش جو فضل کی بدولت ہے، اُس کا انجام ایک آدمی کے گناہ کے
انجام سے مختلف ہے۔ آدم ؔکے ایک گُناہ کا نتیجہ سزا کا حُکم ہے۔ مگر خُدا کی بخشش کا نتیجہ یہ ہے
کہ بُہت سے گُناہوں میں خُدا کے نزدیک راستباز ٹھہریں۔ ۱۷ جب ایک آدمی کے گُناہ کے باعث
موت نے اُس ایک آدمی کے ذریعے سب پر بادشاہی کی تو ایک آدمی یعنی یسُوع ؔمسیح کے ذریعے
اُن سب پر خُدا کا فضل اُس راستبازی کی بخشش کے لیے کتنا عظیم ہے جو اِسے حاصل کرتے
اور گُناہ اور موت پر فتح پاتے ہیں۔ ۱۸ پس جس طرح آدم ؔکے ایک گُناہ کے باعث سب انسان
مُجرم ٹھہرے ویسے ہی مسیح کے ایک راستی کے کام سے سب انسان خُدا کے نزدیک راست
باز ٹھہرتے اور نئی زندگی پاتے ہیں۔ ۱۹ کیونکہ جس طرح ایک شخص کی نافرمانی سے بُہت سے لوگ

گُنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بُہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے۔ ۲۰ شریعت
کے آنے سے خُدا نے جتا دیا کہ انسان کس قدر گُنہگار ہے مگر جہاں گُناہ زیادہ ہوا فضل اُس سے بھی
بُہت زیادہ ہوا۔ ۲۱ جس طرح گُناہ نے موت کے ذریعے بادشاہی کی اُسی طرح اَب فضل جو خُداوند
یسُوعؔ مسیح کے وسیلے سے ہے راستبازی اور ہمیشہ کی زندگی کے لیے بادشاہی کرتا ہے۔

گناہ کی غلامی سے رہائی:

۶ تو تُمہارے خیال میں کیا ہمیں گُناہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ خُدا کا فضل اورزیادہ ہو؟ ۲ ہرگز
نہیں ! ہم جو گُناہ کے اعتبار سے مر گئے توپھرکیوں گُناہ میں زندگی گزاریں۔ ۳ کیا تُم نہیں
جانتے جب تُم نے یسُوعؔ مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اُس کی موت میں بھی شامل ہونے کا
بپتسمہ لیا؟ ۴ جب اُس کی موت میں شامل ہوئے تو بپتسمے کے وسیلے اُس کے ساتھ دفن بھی ہوئے۔
تاکہ جس طرح یسُوعؔ خُدا باپ کی جلالی قدرت کے وسیلے مُردوں سے زندہ کیا گیا اُسی طرح ہم بھی
نئی زندگی میں چلیں۔ ۵ جس طرح ہم اُس کے ساتھ اُس کی موت میں شامل ہوئے اُسی طرح یقیناً
اُس کے جی اُٹھنے میں بھی شامل ہوں گے۔ ۶ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی زندگی مسیح کے ساتھ
صلیب پر موت کے حوالے کی گئی تاکہ گُناہ کا بدن بیکار ہو جائے اور گُناہ کا ہم پر اختیار نہ رہے۔
۷ کیونکہ جب ہم مسیح کے ساتھ مر گئے تو گُناہ کے اختیار سے رہا ہوئے۔ ۸ جب ہم مسیح کے ساتھ
مر گئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔ ۹ ہمیں یقین ہے کہ مسیح جو مُردوں میں
سے جی اُٹھا تو اَب دوبارہ نہیں مرے گا۔ موت کا اُس پر اختیار نہیں۔

۱۰ مسیح گُناہ کے اختیار کو ختم کرنے کے لیے ایک بار مُؤا اور اَب جو جیتا ہے تو خُدا کے جلال
کے لیے ابد تک جیتا ہے۔ ۱۱ اسی طرح تُم بھی اپنے آپ کو گُناہ کے اعتبار سے مُردہ اور خُدا کے

اعتبار سے خُداوند یسُوع ؔمسیح میں زندہ سمجھو۔ ۱۲ گُناہ تُمہارے فانی بدنوں پر جو اِس زمین پر ختم ہو
جائیں گے بادشاہی نہ کرے اور تُم جسم کی خواہشوں کے غلام نہ بنو۔ ۱۳ اور اپنے اعضا گُناہ کے
لیے بدی کے حوالے نہ کرو۔ بلکہ خُدا کے حوالے کرو کیونکہ تُم مُردوں میں سے زندہ ہو کر اب نئی زندگی
بسر کرتے ہو۔ بس اپنے اعضا نیک کاموں کے لیے خُدا کے حوالہ کرو۔ ۱۴ کیونکہ اب گُناہ تُم پر کسی
طرح کا اختیار نہیں رکھتا۔ نہ تُم اب شریعت کے تحت زندگی گُزارتے ہو بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔

راستبازی کے غلام:

۱۵ تو کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم گُناہ کرتے رہیں کیونکہ فضل کے ماتحت ہیں نہ کہ شریعت کے؟
ہرگز نہیں! ۱۶ کیا تُم نہیں سمجھتے کہ جس کی تابعداری کرنے کا فیصلہ کرتے ہو اُسی کے غلام ہو جاتے
ہو؟ ۔ چاہے گُناہ کے تابع رہو جس کا انجام موت ہے یا خُدا کے تابع رہو جس کا انجام راستبازی
ہے۔ ۱۷ لیکن خُدا کا شُکر کرتے ہیں کہ تُم جو گُناہ کے غلام تھے اُس تعلیم کے دل سے تابعدار ہو گئے
جو ہم نے تُمہیں دی۔ ۱۸ یوں گُناہ سے آزاد ہو کر راستبازی کے غلام ہو گئے ہو۔ ۱۹ انسانی فطرت
کی کمزوری کو سمجھنے کے لیے میں نے غلامی کی مثال دی ہے۔ پہلے تُم جو ناپاکی اور نافرمانی کی غلامی
میں گُناہ کرتے تھے اب تُم راستبازی کے غلام ہو کر پاک ہوتے جاتے ہو۔ ۲۰ کیونکہ جب تُم گُناہ
کے غلام تھے تو راستبازی کے اعتبار سے آزاد تھے۔ ۲۱ جن باتوں سے تُم اب شرمندہ ہو اُن سے
اُس وقت تُمہیں کیا حاصل ہوا؟ کیونکہ اُن کا انجام موت ہے۔ ۲۲ مگر اب گُناہ سے آزاد ہو کر خُدا
کے غلام ہو گئے ہو جس کا نتیجہ پاکیزگی ہے اور انجام ہمیشہ کی زندگی۔ ۲۳ کیونکہ گُناہ کی مزدوری موت
ہے مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند یسُوع ؔمسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔

شریعت کی وضاحت:

۷ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! تم جو مُوسیٰ کی شریعت سے واقف ہو، کیا نہیں جانتے کہ شریعت
آدمی پر اُس وقت تک لاگو رہتی ہے جب تک وہ زندہ ہے۔ ۲ جیسے کہ ایک عورت جب تک
اُس کا شوہر زندہ ہے اپنے شوہر کے بندھ میں ہے لیکن جب شوہر مر جائے تو وہ اُس کے بندھن سے
آزاد ہو جاتی ہے۔ ۳ پس اپنے شوہر کی زندگی میں اگر وہ کسی دُوسرے شخص سے تعلق رکھتی ہے تو
زانیہ کہلاتی ہے۔ لیکن اپنے شوہر کے مرجانے کے بعد اگر دوبارہ شادی کرے تو زناکار نہیں کہلاتی۔
۴ پس اے بھائیو اور بہنو ! تُم جو مسیح کے ساتھ اُس کی موت میں شامل ہو کر شریعت کے بندھ
سے آزاد ہو تاکہ اُس دُوسرے کے ساتھ مل کر جو مُردوں سے زندہ ہوا خُدا کے لیے نیکی کے پھل پیدا
کرو۔ ۵ کیونکہ جب ہم اِس جسم میں پرانی فطرت کی تابعداری میں زندگی بسر کرتے تھے تو گُناہ آلودہ
خواہشیں جو شریعت کے باعث پیدا ہوتی تھیں ہمارے اعضا پر اثر انداز ہو کر رُوحانی موت کا سبب
بنتی تھیں۔ ۶ ہم جس شریعت کی غلامی میں تھے موت کے وسیلے اُس شریعت سے آزاد ہو گئے تاکہ
خُدا کی خدمت رُوح کے اعتبار سے نئے طور پر کریں نہ کہ لفظوں کے اعتبار سے پُرانے طور پر۔

شریعت اور گُناہ:

۷ تو کیا کہیں ! کیا خُدا کی شریعت گُناہ ہے؟ ہرگز نہیں ! بلکہ بغیر شریعت کے میں گُناہ کو نہ پہچان
سکتا۔ مثلاً اگر شریعت یہ نہ کہتی کہ لالچ گُناہ ہے تو میں لالچ کو نہ جانتا۔ ۸ مگر گُناہ نے شریعت کے حُکم
سے میرے اندر ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا۔ اگر شریعت نہ ہوتی تو گُناہ زورآور نہ ہوتا۔ ۹ جب تک میں
شریعت کے حُکم سے واقف نہ تھا میں بے گُناہ تھا جیسے ہی مُجھے یہ پتا چلا کہ لالچ گُناہ ہے اِس حُکم
کی بدولت گُناہ نے میری زندگی میں جنم لیا۔ ۱۰ اور وہ حُکم جس کا مقصد زندگی دینا تھا میرے لیے

موت کا سبب بنا۔ ۱۱ گُناہ نے اِن حُکموں کا سہارا لے کر مُجھے بہکایا اور اِن ہی حُکموں کے وسیلے
مُجھے مار بھی ڈالا۔ ۱۲ مگر شریعت اپنے آپ میں پاک ہے اور اِس کے حُکم بھی پاک اور راست
اور اچھے ہیں۔ ۱۳ تو پھر کیا ایک اچھی چیز میرے لیے موت کا سبب بنی؟ ہرگز نہیں! گناہ نے ایک
اچھی چیز کو استعمال کر کے مُجھے مُجرم ٹھہرایا اور موت کا حُکم دیا تاکہ گُناہ شریعت کے وسیلے اپنے
آپ میں حد سے زیادہ نفرت انگیز نظر آئے۔

۱۴ پس شریعت بُری نہیں بلکہ رُوحانی اور اچھی ہے۔ میں بُرا ہوں کیونکہ جسم میں گُناہ کے
ہاتھوں بِکا ہوا ہوں۔ ۱۵ کیونکہ مُجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیا کروں۔ کیونکہ مُجھ سے وہ اچھا کام نہیں ہو
پاتا جسے میں کرنا چاہتا ہوں، مگر وہ ہو جاتا ہے جس سے مُجھے نفرت ہے۔

۱۶ اگر مُجھے پتا ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں ٹھیک نہیں تو ظاہری بات ہے کہ میں شریعت کو مانتا
ہوں کہ اچھی ہے۔ ۱۷ لہٰذا اُس کام کو کرنے والا میں نہیں بلکہ گُناہ ہے جو مُجھ میں بسا ہے۔ ۱۸ میں
جانتا ہوں کہ میری گُناہ آلودہ فطرت میں کوئی نیکی موجود نہیںمگر نیک کام کرنے کا ارادہ تو رکھتا ہوں
لیکن کر نہیں پاتا۔ ۱۹ چُنانچہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہوں وہ تو کر نہیں پاتا مگر جس بدی کا ارادہ نہیں
کرتا وہ کر لیتا ہوں۔ ۲۰ پس اگر میں وہ کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا
بلکہ گُناہ ہے جو مُجھ میں بسا ہے۔

۲۱ مُجھے تو شریعت کی یہ سمجھ آئی ہے کہ جب میں کوئی نیکی کرنے کا اِرادہ کرتا ہوں تو بدی میرے
پاس آ موجود ہوتی ہے۔ ۲۲ یہ اپنی سمجھ سے تو خُدا کی شریعت کو پسند کرتا ہوں۔ ۲۳ مگر مُجھے میرے
جسم میں ایک اور طرح کی شریعت نظر آتی ہے جو میری سمجھ کی شریعت سے لڑ کر مُجھے گُناہ
کی شریعت کی قید میں لے آتی ہے جو میرے جسم میں بسی ہے۔ ۲۴ ہائے میں کیسا بے بس ہوں!

کون مُجھے اِس بدن میں بسے گُناہ اور موت سے بچائے گا؟ ۲۵ میں خُدا کا شُکر گزار ہوں جو خُداوند یسُوعؔ مسیح کے وسیلے مُجھے نجات بخشتا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنی سمجھ سے تو خُدا کی شریعت کا تابع ہوں۔ مگر اپنے بدن میں بسی ہوئی پرانی فِطرت کی وجہ سے گُناہ کی شریعت کا محکوم ہوں۔

رُوح میں زندگی:

۸ پس اب جو خُداوند یسُوعؔ مسیح میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیںوہ جو جسم کے مطابق نہیںبلکہ رُو
ح کے مطابق چلتے ہیں۔ ۲ یسُوعؔ مسیح میں ہونے کے باعث پاک رُوح کی شریعت نے
ایک ایسی زندگی بخشی جو مُجھے گُناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کرتی ہے۔ ۳ اور جو کام مُوسیٰ
کی شریعت جسم کی کمزوری کے باعث نہ کر سکی تو خُدا نے اپنے بیٹے کو اُسی طرح کے کمزور جسم
میں جو ہم گُنہگار ہوتے ہوئے رکھتے ہیں بھیجا تاکہ ہمارے گُناہوں کے لیے قربان ہو کر گُناہوں کو
مٹائے اور ہمارے جسم میں بسے گُناہ کو مُجرم ٹھہرائے۔ ۴ تاکہ ہم میں جو جسم کی گُناہ آلودہ فطرت
کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں، شریعت کے انصاف کے سارے تقاضے پورے
ہوں۔ ۵ کیونکہ جو جسم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں جسمانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیںاور جو رُوح
کے مطابق زندگی گُزارتے ہیں رُوحانی باتوں کی فکر میں رہتے ہیں۔ ۶ جسمانی باتوں کی فکر موت پیدا
کرتی ہے اور رُوحانی باتوں کی فکر زندگی اور اطمینان۔ ۷ جسمانی سوچ خُدا کی دُشمن ہے کیونکہ نہ خُد
اکی شریعت کے تابِع ہے نہ ہو سکتی ہے۔ ۸ جو جسم کی خواہشوں کے مطابق زندگی گُزارتے ہیںوہ خُدا
کو خُوش نہیں کر سکتے۔ ۹ مگر تُم جسم کے مطابق نہیں چلتے بلکہ خُدا کے اُس رُوح کے مطابق جو تُم
میں بسا ہے چلتے ہو۔ مگر جس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں۔ ۱۰ اور اگر مسیح تُم میں بسا

ہے تو اگرچہ بدن کے لحاظ سے گُناہ کے سبب مُردہ ہو مگر رُوح کے اعتبار سے مسیح میں راستبازی
کے سبب زندہ ہو۔ ۱۱ جس خُدا کے رُوح نے مسیح یسُوعؔ کو مُردوں میں سے جِلایا وہ تُمہارے فانی
بدنوں کو بھی اُسی رُوح کے وسیلے جو تُم میں بسا ہے زندہ کرے گا۔ ۱۲ لہٰذا عزیز بھائیو اور بہنو!
ہمارے لیے یہ ضروری نہیں کہ ہم جسم کی خُواہشوں کے مطابق زندگی گزاریں۔ ۱۳ اگر تُم جسم کی
خُواہش کے مطابق زندگی گُزاروگے تو ضرور مرو گے اور اگر رُوح سے بدن کے کاموں کو نیست
ونابود کرو گے تو زندہ رہو گے۔ ۱۴ جو پاک رُوح کی راہنمائی میں چلتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے کہلاتے
ہیں۔ ۱۵ کیونکہ تُمہیں خُوف اور غلامی کا رُوح نہیںملا بلکہ وہ رُوح جس سے تُم خُدا کے فرزند ٹھہرے
اور خُدا کو ابّا یعنی 'اے باپ' کہنے کا حق ملا ہے۔ ۱۶ اُس کا رُوح خُود ہماری رُوح کے ساتھ مل
کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔ ۱۷ اَب جب خُدا کے فرزند ہیں تو اُس کے وارث بھی
ہوئے۔ درحقیقت ہم مسیح کے ہم میراث ہیں بشرطیکہ ہم مسیح کے دُکھوں میں شریک ہوں تو یقیناً
اُس کے جلال میں بھی شریک ہوں گے۔

جلالی مستقبل:

۱۸ میرے خیال میں جو مصیبتیں اب ہم اُٹھا رہے ہیں اُس جلال کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں
جو ہم پر ظاہر ہو گا۔ ۱۹ کیونکہ تمام مخلوقات اُس وقت کا بے تابی سے انتظار کر رہی ہے جب خُدا
اپنے فرزندوں کو ظاہر کرے گا۔ ۲۰ اِس لیے کہ مخلُوقات اپنی خُوشی سے نہیں بلکہ خالق کی مرضی سے
فنا کے اختیار میں کر دی گئی اِس اُمید کے ساتھ۔ ۲۱ کہ وہ خُدا کے فرزندوں کے ساتھ موت اور فنا
سے جلالی رہائی پائیگی۔ ۲۲ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ساری مخلوقات اب تک تکلیف میں کراہتی اور
دردِزہ میں تڑپتی ہے۔ ۲۳ نہ صرف مخلوقات بلکہ ہم بھی جن کو پہلے پھلوں کے طور پر رُوح القدس ملا

ہے، اندر ہی اندر کراہتے اور اُس دن کے منتظر ہیں جب ہمارے بدن مصیبتوں اور گُناہ سے رہائی
پائیں گے اور ہمیں لے پالک ہونے کا پُورا حق ملے گا۔ ۲۴ نجات حاصل کرنے کے وقت ہمیں
یہی اُمید ملی تھی۔ اُمید اُسی وقت تک ہی رہتی ہے جب تک اُمید کی ہوئی چیز حاصل نہ ہو جائے
اگر حاصل ہو جائے تو اُمید کیسی؟ ۲۵ اگر ہم اُمید کی ہوئی چیزوں کے منتظر ہیںتو صبر کے ساتھ اُس
کا انتظار کریں۔

۲۶ پاک رُوح ہماری کمزوریوں میں ہمارا مددگار ہے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس طرح خُدا کی
مرضی کے مطابق دُعا کریں۔ پاک رُوح خُود ہماری رُوح کے ساتھ مل کر اور آہیں بھر بھر کر ہماری
شفاعت کرتا ہے جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ۲۷ خُدا جو ہمارے دلوں کے اندر کی
باتیں جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ رُوح القُدس مقدسوں کے لیے کیسی شفاعت کرتا ہے جو خُدا
کی مرضی کے مطابق ہے۔ ۲۸ اور ہم جانتے ہیں کہ خُدا اپنے پیار کرنے والوں کے لیے ہر ایک چیز
سے بھلائی پیدا کرتا ہے۔ اُن کے لیے جن کو خُدا نے اپنے خاص اِرادہ کے لیے بُلایا۔ ۲۹ خُدا نے
اُنہیں چُن لیا جن کو وہ پہلے سے جانتا تھا کہ اُس کے بیٹے کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ بُہت سے بھائیوں
میں پہلوٹھا ٹھہرے۔ ۳۰ اور جن کو پہلے سے چُنا اُن کو بُلایا بھی اور جن کو بُلایا اُن کو راستباز بھی
ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا۔

یسُوعؔ مسیح میں خُدا باپ کی محبت:

۳۱ بس ایسی شاندار باتوں کے بارے میں کیا کہیں؟ اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا
مخالف ہے؟

۳۲ اگر وہ ہمارے واسطے اپنے بیٹے کو مصلوب ہونے کے لیے حوالے کر سکتا ہے تو ہمیں باقی
سب چیزیں کیوں نہ دے گا۔ ۳۳ خُدا کے چُنے ہوئے لوگوں پر کون الزام لگانے کی جُرأت کر سکتا
ہے؟ کیونکہ خُدا ہے جو اُنہیں راستباز ٹھہراتا ہے۔ ۳۴ پھر کون ہم کو مُجرم ٹھہراے گا؟ کوئی نہیں !
یسُوعؔ مسیح ہماری خاطر مُوا اور ہماری خاطر مُردوں میں سے جی اُٹھا اور خُدا کے دہنی طرف ہماری
شفاعت کے لیے بیٹھا ہے۔ ۳۵ کون سی چیز ہمیں مسیح کی محبت سے جُدا کر سکتی ہے؟ مصیبت
یا آفتیںیا ایذارسانی یا بھُوک یا کال یا ننگاپن یا خطرہ یا تلوار؟ ۳۶ جیسے کلام میں لکھا ہے: "تیری خاطر
ہمیں دن بھر موت کا سامنا رہتا ہے۔ ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑیں سمجھے جاتے ہیں۔'' (زبور۴۴:
۲۲) ۳۷ اِن سب مصیبتوں کے باوجود ہمیں مسیح میں جو ہم سے محبت کرتا ہے فتح سے بڑھ کر غلبہ
حاصل ہے۔ ۳۸ مُجھے یقین ہے کہ کوئی بھی چیز ہمیں خُدا کی محبت سے جو خُداوند یسُوعؔ مسیح میں ہے
جُدا نہیں کر سکتی نہ موت نہ زندگی۔ نہ فرشتے نہ بدرُوحیں۔ نہ ہی حال نہ مستقبل کی مصیبتیں۔ نہ جہنّم
کی کوئی قوت۔ ۳۹ نہ آسمان کی نہ زمین کی کوئی قوت۔ نہ کوئی اور مخلوق۔

خُدا اور یہودی قوم:

۹ میں مسیح میں سچ کہتا ہوں اور میرا دِل بھی پاک رُوح کے وسیلے اِس بات کی گواہی دیتا ہے
کہ میں جھوٹ نہیں بولتا۔ ۲ میرا دل غم سے بھرا ہے اور میں مسلسل دُکھی رہتا ہوں۔
۳ اپنے یہودی بھائیوں اور بہنوں کے لیے جو میرے قرابتی ہیں۔ میں خُود یسُوعؔ سے محروم ہو جاتا
اگر اِس طرح وہ نجات حاصل کر سکتے۔ ۴ وہ اسرائیلی ہیں اور خُدا نے اُنہیں چُنا ہے کہ اُس کے
لے پالک ہوں۔ خُدا نے اُن ہی کے ساتھ عہد باندھے اور اپنی شریعت دی۔ اُن ہی کو اُس نے
اپنی عبادت کرنے کا حق بخشا اور سارے وعدے اُن ہی کے ساتھ ہیں۔ ۵ وہ ابرہامؔ، اضحاقؔ اور

یعقوبؔ کی اَولاد ہیں اور مسیح بھی جسم کے لحاظ سے اسرائیلی ہے جو سب سے بلند اور ہمیشہ تک
پرستش کے لائق ہے۔ آمین! ۶ تو کیا خُدا کے وعدے سچے نہ نکلے؟ ایسا نہیں! کیونکہ جو اسرائیل کی
اَولاد ہیں وہ سب حقیقی اسرائیلی نہیں۔ ۷ اور نہ ابرہامؔ کی اَولاد ہونے کے سبب سے سب اُس کے
فرزند ہیں کیونکہ لکھا ہے کہ: ”اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی“ (پیدایش ۲۱: ۱۲) جبکہ اُس
کے اور بھی فرزند تھے۔ ۸ یعنی ابرہامؔ کی جسمانی اَولاد خُدا کے فرزند نہیں۔ صرف وعدہ کے فرزند
ہی ابرہامؔ کی نسل گنے جاتے ہیں۔

خُدا کا وعدہ:

۹ ”میں اِسی وقت اگلے سال تیرے پاس آؤں گا اور سارہؔ کے بیٹا ہو گا۔“ (پیدایش۱۸: ۱۰)

۱۰ یہ ہمارا باپ اضحاقؔ تھا جس سے رِبقہؔ کے بچے پیدا ہوئے۔ ۱۱ مگر اُن کے پیدا ہونے اور اُن
کے نیکی یا بدی کرنے سے پہلے خُدا نے اُن میں سے ایک کو چُن لیا تاکہ اپنا مقصد پورا کرے۔ ۱۲ اور یہ
ظاہر ہو جائے کہ خُدا کا چُناؤ کسی کے اعمال پر مبنی نہیں بلکہ بُلانے والے کی اپنی مرضی پر تھا۔ اِس
لیے اُس نے ربقہؔ کو بتایا کہ:

”بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔“ (پیدایش ۲۵: ۲۳)

۱۳ جیسا کہ لکھا ہے: ”میں نے یعقوبؔ سے محبت کی مگر عیسوؔ سے نفرت۔“ (ملاکی ۱: ۲۔ ۳)
۱۴ پس ہم کیا کہیں؟ کیا خُدا بے انصاف ہے؟ ہر گز نہیں۔ ۱۵ کیونکہ خُدا نے مُوسیٰؔ سے کہا:
”جس پر رحم کرنا چاہوں رحم کروں گا۔ جس پر ترس کھانا چاہوں ترس کھاؤں گا۔“ (خروج ۳۳: ۱۹)

۱۶ پس یہ نہ خواہش کرنے والے پر اور نہ ہی محنت کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر منحصر
ہے۔ ۱۷ کلام میں یوں لکھا ہے کہ:

خُدا نے فرعونؔ سے کہا: "میں نے تُجھے اِس لیے کھڑا کیا کہ تیری وجہ سے اپنی قُدرت ظاہر کروُں
اور میرا نام تمام رُوحِ زمین پر مشہوُر ہو جائے۔" (خروج ۹: ۱۶)

۱۸ اِس سے پتا چلتا ہے کہ خُدا جس پر چاہے رحم کرتا ہے اور جس کا چاہے دل سخت کرتا ہے
تاکہ وہ اُس کی نہ سُنیں۔

۱۹ تو تُم کہو گے کہ پھر خُدا کیوں ہم کو مُجرم ٹھہراتا ہے؟ [کیونکہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اُس
کے پیچھے اُس کا ارادہ ہے۔] کون اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ ۲۰ میں کہتا ہوں کہ ایسا کہنا مناسب
نہیں ! انسان کیسے خُدا سے بحث کر سکتا ہے؟ مخلوق کیوں کر خالق سے پُوچھ سکتی ہے کہ تُو نے مُجھے
ایسا کیوں بنایا؟ ۲۱ کیا کمہار کو یہ اختیار نہیں کہ مَٹّی کو گوندھ کر اُس میں سے جیسا چاہے برتن بنائے،
خاص استعمال کے لیے یا عام استعمال کے لیے بھی۔ ۲۲ اسی طرح کیا خُدا کو یہ حق حاصل نہیں
کہ وہ جو ہلاکت کے لائق ہیں اُن پر اپنے غضب اور قدرت کو ظاہر کرنے کے بجائے اپنا تحمل ظاہر
کرے؟ ۲۳ اور یہ اِس لیے تاکہ اُن کو پہلے سے اپنے رحم کے لیے چُن کر اُن کے ذریعے اپنا جلال
کثرت سے ظاہر کرے۔ ۲۴ ہم چُنے ہوئوں میں سے جو کچھ یہودیوں اور کچھ غیر قوموں میں سے ہیں۔

۲۵ چُنانچہ ہوسیعؔ کی معرفت خُدا غیر قوموں کے بارے میں کہتا ہے:

"جو میری اُمت نہ تھی اُسے اپنی اُمت کہوں گا
اور جو پیاری نہ تھی اُسے پیاری کہوں گا" (ہوسیعؔ ۲: ۲۳)

۲۶ "اور ایسا ہو گا کہ جہاں اُنہیں کہا گیا تھا کہ تُم میری قوم نہیں

وہاں وہ زندہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔" (ہوسیعؔ ۱ : ۱۰)

۲۷ اور یسعیاہؔ کی معرفت خُدا اسرائیل کے بارے میں کہتا ہے:

"گو اسرائیل شمار میں سمندر کی ریت کے برابر ہیں تو بھی اُن میں سے

تھوڑے ہی بچیں گے۔" (یسعیاہؔ ۱۰ : ۲۲-۲۳)

۲۸ کیونکہ خُدا اپنے کلام کو پُورے طور پر اور تیزی سے عمل میں لائے گا۔

۲۹ چُنانچہ یسعیاہؔ نے یہ بھی کہا:

"اگر ربُ الافواج ہماری کچھ نسل باقی نہ چھوڑتا

تو ہم سدُومؔ کی طرح مٹ جاتے اور عمورہؔ کی طرح تباہ ہو جاتے۔" (یسعیاہؔ ۱ : ۹)

۳۰ اِس کا کیا مطلب نکلتا ہے؟ یہ کہ غیر قومیں جنہونے راستبازی کی تلاش نہ کی تھی وہ خُدا کے
نزدیک راستباز ٹھہرے اور یہ اُن کے ایمان کے وسیلے ہوا۔ ۳۱ مگر اسرائیلی جنہوں نے شریعت
کے ذریعے راست بازی تلاش کرنے کی کوشش کی مگر نہ پا سکے۔ ۳۲ ایسا کیوں؟ اِس لیے کہ اُنہوں
نے مُوسیٰؔ کی شریعت پر عمل عمل کرنے سے اُس کی تلاش کی اور خُدا پر بھروسہ نہ کیا اُنہوں نے راہ
میں پڑے پتھر سے ٹھوکر کھائی۔

۳۳ اور یہ بات کلام میں بھی لکھی ہے کہ:

"دیکھو میں صیّونؔ میں ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان رکھتا ہوں

اور جو اُس پر ایمان لائے گا شرمندہ نہ ہو گا۔"

۱۰

اے بھائیو اور بہنو! میری دلی خُواہش اور دُعا ہے کہ اسرائیل نجات پائے۔ ۲ میں
اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ اپنے دل میں خُدا کے لیے غیرت تو رکھتے ہیں مگر بغیر

رُوحانی سمجھ کے۔ ۳ وہ خُدا کی راستبازی کو جانے بغیر اپنی راستبازی کو قائم کرنے کی کوشش میں
لگے رہے اور خُدا کی راستبازی کے تابِع نہ ہوئے۔
۴ مسیح نے شریعت کے مقصد کو اپنے میںپُورا کر دیا ہے تاکہ جو اُس پر ایمان لائے وہ
راستباز ٹھہرے۔

نجات سب کے لیے:

۵ مُوسیٰ نے لکھا ہے کہ شریعت کے وسیلے اُسی وقت راستباز ٹھہر سکتے ہیں جب اُس کے
سارے احکام پر پُورا پُورا عمل کیا جائے۔
۶ مگر ایمان کے ذریعے راستبازی یہ کہتی ہے:
"اپنے دِل میں یہ نہ کہہ کہ آسمان کون چڑھے گا؟" (یعنی مسیح کو زمین پر لانے کے لئے)
۷ اور یہ نہ کہے کہ کون پاتال میں جائے گا؟ (مسیح کو مُردوں میںسے اُوپر لانے کے لئے)
۸ بلکہ ایمان سے راستبازی یہ کہتی ہے کہ:
"کلام تیرے نزدیک بلکہ تیرے مُنہ اور تیرے دل میں ہے۔" (اِستثنا ۳۰: ۱۲۔ ۱۴)
یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں۔ ۹ اگر تو اپنے مُنہ سے مسیح یسُوعؑ کے
خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا
ہے تو نجات پائے گا۔ ۱۰ کیونکہ راستبازی کے لیے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لیے
اقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے۔ ۱۱ اِسی لیے کلام میں لکھا ہے کہ جو کوئی مسیح پر ایمان لائے گا شرمندہ نہ
ہو گا۔ ۱۲ چاہے یہودی ہو یا یُونانی خُدا کے نزدیک کچھ فرق نہیں کیونکہ وہ اپنے سب دُعا کرنے والوں
کو کثرت سے برکت دیتا ہے۔

۱۳ کیونکہ جو کوئی اُس کا نام لے گا نجات پائے گا۔ ۱۴ کوئی اُس کا نام کیسے لے جب اُس پر ایمان
نہیں لایا؟ اور جب تک اُس کے بارے میں سُنے نہ تو ایمان کیسے لائے؟ اور بغیر منادی کے کیسے سُنے؟
۱۵ اور جب تک کوئی بھیجا نہ جائے منادی کیسے ہو؟

چُنانچہ لکھا ہے کہ: "کیا ہی خُوشنما ہیں اُن کے قدم جو سلامتی کی خُوشخبری لاتے ہیں۔"
(یسعیاہؔ ۵۲: ۷)

۱۶ مگر سب نے اِس خُوشخبری کو قبول نہیں کیا۔ جیسا یسعیاہؔ نے کہا: "اے خُداوند ہمارے
پیغام کا کس نے یقین کیا؟" (یسعیاہؔ ۵۳: ۱) ۱۷ پس ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے
کلام سے۔ ۱۸ تو کیا بنی اسرائیل نے یہ پیغام نہیں سُنا؟ بے شک سُنا! چُنانچہ کلام میں لکھا ہے کہ:

"اُن کی آواز تمام رُوحِ زمین پر
اور اُن کی باتیں دُنیا کی انتہا تک پہنچیں۔" (زبور ۱۹: ۴)

۱۹ اگر سُنا تو کیا اُن کو اِس بات کی سمجھ نہیں آئی؟ یقیناً وہ
سمجھتے تھے۔ پہلے مُوسیٰؔ کے وسیلے خُدا نے کہا:

"میں خُود تُمہیں اُن سے غیرت دلاؤں گا جو قوم ہی نہیں۔
اور ایک نادان قوم سے تُمہیں غُصّہ دلاؤں گا۔" (اِستثنا ۳۲: ۲۱)

۲۰ پھر یسعیاہؔ نے بڑی دلیری سے کہا:

"جنہوں نے مُجھے نہیں ڈھونڈا اُنہوں نے مُجھے پا لیا۔
جنہوں نے میرے بارے میں نہیں پُوچھا میں اُن پر ظاہر ہوں گا۔" (یسعیاہؔ ۶۵: ۱)

۲۱ لیکن اسرائیلؔ کے لیے یہ کہتا ہے:

”میں نے دن بھر ایک سرکش اور نافرمان قوم کے لیے
اپنے ہاتھ پھیلائے رکھے۔ (یسعیاہؔ۶۵: ۲)

اسرائیلؔ پر خُدا کی رحمت:

۱۱ تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا نے اپنی قوم کو رَدّ کر دیا؟ ہر گز نہیں! میں بھی
اسرائیلی، ابرہامؔ کی نسل اور بنیمینؔ کے قبیلے کا ہوں۔ ۲ خُدا نے اپنے لوگوں کو رَدّ نہیں
کیا جن کو اُس نے شروع سے چُن لیا تھا۔ کیا تُم نہیں جانتے جو کلام میں لکھا ہے کہ ایلیاہؔ نے خُدا
سے اسرائیلؔ کی شکایت کرتے ہوئے کیا فریاد کی؟ ۳ ”خُداوند اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور
تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا۔ اب میں ہی اکیلا باقی بچا ہوں اور وہ میری جان بھی لینا چاہتے ہیں۔“
(۱ سلاطین ۱۹: ۱۰) ۴ مگر خُدا کی طرف سے اُسے کیا جواب ملا؟ یہ کہ ”میں نے اپنے لیے سات ہزار
آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گُھٹنے نہیں ٹیکے۔“ (۱ سلاطین ۱۹: ۱۸) ۵ اِسی طرح
آج بھی خُدا نے اپنے فضل سے اسرائیلؔ میں سے کچھ ایمانداروں کو چن لیا ہے۔ ۶ اور اگر خُدا کی
رحمت سے چُنے گئے تو اعمال سے نہیں ورنہ خُدا کا فضل، فضل نہ رہا۔

۷ پس کیا ہوا؟ یہ کہ اسرائیلؔ جس کی تلاش کر رہا تھا اُن کو نہ ملی صرف چُنے ہوئے لوگوں کو ملی اور
باقیوں کے دل سخت کئے گئے۔

۸ جیسا کہ کلام میں لکھا ہے ”خُدا نے اُنہیں سُست طبیعت کے حوالے کر دیا۔“ (یسعیاہ ۲۹:
۱۰) اور ”ایسی آنکھیں دیں جو نہ دیکھ سکیں اور ایسے کان جو نہ سُن سکیں۔“ (اِستثنا ۲۹: ۴)

۹ اور داؤدؔ نے یہ کہا کہ:

”نعمتوں سے بھرے اُن کے دسترخوان اُن کے لیے پھندا

اور ٹھوکر کھانے اور سزا کا باعث بن جائیں۔

۱۰ اور اُن کی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جائے تاکہ نہ دیکھیںاور تُو

اُن کی پیٹھ ہمیشہ جھُکائے رکھ۔" (زبور۶۹: ۲۲۔ ۲۳)

۱۱ کیا خُدا کے لوگ ایسے گرے کہ اُٹھ نہ سکیں؟ یقینا نہیں۔ اُن کی نافرمانی کے باعث خُدا نے
غیر قوموں کے لیے نجات کے دروازے کھول دیے تاکہ انہیں غیرت دلائے۔ ۱۲ جب اُن کا خُدا
کی برکتوں کو رَد کرنا دُنیا والوں کے لیے دَولت مند ہونے کا باعث بنا تواُن کا خُدا کی نجات کو قبول
کر لینا دُنیا والوں کے لیے کس قدر زیادہ برکتوں کا باعث ہو گا؟

۱۳ میں یہ باتیں غیر قوموں سے کرتا ہوں کیونکہ میں غیر قوموں کا رسُول ہوں اور مجُھے اپنی اِس
خدمت پر فخر ہے۔ ۱۴ تاکہ کسی نہ کسی طرح اپنی قوم والوں کو غیرت دلا کر اُن میں سے کچھ کو بچا
لوں۔ ۱۵ خُدا کا اُنہیں رَد کرنا اگر دُنیا کے لیے خُدا کے نزدیک آنے کا سبب بنا تو اُن کا قبول کیا
جانا تومُردوں میں سے جی اُٹھنے کے برابر نہ ہوگا؟ ۱۶ جب پہلا پیڑا جو نذر کے لیے چڑھایا جاتا ہے پاک
ٹھہرا تو سارا گُندھا ہوا آٹا بھی پاک ہے اگر جڑ پاک ہے تو ٹہنیاں بھی پاک ہیں۔ ۱۷ کچھ ٹہنیاں
یعنی اسرائیلؔ کے لوگ توڑے گئے تو تُم جو غیر قوم میں سے ہوتے ہوئے (جنگلی زیتون کی ٹہنیاں)
زیتون کے درخت میں پیوند ہوئے اور زیتون کی روغن دار جڑمیں شریک ہوگیا۔ ۱۸ اِس لئے تُجھے
مناسب نہیں کہ اُن ٹہنیوں کے مقابلے میں فخر کرے جو توڑی گئیں۔پیوند ہونے کے باعث تو
اُس جڑ کی بدولت قائم ہے نہ کہ جڑ تیری بدولت۔ ۱۹ ہاں! تُو کہہ سکتا ہے کہ وہ ڈالیاں اِس لئے
توڑی گئیںکہ میں اُن کی جگہ پیوند ہوجاؤں۔ ۲۰ مگر یاد رکھ کہ وہ تو اس لیے توُڑی گئیں کیونکہ اُنہوں نے
مسیح پر ایمان نہ رکھا اور تو اِس لیے قائم ہے کیونکہ تو نے مسیح پر ایمان رکھا۔ پس تو غرور نہ کربلکہ

خوف کر۔ ۲۱ کیونکہ اگر خُدا نے اصلی ٹہنیوں کو نہ چھوڑا تو تُجھے بھی نہ چھوڑے گا۔ ۲۲ خُدا مہربان
ہے اور سخت بھی اُن کے لیے سخت جو نافرمان ہیں۔ مگر خُدا تُجھ پر مہربان ہے بشرطیکہ تُو اُس کی
مہربانی پر بھروسا رکھے اور قائم رہے ورنہ وہ تُجھے بھی کاٹ ڈالے گا۔

۲۳ اَب بھی اگر وہ بے ایمانی کو چھوڑ دیں تو دَوبارہ پیوند کئے جائیں گے کیونکہ خُدا اُنہیں پیوند کر
کے بحال کرنے پر قادر ہے۔ ۲۴ اگر تُو جنگلی زیتون سے کٹ کر اصلی زیتون میں پیوست ہو گیا تو جو
اصلی ٹہنیا ہیں اپنے اصل زیتون میں ضرور پیوست ہوں گی۔

۲۵ اے بھائیو ! اور بہنو ! میں نہیں چاہتا کہ تُم اِس مُقدس راز سے بے خبر رہو تاکہ اپنے آپ کو
عقلمند نہ سمجھ لو۔ وہ اسرائیلی جن کے دل سخت ہو گئے ہیں یہ اُس وقت تک سخت رہیں گے جب
تک غیر قومیں پُوری تعداد میں شامل نہ ہو جائیں۔

۲۶ اِسی طرح سب اسرائیلی بچائے جائیں گے۔ جیسا کلام میں لکھا ہے:
"چھڑانے والا صِیّون سے نکلے گا اور بے دینی کو یعقوب سے دُور کرے گا۔
۲۷ "اور میرا اُن کے ساتھ یہ عہد ہو گا جب میں اُن کے گُناہوں
کو دُور کردُوں گا۔" (یسعیاہ ۵۹: ۲۰۔ ۲۱)

۲۸ جہاں تک انجیل کی خُوش خبری کا تعلق ہے تو وہ تُمہارے دُشمن ہیں مگر چُناؤ کے لحاظ سے
باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں۔ ۲۹ کیونکہ خُدا کا بُلاوا اور نعمتیں لاتبدیل ہیں۔ ۳۰ ایک وقت میں تُم
غیر قوم ہوتے ہوئے خُدا کے نافرمان تھے مگر اب اِنکی نافرمانی کے باعث خُدا نے تُم پر رحم کیا۔
۳۱ اور اگر خُدا نے اُن کی نافرمانی کے باعث تُم پر رحم کیا تو خُدا یہودیوں پر بھی رحم کر سکتا ہے۔
۳۲ اِس لئے خُدا نے سب کو نافرمان ہونے دیا تاکہ سب پر اپنا رحم ظاہر کرے۔

۳۳ واہ! خُدا کی دولت اور حکمت اور علم کتنا گہرا ہے۔ اُس کے فیصلوں اور اُس کے ارادوں
کو جاننا ناممکن ہے۔

۳۴ جیسا کلام میں لکھا ہے:

"کون خُدا کی سوچوں کو جان سکتا ہے؟ یا کون اُس کو
صلاح دے سکتا ہے۔" (یسعیاہ ۴۰: ۱۳)

۳۵ "کس نے خُدا کو کچھ دیا کہ وہ واپس لوٹائے؟" (ایوب ۴۱: ۱۱)

۳۶ سب چیزیں اُسی کے وسیلے سے اور اُسی کے لیے ہیں تاکہ اُسے جلال ملے۔ اُس کی تمجید ابد
تک ہوتی رہے۔ آمین!

زندہ قربانی:

۱۲ لہٰذا بھائیو! اور بہنو! میں خُدا کی رحمتیں یاد دلا کر تُم سے اِلتجا کرتا ہوں کہ اپنے بدن
ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک ہو اور خُدا کو پسند آئے۔ یہی
تمہاری مناسب عبادت ہے۔ ۲ اور اِس جہان کے طور طریقے نہ اپناؤ۔ بلکہ خُدا کو نئی زندگی کے
مطابق اپنی سوچیں بدلنے کا موقع دو تاکہ روحانی تجربے سے خُدا کی اچھی اور پسندیدہ اور کامل مرضی
کو جان سکو۔ ۳ اُس اختیار سے جو خُدا نے اپنے فضل سے مُجھے بخشا ہے، میں تُم میں سے ہر ایک کو
ہدایت کرتا ہوں۔ کوئی اپنے آپ کو اپنی حیثیت سے زیادہ نہ سمجھے۔ بلکہ سچائی سے اپنی حیثیت کو
ایمان کے اُس اندازہ سے جانے جتنا خُدا نے ہر ایک کو بخشا ہے۔ ۴ جیسے ہمارے جسم میں بُہت
سے اعضا ہوتے ہیں اور ہر ایک عُضو کا بدن میں ایک خاص کام ہے۔ ۵ اسی طرح ہم سب مسیح
میں شامل ہو کر ایک بدن ہیں اور ایک دُوسرے کے ساتھ پیوست ہیں۔ ۶ اپنے فضل کی بدولت خُدا

نے ہم سب کو فرق فرق نعمتیں دی ہیں۔ اِس لیے جس کسی کو نبوّت کی نعمت ملی ہو وہ اُس ایمان
کے مطابق جو خُدا نے اُسے بخشا ہے نبوّت کرے۔ ۷ جس کو دُوسروں کی خدمت کرنے کی نعمت
ملی ہے خدمت میں لگا رہے۔ اگر کوئی اُستاد ہے تو وہ تعلیم دینے میں لگا رہے۔ ۸ جن کو دُوسروں کی
حُوصلہ افزائی کرنے کی نعمت ملی ہے وہ دُوسروں کی حُوصلہ افزائی کرتا رہے۔ غریبوں کی مدد کرنے
والا فراخ دلی سے مدد کرے۔ جس کو نصیحت کرنے کی نعمت ملی ہے سرگرمی سے نصیحت کرے۔
رحم کرنے والا خُوشی سے رحم کرے۔ ۹ محبت بے غرض اور سچی ہو۔ بدی سے نفرت کرو اور
نیکی سے لپٹے رہو۔ ۱۰ ایک دُوسرے کو بھائی جان کرآپس میں محبت رکھو۔ عزت کی رُوح سے ایک
دُوسرے کو بہتر سمجھو۔ ۱۱ کام کرنے میں سُستی نہ کرو روحانی جُوش سے بھرے رہو اور خُداوند کی
خدمت کرتے رہو۔ ۱۲ اُمید میں خُوش رہو، مصیبت میں صابر اور دُعا کرنے میں لگے رہو۔ ۱۳ خُدا
کے مُقدسوں کی ضروریات کو پُورا کرنے میں شریک ہو۔

مہمان نوازی کرتے رہو۔ ۱۴ ستانے والوں کے لیے لعنت نہ چاہو بلکہ خُدا سے اُن کے لیے
برکت چاہو۔

۱۵ خُوشی منانے والوں کے ساتھ خُوشی مناؤ۔ رونے والوں کے ساتھ روؤ۔ ۱۶ ایک
دُوسرے کے ساتھ مل کر رہو۔ کسی طرح کے غُرور میں نہ رہو۔ عام لوگوں کے ساتھ ملنے میں خُوشی
محسوس کرو۔ اپنی ہی نظر میں دانا نہ بنو۔ ۱۷ بدی کا جواب بدی سے نہ دو۔ وہ ہی کام کرو جو سب کی
نظر میں اچھا ہے۔ ۱۸ ہر ایک سے صُلح کے ساتھ رہنے کی پُوری کوشش کرو۔ ۱۹ عزیزو! خُود سے
انتقام نہ لو بلکہ خُدا کے راستباز غضب کو کام کرنے کا موقع دو کیونکہ کلام میں خُدا فرماتا ہے: ”بدلہ لینا
میرا کام ہے۔“ (اِستثنا ۳۲: ۳۵) ۲۰ اِس کے بجائے اگر تیرا دُشمن بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا اور اگر

پیاسا ہو تو اُسے پانی پلا اِیسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر جلتے ہوئے کوئلوں کا ڈھیر لگائے گا اور اُسے
شرمندہ کرے گا۔ ۲۱ بدی تُم پر غالب نہ آئے بلکہ نیکی سے بدی پر غالب آؤ۔

حکومتوں کی تابعداری:

۱۳

ہر شخص حکومتی اختیارات کے تابع رہے کیونکہ سب حکومتیں اور اختیارات خُدا کی
طرف سے ہیں۔ ۲ لہٰذا حکومتوں یا اختیارات کی مخالفت کرنا خُدا کی مخالفت کرنا ہے
ایسوں کو سزا ملے گی۔ ۳ اچھا کام کرنے والے حکومتوں سے خُوف زدہ نہیں ہوتے بلکہ وہی جو غلط
کام کرتے ہیں۔ بے خوف رہنا چاہتا ہے؟ تو اچھے کام کر۔ تو حاکم کی طرف سے تیری تعریف کی
جائے گی۔ ۴ حاکم خُدا کی طرف سے ہماری بہتری کے لیے مقرر ہوئے ہیں۔ اگر تو بدی کرے تو
اُس کے پاس اختیار ہے کہ تُجھے سزا دے اِس لیے اُس سے ڈر۔ وہ خُدا کا خادم ہے کہ بُرے کام
کرنے والوں کو سزا دے۔ ۵ اِس لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اُن کے تابِع رہیں نہ صرف اُن کے ڈر
سے بلکہ ہمارا ضمیر بھی یہی کہتا ہے۔ ۶ اِسی لیے تُم حکومت کو ٹیکس بھی ادا کرتے ہو کیونکہ خُدا
کے خادم ہوتے ہوئے وہ تُمہاری خدمت میں لگے رہتے ہیں ۷ ہر کسی کا حق ادا کرو۔ حکومت کے
ٹیکس ادا کرو۔ کسٹم ڈیوٹی ادا کرو۔ جس کا ڈر ماننا چاہیے اُن سے ڈرو۔ جن کا احترام کرنا چاہیے اُن
کا احترام کرو۔

محبت کی شریعت:

۸ آپس کی محبت کے علاوہ اور کسی چیز کے قرض دار نہ رہو کیونکہ جو دُوسروں سے محبت رکھتا
ہے شریعت کو پُورا کرتا ہے۔ ۹ شریعت کا یہ حُکم کہ زنانہ کر۔ خُون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ لالچ نہ کر۔

اِن جیسے دُوسرے احکام۔ اِن کی بُنیاد ایک ہی حُکم میںہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر۔
۱۰ محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔ محبت سے ہی شریعت پُوری ہوتی ہے۔
۱۱ اَب یہ بُہت ضروری ہے کہ غفلت کو چھوڑیںکیونکہ وہ وقت گُزرگیا جس وقت ہم نے نجات
پائی تھی۔ اب ہماری نجات کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ ۱۲ بدی کی رات گُزر گئی۔ اَب دن نکلنے
والاہے۔ اِس لیے تاریکی کے کام جیسے نشے بازی اور حرامکاری چھوڑکر روشنی کے ہتھیار باندھ
لو۔ ۱۳ جیسا دن میں چلنے کا دستور ہے۔ شایستگی سے چلو۔ ناچ رنگ اور نشے بازی سے نہیں۔ نہ
زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔ ۱۴ بلکہ خُداوند یسُوعؔ کو پہن لو اور
جسم کی خواہشوں کو پورا کرنے کے مُنصوبے نہ بناؤ۔

عیب جوئی نہ کرو:

۱۴ کمزور ایمان والوں کو قبول تو کر لو مگر جن باتوں پر وہ تُم سے مختلف رائے رکھتے ہیں
اُن پر بحث نہ کرو۔
۲ وہ جو یہ ایمان رکھتاہے کہ اُس کو سب کچھ کھانے کی آزادی ہے۔ مگر دُوسرا اپنے ضمیر کے
مطابق صرف ساگ پات کھاتا ہے۔ ۳ سب کچھ کھانے والا اُس کو جو نہیں کھاتا حقیر نہ جانے اور
وہ جو کچھ چیزوں کو کھانے سے پرہیز کرتا ہے کھانے والے پر الزام نہ لگائے کیونکہ خُدا نے اُسے
قبول کیا ہے۔ ۴ تُوکون ہے جو کسی کے نوکر پر الزام لگاتا ہے؟ اُس کا مالک اُس کے لیے فیصلہ
کرے گا کہ وہ صحیح ہے یا غلط۔ اُس کا گر جانا یا کھڑے رہنا اُس کے مالک کی مرضی پر ہے۔ بلکہ ا
ُس کا مالک اُس کی مدد کرتا اور اُسے کھڑا رکھنے میں قادر ہے۔ ۵ کچھ کے لیے ایک دن دُوسرے دنوں
سے زیادہ مُقدس ہے اور کچھ کے لیے سب دن ایک جیسے ہیں۔ جو کچھ بھی تُم ایمان رکھتے ہوا پنے

دل کے پُورے اعتقاد کے ساتھ رکھو۔ ۶ جو کسی خاص دن کو مُقدس ٹھہرا کر عبادت کرتا ہے خُداوند
کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی کچھ کھاتا ہے خُداوند کے لیے اُس کا شُکر کر کے کھاتا ہے۔ اور جو نہیں
کھاتا وہ بھی خُدا وند کے لیے نہیں کھاتا اور خُدا کا شُکر کرتا ہے۔ ۷ ہم میں سے کوئی بھی نہ اپنے لیے
جیتا ہے اور نہ ہی اپنے لیے مرتا ہے۔ ۸ اگر ہم جیتے ہیں تو خُداوند کے لیے جیتے ہیں اور اگر مرتے ہیں
تو خُداوند کے لیے مرتے ہیں۔ پس ہم جیئں یا مریں خُداوند ہی کے ہیں۔ ۹ مسیح اِس لیے مرا اور
دوبارہ زندہ ہوا تاکہ مُردوں اور زندوں دونوں کا مالک ہو۔

۱۰ تُو اپنے ایماندار بھائی پر کیوں الزام لگاتا ہے؟ یا اُسے حقیر کیوں جانتا ہے؟ یاد رکھ ہم سب
نے ایک دن خُدا کی عدالت میں کھڑا ہونا ہے۔ ۱۱ جیسا کہ کلام میں لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے
"مُجھے اپنی حیات کی قسم ہر ایک گھُٹنا میرے آگے جُھکے گا۔ اور ہر ایک زبان خُدا کا اقرار کریگی"
(یسعیاہ ۴۵: ۲۳)۔ ۱۲ ہم میں سے ہر کوئی خُدا کو اپنا حساب دے گا۔

کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں:

۱۳ پس ایک دُوسرے پر الزام لگانا چھوڑ کر ایسی زندگی گُزاریں کہ کسی کے لیے ٹھوکر کھانے اور
گرنے کا باعث نہ ہو۔ ۱۴ میں جانتا ہوں اور مسیح یسُوع میں مُجھے یقین ہے کہ کوئی بھی کھانا خُود سے
ناپاک نہیںمگر جو کسی کھانے کو ناپاک سمجھے اُس کے لیے وہ ناپاک ہے۔ ۱۵ اگر تیرے کھانے سے
دُوسرا ایماندار ٹھوکر کھاتا ہے تو محبت کی رُوح سے تیرا اُس کھانے کو کھانا ٹھیک نہیں۔ جس شخص
کے لیے مسیح نے اپنی جان دی اُسے اپنے کھانے سے ہلاک نہ کر۔ ۱۶ تو اُس چیز کے کھانے سے
جس پر تیرا ایمان ہے کہ پاک ہے کوئی تُجھ پر کیوں الزام لگائے؟ ۱۷ خُدا کی بادشاہی کھانے پینے
پر مبنی نہیںبلکہ راستبازی، میل ملاپ اور اُس خُوشی پر مبنی ہے جو پاک رُوح سے ملتی ہے۔ ۱۸ جو

اِس طرح سے مسیح کی خدمت کرتا ہے وہ خُدا کو پسند اور آدمیوں کا مقبول ہے۔ ۱۹ تو آؤ کلیسیا
میں صُلح اور سلامتی کو قائم کرنے اور روحانی تعمیر اور ترقی کے لیے مل کر کوشش کریں۔ ۲۰ اپنے
کھانے پینے سے خُدا کے کام کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ کھانے کی سب چیزیں پاک تو ہیں مگر اُس چیز کو
کھانا غلط ہے جس سے کسی کو ٹھوکر لگے۔ ۲۱ یہی اچھا ہے کہ تو نہ گوشت کھائے نہ مَے پئے۔ نہ کچھ
ایسا کرے جس سے تیرا بھائی کو ٹھوکر لگے اور اُس کے ایمان کو کمزور کرے۔ ۲۲ اگر تیرا ایمان ہے
کہ تو جو کچھ کرتا ہے وہ غلط نہیں وہ تیرے اور خُدا کے درمیان رہے۔ مبارک وہ ہے جو کسی چیز
کو جائز قرار دے کر اپنے آپ کو ملزم نہ ٹھہرائے۔ ۲۳ اگر تُمہارا کسی چیز کے کھانے پر کوئی شک ہے
اور پھر بھی اُسے کھاتے ہو تو یہ گُناہ ہے۔ جو کچھ ایمان سے نہیں وہ گُناہ ہے۔

اپنی نہیں دُوسروں کی خُوشی:

۱۵ ہم جو ایمان میں مضبوط ہیں صرف اپنی خُوشی کا نہ سوچیں بلکہ جو کمزور ہیں اُن کا
خیال کریں اور وہ کام نہ کریںجو اُن کو پریشان کرے۔ ۲ ہم اُن کی بہتری کے لیے و
ہی کریںجو اُنہیںخُوش رکھے تاکہ اُن کی ترقی ہو۔ ۳ کیونکہ مسیح نے بھی اپنی خُوشی کا خیا ل نہیں رکھا
بلکہ لکھا ہے کہ "تیرے لعن طعن کرنے والوں کی لعن طعن مُجھ پر آپڑے۔" (زبور ۶۹: ۹) ۴ جتنی
باتیں پہلے کلام میں لکھی گئیں ہمیں سِکھانے کے لیے تاکہ ہم اِس سے تسلی پا کر ایمان میں قائم رہ کر
اُمید رکھیں۔ ۵ خُدا تُمہیں مسیح یسُوع میںصبر اور تسلی بخشے تاکہ تُم باہم یکدل رہو کیونکہ یہی مناسب
ہے۔ ۶ تاکہ تُم یک دِل اور یک زبان ہو کر ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کے خُدا اور باپ کی تمجید کر
سکو۔ ۷ پس جس طرح مسیح نے تُمہیں قبُول کیا تاکہ خُدا کو جلال ملے ویسے ہی تُم بھی ایک دُوسرے
کو قبُول کرو۔ ۸ یاد رکھو کہ مسیح یسُوع یہُودیوں کا خادم بن کر آیا تاکہ یہ ثابت کر سکے کہ خُدا اپنے اُن

وعدوں کو پُورا کرنے میں سچا ہے جو اُس نے اُن کے باپ دادا سے کئے تھے۔ ۹ اور اِس لیے بھی
آیا تاکہ غیر یہودی اُس رحم کی بدولت جو اُن پر ہوا خُدا کی حمد کریں۔ چُنانچہ کلام میں لکھا ہے:

"اِس واسطے میں غیر قوموں میں تیرا اقرار کروں گا
اور تیرے نام کے گیت گاؤنگا" (زبور ۱۸: ۴۹)

۱۰ اور پھر یہ بھی کہ:

"اے غیر قومو! اُس کی اُمّت کے ساتھ خُوشی کرو۔" (اِستثنا ۳۲: ۴۳)

۱۱ پھر یہ کہ:

"اَے سب غیر قومو! خُداوند کی حمد کرو
اور سب اُمّتیں اُس کی ستایش کریں۔" (زبور ۱۱۷: ۱)

۱۲ اور یسعیاہؔ بھی کہتا ہے کہ:

"یسّیؔ کی جڑ سے ایک کونپل نکلے گی یعنی وہ شخص جو غیر قوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھے گا
اُس سے غیر قومیں اُمید رکھیں گی۔" (یسعیاہؔ ۱۱: ۱۰)

۱۳ میری دُعا ہے کہ خُدا جو اُمید کا چشمہ ہے تُمہیں ایمان رکھنے کے باعث خُوشی اور اطمینان
سے بھر دے تاکہ پاک رُوح کی قوت سے تُمہاری اُمید زیادہ مضبوط ہو جائے۔

۱۴ عزیز بھائیو! اور بہنو! مُجھے تُمہارے بارے میں پُورا یقین ہے کہ تُم نیکی اور تمام علم سے
بھرے ہو اور ایک دُوسرے کو نصِیحت بھی کر سکتے ہو۔ ۱۵ تو بھی میں نے کچھ باتیں دلیری سے اِس
لیے لکھی ہیں تاکہ تُم اِنہیں یاد رکھو۔ مُجھے یہ توفیق خُدا کے فضل سے ملی ہے۔

۱۶ تاکہ یسُوع مسیح کی طرف سے غیر قوموں کا خادم ہوتے ہوئے خُوشخبری کی خدمت کاہن کی
طرح انجام دے کر غیر قوموں کو نذر کے طور پر خُدا کے سامنے پیش کر سکوں جو پاک رُوح سے
مُقدس کیے گئے ہیں۔
۱۷ لہٰذا مُجھے اُس خدمت پر فخر ہے جو میں یسُوع مسیح میں خُدا کے لیے کرتا ہوں۔ ۱۸ میں کسی
اور کام پر فخر نہیں کروں گا، سوائے اُن کاموں کے جو مسیح نے میرے ذریعے غیر قوموں کو خُدا
کے تابِع کرنے کے لیے میری منادی اور اُن کے درمیان میرے کاموں سے۔ ۱۹ اور معجزوں
اور نشانوں کے ذریعے کئے۔ اور خُدا کی قُدرت کے ذریعے میں نے یروشلیمؔ سے لے کر الُرِّکُمؔ تک
خُوشخبری کی پُوری پُوری منادی کی۔ ۲۰ میری ہمیشہ یہ خُواہش رہی ہے کہ وہاں خُوشخبری سُناؤں
جہاں مسیح کا نام سُنا یا نہیں گیا تاکہ دُوسروں کی بنیاد پر عمارت نہ اُٹھاؤں۔
۲۱ بلکہ جیسا لکھا ہے کہ:

"جن کو اُس کی خبر نہیں پہنچی وہ دیکھیں گے
اور جنہوں نے نہیں سُنا وہ سمجھیںگے۔" (یسعیاہؔ ۵۲: ۱۵)

پولُسؔ کا رُومؔ جانے کا ارادہ:

۲۲ اِسی لیے میں اپنی کوششوں کے باوجود تُمہارے پاس نہ آ سکا۔ ۲۳ اَب یہاں تمام علاقوں
میں اپنا کام پُورا کر چُکا ہوں اور کافی سالوں سے تُمہارے پاس آنے کا مُشتاق ہوں۔ ۲۴ میں نے
سپینؔ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سپینؔ جاتے ہوئے میں رُومؔ میں کُچھ دیر ٹھہر کر تُمہاری رفاقت سے
تازہ ہو کر آگے کا سفر کروں گا اور میں اُمید کرتا ہوں اِس سفر میں تُم میری مدد کرو گے۔ ۲۵ مگر پہلے
میں مُقدسوں کی خدمت کرنے یروشلیمؔ جاؤں گا۔ ۲۶ کیونکہ مکدُنیہؔ اور اخیہؔ کے بھائیوں نے یروشلیمؔ میں

غریب ایمانداروں کے لیے چندہ جمع کیا ہے۔ ۲۷ چندہ تو اُنہوں نے اپنی رضامندی سے کیا ہے
مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن پر قرض تھا کیونکہ غیر قوم والوں کو روحانی برکتیں یروشلیم کے ایمانداروں
سے ملیں تو اِن کا بھی فرض ہے کہ اپنی مالی برکتوں میں اُنہیں شامل کریں ۲۸ بس میں اِس کام کو پُورا
کرکے اور جو کچھ اُنہوں نے جمع کیا ہے یروشلیمؔ پہنچا کر سپینؔ جاتے ہوئے تُمہارے پاس آؤں گا۔
۲۹ میرا ایمان ہے کہ جب میں تُمہارے پاس آؤں گا تو ہم مسیح یسُوعؔ کی خُوشخبری کی کامل برکتوں
کو آپس میں بانٹیں گے۔

۳۰ اے بھائیو! اور بہنو! میں یسُوعؔ کا جو ہمارا خُداوند ہے واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں
کہ میرے ساتھ مل کر میرے لیے دُعا میں جانفشانی کرو۔ ۳۱ میرے لیے دُعا کرو کہ خُدا مُجھے نافرمان
یہُودیہؔ کے لوگوں سے بچائے اور میری خدمت جو یروشلیم کے ایمانداروں کے لیے ہے اُنہیں پسند
آئے۔ ۳۲ اور خُدا کی مرضی سے تُمہارے پاس خُوشی سے آکر تُمہاری رفاقت میں تسلی اور اطمینان
پاؤنگا۔ ۳۳ خُدا جو اطمینان کا چشمہ ہے تُم سب کے ساتھ رہے۔ آمین!

اختتامی باتیں اور سلام:

۱۶ میں تُم سے مسیح میں ہماری بہن فیبےؔ کا تعارف کرانا چاہتا ہوں۔ جو کِنخریہؔ کی کلیسیا کی
خادمہ ہے۔ ۲ میں اُس کے لیے سفارش کرتا ہوں کہ اُسے قبول کرو جیسا کہ خُدا کے
لوگوں کو چاہیے۔ اور جب اُسے ضرورت پڑے اُس کی مدد کرو کیونکہ وہ بہتوں کی مدد کرتی رہی ہے
اور میری بھی۔
۳ پرِسکہؔ اور اَکوِلہؔ سے میرا سلام کہو۔ وہ مسیح یسُوعؔ میں میرے ہم خدمت ہیں۔ ۴ حقیقت
میں ایک دفعہ اُنہوں نے میرے لیے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ غیر

یہودی کلیسیائیں بھی اُن کی شُکرگزار ہیں۔ ۵ اُس کلیسیا کو بھی جو اُن کے گھر میں جمع ہوتی ہے سلام
کہو۔ میرے عزیز دوست اپنیتسؔکو سلام کہو۔ جو آسیہؔ کے صوبہ میں سب سے پہلے ایمان لانے والا
ہے۔
۶ مریمؔسے سلام کہو جس نے تُمہارے لیے بڑی محنت کی۔ ۷ اندرُنیکسؔ اور یُونیاسؔ سے سلام
کہو۔ وہ میرے رشتے دار ہیں اور میرے ساتھ قید میں رہے اور مُجھ سے پہلے مسیح کو قبول کیا اور
مُقدسوں میںعزت دار جانے جاتے ہیں۔ ۸ امپلیاطُسؔ جو میرا پیارا دوست ہے اُس سے سلام کہو۔
۹ اُربانُسؔ سے سلام کہوجو مسیح میں میرا ہم خدمت ہے اور میرے پیارے استخُسؔ سے سلام کہو۔
۱۰ اَپلّسؔسے سلام کہوجو مسیح میں مقبول ہے۔
اَرستُبولُسؔ کے گھر والوں سے سلام کہو۔ ۱۱ میرے رشتہ دار ہیرودیونؔ سے سلام کہو، نرکِسُّس
ؔکے اُن گھر والوں سے سلام کہو جو خُداوند میں ہیں۔ ۱۲ ترُوفینہؔاور ترُوفوسہؔ سے سلام کہو جو خُداوند
میں محنت کرتی ہیں۔پیاری پرسسؔ سے سلام کہو جو خُداوند میں بڑی محنت کرتی ہے۔ ۱۳ روفُسؔ جو
خُداوند کا چُنا ہوا ہے اور اُس کی ماں کو جو میری بھی ماں ہے، سلام کہو۔
۱۴ اسنکرِتُسؔ، فلگونؔ، ہرمیسؔ، پترُباسؔ اور ہرماسؔ کو سلام کہواور اُن بھائیوں کو بھی جو اُن
کے ساتھ رہتے ہیں ۱۵ فلولوگسؔ، یُولیہؔ، نیریُوسؔ اور اُن کی بہن اور اُلمپاسؔ کو سلام کہو۔ اُن سب
مُقدسوں کوجو اُن کے ساتھ رہتے ہیںسلام کہو۔ ۱۶ ایک دُوسرے کو گلے لگا کر سلام کرو۔ مسیح کی
سب کلیسیائیں تُمہیں سلام کہتی ہیں۔
۱۷ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! میں تُم سے التماس کرتا ہوں کہ جو اختلافات پیدا کرتے اور لوگوں کو
گمراہ کرتے ہیں اور ایسی تعلیم دیتے ہیں جو اُس تعلیم کے خلاف ہے جو تُم نے ہم سے پائی ہے اُن

سے خبردار رہو۔ ۱۸ کیونکہ ایسے لوگ خُداوند یسُوعؔ کی نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی خدمت کرتے ہیں۔ اور
اپنی چکنی چپڑی باتوں سے سادہ دلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ ۱۹ تُمہاری فرمانبرداری سب میں مشہور ہو
گئی ہے جس سے میں بُہت خُوش ہوں۔ میں تُم سے یہ چاہتا ہوں کہ نیکی کے لیے دانا اور بدی کے
لیے بھولے بنے رہو۔ ۲۰ اور خُدا جو سلامتی کا چشمہ ہے آپ شیطان کو تُمہارے پاؤں سے جلد کُچلوا
دے گا۔ ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل تُم پر ہوتا رہے۔
۲۱ میرا ہم خدمت تیمُتھیُسؔ اور میرے رشتے دار لُوکیُسؔ، یاسوناؔ اور سوسِپطرُسؔ تُمہیں سلام کہتے
ہیں۔
۲۲ ترتیُسؔ جو اِس خط کو میرے لیے لکھ رہا ہے خُداوند میں تُمہیں سلام کہتا ہے۔ ۲۳ گیُسؔ جو میرا
اور ساری کلیسیا کا مہماندار ہے تُمہیں سلام کہتا ہے۔ اراستُسؔ جو شہر کا خزانچی ہے اور کوارتُسؔ تُم
کو سلام کہتے ہیں۔
۲۴ ہمارے خُداند یسُوعؔ مسیح کا فضل تُم سب کے ساتھ ہو۔ آمِین
۲۵ اب خُدا جو یسُوعؔ مسیح کی خُوشخبری سے تُمہیں مضبوط کر سکتا ہے جس کی میں منادی اُس
بھید کے مکاشفے کے ساتھ کرتا ہوں جو ازل سے پوشیدہ تھا۔ ۲۶ مگر اَب ازلی خُدا کی مرضی اور نبیوں
کی نبوت کے مطابق یہ پیغام ظاہر ہوا تاکہ سب قومیں ایمان کے تابِع ہو جائیں۔ ۲۷ اُسی حکیم خُدائے
وِاحد کی یسُوعؔ مسیح کے وسیلے سے ابد تک تمجید ہوتی رہے۔ آمین !

۱ کُرنتھیوں

پولُس رسُول کا پہلا خط

۱ پَولُسؔ کی طرف سے جو خُدا کی مرضی سے خُداوند یسُوعؔ مسیح کا چُنا ہوا رسُول ہے اور اپنے
بھائی سوستھِینُسؔ کی طرف سے سلام۔ ۲ کُرنتھُسؔ میں خُدا کی کلیسیا میں اُن کے نام جو یسُوعؔ
مسیح میں پاک کِیۓ گئۓ اور مُقدس ہونے کے لیے بُلائے گئۓ اور اُن کے نام بھی جو ہر جگہ ہمارے
اور اپنے خُداوند یسُوعؔ مسیح کا نام لیتے ہیں۔
۳ ہمارے باپ خُدا اور خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل اور اطمینان تُمہیں حاصل ہوتا رہے۔
۴ میں ہمیشہ خُدا کے اُس فضل کے لیے جو تُم پر یسُوعؔ مسیح کے وسیلے ہوا شُکر کرتا ہوں۔ ۵ اُس
یںھو کر تُم کلام کرنے اور ہر طرح کا علم رکھنے کی برکت سے معمور ہو۔ ۶ یہ اِس بات کی گواہی ہے
کہ جو کچھ تُم نے مُجھ سے مسیح کے بارے میں سُنا سچ ہے۔
۷ اِس لیے اَب تمہیں مسیح کے دوبارہ آنے کا مُنتظر رہنے کے لیے جن روحانی نعمتوںکی ضرورت
ہے وہ سب خُدا کی طرف سے تُمہیں ملی ہیں۔ ۸ وہ ہی تُمہیں آخر تک مضبوط رکھے گا تاکہ تُم
یسُوعؔ مسیح کے آنے کے دن پر بے الزام ٹھہرو۔
۹ خُدا اپنے وعدوں میں سچا ہے جس نے تُمہیں اپنے بیٹے خُداوند یسُوعؔ مسیح کے ساتھ شریک
ہونے کے لیے بُلایا ہے۔

کلیسیا میں تفرقوں کے بارے:

۱۰ عزیز بہنو ! اور بھائیو ! ہمیں خُداوند یسُوعؔ مسیح کے اختیار میں التماس کرتا ہوں ایک دُوسرے
کے ساتھ اتفاق سے رہو۔ تُم میں تفرقے نہ ہو بلکہ یک دل ہونے اور خیال اور ارادہ سے ملے رہو۔
۱۱ اے بھائیو ! اور بہنو ! خلوئےؔ کے گھرانے کے کچھ لوگوں نے مُجھے تُمہارے درمیان جھگڑوں
کے بارے میں بتایا ہے۔ ۱۲ میرا مطلب ہے کوئی تو تُم میں سے اپنے آپ کو پولُسؔ کا کوئی اپلوسؔ
کا کوئی پطرسؔ کا اور کوئی یسُوعؔ کا شاگرد کہتا ہے۔ ۱۳ کیا مسیح بٹ گیا؟ کیا میں پولُسؔ تُمہاری خاطر
مصلوب ہوا؟ کیا تُم نے پولُسؔ کے نام کا بپتسمہ لیا؟ یقیناً نہیں ۱۴ خُدا کا شُکر کرتا ہوں کہ میں نے
سوائے کرِسپُسؔ اور گیُسؔ کے اور کسی کو بپتسمہ نہیں دیا۔ ۱۵ تاکہ تُم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اُنہوں نے
میرے نام سے بپتسمہ لیا ہے۔ ۱۶ [ہاں سِتفناسؔ کے خاندان کو بھی میں نے بپتسمہ دیا ہے اِس کے
علاوہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور کو بپتسمہ دیا ہو] ۔ ۱۷ کیونکہ مسیح نے مُجھے بپتسمہ دینے کے لیے نہیں
بلکہ خُوشخبری کی منادی کے لیے بُلایا ہے۔ اور یہ کام میں اپنی حکمت پر مبنی تقریروں سے نہیں کرتا کہ
مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو۔

مسیح خُدا کی قدرت اور حکمت:

۱۸ کیونکہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے لیے تو بیوقوفی ہے مگر ہم جو ایمان لائے ہیں
ہمارے لیے یہ خُدا کی قدرت ہے۔ ۱۹ جیسا کہ کلام میں لکھا ہے کہ:

"میں دانش مندوں کی دانش کو تباہ کروں گا،
اور داناؤں کی دانائی کو رد کروں گا۔" (یسعیاہ ۲۹: ۱۴)

۲۰ تو پھر اِس جہاں کے دانش مندوں کی، داناؤں کی اور بحث کرنے والوں کی کیا حیثیت؟ کیا
خُدا نے اِس جہاں کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا؟ - ۲۱ خُدا نے اپنی دانشمندی میں یہ جانتے ہوئے
کہ دُنیا خُدا کو اپنی دانائی کے وسیلے نہیں جان سکتی تو اُسے پسند آیا کہ صلیب کے پیغام کی اِس بیوقوفی
سے جس کی ہم منادی کرتے ہیں ایمان لانے والوں کو نجات دے۔ ۲۲ یہودی اِس کی تصدیق کے
لیے نشانات اور یونانی عقلی ثبوت طلب کرتے ہیں۔ ۲۳ اِس لیے جب ہم مسیحِ مصلُوب کی منادی
کرتے ہیں تو یہ یہودیوں کے لیے ٹھوکر اور غیر قوموں کے لیے بے وقوفی ہے۔ ۲۴ مگر جنہیں خُدا نے
چُن لیا ہے خواہ وہ یہودی ہوں یا یونانی مسیح اُن کے لیے خُدا کی قدرت اور خُدا کی حکمت ہے۔
۲۵ خُدا کے وہ منصوبے جو بے وقوفی نظر آتے ہیں اِس جہاں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے
اور خُدا کی کمزوری انسانی زور سے زیادہ زورآور ہے۔ ۲۶ اَے بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ تُم جو بُلائے
گئے ہو اُن میں زیادہ تر نہ تو جسمانی لحاظ سے بُہت دانا ہیں، نہ اختیار والے ہیں اور نہ ہی با اثر خاندانوں
سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۲۷ بلکہ خُدا نے جسمانی لحاظ سے بے وقوفوں کو چُن لیا تاکہ داناؤں کو شرمندہ
کرے۔ کمزوروں کو چُن لیا تاکہ زورآوروں کو شرمندہ کرے۔ ۲۸ خُدا نے دُنیا کے رد کیے ہوئے اور
اُن لوگوں کو چُن لیا جو بے وجود ہیں تاکہ اُن کو شرمندہ کرے جو اہم سمجھے جاتے ہیں۔ ۲۹ تاکہ کوئی
اِنسان خُدا کے سامنے فخر نہ کرے۔ ۳۰ مگر خُدا کی طرف سے تُم مسیح یسُوعؔ میں ہو جسے ہمارے فائدہ
کے لیے خُدا نے حکمت، راست بازی، پاکیزگی اور مخلصی ٹھہرایا۔ ۳۱ تاکہ جو کلام میں لکھا ہے وہ
پُوری ہو کہ جو فخر کرے وہ خُداوند پر کرے۔

مسیحِ مصلُوب کا پیغام:

۲ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! جب میں تُمہاری پاس خُدا کے بھید کی منادی کرنے آیا تو انسانی
حکمت اور اعلیٰ قسم کی تقریر کے ساتھ نہیں آیا تھا۔ ۲ کیونکہ میں نے ارادہ کر رکھا تھا کہ
تُمہارے درمیان یسُوعؔ اور اُس کی صلیب کے علاوہ اور کوئی دُوسری بات نہ کروں گا۔ ۳ میں
کمزوری میں خوف کے ساتھ تھر تھراتے ہوئے تُمہارے پاس آیا تھا۔ ۴ میںنے پیغام کی منادی سادہ
لفظوں میں کی نہ کہ دل لُبھانے والی باتوں سے کیونکہ میں نے رُوح القُدس کی قُدرت پر بھروسا کیا۔
۵ اور میں نے یہ اِس لیے کیا تاکہ تُمہارا بھروسا انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت پر ہو۔

خُدا کی حکمت:

۶ تو بھی ہم ایمان میں پختہ لوگوں کو تعلیم دیتے ہوئے حکمت کی باتیں کہتے ہیںجو اِس جہان کی
حکمت نہیں اور نہ ہی اِس جہان کے حاکموں کی جو مٹ جانے والے ہیں۔ ۷ بلکہ ہماری حکمت
خُدا کے اُن پوشیدہ بھیدوں کو بیان کرتی ہے جس کو خُدا نے دُنیا سے پیشتر ہمارے جلال کے لیے
مقرر کیا تھا۔ ۸ مگر جہان کے سرداروں نے اِس حکمت کو نہ پہچانا اگر پہچان جاتے تو جلالی خُداوند کو
مصلُوب نہ کرتے۔ ۹ اِسی حکمت کے بارے میں کلام کہتا ہے کہ:

"جسے نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سُنا نہ آدمی کے دل میں آئیں،
وہ سب خُدا نے اپنے پیار کرنے والوں کے لیے تیار کر دیں۔" (یسعیاہ ۶۴: ۴)

۱۰ مگر اِن سب کو خُدا نے اپنے رُوح کے وسیلے ظاہر کیا کیونکہ اُس کا رُوح خُدا کی تہہ کی باتیں
بھی جان جاتا ہے۔ ۱۱ کوئی بھی انسان کے دل کی باتوں کو نہیں جان سکتا سوائے انسان کی اپنی
رُوح کے؟ اِس طرح خُدا کی باتیں بھی خُدا کے رُوح کے سِوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ۱۲ ہمیں خُدا کا

رُوح ملا ہے نہ کہ اِس جہان کا تاکہ اُن باتوں کو جان سکیں جو خُدا سے ہمیں مُفت ملی ہیں۔ ۱۳ یہ باتیں
ہم اُن لفظوںمیں بیان نہیں کرتے جو انسانی حکمت نے سکِھائے بلکہ اُن لفظوں میں جو پاک رُوح
نے سکھائے ہیںاور رُوحانی سچائیوں کو روحانی باتوں کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔ ۱۴ مگر وہ جو رُوحانی
نہیں ہیں اُن باتوں کو سمجھ نہیں سکتے جو خُدا کے رُوح سے ملتی ہیںکیونکہ یہ باتیں اُن کے نزدیک بے
وقوفی ہیں۔ اور نہ ہی وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ باتیں صرف رُوح القدس کے وسیلے سے ہی
سمجھی جا سکتی ہیں۔ ۱۵ جبکہ رُوحانی آدمی سب کچھ پرکھ لیتا ہے مگر خُود کسی سے پرکھا نہیں جاتا۔
۱۶ چنانچہ کلام میں لکھا ہے کہ:

"کون خُدا کی سوچوں کو جان سکتا ہے کہ اُسے تعلیم دے؟" (یسعیاہ ۴۰: ۱۳)

مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔

تعلیم میں بچوں کی مانند:

۳ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! جب میں تُمہارے پاس آیا تو تُم رُوحانی زندگی سے ناواقف تھے اِس
لیے تُمہارے ساتھ اِس طرح بات نہ کی جیسے رُوحانیوں سے کی جاتی بلکہ اِس طرح جیسے
جسمانیوں سے کی جاتی ہے کیونکہ تُم ابھی تک مسیح میں بچے ہو۔ ۲ بلکہ بچوں کی طرح دُودھ دیا اور
ٹھوس کھانا نہ کھلایا کیونکہ تُم اُسے ہضم نہیں کر سکتے تھے اور اب بھی نہیں کر سکتے۔ ۳ اِس لیے کہ
ابھی تک جسمانی ہو۔ اگر تُم ایک دُوسرے سے حسد کرتے ہو اور اگر آپس میں جھگڑتے ہو تو کیا تُم
جسمانی نہ ہوئے اور اپنی جسمانی خُواہشوں کے مطابق زندگی نہیںگزارتے ہو؟ ۴ جب تُم میں سے ایک
اپنے آپ کو پولُسؔ کا کہتا ہے اور دُوسرا اَپلُوسؔ کا تو کیا تُم دُنیا دار لوگوں کی طرح نہ ہوئے؟ ۵ اَپلُوسؔ
کون ہے؟ یا پولُسؔ کون ہے؟ خادم جن کے وسیلے تُم خُوشخبری پر ایمان لائے۔ ہم میں سے ہر ایک

نے وہی کام کیا جو خُدا نے کرنے کے لیے دیا۔ ۶ میں نے بیج بویا اَپلُوس نے پانی دیا مگر بڑھانے والا
خُدا ہے۔ ۷ لہٰذا یہ اہم نہیں کہ بیج کس نے بویا؟ یا پانی کس نے دیا؟ اہم بات یہ ہے کہ بڑھایا کس
نے؟ خُدا نے۔ ۸ جس نے بیج بویا اور جس نے پانی دیا دونوں کی محنت کا مقصد ایک ہی ہے اور یہ
دونوں اپنی اپنی محنتوں کا اجر پائیں گے۔ ۹ ہم دونوں خُدا کے لیے کام کرنے والے ہیںاور تُم خُدا کا
کھیت ہو، خُدا کی عمارت ہو۔

۱۰ جتنی خُدا نے اپنے فضل سے مُجھے توفیق بخشی میں نے ماہر معمار کی طرح بُنیاد رکھی۔ اب
دُوسرا اُس پر عمارت اُٹھاتا ہے۔ پس ہر ایک دھیان رکھے کہ کیسی عمارت اُٹھاتا ہے۔ ۱۱ اُس
بنیاد کے علاوہ جو یسُوعؔ مسیح میں پہلے ہی رکھی جا چُکی ہے اب کوئی شخص دُوسری بنیاد نہیں رکھ
سکتا۔ ۱۲ اب اِس بنیاد پر ردا رکھنے والا خیال رکھے کہ کیسا ردا رکھتا ہے۔ سونے چاندی کا یا بیش
قیمت پتھروں یا لکڑی یا گھاس پھُوس کا ردا رکھے گا۔ ۱۳ تو عدالت کا دن جو آگ کے ساتھ ظاہر ہو
گا ہر ایک کے کام کو آزما لے گا کہ کیسا ہے۔ ۱۴ جس کا کام اُس آگ میں باقی رہ گیا وہ معمار اجر پائے
گا۔ ۱۵ اور جس کا کام آگ میں جل جائے گا وہ معمار نقصان اُٹھائے گا۔ وہ بچ تو جائے گا مگر جلتے
جلتے۔

۱۶ کیا تُم نہیںجانتے کہ تُم سب مل کر خُدا کی ہیکل ہو اور خُدا کا رُوح تُم میں بسا ہوا ہے۔ ۱۷ جو
خُدا کی ہیکل کو برباد کرے گا خُدا اُسے برباد کردے گا۔ خُدا کی ہیکل پاک ہے اور وہ ہیکل تُم ہو۔

۱۸ کوئی دھوکے میں نہ رہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو اِس دُنیا کے مطابق عقل مند سمجھتا ہے
وہ بے وقوف بن جائے تاکہ حقیقی عقل مندی کو حاصل کرے۔ ۱۹ اِس جہان کی دانائی خُدا کے
نزدیک بے وقوفی ہے۔ جیسا کلام میں لکھا ہے کہ:

”وہ دانائوں کو اُن کی چالاکی میں پھنسا دیتا ہے۔“

۲۰ اور یہ بھی کہ:

”وہ داناؤں کے خیالات کو جانتا ہے کہ فضول ہیں۔“

۲۱ تاکہ کوئی کسی انسان پر فخر نہ کرے۔ کیونکہ سب چیزیںتمہاری ہیں۔ ۲۲ چاہے پولُس ہو،
اَپلُوسؔ یا پطرسؔ، موت ہو یا زندگی، حال کی چیزیں ہوں یا مستقبل کی سب تُمہاری ہیں۔ ۲۳ تُم
مسیح کے ہو اور مسیح خُدا کا ہے۔

خُدا کے خادم:

۴ میں اور اپلُوسؔ صرف مسیح کے خادم ہیں جنہیں خُدا کے بھیدوں کا مختار بنایا گیا ہے۔ ۲ اور
مختار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ دیانتدار ہو۔ ۳ میرے لیے یہ بات اہمیت نہیں رکھتی کہ تُم
یا کوئی انسانی عدالت مُجھے پرکھے بلکہ میں خُود بھی اپنی عدالت نہیں کرتا۔ ۴ کیونکہ میرا ضمیر صاف
ہے مگر یہ بات میرے نیک ہونے کا ثبوت نہیں بلکہ خُداوند خُود مُجھے پرکھ کر اِس بات کا فیصلہ کرے
گا۔ ۵ اس لیے خُداوند کے واپس آنے سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو۔ وہی تاریکی کی پوشیدہ باتوں
کو روشن کرے گا اور دِل کے منصوبوں کو ظاہر کردے گا اُس وقت ہر ایک کی تعریف خُدا کی طرف
سے کی جائے گی۔

۶ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! میں نے اپنا اور اپلُوسؔ کا ذکر مثال کے طور پر استعمال کیا تاکہ تُم یہ
سیکھ سکو کہ جو کچھ تُم ہم سے سُنتے ہو اُس کا مطلب کیا ہے اور کلام کی حدود سے باہر نہ جاؤ اور کسی
شخص کی حمایت میں دُوسرے کے خلاف شیخی نہ مارو۔ ۷ تُمہیکس نے یہ حق بخشا کہ اپنے آپ کو

دُوسروں سے بہتر سمجھو؟ وہ کون سی چیز ہے جو تُجھے خُدا سے نہ ملی ہو؟ اور اگر تو نے سب چیزیں
خُدا سے پائی ہیں تو فخر کیوں کرتا ہے گویا وہ سب کچھ اپنی محنت سے حاصل کیا ہے؟
۸ تُمہارے خیال میں تُمہیںوہ سب مل گیا جو تُمہیں چاہیے؟ کیا تُم دولت مند بن گئے ہو؟ تُمہیں خُدا
کی بادشاہی ہمارے بغیر ہی مل گئی! کاش کہ ایسا ہی ہوتا تاکہ ہم بھی تُمہارے ساتھ مل کر بادشاہی
کرتے۔ ۹ مُجھے ایسا لگتا ہے کہ خُدا نے ہم رسولوں کو سب سے ادنیٰ ٹھہرا کر ہمیںقتل کرنے کو ایک
جلوس کی شکل میں تماشاگاہ لے جانے کا حکم دے دیا ہے۔ ہم تو سارے جہان میں آدمیوں اور
فرشتوں کے سامنے تماشا بنے ہوئے ہیں۔ ۱۰ ہم مسیح میں بے وقوف بن گئے ہیں اور تُم مسیح میں
سمجھدار ہو۔ ہم کمزور اور تُم زورآور۔ تُم عِزّت دار ہم بے عزت۔
۱۱ ہم اب تک بھُوکے پیاسے رہتے ہیں پہننے کو کپڑے نہیں۔ مارے پیٹے جاتے ہیں اور بے گھر
ہیں۔
۱۲ مشقت کر کے اپنے ہاتھوں سے روزی کماتے ہیں۔ جو ہم پر لعنت کرتے ہیں ہم اُن کے
لیے برکت چاہتے ہیں۔ بدسلوکی کرنے والوں کی برداشت کرتے ہیں۔ ۱۳ وہ ہمارے لیے بُری باتیں
کہتے ہیں ہم منت سماجت کرتے ہیں۔ اب تک ہم دُنیا کا کوڑا اور پاؤں کی گرد سمجھے جاتے ہیں۔
۱۴ میں یہ باتیں تُمہیں شرمندہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ عزیز فرزند جان کر تُم کو نصیحت کرتا ہوں۔
۱۵ اگرچہ تُمہارے اُستاد چاہے دس ہزار ہی کیوں نہ ہوں تو بھی سب تُمہارے باپ نہیں۔ اِس
لیے میں ہی تُمہیں خُوشخبری سُنانے کی وجہ سے یسُوعؔ مسیح میں تُمہارا باپ بنا ہوں۔ ۱۶ پس میں
تُمہاری منت کرتا ہوں کہ میری مانند بنو۔ ۱۷ لہٰذا میں اپنے پیارے فرزند تیمُتھیُسؔ کو جو خُداوند میں
وفادار ہے تُمہارے پاس بھیج رہا ہوں وہ تُمہیں میرے اُن طور طریقوں کو جو یسُوعؔ مسیح میں ہیں،

یاد دلائے گا۔ جن کی میں ہر جگہ کلیسیاؤں میں تعلیم دیتا ہوں۔ ۱۸ تُم میںسے کچھ اپنے غرور میں یہ کہتے
ہیں کہ میں تُمہارے پاس پھر واپس نہیں آؤں گا۔ ۱۹ لیکن خُداوند کی مرضی سے میں جلد تُمہارے
پاس آؤں گا۔ تب پتا چل جائے گا کہ وہ صرف باتیں ہی کرتے ہیں یا اِن کے پاس واقعی خُدا کی
قدرت ہے۔

۲۰ کیونکہ خُدا کی بادشاہی صرف باتوں پر نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت پر ہے۔ ۲۱ تم کیا چاہتے ہو کہ میں
تُمہارے پاس تنبیہ کرنے کو چھڑی لے کر آؤں یا محبت اور نرم مزاجی سے؟

کلیسیا میں حرامکاری:

۵ جیسا میں نے سُنا ہے، مُجھے یقین نہیںآتا کہ تُم میں ایسی حرام کاری پائی جاتی ہے جو غیر قوموں
میں بھی نہیں۔ مُجھے بتایا گیا ہے کہ تُم میں سے ایک شخص نے اپنی سوتیلی ماں کو رکھا ہوا
ہے۔ ۲ فخر کرنے کے بجائے تُمہیںتو افسوس کے ساتھ ماتم کرنا چاہیے اور اُس شخص کو کلیسیائی
رفاقت سے نکال دینا چاہیے۔ ۳ میں بیشک جسمانی طور پر تُمہارے درمیان نہیں، لیکن رُوح میں
بحالت موجودگی اُس شخص کے لیے یہ ہی فیصلہ دے چُکا ہوں۔ ۴ جب تُم خُداوند یسُوعؔ میں جمع
ہو تو میرُوح میں تُمہارے ساتھ ہوں گا اور خُداوند یسُوعؔ کی قدرت کی موجودگی میں۔ ۵ اور اِس شخص
کو جسم کی ہلاکت کے لیے شیطان کے حوالے کیا جائے تاکہ اُس کی رُوح خُداوند کے دن نجات
پائے۔ ۶ ایسی حالت میں تُمہارا فخر کرنا ٹھیک نہیں۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ تھوڑا سا خمیر سارے
گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔ ۷ اپنے اندر سے اُس پُرانے خمیر کو دُور کرو [جس کے باعث
تُم ایسی بدکاری کو نظر انداز کرتے رہے] تاکہ پاک تازہ گُندھا ہوا آٹا بن جاؤ، جو کہ تُم ہو بھی، کیونکہ

یسُوعؔ ہمارا فسح کا ذبح کیا ہوا برّہ ہے۔ ۸ پس آؤ بدی اور بُرائی کے پُرانے خمیر کو دُور کر کے خلوص
اور سچائی کی بے خمیری روٹی کے ساتھ عید منائیں۔
۹ میں نے پہلے بھی تُم کو لکھ بھیجا تھا کہ حرامکاروں سے رفاقت نہ رکھو۔ ۱۰ یہ مطلب نہیں
کہ حرامکاروں، لالچیوں، یا بُت پرستوںاور ظالموں سے ملنا ہی نہیںجو ایمان نہیں لائے، یوں تو تُم
کو دُنیا سے ہی نکل جانا پڑے گا۔ ۱۱ میرا مطلب ہے اُس سے جو ایماندار ہونے کا دعویٰ کرے
اور حرامکار، لالچی، بُت پرست، شرابی، ظالم، یا دغاباز ہوتو اُس سے صحبت نہ رکھنابلکہ ایسو ںکے
ساتھ کھانا بھی نہ کھاؤ۔ ۱۲ میرایہ کام نہیں کہ اُن کی عدالت کروں جو ایمان دار نہیں۔ لیکن کیا اُن
کی عدالت کرنا تُمہارا کام نہیں جو کلیسیا کے اندر ہوتے ہوئے گُناہ کرتے ہیں؟ ۱۳ کلیسیا سے باہر
والوں کی عدالت خُدا کرے گا۔ مگر کلام میں لکھا ہے کہ شریر آدمی کو اپنے درمیان سے نکال دو۔
(اِستثنا ۲۱: ۲۴)

ایماندارں میں مقدمہ بازی:

۶ جب تُمہارے درمیان کوئی جھگڑا ہو تو تُم کس جُرأت کے ساتھ اپنا مقدمہ غیر ایمان والوں
کے پاس لے جاتے ہو بجائے اِس کے کہ مُقدسوں کے پاس لے جاؤ؟ ۲ کیا تُم نہیں جانتے
کہ ایک دن ہم ایماندار ہی اِس دُنیا کا انصاف کریں گے؟ ۔ تُم جو دُنیا کا انصاف کرو گے کیا اپنے
معمولی جھگڑوں کا فیصلہ نہیں کر سکتے؟
۳ کیا تُمہیںپتا ہے کہ ہم فرشتوں کا بھی انصاف کریں گے؟ تو کیا ہم اِس دُنیا کے معمولی معاملات
کا بھی فیصلہ نہیں کرسکتے؟ ۴ ایسے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لیے ہم کیوں ایسے لوگوں کے پاس
جائیں جو کلیسیا میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے؟ ۵ یہ بات میں تُمہیں شرم دلانے کے لیے کہتا ہوں۔ کیا

تُمہارے درمیان ایک بھی سمجھدار شخص نہیں جو اِن معاملات کا فیصلہ کر سکے۔ ٦ بلکہ بھائی اپنے
بھائی پر مقدمہ کرتا ہے اور وہ بھی غیر ایمانداروں کے سامنے۔ ۷ تُمہارے درمیان آپس کی مقدمہ
بازی تُمہاری بڑی کمزوری ہے۔ ظُلم برداشت کرنا کیوں قبُول نہیں کرتے؟ اپنا نقصان اُٹھانا کیوں
بہتر نہیں سمجھتے؟ ۸ اِس کے بجائے تُم خُود اپنے بھائیوں پر ظُلم کرتے اور اُن کو نقصان پہنچاتے
ہو۔ ۹ کیا تُم نہیں جانتے کہ بدکار خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ کسی دھوکے میں نہ رہو نہ
کوئی حرامکار نہ بُت پرست، نہ زناکار نہ لونڈے باز نہ ہم جنس پرست۔ ۱۰ نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ
گالیاں بکنے والے اور نہ ظالم۔ ۱۱ تُم میں سے بھی بعض ایسے ہی تھے مگر اب خُداوند یسُوعؔ مسیح
کے نام اور خُدا کے رُوح سے دُھل کر اور پاک ہو کر راستباز ٹھہرے۔

بدن خُدا کے جلال کے لیے:

۱۲ میرے لیے سب چیزیں جائز تو ہیں مگر سب چیزیں فائدہ مند نہیں۔ مُجھے سب چیزوں کی
اجازت تو ہے مگر میں کسی چیز کا پابند نہیںہوں گا۔ ۱۳ یہ ٹھیک ہے کہ کھانےپیٹ کے لیے ہیں اور
پیٹ کھانے کے لیے مگر خُدا ایک دن دونوں کو ختم کر دے گا۔ مگر بدن حرامکاری کے لئے نہیں
ہے بلکہ بدن خُداوند کے لیے اور خُداوند بدن کے لیے ہے۔ ۱۴ جس طرح خُدا نے قدرت کے ساتھ
خُداوند یسُوعؔ کو زندہ کیا ویسے ہی ہمیں بھی زندہ کرے گا۔ ۱۵ کیا تُم نہیں جانتے کہ تُمہارے بدن
مسیح کے اعضا ہیں؟ کیا کوئی مسیح کے اعضا لے کر کسبی کے اعضا بنائے؟ کبھی نہیں! ۱٦ کیا تُم
نہیں جانتے کہ جو کوئی کسبی کے پاس جاتا ہے اُس کے ساتھ ایک بدن ہوتا ہے۔ کیونکہ کلام میں لکھا
ہے کہ وہ ایک تن ہوں گے۔ ۱۷ اور جو خُداوند کے ساتھ جُڑا رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک رُوح
ہے۔ ۱۸ حرامکاری سے بھاگو۔ کیونکہ کوئی گُناہ بدن کو نقصان نہیں پہنچاتا مگر حرامکار اپنے بدن کا

بھی گنہگار ہے۔ ۱۹ کیا تُم نہیں جانتے کہ تُمہارا بدن رُوح القُدس کا مقدس ہے جو تُم میں رہتا ہے
اور تُمہیں خُدا کی طرف سے ملا ہے۔ تُم اپنے نہیں۔ ۲۰ خُدا نے تُمہیں قیمت دے کر خریدا ہے۔
پس اپنے بدن اور رُوح سے خُدا کا جلال ظاہر کرو جو خُدا کے ہیں۔

شادی اور بیاہ:

۷ اِب اُن باتوں کے بارے میں جس کے لیے تُم نے لکھا تھا۔ یہ اچھا ہے کہ مرد، عورت سے
جنسی تعلق نہ رکھے ۲ لیکن زناکاری کے گُناہ سے بچنے کے لیے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت
اپنا شوہر رکھے۔ ۳ شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور بیوی بھی شوہر کا حق ادا کرے۔ ۴ بیوی کا اپنے
بدن پر اختیار نہیں اُس پر اُس کے شوہر کا اختیار ہے اِسی طرح شوہر کا اپنے بدن پر نہیں بلکہ اُس
کی بیوی کا اختیار ہے۔ ۵ لہٰذا ایک دُوسرے کا حق ادا کرنے کے لیے اکھٹے رہو مگر تھوڑی دیر کے
لیے آپس کی رضامندی کے ساتھ دُعا کرنے کے لیے جُدا ہو سکتے ہو، بعد میں پھر اکھٹے ہو جاؤ تاکہ
شیطان تُمہاری جسم پر قابو رکھنے کی کمزوری کے باعث تُمہیںآزمایش میںنہ ڈالے۔ ٦ اِس بات کے
لیے میں اپنی طرف سے تُمہیں اجازت دے رہا ہوں حُکم نہیںدے رہا۔ ۷ میری خواہش ہے کہ تُم
سب میری طرح رہو مگر خُدا نے ہر کسی کو اُس کی توفیق کے مطابق طاقت بخشی ہے کسی کو ایک
بات میں اور کسی کو دُوسری بات میں۔

۸ پس اُن کو جنھوں نے بیاہ نہیں کیا اور جو بیوہ ہیں میں اُن سے یہ کہتا ہوں کہ ایسے ہی رہیںجیسے میں
ہوں۔ ۹ اگر اپنے جسم پر قابو کرنا مُشکل ہے تو بیاہ کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نفس کی آگ میں جلنے سے
بہتر ہے۔ ۱۰ جن کا بیاہ ہو چُکا ہے اُن کے لیے خُداوند کی طرف سے حُکم ہے، میری طرف سے
نہیں۔ بیوی اپنے شوہر سے جُدا نہ ہو۔ ۱۱ [اور اگر چھوڑے تو دُوبارہ شادی نہ کرے یا پھر شوہر سے

مل جائے] نہ ہی شوہر اپنی بیوی کو چھوڑے۔ ۱۲ باقی لوگوں سے میںیہ کہوں گا، یہ بات مُجھے خُداوند
سے نہیں ملی کہ اگر کسی بھائی کی بیوی بے ایمان ہواور اُس کے ساتھ رہنے کو راضی ہووہ اُسے نہ
چھوڑے۔ ۱۳ اِسی طرح اگر ایک ایمان دار عورت کا شوہر بے ایمان ہو اور اُس کے ساتھ رہنا
چاہے تووہ اُسے نہ چھوڑے۔ ۱۴ کیونکہ ایمان دار شوہر یا ایمان دار بیوی اپنے بے ایمان بیوی یا
شوہر کو پاک ٹھہرانے کا باعث ہوں گے۔ وگرنہ تُمھارے بچے ناپاک ہوتے مگر اب پاک ہیں۔
۱۵ اگر بے ایمان شوہر یا بیوی جُدا ہونا چاہیں تو اُنہیں جُدا ہونے دیں۔ ایسے میں ایمان دار شوہر یا
بیوی ایک دُوسرے کے پابند نہیں۔ کیونکہ خُدا نے ہم کو صلح کے ساتھ رہنے کے لیے بُلایا ہے۔
۱۶ کیا تُم نہیں جانتے کہ ایک ایماندار بیوی شاید اپنے شوہر کو بچانے کا باعث بنے؟ ۔ اور ایمان دار
شوہر اپنی بیوی کو بچانے کا؟ ۱۷ ہر کوئی اُسی حالت میں زندگی گُزارے جس طرح خُدا نے اُسے کے
لیے مقرر کی ہے اور جس حالت میں خُدا نے اُسے بُلایا تھا۔ میں سب کلیسیاؤں میں یہی اُصول
مقرر کرتا ہوں۔ ۱۸ جیسے کہ اگر کوئی ختنہ کی حالت میں بُلایا گیا ہے وہ نامختون ہونے کی خواہش نہ
کرے اور جو نامختونی کی حالت میں بُلایا گیا ہے مختون ہونے کی کوشش نہ کرے۔ ۱۹ مختونی ہونا یا نا
مختونی ہونا کوئی اہم نہیں بلکہ خُدا کے حُکموں پر چلنا اہم ہے۔ ۲۰ ہر کوئی اُسی حالت میں رہے جس
حالت میں خُدا نے اُسے بُلایا ہے۔ ۲۱ اگر تو غلامی کی حالت میں بُلایا گیا ہے تو آزاد ہونے کی فکر نہ
کر اور اگر آزاد ہونے کا موقع ملے تو ضرور آزادی حاصل کر۔ ۲۲ یاد رکھ ! اگر تو غلامی کی حالت میں
بُلایا گیا ہے تو خُداوند میں تُو آزاد ہے اور اگر آزادی کی حالت میں بُلایا گیا ہے تو مسیح میں غلام ہے۔
۲۳ تُمہیں خُدا نے بڑی قیمت دے کر خریدا ہے آدمیوں کے غلام مت بنو۔ ۲۴ عزیز بھائیو ! اور
بہنو ! تُم میں سے ہر کوئی جس حالت میں بُلایا گیا ہے اُسی حالت میں خُدا کے ساتھ رہے۔

۲۵ جن کنواریوں کی شادی نہیں ہوئی اُن کے لیے میرے پاس خُداوند کی طرف سے کوئی حُکم نہیں۔ مگر خُدا نے اپنے فضل سے جو حکمت مُجھے دی ہے اُس کے مطابق میں اپنی رائے دیتا ہوں تُم اُس پر بھروسا کر سکتے ہو۔ ۲٦ موجودہ حالات میں جب مُشکلات بڑھ رہی ہیں، بہتر یہی ہے کہ جیسے ہو ویسے ہی رہو۔ ۲۷ اگر تو شادی شُدہ ہے تو بیوی کو چھوڑنے کی کوشش نہ کر اور اگر تو بغیر بیوی کے ہے تو بیوی کی تلاش نہ کر۔ ۲۸ اگر تو بیاہ کرے تو گُناہ نہیں اور اگر کنواری بیاہی جائے تو بھی گُناہ نہیںمگر اِس وقت ایسا کرنا تکلیف کا باعث ہو گا اور میں تُمہیں تکلیفوں سے بچانا چاہتا ہوں۔ ۲۹ اے بھائیو! میں یہ کہتا ہوں کہ اَب وقت تھوڑا ہے ایسا نہ ہو کہ جن کی بیویاں ہیں اُن کی توجہ صرف اپنے خاندان پر لگی رہیں۔ ۳۰ وہ جو غم زدہ ہیں یا وہ جو خُوشی مناتے ہیںیا وہ جو خرید اری کر رہے ہیں اپنے غم میں اپنی خُوشیوںمیںاور اپنی فکروں میں ڈوب نہ جائیں۔ ۳۱ اِس دُنیا کی چیزوں کو استعمال کرتے کرتے اِس دُنیا کے ہی نہ ہو جائیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ دُنیا جلد جاتی رہے گی۔ ۳۲ میں چاہتا ہوں کہ تُم اِس دُنیا کی فکروں سے آزاد رہو۔ وہ جس کی شادی نہیںہوئی خُدا کی فکروں میں رہتا ہے کہ کس طرح اُسے خُوش کرے۔ ۳۳ اور شادی شُدہ آدمی اپنی ذمہ داریوںکو پُورا کرنے کی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح اپنی بیوی کو خُوش کرے۔ ۳۴ یوں اُس کا دھیان بٹا رہتا ہے۔ اسی طرح بن بیاہی عورت خُداوند کی فکر میں رہتی ہے تاکہ اُس کا جسم اور رُوح دونوں پاک ہوں اور بیاہی عورت دُنیا کی فکر میں رہتی ہے کہ کس طرح اپنے شوہر کو خُوش کرے۔ ۳۵ یہ باتیں میں تُمہارے فائدہ کے لیے کہتا ہوں نہ کہ تُمہیں پابند کرنے کے لیے اور تُمہیںاُن باتوں کے لیے اُبھارتا ہوں جنہیں کرتے ہوئے تُم خُداوند کی کسی شک کے بغیر خدمت میں لگے رہو۔ ۳٦ اگر کوئی شخص اپنی کنواری منگیتر کے بارے سمجھتا ہو کہ وہ اُس کی حق تلفی کر رہا ہے اور اُس کی عمر گزری جا رہی ہے یا وہ اُس

سے شادی کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو وہ شادی کر لے اِس میں کوئی گُناہ نہیں۔ ۳۷ پر اگر کسی نے
شادی نہ کرنے کا عہد کیا ہو اور وہ اِس کی ضرورت بھی محسوس نہ کرتا ہو اور اپنے آپ پر قابو رکھنے کی
طاقت بھی ہو تو بہتر ہے کہ شادی نہ کرے۔ ۳۸ لہٰذا جو کوئی شادی کرتا ہے وہ بھی اچھا کرتا ہے اور
جو کوئی شادی نہیں کرتا وہ اور بھی اچھا کرتا ہے۔ ۳۹ عورت اُس وقت تک اپنے شوہر کی شریعت
کے مطابق پابند ہے جب تک وہ زندہ ہے۔ اگر اُس کا شوہر مر جائے تو دُوسرا شوہر کر سکتی ہے وہ
بھی خُداوند میں رہتے ہوئے۔ ۴۰ مگر میرے خیال میں یہ مبارک بات ہو گی اگر وہ بیوہ ہی رہے۔ اور
میں یہ بات پاک رُوح کی رہنمائی میں کہہ رہا ہوں۔

بتُوں کی قربانی:

۸ اب بتُوں کے لیے قربانی کے بارے یہ ہے۔ ہم سب علم رکھتے ہیں، مگر صرف علم گھمنڈ
پیدا کرتا ہے لیکن محبت کلیسیا کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ ۲ اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ
سب کچھ جانتا ہے تو در حقیقت جیسا جاننا چاہیے وہ ویسا نہیں جانتا۔ ۳ لیکن جو کوئی خُدا سے محبت
کرتا ہے خُدا اُسے پہچانتا ہے۔ ۴ بتُوں کو چڑھائی گئی قربانیوں کو کھانے کے تعلق سے یہ ہے کہ جیسا
ہم جانتے ہیں بُت کوئی حقیقی خُدا نہیں خدا صرف ایک ہے اور کوئی خُدا نہیں۔ ۵ اگرچہ آسمان پر
اور زمین پر بُہت سے خُدا کہلاتے ہیںاور بُہت سے خُدا اور خُداوند ہیںجن کی پرستش کی جاتی ہے۔ ۶ مگر
ہمارا ایک ہی خُدا ہے یعنی باپ، جو سب چیزوں کا خالق ہے اور ایک ہی خُداوند ہے یعنی یسُوع
مسیح جس کے وسیلے سے سب چیزیں خلق ہوئیں اور جس کے وسیلے ہم جیتے ہیں۔
۷ مگر سب ایمان دار یہ بات نہیں جانتے۔ چونکہ وہ بُت پرستی کرتے رہے ہیں۔ اُن کے خیال
میں ابھی تک بُتوں کا وجود ہے اس لیے بتُوں کی قربانی کھاتے ہوئے وہ اِسے بتُوں کی پرشتش سمجھتے

ہیںاور کمزور ایمان کی وجہ سے اُن کا ضمیر اُنہیں ملامت کرتا ہے۔ ۸ یہ سچ ہے کہ کھانا ہمیں خُدا کی
قربت میںنہیں لے جاتا۔ اگر نہ کھائیں تو کچھ نقصان نہیں اور اگر کھائیں تو کچھ فائدہ نہیں۔ ۹ مگر خبردار
رہو کہیں تُمہاری آزادی کمزور ایمان والوں کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنے۔ ۱۰ اگر کوئی کم علم والا
تُجھے جوزیادہ علم رکھتاہے بُت خانے میں کھاتے ہوئے دیکھ لے تو کیا وہ اپنے ضمیر کے برخلاف
بتُوں کی قربانی کھانے کے لیے دلیر نہ ہو گا۔ ۱۱ اوریوں تُمہارا کمزور ایمان والا بھائی جس کی خاطر
مسیح نے اپنی جان دی تُمہارے عِلم کے سبب ہلاک نہ ہو جائے گا۔ ۱۲ یوں تُم کمزور بھائیوں
کے خلاف گُناہ کرتے ہو جب اُن کو آزمائش میں ڈالتے ہو اور یسُوع کے خلاف بھی گُناہ کرتے ہو۔
۱۳ اگر میرے گوشت کھانے سے کوئی بھائی ٹھوکر کھاتا ہے تو میں کبھی گوشت نہیں کھاؤںگا تاکہ اپنے
بھائی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنوں۔

رسُول کا حق:

۹ کیا میں اوروں کی طرح آزاد نہیں؟ کیامیں رسُول نہیں؟ کیا میں نے اپنی آنکھوں سے خُداوند
یسُوع مسیح کو نہیں دیکھا؟ کیا تُم خُداوند میں میری محنت کا پھل نہیں ہو؟ ۲ کوئی اور مُجھے
رسُول نہ مانے مگر میں تُمہارا رسُول تو یقیناً ہوںکیونکہ تُم خُود خُداوند میں میری رسالت کا ثبوت ہو۔
۳ اُن لوگوں کے لیے جو میری رسالت پر سوال کرتے ہیں یہی جواب ہے۔ ۴ کیا ہمیںتُمہارے گھر
سے کھانے اورپینے کا حق نہیں؟ ۵ کیا یہ ہمارا بھی حق نہیں کہ ہم بھی ایماندار بیوی رکھ سکیں جیسے
باقی رسُول اور خُداوند کے بھائی اورکیفاؔ یعنی پطرسؔ رکھتا ہے۔ ٦ کیا صرف مُجھے اور برنباسؔ کے
لیے ہی ضروری ہے کہ اپنی ضرورتوں کوپُورا کرنے کے لیے محنت کریں؟ ۷ کیا کوئی ایسا سپاہی ہے
جو اپنے اخراجات خُود اُٹھائے؟ یا ایسا کسان جو اپنے انگوروں کے باغ سے اُس کا پھل نہ کھائے؟

یا ایسا چرواہا جو اپنی بھیڑ بکریوں کا دُودھ نہ پیئے؟ ۸ کیا یہ صرف میری سوچ ہے؟ کیا یہ باتیں شریعت
میں بھی نہیں لکھیں۔ ۹ مُوسیٰ کی شریعت میں بھی لکھا ہے کہ بیل کو جب فصل سے دانے چھانٹنے
کے لیے کام میں لگایا جائے تو اُس کا مُنہ نہ باندھنا۔ یہ بات کیا خُدا صرف بیلوں کی فکر میں کہتا ہے۔
۱۰ کیا یہ کلام ہمارے لیے نہیں؟ بیشک ہمارے لیے ہے کیونکہ اِس لیے کھیت میں ہل چلانے والا
اور دانے چھانٹنے والا دونوں فصل میں حصّہ دار ہیں۔ ۱۱ اَب جبکہ ہم تُمہارے لیے رُوحانی بیج بوتے
ہیں تو کیا ہم تُم سے اپنی ضرورتوں کے لیے چیزوں کی فصل نہیں کاٹ سکتے؟ ۱۲ جب دُوسرے تُم
سے کچھ حاصل کرنے کا حق رکھتے ہیں تو ہم اُن سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ مگر ہم نے کبھی اِس حق
کو استعمال نہیںکیا بلکہ ہر چیز کی برداشت کی تاکہ مسیح کی خُوشخبری کی راہ میں رکاوٹ نہ آئے۔ ۱۳ کیا
تُم نہیں جانتے کہ ہیکل کی خدمت کرنے والے ہیکل میں لائے گئے ہدیوں سے ہی کھاتے تھے؟ او
رقُربان گاہ کی خدمت کرنے والے قُربان گاہ میں سے حصّہ پاتے تھے۔

۱۴ اِسی طرح خُوشخبریُ سُنانے کا کام کرنے والوں کے لیے بھی خُداوند نے یہ حُکم دیا کہ اسی
کے وسیلے سے اُن کی ضرورتیں پُوری ہوں۔ ۱۵ میں نے اِن میں سے کسی بھی حق کو استعمال نہیں
کیا اور میرا اس وقت لکھنے کا مقصد اپنے حق کو مانگنا نہیںکیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرا یہ فخر جاتا رہے
کہ میں بغیر اَجر کے منادی کرتا ہوں۔ میرا مر جانا اِس سے بہتر ہے۔ ۱۶ اگر میں منادی کرتا ہوں تو
اِس میں میرا کیا فخر؟ یہ تو میرے لیے لازم اور ضروی ہے اور اگر نہ کروں تو یہ میرے لیے افسوس کی
بات ہے۔ ۱۷ اگر میں یہ کام اپنی مرضی سے کرتا ہوں تو میں اَجر کا حق دار ہوں اگر اپنی مرضی سے نہیں
کرتا تو اِس کے کرنے کی ذمہ داری تب بھی مُجھے دی گئی ہے۔ ۱۸ پس میرا اَجر کیا؟ میرا اَجر یہی ہے
کہ انجیل کی منادی کرتے ہوئے یِسُوعؔ کی خوشخبری کو مُفت بانٹو اور میرا جو حق کلیسیا پر بنتا ہے

وہ وصول نہ کروں۔ ۱۹ میں آزاد ہوں۔ میں کسی کے اختیار میں نہیں تو بھی میں نے اپنے آپ کو
سب کا غلام بنا لیا ہے تاکہ اُنہیں مسیح کے پاس لا سکوں۔ ۲۰ میں یہودیوں کے درمیان یہودیوں کی
طرح رہا تاکہ اُنہیں مسیح میں لے آؤں۔ میں شریعت کے ماتحت نہیں تو بھی میں شریعت کے ماننے
والوں کے لیے شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ اُنہیں بھی مسیح کے پاس لا سکوں۔ ۲۱ جو شریعت
کے ماتحت نہیں اُن کے درمیان اُن کی مانند بن کر رہا تاکہ اُنہیں بھی جیت لوں۔ یہ نہیں کہ میں
شریعت کے تابع نہیں ہوں بلکہ مسیح کی شریعت کے تابع ہوں۔ ۲۲ میں کمزوروں کے ساتھ کمزور
بنا تاکہ اُنہیں بچا سکوں۔ میں سب کے لیے سب کچھ بنا تاکہ کسی بھی طرح کچھ لوگوں کو بچا سکوں۔
۲۳ میں یہ سب کچھ خُوشخبری کی منادی کے لیے کرتا ہوں تاکہ اِس کی برکتوں میں دُوسروں کے ساتھ
خود بھی شریک ہو سکوں۔ ۲۴ کیا تُم نہیں جانتے کہ دوڑ میں بُہت سے دوڑنے والے حصّہ لیتے ہیں
مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے۔ پس تُم بھی ایسے دَوڑو تاکہ جیتو۔ ۲۵ ہر کھلاڑی مقابلہ کرنے کے لیے
ہر قسم کا پرہیز کرتا اور محنت کرتا ہے تاکہ جیتے۔ یہ تو اُس انعام کے لیے محنت کرتے ہیں جو فانی ہے
مگر ہم غیر فانی انعام کے لیے محنت کرتے ہیں۔ ۲۶ اِس لیے میں بلا مقصد نہیں دوڑ رہا بلکہ اپنے نشان
کی طرف دوڑا جاتا ہوں۔ یعنی میں اپنی لڑائی میں ہوا کو مُکّے مارنے والا نہیں۔ ۲۷ گویا میں اپنے بدن
کو قابو میں رکھنے کے لیے اِس کی سخت تربیت کرتا ہوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں دُوسروں میں
منادی کر کے خُود انعام سے محروم نہ ہو جاؤں۔

تاریخ سے سبق:

۱۰ عزیز بھائیو! اور بہنو! میں چاہتا ہوں کہ تُم اِس بات کو نہ بھولو کہ ہمارے باپ دادا
جب وہ مُوسیٰ کے ساتھ بیابانی سفر میں سب بادل کے نیچے تھے اورر سمندر میں سے

گُزرے۔ ۲یوں اُنہوں نے بادل اور سمندر سے گُزر کر مُوسیٰ کا بپتسمہ لیا۔ ۳ اور سب نے ایک ہی
رُوحانی خُوراک کھائی۔ ۴ اور سب نے ایک ہی رُوحانی پانی پیا کیونکہ جس چٹان سے وہ پانی پیتے تھے
وہ مسیح تھا جو اُن کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ ۵ اِس کے باوجود خُدا اُن میں سے بُہت سے لوگوں
سے خُوش نہ تھا۔ اِس لیے وہ بیابان میں ہی ہلاک ہو گئے۔

٦یہ باتیں ہمارے لیے عبرت حاصل کرنے کا باعث ہیں تاکہ ہم اُن کی طرح بُری چیزوں کا
لالچ نہ کریں۔ ۷ اور تُم بُت پرست نہ بنو جیسے اُن میں سے کچھ بنے۔ جیسے کلام میں لکھا ہے کہ لوگ
کھانے پینے بیٹھے پھر اُٹھ کر ناچنے کودنے لگے۔ ۸ اور ہم حرامکاری نہ کریں جیسے اُن میں سے کچھ
نے کی اور ایک ہی دن میں تیئس ہزار مارے گئے۔ ۹ اور نہ ہم خُداوند کی آزمائش کریں جیسے اُن میں
سے کچھ لوگوں نے کی اور سانپوں کے ڈسنے سے ہلاک ہوئے۔ ۱۰ اور نہ بُڑبُڑائیں جیسے اُن میں سے
کُچھ بُڑبُڑائے اور موت کے فرشتے سے ہلاک ہوئے ۱۱ یہ سب واقعات اُن پر اِس لیے رُونما ہوئے
تاکہ اُن کے لیے عبرت کا نشان ٹھہریں اور ہم آخری زمانے والوں کے واسطے نصیحت کے لیے لکھے
گئے۔

۱۲ پس جو کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ مُضبوطی سے کھڑا ہے وہ خبردار رہے کہیں گر نہ پڑے۔ ۱۳ تُم
کو جن آزمائشوں کا سامنا ہے دُوسرے سے مختلف نہیں ہیں۔ خُدا پر بھروسا رکھو وہ تُمہاری طاقت
سے زیادہ تُمیں آزمائش میں نہیں پڑنے دے گا بلکہ جب آزمائے جاؤ گے تو نکلنے کی راہ بھی دکھائے گا
تاکہ تُم برداشت کر سکو۔ ۱۴ غرض اے پیارو! بُت پرستی سے بھاگو۔ ۱۵ تُم عقل مند لوگ ہو، خُود
میری باتوں کو پرکھ کر دیکھو کہ سچی ہیں یا نہیں۔

۱٦ خُداوند کی میز پر ہم جس پیالے میں سے پیتے ہیں کیا وہ مسیح کا خُون نہیںجس میں ہم شریک
ہوتے ہیں؟ اور جس روٹی کو توڑ کر کھاتے ہیں کیا وہ مسیح کا بدن نہیںجس میں ہم شریک ہوتے ہیں؟
۱۷ اسی طرح ہم جو بُہت سے ہیں ایک ہی روٹی کو کھانے میں شریک ہیں تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم
سب مل کر ایک بدن ہیں۔

۱۸ بنی اسرائیل پر غور کرو جب وہ قربان گاہ پر کی قربانیوں کو کھاتے ہیں تو کیا سب قربان گاہ میں
شریک نہیں؟ ۱۹ میرا کہنے کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہ قربانیاں کچھ چیز ہیں یا یہ کہ بُت کچھ حقیقت رکھتے
ہیں؟ ۲۰ ہر گز نہیں ! جو قربانیاں بتُوں کے لیے چڑھائی جاتی ہیں وہ شیاطین کو گُزرانی جاتی ہیںنہ کہ
خُدا کو اور میں نہیں چاہتا کہ تُم شیاطین کے ساتھ شریک ہو۔ ۲۱ ایسا نہیں ہو سکتا کہ تُم خُداوند کے
پیالے میں سے بھی پیو اور شیطان کےپیالے سے بھی پیو۔ خُداوند کی میز سے بھی کھاؤ اور شیطان
کی میز سے بھی۔ ۲۲ کیا تُم خُدا کو غیرت دلاتے ہو؟ کیا تُم سمجھتے ہو کہ تُم خُدا سے زیادہ زورآور ہو؟

۲۳ سب چیزیں جائزتو ہیں مگر سب مفید نہیں۔ سب چیزیں جائز تو ہیں مگر سب چیزیں ترقی کا
باعث نہیں۔ ۲۴ صرف اپنے ہی فائدے کے لیے نہیں دُوسروں کے فائدے کے لیے بھی سوچنا
چاہیے۔ ۲۵ قصابوں کی دُکان سے جو کچھ ملتا ہے اُسے خریدو اور دینی امتیاز کے حوالے سے کوئی
سوال نہ کرو۔ ۲٦ کیونکہ زمین اور اُس پر کی ہر چیز خُداوند کی ہے۔ ۲۷ اگر کوئی غیر ایمان والا تمہاری
دعوت کرے تو جو کچھ وہ تُمہارے سامنے رکھے بغیر کسی سوال کے کھاؤ۔ ۲۸ لیکن اگر کوئی کہے کہ
یہ قربانی کا گوشت ہے تو اُس کے جتانے کے باعث نہ کھاؤ ! اس لئے بھی کہ بعد میں تُمہارا ضمیر
تُمہیں ملامت نہ کرے۔ کیونکہ زمین اور اُسکی معموری خُدا کی ہے۔ ۲۹ یہ ممکن ہے کہ یہ معاملہ تُمہارے
ضمیر کا نہ ہو لیکن دُوسرے کے ضمیر کا تو ہے۔ تُمہارے دل میں یہ خیال آسکتا ہے کہ میری آزادی

کسی دُوسرے کی ضمیر پر کیوں پرکھی جائے۔ ۳۰ اگر میں کسی چیز پر خُدا کا شُکر کر کے کھاتا ہوں تو اِس
کے کھانے پر میں مُجرم کیوں ٹھہرایا جاتا ہوں۔ ۳۱ اِس لئے تُمہارا کھانا پینا اور کچھ بھی کرنا صرف
خُداوند کے جلال کے لیے ہو۔ ۳۲ کسی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنو، نہ یہودیوں کے لیے نہ یونانیوں
کے لیے نہ ہی کلیسیا کے لیے۔ ۳۳ اسی طرح میں بھی اپنے ہر عمل سے دُوسروں کو خُوش کرنے کی
کوشش کرتا ہوں۔ میں صرف اپنے فائدے کے لیے نہیں سوچتا بلکہ دُوسروں کے بھی تاکہ وہ نجات
پائیں۔

عبادت میں عورتوں کا سر ڈھانکنا:

۱۱ میری مانند بنو جیسے میں مسیح کی مانند ہوں۔
۲ میں اِس بات سے بہت خُوش ہوں کہ تُم مُجھے یاد رکھتے ہو اور جو تعلیم میں نے تُمہیں
دی ہے اُس پر عمل کرتے ہو۔ ۳ ایک اور بات تُمہیں بتانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہر مرد کا سر مسیح ہے
اور عورت کا سر مرد ہے اور مسیح کا سر خُدا ہے۔ ۴ مرد اگر دُعا کرتے یا نبُوّت کرتے ہُوئے اپنے سر
کو ڈھانکے تو اپنے سر کو بے حُرمت کرتا ہے۔ ۵ اور اگر عورت دُعا کرتے یا نبُوّت کرتے ہُوے اپنا
سر نہ ڈھانکے تو اپنے سر کو بے حُرمت کرتی ہے اور یہ سر مُنڈوانے کے برابر ہے۔ ٦ اگر عورت
سر نہیں ڈھانکتی تو اپنے بال کٹوائے اور اگر بال کٹوانا اُس کے لیے شرم کی بات ہے تو چاہیے کہ
اوڑھنی سے اپنا سر ڈھانکے۔ ۷ مگر مرد عبادت کے دوران اپنا سر نہ ڈھانکے کیونکہ خُدا نے مرد کو اپنی
صورت پر اور اپنے جلال کے لیے بنایا ہے مگر عورت مرد کا جلال ہے۔ ۸ اس لیے کہ مرد عورت
سے نہیں بلکہ عورت مرد سے بنائی گئی ہے۔ ۹ اور مرد عورت کے واسطے نہیں بلکہ عورت مرد کے

واسطے بنائی گئی۔ ۱۰ بس اس لیے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ محکوم ہے عورت کو اپنا سر ڈھانکنا
چاہیے اور فرشتوں کی خاطر بھی سر ڈھانکنا چاہیے۔
۱۱ مگر یاد رہے کہ خُداوند میں نہ عورت مرد کے بغیر کچھ ہے نہ مرد عورت کے بغیر کچھ ہے۔ ۱۲ یہ سچ
ہے کہ پہلی عورت مرد سے نکلی اُس کے بعد سب مرد عورت ہی سے پیدا ہوتے ہیں اور سب چیزیں
خُدا نے پیدا کی ہیں۔ ۱۳ تُم خُود فیصلہ کرو کیا یہ مناسب ہے کہ عورت خُدا کی حضوری میں سر ڈھانکے
بغیر دُعا کرے۔ ۱۴ کیا تُم نہیں سمجھتے کہ مرد کا لمبے بال رکھنا اُس کی بے عزتی ہے؟ ۱۵ کیا لمبے بال
ایک عورت کے لیے فخر اور خوبصورتی کا باعث نہیں؟ اور لمبے بال عورت کے پردہ کے لیے دیے
گئے ہیں۔ ۱٦ لیکن اگر کوئی اِس پر بحث کرنا چاہے تو میرا جواب یہ ہے کہ ہمارا یہ دستور نہیں نہ ہی
خُدا کی کلیسیاؤں کا۔

۱۷ اب یہ باتیں جو میں کرتا ہوں اِس میں تُمہاری تعریف نہیں کرتا اِس لیے کہ تُمہارے جمع ہونے
سے فائدہ ہونے کے بجائے نقصان ہوتا ہے۔ ۱۸ کیونکہ میں یہ سُنتا ہوں کہ جب تُم جمع ہوتے ہو تو
تُمہارے درمیان تفرقے ہوتے ہیں اور کسی حد تک مُجھے اِس کا یقین بھی ہے۔ ۱۹ اچھا ہے کہ تم میں
بدعتیں ہوں۔ تاکہ اِس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ کون سے لوگ کلیسیا میں درست تعلیم پر چل
رہے ہیں۔ ۲۰ جب تُم جمع ہوتے ہو تو تُم عشاءِ ربانی میں شریک ہونے کی نیت سے نہیں آتے۔
۲۱ کیونکہ عشاء کھانے سے پہلے ہر شخص دُوسرے سے پہلے اپنا کھانا کھانے لگتا ہے جس سے کچھ تو
بھُوکے رہ جاتے ہیں اور کچھ کو نشہ ہو جاتا ہے۔ ۲۲ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا کھانے پینے کے لیے
تُمہارے اپنے گھر نہیں؟ یا تُم واقعی کلیسیا کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور غریبوں کو شرمندہ کرتے
ہو؟ کیا میں اِس بات کے لیے تُمہاری تعریف کروں؟ ہرگز نہیں! ۲۳ کیونکہ یہ بات مُجھے خُداوند سے

پہنچی اور میں نے تُم کو بھی پہنچا دی کہ خُداوند یسُوعؔ نے جس رات وہ پکڑوایا گیا روٹی لی۔ ۲۴ اور شُکر
کر کے توڑی اور کہا لو اور کھاؤ، یہ میرا بدن ہے جو تُمہارے لیے ہے۔ میری یادگاری کے واسطے
یہی کیا کرو۔ ۲۵ اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خُون میں نیا
عہد ہے جب کبھی پیو میری یادگاری کے لیے یہ ہی کیا کرو۔ ۲۶ کیونکہ جب کبھی تُم یہ روٹی کھاتے اور
اِس پیالے میں سے پیتے ہو تو خُداوند کی مَوت کا اقرار کرتے ہو جب تک وہ دُوبارہ نہ آجائے۔ ۲۷ اگر
کوئی خُداوند کی میز پر سے خُداوند کے بدن اور خُون کی اہمیت کو جانے بغیر کھائے اور پئے وہ خُداوند
کے بدن اور خُون کے بارے میں قصوّروار ہو گا۔ ۲۸ اِس لیے ہر شخص اِس روٹی میں سے کھانے
اور اِس خُون میں سے پینے سے پہلے اپنے آپ کو پرکھ لے۔ ۲۹ اگر تُم مسیح کا بدن اور اُس کا خون
کھاتے اور پیتے وقت اُس کے بدن کا احترام نہ کرو تو سزا کے حق دار ٹھہرو گے۔ ۳۰ اِسی وجہ سے
تُم میں سے بُہت سے بیمار اور کمزور ہیں اور بُہت سے مر بھی چُکے ہیں۔ ۳۱ اگر ہم اپنے آپ کو ٹھیک
طور پر پرکھتے تو سزا نہ پاتے۔ ۳۲ مگر خُدا ہمیں سزا دے کر گویا ہماری تربیت کرتا ہے تاکہ عدالت کے
دن ہم دُنیا والوں کے ساتھ مُجرم نہ ٹھہریں۔

۳۳ اِس لیے میرے بھائیو ! اور بہنو ! جب تُم خُداوند کی میز کے پاس کھانے اور پینے کے لیے
آتے ہو تو ایک دُوسرے کا انتظار کرو۔ ۳۴ اگر کوئی بھوکا ہو تو گھر سے کھا کر نکلے تاکہ تُمہارا جمع ہونا
سزا کے لائق نہ ہو۔ باقی باتوں کے لیے میں تُمہارے پاس آکر ہدایت دوں گا۔

پاک رُوح کی نعمتیں:

۱۲
عزیز بھائیو ! اور بہنو ! میں نہیں چاہتا کہ تُم پاک رُوح کی نعمتوں کے بارے میں نا
واقف رہو۔ ۲ تُم جانتے ہو کہ ایمان لانے سے پہلے تُم دُوسروں کے بہکانے سے

گُونگے بُتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ۳ اِس لیے میں چاہتا ہوں کہ تُم جان جاؤ کہ خُدا کی رُوح کی ہدایت
سے بولنے والا کبھی یسُوع پر لعنت نہیں کر سکتا اور پاک رُوح کی ہدایت کے بغیر کوئی یسُوع کو
خُداوند نہیںکہہ سکتا۔

۴ نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر رُوح ایک ہی ہے۔ ۵ اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر
خُداوند ایک ہے۔ ۶ اوراُن نعمتوں کی اثرات بھی طرح طرح کے ہیں مگر اِن سب میں اثرپیدا
کرنے والاخُدا ایک ہی ہے۔ ۷ ہم میں سے ہر ایک کو رُوح کی کوئی نہ کوئی نعمت اِس لیے ملی ہے
تاکہ ایک دُوسرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں۔

۸ ایک ہی رُوح کسی کو تو حکمت کا کلام بخشتا ہے اور کسی کو علمیّت کا کلام عطا کرتا ہے۔ ۹ وہ
ہی رُوح کسی کو ایمان کی نعمت بخشتا ہے تو کسی کو شفا دینے کی نعمت۔ ۱۰ کسی کو معجزات کرنے
کی قدرت توکسی کونبُوت کی نعمت۔ کسی کو اِس بات کی پرکھ کرنے کی نعمت کہ آیاپیغام خُدا کی رُوح
کی طرف سے ہے یا کسی اور رُوح کی طرف سے۔ کسی کو غیرزبانوں کی نعمت توکسی کو غیرزبانوں
کے ترجمہ کی نعمت۔ ۱۱ ایک ہی رُوح ان سب نعمتوں کوہر شخص میں جیسے چاہتا ہے بانٹتا ہے۔

۱۲ جس طرح بدن ایک ہے مگر اُس میں بُہت سے اعضاہیںمگریہ سب اعضا مل کر ایک ہی بدن
بناتے ہیں اسی طرح مسیح کا بدن ہے جو کلیسیا ہے ۱۳ ہم میں سے کچھ یہودی ہیں کچھ یونانی۔ کچھ
غلام کچھ آزادہیں مگرسب نے ایک ہی رُوح میں ایک بدن ہونے کے لیے بپتسمہ لیا اور ہمیں ایک
ہی رُوح القدس دیا گیا۔ ۱۴ بدن میں ایک ہی عُضونہیں بلکہ بہت سے اعضا ہیں۔

۱۵ اگر پاؤں یہ کہے کہ چونکہ میں ہاتھ نہیں اِس لیے میں بدن کا حصّہ نہیں تو اِس طرح پاؤں بدن
سے خارج تو نہیںہو سکتا۔ ۱۶ اور اگرکان کہے کہ میں آنکھ نہیں اِس لیے بدن کا حصّہ نہیں توکان بدن

سے خارج تو نہیں ہو سکتا۔ ۱۷ اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو سُننے کا کام کیسے ہوتا؟ اگر سارا بدن کان
ہی ہوتا تو سونگھنے کا کام کیسے ہوتا؟ ۱۸ گو ہمارے بُہت سے اعضا ہیںمگر حقیقت یہ ہے کہ ہر عُضو کو
خُدا نے اپنی مرضی کے مطابق بدن میں رکھا ہے۔ ۱۹ اگر وہ سب ایک ہی عُضو ہوتے تو بدن کہاں
ہوتا؟ ۲۰ مگر اب اعضا تو بُہت سے ہیںمگر بدن ایک ہے۔ ۲۱ پس آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ مُجھے
تُمھاری ضرورت نہیںنہ پاؤں سر سے کہ مُجھے تیری ضرورت نہیں۔ ۲۲ درحقیقت بدن کے وہ اعضا جو
قدر میں دُوسروں سے کم نظر آتے ہیںمگر وہ اُتنے ہی اہم ہوتے ہیں۔ ۲۳ اور بدن کے وہ اعضا جنہیں
ہم دُوسروں سے کمتر سمجھتے ہیں اُن ہی کو زیادہ عزت دیتے ہیںاور وہ اعضا جنہیں نازیبا سمجھتے ہیں
اُن کی زیادہ حفاظت کرتے ہیں۔ ۲۴ اور جسم کے وہ اعضا جو زیادہ عزت دار سمجھے جاتے ہیں اُن
پر کم تُوجہ دیتے ہیں۔ لہٰذا خُدا نے بدن میں اعضا اِس طرح رکھے ہیں کہ جو کمزور نظر آتے ہیں اُن
کو زیادہ عزت دی جائے۔ ۲۵ تاکہ اعضا کے درمیان تفرقہ نہ ہو اور یہ ایک دُوسرے کی فکر کریں۔
۲۶ اگر ایک عُضو دُکھ اُٹھاتا ہے تو سب اعضا اُس دُکھ کو محسوس کرتے ہیں اور اگر ایک عُضو عزت
پائے تو سب اعضاعزت پاتے ہیں۔ ۲۷ تُم سب مل کر مسیح کا بدن ہو اور تُم میں سے ہر ایک اِس
بدن کا عُضو ہے۔ ۲۸ اور خُدا نے کچھ کو کلیسیا میںالگ الگ رُتبہ دیا ہے۔ پہلے رسُول ہیں۔ دُوسرے
نبی۔ تیسرے اُستاد۔ پھر کچھ معجُزوں کی نعمت کے ساتھ۔ کچھ کو شفا کی نعمت، کچھ کو دُوسروں کی
مدد کرنے کی نعمت، کچھ کو انتظام کرنے کی اور کچھ غیر زبانیں بولنے کی نعمت رکھتے ہیں۔ ۲۹ لہٰذا کیا
سب رسُول ہیں؟ کیا سب نبی ہیں؟ کیا سب اُستاد ہیں؟ کیا سب معجزہ کرنے والے ہیں؟ ۳۰ کیا
سب کے پاس شفا دینے کی قوت ہے؟ کیا سب کے پاس طرح طرح کی زبانیں بولنے کی نعمت ہے؟
کیا سب کے پاس ترجمہ کی نعمت ہے؟ ہرگز نہیں! ۳۱ پس رُوح کی بڑی بڑی نعمتوں کے آرزومند

رہو تاکہ کلیسیا کی ترقی کے لیے مددگار ہو سکو۔ اب میں تُمہیں زندگی گُزارنے کا اور بھی بہتر طریقہ بتاتا
ہوں۔

محبت افضل ہے:

۱۳ اگر میں آدمیوں کی اور فرشتوں کی سب زبانیں بولوں اور مُحبت نہ رکھوں تو میں صرف
ٹھنٹھناتی گھنٹی یا چھنچھناتی جھانجھ کی مانند ہوں۔ ۲ اگرچہ میں نبُوت کرنے کی نعمت
رکھتا ہوں اور خُدا کے بھیدوں کو جاننے کی سمجھ اور سارا علم رکھتا ہوں اور میرا ایمان اتنا مضبوط
ہو کہ پہاڑوں کو کھسکا دوں اور محبت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں۔ ۳ اگر میں اپنا سارا مال غریبوں
کو دے دوں اور اپنا بدن قربان ہونے کے لیے دے دُوں لیکن میرا دل مُحبت سے خالی ہو تو
مُجھے کچھ فائدہ نہیں۔ ۴ محبت صابر اور مہربان ہے۔ محبت حاسد نہیں نہ شیخی مارتی ہے، فخر سے
پھولتی نہیں۔ ۵ محبت بدکلامی نہیں کرتی اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ غُصّے میں بھڑکتی نہیں۔ دُوسروں
کی غلطیوں کا حساب نہیں رکھتی۔ ۶ بدی سے خُوش نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ سچائی سے خُوش ہوتی ہے۔
۷ محبت برداشت کرتی ہے۔ بھروسا کرتی ہے۔ پُر اُمید رہتی ہے۔ سب باتوں کو سہہ لیتی ہے۔
۸ محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ مگر نبُوتیں اور غیر زبانیں تو مٹ جائیں گی۔ علم ہو تو جاتا رہے گا۔
۹ ہمارا علم ناقص اور نامکمل ہے اور ہماری نبُوتیں سب کچھ ظاہر نہیں کرتیں۔ ۱۰ مگر جب کامل آئے
گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ ۱۱ جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا اُن ہی کی طرح سوچتا اور سمجھ
رکھتا تھا۔ لیکن جب جوان ہوا تو بچپن کی ساری باتیں چھوڑ دیں۔ ۱۲ ابھی تو ہمیں آئینہ میں دُھندلا
سا نظر آتا ہے مگر اُس وقت سب کچھ صاف صاف نظر آئے گا گویا رُوبرُو دیکھیں گے۔ ابھی تو خُدا
کے بارے میں میرا علم ناقص ہے مگر اُس وقت ایسے جان جاؤں گا جیسے خُدا مُجھے جانتا ہے۔

۱۳ غرض ایمان، اُمید اور محبت یہ تینوں ہمیشہ تک رہینگی مگر افضل اِن میں محبت ہے۔

نبُوت اور غیرزبانیں:

۱۴ زندگی میں صرف ایک دوسرے سے محبت رکھو اوراِس کے ساتھ رُوح کی نعمتوں کے
بھی آرزومند رہوخاص طورپر یہ کہ نبوت کرو۔ ۲ کیونکہ جو شخص غیرزبانوں میں باتیں
کرتا ہے وہ صرف خُدا سے باتیں کرتاہے، مگر لوگ اُس کی نہیں سمجھ سکتے کہ کیا کہہ رہاہے حالانکہ
وہ رُوح القُدس کی قوت سے بھید کی باتیں کہتاہے۔ ۳ مگر جو نبُوت کرتا ہے دُوسروں کی ترقی، حوصلہ
افزائی اور تسلّی کے لیے باتیں کرتا ہے۔ ۴ غیرزبانیں بولنے والا اپنی ترقی کرتا ہے مگر نبُوت کرنے
والا کلیسیا کی ترقی کرتا ہے۔ ۵ میں چاہتا ہوں کہ ہر کوئی غیرزبانیں بولے مگر اِس سے زیادہ یہ چاہتا
ہوں کہ نبُوت کرو۔ اور اگر غیرزبانوں کے ساتھ ترجمہ نہ ہو جس سے کلیسیا ایمان میں ترقی کرے تو
نبُوت کرنے والا اُس سے بڑا ہے۔ ۶ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! اگر میں تُمہارے درمیان صرف غیر
زبانوں میں بات کروں اور میرے پاس کوئی بھیدکی، علم کی، نبُوت کی اور تعلیم کی بات نہ ہو تو اِس
سے تُم کو کیا فائدہ؟ ۷ یہ ایسے ہی ہے کہ اگر کوئی ساز جیسے بانسری یا بربط بغیر سُراور دھُن کے بجائی
جائے تو سُننے والے کو کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ کیا بج رہا ہے۔ ۸ اِسی طرح جنگ شُروع کرنے کے
لیے اگر بِگل کی آواز صاف طورپر نہ سُنی جائے تو سپاہی کیسے جانیں گے کہ جنگ کے لیے تیار ہونا
ہے ۹ اِسی طرح بات کرتے ہوئے اگر تُمہارے الفاظ اور جُملے واضع اور با معنی نہ ہوں اور سُننے
والے کو سمجھ نہ آئے تو تُم ہوا میںباتیں کرنے والے ٹھہرو گے۔ ۱۰ اِس دُنیا میں بُہت سی زبانیں
ہیں اور کوئی بھی ایسی زبان نہیں جو بے معنی ہوں۔ ۱۱ اگر میں کسی کی زبان سے ناواقف ہوں
تو بولنے والا میرے لیے گویا اجنبی ہو گا اور میں اُس کے لیے اجنبی ہوں گا۔ ۱۲ جب تُم رُوحانی

نعمتوں کی آرزو کرتے ہو تو ایسی نعمتوں کی کوشش میں رہو جو ساری کلیسیا کی ترقی کا باعث بنے۔
۱۳ لہٰذا جو کوئی غیرزبانوں میں باتیں کرتا ہے دُعا کرے کہ اُسے اِس کے ترجمہ کی بھی نعمت ملے۔
۱۴ پس اگر میں غیرزبانوں میں دُعا کرتا ہوں تو میری رُوح تو دُعا کرتی ہے پر میری عقل اِس میںشامل
نہیں۔ ۱۵ تو پھر کیا کرنا چاہیے؟ میں رُوح میںبھی دُعا کروں گا اور عقل سے بھی۔ میںرُوح میں بھی
پرستش کروں گا اور عقل سے بھی۔ ۱۶ اگر تُو صرف رُوح سے ہی خُدا کی حمد کرے تو جن کو سمجھ
نہ آئے وہ کیونکر تیرے ساتھ مل کر شُکرگزاری کے لیے آمین کہے گا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ تُو کیا کہہ
رہا ہے؟ ۱۷ تُو تو بے شک اچھی طرح شُکر کرتا ہے مگر دُوسروں کے لیے یہ فائدہ مند نہیں۔ ۱۸ میں
خُدا کا شُکرگزار ہوں کہ میں تُم سب سے زیادہ زبانوں میں دُعا کرتا ہوں۔ ۱۹ مگر کلیسیا کے درمیان
میں صرف پانچ ہی باتیں کہنا زیادہ پسند کروں گا جو سب کی ترقی کا باعث ہو، بہ نسبت اِس کے کہ
غیرزبانوں میںدس ہزار باتیںکہوں جو کسی کو سمجھ نہ آئیں۔

۲۰ عزیز بھائیو! اور بہنو! اِن باتوں کو سمجھنے میں بچے نہ بنو۔ بُرائی کی طرف سے تو بچوں کی طرح
معصوم بنے رہو مگر اِن باتوں کی سمجھ میں بالغ بنو۔

۲۱ کلام میں لکھا ہے کہ:

"میں اپنی قوم سے اجنبی زبان اور بیگانہ لبوں سے بات کروں گا
پر وہ میری نہ سُنیں گے۔" (یسعیاہ ۲۸:۱۱-۱۲)

۲۲ اِس سے ہم جان جاتے ہیں کہ بیگانہ زبانیں بے ایمانوں کے لیے نشان ہیں جبکہ نبوت ایمان
داروں کے لیے نشان ہے۔ ۲۳ پس اگر ساری کلیسیا غیرزبانوں میں دُعا کرنے لگے اور کوئی ناواقف
اور غیرمسیحی اندر آجائیں تو کیا وہ تُمہیں دیوانہ نہ سمجھیں گے۔ ۲۴ اِس کے بجائے اگر سب نبوت

کرنے لگیں اور کوئی بے ایمان اندر آجائے تو وہ اپنے لئے کی گئی نبوت کی باتیں سُن کر قائل ہو جائے
گا اور اِس طرح تُم اُسے پرکھ بھی لو گے۔ ۲۵ یو وہ اپنے دل کی باتیں ظاہر ہو جانے پر وہ اپنے مُنہ کے
بل گر کر خُدا کو سجدہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ واقعی خُدا تُمہارے درمیان مُوجود ہے۔

۲۶ تو بھائیو ! اور بہنو ! کیا کرنا چاہیے؟ جب تُم جمع ہوتے ہو تو کوئی حمد کے گیت گاتا ہے کوئی
تعلیم دیتا ہے کوئی بھید کی باتیں کرتا ہے کوئی غیر زبان بولتا ہے کوئی اُسکا ترجمہ کرتا ہے۔ تُم جو کچھ
بھی کرو سب کی روحانی ترقی کے لیے ہو۔ ۲۷ ایک وقت میں دو یا تین لوگ غیر زبانوں میں بولیں
وہ بھی باری باری اور ساتھ ہی کوئی اُن کا ترجمہ کرے۔ ۲۸ اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو غیر
زبان بولنے والا خاموش رہے اور اپنے دل میں ہی دُعا کرے۔ ۲۹ اسی طرح ایک وقت میں دو یا
تین نبُوت کریں باقی اُن کے کلام کو پرکھیں۔ ۳۰ اگر کوئی نبُوت کرتا ہو اور دُوسرے کو اِس دوران
مکاشفہ ملے تو پہلا خاموش ہو جائے۔ ۳۱ تُم سب کے سب باری باری نبُوت کرو تاکہ ہر کوئی سیکھے
اور سب اُن کی حوصلہ افزائی ہو۔ ۳۲ نبیوں کی رُوحیں اُن کے تابع ہوتی ہیں۔ ۳۳ خُدا بے ترتیبی کا
خُدا نہیں بلکہ امن کا خُدا ہے جیسا مُقدسوں کی تمام جماعتوں کا دستور ہے۔

۳۴ عورتیں کلیسیا میں خاموش رہیںاُنہیں بولنے کی اجازت نہیںبلکہ شریعت کے حکم کے مطابق
تابع رہیں۔ ۳۵ اگر کوئی سیکھنا چاہے تو گھر میںاپنے اپنے شوہروں سے پُوچھیں کیونکہ عورتوں کا کلیسیا
میں بولنا مناسب نہیں۔ ۳۶ کیا خُدا کا کلام صرف تُم ہی کو ملا ہے یا صرف تُم تک ہی پہنچا ہے۔

۳۷ اگر تُم نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور سمجھتے ہو کہ رُوحانی ہو تو یہ جان لو کہ جو باتیں میں تُمہیں
لکھتا ہوں وہ بھی خُدا کے حکم ہیں۔

۳۸ اور اگر کوئی نہیں جاننا چاہتا تو نہ جانے وہ خُود بھی رد کر دیا جائے گا۔

۳۹ پس اے بھائیو! اور بہنو! نبُوت کرنے کی آرزو رکھو اور غیر زبانیں بولنے سے منع نہ کرو۔
۴۰ مگر یہ سب باتیں شایستگی اور ترتیب سے ہوں۔

یسُوعؔ مسیح کے بارے خُوشخبری:

۱۵

عزیز بھائیو! اور بہنو! میں تمہیں اُس خُوشخبری کی یاد دلاتا ہوں جو تُم نے مُجھ سے سُنی
اور جسے تُم نے قبول کیا اور اب تک اُس پر مضبوطی سے کھڑے ہو۔ ۲ اسی خوشخبری
کے وسیلے تُم نجات پاتے ہو بشرطیکہ تُم اِس خُوشخبری کو تھامے رہو جو میں نے تُمہیں دی تھی وگرنہ
تُمہارا ایمان لانا بے فائدہ ہے۔ ۳ میں نے تُم کو وہی خُوشخبری سُنائی جو مُجھے سُنائی گئی تھی اور بُہت
اہم بات جو میں نے بتائی وہ یہ کہ مسیح کتابِ مقدّس کے مُطابق ہمارے گناہوں کے لیے مُوا۔
۴ اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتابِ مُقدس کے مُطابق جی اُٹھا۔ ۵ اور پطرسؔ پھر بارہ شاگردوں کو
دکھائی دیا۔ ۶ پھر ایک ہی بار پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو نظر آیا جن میں سے زیادہ تر ابھی بھی زندہ
ہیں اور کچھ سو چکے ہیں۔ ۷ پھر یعقوبؔ کو اور اُس کے بعد رسولوں کو بھی نظر آیا۔ ۸ سب سے آخر
میں مُجھے نظر آیا جس نے گویا وقت سے پہلے ہی پیدائش پائی۔ ۹ میں رُتبہ میں سب رسولوں سے چھوٹا
ہوں میں تو اپنے آپ کو رسُول کہلانے کے لائق بھی نہیں سمجھتا کیونکہ میں نے کلیسیا کو ستایا تھا۔
۱۰ مگر آج جو کچھ بھی ہوں خُدا کے بے انتہا فضل کی بدولت ہوں اور اُس کا مُجھ پر جو فضل ہوا
بے فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے کسی بھی رسُول سے زیادہ محنت کی ہے تو بھی یہ میں نہیں بلکہ خُدا ہے
جو اپنے فضل سے مُجھ سے کام کرواتا ہے۔

۱۱ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ میں منادی کروں یا دُوسرے رسول کیونکہ ہم سب ایک ہی
خُوشخبری سُناتے ہیں جسے تُم نے قبُول بھی کیا ہے۔

مُردوں سے جی اُٹھنے پر اعتراض:

۱۲ جب ہم مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی مُنادی کرتے ہیں تو تُم میںسے کچھ کیوں کہتے
ہیں کہ مُردے زندہ نہیں ہوتے؟ ۱۳ اگر مُردے زندہ نہیں ہوتے تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ ۱۴ اور
اگر مسیح جی نہیں اُٹھا توہمارا اِس خُوشخبری کی منادی کرنا بے مقصد اور تُمہارا ایمان لانا بے فائدہ
ہے۔ ۱۵ اگر مُردے زندہ نہیں ہوتے توگویا خُدانے مسیح کو بھی زندہ نہیںکیا، اِس طرح ہم سب
رسُول خُدا کے جھُوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے تو یہ منادی کی کہ مسیح جی اُٹھا ہے۔ ۱۶ اگر وہ
جو مر گئے ہیں جی نہیںاُٹھتے تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ ۱۷ اگر مسیح مُردوں میں سے جی نہیں اُٹھا تو
تُمہارا ایمان بے فائدہ ہے اور تُم ابھی تک اپنے گُناہوں میں گرفتار ہو۔ ۱۸ اگر ایسا ہی ہے تو جو
ایماندار مسیح میں سو گئے ہیںگویا وہ ہلاک ہُوئے۔ ۱۹ اگر مسیح میں ہماری اُمید صرف اسی دُنیا تک
ہے تو ہم اِس دُنیا کے سب سے زیادہ بدنصیب لوگ ہیں۔ ۲۰ لیکن حقیقت میں مسیح مُردوں میں
سے جی اُٹھا ہے اور جو مُردوں میں سے اُٹھائے جائیں گے اُن میں مسیح پہلا پھل ہے۔ ۲۱ جیسے
ایک آدمی کے سبب سے اِس دُنیا میں موت آئی ویسے ہی دُوسرے آدم کے سبب سے مُردے بھی
زندہ ہوں گے۔ ۲۲ جیسے آدم کے سبب سے سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح کے سبب سے وہ سب
جو اُس پر ایمان لائے زندہ کئے جاتے ہیں۔ ۲۳ مگر ایک ترتیب کے ساتھ، سب سے پہلے مسیح جو
جی اُٹھاپھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ۔ ۲۴ اِس کے بعد آخرت ہوگی۔ تب وہ سب حاکموں،
اختیارات اور قدرتوں کو نیست کر کے بادشاہی کو خُدا باپ کے حوالے کردے گا۔ ۲۵ ضرور ہے
کہ مسیح اُس وقت تک بادشاہی کرے جب تک خُدا اُس کے دُشمنوں کو اُس کے پاؤں کے نیچے نہ
کردے۔ ۲۶ آخری دُشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہوگی۔ ۲۷ کلام میں لکھا ہے کہ اُس نے

سب کچھ اُس کے (مسیح) کے تابع کر دیا۔ (زبور۸: ٦) جب سب کچھ مسیح کے تابع کر دیا تو خُدا
اُس میں شامل نہیں جس نے سب کچھ اُس کے تابع کیا۔ ۲۸ جب سب کچھ اُس کے تابع ہو جائے
گا تو بیٹا خُود اپنے آپ کو باپ کے تابع کر دے گا تاکہ خُدا جس نے بیٹے کو سب چیزوں پر اختیار دیا وہی
سب میں سب کچھ ہو۔ ۲۹ وہ جو مُردوں کے لیے بپتسمہ لیتے ہیں وہ کیا کریں؟ اگر مُردے زندہ ہی نہیں
ہوتے تو وہ کیوں اُن کے لیے بپتسمہ لیں۔ ۳۰ تو ہم کیوں ہر وقت اپنے آپ کو خطرے میں ڈالیں۔
۳۱ اے بھائیو! اور بہنو! جتنا یہ سچ ہے کہ تمہارا یسُوع مسیح میں ہونا میرے لیے خُوشی کا باعث
ہے یہ بھی سچ ہے کہ میں ہر روز م موت کا سامنا کرتا ہوں۔ ۳۲ اگر مُردوں سے جی اُٹھنا ہی نہیں
تو میرا افسُس میں درندوں سے لڑنا بے فائدہ تھا۔ اگر مُردے جی نہیں اُٹھتے تو آؤ کھائیں پئیں کیونکہ
کل تو مر ہی جانا ہے۔ ۳۳ کسی دھوکے میں نہ رہنا۔ بُرے لوگوں کی رفاقت اچھی عادتوں کو بھی بگاڑ
دیتی ہے۔ ۳۴ نیک کاموں کے لیے ہوش میں آؤ۔ گُناہ نہ کرو۔ تُمہیں شرم دلانے کے لیے یہ بات کہتا
ہوں کہ تُم میں سے کچھ لوگ خُدا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

جی اُٹھنے کے بعد بدن کی حالت:

۳۵ اگر کوئی یہ پُوچھے کہ مُردے کیسے زندہ ہوں گے؟ اور اُس وقت اُن کا بدن کیسا ہو گا؟ ۳٦ یہ کیسا
احمقانہ سوال ہے! جب تُم بیج بوتے ہو وہ اُس وقت تک نہیں اُگتا جب تک زمین میں دفن ہو کر مر
نہ جائے۔

۳۷ تو جو بیج بویا جاتا ہے اُس کی شکل اُس پودے سے مختلف ہوتی ہے جو اُگتا ہے وہ صرف
ایک دانے کی شکل کا ہوتا ہے۔ ۳۸ مگر خُدا اُس کو ویسا ہی جسم دیتا ہے جیسا اُس نے اُس کے لیے
چُنا ہے۔ اِس لیے مختلف بیجوں سے مختلف طرح کے پودے اُگتے ہیں۔ ۳۹ اِسی طرح جسم بھی

طرح طرح کے ہوتے ہیں۔ انسانی جسم۔ جانوروں کے جسم۔ پرندوں کے جسم۔ مچھلوں کے
جسم اِن سب کے جسم ایک دُوسرے سے مختلف ہیں۔ ۴۰ آسمانی جسم بھی ہیں زمینی جسم بھی
ہیں۔ آسمانی جسم کا جلال اور ہے اور زمینی جسم کا اور۔ ۴۱ سُورج کا جلال اور ہے چاند کا جلال
اور۔یوں ستارے ستارے کے جلال میں فرق ہے۔ ۴۲ اسی طرح مُردوں کا جی اُٹھنا ہے۔ زمینی
جسم موت کی حالت میں بویا جاتا ہے اور ہمیشہ کی زندگی میں جی اُٹھتا ہے۔ ۴۳ شکستگی کی حالت
میں بویا جاتا ہے اور جلالی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔ کمزوری میں بویا جاتا ہے اور قوت میں جی
اُٹھتا ہے۔ ۴۴ گوشت پوست کی حالت میں بویا جاتا ہے اور روحانی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔ جیسے
گوشت پوست کا جسم ہوتا ہے ویسے ہی رُوحانی جسم بھی ہوتا ہے۔ ۴۵ جیسے کلام میں لکھا ہے کہ
جیسے پہلا آدم جیتا انسان بنا دُوسرا آدم یعنی یسُوعؑ مسیح زندگی بخشنے والی رُوح بنا۔ ۴۶ لیکن رُوحانی
آدم پہلے نہیں آیا بلکہ جسمانی آدم پہلے آیا اور پھر بعد میں رُوحانی آدم آیا۔ ۴۷ پہلا آدم زمین کی خاک
سے بنا۔ دُوسرا آدم آسمان سے آیا۔ ۴۸ جسمانی لوگ اُس آدم کی مانند ہیں جو زمین کی خاک سے بنا
اور آسمانی لوگ اُس آدم کی مانند ہیں جو آسمان سے آیا۔ ۴۹ اب جس طرح ہم اُس خاکی کی مانند ہیں
ویسے ہی ہم اُس آسمانی کی مانند بھی ہو جائیں گے۔

موت پر فتح:

۵۰ عزیز بھائیو! اور بہنو! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ گوشت اور خُون آسمان کی بادشاہی کے
وارث نہ ہوں گے۔ اور ختم ہو جانے والی چیزیں ہمیشہ تک رہنے والی چیزوں کے ساتھ وارث
نہیں ہو سکتیں۔ ۵۱ مگر میں تُم کو ایک بھید کی بات بتاتا ہوں ہم سب مریں گے تو نہیں مگر سب
بدل جائیں گے۔ ۵۲ اور یہ ایک دم پلک جھپکتے میں ہو گا جب آخری نرسنگا پھونکا جائے گا۔ وہ جو مر

چُکے ہیں نرسنگے کی آواز سُن کر غیر فانی جسم پا کر جی اُٹھیں گے اور ہم جو زندہ ہوں گے، بدل جائیں
گے۔ ۵۳ تاکہ یہ فنا ہونے والا بدن ایک غیر فانی لباس پہنے اور یہ ختم ہونے والا جسم ہمیشہ کی زندگی
کا لبادہ اوڑھ لے۔ ۵۴ جب یہ فانی بدن بدل کر غیر فانی ہو جائے گا اور مرنے والا جسم ابدی زندگی کا
لباس پہن لے گا تو کلام کی یہ بات پوری ہو گی کہ مُوت فتح کا لُقمہ بن گئی۔
۵۵ اے موت! تیری فتح کہاں گئی؟ اے موت! تیرا ڈنک کہاں رہا؟ ۵۶ گُناہ کا نتیجہ موت ہے
اور گُناہ کو طاقت شریعت سے ملتی ہے۔ ۵۷ مگر خُدا کا شُکر ہو جو ہمیں ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کے
وسیلے سے فتح بخشتا ہے۔ ۵۸ پس عزیز بھائیو! اور بہنو! مضبوط اور قائم رہو۔ خُداوند کے کام میں
ترقی کرتے رہو کیونکہ تُم جانتے ہو کہ جو کچھ تُم خُداوند میں کرتے ہو وہ بے فائدہ نہیں ہے۔

یروشلیم کے مُقدّسوں کے لیے چندہ:

۱۶ جس طرح میںنے گلتیہؔ کی کلیسیاؤں کو اُس چندے کی بابت جو مقدسوں کے لیے اکٹھا
کیا جاتا ہے ایک حُکم دیا ہے تُم بھی اُس پر عمل کرو۔ ۲ ہر کوئی ہفتے کے پہلے دن
اپنی آمدن کا کچھ حصّہ علیحدہ کر کے رکھ دے تاکہ میرے آنے پر چندہ اکٹھانہ کرنا پڑے۔ ۳ جب میں
آؤں گا تو جن لوگوں کو تُم مقرر کرو گے میں اُسے اپنا خط دے کر یروشلیمؔ بھیج دُوں گا تاکہ تُمہاری
خیرات پُہنچادیں۔ ۴ اگر میرا جانا بھی مناسب ہوا تو میں بھی اُن کے ساتھ جاؤں گا۔ ۵ میں مکدُونیہؔ
سے ہوتے ہُوے تُمہارے پاس آؤں گا۔ کیونکہ مُجھے مکدُونیہ آنا تو ہے ہی۔ ۶ مُمکن ہے میں کچھ وقت
تُمہارے ساتھ رہوں۔ شاید سردی وہاں ہی تُمہارے پاس گُزاروں تاکہ تُم مُجھے آگے روانہ کر سکو۔
۷ اِس دفعہ میں آپ کے پاس تھوڑی دیر کے لیے نہیں بلکہ خُدا نے چاہا تو کچھ عرصہ تُمہارے پاس

ٹھہروں گا۔ ۸ میں اِفُسؔس میں عیدِ پینتیکسُت تک رہوں گا۔ ۹ کیونکہ وہاں میرے لیے خدمت کا ایک بڑا دروازہ کھُلا ہے مگر اِس کی مخالفت بھی بُہت ہے۔

۱۰ اگر تیمُتھِیُسؔ تُمہارے پاس آئے تو اُسے کوئی پریشانی نہ ہو کیونکہ وہ بھی میری طرح خُداوند کا کام کرتا ہے۔ ۱۱ اِس لیے کوئی اُس کی حقارت نہ کرے۔ اُسے سلامتی کے ساتھ میرے پاس واپس بھیج دیں کیونکہ میں اور ساتھیوں کے ساتھ اُس کا مُنتظر ہوں۔ ۱۲ بھائی اپُلوس کو میں نے بُہت کہا کہ دُوسرے ایمانداروں کے ساتھ تُمہارے پاس آئے مگر ابھی وہ آنے کے لیے تیار نہیں لیکن جب اُسے موقع ملے گا آئے گا۔

۱۳ جاگتے رہو۔ ایمان میں قائم رہو۔ مردانگی کرو۔ مضبُوط ہو۔ ۱۴ جو کُچھ کرتے ہو محبت سے کرو۔

۱۵ اے بھائیو! تُم سِتفناسؔ اور اُس کے خاندان سے واقف ہو جو اخیہؔ کے پہلا ایمان لانے والا گھرانہ ہے۔ جنہوں نے مُقدسوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ ۱۶ پس اے بھائیو! اور بہنو! ایسوں کے تابع رہو بلکہ ہر اُس شخص کے بھی تابع رہو جو اِس کام میں محنت کرتے ہیں۔ ۱۷ میں سِتِفناسؔ۔ فرتُوناتُسؔ اور اخیکُسؔ کے اپنے پاس آنے سے خُوش ہوں کیونکہ انُہوں نے تُمہاری کمی کو پُورا کر دیا ہے۔ ۱۸ جیسے وہ تُمہاری تسلی کا بھی باعث تھے، اُن کے آنے سے مُجھے بھی بُہت تسلی ملی ہے۔ ایسے لوگوں کی قدر کرو۔ ۱۹ آسیہؔ کی کلیسیائیں تُم کو سلام کہتی ہیں۔ اکولہؔ اور پَرسکہؔ اور اُن کے گھر کی کلیسیا کے سب لوگ تُم کو سلام کہتے ہیں۔ ۲۰ یہاں سے سب بھائی تُمہیں سلام کہتے ہیں۔ ایک دُوسرے کو گلے لگا کر سلام کرو۔

۲۱ میں پولُسؔ اپنے ہاتھ سے سلام لکھتا ہوں۔ ۲۲ اگر کوئی خُداوند سے محبت نہیں رکھتا وہ ملعون
ہے۔ ہمارا خُداوند یسُوعؔ جلد آنے والا ہے۔ ۲۳ خُداوند یسُوع کا فضل تُم پر ہوتا رہے۔ یسُوعؔ مسِیح
میں تُم سب کو میرا پیار بھرا سلام۔ ۲۴ یسُوعؔ مسِیح میںتم سے میری محبت ہمیشہ قائم رہے۔ آمین !

۲ کُرنتھیوں

پولُس رسُول کا دوسرا خط

۱ پولُس کی طرف سے جو خُدا کی مرضی سے یسُوع مسیح کا رسُول ہے اور بھائی تیمُتھیس کی
طرف سے کُرِنتھیس میں موجود خُدا کی کلیسیا اور اَخیہ کے مُقدسوں کے نام۔
۲ ہمارے خُدا باپ اور خُداوند یسُوع مسیح کا فضل اور اطمینان تُمہیں حاصل ہو۔
۳ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے باپ کی جو رحمتوں اور ہر طرح کی تسلی کا منبع ہے حمد اور
تعریف ہو۔
۴ یسُوع مسیح ہماری مصیبتوں میں ہمیں تسلی دیتا ہے تاکہ ہم بھی اُس تسلی کے باعث جو اُس
نے ہم کو بخشی ہے مصیبت زدہ لوگوں کو تسلی دے سکیں۔ ۵ جس قدر ہمیں مسیح کی خاطر دُکھ ملتے
ہیں اُسی قدر زیادہ ہمیں اُس کی تسلی حاصل ہوتی ہے۔ ۶ ہمارا مصیبتوں کا اُٹھانا تُمہاری تسلی اور
نجات کے لیے ہے اور جب ہم تسلی پاتے ہیں تو اِس سے یقینا تُمہیں بھی تسلی ملتی ہے تاکہ ہماری
مصیبتوں میں تُم صبر کر سکو۔ ۷ اور ہمیں پُورا یقین ہے جس طرح تُم ہماری مصیبتوں میں شریک
ہو اُسی طرح تُم ہماری تسلی میں بھی جو خُدا ہمیں دے گا شریک ہو گے۔ ۸ اے بھائیو ! اور بہنو !
آسیہ میں ہم پر کیسی مصیبت پڑی اُس کے بارے میں آپ کو بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ ایسی
مصیبت تھی جو ہماری طاقت اور برداشت سے باہر ہو گئی۔ ۹ ہم نے تو اپنی موت کا یقین کر لیا
تھا تاکہ اپنے آپ پر بھروسا نہ کریں بلکہ خُدا پر جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ ۱۰ اُس نے ہم کو موت

جیسے بڑے خطرے سے بچایا اور پھر بھی بچائے گا۔ اور ہمیں پُوری اُمید ہے کہ وہ ہمیں بچاتا رہے
گا۔ ۱۱ تُم بھی ہمارے واسطے دُعائیں کر کے ہماری مدد کر سکتے ہو۔ تاکہ اُن نعمتوں کے لیے جو بُہت
سی دُعاؤں سے ہمیں ملی ہیں بہت سے لوگ ہمارے لیے شُکرگُزاری کریں۔
۱۲ ہمیں اِس بات پر فخر ہے کہ ہم بڑی سنجیدگی اور پاکیزگی سے زندگی گُزارتے ہیںجو خُدا کے لائق
ہے۔ کیونکہ ہمیں اپنی انسانی حکمت سے زیادہ خُدا کے فضل پر بھروسا ہے۔ ۱۳ ہمارے خطوں
میں جو کچھ تُم پڑھتے اور سمجھتے ہو ہم نے وہی کچھ لکھا ہے ایسا کچھ نہیں لکھا جو سمجھ نہ آئے۔
اُمید ہے تُم جلد پُورے طور پر سمجھ جاؤ گے۔ ۱۴ اگرچہ اَب سب کچھ نہیں سمجھتے جب تُم سمجھ
جاؤ گے تو خُداوند یسُوعؔ کے آنے پر ہم تُمہارا فخر ہوں گے جیسے تُم ہمارا فخر ہو۔
۱۵ مُجھے اِن سب باتوں کے لیے تُم پر بھروسا ہے۔ اِس لیے میں نے چاہا کہ تُمہارے پاس
آکر تُمہیں ایک اور نعمت دُوں۔ ۱۶ میں مقدونیہؔجاتے ہوئے تُمہارے پاس آؤں گا اور واپسی پر
بھی تُمہارے پاس ٹھہروں گاپھر ٹھہروں گاپھر تُم مُجھے یہُودیہؔ کی طرف روانہ کر دینا۔ ۱۷ کیا میں اپنے
منصُوبے بغیر سوچے سمجھے بناتا ہوں کہ ایک وقت میں 'ہاں' بھی کہوں اور 'نہ' بھی کہوں؟ کیا میں دُنیا
دار لوگوں کی طرح ہوں جو 'ہاں' تو کہتے ہیں لیکن مگر دُوسرے ہی لمحے 'نہ' کہہ دیتے ہیں۔ ۱۸ جیسے خُدا
کی وفاداری سچی ہے اُسی سچائی کے ساتھ ہمارا کلام بھی ہے اُس میں ایک ہی وقت میں 'ہاں' اور
'نہ' شامل نہیں۔ ۱۹ کیونکہ خُدا کا بیٹا یسوعؔ مسیح جس کی منادی میں اور سِلوانُسؔ اور تِیمُتھیُسؔ نے تُم
میں کی 'ہاں' اور 'نہ' کے ساتھ نہیں بلکہ 'ہاں'، 'ہاں' میں ہے۔ ۲۰ کیونکہ خُدا کے سارے وعدے
ہاں کے ساتھ ہیں۔ اور یسُوعؔ میں پُورے ہوتے ہیں اور اُسی میں ہم آمین بھی کہتے ہیںتاکہ ہمارے
وسیلے سے خُدا کا جلال ظاہر ہو۔ ۲۱ اور خُدا ہی نے ہمیں تُمہارے ساتھ یسُوعؔ میں مضبوطی سے

کھڑا رہنے کی توفیق بخشی ہے اور ہمیں مَسح کیا ہے۔ ۲۲ اُس نے ہم پر مہر بھی کی اور ہمیں رُوح القُدس اپنے وعدوں کے بیعانہ کے طور پر دیا۔

۲۳ میں یہ بات خُدا کو حاضر جان کر تُم سے سچ کہتا ہوں کہ میں کُرِنتھُس میں واپس کیوں نہ آیا؟ ۔ دراصل میں تُمہیں سخت ڈانٹ سے بچانا چاہتا تھا۔ ۲۴ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ایمان کے بارے میں تُم پر حکومت کرنا چاہتے ہیںکہ تُمہیں بتائیں کہ کس طرح ایمان سے چلنا چاہیے۔ کیونکہ تُم ایمان ہی سے قائم ہو۔ بلکہ تُمہاری خُوشی کے لیے تُمہارے مددگار ہیں۔

۲ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ اَب میرا تمہارے پاس آنا کسی غم کا باعث نہ ہوگا۔ ۲ اگر میں تُمہیں غمگین کروں تو مُجھے کون خُوش کرے گا؟ تُم ہی مُجھے خُوش کرو گے جن کو میں نے غمگین کیا۔ ۳ دراصل میں نے یہ باتیں اِس لیے لکھیں تاکہ جب تُمہارے پاس آؤں تو اُن لوگوںسے مُجھے غم نہ ملے جن سے مُجھے خُوشی ملنی چاہیے۔ اور مُجھے پُورا یقین ہے تُم سب کی خُوشی میری خُوشی میں ہے۔ ۴ میں نے نہایت رنجیدہ اور دُکھی دل اور آنسُوؤں کے ساتھ تُم کو لکھا تھا اِس لیے نہیں کہ تُمہیں غمگین کروں۔ بلکہ اِس لیے کہ تُم جان جاؤ کہ میں تُم سے کتناپیار کرتا ہوں۔

قصور وار کی معافی:

۵ تُم میںسے جو کوئی بھی غم کا باعث ہوا ہے میرے ہی لیے نہیں بلکہ مُجھ سے زیادہ تُمہارے غم کا باعث ہوا ہے۔ (لیکن میں زیادہ سختی سے بات نہیں کرنا چاہتا) ۶ تُم میں سے بُہتوں نے اُس کی مخالفت کر کے جو سزا اُسے دی ہے وہی اُس کے لیے کافی ہے۔ ۷ لہٰذا تُم اُسے معاف کروتاکہ وہ بحال ہو۔ اور غم ییدَب نہ جائے۔ ۸ میری تُم سے درخُواست ہے کہ اُس کے لیے اپنی محبت ظاہر کرو۔ ۹ میں نے یہ اِس لیے بھی لکھا تھا کہ جان سکوں کہ تُم میری نصیحت پر پُورے طور سے عمل

کرتے ہو یا نہیں۔ ۱۰ جسے تُم معاف کرتے ہو اُسے میں بھی معاف کرتا ہوں۔ اور یہ میں تُمہارے
فائدہ کے لیے اُس اختیار سے کرتا ہوں جو یسُوع مسیح میں مُجھے دیا گیا۔ ۱۱ تاکہ شیطان کا ہم پر کوئی داوٗ
نہ چلے کیونکہ ہم اُس کی بُری چالوں سے واقف ہیں۔

۱۲ جب تروآس میں میرے لیے خُوشخبری کی منادی کرنے کا دروازہ کھُلا اور میں وہاں آیا۔ ۱۳ مگر
میرا بھائی طِطُس تُمہاری خبر لے کر وہاں نہیں پہنچا جس سے میں بے چین ہو کر وہاں سے مکدُنیہ چلا گیا۔
۱۴ مگر خُدا کا شُکر ہو کہ مسیح کے قیدی ہو کر اُس کے پیچھے پیچھے فتح مند جلوس کی شکل میں جہاں وہ
چاہتا ہے جاتے ہیں تاکہ اُس کے علم کی خُوشبو ہر طرف پھیلائیں۔ ۱۵ مسیح کے بارے میں ہماری
منادی خُدا کے نزدیک اُس خُوشبو کی مانند ہے جو لوگوں تک پہنچ کر بعض کے لیے نجات کا اور جو
اُسے قبول نہیں کرتے ہلاکت کا باعث بنتی ہے۔ ۱۶ ہلاک ہونے والوں کے لیے ہم موت کی بُو اور
نجات پانے والوں کے ہمیشہ کی زندگی کی خُوشبو ہیں۔ مگر ایسی خدمت کرنے کے لائق کون ہے؟
۱۷ اور بُہت سارے لوگوں کی طرح ہم خُدا کے کلام کو نفع کا ذریعہ نہیں بناتے نہ آمیزش کرتے ہیں
بلکہ دِل کی صفائی اور سنجیدگی سے مسیح کے لیے منادی کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ خُدا کی حضوری
میں ہیں۔

نئے عہد کے خادم:

۳ کیا ہم اپنی خُوبیوں کو بیان کر کے اپنی نیک نامی جتانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہمیں
ضرورت ہے کہ بعض لوگوں کی طرح سفارشی خطوط لے کر تمہارے پاس آئیں یا تم سے
سفارشی خطوط لے کر دوسروں کے پاس جائیں؟ ۲ تُم ہی ہماری نیک نامی کا خط ہو جو ہمارے دلوں
میں لکھا ہوا ہے اور جنہیں سب لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ ۳ تُم مسیح کا لکھا ہوا وہ خط ہو جو سیاہی سے

نہیں بلکہ زندہ خُدا کے رُوح سے پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ دل کی تختیوں پر ہمارے وسیلے سے لکھا
گیا۔ ۴ اِن باتوں کے لیے ہمیں خُدا پر مسیح کے وسیلے پُورا بھروسا ہے۔ ۵ ایسا نہیں کہ ہم خُود سے
کچھ کرنے کے لائق ہیںبلکہ خُدا ہمیں اِس لائق بناتا ہے۔ ۶ اُس نے ہمیں نئے عہد کے خادم ہونے
کے قابل کیا۔ یہ وہ عہد ہے جو لفظوں کا نہیں بلکہ رُوح کا ہے کیونکہ لفظ مار ڈالتے ہیں مگر رُوح زندہ
کرتی ہے۔ ۷ جب وہ شریعت جو پتھر کی تختیوں پر لکھی گئی اور جس کا انجام موت تھا اِس قدر جلال
کے ساتھ نازل ہوئی کہ مُوسیٰ جس نے اُس کو اُٹھا رکھا تھا اُس کے چہرے پر اُس جلال کے باعث
نظر کرنا مُشکل تھا حالانکہ وہ جلال گھٹنے والا تھا۔ ۸ تو رُوح کا عہد تو ضرور جلال والا ہو گا ۹ وہ عہد
جو مُجرم ٹھہراتا تھا جلال والا ہے تو خُدا کے نزدیک راستباز ٹھہرانے والا عہد ضرور ہی جلال والا
ٹھہرے گا۔ ۱۰ حقیقت میں تو جلال والا پہلا عہد اُس بے حد جلال والے دُوسرے عہد کے آنے
پر بے جلال ہو گیا۔ ۱۱ کیونکہ جب مٹنے والا عہد جلالی تھا تو ہمیشہ تک رہنے والا عہد تو ضرور ہی جلالی
ہو گا۔

۱۲ یہی اُمید ہے جو ہمیں دلیری بخشتی ہے۔ ۱۳ ہم مُوسیٰ کی طرح نہیں جس نے چہرے پر
نقاب ڈالا تاکہ لوگ اُس جلال کو نہ دیکھیں جس کا انجام مٹنا تھا۔ ۱۴ اور یہی پردہ اُن کی عقلوں پر آج
تک پڑا ہے تاکہ جب وہ پُرانے عہد کو پڑھیں تو سچائی کو نہ جان سکیں۔ یہ پردہ صرف مسیح پر ایمان
لانے سے اُٹھایا جاتا ہے۔ ۱۵ آج تک بھی جب مُوسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے تو اُن کے دِلوں پر
پردہ پڑا رہتا ہے۔ ۱۶ مگر جب کبھی کوئی خُدا کی طرف پھِرتا ہے تو یہ پردہ اُٹھ جائے گا۔ ۱۷ کیونکہ خُدا
رُوح ہے اور جہاں کہیں خُدا کا رُوح ہے وہاں آزادی ہے۔ ۱۸ پس ہم سب جن کے چہروں سے

پردہ اُٹھایا گیا ہے خداوند کے جلال کو ظاہر کرتے ہیں اور خُدا جو رُوح ہے درجہ بدرجہ ہمیں اُس جلالی
صورت میں بدلتا جاتا ہے۔

مٹی کے برتنوں میں روحانی خزانہ:

۴ جب خُدا نے ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں یہ خدمت سونپی تو ہم ہمت نہیں ہارتے۔ ۲ ہم
نے شرمناک پوشیدہ کاموں اور مکاری کو چھوڑ دیا ہے۔ خُدا کے کلام کو بگاڑتے نہیں بلکہ
خُدا کو حاضر وناظر جان کر سچائی کو بیان کرتے ہیں جس سے لوگوں کو پتا چل جاتا ہے کہ ہم خُدا کے
لوگ ہیں۔ ۳ جس خُوشخبری کی منادی ہم کر رہے ہیں اگر اُس پر پردہ پڑا ہے تو صرف ہلاک ہونے
والوں کے لیے ہے۔ ۴ یہ وہ بے ایمان لوگ ہیں جن کی عقلوں پر اِس جہان کے خُدا نے پردہ ڈال
دیا ہے تاکہ اُن پر اِس خُوشخبری کی روشنی نہ پڑے اور یسُوعؔ مسیح جو خُدا کی صُورت ہے اُس کے
عظیم پیغام کو نہ سمجھ سکیں۔ ۵ ہم اپنی نہیں بلکہ خُداوند یسُوعؔ مسیح کی منادی کرتے ہیں جس کی خاطر
ہم تُمہارے خادم ہیں۔ ۶ کیونکہ خُدا جس نے فرمایا کہ تاریکی میں نُور چمکے اُسی نے ہمارے دلوں کو
اپنی روشنی سے روشن کردیا تاکہ خُدا کے اُس جلال کو پہچان سکیں جو یسُوعؔ مسیح کے چہرے سے
چمکتا ہے۔

۷ خُدا کے نور کا یہ خزانہ ہم میں رکھا ہے جو مٹی کے کمزور برتن کی مانند ہیں تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے
کہ ہمارے پاس جو قدرت ہے وہ خُدا کی طرف سے ہے نہ کہ ہماری اپنی طرف سے۔ ۸ ہم ہر وقت
اور ہر طرف سے مصیبتوں کے دباؤ یںدبے رہتے ہیں مگر کُچلے نہیں جاتے۔ پریشان تو ہوتے ہیں مگر
نااُمید نہیں ہوتے۔ ۹ اذیت اُٹھاتے ہیں مگر خُدا ہمیں اکیلا نہیں چھوڑتا۔ زخمی کرکے گرائے جاتے
ہیں مگر ہلاک نہیں ہوتے۔ ۱۰ اپنی مصیبتوں میں ہم ہر وقت خُداوند یسُوع کی موت اپنے بدنوں میں

لیے پھرتے ہیںتاکہ یسُوع کی زندگی بھی ہمارے بدنوں سے ظاہر ہو۔ ۱۱ ہم جو زندہ ہیں لگاتار یسُوع
ؔمسیح کی خاطر موت کے حوالے کیے جاتے ہیں تاکہ یسُوع ؔمسیح کی زندگی ہمارے فانی بدنوں میں
ظاہر ہو۔ ۱۲ ہم تو موت کے اثر میں رہتے ہیںمگر اِس کا نتیجہ تُم میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ ۱۳ ہم اُسی
ایمان کی رُوح سے بولتے جو ہم میں رہتا ہے جیسے کلام میں لکھا ہے: "میں ایمان لایا اِس لیے بولا۔
" (زبور ۱۱۶:۱۰) ۱۴ ہم جانتے ہیں خُدا جس نے خُداوند یسُوعؔ کو مُردوں میں سے زندہ کیا ہمیں بھی
یسُوعؔ کے ساتھ شامل جان کر زندہ کرے گا اور تُمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کرے گا۔ ۱۵ یہ
سب کچھ تُمہارے فائدے کے لیے ہے تاکہ فضل بُہت سے لوگوں تک کثرت سے پہنچے اور بڑی
شُکرگُزاری کے ساتھ خُدا کو اور زیادہ جلال ملے۔

۱۶ اِس لیے ہم ہمت نہیں ہارتے گو ہم بدن میں ختم ہوتے جاتے ہیں مگر رُوح میں روز بروز نئے
ہوتے جاتے ہیں۔ ۱۷ کیونکہ ہماری اِس وقت کی تھوڑی سی مصیبت ہمارے لیے ایسا جلال پیدا
کررہی ہے جو ہماری مصیبت سے بُہت بڑا اور اَبدی ہے۔ ۱۸ لہٰذا ہماری نگاہ مصیبتوں پر نہیں
بلکہ ہماری نگاہ اُن چیزوں پر ہے جو نظر نہیں آتیں۔ کیونکہ جو چیزیں ہم اَب دیکھتے ہیں جلد ختم ہو
جائیں گی مگر جو چیزیں ہمیںنظر نہیں آتیں وہ ہمیشہ تک رہیں گی۔

۵ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا بدن جو اِس زمین پر ہمیں رہنے کے لیے ایک خیمہ کے طور پر دیا گیا
ہے جب یہ گر جائے گا تو آسمان پر ہمیں ایسا گھر ملے گا جو انسانی ہاتھ سے بنا ہوا نہیں یعنی
ایسا بدن جو ہمیشہ تک قائم رہنے والا ہے۔ ۲ ہم اپنے اِس بدن میں کراہتے ہیں اور آسمانی بدن کو
پہننے کے لیے بے تاب ہیں۔

۳ تاکہ اُسے پہن کر خُدا کے حضور اپنی شرمندگی ڈھانپ سکیں۔ ۴ ہم اِس بدن میں اِس لیے نہیں
کراہتے کہ مر کر اِس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں بلکہ اِس پر نئے بدن کو پہننا چاہتے ہیں تاکہ
فانی بدن غیر فانی بدن میں غرق ہو جائے۔ ۵ خُدا ہی ہے جس نے ہمیں اِس اَبدی بدن کے لیے
تیار کیا اور پاک رُوح ضمانت کے طور پر دیا ہے۔ ۶ اِسی لیے ہم ہمیشہ پُر اعتماد رہتے ہیں یہ جانتے
ہوئے بھی کہ جب تک اِس بدن میں ہیں خُدا کے گھر سے جُدا ہیں۔ ۷ کیونکہ ہم ایمان سے چلتے ہیں
نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔ ۸ ہمیں پُورے دل کے ساتھ اِس بدن سے جُدا ہو کر خُدا کے ساتھ اُس کی
حضوری میں رہنا منظور ہے۔ ۹ ہم چاہے اِس بدن میں ہوں یا اُس کے ساتھ اپنے خُدا کو خُوش
کریں۔ ۱۰ کیونکہ ہم سب نے مسیح کے تخت عدالت کے سامنے کھڑا ہونا ہے تاکہ ہم سب کے
کام ظاہر کئے جائیں جو ہم نے اِس بدن میں کئے، چاہے اچھے ہوں یا بُرے۔ تاکہ ہر شخص اپنے
کاموں کا بدلہ پائے۔

خُدا کے ساتھ صُلح:

۱۱ ہم سمجھتے ہیں کہ خُدا کے خُوف کا کیا مطلب ہے اِسی لیے ہم دُوسروں کو بھی خُدا کا خُوف
ماننے کے لیے قائل کرتے ہیں۔ خُدا ہمیں اچھی طرح جانتا ہے اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ تُم بھی
جانتے ہو۔

۱۲ کیا ہم دوبارہ اپنی نیک نامی جتانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ نہیں! بلکہ تُمہیں وہ وجہ بتا رہے
ہیں جس کے سبب تُم ہم پر فخر کر سکو اور اُن کو جواب دے سکو جو ظاہری باتوں پر فخر کرتے ہیں
اور دل سے سنجیدہ نہیں۔

۱۳ اگر تُم سمجھتے ہو کہ ہم اپنے ہوش میں نہیں تو یہ خُدا کے لیے ہے اور اگر ہوش میں ہیں تو
تُمہارے لیے۔ ۱۴ کچھ بھی ہو مسیح کی محبت ہم کو مجبور کرتی ہے کیونکہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح
ہم سب کے واسطے مؤا تو سب اپنی پُرانی زندگی کے اعتبار سے مر گئے۔ ۱۵ وہ ہم سب کی خاطر
اِس لیے مؤا تاکہ وہ جو جیتے ہیں آگے کو اپنے لیے نہیں بلکہ اُس کے لیے جِئیں جو اُن کے لیے مؤا
اور پھر جی اُٹھا۔ ۱۶ اَب سے ہم کسی کو جسم کے لحاظ سے نہیںجانیں گے۔ ایک وقت ہم نے
مسیح کو بھی اِنسان کے طور پر جانا تھا مگر اَب سے نہیں جانینگے۔ ۱۷ اِس لیے جو کوئی مسیح میں ہے
تو نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیںکیونکہ وہ سب نئی ہو گئیں۔ ۱۸ یہ سب کچھ خُدا کی طرف سے
ہے۔ یسُوعؔ مسیح کے وسیلے سے خُدا نے ہم سے صُلح کی اور اب اِس خدمت کو ہمارے سپُرد
کیا ہے کہ لوگوں کی خُدا کے ساتھ صُلح کرائیں۔ ۱۹ خُدا نے مسیح میں دُنیا کے ساتھ میل کر لیا۔ اور
لوگوں کے گُناہ اُن کے ذِمے نہ لگائے اور میل ملاپ کا پیغام ہمارے سپُرد کیا۔

۲۰ پس ہم مسیح کے سفیر ہیں۔ خُدا ہمارے وسیلے سے اِلتجا کرتا ہے اور ہم مسیح کی طرف سے
مِنّت کرتے ہیں کہ خُدا کے پاس واپس آجاؤ۔ ۲۱ خُدا نے مسیح کو ہماری خاطر گُناہ ٹھہرایا جبکہ وہ
گُناہ سے واقف نہ تھا تاکہ اُس کے وسیلے ہم خُدا کے حضور راستباز ٹھہریں۔

۶ ہم خُدا کے کام میں اُس کے ساتھ شریک ہوتے ہوئے تُم سے التماس کرتے ہیں کہ خُدا کا
جو فضل تُم پر ہوا ہے اُسے بے کار نہ جانے دو۔ ۲ کیونکہ خُدا فرماتا ہے:

”میں نے قبولیت کی وقت تیری سُنی،

اور نجات کے دن تیری مدد کی۔“ (یسعیاہؔ ۴۸: ۸)

دیکھو ابھی قبولیت کا وقت ہے۔ آج ہی نجات کا دن ہے۔

۳ ہم کسی بھی طرح کسی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہیں بنتے تاکہ ہماری خدمت پر کوئی حرف
نہ آئے۔ ۴ ہم اپنے ہر کام سے ہر طرح سے اپنے آپ کو خُدا کے سچے خادم ہونے کا ثبوت دیتے
ہیں۔ صبر سے مصیبت اُٹھاتے ہوئے، ضروریات کی کمی میں، آفتوں کی برداشت کرتے ہوئے۔
۵ مار کھانے سے، قید کاٹنے سے، ہنگاموں کا سامنا کرتے ہوئے، محنت اور مشقت کرتے ہوئے،
بیدار رہنے سے، بُھوکے رہنے سے۔ ٦ پاکیزہ زندگی گُزار کر، اپنے علم سے، اپنے تحمل سے، مہربانی
کرتے ہوئے، رُوح القُدس سے جو ہم میں رہتا ہے۔ بے ریا محبت سے۔ ۷ سچی منادی سے، خُدا
کی قدرت سے جو ہمارے درمیان کام کرتی ہے۔ ہاتھوں میں راستبازی کے ہتھیار لیے ہوئے۔
۸ ہم خُدا کی خدمت میں لگے رہتے ہیں چاہے لوگ ہماری عزت کریں یا بے عزتی کریں۔ ہمارے
حق میں باتیں کریں یا بر خلاف، ہمیں گُمراہ کرنے والے کہا گیا مگر ہم دیانتداری سے خدمت کرتے
ہیں۔ ۹ ہمیں نظر انداز کیا جاتا ہے مگر پھر بھی مشہور رہیں۔ مرنے والوں میں شمار کئے جاتے ہیں
مگر زندہ ہیں۔ مار کھاتے ہیں مگر جان سے مارے نہیں جاتے۔ ۱۰ غموں میں گھرے رہتے ہیںمگر خُوش
رہتے ہیں۔ غریب ہیںمگر بُہتوں کو امیر بنا دیتے ہیں۔ ہمارے پاس کچھ نہیں مگر پھر بھی سب کچھ
رکھتے ہیں۔ ۱۱ عزیز کرنتھیو! ہم نے کھُل کر تُم سے باتیں کیں اور ہمارے دل بھی تُمہارے لیے
کھُلے ہیں۔ ۱۲ ہمارے دلوں میں تو تُمہارے لیےپیار کی کمی نہیں مگر تُم اپنےپیار کا اظہار نہیں کرتے۔
۱۳ پس میںتمہیں اپنے بیٹے جان کریہ درخواست کرتا ہوں کہ تم بھی ہمارے لئے اپنے دِلوں کو کھولو۔

ایماندار کا بے ایمان سے کیا واسطہ:

۱۴ بے ایمانوں کے ساتھ کسی طرح کا عہد نہ باندھو۔ ایک راستباز کس طرح بے ایمان کے
ساتھ شراکت کر سکتا ہے؟ روشنی کا تاریکی کے ساتھ کیا ملاپ؟ ۱۵ مسیح کی بلیعال کے ساتھ کیا

مناسبت۔ ایماندار کا بے ایمان سے کیا واسطہ؟ ۱٦ خُدا کے مَقدِس کا بتوںسے کیا تعلق؟ اور ہم زندہ خُدا کا مَقدِس ہیں۔ جیسے کہ خُدا نے خُود کہا کہ:

"میں اُن میں رہوں گا اُور اُن میں چلوں پھرُوں گا اور میں اُن کا خُدا ہوں گا اور وہ میری قوم ہوں گے۔" (احبار ۲٦: ۱۱-۱۲)

۱۷ اور یہ کہ:

"اُن میں سے نکل کر الگ ہوجاؤ،

اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤتو میں تُمہیں قبول کرونگا۔" (یسعیاہ ۵۲: ۱۱)

۱۸ "میںتمہارا باپ ہوں گا اور تُم میرے بیٹے اوربیٹیاں ہو۔

خُداوندقادرِ مطلق خُدا فرماتا ہے۔" ۲) سیموئیل ۷: ۱۴، ۷: ۸)

۷ پس عزیزو! جب یہ سب وعدے ہم سے کئے گئے ہیں تو آؤ اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی ناپاکی سے صاف کر کے خُدا کے خُوف میں رہ کر کامل پاکیزگی کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ۲ ہمیں اپنے دل میں جگہ دو کیونکہ نہ تو ہم نے کسی کے ساتھ بُرائی کی نہ کسی کو گمراہ کیا اور نہ ہی کسی سے ناجائزفائدہ اُٹھایا۔ ۳ میں تُم پر الزام لگانے کے لیے یہ نہیں کہتا۔ میں توتُمہارے بارے میں پہلے ہی کہہ چُکا ہوں کہ تُم ہمارے دلوں میں رہتے ہو اور ہمارا مرنا جینا اکٹھا ہے۔ ۴ تُم پر بھروسا رکھتے ہوئے میں دلیری سے بات کرتا ہوں۔ مُجھے تُم پر فخر ہے کیونکہ مُجھے اپنی مصیبتوں میںپُوری تسلی ہے اور میرا دل خُوشی سے لبریز ہے۔

۵ کیونکہ جب ہم مَکدُنیہ پہنچے تو آرم سے نہیں رہے۔ باہر والوں سے لڑائی اور جھگڑوں کا سامنا اور اندر سے ڈر کا سامنا رہا۔ ٦ مگر خُدا نے جو بے دلوں کو تسلی دینے والا ہے طِطُسکو ہمارے پاس

بھیج دیا جس کے باعث ہمیں بڑی تسلی ملی۔ ۷ نہ صرف اُس کے آنے سے بلکہ اُس خبر سے بھی
تسلی ملی جو اُس نے تُمہارے بارے میں دی کہ تُم مُجھ سے ملنے کے کس قدر مشتاق ہو۔ میرے
بارے میں دُکھی ہو اور میری مدد کے لئے پُرجوش۔ یہ جان کریں اور بھی خُوش ہو گیا۔ ۸ مُجھے اِس
بات کا دُکھ نہیں کہ میں نے تُمہیں اپنے خط سے غمگین کیا پہلے مُجھے اِس بات کا افسوس ہوا [چاہے
تھوڑی دیر کے لیے] کہ تُمہیں دُکھ ملا۔ ۹ اَب میں اِس بات سے خُوش نہیں کہ تُم کو دُکھ ملا بلکہ اِس
بات سے کہ اِس دُکھ کے باعث تُمہیں توبہ کرکے اپنے راستے تبدیل کرنے کا موقع ملا۔

۱۰ کیونکہ خُدا پرستی کا غم ایسی تُوبہ کی طرف مائل کرتا ہے جو ہمیں گُناہ کرنے سے باز رکھتی ہے
اور جس کا انجام نجات ہے اور اِس سے پچھتانا نہیں پڑتا۔ مگر دُنیا کا غم موت پیدا کرتا ہے۔ ۱۱ پس
دیکھو کہ خُدا کے لیے غمزدہ ہونے سے ہمارے اندر کیا کچھ پیدا ہوا یعنی کس قدر سچائی، سوچوں کی
پاکیزگی، نیکی کی لگن، خُدا کے کام لیے گرمجوشی، گُناہ کے خلاف غُصّہ ؛یوں تُم نے ثابت کر دیا کہ ہر
معاملے میں بری ہو۔ ۱۲ نہ میں نے اُس کے لیے لکھا جس نے بُرائی کی نہ اُس کے لیے جس کے
ساتھ بُرائی ہوئی۔ بلکہ اِس لیے کہ خُدا کے حضور تُمہاری وفاداری جو ہمارے ساتھ ہے ظاہر ہو
کہ کیسی سرگرم ہے۔ ۱۳ اِس سے ہمیں بڑی تسلی ملی ہے۔ اِس کے علاوہ طِطُسؔ کو خُوش دیکھ کر
ہماری خُوشی اور بڑھ گئی ہے کیونکہ تُم نے اُس کا ایسا استقبال کیا کہ وہ تازہ دم ہو گیا۔

۱۴ میں نے اُس کو بتایا تھا کہ میں تُم پر کس قدر فخر کرتا ہوں اور تُم نے مُجھے اِس بارے میں مایوس
نہیں کیا۔ جس طرح باقی سب باتیں جو ہم نے تُم سے کیں سچی تھیں۔ اِسی طرح طِطُسؔ کے سامنے
تُم پر ہمارا فخر بھی سچ نکلا۔ ۱۵ اَب تُمہارے لیے اُس کی محبت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے جب اُس

کو یاد آتا ہے کہ تُم نے کتنے احترام سے اُس کا استقبال کیا اور اپنی فرمانبرداری دکھائی۔ ۱۶ میں خُوش
ہوں کہ ہر طرح سے میں تُم پر بھروسا کر سکتا ہوں۔

خیرات کرنا:

۸ عزیز بھائیو اور بہنو! خُدا نے اپنی مہربانی کی بدولت مَکدُونیہ کی کلیسیاؤں میں جو کام کِئے ہم
تُمہیں اُس کی خبر دینا چاہتے ہیں۔
۲ مصیبتوں کی سخت آزمائش میں بھی اپنی غریبی کے باوجود بڑی خُوشی کے ساتھ حد سے زیادہ
سخاوت دِکھائی۔ ۳ میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنی طاقت کے مطابق بلکہ اُس
سے بھی بڑھ کر اپنی خُوشی سے دیا۔ ۴ اُنہوں نے بار بار اِس بات کی درخواست کی کہ وہ بھی یروشلِیم
میںمُقدسوں کی خدمت میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ ۵ اُنہوں نے ہماری توقع سے بڑھ کرکیا۔ پہلے
اُنہوں نے اپنے آپ کو خُداوند کے سپُرد کیا پھر ہمارے جیسا خُدا اُن سے چاہتا تھا۔ ۶ اِس واسطے
ہم نے طِطُسؔ کو نصیحت کی جیسے اُس نے پہلے تُم میں خیرات کے کام کو شروع کیا تھا اَب پھر
واپس جا کر اِس خدمت کو پُورا کرے۔ ۷ پس جیسے تُم باقی سب کاموں میں سب سے بڑھ کر سرگرم
ہو یعنی اِیمان اور کلام اور علم میں اور محبت میں جو ہم سے رکھتے ہو۔ اُسی طرح خیرات کے کام
میںبھی سرگرمی سے حصّہ لو۔ ۸ میںتُمہیں کسی بات کے لیے مجبور نہیں کرتا۔ میں دُوسرں کی سرگرمی
دیکھتے ہوئے تمہاری محبت دیکھنا چاہتا ہوں کہ کتنی ہے۔ ۹ تُم ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کی پُر
فضل فیاضی کو جانتے ہو کہ وہ دولت مند ہونے کے باوجود ہماری خاطر غریب بن گیا تاکہ تُم اُس
کی غُربت کے باعث دولت مند ہو جاؤ۔ ۱۰ اِس بارے میں میرا تُمہارے لیے مشورہ یہ ہے کہ تُم
اِس کام کو جو پچھلے سال تُم نے شروع کیا تھا مکمل کرو۔ کیونکہ تُم ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے

دینے کا ارادہ کیا تھا اور تُم ہی نے سب سے پہلے دینا شروع کیا تھا۔ ۱۱ اَب اِس کام کو جو تُم نے
شروع کیا تھا ختم کرو۔ اُسی سرگرمی کے ساتھ جس سرگرمی سے تُم نے شروع کیا تھا۔ اُس کے
مطابق دو جتنا تُمہارے پاس ہے۔ ۱۲ اگر اچھی نیت سے دیا جائے تو جو کچھ بھی تُم دیتے ہو قابلِ
قبول ہے۔ جو کچھ تُمہارے پاس ہے اُس کے مطابق قبول ہو گا نہ کہ اُس کے مطابق جو تُمہارے
پاس نہیں۔ ۱۳ میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ دُوسروں کی آسانی کے لیے تُمہیں مُشکل میں ڈال دوں۔
صرف اتنا چاہتا ہوں کہ خُدا کی نعمتیں برابر تقسیم ہوں۔ ۱۴ اِس وقت تُمہارے پاس دولت کی کمی
نہیں۔ اِس لیے تُم اُن کی کمی کو پُورا کر سکتے ہو جن کے پاس نہیں۔ بعد میں جب اُن کے پاس ہو گا
تو تُمہاری کمی کو پُورا کر دیں گے۔ اِس طرح تُم میں برابری ہو جائے گی۔ ۱۵ جیسے کلام میں درج کیا
گیا:

"جنہوں نے زیادہ جمع کیا اُن کے پاس زیادہ نہ نکلا
اور جنہوں نے کم جمع کیا اُن کے پاس کم نہ نکلا۔" (خروج ۱۶ : ۱۸)

۱۶ خُدا کا شُکر ہو کہ اُس نے طِطُس کے دل میں بھی تُمہارے لیے ایسا ہی جوش پیدا کر دیا ہے جو
میرے دل میں ہے۔ ۱۷ اُس نے ہماری درخواست کو مان لیا ہے اور بڑی گرمجوشی سے تُمہارے
پاس دوبارہ آرہا ہے۔

۱۸ طِطُس کے ساتھ ہم ایک بھائی کو بھیج رہے ہیں جس کی تعریف تمام کلیسیائیں کرتی ہیں کہ
وہ خُوشخبری کا اچھا خادم ہے۔ ۱۹ وہ خیرات کو اکٹھا کرنے اور اُسے یروشلیم پہنچانے کی خدمت
میں کلیسیاؤں کی طرف سے مقرر ہوا ہے تاکہ ہمارے ساتھ رہ کر خُداوند کو جلال دے اور یہ ظاہر ہو
جائے کہ ہم اس خدمت میں کیسے سرگرم ہیں۔ ۲۰ تاکہ کوئی ہم پر پیسوں کی ہیرا پھیری کا الزام نہ لگا

سکے۔ ۲۱ کیونکہ ہم نہ صرف خُدا کے سامنے بلکہ انسانوں کے سامنے بھی ایمان دار ثابت ہونے کی
کوشش میں رہتے ہیں۔ ۲۲ اُن کے ساتھ ہم ایک اور بھائی کو بھی بھیجا ہے جسے ہم نے کئی بار بُہت
سی باتوں میں آزمایا اور سرگرم پایا اور تُم پر ہمارے بھروسے کے باعث وہ اور بھی زیادہ سرگرم ہو
گیا ہے۔ ۲۳ اگر کوئی طِطُسؔ کے بارے میںپُوچھے تو اُسے بتاؤ کہ وہ میرا ساتھی ہے اور اگر اُن دو
کے بارے میں کوئی پُوچھے تو بتاؤ کہ کلیسیاؤں نے اُنہیں اِس خدمت کے لیے مقرر کیا ہے اور وہ
اپنی خدمت سے مسیح کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔ ۲۴ اپنی محبت کو اور ہمارے اُس فخر کو جو ہم تُم
پر کرتے ہیں کلیسیاؤں پر ثابت کرو۔

دینا مبارک ہے:

۹ مُجھے اُس خیرات کے بارے میںجو مُقدّسوں کی خدمت کے لیے ہے تُمہیں لکھنے کی ضرورت
نہیں۔ ۲ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خیرات کرنے کے لیے تُم کتنے سرگرم ہو جسے ہم نے مِکدُنیہؔ
والوں کو بڑے فخر سے بتایا کہ اخیہؔ والے کس طرح پچھلے سال سے ہدیہ دینے کے لیے تیار ہیں۔
تُمہاری اِس سرگرمی نے بُہتوں کو اِس کام کے لیے سرگرم کر دیا ہے۔ ۳ میں اِن بھائیوں کو بھیج
رہا ہوں۔ پس جس طرح میں نے تُمہارے بارے میں اِنہیں بتایا ہے تُم وہ ہدیہ جو اکٹھا کیا گیا ہے
دینے کے لئے تیار رہو تاکہ ہمارا تُم پر فخر سچ ثابت ہو۔
۴ ایسا نہ ہو کہ جب مِکدُنیہؔ کے کچھ لوگ میرے ساتھ تُمہارے پاس آئیں اور تُم تیار نہ ہو جیسا
میں نے اُنہیں بتایا تو ہمیں ہی نہیں بلکہ تُمہیںبھی شرمندہ ہونا پڑے۔ ۵ لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ
اپنے آنے سے پہلے میں اِن بھائیوں کو بھیجوں کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائیں تاکہ وعدے کے مطابق
تُمہارے ہدیے تیار ہوں۔ فراخدلی سے دو نہ کہ کسی مجبوری کی ساتھ۔ ۶ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جو

کسان کم بیج بوتا ہے کم فصل کاٹے گا جو زیادہ بوتا ہے زیادہ فصل کاٹے گا۔ ۷ جتنا کسی نے اپنے دل
میں ٹھہرایا ہے اُتنا ہی دے۔ نہ لاچاری سے نہ مجبوری سے کیونکہ خُدا خُوشی سے دینے والے کو عزیز
رکھتا ہے۔ ۸ اور خُدا اپنے فضل کی کثرت سے تمہاری ساری ضرورتیں پُوری کر سکتا ہے تاکہ ہمیشہ
تُمہارے پاس بُہت کچھ ہو اور تُم ہر نیک کام کے لیے بانٹ سکو۔
۹ جیسا کلام لکھا ہے:

"اُس نے بانٹا اور محتاجوں کو دیا۔ اُس کی راستبازی ہمیشہ قائم رہے گی۔" (زبور ۱۱۲: ۹)

۱۰ خُدا جو بونے والے کو کثرت سے بیج اور لوگوں کو کھانے کے لیے روٹی مہیا کرتا ہے وہی تُمہیں
بھی بونے کے لیے بیج دے گا اور اُسے بڑھائے گا اور تُم میں راستبازی کے پھل کثرت سے پیدا
کرے گا۔ ۱۱ اور تُم ہر چیز کو افراط سے پا کر کھُلے دل سے سخاوت کر سکو اور لوگ تُمہارا ہدیہ ہم سے
وصول کر کے خُدا کی شُکر گُزاری کریں گے۔ ۱۲ اِس خدمت سے نہ صرف مُقدسوں کی ضرورتیں پُوری
ہوتی ہیں بلکہ بُہت لوگوں کی طرف سے بڑی خُوشی کے ساتھ خُدا کی شُکر گزاری بھی ہوتی ہے۔
۱۳ تُمہاری اِس خدمت سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ تُم اپنے اقرار کے مطابق مسیح کی خُوشخبری کو
پھیلانے میں شریک ہو اور لوگوں کی مدد بھی کرتے ہو اور اِس کے لیے خُداوند کی تعریف بھی ہو
گی۔ ۱۴ تُمہاری اِس سخاوت کے باعث تُمہارے لیے اپنے دل میں بڑی محبت کے ساتھ دُعا بھی
کرتے ہیں۔ ۱۵ خُدا کی اِس بڑی بخشش کے لیے شُکر گزار ہیں جو لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی

خدمت کا دفاع:

۱۰ میں پولُس مسیح کی طرح نرمی اور حلیمی میں تُم سے درخواست کرتا ہوں۔ جو آپ کے
سامنے تو کمزور اور حلیم مگر تُم سے دُور دلیر ہو کر سخت باتیں لکھتا ہوں۔ ۲ بلکہ مِنّت کرتا

ہوں کہ مُجھے تُمہارے سامنے بھی دلیر ہو کر اُن لوگوں سے سختی نہ کرنے پڑے جو سمجھتے ہیں کہ
ہمارا چال چلن دُنیاوی ہے۔ ۳ ہم اِس جسم میں زندگی تو گُزارتے ہیں مگر جسمانیوں کی طرح لڑتے
نہیں۔ ۴ ہمارے لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے ہیںجو جسمانی سوچ کے مضبوط
قلعوں کو گرا دینے کی قوت رکھتے ہیں۔ ۵ چنانچہ ہر طرح کے تصّورات اور اُونچے خیالات کو ڈھا دیتے
ہیںجو خُدا کو پہچاننے میں رکاوٹ بنتے ہیں اور ہر سوچ کو قید کر کے مسیح کے تابع کر دیتے ہیں۔
۶ تُمہاری مکمل تابعداری ثابت ہونے پر ہم ہر ایک کی نافرمانی کا بدلہ لینے کے لیے تیار ہیں۔
۷ ظاہری باتوں کو لے کر اگر کوئی فخر کرتا ہے کہ وہ مسیح کا ہے تو یہ جان جائے کہ ہم بھی مسیح
کے ہیں۔ ۸ تمہیں مضبوط کرنے نہ کہ کمزور کرنے کے لیے خُداوندیں میرے پاس جو اختیار ہے،
اُس پر اگر مجھے کچھ فخر ہے تو میں اُس پر شرمندگی کیوں محسوس کروں؟ ۹ میرا مقصد اپنے خطوں سے
تُمہیں ہرگز ڈرانا نہیں۔ ۱۰ کیونکہ میرے خطوں کے لیے کہا جاتا ہے کہ بُہت مؤثر اور زبردست ہیں۔
لیکن جب وہ خود موجود ہوتا ہے تو کمزور سا لگتا اور اُس کی تقریر میں بھی کچھ زور نہیں۔ ۱۱ ایسا کہنے
والے سمجھ لیں کہ جس طرح ہم اپنے خطوں میں زورآور ہیں جو دُور سے آپ کو لکھے جاتے ہیں اُسی
طرح ہم تُمہارے پاس آکر اپنے کام میں بھی زورآور ہو نگے۔ ۱۲ ہم اِسے مناسب نہیںسمجھتے کہ
اُن لوگوں سے مقابلہ کریں جو اپنے آپ کو کچھ سمجھ کر اپنی اہمیت جتاتے ہیں۔ وہ خُود ہی ایک
دُوسرے سے مقابلہ بازی کرتے اور اپنے آپ کو اپنے ہی مقرر کردہ معیار میںتولتے ہیںاور یوں اپنی
بے وقوفی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ۱۳ ہم اپنی حد سے باہر کسی چیز پر فخر نہیں کریں گے جو ہمارے اختیار
میں نہیں۔ بلکہ صرف اُن کاموں پر جن کو کرنے کا اختیار ہم نے خُدا سے پایا ہے اور تُم بھی اِس

میں شامل ہو۔ ۱۴ ہمارا فخر کرنا اُس وقت حد سے زیادہ نہ ہوتا اگر ہم خُوشخبری لے کر تم تک نہ پہنچے
ہوتے بلکہ ہم مسیح کی خُوشخبری دیتے ہوئے تُم تک پہنچ گئے۔
۱۵ ہم دُوسروں کی محنت کو جو کسی نے بھی کی اپنے فخر کا حصّہ نہیںبناتے بلکہ اُمید رکھتے ہیں کہ تُم
ایمان میں ترقی کرو گے جس سے ہماری خدمت تُمہارے درمیان اور ترقی کرے گی۔ ۱۶ اور یوں
تُمہارے علاقے سے بھی آگے دُوسری جگہوں میں جہاں پہلے کوئی نہیں گیا خُوشخبری لے کر جائیں
تاکہ کسی اور کی محنت پر فخر کرنے کا موقع ہی نہ ہو۔
۱۷ غرض "جو فخر کرے وہ خُداند پر فخر کرے۔" (یرمیاہ ۹: ۴)
۱۸ کیونکہ جو اپنے کام کی خُود تعریف کر کے مقبول ٹھہرنا چاہے اُس کی کچھ اہمیت نہیں مگر وہ
جس کی خُدا تعریف کرے مقبول ٹھہرتا ہے۔

پولُسؔ اور جھوٹے رسول:

۱۱ اگر کبھی مُجھ سے تھوڑی سی بے وقوفی ہو جائے تو میری برداشت کرنا۔ میں اُمید
رکھتا ہوں کہ تُم برداشت کرتے بھی ہو گے۔ ۲ میں تُمہارے لیے خُدا کی سی غیرت
رکھتا ہوں۔ کیونکہ میں نے تُمہیں ایک پاکیزہ دُلہن بنا کر تُمہاری ایک ہی دُلہے یعنی مسیح کے ساتھ
نِسبت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ۳ لیکن مُجھے خدشہ ہے کہ جیسے سانپ نے حوّا کو اپنی مکاری سے بہکایا
اُسی طرح کہیں تُمہاری رفاقت جو پاکیزگی میں مسیح کے ساتھ ہے سوچوں کے بہک جانے سے بگڑ نہ
جائے۔ ۴ کیونکہ تُم خُوشی سے ہر اُس شخص کو قبول کر لیتے ہو جو کسی دُوسرے یسُوعؔ کی منادی کرتا
ہے جس کی ہم نے نہیںکی۔ جن سے تُم اُس رُوح کو لینے کے لیے تیار ہو جاتے ہو جو تُم نے ہم سے
نہیں پائی اور کسی اور طرح کی خُوشخبری قبول کر لیتے ہو جو ہم نے نہیں سنائی۔ ۵ میں اپنے آپ کو

اُن افضل رسولوں سے کم نہیں سمجھتا جو تُمہیں ایسی تعلیم دیتے ہیں۔ ۶ بے شک میں تقریر کرنے
میں کمزور ہوں مگر علم میں کسی طرح کم نہیں جس کا ثبوت ہم نے ہر طرح سے دیا ہے۔ ۷ کیا یہ میری
غلطی تھی کہ میں نے تُمہارے درمیان کسی بھی چیز کی توقع کے بغیر مفت خُوشخبری سُنا کر اپنے آپ
کو پست کیا تاکہ تُم کو عزت ملے۔ ۸ میں دُوسری کلیسیاؤں سے مالی مدد لے کر تُمہارے درمیان مُفت
خدمت کرتا رہا گویا میں نے اُن کو لُوٹا۔

۹ جب میں تُمہارے درمیان تھا تو اپنی ضرورتیں کے لیے تُم پر بُوجھ نہیں بنا بلکہ مِکدُنیہؔ سے کچھ
بھائیوں نے آکر میری ساری ضرورت کو پُورا کیا اور میں تُم پر بُوجھ نہ بنا اور نہ بنوں گا۔ ۱۰ مسیح کی
اُس سچائی کی قسم جو مُجھ میں ہے کوئی مُجھے اخیہؔ کے لوگوں پر اِس بات کے لیے فخر کرنے سے نہیں
روک سکتا۔ ۱۱ کیا میں اِس لیے تُم پر بُوجھ نہیں بنا کہ مُجھے تُم سے محبت نہیں؟ خُدا جانتا ہے کہ مُجھے
تُم سے کتنا پیار ہے۔ ۱۲ مگر میں جو کچھ کر رہا ہوں اُسی طرح جاری رکھوں گا تاکہ موقع پرستوں کو اِس
بات کا موقع نہ ملے کہ خدمت میں ہماری مانند جتا کر جھُوٹا فخر کریں۔

۱۳ کیونکہ ایسے لوگ جھُوٹ اور دغابازی سے کام کرتے ہیں اور یسُوعؔ مسیح کے رسولوں کا
رُوپ دھارتے ہیں۔ ۱۴ اُن کے اِس طرح بدلنے سے مُجھے کچھ حیرانگی نہیں کیونکہ شیطان بھی نورانی
فرشتہ کا رُوپ دھار لیتا ہے۔ ۱۵ تو کیا عجب ہے کہ شیطان کے خادم راستبازی کے خادموں کا بھیس
بدل لیں۔ مگر ایسے لوگ اپنے بُرے کاموں کی سزا پائیں گے۔

پولُسؔ کا اپنی مصیبتوں پر فخر:

۱۶ میں پھر کہتا ہوں مُجھے بیوقوف نہ سمجھا جائے۔ یا مُجھے بے وقوف ہی سمجھ کر میری سُنو تاکہ
مُجھے بھی تھوڑا سا فخر کرنے کا موقع مل جائے۔ ۱۷ میرا یہ فخر کرنا خُداوند کی طرف سے نہیں ہے

بلکہ میں اپنی بے وقوفی کے باعث نہ جُرأت کرتا ہوں۔ ۱۸ جہاں اوراپنی جسمانی باتوں پر فخر کرتے
ہیں، میں بھی کروں گا۔ ۱۹ کیونکہ تُم عقل مند ہوتے ہوئے بھی بے وقوفوںکی باتیں خُوشی سے سُن
لیتے ہو۔ ۲۰ جب کوئی تُمہیں غلام بنالیتا ہے یا تُمہارا سب کچھ ہڑپ کرلیتا ہے۔ تُمہارا فائدہ اُٹھاتا
ہے۔ تُمہارے منّہ پر تھپڑمار کراپنے آپ کو بڑا جتاتا ہے تو تُم برداشت کرلیتے ہو۔ ۲۱ یہ کہتے ہوئے
میں شرمندہ ہوں کہ ہم اِس قدر کمزور ہیں۔ جس طرح اور فخر کرنے کی جرأت کرتے ہیں، میں بھی
فخر کر سکتا ہوں (میرا یہ کہناگویابیوقوفی ہے) ۔ ۲۲ کیا وہ ہی عبرانی ہیں؟ میں بھی تو ہوں۔ کیا وہ ہی
اسرائیلی ہیں؟ میں بھی ہوں۔ کیا وہ ہی ابرہامؔ کی نسل سے ہیں؟ میں بھی ہوں۔ ۲۳ کیا وہ ہی مسیحؔ
کے خادم ہیں؟ میرا یہ کہنا دیوانگی نظر آتی ہے۔ میں نے اُن سے زیادہ خدمت کی ہے، سخت محنت
کرتے ہوئے، کئی دفعہ قید کاٹ کر، کئی دفعہپِٹا گیا، کئی دفعہ موت کا سامنا کیا۔ ۲۴ یہودیوں سے پانچ
مرتبہ ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے۔ ۲۵ تین بار رومیوں سےبینت پڑے، ایک بار سنگسار کیا
گیا، تین مرتبہ سمندر میں جہاز کے ٹوٹنے میں جان بچی، ایک دفعہپُورا ایک دن اور رات کھُلے سمندر میں
گُزارا۔ ۲۶ بارہا اپنے سفر میں دریاؤں کے خطروں میں، اِس کے علاوہ ڈاکوؤں کے خطرومیں، اپنی
قوم یہودیوںکے خطروںسے، غیریہودیوںکے خطروں میں، شہر کے خطروں میں، ویرانوں اور سمندروں
کے خطروں میں، جُھوٹے ایمانداروں کے خطرے میں۔ ۲۷ میں نے سخت محنت اور مشقت کی
کئی راتیں جاگ کر کاٹیں، بھوک اورپیاس برداشت کی، بغیر گرم کپڑوں کے سردی کاٹی۔ ۲۸ اِن
سب کے علاوہ مُجھے ہر روز کلیسیاؤں کی فکر آدباتی ہے۔ ۲۹ ایسا کون ہے جس کی کمزوری میں کمزور
نہ پڑا ہوں؟ یا کسی کے ٹھوکر کھانے سے میرا دل دُکھانہ ہو۔ ۳۰ اگر مُجھے فخر کرنا پڑے تو میں اپنی
کمزوریوں پر کروں گا۔ ۳۱ ہمارے خُداوندیسُوعؔ مسیحؔ، کا خُدا جو ابدی تمجید کے لائق ہے جانتا ہے کہ

میں جھوٹ نہیں بولتا۔ ۳۲ جب میں دمشق میں تھا تو بادشاہ اَرِتاسؔ کے گورنر نے مجھے گرفتار کرنے
کے لیے شہر کے پھاٹکوں پر پہرے بٹھا رکھے تھے۔ ۳۳ لیکن بھائیوں نے مجھے ایک ٹوکرے میں بٹھا
کر دیوار کی کھڑکی سے لٹکا کر شہر سے باہر اُتار دیا۔

پولُسؔ کی رویا:

۱۲ میرا فخر کرنا فائدہ مند تو نہیں تو بھی یہ میرے لیے فخر کی بات ہے جب میں اُن
مکاشفوں اور رُویا کا ذکر کروں جو خُدا نے مجھے عِنایت کیے۔ ۲ میں ایک شخص (پولُسؔ
خُود) کو جانتا ہوں جو چودہ سال پہلے تیسرے آسمان پر اُٹھایا گیا۔ یہ نہیں جانتا کہ بدن میں یا بدن کے
بغیر یہ خُدا جانتا ہے۔ ۳ ہاں خُدا ہی جانتا ہے کہ بدن میں یا بغیر بدن کے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ شخص۔
۴ آسمان پر پہنچایا گیا۔ وہاں اُس نے ایسی باتیں سُنیں جن کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ انسان کے لیے
اُس کا ذکر کرنا جائز نہیں۔ ۵ یہ تجربہ تو قابلِ فخر ہے۔ مگر میں اپنے آپ پر فخر نہیں کروں گا۔ اگر فخر
کروں گا تو اپنی کمزوریوں پر۔ ۶ اگر میں فخر کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں کیونکہ میں جھوٹ نہیں بولتا۔
مگر میں ایسا نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تُمہاری رائے میرے بارے میں میرے کسی
فخر کی وجہ سے ہو بلکہ جیسا کوئی مجھے دیکھتا اور مجھے سُنتا ہے مجھے ویسا ہی سمجھے۔

۷ اِس خدشے سے کہ کہیں اِن مکاشفات کی وجہ سے میں غرور سے بھر نہ جاؤں میرے جسم میں
ایک کانٹا چُبھویا گیا۔ شیطان کا ایک کارندہ مجھے جسم میں اذیت دینے کے لیے بھیجا گیا تاکہ میں پھُول
نہ جاؤں۔ ۸ میں نے تین دفعہ خُدا سے درخواست کی کہ یہ مجھ سے دُور ہو جائے۔ ۹ ہر دفعہ مجھے یہی
جواب ملا کہ "میرا فضل تیرے لیے کافی ہے میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے"۔ لہٰذا میں
اپنی کمزوریوں پر خُوشی سے فخر کروں گا تاکہ خُدا کی قدرت مجھ سے ظاہر ہو۔ ۱۰ اِس لیے میں مسیح

کی خاطر اپنی کمزوریومیں، مصیبتومیں، ضرورتوں میں، بے عزت ہونے میں، ستائے جانے میںاور
تنگی میں خُوش رہوں گا۔

پولُس کی ایمانداروں کے لیے فکر:

۱۱ میں اپنی گفتگو میںبے وقوف بن گیا اِس بات کے لیے تُم نے مُجھے مجبور کیا تاکہ تُم میری
تعریف کر سکو۔ کیونکہ میں اُن رسولوں سے جو کچھ سمجھے جاتے ہیں کم نہیں اگرچہ کُچھ نہیں ہوں۔
۱۲ تُمھارے درمیان میں نے اپنے رسول ہونے کاثبوت صبر کے ساتھ بُہت سے نشانوں، عجیب
کاموں اور معجزات سے دیا۔ ۱۳ تم کسی بھی طرح سے دُوسری کلیسیاؤں سے کم نہیں سوائے اِس
کے کہ میں تُم پر مالی بوجھ نہیں بنا۔ میری یہ غلطی مُجھے معاف کرو۔ ۱۴ میں تیسری بار تُمہارے پاس آ
رہا ہوں اِس دفعہ بھی میں تُم پر بوجھ نہیں بنوں گا کیونکہ مُجھے تُمہارے مال سے نہیںتُم سےپیار ہے۔ یہ
تو ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ بچّوں کو مہیا کریں نہ کہ بچّوں کی۔ ۱۵ میں تُمہارے لیے اپنا سب کچھ
خُوشی کے ساتھ خرچ کر دینے کے لیے تیار ہوں بلکہ خُود بھی خرچ ہو جاؤں گا۔ اگر میں تُم سے اتنی
محبت کرتا ہوں تو کیا تُم مُجھ سے کم محبت رکھتے ہو؟ ۱۶ ٹھیک ہے ! میںتُم پر بُوجھ نہیں بنا۔ ہو سکتا
ہے میں نے اپنی چالاکی سے تُم کو پھنسا لیا ہو۔ تُم میں سے بعض ایسا کہتے بھی ہوں گے۔ ۱۷ مگر
کس طرح؟ کیا میں نے کسی کو تمہارے پاس بھیجا جس نے دھوکے کے ساتھ تُم سے کچھ لیا ہو؟
۱۸ جب میں نے طِطُسؔ کو تُمہارے پاس بھیجا اور اُس کے ساتھ ایک بھائی بھی تھا۔ تو کیا طِطُس
ؔنے تُم سے کچھ فائدہ لیا؟ نہیں ! کیاہم دونوں ایک ہی رُوح میںکام نہیں کرتے؟ اور کیا ہمارا چال
چلن ایک ہی جیسا نہیں؟

۱۹ کیا تُم سمجھتے ہو کہ ہم اپنے دفاع کے لیے یہ بحث کر رہے ہیں؟ نہیں! ہم مسیح کے خادم کے
ہوتے ہوئے تمہاری ترقی کے لیے یہ سب لکھتے ہیں۔ خُدا اِس کا گواہ ہے۔ ۲۰ مُجھے ڈر ہے کہ جب
میں تُمہارے پاس آؤں تو جیسا میں چاہتا ہوں ویسا نہ پا کر میرا ردِ عمل تُم کو پسند نہ آئے۔ اور میںیہ
دیکھوں کہ تُم میں ابھی بھی جھگڑا۔ حسد۔ غصّہ۔ تفرقے۔ بدگوئیاں۔ غیبت۔ شیخی اور فساد ہوتے
ہیں۔

۲۱ ایسا نہ ہو کہ جب میں آؤں تو خُدا کے سامنے مُجھے اُن لوگوں کے لیے شرمندہ ہونا پڑے جنہوں
نے اپنے پُرانے گُناہ ترک نہیں کئے اور اب بھی ناپاکی، حرامکاری اور جسمانی خواہشوں سے توبہ
نہیں کی۔

آخری نصیحت:

۱۳ میں تیسری بار تُمہارے پاس آ رہا ہوں اِس بار کلام کے مطابق ہر معاملہ دو اور تین
گواہوں کی گواہی سے طے کریں گے۔ ۲ میں جب دُوسری دفعہ تُمہارے پاس آیا تھا تو
ان کو جو ابھی تک گُناہ کرتے ہیںخبردار کیا تھا اُسی طرح اب بھی غیر حاضری میں اُن کو خبردار کرتا
ہوں۔ جب پھر آؤں گا تو در گزر نہیں کروں گا۔ ۳ اور آکر میں سب باتوں کا ثبوت دے کر ظاہر
کروں گا کہ مسیح مُجھ میں ہو کر کلام کرتا ہے۔ وہ تُمہارے معاملہ میں کمزور نہیں بلکہ زور آور ہے۔
۴ بیشک یسُوعؔ کمزوری کی حالت میں مصلوب ہوا مگر اب خُدا کی قُدرت سے زندہ ہے۔ ہم بھی اسی
طرح سے جسم کے لحاظ سے کمزور نظر آتے ہیںلیکن تُمہارے لیے ہم خُدا کی قُدرت کے ساتھ زندہ
ہیں۔ ۵ اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں؟ کیا تم جانتے ہو کہ یسُوعؔ مسیح تُم میں رہتا ہے؟ ورنہ
تُم نامقبول ہو۔ ۶ میں اُمید کرتا ہوں کہ تُم آزما کر جان جاؤ گے کہ ہم نامقبول نہیں۔ ۷ ہم دُعا گو ہیں

کہ تُم کوئی غلط کام نہ کرو۔ ہماری یہ نیت نہیں کہ تُم پر اپنے اختیار کو جتا کر خُود مقبول ٹھہریں بلکہ یہ
کہ تُم نیکی کرو چاہے ہم نا مقبول ٹھہریں۔ ۸ کیونکہ ہم حق کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے بلکہ حق کے
لیے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ۹ ہم اپنی کمزوری میں خُوش ہیں اگر اِس سے تُم زورآور نظر آؤ۔ ہم دُعا
کرتے ہیں کہ تُم کامل ہو جاؤ۔ ۱۰ میں یہ سب باتیں تُمہاری غیر حاضری میں اِس لیے لکھتا ہوں تاکہ
حاضر ہو کر مُجھے سختی نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ جو اختیار مُجھے خُدا میں ملا ہے وہ تُمہیں مضبوط کرنے کے
لیے ملا ہے نہ کہ کمزور کرنے کے لیے۔

۱۱ غرض عزیز بھائیو ! اور بہنو ! خُوش رہو۔ کامل بنو۔ ایک دُوسرے کی حوصلہ افزائی کرو۔ یک
دل رہو۔ میل ملاپ رکھو۔ تو محبت اور اطمینان کا خُدا تُمہارے ساتھ ہوگا۔

۱۲ گلے مل کر ایک دُوسرے کو سلام کرو۔ ۱۳ یہاں کے سب مُقدس لوگ تُمہیں سلام کہتے
ہیں۔

۱۴ خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل اور خُدا کی محبت اور رُوح اُلقُدس کی شراکت تُم سب کے ساتھ
ہوتی رہے۔

گلتیوں

پولُسؔ رسُول کا خط

۱ پولُسؔ کی طرف سے جو ہمارے خُدا باپ کی طرف سے خُداوند یسُوعؔ مسیح کے ذریعے، جس
کو اُس نے مُردوںمیں سے زندہ کیا رسُول مقرر کیانہ کہ کسی انسان کی طرف سے۔ ۲ اور اُن
سب بھائیوں کی طرف سے بھی جو ہمارے ساتھ ہیں، گلتیہؔکی کلیسیاؤںکو سلام!
۳ ہمارے خُداباپ کا فضل اور اطمینان خُداوند یسُوعؔ مسیح میں تُمہیں حاصل رہے۔ ۴ یسُوع
ؔنے خُداباپ کی مرضی کے مطابق ہمارے گُناہوں کی خاطر اپنی جان دی تاکہ ہمیں اِس خراب
جہاں سے چھُڑائے۔ ۵ اُس کی تمجید ہمیشہ ہوتی رہے۔ آمین!
۶ مُجھے یہ جان کر صدمہ ہوا کہ تُم اتنی جلدی اُس خُدا سے جس نے مسیح کے رحم بھرے فضل
کی بدولت تُمہیں اپنے لیے بُلایا، پھر کر کسی اور طرح کی خُوشخبری کے پیچھے لگ گئے ہو۔ ۷ یہ خُوشخبری
سچی نہیںالبتہ کچھ لوگ مسیح کی خُوشخبری کو بگاڑ کر تُمہیں بیوقوف بنا رہے ہیں۔ ۸ اِس خُوشخبری کے
علاوہ جو ہم نے تُمہیںسُنائی اگر کوئی ہم میں سے یا کوئی فرشتہ بھی کسی اور طرح کی خُوشخبری سُنائے تو
وہ ملعُون ہو۔ ۹ میں دوبارہ کہتا ہوں اُس خُوشخبری کے علاوہ جو تُم نے قبول کی تھی، اگر کوئی کسی اور
طرح کی خوشخبری سُنائے تو وہ ملعُون ہو۔ ۱۰ ہاں! میں انسانوں کی خُوشنودی نہیںبلکہ خُدا کی خُوشنودی
چاہتا ہوں۔ اگر انسانوں کو خُوش کرنے والا ہوتا تو مسیح کا خادم نہ ہوتا۔

پولُس کا پیغام مسیح کی طرف سے:

۱۱ عزیز بھائیو اور بہنو! تُم یہ بات جان جاؤ کہ یہ خُوشخبری جس کی منادی میں کرتا ہوں انسانی
دلیلوں پر مبنی نہیں۔ ۱۲ یہ خُوشخبری مجھے نہ کسی انسان نے دی اور نہ ہی سکھائی۔ مُجھے اِس کا مکاشفہ
براہ راست یسُوعؔ مسیح سے ملا ہے۔ ۱۳ تُم خود جانتے ہو کہ میں کس طرح یہودی مذہب کی پیروی
کرتا تھا اور خُدا کی کلیسیا کو اذیت دیتا تھا اور اُسے تباہ کرنے کی پُوری کوشش کی۔ ۱۴ میں اپنی قوم
کے بزرگوں کی روایات کو ماننے میں اپنے ہم عصروں سے کہیں زیادہ سرگرم تھا۔ ۱۵ مگر خُدا کو یہ پسند
آیا کہ مجھے میری پیدایش سے پہلے ہی چن لیے اور اپنے بے انتہا فضل کی بدولت بُلائے۔ ۱۶ اور مُجھ
پر اپنے بیٹے کو ظاہر کرے تاکہ میں یسُوعؔ کی خُوشخبری غیر قوموں کو سناؤں۔ تب میں نے اِس کام
کے لیے کسی انسان کے ساتھ مشورہ نہیں کیا۔ ۱۷ اور نہ ہی میں یروشلیمؔ میں موجود اپنے سے پہلے
رسُولوں سے مشورے کے لیے گیا۔ بلکہ سیدھا عربؔ چلا گیا۔ پھر واپس دمشق آیا۔ ۱۸ پھر تین
سال کے بعد میں یروشلیم گیا وہامیں پطرسؔ سے مِلا اور پندرہ دن اُس کے ساتھ رہا۔ ۱۹ اُس وقت
میں پطرسؔ کے علاوہ صرف خُداوند کے بھائی یعقوبؔ سے ملا۔ ۲۰ میں خُدا کی حضوری میں تُمہیں
یقین دلاتا ہوں کہ جو کچھ میں تُمہیں لکھ رہا ہوں جھوٹ نہیں۔ ۲۱ یروشلیمؔ کے بعد میں سُوریہؔ اور
کلکیہؔ کے صوبوں میں گیا۔ ۲۲ ابھی تک یہودیہؔ میں موجود کلیسیائیںجو مسیح میں تھیں مُجھے شخصی طور سے
نہیں جانتی تھیں۔

۲۳ اُنہوں نے بس میرے بارے میں اتنا سُنا تھا کہ وہ جو پہلے مسیِحیوں کو اذیت دیتا اور اُنہیں
ختم کردینا چاہتا تھا اَب اُسی ایمان کی منادی کرتا ہے۔ ۲۴ یہ جان کر اُنہوں نے خُدا کی تمجید کی۔

یروشلیم میں رسولوں کا پولُسؔ کو قبول کرنا:

۲ چودہ سال کے بعد میں یروشلیمؔ واپس آیا اور اِس دفعہ برنباسؔ اور طِطُسؔ میرے ساتھ تھے۔
۲ خُدا کی طرف سے ایک رُویا کے سبب میں یروشلیمؔ گیا۔ وہاں میں نے تنہائی میں اُن
لوگوں کے ساتھ ملاقات کی جو کلیسیا میں اہم سمجھے جاتے تھے۔ اُن کے سامنے میں نے اُس
خُوشخبری کو پیش کیا جو میں غیرقوم والوںکو سُنارہا تھا۔ اِس بات کی تسلی کے لیے کہ کیا یہ وہی
خُوشخبری ہے جس کی وہ بھی منادی کرتے ہیں؟ کہیںایسا نہ ہو کہ میری پہلے اور اب تک کی محنت
بے کار جائے۔ ۳ وہ میری خدمت سے یہاں تک متفق تھے کہ میرے ساتھ طِطُسؔ کو جو یونانی تھا،
ختنہ کرانے کے لیے مجبور نہ کیا۔ ۴ مگر ختنے کا سوال اُن جھوٹے بھائیوں کی وجہ سے اُٹھا جو چُپکے سے
کلیسیا میں گھس کر ہماری آزادی کو جو مسیح یسُوعؔ کے وسیلے ہمیں حاصل ہے، چھین کر ہمیں پھر
سے شریعت کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ ۵ لیکن ہم لمحہ بھر کے لیے بھی اُن کے سامنے نہیں جھکے تاکہ
خُوشخبری کی سچائی کو تُمہارے لیے محفوظ رکھیں۔

۶ کلیسیامیں جو لوگ اہم سمجھے جاتے تھے اُنہوں نے اُس پیغام میں جس کی میں منادی کرتا ہوں
کسی نئی بات کا اضافہ کرنے کو نہیں کہا [وہ جیسے بھی تھے مُجھے اِس بات سے کوئی واسطہ نہیںکیونکہ
خُدا کسی کا طرف دار نہیں] ۷ اُنہوں نے مانا کہ جس طرح پطرسؔ کو یہودیوں میں خُوشخبری سُنانے کا
کام دیا گیا ہے اُسی طرح مجھے غیر یہودیوں میں خُوشخبری سُنانے کا کام دیا گیا ہے۔ ۸ (جس خُدا نے
یہودیوں کے لیے پطرسؔ کو رسُول چُنا اُسی نے غیر یہودیوں کے لیے مُجھے رسُول چُنا)۔ ۹ وہاں
موجود یعقوبؔ، پطرسؔ اور یُوحناؔ جو کلیسیا کے ستون سمجھے جاتے تھے میری رسالت کو پہچان کر مُجھے
اور برنباسؔ کو دہنا ہاتھ دے کر اپنی رفاقت میں قبول کر لیا تاکہ ہم غیر یہودیوں میں خدمت کریں اور

وہ مختونوں میں۔ ۱۰ اُنہوں نے صرف یہ بات کہی کہ غریبوں کا خیال رکھیں جس کے لیے میں نے
پہلے سے سوچ رکھا تھا۔

پولُسؔ کا پطرس کو ملامت کرنا:

۱۱ جب پطرسؔ انطاکیہؔ میں آیا تو میں نے اُس کے مُنہ پر اُس کو ملامت کی کیونکہ اُس نے جو کیا
وہ ٹھیک نہیں تھا۔ ۱۲ بات یہ تھی کہ جب کچھ بھائی یعقوبؔ کی طرف سے انطاکیہؔ آئے تو پطرس
ؔنے یہودیوں کے ڈر سے غیر یہودیوں کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا اور اُن سے کنارہ کرلیا جبکہ اُن کے
آنے سے پہلے ایسا نہیں تھا۔ ۱۳ جس کے نتیجہ میں کچھ ایماندار بھی پطرسؔ کے پیچھے اِس ریاکاری
میں پڑ گئے یہاں تک کہ برنباسؔ بھی اُن کے ساتھ مل گیا۔

۱۴ جب میں نے دیکھا کہ وہ خُوشخبری کے مطابق نہیں چل رہے تو میں نے سب کے سامنے
پطرسؔ سے کہا کہ تُو پیدائشی یہودی ہونے کے باوجود، جب کوئی تُجھے دیکھ نہ رہا ہو، غیر یہودیوں
کی طرح زندگی گُزارتا ہے۔ تُجھے کیا حق حاصل ہے کہ تُو غیر یہودیوں کو یہودی رسم ورواج کا پابند
بنائے؟

۱۵ ہم پیدائشی یہودی ہیں اور غیر یہودیوں کی طرح گنہگاروں میںسے نہیں۔ ۱۶ تو بھی ہم جانتے
ہیں کہ کوئی بھی شریعت پر اعمال سے نہیں بلکہ یسُوع ؔمسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے۔
ہم یسُوعؔ مسیح پر ایمان لائے تاکہ یسُوع ؔمسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرائے جائیں نہ کہ
شریعت پر عمل کرنے سے۔ کیونکہ کوئی بھی شریعت پر عمل کرنے سے راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔

۱۷ اَب ہم جو یسُوعؔ پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرے ہیں تو اگر شریعت پر عمل نہ کرنے کے
باعث ہمیں گنہگار جانا جائے تو کیا یسُوع گناہ کا باعث ہے، ہرگز نہیں! ۱۸ بلکہ میں نے خُود جب

شریعت کی دیواروں کو گرا دیا اور اَب دوبارہ اُنہیں تعمیر کرنا چاہوں تو خُود ہی گنہگار ٹھہرتا ہوں۔
۱۹ میں شریعت پر پورے طور سے عمل نہ کرسکا اور یوں شریعت کے اعتبار سے مر گیا تاکہ خُدا کے
اعتبار سے جیوں۔ ۲۰ میری پُرانی انسانیت مسیح کے ساتھ صلیب پر مصلوب ہو گئی۔ اَب میں
نہیں بلکہ مسیح مُجھ میں زندہ ہے۔ اَب میں جو اِس بدن میں زندگی گُزار رہا ہوں تو خُدا کے بیٹے یسُوعؔ
پر ایمان کی بدولت، جس نے میری محبت میں اپنی جان دے دی۔ ۲۱ میں خُدا کے اِس فضل کو
بے معنی نہیں سمجھتا۔ اگر شریعت پر عمل سے ہم راستباز ٹھہر سکتے تو یسُوعؔ مسیح کو صلیب پر جان
دینے کی ضرورت نہیں تھی۔

شریعت یا مسیح پر ایمان:

۳ اے نادان گلتیو ! کس نے تُم پر جادُو کر کے سچائی کا نافرمان کر دیا۔ مسیحِ مصلوب کو بڑی
صفائی سے تُمہارے سامنے پیش کیا گیا تھا، گویا تُم نے اپنی آنکھوں سے اُسے صلیب پر لٹکا
دیکھا۔ ۲ میرا تُم سے صرف ایک سوال ہے۔ تُم نے کس طرح پاک رُوح حاصل کیا؟ شریعت پر
عمل کر کے یا مسیح کی خوش خبری کا پیغام سُن کر؟ ۳ یہ کس قدر بے وقوفی کی بات ہے کہ نئی زندگی کو
رُوح سے شروع کر کے اب جسمانی کوشش سے پورا کرنا چاہتے ہو۔ ۴ کیا تُمہارا اتنی مصیبتیں اُٹھانا
بیکار گیا؟ یقینا نہیں ! ۵ میں دوبارہ پوچھتا ہوں، کیا خُدا نے تُم کو جو پاک رُوح دیا ہے اور تُمہارے
درمیان مُعجزات ہوتے ہیں اِس لیے کہ تُم شریعت پر عمل کرتے ہو؟ یقینا نہیں۔ بلکہ اِس لیے کہ
تُم نے مسیح کے بارے میں جو پیغام سُنا ہے اُس پر ایمان لائے ہو۔
۶ یہ اِسی طرح ہے جیسے ابرہامؔ ایمان لایا اور یہ اُس کے لیے راستبازی گِنا گیا۔ ۷ لہٰذا ابرہامؔ کے
حقیقی فرزند وہی ہیں جو خُدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ۸ اور پاک کلام نے تو پہلے ہی سے بتا دیا ہے کہ خُدا

غیر قوموںکو بھی اُن کے ایمان کے باعث راستباز ٹھہرائے گا اور یہ خُوشخبری ابرہام کو پہلے ہی سُنا
دی کہ تیرے سبب سے قومیں برکت پائیں گی۔ (پیدائش ۱۲: ۳، ۱۸: ۱۸، ۲۲: ۱۸) ۹ پس وہ سب
جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں ابرہامؔ کی برکتوں کے حصے دار ہیں، جو اُنہیں ایمان رکھنے کے باعث ملتی
ہیں۔

۱۰ وہ سب جو شریعت پر اعمال کے باعث خُدا کے حضور راستباز ٹھہرنا چاہتے ہیں، لعنت کے
نیچے ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو شریعت کی کتاب میں لکھی گئی سب باتوں پر عمل نہیںکرتا، وہ لعنتی
ہے۔ ۱۱ پس یہ بات صاف ہے کہ شریعت پر عمل کرنے کی کوشش کسی کو خُدا کے حضور راستباز
نہیں ٹھہرا سکتی کیونکہ لکھا ہے کہ:

"راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔" (حبقوق ۲: ۴)

۱۲ شریعت کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ شریعت یہ کہتی ہے کہ:

"جو اِس کی تابعداری کرے گا، اِس سبب سے زندہ رہے گا۔" (احبار ۱۸: ۵)

۱۳ وہ لعنت جو شریعت کی حُکم عدولی کی وجہ سے ہے ہمیں اُس سے چھڑانے کے لیے مسیح
ہمارے لیے لعنتی بنا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ:

"جو کوئی لکڑی (صلیب) پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" (اِستثنا ۲۱: ۲۳)

۱۴ تاکہ مسیح یسُوعؔ کے وسیلے ابرہامؔ کی برکتیں غیر قوموں کو بھی ملیں اور ہم ایمان رکھنے والے
پاک رُوح حاصل کریں جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

شریعت اور خُدا کا وعدہ:

۱۵ عزیز بھائیو اور بہنو ! روز مرہ کی مثال سے اِسے سمجھو۔ جب دو فریق کسی ایک عہد پر دستخط
کر لیں تو کوئی اُسے جھُٹلا نہیں سکتا ہے اور نہ ہی بدل سکتا ہے۔ ۱۶ خُدا نے ابرہامؑ سے اور اُس کی نسل
سے وعدے کیے۔ نہ کہ نسلوں سے۔ نسل سے مراد ایک ہی شخص ہے یعنی یسُوعؑ مسیح۔ ۱۷ میں یہ
کہہ رہا ہوں کہ خُدا نے مسیح میں ابرہامؑ سے جو عہد باندھا اور جس کی اُس نے تصدیق کر دی تھی، وہ
چار سو تیس سال کے بعد شریعت کے دیے جانے پر نہ تو باطل ہوئی اور نہ ہی منسُوخ۔ ۱۸ میراث
کا حصّول اگر شریعت کی تابعداری سے ہی ممکن ہے تو وعدے کی کوئی حیثیت نہیں۔ مگر خُدا نے
فضل سے اپنے وعدے کے مطابق ابرہام کو یہ میراث بخشی۔

۱۹ پھر شریعت کیوں دی گئی؟ یہ وعدوں کے ساتھ ساتھ اِس لیے دی گئی تاکہ لوگوں پر اُن کے
گناہ ظاہر کرے۔ تاکہ شریعت اُس نسل (مسیح یسُوعؑ) کے آنے تک قائم رہے جس سے وعدہ کیا
گیا۔

شریعت فرشتوں کے وسیلے موسیٰؑ کی معرفت جو خُدا اور انسان کا درمیانی ہے مقرر کی گئی۔
۲۰ اب جہاں پر ایک ہی فریق ہو وہاں درمیانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لیے وعدہ کرتے وقت
خُدا کو درمیانی کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ خُدا ایک ہی ہے۔

۲۱ تو کیا شریعت خُدا کے وعدے کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں۔ خُدا نے شریعت اِس لیے نہیں
دی کہ اُس سے نئی زندگی حاصل ہو اگر ایسا ہوتا تو شریعت کے اعمال سے ہی ہم راستباز ٹھہرائے
جاتے۔ ۲۲ مگر کلام کے مطابق ہم سب گناہ کے قبضے میں ہیں۔ تاکہ اِس سے رہائی کے لیے خُدا کا
وعدہ یسُوعؑ مسیح کے وسیلے اُن کے لیے پورا ہو جائے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔

۲۳ اُس حقیقی ایمان سے پہلے جو یسُوعؔ مسیح کے وسیلے سے ہمیں ملنے والا تھا شریعت کو ہمارا
محافظ مقرر کیا گیا تاکہ اُس کی نگہبانی میں رہیں جب تک وہ آ نہ جائے۔ ۲۴ پس مسیح کے آنے تک
شریعت کو ہمارا سرپرست بنایا تاکہ جب وہ آئے تو ہم ایمان سے راستباز ٹھہرائے جائیں۔ ۲۵ اَب
ایمان کے آجانے پر ہمیں سرپرست کی ضرورت نہیں۔

۲۶ پس تُم سب مسیح پر ایمان لانے کی وجہ سے خُدا کے فرزند بن گئے ہو۔ ۲۷ اور تُم سب
جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ ۲۸ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی
مرد نہ عورت کیونکہ تُم سب مسیح یسُوعؔ میں ایک ہو۔ ۲۹ پس تُم جو مسیح یسُوعؔ کے ہو، ابرہامؔ کی
نسل اور اُس کے وارث ہو۔ اور خُدا کے اُن سب وعدوں میں جو اُس نے ابرہامؔ سے کیے شامل ہو۔

۴ میں کیا کہہ رہا ہوں؟ وارث اگر بچہ ہے اور سب کا مالک ہے تو بھی سرپرست کی نگہبانی
میں غلام سے بڑھ کر نہیں جب تک بالغ نہ ہو جائے۔ ۲ وہ اُس وقت تک سرپرست اور مختار کی
تابعداری میں رہتا ہے جو اُس کے باپ نے مقرر کیا۔ ۳ اِسی طرح ہم بھی جب بچے تھے تو مسیح کے
آنے تک دُنیاوی حُکموں کے غلام رہے۔ ۴ جب وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت
سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت رہا۔ ۵ اُسے اِس لیے بھیجا تاکہ شریعت کی غلامی سے چھڑا کر
ہمیں اپنے فرزند بنائے۔ ۶ چونکہ تُم خُدا کے فرزند ہو اِس لیے اُس نے تُمہیں اپنے بیٹے کا رُوح بخشا
تاکہ اُسے ”ابّا“ یعنی ’اے باپ‘ کہہ کر پُکار سکیں۔ ۷ اب تُم پہلے کی طرح غلام نہیں بلکہ بیٹے ہو۔
چونکہ خُدا کے فرزند ہو تو اُس نے تُمہیں مسیح کے وسیلے اپنا وارث بھی بنایا۔

پولُسؔ کی گلتیوںکے لیے فکر:

۸ اے گلتیو! پہلے جب تُم خُدا کو نہیں جانتے تھے تو تم ایسے معبُودوںکی غلامی میںتھے جو اپنے آپ
میں خُدا نہیں۔ ۹ اَب جب کہ تُم نے سچے خُدا کو پہچان لیا یا یوں کہیں کہ خُدا نے تُم کو پہچان لیا
تو اب کیوں واپس اُن کمزور اور فضول باتوں کی طرف پھر کر اُن کی غلامی کرنا چاہتے ہو۔ ۱۰ میں
تمہارے بارے میں فکر مند ہوں کہ تُم خاص دنوں، مہینوں اور سالوں کے بارے میں تعلیم پا کر اُن
کی پیروی کرنے لگے ہو۔ ۱۱ مُجھے ڈر ہے کہ کہیں تُمہارے لیے میری محنت بے کار نہ چلی جائے۔

۱۲ عزیز بھائیو اور بہنو! میری مانند اِن فضول باتوں سے آزاد زندگی گُزارو۔ میں بھی شریعت
سے آزاد ہو کر تُم غیر یہودیوں کی مانند بنا۔ پہلے جب میں نے تُمیں کلام سُنایا تو تُم نے میرے ساتھ
بُرا سلُوک نہیں کیا۔

۱۳ تُمہیں یاد ہو گا کہ جب میں نے پہلی مرتبہ بیماری کی حالت تمہیں خُوشخبری سُنائی تھی۔ ۱۴ تُم
نے مُجھے میری بیماری کے باعث حقیر جان کر رَد کرنے کے بجائے مُجھے ایسے قبول کیا جیسے کہ خُدا کا
فرشتہ یا جیسے میں ہی مسیح خُداوند ہوں۔ ۱۵ اُس وقت کی طرح تُمہارا خُوشی منانا اب کہاں گیا؟ مُجھے
یقین ہے اُس وقت اگر ممکن ہوتا تو تُم اپنی آنکھیں بھی نکال کر مُجھے دے دیتے۔ ۱۶ تُم سے سچ بولنے
کی وجہ سے اَب کیا میں تُمہارا دُشمن بن گیا؟ ۱۷ وہ تُمہارا دل جیتنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیںمگر اُن
کی نیت ٹھیک نہیں۔ اُن کا مقصد تُمہیںہم سے دُور کرنا ہے تاکہ تُم اُن کی پیروی کرتے رہو۔ ۱۸ ہاںیہ
اچھی بات ہے اگر کوئی نیک نیتی سے دل جیتنے کی کوشش کرے اور دوست بنائے۔ مگر ایسا صرف
اُسی وقت ہی نہیں ہونا چاہیے جب میں تُمہارے ساتھ ہوں۔

۱۹ میرے بچو! تُمہارے بارے میں مُجھے دوبارہ جننے کے سے درد لگےہیں اور میں اِس درد میں اُس
وقت تک بتلا رہوں گا جب تک مسیح تُم میں شکل نہ پکڑلے۔ ۲۰ کاش کہ میں اِس وقت تمہارے
پاس ہوتا تو کسی اور طرح سے بات کرتا۔ میں بڑی اُلجھن میں ہوں کہ تُمہارے ساتھ کیا کروں مُجھے
تُمہاری بُہت فکر ہے۔

ہاجرہؔ اور سارہ کی مثال:

۲۱ مُجھے بتاؤ تُم جو شریعت کے ماتحت رہنا چاہتے ہو کیا تُم جانتے ہو کہ در حقیقت شریعت کیا
کہتی ہے؟

۲۲ کلام میں یہ لکھا ہے کہ ابرہامؔ کے دو بیٹے تھے ایک غلام (ہاجرہؔ) سے دُوسرا آزاد (سارہؔ) سے۔
۲۳ غلام کا بیٹا جسمانی طور پر جبکہ آزاد کا بیٹا خُدا کے وعدے کے مطابق پیدا ہوا۔ ۲۴ اِس میں جو
سمجھنے کی بات ہے وہ یہ کہ یہ دونوں عورتیں دو عہد ہیں۔ ہاجرہ کوہِ سیناؔ پر کا عہد ہے جہاں شریعت ملی۔
اِس سے غلام ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۵ ہاجرہؔ عربؔ کے کوہِ سیناؔ کی مانند ہے جو موجودہ یروشلیمؔ سے
مطابقت رکھتی ہے جو زمین پر ہے کیونکہ وہ اپنے بچوں سمیت شریعت کی غلامی میں ہے۔ ۲۶ مگر
دُوسری عورت، سارہؔ، آسمانی یروشلیم کو پیش کرتی ہے۔ وہ آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے۔
۲۷ پاک کلام یسعیاہؔ کے مطابق کہتا ہے:

"اے بانجھ! تُو جس کے اولاد نہیں ہوتی خُوشی منا۔
تُو جو دردِزہ سے واقف نہیں آواز بلند کر کے چِلّا۔
کیونکہ بے کس چھوڑی ہوئی کی اَولاد شوہر والی کی اَولاد سے زیادہ ہوگی۔" (یسعیاہؔ ۵۴: ۱)

۲۸ اِسی طرح اے بھائیو! تُم اضحاقؔ کی طرح وعدہ کے فرزند ہو۔ ۲۹ جیسے اُس وقت جو جسم
سے پیدا ہوا تھا (اسماعیلؔ) اور جو رُوح سے پیدا ہوا تھا (اضحاقؔ) کو ستاتا تھا ویسے ہی تُم شریعت کو
قائم رکھنے کے نام پر ستائے جاتے ہو۔ ۳۰ مگر کلام میں کیا لکھا ہے؟ یہ کہ:

"لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے،
کیونکہ لونڈی اور اُس کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ
ہر گز وارث نہ ہوگا۔" (پیدائش ۲۱: ۱۰)

۳۱ لہٰذا بھائیو! ہم غلام کے بیٹے نہیں بلکہ آزاد کے ہیں۔

آزادی کو محفوظ رکھیں:

۵ اِس آزادی کے لیے یسُوعؔ نے ہمیں رہائی دلائی ہے۔ اِس کی خُوب حفاظت کریں۔ اور
کسی کو موقع نہ دیں کہ وہ دوبارہ آپ کے گردن پر غلامی کا جُوا رکھے۔ ۲ یہ بات میں پولُسؔ خُود
تُم سے کہتا ہو تُمہارا ختنہ کروانا نہ تو تمہیں خُدا کے حضور راستباز بناتا ہے اور نہ ہی مسِیح سے کچھ
فائدہ ہو گا۔ ۳ اور جو کوئی ختنہ کراتا ہے اُس کے لیے میں پھر کہتا ہوں اُسے خُدا کے نزدیک جانے
کے لیے شریعت کے سارے حُکموں پر عمل کرنا فرض ہے۔ ۴ اگر تُم شریعت پر عمل کرنے کے
وسیلے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو تو جان جاؤ کہ مسیح سے تُمہارا کوئی واسطہ نہیں اور خُدا کے فضل سے
محروم ہو گئے۔ ۵ مگر ہم جو پاک رُوح کے وسیلے زندگی گزارتے ہیں ایمان سے راستباز ٹھہرائے
جانے کے اُمیدوار ہیں۔ ۶ جب ہم نے مسیح پر ایمان رکھا ہے تو ختنہ کروانا یا ختنہ نہ کروانا ہمارے
لیے کسی بھی طرح سے فائدہ مند نہیں۔ ہمارے لیے ایمان زیادہ اہمیت رکھتا ہے جو محبت کے
ذریعے اثر کرتا ہے۔

۷ تُم تو ایمان کی اچھی دوڑ دوڑ رہے تھے کس نے تُمہیں اِس دوڑ سے روک دیا؟ ۸ یہ یقیناً خُدا کی
طرف سے نہیں، جس نے تُمہیں بلایا ہے۔ ۹ تھوڑا سا خمیر سارے گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر
دیتا ہے۔ ۱۰ میں خُدا پر بھروسا رکھتا ہوں کہ وہ تُم کو جھوٹی تعلیم پر ایمان لانے سے محفوظ رکھے
گا۔ اور جو شخص تُمہیں گمراہ کررہاہے وہ جو کوئی بھی ہو، خُدا اُسکی عدالت کرے گا۔ ۱۱ بھائیو! اگر
میں اپنےپیغام میں ختنے کی منادی کرتا ہو ں، تومیں کس لیے ستایا جارہا ہوں؟ اگر میں ختنے کی تعلیم
دیتاتو صلیب کاپیغام کسی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنتا۔ ۱۲ کاش کہ تُم کو پریشان کرنے والے ختنہ
کرانے کے وقت اپنے اعضا بھی کٹوا لیتے۔

۱۳ اے بھائیواور بہنو! تُم آزاد رہنے کے لیے بُلائے تو گئے ہومگراِس آزادی کو جسمانی
خواہشات کے پورا کرنے کا موقع نہ دوبلکہ محبت کی رُوح میں ایک دُوسرے کی خدمت کرو۔
۱۴ ساری شریعت کا خلاصہ یہ ہے کہ: "تُو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ" (احبار ۱۹: ۱۸)۔
۱۵ لیکن اگر تُم ہر وقت ایک دُوسرے کو کاٹنے اور پھاڑ کھانے کے درپر رہو گے تو خبردار! کہیں
ایک دُوسرے کا ستیاناس نہ کردو۔

پاک رُوح اور انسانی فطرت:

۱۶ میں یہ کہتا ہوں کہ رُوح کے مطابق چلو تو جسم کی خواہشوں کو پُورا نہ کرو گے۔ ۱۷ جسم کی
گناہ آلودہ فطرت رُوح کے خلاف خواہش کرتی ہے اور رُوح جسم کی گناہ آلودہ فطرت کے خلاف
خواہش کرتا ہے۔یہ دونوں ایک دُوسرے کے مخالف ہیںتاکہ تُم وہ کام نہ کر سکو جو کرنا چاہتے ہو۔
۱۸ اگر تُم رُوح کی ہدایت سے چلتے ہوتو شریعت کے ماتحت نہیں رہتے۔ ۱۹ گُناہ آلودہ فطرت کی
خواہش کا نتیجہ صاف ظاہر ہے، زناکاری، ناپاکی، عیاشی، شہوت پرستی۔ ۲۰ بُت پرستی، جادوگری،

دُشمنی، جھگڑا، حسد، غُصّہ، تفرقے، جُدائیاں، بدعتیں۔ ۲۱ بغض، نشہ بازی، ناچ رنگ وغیرہ۔ اِس کے بارے میں پہلے بھی میں نے تُم سے کہا تھا میں پھر سے تُمہیں خبردار کرتا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔ ۲۲ مگر رُوح کا پھل محبت، خُوشی، اطمینان، تحمُّل، مہربانی، نیکی، ایمانداری۔ ۲۳ حِلم اور پرہیزگاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔ ۲۴ وہ جو مسیح یسُوعؔ کے ہیں اُنہوں نے اپنی پرانی فطرت کو اُس کی بُری خُواہشوں اور ہَوسَوں سمیت صلیب پر لٹکادیا ہے۔

۲۵ اگر ہم رُوح میں زندگی بسر کرتے ہیں تو اُس کے مطابق چلنا بھی چاہیے۔ ۲٦ تو آؤ بے جا فخر کرنا چھوڑ کر ایک دُوسرے سے مقابلہ نہ کریں اور نہ ایک دُوسرے سے حسد کریں۔

ایک دُوسرے کا بوجھ اُٹھانا:

٦ اے بھائیو اور بہنو! اگر کوئی بھائی کسی گناہ میں پکڑا جائے تو تُم جو رُوح میں چلتے ہو، حلیم مزاجی اور نرمی سے اُسے بحال کرومگر اِس احتیاط سے کہ تُم خُود بھی کسی آزمائش میں نہ پڑجاؤ۔ ۲ مُشکل اور مُصیبت کے وقت ایک دُوسرے کا بوجھ اُٹھاؤ اور مسیح کی شریعت جو مُحبت پر مبنی ہے، اُسے پورا کرو۔ ۳ اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ کسی کام کے لیے اہم ہے اور کچھ نہ ہو تو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ ۴ ہر کوئی اپنے کام پر توجہ دے کہ اچھی طرح سے کرے یوں اُسے کسی دُوسرے سے مقابلہ کیے بغیر فخر کرنے کا موقع ملے گا۔ ۵ کیونکہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ہی کاموں کا ذمہ دار ہے۔

٦ کلام کی تعلیم پانے والے کلام کی تعلیم دینے والوں کو اپنی ساری اچھی چیزومیں شریک کریں۔ ۷ دھوکے میں نہ رہو،۔ خُدا کے فیصلوں کو ٹھٹھّوں میں نہیں اُڑایا جاتا۔ آدمی جو کچھ بوتا

ہے وہی کاٹتا ہے۔ ^٨ جو جسم کی خواہشو ںکے مطابق بوتا ہے ہلاکت کی فصل کاٹے گا۔ اور جو رُوح
کی مرضی کے مطابق بوتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹے گا۔

^٩ ہم نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں اگر مایوس نہ ہو ںگے تو وقت پر ہمیشہ کی زندگی کی فصل
کاٹینگے۔ ^١٠ لہٰذا جب موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کرو خاص طور پر اہلِ ایمان سے۔

^١١ مَیںخُود اپنے ہاتھ سے آخر میں بڑے، بڑے حرُوف میں چند ضروری باتیں لکھ رہا ہوں۔

^١٢ جو ظاہری جسمانی باتوں سے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں وہی تُمہیں ختنہ کروانے پر مجبور کرتے
ہیںتاکہ مسیحؔ کی صلیب کے سبب ستائے نہ جائیں۔ ^١٣ جو ختنہ کرانے پر زور دیتے ہیں، خُود بھی
شریعت پر پورے طور سے عمل نہیں کرتے۔ وہ یہ صرف اپنے فخر کے لیے کرتے ہیں کہ تُم نے
اِس رسم کو قبول کر لیا ہے۔ ^١٤ لیکن خُدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوائے اپنے خُداوند
یسُوعؔ مسیحؔ کی صلیب کے جس پر دُنیا کے اعتبار سے میرا وہ سب کچھ مصلوب ہو گیا جس سے مُجھے
کچھ فائدہ تھا۔ ^١٥ مختون ہونا یا نامختون ہونا کچھ اہمیت نہیں رکھتا اگر کوئی چیز اہمیت رکھتی ہے تو
وہ ہے یسُوع ؔمسیح میں نئی مخلوق ہونے کے لیے نئے سرے سےپیدا ہونا۔ ^١٦ جو اِس اصُول کے
مطابق زندگی گزارتے ہیں، خُدا کا فضل اور اطمینان اُن پر اور خُدا کے اسرائیل ؔکے ساتھ ہو۔

^١٧ آگے سے کوئی مُجھے پریشان نہ کرے کیونکہ میں پہلے ہی اپنے بدن پر مسیحؔ یسُوعؔ کے زخموں
کے نشان لیے پھرتا ہوں۔

^١٨ عزیز بھائیو اور بہنو! یسُوع ؔمسیح کا فضل ہمیشہ تُمہاری رُوحوں کے ساتھ رہے۔ آمین!

افسیوں

پولُسؔ رسُول کا خط

۱ پولُسؔ کی طرف سے جو خُدا کی مرضی سے یسُوعؔ مسیح کا رسُول ہونے کے لیے چُنا گیا ہے۔
افسُسؔ کے اُن مُقدسوں کے نام جو یسُوعؔ مسیح میں ایمان لائے ہیں۔ ۲ ہمارے خُدا باپ
اور ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل اور اطمینان تُمہیں ملتا رہے۔

۳ ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کے باپ اور خُدا کی حمد ہو جس نے ہمیں آسمانی مقاموں پر یسُوعؔ
مسیح میں ہر طرح کی رُوحانی برکت بخشی ہے۔ ۴ اِس لیے کہ اُس نے دُنیا کو بنانے سے پہلے ہمیں
یسُوعؔ مسیح میں چُن لیا تاکہ اُس کے حضور محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ ۵ اور اُس نے
اپنے نیک ارادہ اور اپنی خُوشی میں پہلے ہی سے ہمیں یسُوعؔ مسیح کے وسیلے اپنے لے پالک بیٹے اور
بیٹیاں بنا کر اپنے خاندان میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ۶ تاکہ اُس کے اِس عظیم فضل کی
تمجید کریں جو اُس نے اپنے پیارے بیٹے کے وسیلے مُفت ہم پر کیا ۷ اُس کے فضل کی دَولت اِس قدر
زیادہ ہے کہ اُس نے ہماری مخلصی یعنی گُناہوں کی معافی، اپنے بیٹے کے خُون کو فدیے میں دے کر
حاصل کی۔ ۸ اور اُس نے اپنا یہ فضل ہم پر ہر طرح کی حکمت اور دانائی کے ساتھ کثرت سے نازل
کیا۔ ۹ اور اب خُدا نے اپنی مرضی کے اِس بھید کو ہم پر ظاہر کیا جو اُس نے مسیح میں پُورا کرنے
کے لیے ٹھہرایا تھا۔ ۱۰ اور اپنی اِس مرضی کو یوں پُورا کیا کہ وقت پُورا ہو جانے پر سب چیزوں کو
خواہ آسمان کی ہوں یا زمین کی جمع کر کے مسیح کے ماتحت کر دے۔ ۱۱ خُدا نے اپنی مرضی کے

مطابق اپنے ارادہ کو پُورا کرنے کے لیے ہمیں پہلے سے مسیح میں چُن لیا تاکہ ہم خُدا کی میراث بن
جائیں۔ ۱۲ اور خُدا کا مقصد ہمارے لیے جو پہلے سے مسیح کے مُنتظر تھے یہ ہے کہ ہم خُدا کے جلال
کی ستایش کا باعث بنیں۔ ۱۳ تُم بھی جو یہودی نہیں مسیح میں شامل کئے گئے ہو جب تُم نے سچائی
کا کلام جو تُمہاری نجات کی خُوشخبری ہے سُنا اور ایمان لائے اور وعدہ کے مطابق تُم پر بھی پاک
رُوح کی مُہر لگی۔ ۱۴ پاک رُوح جو بیعانہ کے طور پر ملا ہے، وعدہ کی ہوئی میراث کی ضمانت ہے
اور نجات پا کر اُس کی ملکیت بن گئے ہو تاکہ اُس کے جلال کی ستایش ہو۔ ۱۵ جب سے میں نے
تُمہارے بارے میں سُنا ہے کہ تُمہارا ایمان خُداوند یسُوعؔ پر کتنا مضبوط ہے اور تُم سب مُقدسوں
سے پیار کرتے ہو۔ ۱۶ میں تُمہارے لیے خُدا کا شُکر کرنے سے باز نہیں آتا اور ہر وقت تُمہارے لیے
دُعا کرتا ہوں۔ ۱۷ خُدا سے جو خُداوند یسُوعؔ مسیح کا جلالی باپ ہے دُعا کرتا ہوں کہ تُمہیں حکمت اور
مکاشفہ کا رُوح عطا کرے تاکہ تُم اُسے بہتر طور پر جان سکو۔ ۱۸ میں دُعا گو ہوں کہ تُمہارے دل کی
آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تُم اُس اُمید کو جان سکو کہ کیسی ہے جو خُدا نے تُمہیں بُلاتے وقت دی
اور اُس کے مقدسوں کی میراث کتنی قیمتی اور جلالی ہے۔ ۱۹ اور خُدا کی عظیم قدرت ہم ایمان
لانے والوں کے لیے کیا ہی بے حد ہے۔ ۲۰ اور اِسی قدرت سے اُس نے مسیح کو مردوں میں سے
زندہ کیا اور اپنے داہنی طرف بٹھایا۔

۲۱ اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے جو اِس جہان
میں اور آنے والے جہان میں لیا جائے گا بُہت زیادہ بلند کیا۔ ۲۲ اور سب کچھ اُس کے اختیار میں
دے کر اور سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا۔ ۲۳ کلیسیا مسیح کا بدن ہے اور اُسی سے
معمور ہے۔ اور وہی سب چیزوںکو معمور کرنے والا ہے۔

موت سے زندگی کی طرف:

۲ اور تُم جو رُوح میں اپنے گُناہوں اور قصوروں کے باعث مُردہ تھے، زندہ کئے گئے ہو۔ ۲ تُم
گُناہوں میں زندگی بسر کرتے اور اِس دُنیا کے طور طریقوں پر چلتے اور شیطان کی تابعداری
کرتے تھے جو اندیکھی دُنیا کا حاکم ہے جس کی رُوح اَب بھی نافرمانی کے فرزندوں میں اثر کرتی ہے تا
کہ خُدا کے نافرمان رہیں۔ ۳ ہم سب بھی ایک وقت اِسی طرح جسم کی خواہشوں میں زندگی گُزارتے
اور جسم اور عقل کے ارادے پُورے کرنے کی کوششوں میں رہتے۔ اور باقی لوگوں کی طرح
پیدایش ہی سے غضب کے فرزند تھے۔ ۴ لیکن خُدا جس نے اپنی بے حد رحمت میں ہم سے پیار کیا۔
۵ اُس نے ہم کو جب اپنے قصوروں کے سبب مُردہ ہی تھے ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ ۶ اور
ہمیں مسیح کے ساتھ زندہ کر کے آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا۔ ۷ تاکہ ہمیں آنے والے
زمانوں میں اپنے فضل کی بے حد دولت کو دکھائے جو اُس نے ہمیں یسُوعؔ میں بخشی۔ ۸ خُدا نے
اپنے فضل ہی سے تُمہیں نجات بخشی ہے یہ تُمہاری کسی خُوبی کے باعث نہیں بلکہ خُدا کی بخشش
ہے۔ ۹ نجات تُمہارے نیک کاموں کا پھل نہیں کہ تُم کوئی فخر کرو۔
۱۰ خُدا نے ہمیںیسُوعؔ مسیح میں نیک کاموں کے لیے نئے سرے سے تخلیق کیا ہے جنہیںکرنے
کے لیے خُدا نے پہلے ہی سے ہمارے واسطے تیار کر رکھا تھا۔

مسیح میں یگانگت:

۱۱ یہ بات یاد رکھو تُم جو جسم کے اعتبار سے غیرقوم والے ہو اوریہودی جو مختون کہلاتے اور
ہاتھ سے کئے ہوئے ختنہ پر فخر کرتے ہیں تُمہیں نامختون کہتے تھے۔ ۱۲ اور تُم جو پہلے مسیح سے جُدا
تھے۔ اسرائیلؔ کی قوم سے خارج اور اُن وعدوں سے ناواقف جو خُدا نے اپنے عہد میں کئے۔ خُدا

سے دُور اور نا اُمیدی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ۱۳ مگر تُم جو پہلے دُور تھے اَب یسُوعؔ مسیح میں اُس
کے خُون سے خُدا کے نزدیک ہو گئے ہو۔ ۱۴ کیونکہ مسیح ہی ہماری صلح ہے جس نے صلیب پر
ہم یہودیوں کو اور تمہیں جو غیر یہودی ہو، اپنے بدن میں ایک کر لیا اور ہمارے درمیان جُدائی کی دیوار
کو گرا دیا۔ ۱۵ اُس نے یہ کام اپنے جسم کے ذریعے شریعت کے اُن حکموں اور ضابطوں کو ختم کر
کے کیا جو ہمارے درمیان دُشمنی کی وجہ تھی تاکہ ہم دونوں کو اکٹھا کر کے اپنے آپ میں ایک نیا
انسان پیدا کر کے صلح کرے۔ ۱۶ اور صلیب پر اپنی موت کے وسیلے دُشمنی مٹا کر دونوں کو ایک
تن بنا کر خُدا سے ملائے۔ ۱۷ اور تُمہیں جو خُدا سے دُور یعنی غیر یہودیوں اور اُن کو جو خُدا کے نزدیک
یعنی یہودیوں کو صلح کی خُوشخبری دی۔ ۱۸ ہم دونوں اُسی ایک رُوح کے وسیلے باپ کے پاس آسکتے
ہیں جو یسُوعؔ مسیح کے وسیلے ہمیں ملا یعنی رُوح القُدس۔ ۱۹ پس اَب تُم جو غیر قوم ہو، پردیسی اور
اجنبی نہیں رہے بلکہ خُدا کے مُقدّس لوگوں کے ہم وطن اور خُدا کے گھرانے کے لوگ ہو گئے
ہو۔ ۲۰ ہم مل کر خُدا کے لیے ایک گھر بنتے جاتے ہیں جو رسولوں اور نبیوں کی رکھی ہوئی بنیاد پر تعمیر
ہوتا جاتا ہے جس کے کونے کا پتھر یسُوعؔ ہے۔ ۲۱ اُسی میں ہم باہم پیوست ہو کر خُداوند کے لیے
پاک مَقدس بنتے جاتے ہیں۔ ۲۲ اُسی میں تُم بھی جو غیر قوم سے ہو اِس مَقدس کا حصّہ ہو جس میں
خُدا کا پاک رُوح رہتا ہے۔

غیر قوموں میں پولُسؔ کی خدمت:

۳ میں تو غیر قوموں کے واسطے ہی یسُوعؔ مسیح کا قیدی ہوا ہوں۔ ۲ تُم شاید جان گئے ہو گے کہ
خُدا نے اپنے فضل سے مُجھے یہ خاص ذمہ داری دی ہے کہ اُس کے فضل کو غیر قوموں تک
پہنچاؤں۔ ۳ خُدا نے اِس بھید کو جس کا مکاشفہ مُجھ پر ظاہر کیا ہے۔ میں پہلے اِس کا مختصراً بیان کر چُکا

ہوں۔ ۴ جب تُم اُسے پڑھو گے تو جان جاؤ گے کہ میں مسیح کے اِس بھید کو کس قدر سمجھتا ہوں۔
۵ یہ بھید پہلے کبھی اِس طرح سے لوگوں پر ظاہر نہ ہوا تھا جس طرح سے خُدا نے اَب اُسے اپنے
رسولوں اور نبیوں پر پاک رُوح کے وسیلے سے ظاہر کیا ہے۔ ۶ اسرار یہ ہے کہ غیر قومیں ایک ہی
جسم کے ساتھی وارث، ایک ہی جسم کے افراد اور خوشخبری کے ذریعے مسیح یسوع میں وعدے
کے اجزاء ہیں۔

۷ خُدا نے مُجھے اپنے فضل اور اپنی قدرت کی بدولت یہ توفیق بخشی کہ میں اِس خُوشخبری کا خادم
بنا۔ ۸ اگرچہ میں جو خُدا کے مُقدسوں میں سب سے کمتر ہوں، تو بھی مجھ پر یہ فضل ہوا کہ میں غیر
قوموں کو مسیح کی بے انتہا دَولت کی خُوشخبری دُوں۔ ۹ اور سب پر اِس بھید کی سچائی کو روشن کر
وں جو ازل سے خُداوند یسُوعؔ مسیح کے وسیلے سب چیزوں کے خالق خُدا میں پوشیدہ تھا۔ ۱۰ اِس
بھید میں خُدا کا مقصد یہ تھا کہ وہ اَب کلیسیا کے وسیلے اپنی طرح طرح کی حکمت کو اُن حکومت
والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں ظاہر کرے۔ ۱۱ اور یہ اُس کے اَزلی اِرادے
کے مطابق ہے جو اُس نے خُداوند یسُوعؔ مسیح میں کیا تھا۔ ۱۲ مسیح میں ہوتے ہوئے اور اُس پر
ایمان رکھنے کے باعث ہم پورے بھروسے اور دلیری سے خُدا کے حضور جا سکتے ہیں۔ ۱۳ پس میں
درخواست کرتا ہوں کہ میری مصیبتوں کے باعث بے دل نہ ہو کیونکہ میں یہ مصیبتیں تُمہاری خاطر
سہتا ہوں تاکہ تُم فخر کر سکو۔

مسیح کی محبت:

۱۴ اِس لیے میں اپنے خداوند یسُوعؔ مسیح کے باپ کے سامنے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔ ۱۵ جس سے زمین
اور آسمان کا ہر خاندان نامزد ہے۔ ۱۶ اور خُدا سے دُعا کرتا ہوں کہ اپنے جلال کی بے انتہا دَولت سے

تُمہیںباطنی انسانیت میں زورآور بنائے۔ ۱۷ اور مسیح تُمہارے ایمان کے وسیلے تُمہارے دلوں میں
بسے تاکہ تُم خُدا کی محبت میں جڑ پکڑ کر اور قائم ہو کر۔ ۱۸ مُقدس لوگوں کے ساتھ بخُوبی معلوم کر سکو
کہ مسیح کی محبت کی لمبائی اورچوڑائی اور اُونچائی اور گہرائی کیا ہے۔ ۱۹ اور مسیح کی اُس محبت کو
تجربے سے جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ اُس کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔ ۲۰ سارا
جلال خُدا کو ملے جو اپنی قدرت میں ایسا قادر ہے کہ ہماری درخواست اور خیال سے بُہت زیادہ کام
کر سکتا ہے۔ ۲۱ کلیسیا میں یسُوعؔ مسیح کے وسیلے ابدتک پُشت در پُشت اُس کی تمجید ہوتی رہے۔
آمین !

ایک ہی بدن:

۴ پس میں جو خُداوند کی خدمت کرنے کی وجہ سے قیدی ہوں، اِلتماس کرتا ہوں کہ تُم جس
طرح کی زندگی میں بُلائے گئے ہو، اُس کے لائق چال چلن رکھو۔ ۲ ہمیشہ حلیمی اور فروتنی
کے ساتھ، صبر کے ساتھ محبت میں ایک دُوسرے کی برداشت کرو۔ ۳ پوری کوشش کے ساتھ ایک
رُوح میں آپس میںملے رہو اور اپنے درمیان صلح اور سلامتی کو قائم رکھو۔ ۴ ایک ہی بدن ہے اور ایک
ہی رُوح ہے۔ اِسی طرح خُدا نے تُمیں ایک ہی جلالی اُمید کے لیے بُلایا ہے۔ ۵ ایک ہی خُداوند
ہے۔ ایک ہی ایمان ہے۔ ایک ہی بپتسمہ ہے۔
۶ خُدا اور سب کا باپ ایک ہی ہے، وہی سب کے اُوپر سب کے ساتھ اور سب کے اندر
ہے۔ ۷ ہم سب پر مسیح کا خاص فضل اُس کی بخشش کے اندازہ کے مطابق ہوا۔ ۸ اِسی واسطے
کلام میں آیا ہے کہ:

"جب وہ عالمِ بالا پر چڑھا تو قیدیوں کو اپنے ساتھ لے گیا،

اور آدمیوں کو انعام دیے۔" (زبور ۶۸: ۱۸)

۹ [جب یہ کہا جائے کہ عالمِ بالا پر چڑھا تو اِس کا مطلب کیا ہے؟ یہی کہ وہ زمین سے نیچے کے
علاقے میں بھی اُترا] ۱۰ [اور یہ جو نیچے اُترا وہی ہے جو سب آسمانوں سے بھی اُوپر چڑھ گیا تاکہ
ساری کائنات کو معمور کرے] ۱۱ اُس نے بعض کو رسول، بعض کو نبی، بعض کو مُبشّر، بعض کو
چرواہا اور بعض کو اُستاد مقرر کیا۔ ۱۲ تاکہ اِن خدمتوں سے مُقدّس لوگ کامل بنیں اور مسیح کا بدن
ترقی کرے۔ ۱۳ جب تک کہ ہم سب خُدا کے بیٹے مسیح کی پہچان اور ایمان میں ایک نہ ہو جائیںاور
کاملیت میں مسیح کے درجے تک نہ پُہنچ جائیں۔ ۱۴ تاکہ ہم بچوں کی طرح ناسمجھی میں طرح طرح کی
تعلیمات کے جھوکے سے موجوں کی طرح اُچھلتے بہتے نہ پھریںاور چالباز اور مکار لوگوں کے دھوکے
میں گمراہ نہ ہو جائیں۔ ۱۵ اِس کے بجائے محبت میں سچائی کے ساتھ ہر طرح سے بڑھ کر مسیح کی
مانند بنیں جو کلیسیا کا سر ہے جو اُس کا بدن ہے۔ ۱۶ جس میں ہر ایک عضو دُوسرے کے ساتھ جڑ کر
ایک مکمل اور کامل بدن بنتا ہے اور ہر عضو اپنی جگہ اپنے کام کو سرانجام دے کر بدن کے بڑھنے اور
محبت میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔

نئی انسانیت:

۱۷ میں خُداوند میں اختیار رکھتے ہوئے تُم سے درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ غیر قوموں کی طرح
نہ چلنا، جیسے وہ اپنے بیہودہ خیالات کے مطابق چلتی ہیں۔ ۱۸ کیونکہ اُن کی عقلوں پر تاریکی چھائی
ہوئی ہے۔ وہ اپنی نادانی میں دل کی سختی کے باعث خُدا کی زندگی سے خارج ہیں۔ ۱۹ وہ ہر طرح کی
شرم سے عاری ہو کر جسمانی خواہشوں کو پورا کرنے کی دُھن میں ہر طرح کے ناپاک کام کرتے ہیں۔
۲۰ لیکن تُم نے مسیح کی ایسی تعلیم نہیں پائی۔ ۲۱ بلکہ تُم نے مسیح کے بارے میں سُن کر ایمان سے

وہ سچی تعلیم پائی ہے جو اُس میں ہے۔ ۲۲ اپنی پرانی انسانیت کو اُس کے پُرانے طور طریقو ںسمیت
جو بُری خُواہشوں کے فریب میں خراب ہوتی جاتی ہے، اُتار پھینکو۔ ۲۳ اور رُوح کے ذریعے اپنی
سوچوں اور عادتوں میں نئے بنتے جاؤ۔ ۲۴ اور نئی انسانیت کو پہن لو جو سچائی کے ساتھ خُدا کی پاکیزگی
اور راستبازی کے عین مطابق ہے۔
۲۵ پس جُھوٹ بولنا چھوڑ کر ہر شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے، کیونکہ ہم سب ایک ہی بدن
کے اعضاہیں۔ ۲۶ غُصہ تو کرو مگر اپنے غُصے میں گُناہ نہ کرو۔ سُورج کے غروب ہونے سے پہلے تُمہارا
غُصہ جاتا رہے۔ (زبور۴: ۴) ۲۷ تاکہ ابلیس کو کوئی موقع نہ دو۔ ۲۸ چور چوری چھوڑ کر محنت کر کے
اپنے ہاتھوں سے کمائے تاکہ محتاجوں کو دینے کے لیے اُس کے پاس کچھ ہو۔ ۲۹ تُمہارے مُنہ سے کوئی
گندی بات نہ نکلے بلکہ وہی بات جو اچھی ہو اور سُننے والے کے لیے برکت اور ترقی کا باعث ہو۔
۳۰ خُدا کے پاک رُوح کو افسُردہ نہ کرو یاد رکھو! اُسی کی مُہر سے تُم مخلصی کے دن نجات پاؤ گے۔
۳۱ ہر طرح کی تلخی، قہر، غُصّہ، بدزبانی اور بدگوئی ساری دُشمنی سمیت دُور کرو۔ ۳۲ ایک دُوسرے
کے ساتھ مہربانی اور نرم دِلی سے پیش آؤ۔ جس طرح خُدا نے مسیح میں تُمہارے گُناہ معاف کیے
تُم بھی ایک دُوسرے کے گُناہ معاف کرو۔

خُدا کے فرزند:

۵ تُم جو خُدا کے عزیز فرزند ہو اپنی ہر بات میں خُدا کی مانند بنو۔ ۲ مسیح کی مانند محبت سے زندگی
گُزارو۔ ہماری محبت میں اُس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے خُوشبو کی مانند خُدا کی نذر کر
کے قربان کیا۔ ۳ تُمہارے درمیان حرامکاری اور کسی طرح کی ناپاکی اور لالچ کا ذکر تک بھی نہیں
ہونا چاہیے۔ ۴ اور نہ ہی تُمہارے لیے بے شرمی، بیہودہ گفتگو اور ٹھٹھّے بازی مناسب ہے۔ برعکس

اِس کے تُمہاری زبان پر شُکرگزاری ہو۔ ۵ اور اِس بات کو جان جاؤ کہ حرامکاری یا ناپاکی یا لالچ بُت
پرستی کے برابر ہے۔ ایسے کام کرنے والا مسیح اور خُدا کی بادشاہی میں میراث نہیں پا سکتا۔ ۶ اور
جو لوگ اِن جیسے کاموں کی بے فائدہ صفائی پیش کرتے ہیں، اُن کے دھوکے میںنہ آؤ کیونکہ اِن ہی
گُناہوں کے سبب نافرمان لوگوں پر خُدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ ۷ ایسے کاموں میں اِن لوگوں کے
شریک نہ ہو۔ ۸ کیونکہ پہلے تُم تاریکی میں زندگی بسر کرتے تھے مگر اب تُم خُدا کے نور میں رہتے ہو، پس
نُور کے فرزندوں کی طرح چلو۔

۹ کیونکہ خُدا کا نُور ہر طرح کی نیکی، راستبازی اور سچائی کو جنم دیتا ہے۔ ۱۰ اور تجربہ سے معلوم
کرتے رہو کہ خُدا کو کیا پسند ہے۔ ۱۱ اور تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ اُس پر
ملامت ہی کیا کرو گے۔ ۱۲ بلکہ ایسے کاموں کا ذکر کرنا بھی نامناسب ہے جو وہ پوشیدگی میں کرتے
ہیں ایسے لوگ خُدا سے دُور ہیں۔ ۱۳ اُن کے پوشیدہ بُرے کام اِس نُور کے باعث ظاہر ہو جائیں گے
کیونکہ روشنی میں ہر چیز صاف صاف نظر آتی ہے۔

۱۴ اِس لیے لکھا ہے کہ:

"اے سونے والے جاگ اور مُردوں میں سے جی اُٹھ!
تو مسیح کا نور تُجھ پر چمکے گا۔" (یسعیاہ ۲۶: ۱۹)

۱۵ پس دھیان کرو کہ کیسے چلتے ہو۔ داناؤں کی طرح چلو نہ کہ نادانوں کی طرح۔ ۱۶ اپنے وقت اور
موقع کا جو تُمہیں دیا جاتا ہے پُورا پُورا استعمال کرو کیونکہ دن بُرے ہیں۔ ۱۷ اِس لیے ناسمجھی سے
نہ چلو بلکہ خُداوند کی مرضی جاننے کی کوشش کرو۔

۱۸ شراب میں متوالے نہ بنو اِس سے بدچلنی پیدا ہوتی ہے بلکہ پاک رُوح سے معمور ہوتے جاؤ۔
۱۹ آپس میں گیت اور مزامیر اور روحانی غزلیں گاتے ہوئے ایک دُوسرے کی حوصلہ افزائی کرو اور
دل سے خُداوند خُدا کے لیے گاتے بجاتے رہو۔ ۲۰ اور سب باتوں میں خُداوند یسُوع مسیح کے نام
سے خُدا باپ کا شُکر کیا کرو۔

بیوی اور شوہر کا تعلق:

۲۱ مسیح کے احترام اور خوف میں ایک دُوسرے کے تابع رہو۔ ۲۲ اے بیویو! اپنے شوہروں
کی ایسے تابع رہو جیسے خُداوند کی۔ ۲۳ شوہر اپنی بیوی کا سر ہے جیسے مسیح کلیسیا کا سر ہے اور وہ
ہی اپنے بدن کا بچانے والا ہے۔ ۲۴ جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے ویسے ہی بیویاں ہر بات میں
اپنے شوہروں کی تابع رہیں۔ ۲۵ اے شوہرو! اپنی بیویوں سے ویسی ہی محبت رکھو جیسے مسیح نے
کلیسیا سے کی اور اُس کے لیے اپنی جان دے دی۔ ۲۶ تاکہ اُسے خُدا کے کلام کے ساتھ پانی سے
دھو کر خُدا کے لیے صاف اور مُقدّس بنائے۔ ۲۷ اور ایک ایسی جلالی کلیسیا بنا کر اپنے سامنے حاضر
کرے جس میں نہ کوئی داغ نہ جُھری اور نہ کوئی نقص ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو۔ ۲۸ اِسی طرح
شوہروں کو چاہیے کہ اپنی بیویوں سے ایسے ہی محبت رکھیں جیسے اپنے بدن سے۔ جو اپنی بیوی سے
محبت کرتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہے۔ ۲۹ کوئی اپنے بدن سے دُشمنی نہیں کرتا بلکہ اُس
سے پیار کرتا اور اُسے پالتا ہے۔ جیسے مسیح کلیسیا کو۔ ۳۰ کیونکہ ہم اُس کے بدن کے اعضا ہیںیعنی
اُس کا گوشت اور ہڈی۔ ۳۱ اِس لیے کلام میں لکھا ہے کہ:

"اِس لیے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا،

اور اپنی بیوی سے ملا رہے اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔" (پیدائش ۲: ۲۴)

۳۲ یہ بھید تو بُہت گہرا ہے میں اِس مثال سے مسیح اور کلیسیا کے تعلق کی بات کر رہا ہوں۔
۳۳ لیکن یہ تمہارے لیے بھی ہے۔ ہر شوہر اپنی بیوی سے اِسی طرح محبت رکھے جس طرح وہ اپنے
آپ سے رکھتا ہے۔ اور ہر بیوی اپنے شوہر کی عزت کرے۔

بچوں اور والدین میں تعلق:

۶ بچو! ماں باپ کے تابع رہو۔ کیونکہ خُداوند میں ہوتے ہوئے یہ مناسب ہے۔ ۲ یہ حکم کہ
"اپنے ماں باپ کی عزت کر۔" (خروج ۲۰: ۱۲) ایک ہی حُکم ہے جس کے ساتھ وعدہ بھی
ہے۔ ۳ "تاکہ تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو۔" ۴ اَولاد والے اپنے بچوں کو غُصّہ نہ دلائیںبلکہ
اُس تعلیم کے ساتھ جو خُداوند کی ہے اُن کو نصیحت دے دے کر تربیت کریں۔

نوکر اور مالک میں تعلق:

۵ اے نوکرو! اِس زمین پر اپنے مالکوں کی بڑی عزت کرو اور کانپتے ہوئے فرمانبرداری کرو جیسے
مسیح کی کرتے ہو۔ ۶ صرف اُن کی موجودگی میں ہی نہیں بلکہ اُن کی غیر موجودگی میں بھی۔ مسیح کے
بندوں کی طرح خُدا کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے دل اور جان سے اُن کی خدمت کرو۔ ۷ یہ جان کر
کہ خُداوند کے لیے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لیے۔ ۸ یاد رکھو کہ جو کوئی بھی نیک کام کرے گا چاہے
غلام ہو یا آزاد خُداوند سے صِلہ پائے گا۔ ۹ اے مالکو! تُم بھی ایسے ہی اپنے نوکروں کے ساتھ اچھا
سلوک کرو۔ اُنہیں دھمکیاں نہ دیا کرو یہ جان کر کہ تُم دونوں کا مالک آسمان پر ہے جو کسی کا طرف
دار نہیں۔

رُوحانی ہتھیار:

۱۰ آخری بات یہ کہ تُم خُداوند میں اور اُس کی قوت میں زورآور ہوتے جاؤ۔ ۱۱ خُدا کے سب
ہتھیار باندھ لو تاکہ تُم شیطان کے سب منصوبوں کا مقابلہ کر سکو۔ ۱۲ ہمیں خون اور گوشت سے
یعنی انسانوں سے نہیں بلکہ تاریکی کی دُنیا کے حاکموں، اختیار والو اور شرارت کی رُوحانی فوجوں سے
یعنی ابلیس کی فوجوںکے خلاف لڑنا ہے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ ۱۳ اِس واسطے خُدا کے سب
ہتھیار باندھ کر تیار ہو جاؤ تاکہ بُرے دنوں میں شیطان کا مقابلہ کر کے قائم رہ سکو۔ ۱۴ پس تُم سچائی
کے بیلٹ کو کمر سے کس کر باندھ لو اور راستبازی کا سینہ بند لگا کر۔ ۱۵ اور پاؤں میں صُلح کی خُوشخبری
کی تیاری کے جوتے پہن کر۔ ۱۶ اور اِن سب کے ساتھ ایمان کی ڈھال اُٹھا لو جس سے تُم شیطان
کے سب جلتے ہوئے تیروں کو بُجھا سکو۔ ۱۷ اور سر پر نجات کا ہیلمٹ پہن کر ہاتھوں میں رُوح کی
تلوار جو خُدا کا کلام ہے، لے لو۔ ۱۸ اور رُوح میںہر وقت اور ہر موقع پر دُعا اور منت کرتے رہو اور با
قاعدگی کے ساتھ مُقدّسوں کے لیے دُعا کیا کرو۔ ۱۹ اور میرے لیے بھی دُعا کرو کہ کلام کرنے کے
وقت خُدا مُجھے توفیق دے کہ میں مناسب لفظوں کے ساتھ دلیری سے خُوشخبری کا بھید بیان کر
سکوں۔ ۲۰ جس پیغام کا سفیر ہونے کے باعث زنجیروںسے جکڑا گیا ہوں اُس پیغام کو ایسی دلیری
سے سُناؤں جیسا مُجھ پر فرض ہے۔

۲۱ تخِکُس جوپیارا بھائی اور خُداوند کا ایک دیانتدار خادم ہے۔ میرا سارا حال کہ میں کیا کر رہا ہوں
اور کیسے رہتا ہوں تُمہیں بتائے گا۔ ۲۲ میں اُسے تُمہارے پاس بھیج رہا ہوں تاکہ اُس سے تُم ہمارے
حال کو جان کر تسلی پاؤ۔

۲۳ خُدا باپ اور خُداوند یسُوعؔ مسیح تُم سب بھائیوں کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ آپس میں
محبت کے ساتھ رہنے کا فضل بخشے۔
۲۴ خُدا کا فضل ہمیشہ کے لیے اُن سب کے ساتھ رہے جو مسیح سے لازوال محبت رکھتے ہیں۔

فلپیوں

پولُس رسُول کا خط

۱ یسُوعؔ مسیح کے بندوں پولُس اور تیمُتھیُس کی طرف سے۔ فلپّی میں تمام مُقدس لوگوں کے
نام جو مسیح یسُوعؔ میں ہیں اور کلیسیا کے تمام راہنماؤں اور خادموں کے نام۔
۲ خُدا باپ اور خُداوند یسُوعؔ مسیح تمہیں اپنا فضل اور اطمینان عطا کرے۔
۳ میں جب کبھی تمہیں یاد کرتا ہوں تو اپنے خُدا کا شُکر بجالاتا ہوں۔ ۴ اپنی ہر دُعا میں تمہیں بڑی
خُوشی سے یاد کرتا ہوں۔
۵ کیونکہ تُم شروع سے ہی جب سے تُم نے اِس خُوشخبری کے کلام کو سُنا، اِس خُوشخبری کو
پھیلانے میں میرے ساتھ شریک ہو۔ ۶ اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ خُدا جس نے اِس اچھے کام
کو تُم میں شروع کیا ہے یسُوعؔ مسیح کے واپس آنے کے دن تک پُورا کرے گا۔ ۷ میرا تمہارے
بارے میں اِسی طرح سوچنا اِس لیے مناسب ہے کیونکہ تُم میرے دل میں رہتے ہو اور میری قید
اور اِس خُوشخبری کی جوابدہی اور اِس کو ثابت کرنے میں خُدا کے خاص فضل کے ساتھ میرے
شریک رہے۔ ۸ خُدا گواہ ہے کہ میں یسُوع کی سی شفقت کے ساتھ تُم سے ملنے کا مشتاق ہوں۔
۹ میں دُعا گو ہوں کہ تُمہاری محبت ہر طرح کے علم اور سمجھ کے ساتھ بڑھتی جائے۔ ۱۰ اور
تُم معلوم کر سکو کہ کون سی باتیں عمدہ اور اہم ہیں تاکہ تُم یسُوعؔ مسیح کے آنے تک پاک اور بے

الزام زندگی گُزارو۔ ۱۱ اور یسُوعؔ مسیح کے وسیلے سے تُم راستبازی کے پھلوں سے بھر کر خُدا کا
جلال ظاہر کرتے ہوئے اُس کی ستایش کرو کیونکہ وہ اِسی کے لائق ہے۔

مسِیح کی منادی پولُسؔ کی خُوشی کا باعث:

۱۲ عزیز بھائیو اور بہنو! میں چاہتا ہوں کہ تُم یہ بات جانو کہ جو کچھ مُجھ پر گُزرا وہ خُوشخبری کے
پھیلنے کا باعث بنا ہے۔ ۱۳ یہاں تک کہ سب لوگ اور شاہی محل کے سپاہی بھی یہ بات جان گئے
ہیں کہ میں یسُوعؔ کی گواہی دینے کی وجہ سے قید ہوں۔ ۱۴ میرے قید ہونے سے بُہت سے بھائیوں
کو بے خوف ہو کر خُوشخبری سُنانے کی دلیری ملی ہے۔ ۱۵ یہ سچ ہے کہ کچھ لوگ صرف حسد اور
جھگڑے کی رُوح سے منادی کرتے ہیں اور کچھ لوگ نیک نیّتی سے۔ ۱۶ جو محبت کی رُوح میں منادی
کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں اِس خُوشخبری کو ثابت کرنے کے لیے چُنا گیا ہوں۔ ۱۷ دُوسرے
صاف دلی سے نہیں، بلکہ حسد کی رُوح میں منادی کرتے ہیں تاکہ قید میں میرے لیے مشکلات میں
اضافہ کر سکیں۔ ۱۸ اچھی یا بُری نیّت اِس بات سے فرق نہیں پڑتا اہم بات یہ ہے کہ مسیح کی
خُوشخبری سنائی جاتی ہے۔ میں اِس بات سے خُوش ہوں اور خُوش رہوں گا۔ ۱۹ میں جانتا ہوں
کہ میرے لیے تُمہاری دُعائیں اور مسیح کے رُوح کی مدد سے اِن حالات کے ذریعے بالآخر مُجھے نجات
ملے گی۔ ۲۰ مُجھے اپنی لئے اُمید اور یقین ہے کہ کسی بھی بات سے مُجھے شرمندگی نہ ہوگی اور میں اِسی
طرح دلیری اور آزادی سے منادی کرتا رہوں گا۔ ۲۱ کیونکہ زندہ رہنا میرے لیے مسیح اور مرنا نفع
ہے۔ ۲۲ لیکن اگر میرا زندہ رہنا مسیح کے کام کے لیے زیادہ مفید ہے تو میں نہیں جانتا کہ کِسے پسند
کروں۔ ۲۳ میں اپنی اِن دونوں خواہشوں کی وجہ سے بڑی کشمکش میں مبتلا ہوں۔ جی تو چاہتا ہے
کہ دُنیا کو چھوڑ کر مسیح کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ ۲۴ مگر تُمہاری خاطر زندہ رہنا زیادہ

ضروری ہے۔ ۲۵ چونکہ میںاِس بات پر یقین رکھتا ہوں اِس لیے میرا ایمان ہے کہ میں تُمہارے ساتھ
زندہ رہوںگا تاکہ تُم ایمان میں ترقی کرو اور خُوش رہو۔ ۲۶ تاکہ میرا تُمہارے پاس واپس آنا تُمہارے
اُس فخر کو اور زیادہ کر دے جو تُم مُجھ پر یسُوعؔ مسیح کی وجہ سے کرتے ہو۔ ۲۷ کچھ بھی کرو یہ خیال
رکھو کہ تُمہارا چال چلن مسیح کی خُوشخبری کے مطابق ہو۔ میں تُمہیں دوبارہ دیکھ سکوں یا نہ دیکھ
سکوں مگر اتنا ضرور سنُو کہ تُم ایک رُوح میں قائم ہو اور ایک جان ہو کر خُوشخبری کے لیے جانفشانی
کرتے ہو۔ ۲۸ اپنے مخالفوں سے کسی طرح بھی خوف زدہ نہیں ہو۔ یہ خُدا کی طرف سے اِس بات
کا ثبوت ہے کہ تُم نجات کے لیے اور تُمہارے دُشمن ہلاک ہونے کے لیے مقرر ہُوئے ہیں۔ ۲۹ تُم
پر نہ صرف یہ فضل ہوا ہے کہ مسیح پر ایمان لاؤ بلکہ مسیح کی خاطر دُکھ بھی اُٹھاؤ۔ ۳۰ تُم بھی اُن
مُشکلات کا سامنا کر رہے ہو جن مُشکلات کا مُجھے سامنا کرتے دیکھا ہے اور تُم جانتے ہو کہ اَب بھی
میں اِن مُشکلات کا سامنا کر رہا ہوں۔

مسیح کا مزاج:

۲ کیا مسیح میں ہونا اُس کی محبت میں تسلی کا باعث ہے؟ آپس میں رُوح کے وسیلے رفاقت
کا؟ رحمدلی اور ہمدردی کا؟ ۲ تو میری یہ خُوشی پُوری کرو۔ یکدل رہو، یکساں محبت رکھو، ایک
جان اور ہم خیال رہو۔ ۳ اپنی خُودی اور فخر کی رُوح میں کچھ نہ کرو بلکہ حلیمی کے ساتھ دُوسروں کو
اپنے سے بہتر سمجھو۔ ۴ صرف اپنے ہی فائدہ کا نہیں بلکہ دُوسروں کے فائدہ کا بھی خیال رکھو۔
۵ تُمہارا مزاج بھی ویسا ہی ہو جیسا مسیح یسُوعؔ کا تھا۔
۶ اگرچہ وہ خدا کی صُورت پر تھا پھر بھی خُدا کے برابر ہونے کو خاطر نہ لایا۔ ۷ بلکہ اپنے الٰہی
اختیار کو چھوڑ کر خادم کی صُورت اختیار کی اور انسانی صُورت میں ظاہر ہوا۔ ۸ اور فروتنی اختیار

کر کے موت بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ ۹ اِس لیے خُدا نے بھی اُسے بہت اُونچا درجہ دے
کر وہ نام دیا جو سب ناموں سے بلند ہے۔ ۱۰ تاکہ ہر ایک گھُٹنا خواہ آسمان پر ہو یا زمین پر یا زمین کے
نیچے، یسُوعؔ کے نام پر جھُکے۔ ۱۱ اور ہر زبان اِقرار کرے کہ یسُوع مسیح ہی خُداوند ہے۔

یسُوعؔ کے لیے نُور کی مانند چمکنا:

۱۲ جیسے تُم میری موجودگی میںمیری نصیحتوپر عمل کرتے رہے۔ میری غیر موجودگی میں یہ اور بھی
زیادہ ضروری ہے۔ ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کے کام کو کرتے جاؤ۔ ۱۳ یہ خُدا ہی ہے جو
تُم میں کام کرنے کی نیت اور قوت پیدا کرتا ہے تاکہ تُم اُس کے نیک ارادہ کو پورا کر سکو۔ ۱۴ ہر کام
بغیر کسی تکرار اور شکایت کے کیا کرو۔ ۱۵ تاکہ تُم بے الزام اور پاک زندگی گزارتے ہوئے اِس دُنیا
کے گُمراہ اور ٹیڑھے لوگوں میں بے نقص فرزندوں کی طرح نور کی مانند چمکو۔ ۱۶ اور زندگی کے کلام
پر قائم رہو تاکہ یسُوع مسیح کی آمد کے دن مُجھے فخر ہو کہ میری دُوڑ دھوپ ضائع نہیں ہوئی اور نہ ہی
میری محنت بے کار گئی۔ ۱۷ تُم ایمان کے ساتھ خُدا کی خدمت میں اپنی جان قربان کرتے ہو،
اگر اِس قربانی میں میری بھی جان اُنڈیلی جائے تو یہ میرے لیے خُوشی کی بات ہو گی کہ میں تُمہاری
خُوشی میں شریک ہو سکوں۔ ۱۸ اِسی طرح تُمہیں بھی خُوشی کے ساتھ میری خُوشی میں شریک ہونا
چاہیے۔

تیمُتھیُس اور اِپفرِدتس کو فلپّی بھیجنے کا اِرادہ:

۱۹ خُداوند یسُوعؔ کی مرضی سے مُجھے اُمید ہے کہ میں جلد تیمُتھیُس کو تُمہارے پاس بھیجوں گا تاکہ
اُس کے وسیلے تُمہاری خیریت کی خبر سُن کر مُجھے بھی اطمینان حاصل ہو۔ ۲۰ تیمُتھیُس کے علاوہ
میرے پاس اور کوئی نہیںجو میرا ہم خیال ہو اور سچے دل سے تُمہاری فکر کرتا ہو۔ ۲۱ باقی سب تو اپنی

اپنی باتوں کی فکر میں لگے ہوئے ہیں نہ کہ مسیح یسُوعؔ کی۔ ۲۲ تیمُتھیُس کے بارے میں تُم جانتے ہو کہ
کس طرح اُس نے ایک بیٹے کی طرح مُجھے باپ جان کر میرے ساتھ خُوشخبری پھیلانے کی خدمت
سرانجام دی۔ ۲۳ جیسے ہی مُجھے پتا چلا کہ یہاں میرا کیا بنے گا میں اُسے فوراً تُمہارے پاس بھیج دُوں
گا۔ ۲۴ اور مُجھے خُداوند پر بھروسا ہے کہ میں بھی جلد آؤں گا۔

۲۵ فی الحال میں نے مناسب سمجھا کہ اِپفردِتُس کو تُمہارے پاس بھیجوں۔ وہ سچا بھائی، میرا ہم
خدمت اور مسیح کا سپاہی ہے۔ تُم نے اُسے میری ضرورتیں پُوری کرنے کو بھیجا تھا۔ ۲۶ وہ بھی تُم
سے ملنے کا آرزومند ہے۔ جیسے کہ تُم نے سُنا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا جس کے باعث وہ افسُردہ ہے اور تُم
سے جلد ملنے کا مشتاق ہے۔ ۲۷ وہ کافی بیمار ہو گیا یہاں تک کہ مرنے کے قریب تھا مگر خُدا نے اُس
پر رحم کیا نہ صرف اُس پر بلکہ مُجھ پر بھی تاکہ مُجھے غم پر غم نہ ملے۔ ۲۸ میں اُسے جلد تُمہارے پاس
بھیج دُوں گا تاکہ تُم اُسے دیکھ کر پھر خُوش ہو جاؤ اور میری بھی پریشانی کم ہو جائے۔ ۲۹ جب وہ
آئے تو خُداوند کی محبت میں اپنا بھائی جان کر بڑی خُوشی سے اُس سے ملو اور ایسے لوگوں کی عزت
کیا کرو۔ ۳۰ کیونکہ وہ مسیح کی خدمت میں موت کے قریب ہو گیا تھا اور اپنی زندگی کو خطرے میں
ڈال کر میری وہ خدمت کی جو تُم دُور رہ کر نہیں کر سکتے تھے۔

یہودیوں سے خبردار:

۳ غرض اَے میرے بھائیو اور بہنو ! خُداوند میں ہر وقت خُوش رہو۔ میں یہ بات بار بار کہتے
ہوئے نہیں تھکتا، بلکہ ایسا کرنے سے تُم محفوظ رہو گے۔ ۲ کتّوں سے خبردار رہو، بدکاروں
سے خبردار رہو اور اُن سے بھی جو ختنہ کرانے پر مجبور کرتے ہیں۔ ۳ ہم جو خُدا کی رُوح سے عبادت
کرتے ہیں دراصل ہمارا حقیقی معنوں میں ختنہ ہوا ہے کیونکہ ہم یسُوعؔ مسیح پر فخر کرتے ہیں نہ کہ جسم

میں کیے گئے کسی کام پر۔ ۴ میں جسمانی اعتبار سے فخر کر سکتا ہوں، مگر نہیں کروں گا۔ اگر کسی کو
اپنے جسم کے اعتبار سے فخر ہے تو مُجھے اُس سے بھی زیادہ ہے۔
۵ میں جب آٹھ دن کا تھا تو میرا ختنہ ہوا۔ اسرائیل کی قوم اور بنیمین کے قبیلے کا ہوں۔ عبرانیوں
کا عبرانی۔ شریعت کی اعتبار سے فریسی جو شریعت پر بڑی سختی سے عمل کرتے ہیں۔ ۶ بڑے
جُوش میں کلیسیا کو ستانے والا اور شریعت کی تابعداری کے اعتبار سے راستباز۔ ۷ پہلے اِن باتوں
کی میرے نزدیک بُہت قدر تھی مگر اَب میں اِنہیں یسُوعؔ مسیح کی وجہ سے کُوڑا سمجھتا ہوں۔ ۸ ہاں!
یسُوعؔ مسیح کی پہچان کے باعث میرے نزدیک اِن چیزوں کی کوئی قدر نہیں۔ مسیح کی خاطر میں نے
سب چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُنہیں کُوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں۔ ۹ اور اُس میں
ایک ہو جاؤں شریعت کی تابعداری کرتے ہوئے اپنی راستبازی کے باعث نہیں بلکہ اُس راستبازی
سے جو یسُوعؔ مسیح پر ایمان لانے سے مُفت ملتی ہے۔ یہ راستبازی خُدا کی طرف سے یسُوعؔ پر
ایمان لانے کے سبب سے ہے۔ ۱۰ تاکہ میں یسُوعؔ کو اور اُس کی مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی قدرت
کو معلوم کر سکوں اور اُس کے دُکھوں میں شریک ہو کر موت میں اُس کی مانند بن جاؤں۔ ۱۱ تاکہ
کسی طرح سے مُردوں میں سے جی اٹھنے کا تجربہ حاصل کروں۔

نشان کی طرف دوڑنا:

۱۲ ایسا نہیں کہ اپنے مقصد کو پا چُکا یا کامل ہو گیا بلکہ اُس مقصد کو پانے کے لیے دَوڑا چلا جا رہا
ہو ںجس کے لیے مسیح نے مُجھے بُلایا ہے۔ ۱۳ عزیز بھائیو اور بہنو! میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ اُسے پا
چُکا ہوں مگر ایک کام کرتا ہوں کہ جو چیز پیچھے رہ گئیں اُنہیں بھول کر آگے بڑھا جاتا ہوں۔ ۱۴ میں نشان

کی طرف دَوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ اُس انعام کو حاصل کرُوں جس کے لیے خُدا نے مُجھے مسیح یسُوع
میں آسمان پر بُلایا ہے۔
۱۵ ہم میں جتنے روحانی طور پر مضبوط ہیں وہ بھی اِن باتوں کے خیال میں رہیں اور اگر تُم میں سے
کوئی کسی اور طرح سے سوچتا ہے اور کسی بات میں اختلاف رکھتا ہے تو خُدا اُس بات کو تُم پر ظاہر
کر دے گا۔ ۱۶ صرف اتنا کریں کہ ہم اِس دَوڑ میں جہاں تک پُہنچ گئے ہیں اُسی درجے کے مطابق
چلتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں۔ ۱۷ عزیز بھائیو اور بہنو! تُم سب مل کر میری مانند بنو اور اُن پر بھی
غور کرو جو اُس تعلیم کے مطابق چلتے ہیں جو اُنہوں نے ہم سے پائی ہے۔ ۱۸ میں کئی دفعہ اُن لوگوں
کے بارے میں تُمہیں بتا چُکا ہوں جو اپنے کاموں سے صلیب کے دُشمن ہیں۔ پھر اُن کے بارے میں
بتاتے ہوئے میری آنکھوں میں آنسو ہیں۔ ۱۹ اُن کا انجام ہلاکت ہے۔ اُن کا خُدا اُن کا پیٹ ہے۔
اُن کا فخر اُن کی شرمناک باتیں ہیں۔ وہ دُنیاوی چیزوں کی فکر میں رہتے ہیں۔ ۲۰ مگر ہم آسمان کے
شہری ہیں اور وہاں سے اپنے نجات دینے والے یسُوعؔ مسیح کے واپس آنے کے مُنتظر ہیں۔ ۲۱ وہ
جس قدرت سے سب چیزوں کو اپنے تابع کر سکتا ہے اُسی قدرت سے وہ ہمارے فانی بدنوں کو بدل
کر اپنے جلالی بدن کے مطابق بنا دے گا۔

۴

اے عزیز بھائیو اور بہنو! جن کا میں مشتاق ہوں جو یسُوعؔ میں میری محنت کا تاج ہو۔
اے پیارو! خُداوند میں اسی طرح قائم رہو۔ ۲ میں یُوؔدِیہؔ اور سُنتخےؔ کو نصیحت کرتا ہوں کہ
آپس کے اختلافات ختم کر کے متحد رہو کیونکہ وہ دونوں بہنیں خُداوند کی ہیں۔ ۳ اور میرے سچے
ہم خدمت! میں تجھ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اِن دونوں بہنوں کی مدد کر کیونکہ اُنہوں نے

کلیمینسؔاور میرے باقی ہم خدمتوں سمیت میرے ساتھ خوشخبری پھیلانے میں بڑی محنت کی ہے۔
اِن کے نام کتابِ حیات میں درج ہیں۔
۴ خُداوند میں ہر وقت خُوش رہو پھر کہتا ہوں خُوش رہو۔ ۵ تُمہاری نرم مزاجی سب آدمیوں پر
ظاہر ہو۔ یاد رکھو! کہ خُدا جلد آنے والا ہے۔ ۶ کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک ضرورت کے لیے
تُمہاری دُعائیں اور درخواستیں خُدا کے سامنے شُکرگُزاری کے ساتھ پیش کی جائیں۔ ۷ تو خُداوند کا
اطمینان جو ہماری سوچ سے بڑھ کر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسُوع میں محفوظ رکھے
گا۔

۸ عزیز بھائیو اور بہنو! آخر میں یہ کہوں گا کہ جتنی باتیں سچ ہیں، جتنی باتیں شرافت کی ہیں، جتنی
باتیں مناسب ہیں، جتنی باتیں پاک ہیں، جتنی باتیں پسندیدہ ہیںجتنی باتیں دلکش ہیں، غرض جو نیکی
اور تعریف کی ہیں اُن پر غور کیا کرو۔ ۹ اُن باتوں پر عمل کرو جو تُم نے مُجھ سے سیکھیں اور حاصل
کیںاور جو کچھ تُم نے مُجھ سے سُنا ہے، تو خُدا کا اطمینان تُمہارے ساتھ رہے گا۔

فِلپّیوںؔکا ایمانداروں کے لئے مالی امداد کا شُکریہ:

۱۰ میں خُداوند میں خُوش ہوں کہ اتنی مدت کے بعد پھر تُمہیں میرا خیال آیا۔ میںجانتا ہوں تُمہیں
ہمیشہ میرا خیال رہتا ہے لیکن تُمہیں موقع نہ ملا۔ ۱۱ یہ بات میں اِس لیے نہیں کہہ رہاکہ مُجھے کسی چیز
کی ضرورت ہے کیونکہ میں نے ہر حال میں خُوش رہنا سیکھا ہے۔
۱۲ میں نے تنگ دستی میں بھی رہنا سیکھا ہے اور خُوشحالی میں بھی۔ میں نے ہر طرح کے
حالات میںخوش رہنا سیکھا ہے، سیر ہونے میں، بھوکا رہنے میں، بڑھنے میں اور گھٹنے میں۔ ۱۳ میں
یسُوعؔ مسیح میں سب کچھ کر سکتا ہو ںجو مُجھے طاقت بخشنے والا ہے۔ ۱۴ توَ بھی تُم نے اچھا کیا جو

میری مصیبت میں شریک ہوئے۔ ۱۵ اے فلپّیو! تُم خُود جانتے ہو کہ جب میں پہلی دفعہ خُوشخبری
لے کر تُمہارے پاس مکدُنیہؔ سے آیا تھا تو تُمہارے علاوہ اور کسی کلیسیا نے میری مالی مدد نہیںکی تھی۔
۱۶ اور جب میں تھسّلُنیکےؔ میں تھا تو تُم نے ایک مرتبہ نہیںبلکہ دو مرتبہ میری مدد کی۔ ۱۷ یہ نہیں کہ مُجھے
تُم سے اپنے لیے کوئی تحفہ چاہیے بلکہ یہ کہ تُمہاری روحانی برکتوں میں اور زیادہ اضافہ ہو۔ ۱۸ میرے
پاس ضرورت کی سب چیزیں موجودہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ ہیں۔ اِپفرِدُس کے ہاتھ بھیجے گئے
تُمہارے ہدیے پاکر میں آسودہ ہو گیا ہوں یہ ایک خُوشبودار اورقابلِ قبول قربانی ہے جو خُدا کو پسند
ہے۔

۱۹ اور میرا خُدا اِس کے بدلے تُمہاری ساری ضرورتیں اپنی دولت کے موافق یسُوعؔ مسیح میں
جلال سے پُورا کرے۔ ۲۰ ہمارے خُدا اور باپ کی تمجید ہمیشہ ہوتی رہے۔ آمین!

۲۱ اُن مُقدسوں کو میرا سلام جو مسیح یسُوعؔ میں ہیں۔ اُن بھائیوں کی طرف سے جو میرے
ساتھ ہیں تُمہیںسلام موصول ہو۔

۲۲ یہاں کے سب مُقدس خاص طور پر قیصرؔ کے گھر کے لوگ تُمہیں سلام کہتے ہیں۔ ۲۳ خُداوند
یسُوعؔ مسیح کا فضل تُمہاری رُوحوں کے ساتھ رہے۔

کُلسّیوں

پولُس رسُول کا خط

۱ یہ خط پولُسؔ کی طرف سے جو خُدا کی مرضی سے مسیح یسوعؔ کا رسُول ہے اور ہمارے بھائی
تیمتھُسؔ کی طرف سے۔ ۲ کُلسےؔ میں اُن بہنوں اور بھائیوں کے نام جو مسیح میں مُقدس اور
ایماندار ہیں۔ خُدا باپ کی طرف سے تُمہیں فضل اور اِطمینان حاصِل ہوتا رہے۔
۳ ہم ہمیشہ دُعا کرتے وقت تُمہارے لیے خُداوند یسوعؔ مسیح کے باپ یعنی خُدا کا شُکر کرتے
ہیں۔ ۴ کیونکہ ہم نے تُمہارے اُس ایمان کے جو تُم یِسُوعؔ مسیح پر رکھتے اور اُس محبت کے متعلق
جو تُم ایماندار بھائیوں سے رکھتے ہو سُنا ہے۔ ۵ اِس ایمان اور محبت کا سبب اُمید کی ہوئی وہ
چیزیں ہیں جو تُمہارے واسطے آسمان پر رکھی ہوئی ہیںجن کے بارے میں تُمہیں سچائی کے پیغام یعنی
خُوشخبری سے پتا چلا۔ ۶ جیسے یہ خُوشخبری تُم تک پہنچی ویسے ہی ساری دُنیا میں ترقی پاتی اور رُوحوں
کی نجات کا پھل پیدا کرتی ہے۔ جیسے تُم میں نجات کا کام پہلے دِن سے ہوا جب تُم نے سچے طور پر
خُدا کے فضل کو پہچانا۔ ۷ تُم نے اِس خوشخبری کو ہمارے ہم خدمت پیارے بھائی اِپفراسؔ سے
سُنا جو ہمارے لیے مسیح کا دیانتدار خادم ہے۔ ۸ اُس نے ہمیں تُمہاری اُس محبت کے بارے میںجو
پاک رُوح نے دُوسروں کے واسطے تُمہارے اندر ڈالی ہے بتایا ہے۔
۹ اِس لیے جب سے ہم نے تُمہارے بارے میں سُنا ہے ہر روز تُمہارے لیے دُعا اور
درخُواست کرتے ہیںکہ خُدا تُمہیں اپنی مرضی کے علم سے معمور کرے اور ہر طرح کی رُوحانی سمجھ اور

حکمت عطا کرے۔ ۱۰ تاکہ تُمہارے چال چلن سے اُس کو عزت ملے اور اُسے ہر طرح سے پسند
آئے اور تُم میں نیک کام کے پھل لگیں اور تُم خُدا کی پہچان میں بڑھتے جاؤ۔ ۱۱ اور دُعا کرتے ہیں
کہ تُم خُدا کی جلالی قدرت میں زورآور ہوتے جاؤ تُاکہ خُوشی کے ساتھ ہر صُورت میں صبر اور تحمّل کر
سکو۔ ۱۲ اور باپ کے شُکرگُزار ہیں جس نے تُمہیں اِس لائق کیا کہ اُن مُقدسوں کے ساتھ جو نُور میں
رہتے ہیں میراث کا حصّہ پاؤ۔

۱۳ اُس نے ہمیں تاریکی کے قبضے سے چھُڑا کر اپنے بیٹے کی، جس سے وہ پیار کرتا ہے، بادشاہی
میں داخل کیا۔ ۱۴ جس کے لہُو کے وسیلے ہمیں گناہوں سے خلاصی اور سارے گناہوں سے معافی
ملی ہے۔

یسُوعؔ کی ذات کی حقیقت:

۱۵ یسُوعؔ اَن دیکھے خُدا کی صُورت ہے اور تمام مخلُوقات سے پہلے موجود ہے۔ ۱۶ اُسی میں
آسمان اور زمین کی سب چیزیں پیدا کی گئیں وہ چیزیں جو نظر آتی ہیں اور وہ بھی جو نظر نہیں
آتیں جیسے تخت یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اُسی کے وسیلے اور اُسی کے لیے
پیدا ہوئیں۔ ۱۷ وہ سب چیزوں سے پہلے موجود ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔
۱۸ وہی کلیسیا کا جو اُس کا بدن ہے سر ہے۔ وہی ابتدا ہے اور جتنے مُردوں میں سے جی اُٹھے اُن
میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اُس کا پہلا درجہ ہو۔ ۱۹ اور خُدا کو پسند آیا کہ اپنی ساری معموری
کے ساتھ اُس میں سکونت کرے۔ ۲۰ تاکہ اُس کے لہُو کے وسیلے جو صلیب پر بہایا گیا صُلح کر کے
سب چیزوں سے خواہ زمین کی ہوں یا آسمان کی ملاپ کر لے۔ ۲۱ اور تُمہارے ساتھ بھی جو
پہلے خُدا سے دُور اور بُرے کاموں کے سبب دِل سے خُدا کے دُشمن تھے۔ ۲۲ اور اُس کی جسمانی

موت کے وسیلے تُمہارے ساتھ میل کر کے تُمہیں مُقدس بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے
سامنے حاضر کرے۔ ۲۳ بشرطیکہ تُم اُس اُمید کو جو اِس خُوشخبری کو سُنتے وقت تُمہیں حاصل ہوئی نہ
چھوڑو اور اپنے ایمان پر قائم اور پُختہ رہو۔ یہ خُوشخبری جو تُم نے سُنی اور جس کی منادی آسمان
کے نیچے تمام مخلوقات میں کی گئی اور مَیں پولُسؔ اُس کا خادم ہوں۔

کلیسیا کے لیے پولُس کی خدمت:

۲۴ مَیں اپنے جسم پر تُمہاری خاطر دُکھ اُٹھانے میں خُوش ہوں تاکہ مسیح کے دُکھوں میں شامل
ہو کر جو اُس نے اپنے بدن یعنی کلیسیا کے لیے اُٹھائے کمی کو پُورا کروں۔ ۲۵ مَیں خُدا کے انتظام
کے مطابق خادم مقرر ہوا ہوں کہ کلیسیا میںخُدا کے کلام کی پُوری پُوری منادی کروں۔ ۲۶ یعنی پیغام
کے اُس بھید کو جو زمانوں اور پُشتوں سے پُوشیدہ رہامگر اَب خُدا کے مُقدسوں پر ظاہر ہُوا۔ ۲۷ جن پر
خُدا نے چاہا ظاہر کرے کہ غیر قوموں کے لیے بھی یہ بھید کتنا قیمتی ہے کہ یسوعؔ اُن میں رہتا ہے جس
کے باعث وہ خُدا کے جلال میں داخل ہونے کی اُمید رکھ سکتے ہیں۔ ۲۸ یسوعؔ مسیح کی منادی کرتے
ہوئے ہم بڑی دانائی سے ہر ایک شخص کو نصیحت کرتے اور تعلیم دیتے ہیں تاکہ ہم یسُوعؔ مسیح میں
ہر ایک کو کامل کر کے خُدا کے سامنے پیش کریں۔ ۲۹ اِس لیے مَیں اُس کی اِس قوت کے موافق جو
مُجھ پر زور سے اثر کرتی ہے سخت محنت کرتا ہوں۔

۲ مَیں چاہتا ہوں کہ تُم جان لو کہ مَیں آپ کے لیے اور وہ جو لودیکیہؔ میں ہیں اور اُن سب کے
لیے بھی جن سے میری مُلاقات نہیں ہوئی کتنی جانفشانی کرتا ہوں۔ ۲ میرا مقصد اُن کے
دلوں کو تسلی اور محبت میں ایک دُوسرے کے ساتھ باندھے رکھنا ہے کہ خُدا کے اُس بھید کو جو
مسیح یسوعؔ میں ہے پُوری سمجھ کے ساتھ پہچان لیں۔ ۳ جس میں علم اور دانشمندی کے سارے

خزانے پوشیدہ ہیں۔ ۴ یہ باتیں میں اِس لیے کہتا ہوں کہ کوئی تُمہیں گھڑی ہوئی دلکش باتوں سے دھوکا
نہ دے۔ ۵ جسمانی لحاظ سے میں تُم سے دُور ہوں مگر رُوح میں تُمہارے ساتھ ہوں اور مسیح میں
تُمہارے ایمان کی مضبوطی اور تُمہارا منظم طرزِزندگی دیکھ کر خُوش ہوں۔

مسیح میں نئی زندگی:

۶ اَب جیسے تُم نے یسوعؔ مسیح کو اپنا خُداوند قبُول کیا ہے ویسے ہی اُس میں چلتے رہو۔ ۷ اُس
میں اپنی جڑیں مضبوط کرو اور اپنے آپ کو اُس میں تعمیر کرتے جاؤاور خُوب شکرگزاری کیا کرو۔
۸ خبردار! کوئی شخص تُمہیں لاحاصل اور فریب پر مبنی فلسفیانہ باتوں میں نہ پھنسا لے جن کا تعلق
انسانی سوچ اور اِس جہان کی رُوحانی قوتوں سے ہے نہ کہ مسیح سے۔ ۹ کیونکہ یسوعؔ کے بدن ہی
میں خُدا کی ساری خُدائی (ذات کی خوبیاں) سکونت کرتی ہے۔ ۱۰ اور یسوعؔ اپنی ساری معموری
کے ساتھ تُم میں بسا ہے جو ساری حکمت اور اختیار کا سر ہے۔ ۱۱ مسیح میں تُمہارا ایسا ختنہ ہوا
ہے جو جسمانی نہیںبلکہ رُوحانی ہے جس کی باعث گناہ آلودہ فطرت کو کاٹ پھینکا جاتا ہے۔ ۱۲ اور
بپتسمہ لے کر اُس کے ساتھ دفن ہوئے اور خُدا کی اُس قدرت پر ایمان لا کر جس کے وسیلے اُس
نے یسوعؔ کو مُردوں میں سے جِلایا یسوعؔ کے ساتھ جی بھی اُٹھے تاکہ نئی زندگی میںچلیں۔ ۱۳ تُم جو اپنے
گناہوں اور نامختون گنہگار فطرت کے سبب مُردہ تھے۔ اُس نے تُمہیںبھی مسیح کے ساتھ زندہ کیا اور
ہمارے سب گُناہ معاف کئے۔ ۱۴ اور ہمارے خلاف الزامات کی ساری دستاویزات کو صلیب
پر کیلوںسے ٹھونک کر مٹا ڈالا۔ ۱۵ صلیب کے وسیلے اُس نے رُوحانی عالم کی قوتوں پر جو حکومت کرتی
اور اختیارات رکھتی تھیں، فتح پا کر اُن کو سرِعام ذلیل اور شرمندہ کیا اور فتح یابی کا شادیانہ بجایا۔
۱۶ پس کسی کو یہ حق نہ دو کہ تُم پر کھانے پینے یا عیدوں اور نئے چاند اور سبت کا دن نہ منانے کی

بابت الزام لگائے۔ ۱۷ یہ سب چیزیں آنے والی اصل چیزوں کا سایہ ہیںاور اصل چیزیں یسوعؔ
میں ہیں۔ ۱۸ کوئی شخص اِنسانوں کی اِیجاد کی ہوئی خُود انکاری اور انکساری اور فرشتوں کی عبادت
کے بارے میں جتا کر کے تُمہیںدَوڑ سے محروم نہ رکھے۔ اِیسا شخص اُن چیزوںکو جو اُس نے نہیں
دیکھیں بیان کر کے اپنی عقل پر بے فائدہ پُھولتا اور ظاہری چیزوں میں مصروف رہتا ہے۔ ۱۹ وہ
مسیح سے جُڑا نہیں رہتا جو بدن کا سر ہے جس سے سارا بدن جوڑوں اور پٹھوں سمیت پرورش پا
کر اور باہم مل کر خُدا میں بڑھتا جاتا ہے۔ ۲۰ جب تُم مسیح میں اِس جہاں کی رُوح کے اعتبار سے
مر گئے تو پھر دُنیا کے احکام اور قاعدوں کے پابند ہو کر کیوں زندگی گزارتے ہو۔ ۲۱ کہ اِسے نہ چُھونا،
اُسے نہ چکھنا، اُسے ہاتھ نہ لگانا۔ ۲۲ (کیونکہ یہ احکام صرف انسانی تعلیم ہے جو استعمال میں لاتے
لاتے فنا ہو جائے گی۔)

۲۳ یہ حُکم ظاہری طور پر اور انسانی حکمت کے اِعتبار سے تو بھلے لگتے ہیں جیسے ایجاد کی ہوئی
عبادتی رسومات، دکھاوے کی خاکساری اور پاکیزگی کے لیے سخت جسمانی ریاضت۔ مگر بُری جسمانی
خواہشوںکو روکنے میں اِن سے کُچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

نئے طور سے زندگی گزارنا:

۳ اَب جبکہ تُم یسوعؔ میں زندہ کیے گئے ہو کہ نئی زندگی پیچلو تو آسمانی چیزوں کے خیال میں
رہو جہاں یسوعؔ خُدا کے دہنی طرف بیٹھا ہے۔ ۲ آسمانی چیزوں کی جستجو میں رہو نہ کہ زمینی
چیزوں کی۔ ۳ کیونکہ تُم اِس زندگی کے اعتبار سے مر گئے ہو۔ اَب تُمہاری حقیقی زندگی یسوعؔ کے ساتھ
خُدا میں پُوشیدہ ہے۔ ۴ جب یسوعؔ جو ہماری زندگی ہے ظاہر ہو گا تو تُم بھی اُس کے جلال میں
شریک ہو گے۔ ۵ اپنے اعضا کو گناہ آلُودہ فطرت کے اعتبار سے مُردہ کرو جو زمین پر ہیںیعنی جنسی

بے راہروی، ناپاکی، شہوت پرستی، بُری خُواہش اور لالچ جو کہ بُت پرستی کے برابر ہے۔ ۶ اِن
ہی باتوں کی وجہ سے خُدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر ہوتا ہے۔ ۷ تُم بھی پہلے اِیسے ہی کام
کرتے تھے جب دُنیاوی طور پر زندگی بسر کرتے تھے۔ ۸ مگر اَب وقت ہے کہ تُم اِن سب باتوں کو
چھوڑدو یعنی غضبناک ہونا، غُصّہ کرنا، دُوسروں کا بُرا چاہنا، گندی باتیں کرنا اور گالیاں بکنا وغیرہ۔
۹ ایک دُوسرے سے جھوٹ نہ بولو کیونکہ تُم نے اپنی پرانی گناہ آلُودہ انسانیت کو اُس کے کاموں
سمیت اُتار پھینکا ہے۔ ۱۰ اور نئی انسانیت کو پہن لیا ہے جو اُس علم کے حاصل کرنے سے جو خُدا
کی پہچان دیتا ہے، اُس کی صورت میں ڈھلتے جاتے ہو۔ ۱۱ اِس نئی زندگی میں یہ بات کوئی اہمیت
نہیں رکھتی کہ کوئی یہودی ہے یا یُونانی۔ کسی کا ختنہ ہوا ہے یا نامختون ہے۔ کوئی مُہذب ہے یا غیر
مُہذب۔ غلام ہے یا آزاد۔ صرف مسیح اہمیت رکھتا ہو جو ہم سب میں رہتا ہے۔

۱۲ پس خُدا کے اُن عزیز لوگوں کی طرح جنہیں پاک ہونے کے لیے چُنا گیا، شفقت اور ہمدردی
اور مہربانی اور فروتنی اور حلم اور صبر کا لباس پہن لو۔ ۱۳ ایک دُوسرے کی برداشت کرو۔
دُوسروں کے قصُور معاف کرو ویسے ہی جیسے خُداوند نے تُمہارے قصُور معاف کئے۔ ۱۴ اِن سب
کے اُوپر محبت کا پٹکا جو سب کو پوری طرح ایک کر کے باندھ دیتا ہے، باندھ لو۔ ۱۵ اور مسیح کا
وہ اطمینان جو تُمہارے دلوں میں بسا ہے تُم سب کو ایک بدن بناتا ہے اور ہمیشہ شُکرگزار رہو۔
۱۶ مسیح کے پیغام کو کثرت سے اپنے دلوں میں بسنے دو۔ بڑی دانائی سے نصِیحت کر کر کے ایک
دُوسرے کو تعلیم دو۔ شُکرگزار دل کے ساتھ زبُور اور گیت اور رُوحانی غزلیں گاؤ۔ ۱۷ جو کچھ بھی
کہو یا کچھ بھی کرو تو یوں کہ یسوعؔ کو پیش کرو اُس کے نمائندے کے طور پر اور اُسی کے وسیلے خُدا
باپ کا شُکر بجا لاؤ۔

مسیحی گھرانے کے لیے ہدایات:

۱۸ اے بیویو! جو خُداوند میں ہو۔ تُمہارے لیے مناسب ہے کہ اپنے شوہروں کی تابع رہو۔

۱۹ اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو اور اُن کے ساتھ سخت مزاجی سے پیش نہ آؤ۔

۲۰ اے فرزندو! ہر بات میں اپنے ماں باپ کے فرمابردار رہو کیونکہ یہ خُداوند کو پسند ہے۔

۲۱ اے اَولادوالو! اپنے بچوں کو غُصہ نہ دلاؤ تاکہ وہ بے دل نہ ہو جائیں۔

۲۲ اے نوکرو! ہر بات میں اپنے جسمانی مالکوں کی فرمابرداری کرو۔ اُن کو خُوش رکھو، صرف
دکھاوے کے لیے نہیں بلکہ صاف دلی سے اور خُدا کے خُوف کے ساتھ اُن کی خدمت کرو۔ ۲۳ جو
کام کرتے ہو دل سے کرو یہ جان کر کہ خُداوند کے لیے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لیے۔ ۲۴ کیونکہ
خُداوند کی طرف سے تُمہیں انعام میں میراث ملے گی کیونکہ جس مالک کی تُم خدمت کر رہے ہو وہ
یسوعؔ مسیح ہے۔ ۲۵ کیونکہ جو کوئی بُرائی کرتا ہے وہ اپنی بُرائی کا بدلہ پائے گا کیونکہ خُدا کسی کا طرفدار
نہیں۔

۴ اے مالکو! اپنے نوکروں کے ساتھ مُنصفانہ اور جائز سلوک کرو یہ یاد رکھتے ہوئے کہ تُمہارا
بھی ایک مالک ہے جو آسمان پر رہتا ہے۔

دُعا کرنے کے لیے حوصلہ افزائی:

۲ دُعا کرنے میں لگے رہو شُکر گزار دل کے ساتھ بیدار رہو۔ ۳ ہمارے لیے بھی دُعا کرو کہ خُدا
اپنے کلام کے اُن بھیدوں کو جو مسیح کے تعلق سے ہیں ہم پر کھولے جس کی وجہ سے میں قیدی بھی
ہوں۔

۴ اور دُعا کرو کہ اِس پیغام کی اُسی طرح منادی کروں جیسے مُجھے کرنی چاہیے۔

۵ وہ جو ابھی تک ایمان نہیں لائے اُن کے درمیان ہوشیاری سے رہو اور کسی موقع کو بے فائدہ
نہ جانے دو۔
۶ تُمہاری گفتگو پُر فضل اور نمکین ہونی چاہیے تاکہ ہر ایک کو مناسب جواب دے سکو۔

آخری سلام اور ہدایات:

۷ پیارا بھائی تخِکُسؔ جو دیانتدار خادم اور خداوند میں میرا ہم خدمت ہے تُم کو میرے بارے میں
سب کچھ بتا دے گا۔ ۸ اُسے میں نے تُمہارے پاس اِس لیے بھیجا ہے کہ تُم جان سکو کہ کس حال
میں ہیں اور تُمہیں تسلی دے۔ ۹ اُس کے ساتھ اُنیسِمُس کو بھی بھیجا ہے جو دیانتدار اور پیارا بھائی
ہے اور تُم میں سے ہی ہے یہ تُمہیں یہاں کی سب باتیں بتا دیں گے۔
۱۰ ارسترخُسؔ جو میرے ساتھ قید میں ہے تُمہیں سلام کہتا ہے۔ اور برنباسؔ کا رشتہ دار مرقسؔ
بھی سلام کہتا جس کے لیے تُم کو ہدایت دی گئی تھی کہ اُس کو اچھی طرح ملنا۔ ۱۱ یسُوعؔ جو یُوسْتُسؔ
کہلاتا ہے تُمہیں سلام کہتا ہے۔ یہُودیوں میں سے صرف یہی بھائی خُدا کی بادشاہی کے لیے میرے
ہم خدمت ہیںاور میرے لیے بڑی تسلی کا باعث ہیں۔ ۱۲ اپفراسؔ یسُوع مسیح کا خادم جو تُم میں
سے ہے تُمہیں سلام کہتا ہے۔ وہ بڑے سچے دل کے ساتھ تُمہارے لیے دُعا کرتا ہے کہ خُدا تُمہیں
ایمان میں مضبوط کرے کہ تُم اعتماد کے ساتھ خُدا کی مرضی میں قائم رہو۔ ۱۳ میں اِس بات کا گواہ
ہُوں کہ وہ نہ صرف تُمہارے لیے بلکہ لودیکیہ اور ہیراپُلِسؔ کے ایمانداروں کے لیے بھی بُہت دُعا کرتا ہے۔
۱۴ پیارا ڈاکٹر لوقاؔ اور دیماسؔ تُمہیں سلام کہتے ہیں۔

۱۵ لودیکیہ کے تمام ایماندار بھائیوں اور بہنوں کو سلام کہنا اور بہن نُمفاس کو اور اُس کلیسیا کو جو
اُس کے گھر میں اکٹھی ہوتی ہے سلام کہنا۔ ۱۶ جب تُم اِس خط کو پڑھ لو تو اِسے لودیکیہ کی کلیسیا میں
بھی پڑھنے کے لیے بھیج دینا اور جو خط لودیکیہ کی کلیسیا کے پاس ہے تُمہارے درمیان پڑھا جائے۔
۱۷ ارخپُّس سے کہہ کہ جو خدمت خداوند میں تیرے سپُرد ہوئی ہے اُسے پُورا کر۔
۱۸ میں پولُسؔ اپنے ہاتھ سے تُمہیں سلام لکھتا ہوں۔ میری زنجیروں کو یاد رکھنا۔
خُدا کا فضل تُم پر رہے۔

۱ تھِسلُنیکیوں

پولُس رَسوُل کا پہلا خط

۱ پولُسؔ سلوانُسؔ اور تیمُتھیسؔ کی طرف سے تھِسلُنیکیوں کی کلیسیا کو جو ہمارے باپ خُدا اور
خُداوند یسوُع مسیح پر ایمان لائے ہیں۔ خُدا کا فضل اور اطمینان تمہیں ملتا رہے۔

تھِسلُنیکیوں کی زندگی اور ایمان:

۲ ہم ہمیشہ تُمہارے لیے خُدا کا شُکر کرتے اور لگاتار تُمہارے لیے دُعا کرتے ہیں۔ ۳ تُمہارے
لیے خُدا باپ سے دُعا کرتے ہوئے تمہارے اُن کاموں کو جو تُم ایمان سے کرتے ہو۔ تُمہاری محنت
کو جو محبت میں کرتے، تُمہارے صبر اور برداشت کو جو یسُوع مسیح میں اُمید کے باعث کرتے ہو، یاد
کرتے ہیں۔ ۴ پیارے بھائیو اور بہنو! ہم جانتے ہیںکہ خُدا تُم سے پیار کرتا ہے اور اُس نے تُمہیں اپنے
لیے چُنا ہے۔ ۵ کیونکہ ہم نے یہ خُوشخبری تُم تک صرف لفظی طور پر نہیں پہنچائی بلکہ قدرت اور پاک
رُوح کے ساتھ۔ اور تُم تو جانتے ہو کہ ہم تمہاری خاطر تمہارے درمیان کس طرح زندگی گزارتے
رہے ہیں۔ ۶ اور تُم نے بڑی مصیبتوں کے باوجود اِس پیغام کو پاک رُوح کے وسیلے بڑی خُوشی سے
قبول کیا اور ہماری اور خُداوند کی مانند بنے۔ ۷ یوں تُم مکدُنیہؔ اور اخیہؔ کے ایمانداروں کے لیے نمونہ
بنے۔ ۸ اور تُمہارے وسیلے خُداوند کا کلام نہ صرف مکدُنیہؔ اور اخیہؔ بلکہ ہر طرف پھیل گیا۔ اور جہاں
کہیں ہم گئے، لوگوں سے تُمہارے ایمان کا چرچا سُن کر ہمیں اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ۹ وہ
خُود اِس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ کس اچھے طریقے سے تُم نے ہمارا استقبال کیا اور تُم نے بتوں سے

پھر کر خُدا کو قبول کیا تاکہ زندہ خُدا کی سچائی کے ساتھ عبادت کرو۔ ۱۰ اور خُدا کے بیٹے یسُوعؔ کے
آسمان پر سے آنے کے مُنتظر رہو جس کو اُس نے مُردوں میں سے جِلایا وہی ہمیں آنے والی عدالت
اور غضب سے بچاتا ہے۔

تھِسلُنیکے میں پولُسؔ کا کام:

۲ عزیز بہنو اور بھائیو ! تُم جانتے ہو کہ ہمارا تُمہارے پاس آنا بے فائدہ نہ ہوا۔ ۲ تُمہیں پتا ہو کہ
تُمہارے پاس آنے سے پہلے فلپیؔ میں ہمارے ساتھ کیسی بد سلوکی ہوئی۔ باوجود دُکھ اُٹھانے
اور بے عزت ہونے کے خُدا نے ہمیں ایسی دلیری دی کہ مخالفت کے باوجود تُم کو خوش خبری
سُنائیں۔ ۳ کیونکہ ہمارا منادی کرنا جھوٹ یا ناپاکی یا فریب کی بنیاد پر نہیں۔ ۴ جیسے خُدا نے ہمیں
اِس لائق جان کر اِس خُوشخبری کی منادی ہمارے سپُرد کی ہے ویسے ہی ہم اِسے پیش کرتے ہیں۔
آدمیوں کو نہیں بلکہ خُدا کو خُوش کرنے کے لیے جو ہمارے دل کے اِرادوں کو آزماتا ہے۔ ۵ تُم
جانتے ہو کہ ہم نے کبھی خُوشامد کے ساتھ تُمہیں جیتنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کسی چیز کا لالچ کیا۔
خُدا اِس کا گواہ ہے۔ ۶ نہ ہم آدمیوں سے عزت چاہتے تھے، نہ تُم سے، نہ اَوروں سے جبکہ یسُوعؔ کے
رسول ہوتے ہوئے یہ حق رکھتے تھے کہ تُم سے کچھ مطالبہ کرتے ۷ بلکہ نرمی کے ساتھ ایک ماں کی
طرح جو اپنے بچوں کو پالتی ہے، تُمہارے ساتھ رہے۔ ۸ اور ہماری چاہت تمہارے لیے اِس قدر
بڑھ گئی کہ نہ صرف خُدا کی خُوشخبری بلکہ اپنی جان بھی تُمہیں دے دینے کے لیے راضی تھے۔ ۹ کیونکہ
اے بھائیو اور بہنو ! تمہیں یاد ہو گا کہ کس طرح ہم نے دن رات محنت مزدوری کی تاکہ تُم میں سے
کسی پر بُوجھ نہ بنیں، تُمہارے درمیان خُدا کی خُوشخبری کی منادی کی۔ ۱۰ تُم اِس بات کے گواہ ہو اور
خُدا بھی کہ ہم ایمان لانے والوں کے ساتھ کس قدر پاکیزگی، راستبازی اور بے عیبی کے ساتھ پیش

آئے۔ ۱۱ چنانچہ تم جانتے ہو کہ جس طرح باپ اپنے بچوں کے ساتھ پیش آتا ہے اُسی طرح ہم
بھی تم میں سے ہر ایک کو نصیحت کرتے اور دلاسا دیتے اور سمجھاتے رہے۔
۱۲ تاکہ تُم خُدا کے لائق زندگی بسر کرو جو تُمہیں اپنے جلال اور بادشاہی کے لیے بُلاتا ہے۔ ۱۳ ہم
اِس بات کے لیے ہر وقت خُدا کا شُکر کرتے ہیں کہ جب تُم نے ہم سے یہ کلام سُنا تو اِسے اِنسانی
کلام سمجھ کر نہیں بلکہ خُدا کا کلام سمجھ کر جیسا کہ یہ ہے، قبول کیا اور یہ کلام تُم میں جو ایمان لائے ہو
اثر بھی کر رہا ہے۔ ۱۴ تُم اُن تکلیفوں کی وجہ سے جو تُم نے اپنے لوگوں کے ہاتھوں اُٹھائیں، یہودیہ
کی کلیسیاؤں کی مانند بن گئے کیونکہ اُنہوں نے بھی اپنے لوگوں یعنی یہودیوں سے ویسی ہی تکلیفیں
اُٹھائیں۔ ۱۵ اُنہوں نے اپنے نبیوں کو قتل کیا بلکہ خُداوند یسوعؔ کو بھی قتل کیا اور ہمیں ستا ستا
کر نکال ڈالا۔ اپنے اِن کاموں سے اُنہوں نے خُدا کو بھی ناخُوش کیا اور سب آدمیوں کے مخالف
ہیں۔ ۱۶ وہ اِس کوشش میں رہتے ہیں کہ ہم غیر قوموں کو اُن کی نجات کے لیے کلام نہ سُنائیں۔ اِس
طرح وہ اپنے گُناہوں میں حد سے زیادہ اضافہ کرتے ہیں کہ اُن پر خُدا کا غضب نازل ہو گیا۔

پولُسؔ کی اُن سے دوبارہ ملنے کی خواہش:

۱۷ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! جب ہم تُم سے تھوڑی دیر کے لیے جُدا ہوئے (مگر ہم دل سے آپ
کے ساتھ رہے) تو ہم نے بڑی آرزو سے دوبارہ تُمہارے ساتھ ملنے کی بڑی کوشش کی۔ ۱۸ ہم یقیناً تُم
سے دوبارہ ملنا چاہتے تھے۔ میںنے دو بار تُمہارے پاس آنا چاہا مگر شیطان نے ہمیں روکے رکھا۔
۱۹ ہماری اُمید اور خُوشی کا سبب کون ہے؟ کیا تُم ہی خُداوند یسُوعؔ مسیح کی واپسی پر اُس کے
سامنے ہمارا قابلِ فخر انعام اور تاج نہیں؟ ۲۰ ہمارا فخر اور خُوشی تُم ہی تو ہو۔

۳ جب ہم زیادہ دیر برداشت نہ کر سکے تو اتھینےؔ میں اکیلے ٹھہر جانا ہی مناسب سمجھا۔ ۲ اور
تیمُتھیسؔ کو تُمہارے پاس بھیجا جو ہمارا بھائی اور مسیح کی خُوشخبری کی منادی میں ہمارا ہم
خدمت ہے تاکہ تُمہیں مضبوط کرکے ایمان میں تُمہاری حوصلہ افزائی کرے۔ ۳ تاکہ اِن مصیبتوں
میں کوئی گھبرا نہ جائے کیونکہ تم جانتے ہو کہ ہم اِن ہی کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ ۴ بلکہ جب ہم
تُمہارے پاس ہی تھے تو تُمہیں بتادیا تھا کہ یہ مصیبتیں آئیگی اور ایسا ہی ہوا۔ ۵ جب میں زیادہ دیر
برداشت نہ کر سکا تو تیمُتھیسؔ کو تُمہارے ایمان کا حال جاننے کے لیے بھیجا میں فکرمند تھا کہ کہیں
ایسا نہ ہوا ہو کہ آزمانے والے نے آزمایا ہو اور ہمارے محنت بے فائدہ گئی ہو۔
۶ تیمُتھیسؔ نے ابھی واپس آکر تُمہاری وفاداری اور مُحبت کے بارے میں اچھی خبر دی اور یہ
بھی کہ تُم ہمیشہ خُوشی سے ہمارا ذکر کرتے ہو اور ہم سے ملنے کے لیے اُتنے ہی بے تاب ہو جتنے کہ
ہم تُمہارے لیے۔ ۷ اِس لئے اے بھائیو! ہم نے اپنی ساری تکلیفوں اور مصیبتوں میں تُمہارے
ایمان کی وجہ سے تمہارے بارے میں بڑی تسلی پائی۔ ۸ اِس بات سے کہ تُم خُداوند میں مضبوطی
سے قائم ہو ہمیں نئی زندگی ملی ہے۔ ۹ تُمہاری بدولت ہمیں خُدا کے حضُور جو بڑی خُوشی ملتی ہے
اُس کے لئے ہم کس طرح تمہارے لئے خدا کا شکر ادا کریں۔ ۱۰ ہم دن رات پُورے دل سے یہ
دُعا کرتے ہیںکہ خُدا دوبارہ تُم سے ملائے تاکہ تُمہارے ایمان کی کمی کو پُورا کر سکیں۔ ۱۱ اب خُدا باپ
اور خُداوند یسُوعؔ مسیح خُود ہمیں تُم سے جلد ملوائے۔ ۱۲ خُدا تمہاری محبت کو ایک دُوسرے کے
لیے کثرت سے بڑھائے اور تُم لوگوں سے ویسی ہی محبت کرو جیسے ہم نے تُم سے کی۔
۱۳ اور خُدا تُمہارے دلوں کو مضبوط اور بے اِلزام اور پاک رکھے تاکہ جب خُداوند یسُوعؔ مسیح
اپنے مُقدسوں کے ساتھ آئے تو تُم اُس کے حضُور بے عیب کھڑے ہو سکو۔

زندگی جسے خُدا پسند کرتا ہے:

۴ اے بھائیو اور بہنو! آخر میں ہم تُم سے یسُوعؔ مسیح میں یہ درخواست کرتے ہیں کہ اِس طرح
سے زندگی گزارو جس سے خُدا خُوش ہو جیسا کہ تُم نے ہم سے سیکھا ہے اور جس طرح تُم
گزارتے بھی ہو۔ ہم تُم کو نصیحت کرتے ہیں اِس میں اور ترقی کرتے جاؤ۔ ۲ کیونکہ تُم جانتے ہو کہ
ہم نے خُداوند یسوُعؔ کے اختیار میں تُم کو کیا کیا ہدایات دیں۔ ۳ خُدا کی تُمھارے بارے میں یہ مرضی
ہے کہ تُم پاک بنو اور ہر طرح کی زناکاری سے دُور رہو۔ ۴ تُم میں ہر کوئی اپنے جسم کو قابو میں رکھنا
سیکھے تاکہ پاکیزگی اور عزت کے ساتھ زندگی گُزارو۔ ۵ جسمانی خواہش کو پُورا کرنے کے جنون میں
مبتلا نہ ہوں جیسے غیر قومیں ہیں جو خُدا کو نہیں جانتیں۔ ۶ لہٰذا اِس معاملے میں کوئی بھی اپنی حد سے آگے
نہ بڑھے اور نہ اپنے ہم ایمان بہن یا بھائی کی محبت کا ناجائز فائدہ اُٹھائے کیونکہ خُداوند ایسے گناہوں کی
سزا دیتا ہے۔ ہم پہلے ہی اِس بارے میں تُمھیں بتا چکے ہیں۔ ۷ اس لئے کہ خُدا نے ہمیں پاکیزگی کے
لیے بُلایا ہے نہ کہ ناپاکی کے لیے۔ ۸ پس جو کوئی پاکیزگی کے اِن اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے
سے انکار کرتا ہے وہ انسانوں کی نہیں بلکہ خُدا کی نافرمانی کرتا ہے جو تُم کو اپنا پاک رُوح دیتا ہے۔
۹ ایک دُوسرے سے برادرانہ محبت کے بارے میں تُمھیں لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خُدا نے خُود
تُمھیں ایک دُوسرے سے محبت کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ۱۰ یقیناً تُم مکدُنیہؔ کے تمام ایمانداروں سے
محبت رکھتے ہو۔ تو بھی ہم تُمھیں نصیحت کرتے ہیں کہ اِس محبت کو اور زیادہ بڑھاؤ۔ ۱۱ ہماری ہدایت
کے مطابق اِس بات کا ارادہ کر لو کہ صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے خاموشی سے رہنا ہے اور
اپنے ہاتھوں سے محنت کرنی ہے۔ ۱۲ تاکہ وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے تُمھارے طرزِ زندگی کو دیکھ
کر تُمھاری عزت کریں اور تم کسی چیز کے محتاج نہ رہو۔

خُداوند کی آمدِثانی:

۱۳ عزیز بھائیو اور بہنو! ہم نہیںچاہتے کہ تُم اُن کے بارے میں جو موت کی نیند سوگئے ہیں بے
خبر رہوتاکہ تُم نااُمیدلوگوں کی طرح اُن کے لیے ماتم نہ کرو۔ ۱۴ جبکہ ہمارا ایمان ہے کہ یسُوعؔ مر
گیا اور پھر جی اُٹھا تو ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ جب یسُوعؔ واپس آئے گا تو خُدا اُن ایماندارں کو
بھی جو یسُوعؔ میں سو گئے ہیں اُس کے ساتھ واپس لائے گا۔ ۱۵ ہم خُدا کے کلام کے مطابق اعلان
کرتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خُداوند کے آنے تک باقی رہیں گے ہرگز اُن سے جو سوگئے ہیں آگے
نہ بڑھیں گے۔ ۱۶ کیونکہ جب خُداوند خُود ایک بڑی للکار اور مُقرّب فرشتے کی آواز اور خُدا کے نرسنگے
کی پُکار کے ساتھ آسمان سے اُترے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئےہیںجی اُٹھیں گے۔ ۱۷ پھر ہم
جو زندہ باقی ہیں اور زمین پر اُس کے مُنتظرہیں اُن کے ساتھ بادلوں میں اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا
میں خُداوند کا استقبال کریں اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔ ۱۸ پس تُم اِن باتوں سے ایک دُوسرے
کو تسلی دیا کرو۔

خُداوندکی آمد ثانی کی تیاری:

۵ عزیز بھائیو اور بہنو! یہ سب کیسے اور کب ہو گا۔ ہم اِس بارے میں تُمہیںکچھ لکھنے کی
ضرورت محسوس نہیں نہیںکرتے۔ ۲ تُم خُود جانتے ہو کہ خُداوند کی واپسی کادن اچانک ہو
گاجس طرح چور رات کو آتا ہے۔

۳ جب لوگ کہتے ہوں گے کہ امن ہے اور سب ٹھیک ہے، اُس وقت ہلاکت اُن پر اچانک
آپڑے گی جیسے حاملہ کے درد لگتے ہیںاوربچ نکلنے کا کوئی موقع نہ ہو گا۔ ۴ مگراے بھائیو اور بہنو! تُم
اِن باتوں سے باخبر ہوکیونکہ تُم تاریکی میں نہیںکہ وہ دن چورکی طرح تُم پر آپڑے۔ ۵ کیونکہ تُم نُور کے

فرزند اور دن کے فرزند ہو۔ ہمارا رات اورتاریکی سے کوئی تعلق نہیں۔ ۶ پس دُوسروں کی طرح
غفلت میں سوئے نہ رہوبلکہ اِن باتوں کو سمجھتے ہوئے پُورے ہوش یںاور جاگتے رہو۔ ۷ سونے
والے رات ہی کو سوتے ہیں اور مدہوش ہونے والے بھی رات ہی کو نشہ کرتے ہیں۔ ۸ ہم جو
دن کے ہیں، آؤ پُورے ہوش کے ساتھ ایمان اور محبت کا بکتر باندھ کر اور نجات کی اُمید کا خَود
(ہیلمٹ) پہن لیں۔ ۹ کیونکہ خُدا نے ہمیں یسوؔع مسیح میں نجات کے لیے چُنا ہے نہ کہ اپنے غضب
کے لیے۔ ۱۰ یسوؔع ہمارے لیے اِس واسطے مُؤا کہ چاہے ہم زندہ ہوں یا مُردہ، جب وہ آئے تو اُسی
کے ساتھ جئیں۔ ۱۱ پس ایک دُوسرے کا حوصلہ بڑھاؤ اور ایمان میں ترقی کرنے کے لیے مدد کرتے
رہو جیسا کہ تُم کرتے بھی ہو۔

آخری ہدایات:

۱۲ عزیز بھائیو اور بہنو! ہم تم سے درخواست کرتے ہیں کہ جو تم میں خُداوند کا کام کرنے
یںمحنت کرتے اور خُداوند میں تُمھاری رُوحانی رہنمائی اور نصیحت کرتے ہیں اُن کو مانو۔ ۱۳ اُن کے
اِس کام کے سبب بڑی محبت سے اُن کی عزت کرو اور آپس میں میل ملاپ رکھو۔

۱۴ عزیز بھائیو اور بہنو! بے کار اور سُست رہنے والوں کو سمجھاؤ۔ وہ جو بے دل ہیں اُن کا
حوصلہ بڑھاؤ۔ کمزوروں کا خیال رکھو۔ اور سب کے ساتھ صبر سے پیش آؤ۔ ۱۵ خیال رہے کہ کوئی
بُرائی کے بدلے بُرائی نہ کرے بلکہ بھلائی کرنے کے لیے تیار رہو آپس میںبھی اور دُوسروں کے ساتھ
بھی۔

۱۶ ہر وقت خُوش رہو۔ ۱۷ بلاناغہ دُعا کیا کرو۔ ۱۸ ہر طرح کے حالات میں شُکرگُزار رہو کیونکہ خُدا
کی یسوعؔ مسیح میںتُمہارے لیے یہی مرضی ہے۔ ۱۹ رُوح کو نہ بُجھاؤ۔ ۲۰ نبوتوں کی حقارت نہ کرو۔
۲۱ جو باتیں بتائی جائیں اُنہیں پرکھو جو اچھی ہیں اُنہیں اَپنا لو۔ ۲۲ ہر طرح کی بُرائی سے دُور رہو۔
۲۳ خدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے تُمہیںخود ہر طرح سے پاک کرے اور تُمہاری رُوح اور جان اور
بدن کو خُداوند یسوعؔ مسیح کے آنے تک پوری طرح سے بے الزام اور محفوظ رکھے۔ ۲۴ اور خُدا
اِیسا ہی کرے گا کیونکہ جس نے تُمہیں بُلایا ہے وہ وفادار ہے۔

۲۵ عزیز بھائیو اور بہنو! ہمارے لیے دُعا کرتے رہو۔

۲۶ گلے لگ کر سب بھائیوں کو سلام کرو۔

۲۷ میں خُداوند میں آپ کو حُکم کرتا ہوں کہ یہ خط سب بھائی بہنوں کے سامنے پڑھا جائے۔

۲۸ ہمارے خُداوند یسوعؔ مسیح کا فضل تُم پر ہوتا رہے۔

۲ تھِسلُنیکیوں

پوُلُس رسُول کا دوسرا خط

۱ پولُسؔ، سِلاسؔ اور تیمُتھیسؔ کی طرف سے تھِسلُنیکیوں کی کلیسیا کے نام جو ہمارے باپ خُدا
اور خُداوند یسوُعؔ میں ہے۔ ۲ خُدا باپ اور خُداوند یسوُع مسیح کا فضل اور اطمینان تُمہیں
ملتا رہے۔

آمدِثانی پر مسیح کی عدالت:

۳ عزیز بھائیو اور بہنو ! خُدا کے حضور ہم تُمہارے لیے شُکر گُزاری کرنے سے باز نہیں رہتے اور
یہ اِس لیے ہے کہ تُم اپنے ایمان میں ترقی کرتے اور آپس کی محبت میں بڑھتے جاتے ہو۔ ۴ ہم بڑے
فخر سے خُدا کی باقی کلیسیاؤں میں تُمہارا ذکر کرتے ہیں کہ کِس طرح تُم دُکھ اور مصیبت اُٹھا کر اپنے
صبر اور اطمینان کا مظاہرہ کرتے ہو۔ ۵ خُدا تُمہاری اِن مصیبتوں سے اپنی راست عدالت کو یوں
ظاہر کرے گا کہ تُم خُدا کی بادشاہی کے لائق ٹھہرو گے اور اِسی کے لیے تُم دُکھ اُٹھاتے ہو۔ ۶ اپنے
انصاف کے مطابق وہ اُنہیں جو تُمہیں دُکھ دیتے ہیں سزا دے گا۔ ۷ اور تُمہیں ہمارے ساتھ آرام
دے گا اور یہ اُس وقت ہو گا جب خُداوند یسوُعؔ آسمان پر سے طاقت ور فرشتوں کے ساتھ ظاہر ہو
گا۔ ۸ بھڑکتی آگ سے وہ اُن لوگوں کی عدالت کرے گا جو خُدا کو نہیں جانتے اور اُن لوگوں کی بھی
جو خُداوند یسوُع مسیح کی خُوشخبری کو نہیں مانتے۔ ۹ وہ ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے اور خُداوند کی
حضوری اور جلالی قدرت سے جُدا کر دیئے جائیں گے۔ ۱۰ اُس دن وہ اپنے مُقدس لوگوں میں جلال

پائے گا اور وہ جو اُس پر ایمان لائے ہیں اُن کو حیرت زدہ کرے گا اُن میں تُم بھی شامل ہو گے کیونکہ تُم اُس خُوشخبری پر ایمان لائے جو ہم نے تُمہیں سُنائی۔
۱۱ اِس لئے ہم ہمیشہ سے تُمہارے لیے دُعا کرتے ہیںکہ وہ تُم کو اپنی قدرت سے اُس نیکی کو پورا کرنے کی طاقت دے جو تُمہارے ایمان سےپیدا ہوتی ہے اور جس کے لیے اُس نے تُمہیں بُلایا ہے۔ ۱۲ تب تُمہاری زندگی سے خُداوند یسوعؔ مسیح کا نام عزت پائے گا اور تُم بھی اُس کے ساتھ عزت پاؤ گے یہ سب کُچھ خُدا اور خُداوند یسوعؔ مسیح کے فضل کے ساتھ ہو گا۔

آمدِثانی سے پہلے کے واقعات:

۲ عزیز بھائیو اور بہنو! خُداوند یسوعؔ مسیح کی آمد اور ہمارے اُس کے پاس جمع ہونے کے بارے میں ہم تُمہیں صاف طور پر کُچھ باتیں بتانا چاہتے ہیں۔ ۲ اگر کوئی کہے کہ خُداوند کا دن آگیا ہے تو فوراً نہ تو گھبرانا اور نہ ہی پریشان ہونا۔ چاہے کوئی اپنے دعوے میں یہ کہے کہ اُس نے رُویا دیکھی ہے یا مکاشفہ ملا ہے یا ہماری طرف سے کوئی پیغام یا خط ملا ہے، اُس کا یقین نہ کرنا۔ ۳ کوئی تُمہیں اپنی باتوں سے دھوکا نہ دے وہ دن آنے سے پہلے بڑی تعداد میں لوگ اپنے ایمان کا انکار کریں گے اور بے دینی کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند (مخالفِ مسیح) پہلے ظاہر ہو گا۔ ۴ وہ ہر ایک خُدا یا معبُود کی جس کی لوگ عبادت کرتے ہوں مُخالفت کرے گا اور اپنے آپ کو سب سے بڑا ٹھہرائے گا یہاں تک کہ خدا کے مقدِس میں بیٹھ کر خُدا ہونے کا اعلان کرے گا۔
۵ کیا تُمہیں یاد نہیں جب میں تُمہارے ساتھ تھا تو یہ باتیں تُمہیں بتایا کرتا تھا۔ ۶ تُم جانتے ہو کہ کس نے اُسے روک رکھا ہے کہ وہ وقت سے پہلے ظاہر نہ ہو۔ ۷ تو بھی بے دینی اپنے پُورے اثر کے ساتھ اب بھی کام کر رہی ہے اور یہ پوشیدگی میں کام کرتی رہے گی جب تک وہ جس نے اُسے روک

رکھا ہے راستے سے ہٹ نہ جائے۔ ۸ اُس وقت وہ بے دینی کا شخص (مخالفِ مسیح) ظاہر ہو گا مگر
خُداوند یسوؑع مسیح اُسے اپنے مُنہ کی پھُونک سے ہلاک کرے گا اور اپنی آمد کی تجلّی سے نیست کر دے
گا۔
۹ وہ بے دینی کا شخص شیطان کے کاموں کی مانند اُس کی بخشی ہوئی قوت کے ساتھ معجزات
اور جھُوٹے نشانات دکھائے گا۔ ۱۰ وہ ہر طرح کی ناراستی کے فریب سے ہلاک ہونے والوں کو
بے وقوف بنائے گا کیونکہ اُنہوں نے اُس سچائی کو جو اُنہیں نجات دے سکتی تھی عزیز نہ رکھا۔
۱۱ خُدا بھی اُنہیں فریب کی رُوح کے حوالے کرے گا کہ وہ جھوٹ کو سچ مانیں۔ ۱۲ تاکہ اُن سب
کو سزا دے جنہوںنے سچائی کو قبول کرنے کے بجائے ناراستی کو پسند کیا۔

نجات کے لیے چناؤ:

۱۳ عزیز بھائیو اور بہنو! مگر ہم تُمہارے لیے خُدا کا شُکر کرنا نہیں بھولتے کہ خُدا نے تُمہیں ابتدا سے
ہی نجات پانے والوں میں پہلے پھل ہونے کے لیے چُن لیا ہے۔ اُس نجات کے لیے جو پاک رُوح
کے وسیلے پاکیزگی سے اور سچائی پر ایمان رکھنے کی بدولت ملتی ہے۔ ۱۴ ہمارے خُوشخبری سُنانے
سے خُدا نے تُمہیں اُسی نجات کے لیے بُلایا تاکہ تُم ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کے جلال میں شریک
ہو سکو۔ ۱۵ پس اے بھائیو اور بہنو! اُس تعلیم پر جو تُم نے ہم سے زبانی یا خطوط کے ذریعے پائی
مضبوطی سے قائم رہو۔ ۱٦ اَب ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح اور ہمارے باپ خُدا جس نے ہم
سے محبت رکھی اور اپنے فضل سے ابدی اطمینان اور اچھی اُمید بخشی۔
۱۷ تُمہارے دلوں کو بھی تسلی بخشے اور تُمہیں ہر اچھے کام اور کلام کرنے میں مضبوط کرے۔

۳ اے بھائیو ! اور بہنو ! آخر میں ہماری درخواست ہے کہ ہمارے لیے دُعا کرو کہ خُداوند کی یہ
خُوشخبری تیزی سے پھیلے اور عزت پائے جیسے اِس نے تُمہارے درمیان عزت پائی۔ ۲ اِس
لیے بھی دُعا کریں کہ خُدا ہمیں بُرے اور ٹیڑھے لوگوں سے بچائے کیونکہ ہر کوئی ایماندار نہیں۔ ۳ خُدا
وفادار ہے وہ یقیناتُمہیں مضبوط کرے گاا اور اُس شریر سے بچائے رکھے گا۔ ۴ ہمیں خُداوند میں
بھروسا ہے کہ تُم ہمارے دیے گئے حکموں پر عمل کرتے ہو اور کرتے رہو گے۔ ۵ خداوند تُمہارے
دلوں کو خُدا کی محبت کی پُوری پہچان اور مسیح میں صبر کے ساتھ قائم رہنے کی طرف مائل کرے۔

مناسب رہن سہن کی نصیحت:

۶ عزیز بھائیو ! اور بہنو ! ہم تُمہیںخُداوند یسُوعؔ مسیح میں حُکم دیتے ہیں کہ ایسے لوگوسے دُور رہو
جن کا رہن سہن مناسب نہیں جو بے کار رہتے ہیںاور ہماری ہدایات کے مطابق نہیں چلتے۔
۷ تُم خُود جانتے ہو کہ تُمہیں کس طرح ہمارے دیے گئے نمونے کے مطابق زندگی گُزارنا ہے کیونکہ
ہم تُمہارے درمیان بے کار نہیں رہے۔ ۸ نہ ہی ہم نے کسی گھر سے مُفت کھانا کھایا بلکہ رات دن
سخت محنت اور مشقت کی تاکہ کسی پر بوجھ نہ بنیں۔ ۹ اِس لیے نہیں کہ ہمیں تُم سے کچھ لینے کا
حق نہیں تھا بلکہ اِس لیے کہ ہم تُمہارے لیے ایک نمونہ بنیں تاکہ تُم ہماری مانند بنو۔ ۱۰ بلکہ جب ہم
تُمہارے پاس تھے تو تُم کو ایک اُصول دیا تھا ’جو محنت کرنا نہ چاہے وہ کھانے بھی نہ پائے۔‘
۱۱ تو بھی ہمیں خبر ملی ہے کہ تُم میںسے کچھ بے کار ہیں جو خُود تو کام نہیں کرتے بلکہ دُوسروں
کے کام میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ ۱۲ ایسوںکو ہم خُداوند یسُوعؔ مسیح میں حُکم دیتے اور نصیحت
کرتے ہیں کہ اپنے لیے کام تلاش کریں اور خُود کام کر کے اپنی روزی کمائیں۔ ۱۳ اور تُمہارے لیے
بھائیو ! اور بہنو ! یہ نصیحت ہے کہ بھلائی کے کام کرنے میں ہمت نہ ہارو۔ ۱۴ اُس پر خاص نظر رکھو

جو ہماری دی گئی ہدایات پر عمل نہیں کرتا۔ اُن سے میل جول نہ رکھو تاکہ وہ شرمندہ ہوں۔ ۱۵ مگر
اُسے دُشمن نہ سمجھو بلکہ بھائی یا بہن جانتے ہوئے اُسے سمجھاؤ۔

اختتامی سلام:

۱٦ اَب خُدا جو اطمینان کا چشمہ ہے تُمہیں ہر وقت اور ہر جگہ اِطمینان بخشے۔ خُداوند آپ سب
کے ساتھ ہو۔

۱۷ میں پولُسؔ خود اپنے ہاتھ سے سلام لکھتا ہوں تاکہ آپ کو یقین ہو کہ یہ خط میری طرف سے
ہے۔

۱۸ ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل تُم سب پر ہو۔

۱ تیمِتھیُس

پولُس رسُول کا پہلا خط

۱ پولُسؔ کی طرف سے جو ہمارے نجات دینے والے خُدا اور خُداوند یسُوع مسیح کے حکم
سے جو ہماری اُمید ہے یسوُع مسیح کا رسُول ہونے کے لیے مقرر ہوا ہے۔ ۲ تیمُتھُس کے
نام جو ایمان کے لحاظ سے میرا سچا فرزند ہے۔ خُدا باپ اور خُداوند یسُوع مسیح کا فضل اور رحم
اور سلامتی تُجھے حاصل رہے۔

جھُوٹی تعلیم سے خبردار:

۳ مقدونیہ جاتے وقت میںنے تُمہیں نصیحت کی تھی کہ افسؔ میںرہ کر اُن لوگوںکو روک جو سچائی سے
ہٹ کر تعلیم دیتے ہیں۔

۴ اُن فرضی اور جھُوٹی کہانیوں اور نہ ختم ہونے والے نسب ناموں پر دھیان نہ دیں۔ یہ بے
مقصد بحث کا باعث بنتے ہیں نہ کہ خُدا کے کام میںمدد دینے کا جو ایمان پر مبنی ہے۔ ۵ میری اِن
نصیحتوںکا مقصد ایمان داروں کے دلوں کو ایسی محبت سے بھرنا ہے جو پاک دلی، نیک نیتی اور حقیقی
ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔

۶ کچھ لوگ یہ سب باتیں بھول کر بے مقصد بحث میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

۷ وہ شریعت کے اُستاد تو بننا چاہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ کیا کہتے ہیں تو بھی اُن باتوں کو جاننے
کا دعویٰ کرتے ہیں۔

۸ ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے بشرطیکہ اُسے صحیح طور پر لاگو کیا جائے۔ ۹ شریعت
راستبازوں کے لیے نہیں بلکہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو بے شرع، سرکش، بے دین اور گنہگار،
پاک چیزوں کی حقارت کرنے والے، ماں باپ کے قاتل اور خُونی ہیں۔ ۱۰ اور حرامکاروں،
لونڈے بازوں، غلاموں کی تجارت کرنے والے، جھُوٹے، وعدوں کو پُورا نہ کرنے والے اور صحیح
تعلیم کی مخالفت کرنے والوں کے لیے ہے۔ ۱۱ یہ تعلیم خُدا کی اُس جلالی خُوشخبری کے مطابق ہے
جو مُجھے سونپی گئی۔

۱۲ میں اپنے خُداوند یسُوعؔ مسیح کا شُکرگزار ہوں جو مُجھے اِس کام کو کرنے کی طاقت بخشتا ہے۔
اُس نے مُجھے دیانت دار سمجھ کر اِس خدمت کے لیے مقرر کیا ہے۔ ۱۳ اگرچہ میںپہلے اپنی جہالت
کے دنوں میں مسیح کے خلاف کفر بکنے والا کلیسیا کو اذیت پہنچانے والا تھا۔ تو بھی مُجھ پر رحم
ہوا کیونکہ میں نے یہ سب کچھ اپنی نادانی اور بے ایمانی کی حالت میں کیا۔ ۱۴ ہمارے خُداوند کا
فضل کثرت سے مُجھ پر ہوا جس کی بدولت میں اُس ایمان اور محبت سے جو مسیح یسُوعؔ میں ہے
بھر گیا۔

۱۵ یہ بات سچ ہے اور ہر ایک کو اِس پر بھروسا کرنا چاہیے کہ خُداوند یسُوعؔ مسیح گنہگاروں کو
بچانے اِس دُنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں۔ ۱٦ خُدا نے مُجھ بڑے گنہگار پر رحم دکھا کر مُجھے
دُوسرے گنہگاروں کے لیے نمونہ بنایا تاکہ وہ بھی یسُوعؔ مسیح پر ایمان کے وسیلے ہمیشہ کی زندگی
حاصل کریں۔ ۱۷ سارا جلال اور عزت اُس ابدی اور واحد خُدا کو ملے جو نادیدہ اور غیر فانی ہے
اور اُس کی تمجید ابدُالآباد ہوتی رہے۔ آمین!

۱۸ اے میرے فرزند تیمُتھیس! مَیں اُن نبوتوں اور کلام کے مطابق جو تیری بابت کیا گیا تُمہیں
نصیحت کرتا ہوں کہ ایمان کی اچھی کُشتی لڑ۔ ۱۹ نیک نیتی سے ایمان میں قائم رہ کیونکہ بعض لوگ
اِسے چھوڑ کر اپنے ایمان کا جہاز غرق کر چُکے ہیں۔ ۲۰ ہُمنایُسؔ اور سکندرؔ کا یہ ہی حال ہے میں نے
اُنہیں شیطان کے حوالے کر دیا ہے تاکہ وہ سیکھیں کہ خُدا کے خلاف بات نہ کریں۔

شفاتی دُعائیں:

۲ سب سے پہلے میں تُم سے یہ درخواست کروں گا کہ سب کے لیے مناجاتیں، التجائیں، دُعائیں
شکر گزاری کے ساتھ کی جائیں۔ ۲ اپنے حاکموں اور اعلیٰ عہدیداروں کے لیے بھی ایسے ہی دُعا
کیا کرو تاکہ ہم امن سے رہتے ہوئے سکُون سے کمال دینداری اور پاکیزگی کے ساتھ زندگی گزاریں۔
۳ کیونکہ یہ ہمارے خُدا کے نزدیک اچھا اور پسندیدہ ہے۔ ۴ جو چاہتا ہے کہ سب نجات حاصل کر
کے سچائی کو پہچانیں۔ ۵ کیونکہ ایک ہی خُدا ہے اور خُدا سے ہمارا ملاپ کروانے والا بھی ایک ہی
ہے یعنی یسُوعؔ مسیح جو انسان ہے۔ ٦ اُس نے اپنی جان فدیے کے طور پر دے کر سب کو مخلصی
دلوائی۔ یہ وہ پیغام ہے جو خُدا نے ٹھیک مقررہ وقت پر ہمیں دیا۔ ٧ اِسی پیغام کا منادی کرنے والا
اور رسول ہونے کے لیے مُجھے چُنا گیا تاکہ غیر قوموں کو ایمان اور سچائی کی باتیں سکھا سکوں۔ میں
جُھوٹ نہیں مسیح میں صرف سچ کہتا ہوں۔

۸ میں چاہتا ہو کہ مرد ہر جگہ پاک ہاتھوں کو اُٹھا کر بغیر غُصّے اور جھگڑے کے دُعا کیا کریں۔ ۹ اسی
طرح عورتیں بھی حیادار لباس پہنیں اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ توجہ حاصل
کرنے کے لیے بالوں کے مختلف نمونے بنا کر، چمکدار لباس پہن کر، اور قیمتی زیورات سے اپنی
آرائش کریں۔ ۱۰ بلکہ خُدا پرست عورتوں کی طرح اپنے آپ کو نیک کاموں سے آراستہ کریں۔

۱۱ عورت کو چاہیے کہ وہ خاموشی اور فرمانبرداری سے تعلیم حاصل کرے۔ ۱۲ میں اِس بات
کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی عورت مرد کو سکھائے یا اُس پر حُکم چلائے بلکہ خاموش رہے۔ ۱۳ کیونکہ
آدم پہلے بنایا گیا نہ کہ حوّا۔
۱۴ اور آدم نے نہیں بلکہ عورت نے فریب کھا کر نافرمانی کی اور گُناہ کا سبب بنی۔ ۱۵ مگر وہ بچوں
کو جنم دینے کے باعث نجات پائے گی بشرطیکہ وہ ایمان، محبت، پاکیزگی اور پرہیزگاری کے ساتھ
زندگی گزاریں۔

کلیسیا کے خادم:

۳ یہ بات قابلِ ستائش ہے اگر کوئی کلیسیا کا نگہبان بننا چاہے تو وہ اچھے کام کی خواہش رکھتا
ہے۔
۲ اُسے لازم ہے کہ بے الزام ہو، ایک بیوی کا شوہر ہو، پرہیزگار، بااُصول، شایستہ، مسافرپرور
اور تعلیم دینے کے لائق ہو۔
۳ شرابی اور مارپیٹ کرنے والا نہ ہو بلکہ حلیم ہو اور نہ تکراری ہو اور نہ ہی دَولت سے محبت
کرنے والا۔ ۴ اپنے گھر کا انتظام اچھی طرح کرنے والا اور اپنے بچوں کو بڑی سنجیدگی سے اپنی
تابعداری میں رکھنے والا ہو۔ ۵ اگر کوئی شخص اپنے گھر کا ہی انتظام مناسب طور پر نہ کرسکے وہ کلیسیا کا
انتظام کیسے کرے گا۔ ٦ کوئی ایسا نہ ہو کہ ایمان لا کر نیا نیا شاگرد بنا ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ گھمنڈ میں آکر
شیطان کی سی سزا پائے۔ ۷ وہ غیر قوموں میں بھی نیک نام ہو تاکہ کوئی اُس پر اُنگلی نہ اُٹھائے اور وہ
ابلیس کے پھندے میں نہ پھنس جائے۔

۸ اِسی طرح خادموں کو بھی سنجیدہ مزاج ہونا چاہیے، دوغلی بات کرنے والے، شرابی اور پیسے
کے لالچی نہ ہوں ۹ اِیمان کے بھید کو سمجھنے والے اور پُورے طور پر اُس کے قائل ہوں اور ضمیر
کو صاف رکھیں۔ ۱۰ مناسب یہ ہے کہ پہلے اُنہیں پرکھا جائے پھر اُنہیں کلیسیا کے خادم کی خدمت
سونپی جائے۔

۱۱ اِسی طرح اُن کی خواتین بھی عزت دار ہوں، دُوسروں پر الزام لگانے والی نہ ہوں۔ پرہیزگار
اور ایماندار ہوں۔ ۱۲ کلیسیا کے خادم ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں اور اپنے گھر اور بچوں کا بخُوبی
انتظام کرنے والے ہوں۔ ۱۳ کیونکہ جو خادم اچھی خدمت سرانجام دیتے ہیں وہ اچھا مرتبہ اور عزت
پاتے ہیں اور یسُوعؔ مسیح پر ایمان میں دلیری حاصل کرتے ہیں۔
۱۴ میں جلد تُمہارے پاس آنے کی اُمید رکھتا ہوں لیکن پھر بھی اِس وقت تُمہیں اِس لیے
لکھ رہا ہوں۔ ۱۵ کہ اگر مُجھے آنے میں دیر ہو جائے تو تُمہیں پتا ہو کہ خُدا کے گھر میں جو زندہ خُدا کی
کلیسیا ہے اور ہمارے ایمان کا ستوُن اور بنیاد ہے کس طرح چلنا چاہیے۔
۱۶ یقیناً ہمارے ایمان کا بھید بُہت عظیم ہے یعنی:
یسُوعؔ جو جسم میں ظاہر ہوا۔ رُوح میں راستباز ٹھہرا۔ اور فرشتوں کو دکھائی دیا۔
غیر قوموں میں اُس کی منادی ہوئی۔ دُنیا میں لوگ اُس پر ایمان لائے۔
اور وہ جلال میں اُوپر اُٹھایا گیا۔

جھُوٹے اُستاد:

۴ پاک رُوح نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ آخری زمانوں میں بعض لوگ مسیحی ایمان سے
مُنہ موڑ کر گُمراہ کرنے والی رُوحوں اور شیاطین کی تعلیمات کی طرف توجہ دینے لگیں گے۔

۲ ایسی تعلیمات دینے والے ایسے جُھوٹے اور ریاکار لوگ ہوں گے جن کا ضمیر گرم لوہے سے داغا
گیا ہے اور وہ بُرے اور بھلے کی تمیز کھو بیٹھے ہیں۔ ۳ یہ ان باتوں کی تعلیم دیں گے کہ شادی کرنا ٹھیک
نہیں یا ایسے کھانے کھانا ٹھیک نہیں جنہیں خُدا نے اِس لیے پیدا کیا تاکہ ایماندار اور سچائی کو جاننے
والے اُنہیں شُکر گُزاری کے ساتھ کھائیں۔ ۴ جو چیز خُدا نے کھانے کے لیے پیدا کی ہیں اچھی ہیں۔
اور کوئی بھی چیز انکار کے لائق نہیں اگر اُسے شُکر گُزاری کے ساتھ کھایا جائے۔ ۵ اِس لیے کہ وہ خُدا
کے کلام اور دُعا کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

یسُوع مسیح کا اچھا خادم ہونا:

۶ تو اگر یہ باتیں وہاں بھائیوں اور بہنوں کو سکھائے گا تو یسُوعؔ مسیح کا اچھا خادم کہلائے گا یعنی
وہ جو ایمان کے کلام اور اچھی تعلیم سے پرورش پاتا اور اِس پر عمل کرتا آیا ہے۔ ۷ اپنا وقت بیہودہ
کہانیوں اور فضول تکرار میں ضائع نہ کر بلکہ اپنا دھیان خُدا کی تعلیم کی طرف لگا۔ ۸ جسمانی ریاضت
فائدہ مند تو ہے مگر دینداری میں ریاضت سب باتوں میں فائدہ مند ہے اِسی میں اِس جہان کی اور
آنے والی زندگی کا وعدہ بھی ہے۔ ۹ یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے۔ ۱۰ اِس
لیے ہم محنت کرتے ہیں اور مسلسل جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں کیونکہ ہماری اُمید اُس زندہ خُدا پر
ہے جو تمام لوگوں کا مُنجّی ہے، خاص طور پر ایمانداروں کا۔
۱۱ اِن باتوں کی اختیار کے ساتھ تعلیم دے اور حکم کر۔ ۱۲ کوئی تیری جوانی کی حقارت نہ کرے
اِس لیے اپنے کلام میں چال چلن میں محبت، ایمان اور پاکیزگی میں ایمانداروں کے لیے نمونہ بن۔

۱۳ کلام سُنانے، نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں لگا رہ جب تک میں آنہ جاؤں۔ ۱۴ اپنی اُس رُوحانی نعمت سے غافل نہ رہ جو تُجھے نبوت کے ذریعے اُس وقت ملی جب بُزرگوں نے تُجھ پر ہاتھ رکھے تھے۔

۱۵ اِن باتوں پر پورا دھیان دے اور لگاتار اِن میں مگن رہ تاکہ تیری ترقی سب پر ظاہر ہو۔
۱۶ اپنی تعلیم اور زندگی پر نظر رکھ کہ کس طرح رہتا ہے۔ سچائی اور حق پر قائم رہ کیونکہ یہ تیری اور تیرے سُننے والوں کی نجات کے لیے کا باعث ہو گا۔

۵ کسی بُزرگ سے سختی کے ساتھ بات نہ کر بلکہ باپ جان کر احترام سے اور جوانوں کو بھائی جان کر نصیحت کر۔ ۲ بُزرگ عورتوں کو ماں سمجھ کر اور جوان لڑکیوں کو پاکیزگی سے بہن سمجھ کر سمجھا۔

۳ جو عورتیںواقعی بیوہ ہیںاور ضرورت مند بھی ہیں اُن کا خیال رکھ۔ ۴ اگر کسی بیوہ کے بچے ہوں یا بچوں کے بچے ہوتو یہ اُن کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کا دینداری کے مطابق انتظام کریں اور اپنے والدین کا خیال رکھیںکیونکہ یہ بات خُدا کو پسند ہے۔ ۵ وہ بیوہ جو واقعی مدد کی مستحق ہے اور جس کا کوئی مدد گار نہیں، جس کا بھروسا خُدا پر ہے اور دن رات وہ دُعا میں لگی رہتی ہے، مدد کر۔ ۶ لیکن جو صرف عیش پرستی میں لگی رہتی ہے وہ رُوحانی طور پر مُردہ ہے۔ ۷ لوگوں کو یہ نصیحت کرکہ اپنے گھرانوں کا اچھی طرح انتظام کریں تاکہ کوئی اُن پر الزام نہ لگائے۔ ۸ وہ شخص جو اپنے رشتہ داروں کی خبرگیری نہیں کرتا خاص طور پر اپنے گھرانے کی تو وہ نہ صرف اپنے ایمان کا منکرہے بلکہ بے ایمانوں سے بھی بدتر ہے۔ ۹ وہ ہی بیوہ فہرست میں شامل کی جائے جس کی عمر ساٹھ سال سے کم نہ ہو اور وہ ایک ہی خاوند کی بیوی رہی ہو۔ ۱۰ اپنے اچھے کاموں کی وجہ سے سب کے نزدیک قابلِ

عزت ہو۔ مسافروں کا خیال رکھنے والی، بچّوں کی اچھی تربیت کرنے والی، مُقدسوں کی خدمت
کرنے والی ہو، مصیبت زدوں کی مددکی ہو اور ہرنیک کام میں مشغُول رہی ہو۔ ۱۱ جوان بیواؤں کو
فہرست میں شامل نہ کرو کیونکہ اگر وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب نہ آسکیں تو مسیح کی پیروی نہیں
کرسکتیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں۔ ۱۲ یوں اپنے کیے گئے وعدہ کو توڑ کر سزا کے لائق ٹھہرتی ہیں۔
۱۳ فہرست میں شامل ہونے کے باعث وہ بے کار رہنا سیکھتی ہیں اور گھر گھر جاکر فضول باتیں
کرنا۔ دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی کرتی اور نامناسب باتیں کرتی ہیں۔ ۱۴ اس لیے
جوان بیواؤں کے لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ وہ بیاہ کریں اُن کے بچے ہوں وہ اپنے گھر سنبھالیں تاکہ
مخالفوں کو بات کرنے کا موقع نہ ملے۔ ۱۵ مُجھے تو اندیشہ ہے کہ بعض پھر کر شیطان کی پیروی کرنے
لگی ہیں۔ ۱۶ اگر کسی ایماندار کی رشتہ دار بیوہ ہو تو چاہیے کہ وہ اُس کی مدد کرے اور کلیسیا پر بوجھ نہ
ڈالا جائے تاکہ اُن کی مدد کی جائے جن کا کوئی نہیں۔

۱۷ وہ بُزرگ جو کلیسیا کا انتظام بہتر طور سے کرتے ہیں بُہت عزت کے لائق سمجھے جائیںخاص طور
پر وہ جو کلام اور تعلیم میں محنت کرتے ہیں۔ ۱۸ کیونکہ لکھا ہے کہ بیل جو اناج گاہتا ہے اُس کا مُنہ
نہ باندھا جائے۔ اور یہ بھی کہ مزدُور اپنی مزدُوری کا حقدار ہے۔ (اِستِثنا ۲۵ : ۴) ۱۹ کوئی بھی الزام جو
کسی بُزرگ پر لگایا جائے دو یا تین گواہوں کے بغیر نہ سُنا جائے۔ ۲۰ جو بار بار گناہ کرے اُن کی سب
کے سامنے ملامت کرتا کہ دُوسروں کو عبرت حاصل ہو۔ ۲۱ میں خُدا اور مسیح یسُوع اور فرشتوں
کو گواہ بنا کر بڑی سنجیدگی سے یہ حُکم کرتا ہوں کہ اِن ہدایات پر بلاتعصّب اور بغیر طرف داری کے
عمل کرو۔

۲۲ جلدبازی سے کسی پر ہاتھ نہ رکھنا اور دُوسروں کے گناہ میں شامل نہ ہونا اپنے آپ کو پاک
رکھنا۔
۲۳ چونکہ تیرا پیٹ اکثر خراب رہتا ہے لہٰذا اپنی اِس کمزوری کی وجہ سے صرف پانی ہی نہ پیا کر
بلکہ مے کا بھی استعمال کیا کر۔
۲۴ کچھ لوگوں کے گُناہ اُن کی سزا سے پہلے ظاہر ہو جاتے ہیں اور کچھ کے گناہ بعد میں ظاہر ہوتے
ہیں۔
۲۵ اِسی طرح کچھ کے نیک کام سب کو نظر آتے ہیں اور وہ نیک کام جو پوشدگی میں کیے جاتے
ہیں چھپے نہیں رہ سکتے۔

۶ جتنے نوکر ہیں عزت کی رُوح میں اپنے مالکوں کی تابعداری کریں تاکہ مسیحی تعلیم کی بدنامی نہ
ہو۔ ۲ اور جن کے مالک ایماندار ہیںوہ اپنے مالکوں کو بھائی سمجھ کر حقیر نہ جانیںبلکہ اور زیادہ
اُن کے لیے محنت سے کام کریں کیونکہ اُن کی محنت کا فائدہ اُن کا ایماندار بھائی اُٹھا رہا ہے جو
عزیز ہے۔ اِن باتوں کی تعلیم دے اور نصیحت کر۔
۳ یہی یسُوعؔ مسیح کی صحیح تعلیم ہے جو دینداری کے مطابق ہے اِس کے علاوہ اگر کوئی اسے
نہیں مانتا اور کوئی دُوسری تعلیم دیتا ہے۔
۴ وہ مغرور ہے اور کچھ نہیں جانتا۔ ایسا شخص فقط لفظوں پر تکرار اور بحث مباحثہ کرنے کا
عادی ہے جس سے تفریق، حسد، جھگڑے اور بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ۵ چونکہ اُن کی سوچ بگڑ گئی
ہے اُن میں ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے وہ سچائی سے پھر گئے ہیںاور صرف مالی فائدہ کے لیے دینداری کو
اختیار کیا ہے۔ ایسے لوگوں سے دُور رہ۔ ۶ ہاں یہ سچ ہے کہ دینداری بڑے نفع کا ذریعہ ہے۔ بشرطیکہ

جو کچھ کسی کے پاس ہے اُس پر قناعت کرے۔ ۷ کیونکہ دُنیا میں نہ تو کچھ لے کر آئے ہیں اور نہ ہی
کچھ لے کر جا سکتے ہیں۔ ۸ اگر ہمارے پاس کھانے اور پہننے کو ہے تو اِس پر قناعت کریں۔ ۹ جو
امیر ہونا چاہتا ہے آزمائش میں پڑ کر ایسی بیہودہ اور نقصان پہنچانے والی خواہشوں میں پھنس کر تباہ
و برباد ہو جاتے ہیں۔ ۱۰ دولت سے پیار ہر طرح کی بُرائی کی جڑ ہے۔ اِس کی ہوس میں بعض لوگوں
نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنے دلوں کو طرح طرح کے غموں سے چھلنی کر لیا ہے۔

شخصی نصیحتیں:

۱۱ اے تیمُتھِیُس مردِ خُدا! یسی بُرائیوں سے بھاگ اور راستبازی، دینداری، اِیمان، محبت،
صبر اور حلم کا طالب ہو۔ ۱۲ ایمان کی اچھی کُشتی لڑ۔ اُس ہمیشہ کی زندگی کو اپنے قبضے میں کر
لے جس کے لیے تُجھے بُلایا گیا اور جس کا اقرار تو نے سب لوگوں کے سامنے کیا تھا۔ ۱۳ میں اُس
خُدا کو جو سب کو زندگی دینے والا ہے اور یسُوع مسیح کو جس نے پُنطیُس پِیلاطُس کے سامنے اچھا
اقرار کیا گواہ کر کے تُجھے حکم دیتا ہوں۔ ۱۴ اِن حکموں پر بغیر خطا کے عمل کر تا کہ خُداوند یسُوعؔ کی
آمد تک بے اِلزام رہے۔ ۱۵ خُدا خُود اپنے مناسب وقت پر مسیح کو آسمان سے ظاہر کرے گا۔ جو
مُبارک اور واحِد حاکم، بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُدا ہے۔ ۱۶ صرف وہی جو غیر فانی ہے
اور ایسے نور میں رہتا ہے جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اور کسی نے اُسے نہیں دیکھا نہ دیکھ سکتا ہے
ساری عزت اور قدرت اُسی کی ہے۔ آمین!

۱۷ اِس دُنیا کے دولت مندوں کو سکھا کہ مغرُور نہ ہوں اور ختم ہونے والی دولت پر بھروسا
کرنے کے بجائے خُدا پر بھروسا کریں جو ہمیں لُطف اندوز ہونے کے لیے سب چیزیں کثرت سے
دیتا ہے۔ ۱۸ اُنہیں بتا کہ اپنی دولت نیک کاموں پر خرچ کیا کریں۔

نیک کاموں میں دولت مند بنیں ضرورت مندوں کی فراخدلی سے مدد کریں۔ ۱۹ اِس طرح وہ
آیندہ کے لیے ان کاموں کے وسیلے اچھی بنیاد رکھیں تاکہ حقیقی زندگی حاصل کریں۔
۲۰ اے تیمُتھِیسؔ اُس امانت کو جو تیرے سپُرد کی گئی ہے ایک ایماندار کے طور پر حفاظت کر۔
بے وقوفی کی باتوں پر دھیان نہ دے اور اُس علم کی مخالفت کی پرواہ نہ کر جو علم ہے ہی نہیں۔
۲۱ بعض اِس علم کی پیروی کر کے ایمان سے بھٹک گئے ہیں۔
خُدا کا فضل تُمہارے ساتھ رہے۔

۲ تیمُتھیُس

پولُسؔ رسُول کا دوسرا خط

۱ میں پولُسؔ جو خُدا کی مرضی سے یسُوعؔ مسیح کا رسُول ہونے کے لیے مقرر ہوا تاکہ زندگی کے
اُس وعدہ کی جو یسُوعؔ مسیح میں ہے منادی کروں۔ ۲ پیارے فرزند تِیمُتھیُسؔ کے نام۔ فضل،
رحم اور اطمینان خُدا باپ اور خُداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے تُجھے ملتا رہے۔

شکرگزاری اور حوصلہ افزائی:

۳ میں تیرے لیے دن رات دُعا میں اپنے خُدا کا شُکر کرتا ہوں جس کی عبادت اپنے باپ دادا کی
طرح صاف دلی سے کرتا ہوں۔ ۴ مُجھے تیرے وہ آنسو یاد ہیں جب ہم جُدا ہوئے تھے اس لیے میں
تُجھ سے دوبارہ ملنے کا مشتاق ہوں تاکہ پھر خُوشی سے بھر جاؤں۔ ۵ مُجھے تیرا وہ سچا ایمان یاد ہے جو
تیری نانی لُوئِساؔ اور تیری ماں یُونیکےؔ رکھتی تھیں اور مُجھے یقین ہے کہ تو بھی رکھتا ہے۔ ۶ اِس لیے میں
تُجھے یاد دلاتا ہوں کہ جو رُوحانی نعمت میرے ہاتھ رکھنے سے تُجھے ملی ہے اُسے خوب بڑھا دے۔
۷ کیونکہ خُدا نے ہمیں خُوف اور بزدلی کا رُوح نہیں بلکہ قوت، محبت اور تربیت کا رُوح دیا ہے۔
۸ لہٰذا ہمارے خُداوند کی گواہی دینے سے نہ شرما اور نہ ہی مُجھ سے شرما جو اُس کا قیدی ہوں۔ اُس
قوت کے مطابق جو خُدا نے بخشی ہے اِس خُوشخبری کی خاطر میرے ساتھ دُکھ اُٹھا۔ ۹ خُدا نے
ہمیں نجات دی اور پاکیزہ زندگی گزارنے کے لیے بُلایا۔ اِس لیے نہیں کہ ہم اِس کے مُستحق تھے
بلکہ اپنے اُس اِرادے اور فضل کے مطابق جو مسیح یسُوعؔ کے ذریعے ہم پر ازل سے ہے۔ ۱۰ اور

اب یہ فضل ہمارے مُنجی یسُوعؔ مسیح کے آنے پر پُورا ہوا جس نے موت کو نیست کر کے زندگی کی
راہ اور غیر فانی زندگی کو خُوشخبری کے وسیلے روشن کیا۔ ۱۱ جس کی منادی کے لیے میں رسُول اور
مُبشر اور غیر قوموں کے لیے اُستاد مقرر ہوا۔ ۱۲ اُسی کے واسطے میں قید میں دُکھ اُٹھاتا ہوں اور شرماتا
نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس کا میں نے یقین کیا ہے وہ اُس خدمت کو جو مُجھے سونپی گئی ہے اُس
دن تک حفاظت کر سکتا ہے۔ ۱۳ جو صحیح تعلیم تو نے مُجھ سے پائی اُسے مسیح یسُوعؔ میں محبت اور
ایمان کے ساتھ ایک نمونے کے طور پر اپنی زندگی میں قائم رکھ۔ ۱۴ پاک رُوح کی مدد سے جو تُم میں
بسا ہے اِس تعلیم کی جو تُجھے دی گئی ہے ایک قیمتی خزانے کی طرح حفاظت کر۔

۱۵ تُو جانتا ہے کہ صوبہ آسیہؔ میں سب نے مُجھے چھوڑ دیا یہاں تک کہ فوگلُسؔ اور ہرمُگنیسؔ بھی مُجھے
چھوڑ گئے۔ ۱۶ خُداوند اُنیسفرسؔ کے گھرانے پر اپنی خاص مہربانی کرے کیونکہ وہ میری زنجیروں
سے نہیں شرمایا بلکہ مُجھے کئی بار تسلی اور حوصلہ دیا۔ ۱۷ بلکہ جب وہ رومؔ آیا تو میری بڑی تلاش کی
جب تک میں مل نہ گیا۔ ۱۸ اُس دن جب یسُوعؔ آئے گا خُداوند اُس پر اپنی خاص مہربانی کرے۔ تُو
اُسے اچھی طرح جانتا ہے کہ آسیہؔ میں اُس نے کس طرح میری مدد کی۔

مسیح یسُوعؔ کا وفادار سپاہی:

۲ اے میرے بیٹے تیمتھُیسؔ! خُدا کے اُس فضل میں مضبوط ہو جو یسُوعؔ مسیح میں تُجھ پر ہوا۔
۲ تُو نے جو باتیں مُجھ سے سیکھی ہیں جن کی گواہی بُہتو نے دی، اُنہیں ایسے دیانتدار لوگوں کو
سکھا جو دُوسروں کو سکھانے کے قابل ہوں۔ ۳ میرے ساتھ یسُوعؔ کے اچھے سپاہی کی طرح دُکھ
اُٹھا۔ ۴ وہ سپاہی جو اپنے بھرتی کرنے والے کو خُوش کرنا چاہتا ہے اپنے آپ کو دُنیا کے معاملوں میں
نہیں اُلجھاتا۔ ۵ کوئی کھلاڑی جب تک وہ باقاعدہ مقابلہ نہ کرے انعام نہیں پا سکتا۔ ۶ کھیت کا پہلا

حصہ اُسی کسان کو ملنا چاہیے جس نے محنت کی ہے۔ ۷ اِن باتوں پر غور کر جو میں تُجھے بتاتا ہوں
خُداوند خُود تُجھے اِن کی سمجھ دے گا۔

۸ یسُوعؔ مسیح کو یاد رکھ، جو داؤدؔ کی نسل سے ہے جو صلیب پر مؤا اور مُردوں میں سے زندہ کیا گیا۔
میں اِسی خُوشخبری کی منادی کرتا ہوں۔ ۹ اِسی منادی کے باعث میں دُکھ اُٹھاتا ہوں اور زنجیروں
سے باندھا گیا ہو ںمگر خُدا کے کلام کو باندھا نہیں جا سکتا۔

۱۰ لہٰذا میں اُن لوگوں کے لیے جنہیں خُدا نے چُنا ہے سب کچھ برداشت کرتا ہوں تاکہ وہ نجات
کو مسیح یسُوعؔ میں ابدی جلال کے ساتھ حاصل کریں۔ ۱۱ یہ بات سچ ہے کہ جب اُس کے ساتھ مر
گئے تو اُس کے ساتھ جئینگے بھی۔ ۱۲ اگر ہم دُکھوں میں ثابت قدم رہیں گے تو اُس کے ساتھ حکمرانی
بھی کرینگے۔ اگر ہم اُس کا انکار کریں گے تو وہ بھی ہمارا انکار کرے گا۔ ۱۳ اگر ہم بے وفائی کریں
تَو بھی وہ وفادار رہے گا کیونکہ وہ آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا۔

پسندیدہ خدمت گُزار:

۱۴ یہ باتیں یاد دِلا کر اِنہیں خُدا کی حضُوری میں تاکید کر کہ لفظی تکرار بند کر دیں۔ یہ لاحاصل ہے۔
بلکہ سُننے والوںکے لیے نقصان دِہ ہے۔ ۱۵ خُود کو خُدا کی حضوری میں مقبُول ٹھہرانے کے لیے خُوب
محنت کر۔ ایک ایسے کام کرنے والے کی طرح جسے شرمندہ نہ ہونا پڑے اور سچائی کے کلام کو صحیح
طور پر پیش کرتا ہو۔ ۱۶ ایسی باتوں سے جو فضول اور احمقانہ ہیں، پرہیز کر کیونکہ ایسے شخص بے دینی
میں بڑھتے جاتے ہیں۔ ۱۷ اور اُن کا کلام کینسر کی طرح پھیلتا ہے اُن لوگومیں ہمنلیُسؔ اور فلیتُسؔ بھی
شامل ہیں۔ ۱۸ وہ سچائی کو چھوڑ کر اِس بات کی تعلیم دے کر بعض کا ایمان بگاڑتے ہیں کہ مُردوں
کی قیامت ہو چُکی۔ ۱۹ مگر خُدا کی سچائی ایک مضبوط بنیاد کی طرح قائم رہتی ہے اور اِس بنیاد پر یہ

مُہر ہے کہ 'خُدا اپنوں کو پہچانتا ہے (گنتی ۱۶: ۵)' اور 'جو خُداوند کا نام لیتا ہے بدی سے دُور رہے'
۔ (یسعیاہ ۵۲: ۱۱) ۲۰ ایک بڑے گھر میں صرف سونے اور چاندی کے ہی نہیں لکڑی اور مٹی کے
بھی برتن ہوتے ہیں کچھ اچھے کاموں کے لیے اور کچھ کمتر کاموں کے لیے۔ ۲۱ اگر تُم اُن سے الگ
رہ کر اپنے آپ کو پاک رکھو گے تو خاص استعمال کے لیے برتن ہو گے۔ تُمہاری زندگی پاک اور
خُداوند کے لیے اچھے کام کرنے کو تیار ہو گی۔ ۲۲ جوانی کی خواہشوں سے دُور رہ اور نیکی، ایمانداری،
محبت اور صُلح کا طالب ہو۔ اُن لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھ جو صاف دِلی سے دُعا کرتے ہیں۔
۲۳ پھر کہتا ہوں کہ بے وقوفی اور نادانی کی تکرار سے کنارہ کر اِس سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔
۲۴ خُدا کے خادم کو جھگڑا کرنے والا نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر ایک کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے
والا ہو، صابر ہو اور تعلیم دینے کے قابل ہو۔ ۲۵ مخالفوں کو حلیمی سے سمجھائے۔ ممکن ہے خُدا
اُن کے دلوں کو تبدیل کر دے اور وہ سچائی کو پہچان کر توبہ کر لیں۔ ۲۶ اور وہ ہوش میں آکر شیطان
کے پھندوں سے چھُوٹ جائیں جو اُنہیں پھنسا کر اپنی مرضی پر چلاتا ہے۔

آخری زمانہ:

۳ اے تیمُتھیس! یاد رکھ کہ آخری زمانہ میں وقت بُہت مُشکل ہو گا۔ ۲ کیونکہ لوگ خُود غرض،
دولت سے پیار کرنے والے، شیخی باز اور گھمنڈی، خُدا کے تعلق سے جُھوٹ بولنے والے،
ماں باپ کے نافرمان، ناشُکرے، بے وفا۔ ۳ محبت سے خالی اور سنگ دل، تُہمت لگانے والے،
بے ضبط، بدتمیز اور نیکی کے دُشمن۔ ۴ دھوکے باز، ہٹ دھرم، غرور سے پھولے ہوئے، خُدا سے
پیار کرنے کے بجائے عیش و عشرت کو پسند کرنے والے۔ ۵ وہ ظاہری طور پر دیندار تو نظر آئیں گے
مگر اُس کا اثر اُن کی زندگی میں نظر نہیں آئے گا۔ ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا۔ ۶ اِن ہی میں سے کچھ

گھروں میں گھُس کر اُن عورتوں کو اپنے قابو میں کر لیتے ہیں جو گناہ میں گرفتار اور جسمانی خواہشوں میں
جکڑی ہوئی ہیں۔ ۷ وہ کلام تو سُنتی رہتی ہیں مگر اُس کا اثر قبول نہیں کرتیں۔ ۸ جس طرح ینیسؔ اور
یمبریسؔنے موسیٰ کی مخالفت کی تھی اسی طرح یہ بھی سچائی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اِن کی عقل بگڑ گئی
ہے اور اُن کا ایمان جھُوٹا نکلا۔ ۹ مگر یہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہیں گے۔ اِن کی نادانی سب لوگوں
پر ظاہر ہو جائے گی۔

آخری ہدایات:

۱۰ مگر تو میری تعلیم سے واقف ہے اور میری زندگی سے بھی کہ کیسے رہتا ہوں۔ تو میرے مقصد،
میرے ایمان، میری محبت، میرے صبر اور میرے دُکھ اُٹھانے کو جانتا ہے۔ اِن میں میری پیروی
کر۔ ۱۱ تُو جانتا ہے کہ انطاکیہ اور قُونیہؔ اور لُسترہ ؔمیں میں نے کیسے کیسے دُکھ اور ستم برداشت کیے مگر خُدا
نے مُجھے اُن سب دُکھوں سے چھُڑایا۔ ۱۲ یقیناً جتنے بھی یسُوعؔ مسیح میں زندگی گزارنا چاہتے ہیں اُنہیں
ایسے دُکھ اُٹھانے پڑیں گے۔ ۱۳ مگر بُرے اور دھوکے باز لوگ بگڑتے چلے جائیں گے وہ دُوسروں
کو بھی فریب دیتے اور خُود بھی فریب کھاتے ہیں۔ ۱۴ لیکن جو کچھ تُو نے سیکھا ہے اُس پر قائم رہ
کیونکہ تُو جانتا ہے کہ یہ سچی ہیں اور جن سے تُو نے سیکھا ہے وہ قابل بھروسا ہیں۔ ۱۵ اور تُو بچپن سے
اُن پاک نوشتوں سے واقف ہے جو تُجھے مسیح یسُوع پرؔ ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے کے
لیے دانائی بخش سکتا ہے۔ ۱۶ ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح
اور راست بازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند ہے۔ ۱۷ تاکہ مردِ خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک
کام کے لیے بالکل تیار ہو جائے۔

۴

میں خُدا اور خُداوند یسُوعؔ مسیح کی حضُوری میں جو زندوں اور مُردوں کی عدالت کرے گا یہ
یاد دِلا کر کہ وہ اپنی بادشاہی کو قائم کرنے کے لیے آرہا ہے تُجھے تاکید کرتا ہوں۔ ۲ ہر طرح کے
حالات میں کلام کی منادی کے لیے محنت کر۔ بڑے تحمل سے ایمانداروں کی نصیحت اور ملامت
کرتے ہوئے تربیت کر اور تعلیم دے۔

۳ کیونکہ ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح اور صحت بخش تعلیم کو سُننے کے بجائے اپنی خُواہشات
کے مطابق ایسے اُستاد ڈھونڈیں گے جو اُن کو ایسی باتیں سُنائیں جو وہ سُننا چاہتے ہیں۔ ۴ وہ سچائی کو
سُننے کے بجائے فرضی کہانیوں پر توجہ دینگے۔ ۵ ہر طرح کے حالات میں تیری سوچ صاف اور واضح
رہے خُداوند کے لیے دُکھ اُٹھانے سے نہ گھبرا، خُوشخبری سُناتا رہ اور اپنی خدمت کو اچھی طرح پُورا
کر۔

۶ رہی میری بات تو میرا وقت قریب آگیا ہے میری زندگی قربانی کے طور پر قربان گاہ پر اُنڈیلی
جا رہی ہے۔ ۷ میں اچھی کُشتی لڑ چُکا ہوں۔ میں اپنی دوڑ ختم کر چُکا ہوں۔ میں ایمان میں قائم رہا۔
۸ اَب میں راستبازی کا تاج انعام کے طور پر حاصل کرنے کا منتظر ہوں جو میرا راستباز مُنصف
خُداوند اپنی واپسی کے دن مُجھے عطا کرے گا۔ یہ انعام صرف میرے لیے ہی نہیں بلکہ اُن سب کے
لیے ہے جو اُس کی آمد کے آرزومند ہیں۔ ۹ میرے پاس جلد آنے کی کوشش کر۔ ۱۰ کیونکہ دِیماسؔ
نے اس دُنیا کو پسند کر کے مُجھے چھوڑ دیا ہے۔ وہ تھسلُنیکےؔ چلا گیا ہے۔ کریسکینسؔ گلتیہؔ اور طِطُسؔ دلمتیہؔ
چلا گیا ہے۔ ۱۱ صرف لُوقاؔ میرے ساتھ ہے۔ مرقسؔ کو اپنے ساتھ لیتا آ کیونکہ وہ میری خدمت میں
میرا مددگار ہوگا۔ ۱۲ تخِکُسؔ کو میں نے افسُسؔ بھیج دیا ہے۔ ۱۳ جب تُو آئے تو اپنے ساتھ میرا چوغہ

جو میں کرپسؔ کے پاس تروآسؔ میں چھوڑ آیا تھا اور میری کتابیں خاص طور پر وہ چمڑے کا طومار لیتے آنا۔

۱۴ اسکندرؔ جو تانبے کا کاریگر ہے اُس نے مُجھے بُہت نقصان پہنچایا۔ خُداوند اُسے اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔ ۱۵ اُس سے خبردار رہ کیونکہ اُس نے ہماری باتوں کی بڑی مخالفت کی تھی۔

۱۶ پہلی بار جب میں عدالت میں لایا گیا تو کوئی بھی میرے ساتھ نہ تھا، سب نے مُجھے چھوڑ دیا۔
میں دُعا گو ہوں کہ اُن سے اِس بات کا حساب نہ لیا جائے۔ ۱۷ مگر خُداوند میرے ساتھ تھا جس نے
مُجھے توفیق بخشی کہ خُوشخبری کو پُوری سچائی کے ساتھ سب غیر قوموں کو سُناؤں۔ اور خُدا نے مُجھے
یقینی موت گویا شیر کے مُنہ سے چھڑا لیا۔ ۱۸ بے شک خُداوند مُجھے شیطان کے ہر حملے سے بچائے
گا اور مُجھے اپنی آسمانی بادشاہی میں سلامتی سے پہنچا دے گا۔ اُس کی تمجید ہمیشہ ہوتی رہے۔ آمین !

آخری سلام:

۱۹ پرسکلہؔ، اکولہؔ اور اُنیسفرسؔ کے گھرانے کو میرا سلام کہہ۔ ۲۰ اراستُسؔ کُرنتھسؔ میں رُک گیا۔
اور تروفیمسؔ کو میں نے ملیتُسؔ میں چھوڑ دیا کیونکہ وہ بیمار تھا۔

۲۱ سردیوں سے پہلے میرے پاس پہنچنے کی کوشش کر۔ یوبولُسؔ اور پُودیسؔ اور لینُسؔ اور کلودیہؔ سب
بہن بھائیوں کی طرف سے سلام۔ ۲۲ خُداوند یسُوعؔ مسیح تُمہاری رُوح کے ساتھ ہو اور خُدا کا فضل تُم پر ہوتا رہے۔

طِطُس

پولُس رسُول کا خط

۱ پولُسؔ رسُول کی طرف سے جو خُدا کا خادم اور یسُوعؔ مسیح کا رسُول اِس لئے مقرر ہوا ہے
کہ خُدا کے چُنے ہوئے لوگوں کے ایمان کو بڑھانے اور اُس سچائی کو پہچاننے میں مدد کروں تاکہ وہ
خُدا ترس زندگی گُزاریں۔ ۲ اور اُس ہمیشہ کی زندگی کی اُمید کو جس کا وعدہ خُدا نے دُنیا کے شُروع سے
کیا ہے جو جُھوٹ نہیں بولتا۔ ۳ اور جس کو اپنے مُقررہ وقت کے مطابق اِس پیغام کے ذریعے ظاہر
کیا جِس کی منادی ہمارے مُنجّی خُداوند یسوعؔ مسیح کے حکم کے مطابق میرے سپُرد ہوئی۔
۴ طِطُسؔ کے نام جو ایمان کی رُوح سے سچا فرزند ہے۔ تُجھے ہمارے باپ خُدا اور مُنجّی خُداوند
یسُوعؔ مسیح کا فضل اور اطمینان ملتا رہے۔

کریتےؔ میں طِطُس کی خدمت:

۵ میں نے تُجھے کریتےؔ میں اِس لئے چھوڑا تھا کہ باقی کاموں کو جو رہ گئے ہیں مکمل کر کے ہر شہر میں
میرے حُکم کے مطابق بزرگ مقرر کرے۔ ۶ ایسے بزُرگ بے الزام زندگی بسر کرتے ہوں اپنی
اپنی بیوی کے وفادار ہوں (ایک بیوی کا شوہر ہو) اور جن کے بچے ایمان دار ہوں اور اُن پر بدچلنی
کا الزام نہ ہو۔ ۷ کلیسیا کا سربراہ خُدا کے گھر کا مختار ہوتا ہے۔ لہٰذا اُس کا بے الزام ہونا ضروری
ہے۔ وہ ضدی نہ ہو، گرم مزاج نہ ہو، شرابی اور مارپیٹ کرنے والا اور لالچی نہ ہو۔ ۸ بلکہ مہمان نواز
ہو، اچھائی سے پیار کرنے والا، سمجھدار، انصاف پسند، وفادار اور اپنے آپ پر قابو رکھنے والا ہو۔

۹ اور اُس قابلِ اعتماد پیغام پر قائم رہے جو ہماری تعلیم کے مطابق ہے تا کہ صحیح تعلیم دے کر
دُوسروں کی حوصلہ افزائی کر سکے اور مخالفوں کو سمجھا بھی سکے۔

۱۰ کیونکہ بُہت سے اِیسے لوگ ہیں جو سرکش ہیں اور فضول باتیں کر کے دُوسروںکو دھوکا دیتے
ہیں خاص طور پر وہ جو نجات پانے کے لیے ختنے پر زور دیتے ہیں۔ ۱۱ ضروری ہے کہ اِن کا مُنہ بند کیا
جائے کیونکہ یہ ناجائز نفع کی خاطر جُھوٹی تعلیم دے کر گھر کے گھر تباہ کر دیتے ہیں۔ ۱۲ اُن کے اپنے
ایک نبی نے اُن کے بارے میں یہ کہہ دیا تھا کہ کُریتی لوگ ہمیشہ جُھوٹے، وحشی جانور، نکمّے اور کھاؤ
ہوتے ہیں۔ ۱۳ یہ سچ ہے لہٰذا اُن کے ایمان کو دُرست کرنے لیے سخت ملامت کیا کر۔ ۱۴ تاکہ وہ
یہودیوں کی فرضی کہانیوں اور انسانی احکام پر دھیان نہ دیں جو سچائی سے گمراہ کرتے ہیں۔ ۱۵ پاک
لوگوں کے لیے سب کچھ پاک ہے مگر جو ناپاک اور بے ایمان ہیں اُن کے لیے کوئی بھی چیز پاک
نہیں بلکہ اُن کا ضمیر اور دل دونوں ناپاک ہیں۔ ۱۶ وہ خُدا کو جاننے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اپنے
کاموں سے اُس کا انکار کرتے ہیں۔ وہ گھنوَنے، نافرمان اور کسی نیک کام کے لائق نہیں۔

صحیح تعلیم:

۲ تُو اے طِطُسؔ! اِنہیں وہ باتیں سِکھا جو صحیح تعلیم کے مطابق ہیں۔ ۲ بزرُگ مردوں کو سکھا
کہ پرہیزگار اور سنجیدہ ہوں۔ سمجھداری سے قابلِ عزت زندگی گزاریں۔ اپنے ایمان میں
مضبوط اور محبت اور صبر سے کام لینے والے ہوں۔ ۳ اِسی طرح بُوڑھی عورتوں کو بتا کہ اُن کا چال
چلن مُقدسوں جیسا ہو۔ جُھوٹی باتیں پھیلانے اور مے پینے کی عادی نہ ہو بلکہ اچھی باتیں سِکھانے
والی ہوں۔ ۴ اور جوان عورتوں کو سکھا کہ اپنے شوہروں اور بچوں سے پیار کریں۔ ۵ اور دانائی سے

پاکیزگی کے ساتھ رہیں اپنے اپنے گھروں کا بہتر انتظام کریں۔ اوراپنے اپنے شوہروں کے تابع رہیں
تاکہ خُدا کے کلام کی بدنامی نہ ہو۔

۶ جوان آدمیوں کی حوصلہ افزائی کرکہ پرہیزگاری سے زندگی گزاریں۔ ۷ تُو خُودسب باتوں میں
اپنے آپ کو اُن کے لیے اچھے کاموں کا نمونہ بنا۔ تیری تعلیم کی سنجیدگی اور سچائی ہر طرح سے ظاہر
ہو۔ ۸ اور تیرا کلام ایسی صفائی اور دُرستگی کے ساتھ ہو کہ کوئی ملامت نہ کرنے پائے اور ہمارے
مخالف ہم پر الزام لگانے کے لائق کوئی بُرائی نہ پاکرشرمندہ ہوں۔

۹ نوکروں کو نصیحت کرکہ اپنے مالکوں کی ہر طرح سے تابعداری کریں۔ اُنہیں خُوش رکھیں اور
کسی بات سے انکارنہ کریں۔ ۱۰ اُن کے مال کی چوری نہ کریںبلکہ اپنے اچھے کاموں سے اپنا بھروسا
قائم کریںتاکہ ہمارے مُنجّی خُداکی تعلیم کی ستائش ہو۔

۱۱ کیونکہ خُدا کا وہ فضل سب لوگوں کی نجات کے لئے ظاہر ہو اہے۔ ۱۲ وہی فضل جو ہمیں
بے دین زندگی اور بُری خُواہشوں سے دُور رہنا سِکھاتا ہے تاکہ ہم اِس بُرے جہان میں دانائی اور
راستبازی سے خُدا کے ساتھ وفادار زندگی گُزاریں۔ ۱۳ اور اُس مبارک اُمید کے منتظررہیں جب
ایک دن ہمارا خُدا اور مُنجّی یسوعؔ مسیح بڑے جلال کے ساتھ ظاہر ہو گا۔ ۱۴ جس نے ہمیں ہر طرح
کے گناہ سے چھڑانے اورپاک کرنے کے لیے صلیب پر اپنی جان فدیے کے طورپردی تاکہ ہم اُس
کے خاص لوگ بن کرنیک کاموںمیں مشغول رہیں۔

۱۵ پورے اِختیارسے اِن باتوں کو سِکھا۔ نصیحت کر اور ضرورت کرنے پر ملامت بھی کر۔ کسی
کو موقع نہ دے کہ کوئی تیری بھی ملامت کرے۔

۳ ایمانداروں کو یاد دِلاتا رہ کہ حکومتوں اور اختیار والوں کی تابع داری کریں۔ ضرور ہے
کہ فرمانبرداری سے رہیںاور ہر ایک نیک کام کے لیے تیار رہیں۔ ۲ کسی کے لیے بُری زبان
استعمال نہ کریں۔ لڑائی جھگڑے سے پرہیز کریں، دُوسروں کے ساتھ نرم مزاجی اور حلیمی سے
پیش آئیں۔ ۳ کیونکہ پہلے ہم بھی نادان، نافرمان، گمراہ اور جسمانی لذتوں اور خواہشوںکے غلام تھے۔
شرارت اور حسد سے بھرے ہوئے اور ایک دُوسرے سے نفرت کرنے والے تھے۔ ۴ مگر جب
ہمارے مُنجّی خُدا کی مہربانی اور محبت ظاہر ہوئی۔ ۵ اُس نے ہمیں ہمارے راستبازی کے کاموں
کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی رحمت کی بدولت نجات بخشی ہمارے گُناہوں کو دھو کرنئی پیدایش
اور رُوح القُدس کے وسیلے نئی زندگی دی۔ ۶ جسے اُس نے ہم پر ہمارے نجات دہندہ خُداوند
یسُوعؔ مسیح کے وسیلے کثرت سے نازل کیا۔ ۷ اُس نے اپنے فضل کے وسیلے ہمیں اپنے حضُور
راستباز ٹھہرایا اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہونے کی اُمید بخشی۔

۸ یہ باتیں سچی اور قابلِ بھروسا ہیں اِن باتوں کو خاص زور دے کر سکھا تاکہ وہ جو خُدا پر ایمان
لائے ہیں اچھے کاموں میں لگے رہیں۔ یہ تعلیم اچھی اور سب کے لیے فائدہ مند ہے۔ ۹ بیوقوفی کی
بحث وتکرار نسب ناموں کے جھگڑوں اور شریعت کے تنازعوں سے بازرہیں۔ کیونکہ یہ لاحاصل
اور فضول ہے۔ ۱۰ جو تُمہارے درمیان تفرقے ڈالنے کی کوشش کرے اُسے ایک دو مرتبہ خبردار کر
اگر نہ سنیں تو اُس سے کوئی تعلق نہ رکھ۔ ۱۱ یہ جان کر کہ ایسا شخص گُمراہ ہوگیا ہے اور اپنے آپکو مُجرم
ٹھہرا کر گناہ کرتا رہتا ہے۔

آخری ہدایات:

۱۲ میں ارتماسؔ اور تخِکُسؔ کو تُمہارے پاس بھیجنے کا سوچ رہا ہوں اور جیسے ہی وہ تُمہارے پاس پہنچیں تو جلد میرے پاس نیکپُلِسؔ آنے کی کوشش کر کیونکہ میں نے وہیں سردی کا موسم گُزارنے کا اِرادہ کیا ہے۔ ۱۳ زیناس وؔکیل اور اپلّوسؔ کو اُن کے سفر کے لیے روانہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر اور جس چیز کی اُنہیں ضرورت ہے اُنہیں مہیا کر۔ ۱۴ ہمارے لوگ بھی اچھے کام کرنا سیکھیں کہ دُوسروں کی فوری ضرورت میں اُن کی مدد کریں تاکہ بے پھل نہ رہیں۔

۱۵ میرے سب ساتھی تُجھے سلام کہتے ہیں۔ اُنہیں میرا سلام کہہ جو ایمان میں ہم سے محبت رکھتے ہیں۔

تم سب پر خُدا کا فضل ہوتا رہے۔

فلیمون

پولُس رسُول کا خط

پولُسؔ کا سلام:

۱ مسیح یسُوعؔ کا ایک قیدی پولُسؔ اور بھائی تیمُتھیُسؔ کی طرف سے اپنے پیارے بھائی اور ہم
خدمت فلیمونؔ کے نام۔ ۲ اور بہن افیہؔ اور ہماری طرح مسیح کا سپاہی ارخِپُسؔ اور فلیمون
کے گھر کی کلیسیا کے نام، سلام!
۳ ہمارے خُدا باپ اور مسیح یسُوعؔ کا فضل اور اطمینان تُمہارے ساتھ رہے۔

فلیمونؔ کے ایمان اور محبت کے لیے شُکرگزاری:

۴ میں ہمیشہ اپنی دُعاؤں میں تُجھے یاد کر کے تیرے لیے خُدا کا شُکر ادا کرتا ہوں۔ ۵ کیونکہ میں جب
سُنتا ہوں کہ تمہاری محبت جو مُقدسوں کے ساتھ ہے اور تُمہارا ایمان جو یسُوعؔ مسیح پر ہے کیسا ہے۔
۶ اور میں دُعا گو ہوں کہ تُو جس ایمان میں ہمارا شریک ہے اِس ایمان کی بدولت اُن ساری برکتوں
کو پہچان جائے جو مسیح یسُوعؔ کے وسیلے ہم کو ملی ہیں۔ ۷ اور جس طرح تو خُدا کے لوگوں کو محبت
دکھاتا اور اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے، یہ میرے لیے بڑی خُوشی اور تسلی کا باعث ہے۔
کیونکہ اِس سے مُقدّسوں کے دلوں کو تازہ ہوئے ہیں۔

اُونیسمُسؔ کے لیے سفارش:

۸ اگرچہ مُجھے مسیح میں یہ اختیار ہے کہ تُجھے وہ کام کرنے کا حُکم دُوں جو مناسب ہے۔ ۹ مگر میں
پولُسؔ ایک بوڑھا آدمی جو یسوُعؔ مسیح کا قیدی ہوں۔ محبت کی رُوح میں تُجھ سے درخواست کرتا
ہوں۔ ۱۰ کہ میرے بیٹے اُونیسمُسؔ پر مہربانی کر جو قید کی حالت میں ایمان میں میرا بیٹا بنا۔ ۱۱ پہلے تو
وہ تیرے کام کا نہ تھا مگر اب وہ میرے اور تیرے دونوں کے کام کا ہے۔ ۱۲ میں اُسے تیرے پاس
واپس بھیج رہا ہوں اور میرا دل بھی اُس کے ساتھ ہے۔ ۱۳ پہلے تو میں نے اُسے اپنے پاس رکھنا
چاہا تاکہ میری قید میں جو خُوشخبری سُنانے کے باعث ہے، تیری جگہ میری خدمت کرے۔ ۱۴ مگر
میں تیری اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا تاکہ تو جو کچھ کرے اپنی مرضی سے کرے نہ کہ میرے
کہنے پر۔ ۱۵ ممکن ہے اُونیسمُسؔ تھوڑی دیر کے لیے اِس لیے تُجھ سے جُدا ہوا تاکہ پھر ہمیشہ تُمہارے
پاس رہے۔ ۱۶ مگر اب صرف ایک غلام کی طرح نہیں بلکہ اِس سے بڑھ کر ایک عزیز بھائی کی طرح
جو مُجھے بُہت عزیز ہے اور تیرا مُجھ سے بھی زیادہ کیونکہ وہ خُداوند میں ہمارا بھائی ہے۔ ۱۷ اگر تو مُجھے
اپنا ساتھی مانتا ہے تو اُسے اُسی خُوش دلی سے قبُول کرنا جیسے تو مُجھے قبُول کرتا ہے۔ ۱۸ اگر اُس نے
کسی بھی طرح تیرا نقصان کیا ہو یا تیرا کچھ قرض دینا ہو وہ میرے نام لکھ لے۔ ۱۹ میں پولُسؔ اپنے
ہاتھ سے لکھتا ہوں کہ خُود ادا کروں گا۔ میں اُس قرض کا ذکر نہیں کروں گا جو میرا تُجھ پر ہے یعنی
تیری اپنی جان۔ ۲۰ میرے بھائی! خُداوند میں مُجھ پر یہ مہربانی کر اور مسیح میں میرے دل کو تازہ
کر۔ ۲۱ مُجھے یہ یقین ہے کہ جو کچھ میں نے تُجھے لکھا ہے نہ صرف یہ بلکہ تُو اِس سے بھی بڑھ کر کرے
گا۔ ۲۲ اِس کے علاوہ میرے لیے ایک کمرہ تیار رکھ کیونکہ اُمید ہے کہ میں تمہاری دُعاوں کے جواب
میں جلد تُمہارے پاس واپس آؤں گا۔

۲۳ اِپَفراسؔ جو مسیح یسُوعؔ میں میرے ساتھ قید میں ہے تُجھے سلام کہتا ہے۔ ۲۴ اِسی طرح
میرے ہم خدمت مرقسؔ، اَرِسترخُسؔ، دیماسؔ اور لُوقا بھی تُجھے سلام کہتے ہیں۔
۲۵ خُداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل تیری رُوح پر ہوتا رہے۔ آمین !

العبرانیین

خُدا کا اپنے بیٹے کے ذریعے کلام:

۱ گُزرے زمانے میں خُدا نے مُختلف وقتوں میں اور مختلف طریقوں سے اپنے نبیوں کے وسیلے
ہمارے باپ دادا سے کلام کیا۔ ۲ اَب اِس زمانے کے آخری دِنوں میں ہم سے اپنے بیٹے
کے ذریعے کلام کیا جس کو اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے اُس نے
عالم بھی پیدا کِئے۔ ۳ بیٹا جو باپ کے جلال کا عکس ہے خُدا کی ذات کی سب خُوبیوں کو ظاہر کرتے
ہوئے سب چیزوں کو اپنے اختیار اور قدرت کے ساتھ سنبھالتا ہے، وہ ہمیں گناہوں سے پاک کر
کے آسمان پر قادرِ مطلق کے داہنے طرف جا بیٹھا۔
۴ اور رُتبے میں فرشتوں سے بھی اُتنا بلند مقام پایا جتنا اُسے ورثے میں وہ نام ملا جو سب ناموں
سے بلند ہے۔ ۵ خُدا نے کبھی کسی فرشتے سے یہ نہیں کہا جو اُس نے اپنے بیٹے یسُوعؔ سے کہا کہ:

"تُو میرا بیٹا ہے۔ آج تُو مُجھ سے پیدا ہوا۔" (زبور ۲: ۷)

اور یہ کہ:

"میں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔" ۲) سموئیل ۷: ۱۴)

۶ اور جب اپنے پہلوٹھے بیٹے کو دوبارہ اِس دُنیا میں بھیجتا ہے تو کہتا ہے، "خُدا کے سب فرشتے
اُسے سجدہ کریں۔" (اِستِثنا ۳۲: ۴۳)
۷ اور فرشتوں کے لیے یہ کہتا ہے کہ:

"وہ اپنے فرشتوں کو ہوائیں
اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے بناتا ہے۔" (زبور۱۰۴: ۴)
۸ مگر بیٹے کے لیے یہ کہتا ہے کہ:
"اے خدا! تیرا تخت ہمیشہ تک قائم رہے گا۔
اور تیری بادشاہی کا عصا راستبازی کا عصا ہو گا۔ (زبور ۴۵: ۶۔ ۷)
۹ تُو نے راستبازی سے محبت اور بدی سے نفرت کی۔
اِس لیے خُدا یعنی تیرے خُدا نے تُجھے شادمانی کے تیل سے
تیرے ساتھیوں سے زیادہ مسح کیا۔" (زبور ۴۵: ۷۔ ۶)
۱۰ اور بیٹے کو یہ بھی کہتا ہے کہ:
"اے خُداوند تُو نے ہی ابتدا میں زمین کی بنیاد رکھی
اور اپنے ہاتھوںسے آسمان بنائے۔
۱۱ وہ تو مٹ جائیں گے مگر تُو باقی رہے گا
اور یہ سب لباس کی طرح پرانے ہو جائیں گے۔
۱۲ تُو اُنھیں چادر کی طرح لپیٹے گا
اور وہ پرانے لباس کی طرح بدل جائیں گے۔
مگر تُو ہمیشہ اِسی طرح قائم رہے گا۔" (زبور ۱۰۲: ۲۷: ۲۵)
۱۳ خُدا نے فرشتوں میں سے کبھی کسی سے یہ نہیں کہا کہ:
"تُو میری دہنی طرف بیٹھ،

جب تک میں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ کر دوں“ ۔ (زبور۱۱۰: ۱)

۱۴ کیا فرشتے خدمت کرنے کے لیے مقرر نہیںجنہیں اُن مُقدسوں کی خدمت کے لیے بھیجا جاتا
ہے جو نجات کی میراث پاتے ہیں؟

۲ اِس لیے یہ ضروری ہے کہ جو سچی باتیں ہم نے سُنی ہیں اُس پر دل لگا کر غور کریں تاکہ اُس
سے دُور نہ ہو جائیں۔ ۲ اگر وہ کلام جو فرشتوں کے ذریعے دیا گیاقائم رہا اور اُس کی نافرمانی
کرنے والوں اور قصّوراروں کو معاف نہیں کیا گیا۔ ۳ تو پھر نجات کے اِتنے بڑے پیغام کو نظرانداز
کر کے ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟ جس کی منادی پہلے خُداوند یسُوعؔ نے خُود کی اور جنہوں نے سُنا اُس کو
ثبوتوں کے ساتھ ہم تک پہنچایا۔ ۴ خُدا نے بھی اپنی مرضی کے مطابق اِس پیغام کی بڑے نشانوں،
عجیب کاموں اور طرح طرح کے مُعجزات اور رُوح القُدس کی نعمتوں کے ساتھ تصدیق کی۔

۵ خُدا نے اُس آنے والے جہان کو جس کے بارے میں ہم بات کرتے ہیںفرشتوں کے اختیار
میںنہیں دیا۔ ۶ کسی نے کسی جگہ کلام میں یہ لکھا ہے کہ:

”انسان کیا ہے کہ تو اُسے یاد رکھے؟

یا آدم زاد کیا ہے کہ تُو اُس پر نگاہ کرے؟

۷ تُو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہی کمتر بنایا

اور تُو نے اُسے جلال اور عظمت کا تاج پہنایا۔

۸ تُو نے اُسے اپنی سب چیزوں پر اختیار بخشا۔

پس جب سب چیزیں اُسے کے تابع کر دیں تو کوئی چیز نہ چھوڑی جو اُس کے تابع نہ کی ہو۔ مگر
اَب تک ہم سب کچھ اُس کے تابع نہیں دیکھتے۔ ۹ البتہ ہم یسُوعؔ کو دیکھتے ہیںجو فرشتوں سے کچھ ہی

کم کیا گیا تاکہ ہر ایک آدمی کے لئے موت کا مزہ چکھے۔ موت کا دُکھ سہنے کے سبب اُسے جلال اور
عِزّت کا تاج پہنایا گیا۔ ۱۰ خُدا کو یہ مناسب لگا کہ جس کے لیے اور جس کے وسیلے یہ سب چیزیں
بنیں اُسے اپنے بیٹوں اور بیٹیو ںکے لیے، جنہیں وہ جلال میں داخل کرنے کو تھا، ایک کامل نمونہ بنانے
کے لیے دُکھوں میں سے گزارے۔ ۱۱ یسُوعؔ جس نے پاک کیا اور جو پاک کیے گئے ہیں ایک ہی
خاندان سے ہیں۔ اِس لیے یسُوعؔ اُنہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا۔
۱۲ چنانچہ وہ خُدا سے کہتا ہے کہ:

"میں اپنے بھائیو ںکے سامنے تیرے نام کا اِعلان کروں گا
اور جماعت کے درمیان تیری حمد کروں گا۔" (زبور۲۲: ۲۲)

۱۳ پھر یہ کہ:

"اُن لڑکوں سمیت جو خُدا نے مُجھے دیے ہیں،
میں اُس پر توکل کروں گا۔" (یسعیاہ۸: ۱۷-۱۸)

۱۴ پس جس طرح لڑکے خُون اور گوشت کا جسم رکھتے ہیں تو خُدا کے بیٹے یسُوعؔ نے بھی اُن
کی طرح خُون اور گوشت کا جسم لے کر اپنی جسمانی موت کے وسیلے موت کے مالک ابلیس کو تباہ
کیا۔

۱۵ تاکہ اُنہیں جو موت کے ڈر سے عمر بھر غلامی میں رہے چھُڑالے۔ ۱۶ یوں وہ فرشتوں کا
مددگار نہیں بلکہ ابرہامؔ کی نسل کا مددگار بن کر آیا۔ ۱۷ اِس لیے ضروری تھا کہ سب باتوں میں وہ
ہماری طرح یعنی اپنے بہن بھائیوں کی مانند بنے تاکہ ایک رحمدل اور دیانتدار سردار کاہن بن کر خُدا

کے سامنے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ دے۔ ۱۸ چونکہ اُس نے خود آزمایشوں میں سے گُزرتے ہوئے
دُکھوں کا سامنا کیا اِس لیے ہماری آزمایش میں بھی وہ ہماری مدد کر سکتا ہے۔

یسُوعؔ موسیٰؔ سے بڑا ہے:

۳ پس اے مُقدس بہنو اور بھائیو! تُم جو خُدا کے گھرانے کے ہو اور آسمانی بادشاہی کے لیے
بُلائے گئے ہو یسُوعؔ مسیح پر غور کرو جس کے خُدا کا رسُول اور سردار کاہن ہونے کا ہم اقرار
کر چکے ہیں۔ ۲ وہ خُدا کا جس نے اُسے مقرر کیا وفادار تھا ویسے ہی جیسے موسیٰؔ خُدا کے سارے گھر
کا وفادار تھا۔ ۳ لیکن وہ مُوسیٰؔ سے زیادہ عزت کے لائق ٹھہرا جیسے گھر کا بنانے والا معمار گھر سے
زیادہ عزت کے لائق ہوتا ہے۔ ۴ ہر گھر کا ایک بنانے والا ہوتا ہے مگر جس نے سب کچھ بنایا وہ خُدا
ہے۔ ۵ بے شک مُوسیٰؔ خُدا کے گھر میں ایک دیانتدار خادم تھا اور اپنے سارے کاموں سے اُن
باتوں کی گواہی دی جنہیں خُدا آیندہ ظاہر کرنے کو تھا۔ ۶ مگر مسیح یسوُعؔ خُدا کے گھر میں بیٹے کی طرح
مختار ہے اور ہم خُدا کا گھر ہیں بشرطیکہ ہم اُس اُمید اور بھروسے میں مسیح یسوُعؔ میں آخر تک قائم
رہیں جس پر ہمیں فخر ہے۔

۷ لہٰذا جس طرح پاک رُوح فرماتا ہے:

"اگر تُم اُس کی آواز سُنو۔
۸ "تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو
جیسے اِسرائیل نے بیابان میں میری آزمایش کی
اور بغاوت کر کے غصّہ دلایا۔
۹ "جہاں تُمہارے باپ دادا نے میرا امتحان لیتے ہوئے مُجھے آزمایا

اِس کے باوجود کہ اُنہوں نے چالیس سال میرے عجیب کام دیکھے۔

۱۰ ”اِس لیے میں اُن سے ناراض ہوا،
اور کہا کہ اِن کا دل ہمیشہ مُجھ سے گمراہ ہوتا رہتا ہے،
اور اُنہوں نے میرے حُکم نہ مانے۔
۱۱ ”لہٰذا میں نے اپنے غصّے میں قسم کھائی،
کہ وہ میرے آرام میں داخل نہیں ہوں گے۔“ (زبور۹۵: ۷-۱۱)

۱۲ عزیز بہنو! اور بھائیو! خبردار رہو کہ بُرائی کسی کے دل کو اِس قدر بے ایمان نہ کر دے کہ زندہ
خُدا سے پھِر جائے۔ ۱۳ بلکہ ہر روز ایک دُوسرے کے ایمان کو مضبوط کرو جب کہ ابھی تک ’آج کا
دن‘ ہے، تاکہ تُم میں سے کسی کا دل گُناہ کے فریب میں پھنس کر سخت نہ ہو جائے۔ ۱۴ اگر ہم آخر
تک خُدا کے ساتھ وفادار رہیں اور خُدا پر بھروسا اُتنا ہی مضبوط ہو جتنا ایمان لانے کے وقت تھا تو
یسُوعؔ کے ساتھ اُس کی ہر چیز میں حصّہ دار ہوں گے۔

۱۵ جیسے کہ لکھا ہے کہ:
”اگر آج کے دن تُم اُس کی آواز سُنتے ہو
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔
جس طرح غُصّہ دِلانے کے وقت کیا تھا۔“ (زبور۹۵: ۷-۸)

۱۶ وہ کون تھے جنہوں نے سُن کر غُصّہ دلایا؟ کیا وہ سب نہیں جو مُوسیٰؔ کے وسیلے مصرؔ سے
نکالے گئے؟ ۱۷ کن لوگوں نے چالِیس برس تک خُدا کو غُصّہ دلایا؟ کیا وہ نہیں جنہوں نے گُناہ کیا او
راُن کی لاشیں بیابان میں پڑی رہیں۔ ۱۸ اور کن کے ساتھ خُدا نے قسم کھائی کہ تُم میرے آرام میں

داخل نہ ہونے پاؤ گے؟ کیا وہ ہی نہیں جنہوں نے نافرمانی کی؟ ۱۹ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بے
ایمانی کے سبب خُدا کے آرام میں داخل نہ ہو سکے۔

۴ اب جب کہ خُدا کے آرام میںداخل ہونے کا وعدہ ابھی تک موجود ہے تو ہمیں بڑی احتیاط
سے ڈرتے ہوئے خبردار رہنا ہے ایسا نہ ہو کہ تُم میں سے کوئی اُس آرام میں داخل ہونے
کے لائق نہ ہو۔ ۲ اِس آرام کی خُوشخبری جس طرح ہمیں سُنائی گئی اُسی طرح اُنہیں بھی سُنائی گئی
تھی مگر اس خُوشخبری سے اُنہیں کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ اُنہوں نے سُنا تو مگر پورے دل سے اُس پر
ایمان نہ لائے۔ ۳ مگر ہم جو ایمان لائے ہیں اُس کے آرام میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جس طرح اُس
نے کہا:

"میں نے اپنے غضب میں یہ قسم کھائی ہے۔
کہ وہ میرے آرام میں داخل نہ ہو سکیں گے۔" (زبور۹۵: ۱۱)

جبکہ اُس کے کام دُنیا کی تخلیق کے وقت ختم ہو گئے تھے۔ ۴ ہم جانتے ہیں کہ کلام میں ساتویں
دن کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"خُدا نے اپنے سب کاموں کو پُورا کر کے ساتویں دن آرام کیا۔" (پیدائش۲: ۲)

۵ اور اُسی مقام پر وہ کہتا ہے کہ:

"وہ میرے آرام میں داخل نہ ہو سکیں گے۔"

۶ اب جب کہ کچھ لوگوں کا اِس آرام میں داخل ہونا باقی ہے کیونکہ جنہیں پہلے یہ خُوشخبری سُنائی
گئی وہ اپنی نافرمانی کے باعث داخل نہ ہو سکے۔ ۷ تو پھر آرام میں داخل ہونے کے لیے ایک اور

دن مقرر کرکے جسے خُدا نے "آج کا دن" کہا اور ایک عرصے کے بعد داؤدؔ کے ذریعے اِس دن کا یوں
اِعلان کرتا ہے:

"اگر آج تُم اُس کی آواز سُنو
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔" (زبور ۹۵: ۷-۸)

۸ اگر یشوعؔ نے اُنہیں اِس آرام میں داخل کیا ہوتا تو خُدا اِس دُوسرے دن کا اعلان نہ کرتا جس
دن آرام میں داخل ہونا باقی ہے۔ ۹ لہٰذا خُدا کے لوگوں کے لیے سبت کے دن کا آرام باقی ہے۔
۱۰ پس جتنے خُدا کے آرام میں داخل ہوئے اُنہوں نے اپنے کاموسے آرام پایا جیسے خُدا نے سب کام
ختم کرکے آرام کیا۔ ۱۱ تو ہمیں اُس آرام میں داخل ہونے کے لیے اور بھی کوشش کرنی چاہیے
تاکہ باپ دادا کی طرح خُدا کے نافرمان ہو کر کوئی رہ نہ جائے۔

۱۲ خُدا کا کلام زندہ ہے اور کام کرتا ہے۔ وہ دو دھاری تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے جو کاٹتا ہوا
گہرائی میں جان اور رُوح تک پُہنچ جاتا ہے اورہڈی اور گُودے کو جُدا کرتا اور دل کے خیالو ں اور
سوچوں کو جانچتا ہے۔

۱۳ دُنیا کی کوئی بھی چیز اُس سے چھِپی نہیںبلکہ جس خُدا کے سامنے ہم جواب دِہ ہیںاُس کی آنکھوں
کے سامنے سب چیزیں کھُلی اور بے پردہ ہیں۔

۱۴ پس جب ہمارا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانومیں سے گزر گیا یعنی خُدا کا بیٹا یسُوعؔ، تو ہمیں
چاہیے کہ ہم اپنے ایمان کے اقرر کو مضبوطی سے پکڑے رہیں۔ ۱۵ ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں جو
ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو کیونکہ وہ ہماری ساری کمزوریوں سے نہ صرف واقف ہے بلکہ
ہماری طرح ہر بات میں آزمایا گیا تو بھی بے گُناہ رہا۔ ۱۶ تو آؤ دلیری سے پُر فضل خُدا کے تخت کے

پاس چلیں جہاں ہم اُس کے رحم کی بدولت وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری
مدد کرے۔

۵ ہر سردار کاہن آدمیوں میں سے چُنا جاتا تھا تاکہ خُدا کے سامنے لوگوں کا نمائندہ ہو کر اُن کی
نذریں اور گُناہوں کی قربانیاں گزرانے۔ ۲ کیونکہ وہ خُود بھی کمزوریوں میں مُبتلا رہتا ہے اِس
لیے نادانوں اور گُمراہوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے۔ ۳ اِس لیے ضروری ہے کہ جیسے وہ اُمت
کے گُناہوں کے لیے قُربانی گُزرانتا ہے اپنے لیے بھی گُناہوں کی قربانی گُزرانے۔ ۴ کوئی بھی شخص
اپنی خواہش کے مطابق سردار کاہن کا پُروقار عہدہ نہیں پا سکتا جب تک کہ خُدا ہارون کی طرح کسی
کو بُلا کر مقرر نہ کرے۔ ۵ یسُوعؔ نے بھی سردار کاہن کا عُہدہ اپنے طور پر اختیار نہیں کیا بلکہ خُدا نے
اُسے چُنا اور اُس سے کہا کہ:

"تُو میرا بیٹا ہے۔ آج تو مُجھ سے پیدا ہوا۔" (زبور ۲: ۷)

۶ ایک دُوسرے مقام پر کہا کہ:

"تُو ملکِ صِدق کے طور پر ابد تک سردار کاہن ہے۔" (زبور ۱۱۰: ۴)

۷ زمین پر اپنی زندگی کے دَوران اُس نے بلند آواز میں پُکار پُکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُس سے
دُعائیں اور التجائیں کیں جو اُسے موت سے بچا سکتا تھا اور اُس کی سُنی گئی کیونکہ وہ خُدا کا خُوف
رکھتا تھا۔ ۸ بیٹا ہونے کے باوجود اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔ ۹ یوں وہ ایک کامل
سردار کاہن کے طور پر اپنے فرماں برداروں کے لیے ابدی نجات کا وسیلہ بنا۔ ۱۰ اور خُدا نے اُسے
ملکِ صدق کے طور کا سردار کاہن مقرر کیا۔

۱۱ اِس بارے میں اور بھی بُہت کچھ کہنا ہے لیکن اِن کو سمجھانا مُشکل ہے کیونکہ روحانی طور
پر سُست ہونے کے باعث اُونچا سُننے لگے ہو۔ ۱۲ ایمان لائے تُمہیں بُہت وقت ہو گیا۔ اب
توچاہیے تھا کہ تُم دُوسروں کو سکھاتے۔ مگر تُمہیں ضرورت ہے کہ کوئی پھر سے کلام کے ابتدائی
اُصول سکھائے۔ تُمہیں ابھی تک بچّوں کی طرح دُودھ چاہیے اور سخت غذا تم کھا نہیں سکتے۔ ۱۳ جو
صرف دُودھ پیتا ہے چھوٹا بچہ ہوتا ہے جسے بُرے اور بھلے کی تمیز نہیں۔ ۱۴ سخت غذا بالغ لوگوں
کے لیے ہے جو مسلسل تعلیم اور تربیت کے ساتھ بُرے اور بھلے میں تمیز کرنے کی سمجھ حاصل کر
لیتے ہیں۔

۶ آؤ مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتوں کو چھوڑ کر کاملیت کی طرف بڑھیں۔ انہیں بار بار دہرانے کی
ضرورت نہیںجیسے اُن کاموں سے توبہ کرنا جس کا نتیجہ موت ہے۔ خُدا پر ایمان رکھنا۔ ۲ بپتسمے
کی اور ہاتھ رکھنے اور مُردوں کے جی اُٹھنے اور ابدی عدالت کی تعلیم کی بنیاد دوبارہ نہ ڈالیں۔ ۳ خُدا
نے چاہا تو ہم ایسا کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔

۴ ایسے لوگ جن کے دل ایک دفعہ روشن ہو گئے۔ جو آسمانی بخششوں کا مزہ چکھ چُکے اور رُوح
القُدس میں شریک ہوئے۔ ۵ اور خُدا کے عمدہ کلام کو سُننے اور آنے والے زمانے کی قوتوں کا تجربہ
لے چکے۔ ۶ اب اگر وہ خُدا سے پھر جائیں اُنہیں دوبارہ توبہ کی طرف لانا ناممکن ہے کیونکہ وہ خُدا
کے بیٹے کو ردّ کر کے دوبارہ مصلوب اور علانیہ ذلیل کرتے ہیں۔ ۷ جو زمین بار بار بارش پڑنے کے
بعد بیج بونے والے کو اچھی فصل دیتی ہے تو خُدا کی طرف سے برکت پاتی ہے۔ ۸ اور اگر اُونٹ
کٹارے اور جھاڑیاں اُگاتی ہے جس کا کچھ فائدہ نہیں تو لعنتی ٹھہر کر جلادی جائے گی۔

٩ عزیزو ! ہمارا ایمان ہے کہ تمہارے لیے اچھی چیزیں مقرر ہیں جو نجات کے ساتھ ملتی ہیں۔
١٠ کیونکہ خُدا بے انصاف، نہیں کہ تُمہاری اُس محبت کو جو تُم نے یسُوعؔ مُقدّسوں کی خدمت کر
نے میں ظاہر کی ہے بھُول جائے۔ ١١ تُمہارے لیے ہماری بڑی آرزو یہ ہے کہ تُم میں سے ہر کوئی
اسی جذبے کے ساتھ آخر تک سرگرم رہے تاکہ جن باتوں کی اُمید تُم رکھتے ہو پوری ہوں۔ ١٢ تاکہ
روحانی طُور پر سُست نہ ہوجاؤبلکہ اُن کی مانند بنو جو اپنے ایمان اور صبر کی بدولت وعدوں کے
وارث ٹھہرتے ہیں۔

١٣ جب خُدا ابرہامؔ سے وعدہ کرتا ہے تو قسم کھانے کے لیے اُس سے بڑا اور کوئی نہ ملا چُنانچہ
اپنی ہی قسم کھا کر ١٤ کہتا ہے کہ میں تُجھے یقینا برکت پر برکت دُوں گا اور تیری اَولاد بے شمار ہو گی۔
(پیدایش ٢٢ : ١٧)

١٥ اِسی طرح اُس نے صبر کے ساتھ انتظار کیا اور وعدہ کی ہوئی چیزیں حاصل کیں۔ ١٦ عہد
باندھتے ہوئے لوگ اپنے سے کسی بڑے کی قسم کھایا کرتے ہیں تاکہ عہد میں شامل کسی بھی بات کو
بدلا نہ جا سکے اور اُس قسم کی بدولت عہد قائم رہے۔ ١٧ اِسی طرح خُدا نے قسم کھا کر اپنے آپ
کو اُن وعدوں کا پابند کر لیا تاکہ جن کے ساتھ وعدہ کیا گیا اُن پر ظاہر کرے کہ اُس کا ارادہ بدل نہیں
سکتا۔ ١٨ خُدا کے وعدے اور قسم دونوں لاتبدل ہیں اور ممکن نہیں کہ خُدا جھُوٹ بولے اِسی لیے
ہم پورے اعتماد کے ساتھ اُن وعدوں کو حاصل کرنے کے لیے جو ہمارے سامنے ہیں اُس کی
طرف دوڑے جو ہماری اُمید ہے۔ ١٩ وہ ہماری جان کا ایسا لنگر ہے جو قائم رہتا ہے اور ہمیں
پردے کے پیچھے خُدا کی حضوری میں لے جاتا ہے۔ ٢٠ جہاں یسوعؔ مسیح ہم سے پہلے ہماری خاطر د
اخل ہوا تاکہ ملکِ صِدق کے طور پر ہمارا ہمیشہ کے لیے سردار کاہن ہو۔

ملکِ صدق کی کہانت:

۷ ملکِ صدقؔ جو سالمؔ شہر کا بادشاہ اور خُدا تعالیٰ کا کاہن تھا۔ جب ابرہامؔ بادشاہوں کے خلاف
جنگ جیت کر واپس آرہا تھا تو اِسی نے اُس کا استقبال کیا اور برکت دی۔ ۲ اِسی کو ابرہام
ؔنے اپنی لُوٹ کا دسواں حصّہ دیا۔ یہ اپنے نام ملکِ صدقؔ کے مطابق راستبازی کا بادشاہ اور سالم
کے مطابق سلامتی کا بادشاہ ہے۔ ۳ نہ تو اُس کے ماں باپ کا پتا ہے نہ ہی اُس کا کوئی نسب نامہ
ہے اور نہ اُس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر ہے بلکہ وہ خُدا کے بیٹے کی طرح ہمیشہ تک سردار کاہن
رہتا ہے۔ ۴ لہٰذا ذرا غور کرو کہ وہ کیسا بزُرگ تھا جس کو قوم کے بزُرگ ابرہامؔ نے اپنی لُوٹ کی
عمدہ چیزوں میں سے دہ یکی دی۔ ۵ اَب موسیٰؔ کی شریعت کے مطابق لاویؔ جو کہانت کے لیے چُنے
گئے ہیں قوم کے لوگوں یعنی اپنے بھائیوں سے اُن کی پیداوار کا دسواں حصّہ لیتے ہیں جبکہ وہ ابرہامؔ
ہی کی اولاد ہیں۔ ۶ لیکن ملکِ صدقؔ جو لاوی کی نسل سے نہ تھا ابرہامؔ سے دہ یکی وصول کی اور اُسے
برکت دی جس کے ساتھ خُدا نے وعدے کیے تھے۔ ۷ اِس میں کوئی شک نہیں کہ برکت دینے والا
برکت لینے والے سے بڑا ہے۔ ۸ مگر وہاں دہ یکی اُن کاہنوں کو دی جاتی ہے جو مر جاتے ہیں مگر یہاں
دہ یکی وہ وصول کرتا ہے جسکے بارے میں گواہی دی جاتی ہے کہ وہ زندہ ہے۔ ۹ یوں لاویؔ جو دہ
یکی لیتے ہیں اُنہوں نے بھی ابرہامؔ کے ذریعے اُسے دہ یکی دی۔ ۱۰ بے شک اُس وقت لاوی پیدا نہیں ہوا
تھا مگر جب ابرہامؔ نے ملکِ صدقؔ کو دہ یکی دی وہ اُس کے تخم میں تھا۔

۱۱ اگر لاویوں کی کہانت کامل ہوتی تو ایک ایسے کاہن کی ضرورت نہ ہوتی جو ملکِ صدقؔ کے طور
پر ہو نہ کہ لاویؔ اور ہارونؔ کے طور پر۔ ۱۲ اور اگر کہانت بدل گئی تو ضروری تھا کہ اِس کے لیے
شریعت بھی بدل جائے۔ ۱۳ جس کاہن کی ہم بات کر رہے ہیں وہ دُوسرے قبیلے سے ہے جس نے

کبھی قربانگاہ کی خدمت نہیں کی۔ ۱۴ چونکہ وہ یہوداہؔ کے قبیلے سے پیدا ہوا جس کے حق میں موسیٰ
ؔنے کہانت کا ذکر نہیں کیا۔ ۱۵ جب ملکِ صدقؔ کی طرح ایک اور ایسا کاہن ظاہر ہوا۔ ۱۶ جو جسم
اور شریعت کے اعتبار سے لاوی کے قبیلے سے نہیں بلکہ لافانی زندگی کی قوت کے مطابق کاہن تھا۔
تو ہمارا دعویٰ اور بھی صاف اور واضح ہو جاتا ہے۔ ۱۷ زبورنویس نے اُس کے بارے میں نبوت
کی رُوح یہ گواہی دی کہ:

"تُو ملک صدقؔ کے طور پر

ابد تک کاہن ہے۔" (پیدایش ۲۲: ۱۷)

۱۸ غرض کہانت کے بارے پہلا حُکم کمزور اور بے فائدہ ہونے کے باعث منسُوخ ہو گیا۔
۱۹ کیونکہ شریعت نے کسی چیز کو کامل نہیں کیا اِس لیے اُس کی جگہ ہمیں ایک بہتر اُمیدی دی گئ جس
کے وسیلے ہم خُدا کے نزدیک جا سکتے ہیں۔ ۲۰ خُدا نے یسُوعؔ کو قسم کھا کر کاہن مقرر کیا جبکہ ہارونؔ
کی اَولاد بغیر قسم کے مقرر ہوئی۔ ۲۱ مگر خُدا نے یسُوعؔ کو اِس قسم کے ساتھ مقرر کیا:

"خُداوند نے قسم کھائی ہے اور وہ پھرے گا نہیںکہ

تُو ملکِؔصدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے۔" (زبور ۱۱۰: ۴)

۲۲ اِس لیے یسُوعؔ ایک بہتر عہد کی ضمانت دیتا ہے۔ ۲۳ پرانے عہد میں کئی کاہن آئے کیونکہ
موت کے سبب وہ اِس خدمت کو جاری نہ رکھ سکتے تھے۔ ۲۴ چونکہ یسُوع آبد تک زندہ ہے اِس لیے
اُس کی کہانت کبھی ختم نہ ہو گی۔ ۲۵ اس لیے جو اُس کے وسیلے خُدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں
ابدی نجات دے سکتا ہے۔ اور اُن کی شفاعت کے لیے ہمیشہ زندہ ہے۔

۲۶ ہمیں ایسے ہی سردار کاہن کی ضرورت تھی جو پاک، بے داغ، بے ریا، گنہگاروں سے جُدا اور آسمانوں پر بلند مقام رکھتا ہے۔

۲۷ اُن کاہنوں کی طرح نہیں جو ہر روز لوگوں کے گناہوں کی قربانی گُزرانے سے پہلے اپنے گناہوکی قربانی گزرانے۔ لیکن یسُوع ؑ نے ایک ہی بار اپنے آپ کو قربان کرکے ہمیشہ کے لیے ہمارے گُناہوں کی قربانی گزرانی۔ ۲۸ شریعت نے جو سردار کاہن مقرر کیے جسم کی حدود کے باعث کمزور تھے۔ مگر خُدا نے شریعت کے بعد قسم کے ساتھ اپنے بیٹے کو کاہن مقرر کرکے اُسے ہمیشہ کے لیے کامل سردار کاہن بنادیا۔

یسُوع ؑ ہمارا سردار کاہن:

۸ اہم بات یہ ہے کہ ہمارا سردار کاہن ایسا ہے جو آسمان پر عظیم خُدا کے تخت کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔ ۲ وہاں وہ اُس مَقدس کی خدمت کرتا ہے جو حقیقی خیمہ ہے جسے انسانی ہاتھوں نے نہیں بلکہ خُودخُداوند نے کھڑا کیا۔

۳ جیسے ہر سردار کاہن نذریں اور قربانیاں گُزرانے کے لیے مقرر ہوتا ہے تو ضرور تھا کہ ہمارا سردار کاہن بھی کچھ گُزرانتا۔ ۴ اگر وہ زمین پر ہوتا تو کاہن نہ ہوتا کیونکہ شریعت کے مُوافق نذریںگزارنے کے لیے کاہن موجود ہیں۔ ۵ اِس خیمے میں خدمت کے طریقے آسمان پر کی حقیقی چیزوں کی نقل اور عکس ہیں۔ جب موسیٰ ؑ خیمہ بنانے کو تیار تھا تو خُدا نے اُسے تاکید کی کہ اُس کی ہر چیز اُس نمونے کے مطابق بنائے جو اُسے پہاڑ پر دکھائی گئی۔ (خروج ۲۵: ۲۶-۳۰) ۶ یسُوع ؑ کو زمین پر خدمت کرنے والوں سے بُہت بلند خدمت ملی کیونکہ وہ پرانے عہد کی نسبت ایک بہتر عہد کا درمیانی ٹھہرا جو بہتر وعدوں کی بنیاد پر ہے۔

۷ اگر پہلا عہد بے نقص ہوتا تو دُوسرے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ۸ مگر خُدا جب اُن کے نقص دیکھتا
ہے تو لوگوں کو ملامت کرتے ہوئے کہتا ہے:

"خُداوند فرماتا ہے دیکھ! وہ دن آتے ہیں کہ
جب میں اسرائیل کے گھرانے
اور یہُوداہ کے گھرانے سے
نیا عہد باندھوں گا۔
۹ یہ اُس عہد کی مانند نہ ہو گا
جو میں نے اُن کے باپ دادا سے باندھا تھا
جب میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر مصرؔ سے نکالا تھا۔
کیونکہ اُنہوں نے اِس عہد کی وفاداری نہ کی اِس لیے میں نے بھی اُن کی پَرواہ نہ کی۔
۱۰ یہ عہد میں اُن کے ساتھ آنے والے دنوں کے لیے باندھوں گا۔ خُداوند فرماتا ہے:
"میں اپنے قانون اُن کے ذہن میں ڈالوں گا۔
اور اُن کے دلوں پر اُسے لکھوں گا۔
میں اُن کا خُدا ہوں گا۔ اور وہ میرے لوگ ہو گے۔
۱۱ تب کوئی اپنے ہم وطن کو اور اپنے بھائی کو یہ تعلیم نہ دے گا کہ اپنے خُدا کو پہچان۔
کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک سب مُجھے جان لیں گے۔
۱۲ میں اُن کی نار استیوں کو معاف کروں گا۔
اور اُن کے گُناہوں کو پھر کبھی یاد نہ کروں گا۔" (یرمیاہؔ ۳۱: ۳۴-۳۱)

۱۳ جب خُدا نے اِس عہد کو نیا کہا تو پہلے کو پُرانا ٹھہرایا۔ پس جو چیز پُرانی ہو جائے جلد مٹ جاتی ہے۔

پُرانے اور نئے عہد میں عبادت کا فرق:

۹ اِس لئے پہلے عہد میں عبادت کے اُصول دیے گئے اور زمین پر عبادت کی جگہ بھی۔ ۲ یعنی
خیمہ جس کے دو حصّے تھے۔ پہلا حصّہ جس میں ایک شمع دان، ایک بخور دان اور ایک میز
جس پر نذر کی روٹی تھی۔ اِس حصّے کو پاک مکان کہتے ہیں۔ ۳ پھر ایک پردہ تھا جس کے پیچھے دُوسرا
حصّہ تھا جسے پاک ترین مکان کہتے ہیں۔ ۴ اِس میں ایک سونے کا بخوردان اور ایک عہد کا صندوق
جو چاروں طرف سے سونے سے منڈھا ہُوا تھا۔ جس میں من سے بھرا ہوا ایک مرتبان اور ہارونؔ
کی لاٹھی جس میں کلیاں نکلی ہوئی تھیںاور عہد کی تختیاں تھیں۔ ۵ صندوق کے اُوپر خُدا کے جلالی
کروبی اپنے پَر پھیلا کر سایہ کیے ہوئے تھے۔ اِس وقت ہم اِن باتوں کو تفصیل سے بیان نہیں کر
سکتے۔ ۶ جب یہ خیمہ اپنی سب چیزوں کے ساتھ تیار ہو گیا تو کاہن پہلے حصّے میں باقاعدگی سے عبادت
کا کام سر انجام دیتے ہیں۔ ۷ مگر دُوسرے حصّے میںپردے کے پیچھے جو پاک ترین تھا اُس میں صرف
سردار کاہن سال میں ایک دفعہ داخل ہوتا تھا اور بغیر خون کے داخل نہیں ہوتا تھا جسے وہ اپنی اور
لوگوں کے گُناہوں کے لیے گُزرانتا تھا۔ ۸ عبادت کے اِس اُصول سے پاک رُوح یہ ظاہر کرتا ہے
کہ جب تک پہلا خیمہ کھڑا ہے پاک ترین مقام تک رسائی ممکن نہیںہوتی۔ ۹ اور اِس خیمے میں کاہن
جو نذریں اور قربانیاں گُزرانتا ہے ہرگز عبادت کرنے والوں کے ضمیر کو صاف نہیں کر سکتیں۔
۱۰ کیونکہ یہ نذریں اور قربانیاں اور عبادت کے طریقے جسمانی ہیں اور اِن کا تعلق کھانے پینے اور

غسل کی مُختلف رسموں سے ہے جو اِصلاح کے لیے اُس وقت تک ہیں جب تک اِس سے بہتر
نہیں دیا جاتا۔

۱۱ اَب جب مسیح ہونے والی تمام اچھی چیزوں کا سردار کاہن بن کر آیا تو ایک بہتر اور کامل تر
خیمے کی خدمت کے ذریعے نہ کہ اِس زمین پر ہاتھوں سے بنے خیمے کی خدمت سے۔ ۱۲ اور بچھڑوں اور
بکروں کا خُون لے کر نہیں بلکہ ایک ہی بار اپنا خُون لے کر پاک ترین مکان میں داخل ہوا اور ہماری
ابدی خلاصی کرائی۔ ۱۳ اگر ناپاک لوگوں پر بیلوں اور بکروں کا خُون اور بچھیا کی راکھ چھڑکنے سے
ظاہری اور جسمانی طور پر پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ ۱۴ تو مسیح کا خُون اِس ظاہری پاکیزگی سے کہیں
بڑھ کر ہمارے دِل اور ضمیر کو مُردہ کاموں سے کیوںنہ پاک کرے گا تاکہ زندہ خُدا کی عبادت کریں۔
کیونکہ اُس نے ازلی روح کے وسیلے اپنے آپ کو بے عیب قربان کر کے ہمارے گُناہوں کا کامل
کفارہ دیا۔ ۱۵ لہٰذا مسیح نئے عہد کا درمیانی بنا تاکہ چُنے ہوؤں کو خُدا کی وعدہ کی ہوئی برکتوں کا وارث
بنائے۔ اور یہ صرف اس طرح ممکن ہوا کہ اُس نے مر کر اُن کے لیے فدیہ دیا تاکہ اُنہیں اُن گُناہوں
کی سزا سے چھڑائے جو اُنہوں نے پہلے عہد کے نیچے کئے تھے۔ ۱۶ اگر کوئی وصِیّت کرنے والا مر
جائے تو جس نے وصِیّت لکھی اُس کی موت کا ثابت ہونا ضروری ہے۔ ۱۷ وصِیّت اُسی وقت
جاری ہوتی ہے جب وصِیّت کرنے والا مر جائے۔ جب تک وہ زندہ ہے وصِیّت قابلِ عمل نہیں
ہوتی۔

۱۸ اِس لئے پہلا عہد بھی بغیر خُون کے نہیں باندھا گیا۔ ۱۹ اِس لیے موسیٰ نے بھی خُدا کے
سارے حُکم سُنانے کے بعد بچھڑوں اور بکروں کا خُون اور پانی لے کر لال اُون اور زوفے کی ٹہنی
کے ساتھ شریعت کی کتاب اور قوم پر چھڑکا۔ ۲۰ اور کہا کہ یہ خُون اُس عہد کی تصدیق کرتا ہے جو

خُدا نے تُمہارے ساتھ باندھا ہے۔ ۲۱ اِسی طرح اُس نے خیمے اور عبادت کی تمام چیزوں پر خُون
چھڑکا۔

۲۲ درحقیقت مُوسیٰ کی شریعت کے مطابق سب چیزیں خُون سے پاک کی جاتی ہیں اور بغیر خُون
بہائے مُعافی نہیں۔

مسیح کی قربانی سب گُناہوں کو مٹا دیتی ہے:

۲۳ آسمانی چیزوں کی نقل تو جانوروں کے خُون سے پاک کی جاتی ہے مگر خُود آسمانی چیزوں کے
لیے ضروری تھا کہ اِن سے بہتر قربانی کے وسیلے سے پاک کی جاتیں۔ ۲۴ کیونکہ مسیح ہاتھ کے بنائے
ہوئے پاک مکان میں داخل نہیں ہوا جو حقیقی آسمانی مکان کا نمونہ ہے بلکہ آسمان میں داخل ہو کر
ہماری خاطر خُدا کے رُوبرُو حاضر ہوا۔ ۲۵ دُنیا کا سردار کاہن تو ہر سال جانوروں کا خُون لے کر پاک
ترین مکان میں داخل ہوتا ہے مگر مسیح اِس لیے آسمان میں داخل نہیں ہوا کہ باربار قربان ہو۔
۲۶ اگر یہ ضروری ہوتا تو دُنیا کے شروع سے اُسے کئی بار دُکھ سہہ کر قربان ہونا پڑتا۔ مگر اب زمانوں
کے آخر میں ایک ہی بار ظاہر ہوا تاکہ اپنے آپ کو قربان کر کے گُناہ مٹا دے۔ ۲۷ جس طرح ہر انسان
کا ایک بار مرنا اور پھر عدالت میں کھڑا ہونا مقرر ہے۔ ۲۸ اُسی طرح مسیح نے ایک ہی بار قربان
ہو کر سب لوگوں کے گُناہ دُور کرگئے۔ اَب وہ دوبارہ گُناہوں کی قربانی کے لیے نہیں آئے گا بلکہ اُن
لوگوں کی نجات کے لیے آئے گا جو اُس کے انتظار میں ہیں۔

۱۰ شریعت آنے والی اچھی چیزوں کا صرف عکس ہے اُن چیزوں کی اصلی شکل نہیں۔
شریعت کے تحت ہر سال ایک ہی طرح کی قربانیاں عبادت کرنے والوں کو ہرگز کامل
نہیں کر سکتیں۔ ۲ اگر یہ قربانیاں لوگوں کو کامل کر سکتیں تو یہ قربانیاں گُزرانا بند نہ ہو جاتیں۔

کیونکہ جب عبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو جاتے تو اُن کا دِل اُن کو گناہ کے اعتبار سے
الزام نہیں دیتا۔ ۳ بلکہ یہ قربانیاں ہر سال اُنہیں گُناہوں کی یاد دلاتی ہیں۔ ۴ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ
بیلوں اور بکروں کا خُون گُناہوں کو دُور کرے۔ ۵ اِس لیے مسیح دُنیا میں آتے وقت کہتا ہے:

"تُونے قربانی اور نذر کو پسند نہ کیا۔
بلکہ میرے لیے ایک بدن تیار کیا۔
۶ سوختنی قربانیوں اور گُناہ کی قربانیوں سے تو خُوش نہ ہوا۔
۷ اُس وقت میںنے کہا، کہ دیکھ ! میں آیا ہوں تاکہ اَے خُدا کہ
تیری مرضی پُوری کروں۔" (زبور ۴۰: ۶-۸)

۸ پہلے تو مسیح یہ کہتا ہے کہ "تُو نے نذروں اور گُناہ کی قربانیوں کو پسند نہ کیا اور پھر یہ کہ سوختنی
قربانیوں اور گُناہ کر قربانیوں سے تو خُوش نہ ہوا" حالانکہ وہ قربانیاں تو شریعت کے مطابق گُذرانی
جاتی ہیں۔

۹ پھر وہ کہتا ہے کہ دیکھ 'میں آیا ہوں کہ تیری مرضی پُوری کروں' یوں وہ پہلا عہد ختم کر کے
دُوسرے کو قائم کرتا ہے۔ ۱۰ خُدا کی ہمارے لیے یہ مرضی تھی کہ یسُوعؔ مسیح کے جسم میں ایک
ہی بار قربان ہونے سے ہم پاک کیئے جائیں۔

۱۱ شریعت ییھر ایک کاہنؔ ہر روز قربان گاہ کے سامنے کھڑا ہو کر ایک ہی طرح کر قربانیاں
گُزرانتا ہے جو ہرگز گناہوں کو دُور نہیں کرتیں۔ ۱۲ مگر مسیح نے ایک ہی بار ہمیشہ کے لیے قربان
ہو کر خُدا کے دہنی طرف جا بیٹھا۔ ۱۳ وہاں وہ اُس وقت سے مُنتظر ہے جب تک اُس کے دُشمن
اُس کے پاؤں کی چوکی نہ بنا دیے جائیں۔

۱۴ اِس ایک ہی بار چڑھائی گئی قربانی کے وسیلے اُن سب کو کامل کرتا ہے جو پاک کئے گئے
ہیں۔ ۱۵ پاک رُوح بھی اِس کی گواہی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:
۱۶ ''خُداوند فرماتا ہے:

جو عہد میں اُن دنوں اُن کے ساتھ باندھوں گا وہ یہ ہے کہ
''میں اپنے قانُون اُن کے دلوں پر لکھوں گا
اور اُن کے ذہن میں ڈالوں گا۔'' (یرمیاہ ۳۱: ۳۳)

۱۷ پھر کہتا ہے کہ:

''میں اُن کے گُناہوں کو اور بُرے کاموں کو یاد نہ کروں گا۔'' (یرمیاہ ۳۱: ۳۴)

۱۸ اَب جبکہ اُن کی معافی ہو گئی ہے تو پھر گُناہ کی کوئی اور قربانی نہ رہی۔
۱۹ پس اے بھائیو! ہمیں پردے کے پیچھے پاک ترین مکان میں داخل ہونے کی پُوری آزادی
ہے۔ یہ آزادی ہمیں یسُوعؔ کے لہُو کی بدولت ملی ہے۔ ۲۰ اُس نے اپنے بدن کی قربانی کے وسیلے
جو اُس پردے کے مشابہ ہے، یہ نئی اور زندہ راہ کھول دی۔ ۲۱ اور چونکہ ہمارا ایک ایسا سردار کاہن
ہے جو خُدا کے گھر کا مُختار ہے۔ ۲۲ تو آؤ سچے دل اور پُورے ایمان کے ساتھ خُدا کے پاس چلیں
کیونکہ ہمارے دل کو یسُوعؔ کے لہو کی بدولت ہر طرح کے الزام سے پاک اور ہمارے بدن کو پاک
پانی سے صاف کیا گیا ہے۔ ۲۳ تو آؤ بغیر شک کے اُس اُمید کو مضبوطی سے پکڑے رہیں جس کا
اقرار ہم لوگوں کے سامنے کرتے ہیںکیونکہ خُدا اپنے وعدوں کو پُورا کرنے میں سچا ہے۔ ۲۴ تو آؤ ایک
دُوسرے سے، محبت رکھنے اور اچھے کاموں کے لیے ایک دُوسرے کی حوصلہ افزائی کریں۔ ۲۵ اور
ایک دُوسرے سے ملنے کے لیے جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگ کرتے ہیں۔ بلکہ ایک

دُوسرے کی ایمان میں حوصلہ افزائی کریں جبکہ خُداوند کا دن نزدیک آرہا ہے تو یہ اور بھی ضروری
ہے۔ ۲۶ اگر ہم سچائی کو جان لینے کے بعد بھی جان بوجھ کر گُناہ کریں تو گناہوں کی معافی کے لیے
کوئی دُوسری قربانی نہیں۔ ۲۷ ہاں خُدا کی عدالت کا ہولناک انتظار اور غضبناک آگ باقی ہے جو
مخالفوں کو بھسم کر دے گی۔ ۲۸ جب کوئی موسیٰ کی شریعت کا جُرم کرتا اور دو یا تین گواہوں کی
شہادت سے جُرم ثابت ہو جائے تو بے رحمی سے مارا جاتا ہے۔ ۲۹ تو ایسے شخص کی سزا کس قدر
زیادہ ہوگی جس نے خُدا کے بیٹے کو پامال کیا اور اُس خُون کو حقیر جانا جس سے اُسے پاک کیا گیا تھا
اور فضل کے رُوح کی بے عزتی کی۔ ۳۰ کیونکہ ہم جس خُدا کو جانتے ہیں وہ کہتا ہے، "انتقام لینا
میرا کام ہے میں ہی بدلہ لوں گا" اور یہ کہ "خُداوند اپنے لوگوں کی عدالت کرے گا۔" (اِستثنا ۳۲:
۳۵-۳۶) ۳۱ زندہ خُدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک بات ہے۔ ۳۲ اُن پہلے دنوں کو یاد کرو جب تُم
نے یسُوعؔ کے بارے میں سچائی کو جانا اور اپنے ایمان کی خاطر بُہت سے دُکھ اُٹھائے۔
۳۳ کبھی تُمہاری بے عزتی کی گئی، کبھی سب کے درمیان تُمہارا مذاق اُڑایا گیا اور کبھی اُن
لوگوں کے ساتھ شامل ہوئے جن کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ ۳۴ قیدیوں کی مصیبت میں اُن
کے شاملِ حال ہوئے۔

خُوشی سے سب کچھ لُٹ جانا قبول کیا۔ تُمہاری خُوشی کی وجہ تُمہارا ایمان تھا کیونکہ تُم اِن سے
بہتر چیزوں کے وارث ہو جو ہمیشہ تک رہیں گی۔ ۳۵ پس خُداوند پر اپنے بھروسے کو نہ جانے دو کیونکہ
اِس کا اَجر بُہت بڑا ہے ۳۶ اَب صبر سے ثابت قدم رہنے کی ضرورت ہے تاکہ خُدا کی مرضی کو پُورا
کرتے ہوئے اُس کے سارے وعدوں کو حاصل کرو۔

۳۷ اب بُہت ہی تھوڑی مُدت باقی ہے کہ آنے والا آئے گا اور دیر نہ کرے گا۔

۳۸ اور میرا راستباز بندہ ایمان سے جیتا رہے گا۔ اور اگر وہ ہٹے گا تو میں خُوش نہ ہوں گا۔
۳۹ مگر ہم اُن کی مانند نہیں جو اپنی ہی بربادی کے لیے خُدا سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ہم ایمان
رکھنے والے ہیں کہ اپنی جان بچائیں۔

ایمان:

۱۱ ایمان اُن چیزوںکی اُمید کرنے اوراُن کے لیے یقین رکھنے کا ثبوت ہے جو نظر نہیںآتیں
اور نہ ابھی تک ملیں ہیں۔ ۲ ہمارے بزُرگوںکے ایمان ہی کی بدولت اُن کے بارے
میں اچھی گواہی دی گئی۔ ۳ ہم ایمان ہی سے ہم جانتے ہیں کہ ساری کائنات خُدا کے کلام سے بنی
کوئی بھی چیز جو اب نظر آتی ہے ظاہری چیزوں سے نہیں بنی۔ ۴ ایمان ہی سے ہابلؔ نے قائنؔ سے
بہتر قُربانی گزرانی اور یہ بات اُس کی راستبازی کی گواہی دیتی ہے۔ اس لئے خُدا نے اُس کی قُربانی
کو قبول کیا۔ اگرچہ اُسے مرے ایک عرصہ گُزر گیا ہے مگر ابھی بھی وہ اُس کے وسیلے کلام کرتا ہے۔
۵ ایمان ہی سے حنوکؔ کو زندہ اُٹھا لیا گیا اور اُس نے موت کا مزانہ چکھا۔ وہ بعد میں کبھی نظر نہ آیا۔
اُٹھائے جانے سے پہلے کلام گواہی دیتا ہے کہ وہ خُدا کو پسند آیا۔ ۶ اور بغیر ایمان کے اُس کو پسند
آنا ناممکن ہے اور جو کوئی اُس کے پاس آئے ضرور ہے وہ ایمان لائے کہ وہ موجود ہے اور اپنے
طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ ۷ ایمان ہی سے نُوحؔ نے اپنے خاندان کو بچانے کے لیے کشتی بنائی۔
جب خُدا نے آنے والے طوفان سے اُسے آگاہ کیا تو وہ اُن باتوں پر جو کبھی ہوئی نہیں تھیں اور جو
نظر نہیں آتی تھیں ایمان لایا اور خُدا کی تابعداری کی اور دُنیا کو مُجرم ٹھہرایا۔ ایمان ہی سے وہ خُدا
کے نزدیک راستباز ٹھہرا۔

۸ ایمان ہی سے ابرہامؔ خُدا کے بُلانے پر اپنے وطن کو چھوڑ کر اُس جگہ کی طرف چل پڑا جس
کا اُسے دینے کا وعدہ کیا گیا جبکہ وہ جانتا نہ تھا کہ کہا ںجا رہا ہے۔ ۹ وعدہ کئے گئے مُلک میں پہنچ کر بھی
ایمان سے مسافرانہ زندگی بسر کی اور پردیسیوں کی طرح اِضحاقؔ اور یعقوبؔ کے ساتھ جو اُسی وعدے
کے وارث تھے خیموں میں رہے۔ ۱۰ کیونکہ ابرہامؔ اُس شہر کا منتظر تھا جس کی بنیاد مُضبوط ہے اور
جس کا بنانے والا خُدا ہے۔ ۱۱ سارہؔ نے بھی ایمان سے اپنی عُمر کے اُس حصّے میںجب وہ بچے جننے
کے قابل نہ تھی حاملہ ہونے کی قوت پائی اِس لیے کہ اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا جانا۔ ۱۲ پس
عُمر کے لحاظ سے ایک شخص سے جو جسمانی طور پر مُردہ سا تھا ایک بڑی قوم پیدا ہوئی جس کا شمار
آسمان کے ستاروں اور سمندر کی ریت کے برابر ہے۔

۱۳ یہ سب کیے گئے وعدوں پر ایمان رکھنے کی حالت میںمرے اور وعدہ کی ہوئی چیزیں نہ ملیں
مگر دُور سے ہی دیکھ کر خُوش ہوئے اور اِس بات کا اقرار کیا کہ وہ زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں۔
۱۴ وہ لوگ جو اِس طرح کا اقرار کرتے ہیں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ابھی تک اپنے حقیقی ملک کی تلاش
میں ہیں۔ ۱۵ اگر وہ اُس ملک کے بارے میں سوچتے جس کو چھوڑ کر آئے تھے تو وہ واپس جا سکتے
تھے۔ ۱۶ حقیقت میں وہ ایک بہتر ملک کی تلاش میں تھے یعنی آسمانی مُلک کی۔ اِس لیے خُدا اُن کا
خُدا کہلانے سے نہ شرمایا کیونکہ اُس نے اُن کے لیے ایک آسمانی شہر تیار کیا۔

۱۷ ابرہامؔ ایمان ہی سے اضحاقؔ کو قربان کرنے کے لیے تیار ہو گیا جب خُدا نے اُس کی آزمایش
کی۔ اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا مان کر ایمان سے اپنے اکلوتے بیٹے کو نذر کیا۔ ۱۸ اِسی بیٹے
کی بابت وعدہ تھا کہ اضحاقؔ ہی سے تیری نسل ہو گی۔ ۱۹ ابرہامؔ نے اِسے اِس طرح سمجھا کہ خُدا
مُردوں کو زندہ کرنے میں قادر ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اُسے واقعی اضحاقؔ مُردوں میں سے واپس ملا۔

۲۰ ایمان سے ہی اضحاقؔ نے یعقوبؔ اور عیسوؔ کو اُن کے مُستقبل کے مطابق دُعا دی۔
۲۱ ایمان ہی سے یعقوبؔ نے جب مرنے کو تھا یُوسُفؔ کے بیٹوں کو برکت دی اور اپنی لاٹھی کے
سہارے جھک کر خُدا کو سجدہ کیا۔ ۲۲ ایمان ہی سے اُس نے مصرؔ سے اسرائیلیوں کے نکلنے کی بات
کی اور اپنی ہڈیوں کو ساتھ لے جانے کو بھی کہا۔ ۲۳ ایمان ہی سے مُوسیٰؔ کے ماں باپ نے اُس
کے پیدا ہونے کے بعد تین مہینے تک چُھپائے رکھا کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ یہ بچہ کوئی معمولی نہیں
اور بادشاہ کے حکم سے نہ ڈرے۔ ۲۴ ایمان ہی سے مُوسیٰؔ نے جب بڑا ہوا تو فرعونؔ کی بیٹی کا بیٹا
ہونے سے انکار کیا۔ ۲۵ اِس لیے کہ اُس نے چند دنوں کے لیے گُناہ آلودہ زندگی سے لُطف اُٹھانے
کے بجائے خُدا کے لوگوں کے ساتھ بدسلوکی برداشت کرنے کو پسند کیا۔ ۲۶ اُس کے خیال میں
مسیح کی خاطر بے عزت ہونا مصرؔ کے خزانوں سے زیادہ قیمتی تھا کیونکہ اُس کی نگاہ اُس بڑے اَجر پر
تھی جو اُس کے سامنے تھا۔ ۲۷ مُوسیٰؔ نے ایمان سے مصر کو چھوڑا اور بادشاہ کے غضب کا خوف
نہ کیا۔ وہ بڑی مضبوطی سے اپنی راہ پر چلتا رہا گویا کہ خُدا اُس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔

۲۸ ایمان ہی سے اُس نے بنی اسرائیل کو فسح کرنے اور اپنے گھروں کے دروازوں پر خُون
چھڑکنے کو کہا تاکہ جب پہلوٹھوں کو ہلاک کرنے والا آئے تو اُن کو ہاتھ نہ لگائے۔ ۲۹ ایمان ہی
سے بنی اسرائیل بحرِ قُلزم سے ایسے گزر گئے جیسے کہ خُشک زمین پر سے۔ اور جب مصریوں نے اُس
میں سے گُزرنے کی کوشش کی تو ڈُوب گئے۔ ۳۰ ایمان ہی سے اُنہوں نے یریحُوؔ شہر کی دیوار کے گرد
سات دن تک چکر لگانے کے بعد اُسے گرا دیا۔ ۳۱ ایمان ہی سے راحبؔ فاحشہ اپنے گھر والوں کے
ساتھ ہلاک نہ کی گئی جیسے اُس شہر کے باقی لوگ خُدا کی نافرمانی کے باعث ہلاک ہوئے۔ کیونکہ اُس
نے اسرائیلی جاسوسوں کو اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔

۳۲ اور کس کس کا ذکر کروں؟ اتنا وقت کہاں کہ جدعونؔ، برقؔ، سمسونؔ، افتاحؔ، داؤدؔ، سموئیلؔ
اور دیگر نبیوں کا ذکر کروں۔ ۳۳ اِیمان ہی سے اِن سب نے سلطنتوں کو مغلوب کیا۔ صداقت کے
کام کئے۔ وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کیا۔ شیروں کے مُنہ بند کئے۔
۳۴ بھڑکتی آگ کو بُجھایا، تلوار کی دھار سے بچ نکلے، اپنی کمزوریوں میں زورآور کئے گئے، اپنی
لڑائیوں میں مضبوط بنے اور فوجوں کو بھگا دیا۔ ۳۵ عورتوں نے ایمان سے ہی اپنے عزیزوں کو جو
مر گئے تھے، دوبارہ زندہ پایا۔ دُوسروں نے مار کھانا قبول کیا مگر رہائی قبول نہ کی بلکہ مرنا قبول کیا تاکہ
جی اُٹھنے کے بعد بہتر زندگی حاصل کریں۔ ۳۶ کچھ کو مذاق اُڑا کر اور کوڑوں سے مار کر آزمایا گیا۔ کچھ
کو زنجیروں سے باندھ کر اور قید میں ڈال کر آزمایا گیا۔ ۳۷ اُنہیں سنگسار کیا گیا، آرے سے چیرا گیا،
کچھ بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھ کر محتاجی میں، مصیبت میں رہے اور بدسلوکی برداشت کرتے
پھرے۔ ۳۸ دُنیا اُن کے رہنے کے لائق نہ تھی۔ وہ ویرانوں میں، پہاڑوں میں، غاروں میں اور زمین
کے گڑھوں میں آوارہ پھرتے رہے۔
۳۹ یہ سب اپنے ایمان کی بدولت خُدا کے نزدیک مقبول تھے تو بھی وعدہ کی ہوئی چیزیں نہ پائیں۔
۴۰ کیونکہ خُدا ہمارے لیے ایک بہتر منصوبہ رکھتا تھا کہ وہ ہمارے بغیر کامل نہ کئے جائیں۔

مسیح کا نمونہ:

۱۲ پس جب گواہوں کا اتنا بڑا ہجوم ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر اُس بُوجھ
اور اُس گُناہ کو جو ہمیں آسانی سے گرا دیتا ہے دُور کریں جو ہماری دوڑ میں سُستی پیدا
کرتا ہے اور صبر سے اُس دوڑ میں دوڑیں جو ہمارے سامنے ہے۔ ۲ اور ایمان کے بانی اور کامل
کرنے والے یسُوعؔ پر نظر رکھیں۔ جس نے شرمندگی کی پرواہ کیے بغیر اُس خُوشی کی خاطر جو اُس

کے سامنے تھی صلیب کا دُکھ سہا اور خُدا کے تخت کے دہنی طرف جا بیٹھا۔ ۳ اگر تُم اِس بات
پر دھیان کرو کہ یسُوعؔ نے گنہگاروں کی مخالفت کی کس قدر برداشت کی تُم بھی بے دل ہو کر ہمت
نہ ہارو گے۔ ۴ گُناہ کے خلاف جنگ لڑتے ہوئے تُم نے ابھی تک خُون نہیں بہایا۔ ۵ تُم کلام کی وہ
نصیحت بھُول گئے جو خُدا نے فرزند جانتے ہوئے کی کہ:

اے میرے بیٹے خُدا کی نصیحت کو ناچیز نہ جان
اور جب وہ تُجھے ملامت کرے تو بیدل نہ ہو۔
۶ کیونکہ جس سے خُدا محبت رکھتا ہے اُسے تنبیہ بھی کرتا ہے۔
اور جس کو بیٹا بنا لیتا ہے اُسے کوڑے بھی لگاتا ہے۔ (اَمثال۳: ۱۱-۱۲)

۷ تُم جو تربیت پانے کے لیے دُکھ سہتے ہو یاد رکھو کہ خُدا تُم سے بیٹوں جیسا سلوک کرتا ہے۔ ایسا
کون سا بیٹا ہے جس کا باپ اُس کی تربیت نہ کرے؟ ۸ اگر خُدا تُمہاری تنبیہ نہ کرے جیسے وہ اپنے باقی
فرزندوں کی کرتا ہے تو تُم فرزند نہیں بلکہ ناجائز اَولاد ٹھہرے۔ ۹ جب ہمارے جسمانی باپ ہماری
تربیت کرتے ہیں تو بھی ہم اُن کی عزت کرتے ہیں تو جو ہماری رُوحوں کا باپ ہے اُس کی تابعداری
کس قدر ضروری ہے تاکہ زندہ رہیں۔ ۱۰ ہمارے جسمانی باپ تو تھوڑے دِنوں کے لیے اپنی سمجھ
کے مطابق ہماری تربیت کرتے ہیں مگر خُدا ہماری بہتری کے لیے ایسی تربیت کرتا ہے جس سے
ہم اُس کی پاکیزگی میں شامل ہو جائیں۔ ۱۱ کسی طرح کی تنبیہ خُوشی سے قبول نہیں کی جاتی بلکہ دُکھ کا
باعث ہوتی ہے مگر جو دُکھ اُٹھاتے ہیں اپنی تربیت میں پُختہ ہو کر بعد میں چین کے ساتھ راستبازی کا
پھل کاٹیں گے۔ ۱۲ پس کمزور ہاتھوں اور ڈھیلے گھُٹنوں کو مضبوط کرو۔
۱۳ اپنے پاؤں کے لیے راستہ سیدھا بناؤ تاکہ جو لنگڑا ہے لڑکھڑا کر گر نہ پڑے بلکہ شفا پائے۔

۱۴ سب کے ساتھ امن اور صلح سے رہو۔ پاکیزہ زندگی گُزارنے کی کوشش میں رہو جس کے بغیر
کوئی خُدا کو نہ دیکھے گا۔ ۱۵ ایک دُوسرے کا خیال رکھو کہ کوئی خُدا کے فضل سے محروم نہ رہے۔ ایسا
نہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ نکل کر تُمہیں دُکھ دے اور بُہتوں کو ناپاک کرے۔ ۱۶ اس بات کا دھیان رکھو
کہ تُم میں سے کوئی عیسوؔ کی مانند حرامکار اور بے دین نہ ہو جس نے ایک وقت کے کھانے کے لیے
اپنے پہلوٹھے ہونے کے حق کو بیچ دیا۔ ۱۷ اور تُم جانتے ہو کہ بعد میں جب اُس نے اپنے باپ سے
برکت لینا چاہی تو نہ ملی۔ اُس نے آنسو بہا بہا کر اُس برکت کو لینا چاہا مگر اُس وقت اُسے توبہ کرنے
کا موقع نہ ملا۔

۱۸ تُم اُس حقیقی پہاڑ کے پاس نہیں آئے جیسے بنی اسرائیل سیناؔ کے پہاڑ پر جو آگ سے جلتا تھا
جس کے گرد گہری تاریکی اور تیز آندھی چلتی تھی۔ ۱۹ نرسنگوں کے شور میں جب خُدا نے ایسی
گرجدار آواز سے کلام کیا تو سُننے والوں نے درخُواست کی کہ اُنہیں مزید کلام نہ سُنایا جائے۔ ۲۰ کیونکہ
وہ اُس حُکم کی برداشت نہ کر سکے، کہ اگر کوئی جانور بھی اس پہاڑ کو چھُوے تو اُسے سنگسار کیا
جائے۔ (خروج ۱۹ : ۱۳) ۲۱ مُوسیٰؔ بھی اُس خوف ناک منظر کو دیکھ کر یہ کہہ اُٹھا کہ میں خُوف
کے مارے کانپتا ہوں۔ ۲۲ بلکہ تُم صِیّوُن ؔ کے پہاڑ اور آسمانی یروشلِیمؔ کے پاس آئے ہو جو زندہ
خُدا اور لاکھوں فرشتوں کا شہر ہے۔ ۲۳ تُم خُدا کے اُن پہلوٹھوں کی جماعت کے پاس آئے ہو جن
کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور خُدا کے پاس آئے ہو جو سب کا مُنصف ہے اور اُن راست بازوں کی
رُوحوں کے پاس بھی آئے ہو جو کامل کئے گئے ہیں۔ ۲۴ اور اُس یسُوعؔ کے پاس آئے ہو جو نئے
عہد کا درمیانی ہے اور چھڑکے ہوئے اُس خُون کے پاس آئے ہو جو ہابلؔ کے خُون سے زیادہ بہتر
باتیں کہتا ہے یعنی بدلے کی نہیں بلکہ معافی کی۔ ۲۵ خبردار رہو خُدا جو تُم سے کلام کرتا ہے اُس کی

اَن سُنی نہ کرنا۔ اگر اِس زمین پر لوگ مُوسیٰ کی اَن سُنی کر کے بچ نہ سکے تو ہم اُس کی اَن سُنی کر
کے جو آسمان پر ہے کیونکر بچ سکتے ہیں۔ ۲۶ اُس وقت تو اُس کی آواز سے زمین ہل گئی تھی مگر اَب
وہ وعدہ کرتا ہے کہ ایک بار پھر وہ نہ صرف زمین کو بلکہ آسمان کو بھی ہلائے گا۔ (حجّی ۲: ۶) ۲۷ یہاں
'ایک بار پھر' کا مطلب یہ ہے کہ خلق کی گئی چیزیں ہلائی جائیں گی اور ہلنے والی چیزیں ٹل جائیں گی
اور صرف وہ چیزیں قائم رہیں گی جو ہلائی نہیں جا سکتیں۔ ۲۸ چونکہ ہمیں ایسی بادشاہی ملی ہے جو ہلنے
والی نہیں تو آؤ اُس فضل کی بدولت شُکرگُزاری کے ساتھ خوف اور احترام میں خُدا کی ایسی پرستش
کریں جو اُسے پسند ہے۔ ۲۹ کیونکہ ہمارا خُدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔

وہ عبادت جو خُدا کو پسند ہے:

۱۳ دُوسروں کو بہن اور بھائی جان کر پیار کرتے رہو۔ ۲ اجنبیوں کی مہمان داری کرنا
نہ بھولو کیونکہ اِس طرح کچھ لوگوں نے انجانے میں فرشتوں کی خدمت کی ہے۔
۳ قیدیوں کو ایسے ہی یاد رکھو جیسے آپ اُن کے ساتھ قید ہو اور جن کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے
اُن کے دُکھ میں ایسے شامل ہو جیسے یہ آپ کا دُکھ ہے۔ ۴ بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے
اور یہ رشتہ پاکیزگی کے بندھ سے بندھا رہے کیونکہ خُدا حرامکاروں اور زناکاروں کی عدالت کرے گا۔
۵ پیسوں کی محبت سے دُور رہو جو کچھ تُمھارے پاس ہے اُس میں مطمئن رہو کیونکہ خُدا نے فرمایا ہے
کہ میں تُجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا نہ کبھی تُجھ سے دستبردار ہوں گا۔ (اِستثنا ۳۱: ۶، ۸) ۶ اِس لیے
ہم پُورے اعتماد سے کہتے ہیں کہ:

"خُداوند میرے ساتھ ہے اس لیے میں نہیں ڈروں گا۔

انسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔" (زبور ۱۱۸: ۶)

۷ اپنے راہنماؤں کو یاد رکھو جنہوں نے تُمہیں خُدا کے کلام کی تعلیم دی۔ اُن کی زندگی پر غور کرو
کہ کیسے چلتے تھے اور اُن کی مانند چلو۔

۸ یسُوعؔ مسیح کل اور آج بلکہ ہمیشہ تک ایک جیسا ہے۔ ۹ طرح طرح کی تعلیمات تُمہیں گُمراہ
نہ کرنے پائیں۔ خُدا کے فضل سے دِل کا مضبوط ہونا روایتی کھانوں سے بہتر ہے جن کے کھانے
والوں کو کوئی روحانی فائدہ نہ پہنچا۔ ۱۰ ایک ایسی قربان گاہ بھی ہے جس میں سے وہ خادم جو مُقدس
خیمہ کی خدمت کرتے ہیں کھا نہیں سکتے۔ ۱۱ کیونکہ جن جانوروں کا خُون سردار کاہن پاک ترین مکان
میں گُناہوں کے کفارے کے لئے لے جاتا ہے اُن کے جسم خیمہ گاہ سے باہر جلائے جاتے ہیں۔
۱۲ اِسی لیے یسُوعؔ نے بھی خیمہ گاہ یعنی یروشلیمؔ کے شہر سے باہر مصلُوب ہوا اور اپنے لوگوں کو
پاک کرنے کے لیے اپنا خُون بہایا۔ ۱۳ پس آؤ ہم بھی اُس کی ذلت میں شریک ہوتے ہوئے خیمہ
گاہ سے باہر اُس کے پاس چلیں۔ ۱۴ کیونکہ یہ دُنیا ہمارے مستقل رہنے کی جگہ نہیں۔ ہم آنے والے
شہر کے مُنتظر ہیں۔ ۱۵ تو آئیں یسُوعؔ کے وسیلے خُدا کو اپنے ہونٹو یعنی حمد وثنا کی قربانیاں ہر روز پیش
کیا کریں۔ ۱۶ بھلائی کرنا اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا نہ بھولیں کیونکہ ایسی قربانیاں خُدا کو پسند
ہیں۔ ۱۷ اپنے روحانی راہنماوں کے تابع رہو اور جس بات کا وہ حُکم دیتے ہیں اُسے کرو کیونکہ وہ
تُمہاری رُوحوں کے فائدے کے لیے محنت کرتے ہیں اور خُدا کے سامنے جواب دِہ ہیں۔ اُن کے
فرمانبردار رہو تاکہ وہ یہ خدمت خُوشی سے کریں نہ کہ رنج سے کیونکہ اِس صُورت میں تُمہیںکچھ فائدہ
نہیں۔

۱۸ ہمارے لیے دُعا کرتے رہو کیونکہ ہمارا دل صاف ہے۔ ہم ہر طرح ایمانداری سے زندگی
گزارنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

۱۹ اور میں تُم سے یہ درخواست اِس لئے بھی کررہا ہوںکہ میرے لیے دُعا کرو کہ جلد تُمہارے
پاس آؤں۔ ۲۰ اَب ہمارا خُدا جو اطمینان کا چشمہ ہے جس نے بھیڑوںکے بڑے چرواہے یعنی
ہمارے خُداوند یسُوعؔ مسیح کو ابدی عہد کے خُون کے وسیلے مُردوں میں سے زندہ کیا۔ ۲۱ وہ ہی ہمیں
ہر نیک کام کو پُورا کرنے میں کامل کرے تاکہ اُسکی مرضی پوری کرنے کے لیے جس چیز کی ضرورت
ہے ہمیں مہیا کرے اور جو کچھ اُسے پسند ہے یسُوعؔ مسیح کی قدرت کے باعث ہم میں پیدا کرے۔
اُس کی تمجید ہمیشہ ہوتی رہے۔ آمین !

۲۲ اَے بھائیو ! اور بہنو ! میں درخواست کرتا ہوں کہ تُمہاری نصیحت کے لیے جو کچھ میں نے
مُختصراً لکھا ہے اُس پر غور کرو۔

۲۳ ہمارا بھائی تیمُتھیُسؔ قید سے رہا کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ میرے پاس جلد آگیا تو اپنے ساتھ اُسے
تُمہارے پاس لاؤں گا۔

۲۴ اپنے راہنماؤں کو اور مُقدسوں کو ہمارا سلام کہو۔ اٹلیؔ کے ایماندار تُمہیں سلام کہتے ہیں۔
۲۵ تُم سب پر خُدا کا فضل رہے۔ آمین !

یعقُوب

۱ خُدا اور خُداوند یسوُعؔ مسیح کے خادم یعقوبؔ کی طرف سے بارہ قبیلوں کے ایماندار یہودیوں کے نام جو جا بجا رہتے ہیںسلام۔

ایمان اور صبر:

۲ عزیز بھائیو اور بہنو ! جب تُمہیں طرح طرح کی آزمایشوں کا سامنا کرنا پڑے تو اِسے خُوشی کا
موقع جانو۔ ۳ کیونکہ جب ایمان آزمایا جاتا ہے تو اِس سے صبرپیدا ہوتا ہے۔ ۴ لہذا صبر کو اپنے اندر
پُورے طور پر کام کرنے دو تاکہ تُم مکمل اور کامل ہو جاؤ اور تُم میں کسی چیز کی کمی نہ رہے۔ ۵ اگر
تُم میں سے کسی کے پاس حکمت کی کمی ہو تو خُدا سے مانگے جو تُمہیں فیاضی سے بغیر ملامت کئے دیتا
ہے۔ ۶ لیکن خُدا پر پُورا بھروسا رکھ کر مانگو اور کچھ شک نہ کرو۔ کیونکہ شک کرنے والا قائم نہیں
رہتا بلکہ سمندر کی لہروں کی مانند ہواؤں سے اِدھر اُدھر اُچھلتا پھرتا ہے۔ ۷ ایسے شخص کو خُدا سے
کُچھ ملنے کی اُمید نہیں رکھنی چاہیے۔ ۸ کیونکہ وہ خُدا اور دُنیا دونوں کا خواہش مند ہے۔ وہ دو دِلا ہے
اور اپنے کسی بھی کام میں مستقل مزاج نہیں۔

غریب اور دولت مند ایماندار:

۹ غریب بھائی یا بہن اِس بات پر فخر کریں کہ خُدا نے اُن کو چُن کر عزت بخشی ہے۔ ۱۰ وہ
جو دولت مند ہیں اِس بات پر فخر کریںکہ خُدا نے اُنہیں حلیم کیا ہے۔ کیونکہ وہ میدان کے پھُول کی
طرح مُرجھا جائیں گے۔ ۱۱ جیسے سُورج کے طلوع ہونے پر اُس کی گرمی سے گھاس جل جاتی ہے

اور پھول مُرجھا جاتا ہے اِسی طرح دولت مند بھی کام کرتے کرتے اپنی ساری دولت کے باوجود
ختم ہو جائے گا۔

۱۲ مبارک ہے وہ جو صبر سے آزمائشوں کی برداشت کرتا ہے کیونکہ قائم رہنے پر زندگی کا وہ تاج
حاصل کرے گا جس کا وعدہ خُدا نے اپنے محبت کرنے والوں سے کیا ہے۔ ۱۳ یاد رکھو! آزمائش
کے وقت کوئی یہ نہ کہے کہ مُجھے خُدا آزما رہا ہے۔ نہ تو خُدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ ہی وہ کسی
کو آزماتا ہے۔ ۱۴ بلکہ ہر شخص اپنی خواہشوں میں کھنچ کر اور پھنس کر آزمائش میں پڑتا ہے۔ ۱۵ پھر
یہ خواہشیں گناہ کو جنم دیتی ہیں اور جب گناہ بڑھ جاتا ہے تو یہ موت کو جنم دیتا ہے۔

۱۶ عزیز بھائیو اور بہنو! کسی دھوکے میں نہ رہنا۔ ۱۷ ہر اچھی اور کامل بخشش اُوپر سے یعنی
ہمارے خُدا نوروں کے باپ سے ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی نہ ہی سائے کی طرح بدلتی
ہے۔ ۱۸ اُس نے خود ہمیں سچائی کے کلام سےپیدا کیا تاکہ ہم اُس کی تمام مخلوقات میں پہلے پھل
ہوں۔

کلام پر عمل:

۱۹ عزیز بھائیو اور بہنو! اِس بات کو سمجھ لو کہ ہر کوئی سُننے میں تیز ہو لیکن بولنے اور غُصّہ کرنے
میں دھیما ہو۔ ۲۰ کیونکہ غُصّے سے راستبازی کے کام نہیں ہو سکتے جو خُدا چاہتا ہے۔

۲۱ لہٰذا ہر طرح کی ناپاکی اور بُرے کاموں کو اپنی زندگی سے دُور کر کے حلیمی سے خُدا کے کلام کو
قبول کرو جو تُمہارے دلوں میں بویا گیا جو تُمہاری رُوحوں کو نجات دے سکتا ہے۔ ۲۲ کلام کو صرف
سُننے والے نہ بنو جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیںبلکہ اِس پر عمل کرنے والے بنو۔ ۲۳ جو کوئی کلام سُنتا
اور اُس پر عمل نہیں کرتا اُس شخص کی مانند ہے جو اپنی ظاہری شکل آئینہ میں دیکھتا ہے۔ ۲۴ وہ اپنے

آپ کو دیکھ کر چلا جاتا ہے اور فوراً بھُول جاتا ہے کہ کیسا تھا۔ ۲۵ مگر جو کوئی اِس کامل شریعت پر
غور کرتا ہے جو اُسے آزاد کرتی ہے اور اُسے سُن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔ خُدا اُس کے ہر
کام میں اُسے برکت دے گا۔

۲۶ اگر تُم میں سے کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ خُدا کا عبادت گُزار ہے اور اپنی زبان پر قابو نہ رکھے وہ
اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ اُس کی دین داری بے معنی ہے ۲۷ خُدا باپ کی نظر میں سچی اور بے
عیب دین داری یہ ہے کہ یتیموں اور بیوائوں کی مصیبت میں اُن کی مدد کرو اور دُنیا کی آلودگی سے بچے
رہو۔

طرفداری نہ کرو:

۲ عزیز بھائیو اور بہنو! تُم کیوں کر پُرجلال یسُوعؔ پر ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہو اگر تُم ایک کے
مقابلے میں دُوسرے کی حمایت کرتے ہو؟ ۲ جیسے کہ اگر کوئی تُمہارے درمیان قیمتی لباس
پہن کر اور سونے کی انگوٹھی پہن کر آئے اور دُوسرا معمولی لباس پہن کر۔ ۳ تُو قیمتی لباس والے کو
تو خاص توجہ دے اور اُسے اچھی جگہ پر بیٹھنے کو کہے مگر معمولی لباس والے کو زمین پر بیٹھنے کو کہے۔
۴ تو کیا تُم نے بُری نیت سے ناانصافی کے ساتھ طرفداری نہ کی؟

۵ عزیز بھائیو اور بہنو! کیا خُدا نے اِس دُنیا کے غریبوں کو چُن کر ایمان میں دولت مند نہیں
کیا؟ کیا وہ آسمان کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے جس کا وعدہ خُدا نے اپنے محبت رکھنے والوں
سے کیا ہے؟ ۶ لیکن تُم نے غریب آدمی کی عزت نہیں کی! کیا یہ امیر لوگ ہی نہیں جو تُم پر ظلم
کرتے اور تُمہیں عدالتوں میں لے جاتے ہیں؟ ۷ کیا وہ ہی خُداوند یسُوعؔ کے اُس بزرگ نام پر کُفر
نہیں بکتے جس کی تُم پیروی کرتے ہو؟

۸ یقیناً ! یہ اچھی بات ہے اگر تُم کلامِ مقدّس میں دی گئی شاہی شریعت کو پُورا کرتے ہو کہ 'اپنے
پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔' (احبار ۱۹ : ۱۸) ۹ اور اگر تُم طرف داری کرتے اور ایک کو
دُوسرے سے زیادہ عزت دیتے ہو تو اِس شریعت کے گنہگار ٹھہرتے ہو۔ ۱۰ کیونکہ اگر کوئی ساری
شریعت پر عمل کرے اور کسی ایک بات میںخطا کرے تو وہ ساری شریعت کا قصور وار ٹھہرتا ہے۔
۱۱ کیونکہ جس خُدا نے یہ کہا کہ 'زِنا نہ کر' اُس نے یہ بھی کہا کہ 'قتل نہ کر'۔ اب اگر کوئی زِنا تو نہیں
کرتا مگر قتل کرتا ہے تو تب بھی وہ شریعت کا قصور وار ٹھہرا۔ ۱۲ لہٰذا اُن لوگوںکی مانند کلام اور کام
کروجن کا انصاف رہائی دینے والی شریعت کے مطابق ہوگا۔ ۱۳ جو رحم نہیں کرتا اُس کی عدالت
بھی بغیر رحم کے ہوگی۔ جو رحم کرتا ہے خُدا بھی اُس کی عدالت کرتے ہوئے رحم سے کام لے
گا۔

ایمان بغیر اعمال:

۱۴ عزیز بھائیو اور بہنو ! اگر کوئی ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے اوراُس کے مطابق اُس پر عمل نہ
کرے تو اُس کا کیا فائدہ۔ کیا اِیسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے۔ ۱۵ اگر تُم کسی بھائی یا بہن کو
دیکھو جس کے پاس کھانے کو کھانا اور پہننے کو کپڑے نہ ہوں۔ ۱۶ اور اُسے خُدا حافظ کرتے ہوئے
کہو کہ سلامتی سے جاؤ اچھی طرح کھانا کھاؤ، اپنے آپ کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھو۔ مگراُس کی
ضرورت کو پُورا نہ کرو تو کیا فائدہ۔ ۱۷ پس اِسی طرح ایمان بھی اچھے کاموں کے بغیر مُردہ اور بیکار
ہے۔
۱۸ کوئی بھی تُم سے یہ تکرار کرسکتا ہے کہ تُو ایمان رکھتا ہے اور میںنیک کام کرتا ہوں۔ تُو کس طرح
اپنے ایمان کو اچھے کاموں کے بغیر ثابت کرسکتا ہے؟ پر میں تُجھے اچھے کاموں کے ساتھ اپنا ایمان

دکھاؤں گا۔ ۱۹ تُو ایمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہے۔ اچھا کرتا ہے۔ کیا اتنا کافی ہے؟ ۔ شیاطین کا
بھی تو یہی ایمان ہے بلکہ وہ اُس کے خُوف سے تھر تھراتے بھی ہیں۔ کیا اُنہیں اِس ایمان سے
کچھ فائدہ ہے؟ ۲۰ اے نادان ! اِس بات کو سمجھ کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے۔ ۲۱ کیا ہمارا
باپ ابرہام آپنے اعمال سے راستباز نہ ٹھہرا؟ جب اُس نے خُدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہوئے
اپنے بیٹے اضحاقؔ کو قُربانی کے لیےپیش کر دیا۔ ۲۲ پس ہم نے دیکھ لیا کہ کس طرح اُس کا ایمان
اُس کے اعمال کے وسیلے کامل ہوا۔

۲۳ یوں کلام کی یہ بات پُوری ہوئی کہ ابرہامؔ خُدا پر ایمان لایا اور خُدا نے اُسے اُس کے ایمان
کے وسیلے راستباز شمار کیا اوروہ خُدا کا دوست کہلایا۔ ۲۴ کیا یہ اِس بات کا ثبوت نہیں کہ انسان
صرف ایمان سے نہیں بلکہ اعمال سے خُدا کے نزدیک راستباز ٹھہرتا ہے۔

۲۵ ایک اور مثال راحبؔ فاحشہ کی ہے جس نے اسرائیلی قاصدوں کو یریحوؔ کی دیوار پر اپنے
گھر میں پناہ دی اور حفاظت سے دُوسرے راستے سے روانہ کیا۔ کیا وہ اپنے اِس کام سے راستباز
نہ ٹھہری؟

۲۶ پس جس طرح جسم رُوح کے بغیر مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے بغیر مُردہ ہے۔

زبان پر قابو رکھنا:

۳ عزیز بھائیو اور بہنو ! تُم میں سے ہر کوئی اُستاد بننے میں جلدی نہ کرے کیونکہ ہم جو اُستاد
ہیں اُن کی عدالت سختی سے کی جائے گی اور دُوسرں کے مقابلے میں زیادہ سزا پائیں گے۔
۲ بیشک ہم میں سے کوئی بھی کامل نہیں ہم سب اکثر خطا کرتے ہیںمگر جو اپنی زبان پر قابو رکھے اور
باتوں میںخطا نہ کرے کامل شخص وہ ہے۔ وہ اپنے بدن کو بھی ہر طرح سے قابو میں رکھ سکتا ہے۔

۳ جیسے ہم گھوڑے کو اپنے قابو میں کرنے کے لیے اُسکے مُنہ میں لگام دیتے ہیں پھر اُسے جدھر چاہیں
موڑ سکتے ہیں۔ ۴ بڑے بڑے جہاز جو سمندر میں تیز ہواؤں سے چلتے ہیں، جہاز کے ایک چھوٹے سے
آلے یعنی پتوار سے جہاز کا کپتان اُن کا رُخ موڑ سکتا ہے۔ ۵ اِسی طرح زبان بھی بدن کا ایک چھوٹا
سا عضو ہے جو بڑی بڑی باتیں کرتی ہے۔ دیکھو ! ایک چھوٹی سی چنگاری سے کتنے بڑے جنگل میں
آگ لگ جاتی ہے۔ ۶ زبان بھی بدن میں آگ کی مانند ہے۔ اِس میں سارے جہان کی شرارت
سمائی ہوئی ہے جو سارے بدن کو داغدار کرتی ہے اور ساری دُنیا میں آگ لگاتی ہے اور جہنم کی آگ
سے جلتی رہتی ہے۔ ۷ انسان نے ہر طرح کے چوپایوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں اور پانی کے جا
نوروں کو تو قابو میں کر لیا۔ ۸ مگر زبان کو آج تک کوئی قابو نہیں کر سکا۔ یہ نہ رُکنے والی بے لگام بلا ہے۔
یہ جان لیوا زہر سے بھری ہوئی ہے۔ ۹ اسی سے ہم اپنے خُداوند اور آسمانی باپ کی ستایش کرتے
ہیں اور اِسی سے لوگوں کو بددُعا دیتے ہیں جو خُدا کی صُورت پر پیدا ہُوئے ہیں۔ ۱۰ ایک ہی مُنہ سے
برکت اور لعنت دونوں جاری کرتے ہیں۔ عزیز بھائیو اور بہنو ! ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ ۱۱ کیا
ایک ہی چشمے سے میٹھا اور کھاری پانی بہتا ہے؟

۱۲ کیا اَنجیر کے درخت پر زیتون اور انگُور کی بیل پر اَنجیر لگتے ہیں؟ ۔ ایسے ہی کھاری چشمے سے
میٹھا اور میٹھے چشمہ سے کھاری پانی جاری نہیں ہو سکتا۔

حقیقی حکمت خُدا کی طرف سے ملتی ہے:

۱۳ اگر تو دانش مند ہے تو اپنے نیک چال چلن اور اپنے اچھے کاموں کو اُس حلیمی کے ساتھ جو
حکمت سے ملتی ہے ثابت کر۔ ۱۴ اگر تُمہارا دل حسد اور خُودغرضی سے بھرا ہے تو سچائی کو جھوٹ
اور شیخی بگھار کر نہ چھپائیں۔

۱۵ یہ حکمت خُدا کی طرف سے نہیں جو حسد اور خُودغرضی سکھاتی ہے بلکہ یہ حکمت دُنیاوی،
غیر رُوحانی اور شیطانی ہے۔ ۱۶ کیونکہ جہاں کہیں حسد اور خود غرضی ہے، وہاں لڑائی جھگڑا اور ہر
طرح کی برائی ہوتی ہے۔ ۱۷ مگر جو حکمت خُدا کی طرف سے ہے اوّل تو وہ پاک ہوتی ہے پھر صُلح
پسند، تربیت پذیر، خدمت گزار، رحم اور نیک کاموں کے پھلوں سے لدی ہوتی ہے۔ بغیر طرفداری
کے ہر ایک سے مخلص ہوتی ہے۔ ۱۸ جو صُلح پسند ہیں وہ صُلح کا بیج بوتے ہیں تاکہ راستبازی کی فصل
کاٹیں۔

دُنیا سے دُوستی:

۴ تُمہارے درمیان لڑائیاں اور جھگڑے کیوں ہوتے ہیں؟ ۔ کیا یہ اُن بُری خواہشوں کی وجہ
سے نہیںجو تُمہارے جسم میں لڑائی کرتی ہیں۔ ۲ تُم اُس کی خواہش کرتے ہو جو تُمہارے
پاس نہیں اور پاتے بھی نہیں۔ اِس کے لیے خون اور حسد کرتے ہو۔ لڑتے اور جھگڑتے ہو اور
دُوسروں سے چھین لینے کی کوشس کرتے ہو تو بھی نہیں ملتا کیونکہ تُم خُدا سے نہیں مانگتے۔ ۳ اور جب
مانگتے ہو تو نہیں ملتا کیونکہ بُری نیت سے مانگتے ہو۔ تُم صرف اپنی خوشی کو پُورا کرنے کے لیے
خُودغرضی سے مانگتے ہو۔ ۴ اے زناکارو! کیا تُم نہیں جانتے دُنیا کے ساتھ دوستی خُدا سے دُشمنی
کرنے کے برابر ہے۔ لہٰذا جو کوئی دُنیا سے دوستی کرنا چاہتا ہے وہ خُدا کو دُشمن بناتا ہے۔ ۵ کیا تُم
سمجھتے ہو کہ جو کُچھ کلام کہتا ہے اُس کے کوئی معنی نہیں؟ جس رُوح کو اُس نے ہمارے اندر رکھا
ہے کیا وہ ایسی آرزو کرے گا جس کا انجام حسد ہو؟

۶ وہ تو اپنا فضل اُن پر زیادہ کرتا ہے۔ جیسا کلام میں آیا ہے:

’خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے پر حلیموں پر اپنا فضل کرتا ہے۔‘ (اَمثال ۳: ۳۴)

۷ پس اپنے آپ کو فروتن کرو۔ خُدا کے تابع ہو کر شیطان کا مقابلہ کرو تو وہ تُم سے بھاگ جائے
گا۔ ۸ خُدا کے نزدیک آؤ تو وہ تُمہارے نزدیک آئے گا۔ اے گنہگارو ! اپنے ہاتھوں کو صاف کرو۔
اے دو دِلو ! تُم جو خُدا اور دُنیا دونوں کو دوست رکھنا چاہتے ہو اپنے دلوں کو پاک کرو۔ ۹ اپنے
گناہوں پر آنسو بہاؤ۔ افسوس اور ماتم کرو۔ تُمہاری ہنسی ماتم میں اور تُمہاری خُوشی اُداسی میںبدل
جائے۔

۱۰ خُدا کے حضُور فروتنی کرو۔ وہ تُمہیںسربلند کرے گا۔

دُوسروں کی عدالت نہ کرو:

۱۱ عزیز بھائیو اور بہنو ! ایک دُوسرے کے لیے بُری باتیں نہ کرو۔ جو کوئی اپنے بھائی کے خلاف
بولتا ہے اُس پر الزام لگاتا ہے اوریوں وہ خُدا کی شریعت کے خلاف بولتا اور الزام لگاتا ہے۔
تُمہارا کام شریعت کی تابعداری کرنا ہے نہ کہ اُسے دُوسروں کی عدالت کے لیے استعمال کرنا۔
۱۲ شریعت خُدا کی طرف سے ہے اور اُسی کے پاس عدالت کرنے کا اختیار ہے۔ وہی بچانے
اورہلاک کرنے کا اختیار رکھتاہے۔ تُو کون ہے جو اپنے پڑوسی پر الزام لگاتا ہے؟

شیخی نہ مارنے کی نصیحت:

۱۳ تُم جو یہ کہتے ہو کہ آج یا کل فلاں فلاں شہر جائیں گے اور ایک سال وہاں ٹھہر کر کاروبار کریں
گے اور خُوب منافع کمائیں گے۔ ۱۴ کیا تُم جانتے ہو کل کیا ہو گا؟ سنو ! تُمہاری زندگی کا حال ہی کیا
ہے ! صُبح کی دُھند ! جو دُھوپ نکلتے ہی غائب ہو جاتی ہے۔ ۱۵ شیخی بگھارنے کے بجائے تُمہیں
یوں کہنا چاہیے: اگر خُداوند نے چاہاتو ہم سلامت بھی رہیںگے اور یہ بھی کریں گے اور وہ بھی۔

۱۶ مگر تُم اپنی شیخی پر فخر کرتے ہو۔ ایسا فخر کرنا اچھا نہیں۔ ۱۷ یاد رکھو ! اگر کوئی جان جائے کہ
کسی کام کا کرنا نیکی ہے اور نہیں کرتا تو یہ اُس کے حق میں گناہ ہے۔

دولت مندوں کو تنبیہ:

۵ اے دولت مند سُنو ! روؤ اور واویلا کرؤ کیونکہ ہولناک مصیبتیں تُمھارے سامنے ہیں۔
۲ تُمھاری دولت گل سَڑ گئی اور تُمھارے قیمتی کپڑوں کو کیڑا کھا گیا۔ ۳ تُمھارا سونا اور چاندی
زنگ آلود ہو گیا ہے اور وہی دولت جس پر تُم بھروسا کرتے ہو آگ کی طرح تُمھارے بدن کو کھا
جائے گی اور تُمھارے خلاف عدالت کے دن گواہی دے گی۔ ۴ اُن مزدوروں کی پُکار کو سُنو جن کی
مزدوری تُم نے دغا سے رکھ لی۔ اُن کی فریاد خُداوند لشکروں کے خُدا تک پہنچی ہے۔ ۵ تُم نے اپنی
زندگی عیش پرستی اور اپنی خواہشوں کو پُورا کرنے میں گزاری اور ذبح کے دن اپنے آپ کو موٹا تازہ
کیا۔ ۶ تُم نے اُن راستبازوں کو الزام لگا کر قتل کیا جنھوں نے کبھی تُمھاری مخالفت نہیں کی۔

صبر اور دُعا:

۷ پس اے بھائیو اور بہنو ! : صبر سے خُداوند کے واپس آنے کے منتظر رہو جیسے کسان اپنی فصل
کے لیے صبر سے خزاں اور بہار کی بارشوں کا انتظار کرتا ہے۔ ۸ تُم بھی صبر اور حوصلے کے ساتھ
انتظار کرو کیونکہ خُداوند کی واپسی نزدیک ہے۔

۹ عزیز بھائیو اور بہنو ! ایک دُوسرے کے خلاف شکایت مت کرو تاکہ تُمھاری عدالت نہ ہو۔
کیونکہ انصاف کرنے والا دروازے پر کھڑا ہے۔ ۱۰ بھائیو اور بہنو ! مصیبتوں میں صبر کرنا اُن نبیوں
سے سیکھو جنھوں نے خُداوند کا کلام سُنانے میں صبر سے دُکھ سہا۔

۱۱ ہم اُن کو عزت سے دیکھتے ہیں جنہوں نے صبر سے دُکھ برداشت کیۓ۔ تُم نے ایُوبؔ کے
صبر کے بارے میں سُنا ہو گا۔ خُدا نے کس قدر مہربانی سے اُسے اُس کے صبر کا اَجر دیا کیونکہ خُدا
شفقت اور ترس سے بھرا ہے۔ ۱۲ اے بھائیو اور بہنو! کبھی قسم نہ کھاؤ نہ آسمان کی نہ زمین کی اور
نہ کسی اور چیز کی۔ تُمہارا جواب سادگی سے ہاں یا نہیں ہونا چاہیے تاکہ گناہ سے بچے رہو اور کوئی تُم
پر الزام نہ لگائے۔

دُعا کی قوت:

۱۳ اگر تُم میں سے کوئی مصیبت میں سے گُزر رہا ہے؟ تو دُعا کرے۔ اور اگر کوئی خُوش ہے تو حمد
کے گیت گائے۔ ۱۴ اگر کوئی بیمار ہے؟ تو اُسے چاہیے کہ کلیسیا کے بزرگوں کو بُلائے تاکہ وہ خداوند
کے نام سے تیل مل کر اُس کے لیے دُعا کریں۔ ۱۵ جو دُعا ایمان سے ہو گی اُس سے بیمار شفا پائے
گا اور اگر اُس سے کوئی گناہ ہوا ہو تو اُس کی بھی مُعافی ہو جائے گی۔ ۱۶ ایک دُوسرے سے اپنے
گناہوں کا اقرار کرو اور ایک دُوسرے کے لیے دُعا کرو تاکہ شفا پاؤ۔ راستباز کی دُعا سے بُہت کچھ ہو
سکتا ہے۔ ۱۷ ایلیاؔہ بھی ہماری طرح انسانی فطرت رکھتا تھا تو بھی جب اُس نے دِل سے پُوری
نیت کے ساتھ دُعا کی کہ بارش نہ ہو تو ساڑھے تین سال بارش نہ برسی۔ ۱۸ جب اُس نے دوبارہ
بارش کے لیے دُعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمین نے اپنی پیداوار دی۔

گمراہ ایماندار کی بحالی:

۱۹ عزیز بھائیو! اور بہنو! اگر تُم میں سے کوئی سچائی سے گُمراہ ہو گیا ہو اور کوئی بھائی اُس کو
واپس لے آئے۔

۲۰ تو یقیناً اُس نے ایک بھائی کو ہلاکت سے بچا لیا اور بُہت سے گناہوں کی معافی کا سبب بنا۔

۱ پطرس

۱ یسُوعؔ مسیح کے رسُول پطرس کی طرف سے، خُدا کے اُن چُنے ہوئے مُسافِروں کے نام
جو پُنطُسؔ، گلتیہؔ، کپّدُکیہؔ، آسِیہؔ اور بتھُنیہؔ میں جا بجا رہتے ہیں۔ ۲ جنہیں خدا باپ نے اپنے ارادے
کے مُطابق پہلے سے چُنا کہ رُوح القُدس سے پاک ہوکر یسوع مسیح کے فرمانبردار ہوئے اور اُس
کے خُون کے چھڑکے جانے سے صاف کئے گئے۔

زندہ اُمید:

۳ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو، جِس نے اپنی بڑی رحمت سے،
یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث ہمیں نئے سِرے سے پیدا کیا اور ہمیں زِندہ اُمید
بخشی۔ ۴ تاکہ ایک ایسی میراث حاصل کریں جو آسمان پر محفُوظ ہے۔ جو نہ خراب ہوتی ہے اور نہ
برباد، بلکہ لاتبدیل ہے۔ ۵ خُدا تُمہارے اِیمان کے باعث اپنی قدرت سے تُمہاری حفِاظت آخر تک
کرتا ہے کہ تُم اُس نجات کو حاصل کرو جو آخری وقت ظاہر ہونے کو ہے۔
۶ اِس سبب سے بڑی خوشی مناؤ کیونکہ بڑی شادمانی تُمہاری مُنتظر ہے، اگرچہ اب تھوڑی مُدت
کے لیے طرح طرح کی آزمایشوں سے غم زدہ ہو۔ ۷ یہ اِس لئے ہے کہ تمہارا ایمان حقیقی ثابت ہو جو
آگ میں تائے ہوئے فانی سونے سے بھی زیادہ اصلی ہے۔ جب یسوعؔ مسیح ظاہر ہو گا تو یہ ایمان
تمہاری تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ہوگا۔ ۸ تم نے اُسے (یسوعؔ) کبھی نہیں دیکھا تو بھی
اُس سے محبت کرتے ہو۔ اگرچہ وہ نظر نہیں آتا، اُس پر ایمان رکھتے ہو اور ایسی خوشی مناتے ہو

جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔ ۹ اور ایمان سے اُس (یسوعؔ) پر بھروسے کی بدولت
رُوحوں کی نجات حاصل کرتے ہو۔

۱۰ اُن نبیوں نے، جنہوں نے خود اِس نجات کے بارے جو تمہیں فضل سے ملی ہے، نبُوت کی،
اُس کی بڑی تلاش اور تحقیق کی۔ ۱۱ وہ اِن باتوں پر بڑے تعجب سے غور و فکر کرتے رہے، جو مسیح
کے رُوح نے اُن میں رہ کر مسیح کے دُکھوں اور اُس کے بعد اُس کے اُس جلال کے بارے میں بتاتا
رہا جو وہ پانے کو تھے کہ یہ باتیں کب اور کیسے واقع ہوں گی؟ ۱۲ اُن کو یہ بتا دیا گیا تھا کہ یہ نبُوتیں اُن کے
لیے نہیں تھیں بلکہ آنے والے وقت میں تُمہارے لئے تھیں۔ اَب اِس خُوشخبری کی منادی تُمہارے
درمیان اُن خادموں کے وسیلے سے کی جاتی ہے جنہیں پاک رُوح کی قوت آسمان سے ملی ہے۔ فرشتے
بھی غور سے اِن باتوں کو دیکھنے اور جاننے کے مشتاق ہیں۔

پاکیزگی کی تلقین:

۱۳ لہٰذا پوری عقل کے ساتھ سنجیدگی اور بڑی ہوش مندی سے اُس فضل پر پُوری اُمید رکھیں
جو یسوعؔ مسیح کے ظاہر ہونے پر ہمیں حاصل ہو گا۔ ۱۴ اور خدا کی تابعداری میں زندگی بسر کرو اور
پہلے کی طرح جب جسم کی خواہشوں کو پُورا کرتے تھے، دوبارہ زندگی نہ گزارو۔ ۱۵ بلکہ اپنی زندگی اُسی
طرح پاکیزگی میں گُزارو، جِس طرح کہ تمہارا بُلانے والا (خدا) پاک ہے۔ ۱۶ کیونکہ کلامِ مُقدس میں
لکھا ہے، پاک ہو اِس لئے کہ میں پاک ہُوں۔

۱۷ اور یاد رکھو کہ وہ خدا جس سے تُم 'اے باپ' کہہ کر دُعا کرتے ہو کسی کا طرفدار نہیں، ہر ایک
کا انصاف اُس کے کاموں کے مطابق کرتا ہے۔ تو اِس دُنیا پر اُس کے احترام میں خُوف کے ساتھ،
مسافروں کی طرح زندگی گُزاریں۔ ۱۸ تم جانتے ہو کہ اُس نکمے چال چلن سے جو تمہیں تمہارے باپ

دادا سے ورثے میں ملا تھا، تمہاری رہائی اور مخلصی ختم ہونے والی چیزوں یعنی سونے اور چاندی
سے قیمت چُکا کر نہیں ہوئی۔ ۱۹ وہ خدا کے پاک اور بے عیب برّے یسوعؔ مسیح کے قیمتی خُون
سے ہوئی ہے۔ ۲۰ اُسے خدا نے دُنیا کے شُروع ہی سے، تُمہارے چھُٹکارے کی قیمت چُکانے کے
لیے چُن لیا تھا، مگر تمہاری خاطر آخری زمانے میں بھیجا۔ ۲۱ اُسی کے وسیلے تُم خدا پر اِیمان لائے
ہو، جِس نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا اور اُسے جلال بخشا تاکہ تُمہارا اِیمان اور اُمید خُدا پر ہو۔
۲۲ تُم نے پاک رُوح کے وسیلے سچائی کی تابعداری کرتے ہوئے اپنے دِلوںکو گُناہوں سے پاک کیا
ہے ا۔ ب صاف دِلی سے اپنے بھائیوں سے سچی محبت رکھو۔ ۲۳ تُم ہمیشہ کی زندگی کے لیے نئے
سرے سےپیدا ہوئے ہو، خراب ہو جانے والےبیج سے نہیںبلکہ خدا کے زندہ اور ہمیشہ تک قائم
رہنے والے کلام کےبیج سے۔

۲۴ جیسا کہ کلامِ مُقدس میں لکھا ہے، "ہر انسان گھاس کی مانند ہے اور اُس کی ساری رونق
مَیدان کے پھول کی مانندہے۔ گھاس سُوکھ جاتی ہے اور پھُول مُرجھا جاتا ہے۔" (یسعیاہؔ ۴۰: ۶-۸)
۲۵ لیکن خدا کا کلام ہمیشہ تک قائم رہے گا۔ یہ وہی خُوشخبری کا کلام ہے جو تُمہیں سُنایا گیا تھا۔

۲ پس ہر طرح کی بُری خواہشوں، دھوکے بازی، جھُوٹ، حسد اور بدگوئی کو چھوڑ کر۔ ۲ ننھّے
بچّوں کی طرح، کلام کے خالص روحانی دُودھ کی بھُوک رکھو تاکہ نجات کو تجربے کے ساتھ
حاصل کرنے کے لیے بڑھتے جاؤ۔ ۳ اور تُم نے تجربے سے جان لیا ہے کہ ہمارا خُداوند مہربان
ہے۔

۴ یسوُعؔ مسیح جو کونے کا پتھر ہے، جِسے آدمیوں نے تو رَد کر دیا مگر خدا نے اُس زندہ، قیمتی پتھر
کو چُن لیا ہے اور تُم چونکہ اِس زندہ پتھر یعنی یسُوعؔ پر ایمان لائے ہو۔ ۵ تُم بھی زندہ پتھروں کی

طرح خدا کا مقدِس بنتے جاتے ہو۔ اور تُم مُقدس کاہنوکی طرح یسوُع مسیح کے ذریعے ایسی رُوحانی
قربانیاں پیش کرتے ہو جو خدا کو پسند ہیں۔ ۶ چُنانچہ کتابِ مقدس میں آیا ہے:

"دیکھو! میں صیّون میں کونے کے سرے کا چُنا ہوا
اور قیمتی پتھر رکھتا ہوں
جو کوئی اُس پر اِیمان لائے گا کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔" (یسعیاہ ۲۸: ۱۶)

۷ تُم اِیمان لانے والوں کے لیے تو وہ پتھر قیمتی ہے، مگر جو اِیمان نہیں لائے، اُنہوں نے اُسے
رَد کیا۔ کیونکہ کلام مُقدس میں لکھا ہے:

"جس پتھر کو معماروں نے رَدّ کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔" (زبور ۱۱۸: ۲۲)

۸ اور یہ بھی لکھا ہے:

"میں صِیّون میںٹھیس لگنے کا پتھر اور
ٹھوکر کھانے کی چٹان رکھتا ہوں۔" (یسعیاہ ۸: ۱۴)

وہ کلام کی نافرمانی کرکے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اپنی نافرمان فطرت کے باعث اُن کا ٹھوکر کھانا
لازمی ٹھہرا ہے۔

۹ مگر تُم اُن کی مانند نہیں ہو، بلکہ تُم چُنے ہوے لوگ ہو اور شاہی کاہنوں کی جمات اور مخصوص
ومُقدس قوم جو خدا کی خاص ملکیت ہے، تاکہ تُم لوگوں میں اُس (خدا) کے عظیم کاموں کو بیان
کرو جس نے تُمہیں تارِیکی سے نکال کر عجیب روشنی میں بُلایا ہے۔ ۱۰ پہلے تُمہیں کوئی نہیں جانتا تھا،
مگر اب خُدا کے لوگ کہلاتے ہو پہلے تُم پر رحمت نہ ہوئی تھی مگر اب تُم پر رحمت ہوئی ہے۔

خُدا کی غلام:

۱۱ اے پیارو ! میں تُمہاری مِنّت کرتا ہوں کہ تُم یہ جان کر کہ اِس دُنیا میں پردیسی اور مُسافر ہو اپنے
آپ کو اُن جِسمانی خواہشوں سے جو رُوح سے لڑائی رکھتی ہیں بچائے رکھو۔ ۱۲ اپنے پڑوسیوں کے
درمیان خاص طور پر وہ جو اِیماندار نہیں اپنا چال چلن نیک رکھو اگر کوئی تُم پر بدکاری کا الزام لگائے
بھی تو تمہارے نیک کاموں کے باعث عدالت کے دن خدا کی تمجید کریں۔
۱۳ خداوند کی خاطر ہر انسانی اختیار کے تابع رہو بادشاہ کے اِس لیے کہ اُس کا رُتبہ سب سے بڑا
ہے۔
۱۴ حاکموں کے اس لیے کہ وہ خدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ بُرے کام کرنے والوں
کو سزا دیں اور نیک کام کرنے والوں کی تعریف کریں۔ ۱۵ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تُم اپنے نیک کاموں
سے ناسمجھ لوگوں کے مُنہ بند کر دو جو جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔ ۱٦ تُم آزاد ہو مگر اپنے آپ کو خدا
کے غلام جانتے ہوئے اس آزادی کو بدی کرنے کا بہانہ نہ بناؤ۔ ۱۷ ہر ایک کی مناسب طور پر عزت
کرو، ہم اِیمان والوں سے بھائی جان کر محبت رکھو، خدا سے ڈرو، اور مُلک کے حکم کی عزت کرو۔
۱۸ اے نوکرو ! عزت و احترام کے ساتھ اپنے مالکوں کی تابعداری کرو۔ نہ صرف اُن کی جو نیک
اور رحم دل ہیں، بلکہ اُن کی بھی جو ظالم اور بدمزاج ہیں۔
۱۹ اگر تُم اِسے خدا کی مرضی سمجھتے ہوئے، بے اِنصافی اور ظلم کے سبب دُکھوں کی برداشت
کرتے ہو تو یہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ ۲۰ اگر تُم نے بُرے کاموں کے بدلے مار کھائی اور
برداشت کی تو اِس پر کیسا فخر؟ ہاں اگر تُم نیکی کر کے دُکھ پاتے اور صبر کرتے ہو تو یہ خدا کو پسند ہے۔
۲۱ تُم نیکی کے لیے بُلائے گئے ہو چاہے اُس کے لیے تُمہیں دُکھ ہی کیوں نہ اُٹھانا پڑے۔ مسیح بھی

تمہارے واسطے دُکھ اُٹھا کر ایک نمونہ دے گیا تاکہ اُس کے نمونے پر چلو۔ ۲۲ نہ اُس نے (یسوعؑ) گُناہ
کیا نہ اُس کے مُنہ سے کوئی فریب کی بات نکلی (یسعیاہ ۵۳: ۹)۔

۲۳ جب اُس کی بے عزتی کی گئی تو اُس نے بدلے میں کسی کی بے عزتی نہیں کی۔ اور نہ ہی دُکھ
پا کر کسی کو دھمکایا بلکہ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کردیا جو سچا انصاف کرنے والا ہے۔ ۲۴ وہ آپ
ہمارے گُناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کی طرف سے مر کر
راستبازی کے کاموں کے لئے زندگی گزاریں اور اُسی کے مار کھانے سے تُم نے شفا پائی۔

۲۵ پہلے تُم بھٹکی ہوئی بھیڑوں کی مانند آوارہ تھے مگر اب اپنے چرواہے اور اپنی جانوں کے نِگہبان
کے پاس واپس آگئے ہو۔

۳ بِیویو! اپنے شوہروں کے تابع رہو۔ اگر کسی کا شوہر ایسا ہو جو کلام کو نہ مانتا ہو، تو تُمہارا اچھا
چال چلن اُسے خدا کے لیے بات چیت کے بِغیر جیت سکتا ہے۔ ۲ تُمہارے پاکیزہ چال
چلن، اور اپنے لیے تُمہارے اندر عزت و احترام کو دیکھ کر وہ خدا کی طرف کھنچا آئے گا۔

۳ خوبصورتی کے لیے تُمہاری توجہ صرف ظاہری بناؤ سنگھار نہ ہو جیسے مختلف طرز سے بال بنانا،
سونے کے زیور، اچھے اچھے کپڑے پہننا۔ ۴ بلکہ تُمہاری خُوبصورتی، تُمہارے مزاج کی نرمی، حلیمی
اور پُرسکون دل کے لافانی زیور کے ساتھ سجی ہو جو خدا کو پسند ہے۔ ۵ پہلے زمانے کی مُقدّس
عورتیں اسی طرح سے خود کو سنوارتی تھیں اور خدا پر بھروسا رکھتے ہوئے اپنے شوہروں کی تابع رہتی
تھیں۔

۶ جیسے کہ سارہؔ اپنے شوہر ابرہامؔ کی تابعداری کرتی اور اُسے 'مالک' کہہ کر پُکارتی تھی اگر تُم بھی
اپنے شوہروں کی بغیر کسی خوف کے ایسی ہی عزت کرو تو اُس (سارہؔ) کی بیٹیاں ہوئیں۔

۷ اے شوہرو ! تُم بھی اپنی بیویوں کی بڑی عزت کرو۔ دانائی سے اپنی بیویوں کے ساتھ رہو۔
وہ تُم سے کمزور تو ہیں مگر نئی زندگی میں خدا کی نعمتوں میں برابر کی شریک ہوتے ہوئے تُمہاری ساتھی
ہیں۔ اُن کے ساتھ مناسب برتاؤ کرو تاکہ تمہُاری دُعائیں رُک نہ جائیں۔
۸ آپس میں ایک سوچ کے ساتھ اتفاق سے رہو۔ دُوسروں کے ہمدرد ہو۔ نرم دِلی اور فروتنی کے
ساتھ دُوسروںسے محبت رکھو۔ ۹ بدی کرنے والوں سے بدی نہ کرو۔ گالی کے بدلے گالی نہ دو۔ بلکہ
ایسوں کے لیے برکت چاہو، کیونکہ خُدا نے تُمہیں ایسی لیے بُلایا ہے کہ برکتوں کے وارث ہوں۔
۱۰ کلامِ مُقدس میں لکھا ہے:

"جو کوئی زندگی سے خُوش ہونا
اور اچھے دِن دیکھنا چاہے
وہ زبان کو بدی سے
اور ہونٹوںکو جھُوٹ کہنے سے باز رکھے۔
۱۱ بدی سے دُور رہے اور اچھے کام کرے۔
صُلح پسند ہو اور اسی کی کوشش میں رہے۔
۱۲ کیونکہ خُداوند کی نظر راستبازوں کی طرف ہے
اور اُس کے کان اُن کی دُعا پر لگے ہیں۔
مگر غلط کام کرنے والے بھی خداوند کی نظر میں ہیں۔" (زبور۳۴: ۱۲-۱٦)

۱۳ اگر تُم اچھے کام کرنے کی کوشش میں لگے رہو تو کون تُمہیں نُقصان پہنچائے گا؟ ۱۴ تو بھی اگر
اچھائی کے بدلے دُکھ سہنا پڑے تو تُم مبارک ہو۔ نہ اُنکے ڈرانے سے ڈرو نہ گھبراؤ۔ ۱۵ بلکہ دل سے

مسیح کو اپنا مالک اور مقدس مانتے ہوئے اُس کی پرستش کرو۔ اگر کوئی تُم سے تُمہاری اُمید کی وجہ
پُوچھے تو اُسے بتانے کے لیے تیار رہو۔ ١٦ ٹھیک اور اچھی سوچ رکھو۔ تاکہ وہ لوگ جو تُم پر بُرائی کا
الزام لگاتے ہیں، مسیح میں تمہاری ٹھیک سوچ اور اچھی گفتگو سے شرمندہ ہوں۔ ١٧ اگر تُمہارے
لیے خدا کی یہ ہی مرضی ہے کہ نیک کام کر کے دُکھ اُٹھاؤ تو یہ بُرے کام کر کے دُکھ اُٹھانے سے بہتر
ہے۔ ١٨ مسیح نے بھی ہمارے گُناہوں کو مٹانے کے لیے ایک ہی بار دُکھ اُٹھایا۔ وہ (مسیح) جِس
نے کبھی گُناہ نہیں کیا تھا، گُنہگاروں کے لیے مرا تاکہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے۔ وہ جِسم میں تو موت
کے حوالے کیا گیا مگر رُوح میں دوبارہ جی اُٹھا۔ ١٩ اور اِسی حالت میں قیدی رُوحوں میں منادی کی۔
٢٠ اُن رُوحوں میں جو نوحؔ کے وقت نافرمان رہیں، اور خدا اُن کی برداشت کرتا رہا جب تک
کشتی تیار نہ ہو گئی اور صرف آٹھ جانیں اُس پانی سے گُزر کر بچیں۔ ٢١ طوفان کا وہ پانی اِس پِتِسمے کی
تصّویر ہے جِس سے تُم اب نجات پاتے ہو۔ اِس کا مقصد جِسم کی صفائی نہیں بلکہ خُدا کے لیے دل
اور سوچ کی پاکیزگی کے طالب ہونا ہے۔ جو یسوعؔ مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث
نجات کے ساتھ ملتی ہے۔ ٢٢ اَب وہ (یسوعؔ) آسمان پر خُدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور فرشتے اور
حکومتیں اور طاقتیں اُس کے اختیار میں ہیں۔

۴ جب مسیح نے ہماری خاطر جِسم میں دُکھ اُٹھایا ویسے ہی تُم بھی دُکھ اُٹھانے کے لیے تیار
رہو کیونکہ جِس نے جِسم میں دُکھ اُٹھایا وہ گُناہ پر غالب آیا۔ ٢ تاکہ اس زمین پر اپنی باقی زندگی
جِسمانی بُری خواہشات پُوری کرنے میں نہیں بلکہ خدا کی مرضی پوری کرنے میں گُزاریں۔ ٣ تم پہلے
ہی بُہت سے ایسے بُرے کاموں میں کافی وقت گزار چُکے ہو جن میں بے اِیمان لوگ اپنی جِسمانی
خُوشی پُوری کرنے کے لیے کرتے ہی، جیسے کہ بے لگام نفسانی خواہشوںکو پورا کرنا، شراب نوشی،

نشہ بازی، بیہودہ محفلومیں ناچ رنگ اور گھنوَنی بُت پرستی وغیرہ۔ (جادوگیری، فال نکالنا، توہم
پرستی، خدا کی علاوہ کسی اور پر توقعات) ۔ ۴ جب تُم اپنے جاننے والوں کا، اُن کی سخت بدچلنی
میں، ساتھ نہیں دیتے تو وہ حیران ہو کر تُمہارے بارے میں غلط باتیں کرتے ہیں۔ ۵ مگر اُن کو اِیسی
باتوں کا حساب خدا کو دینا پڑے گا جو زندہ ں اور مردوں دونوں کا انصاف کرنے کے لیے تیار ہے۔
۶ یسوعؔ نے مُردوں میں منادی کی تاکہ وہ نجات کی خُوشخبری کے باعث رُوح کے لحاظ سے خدا کے
واسطے زندہ رہیں اور جِسم کی لِحاظ سے آدمیوں کے مطابق اُن کا اِنصاف ہو۔

خُدا کی نعمتوں کا مختار:

۷ سب چیزوں کا خاتمہ قریب ہے، پس سنجیدگی کے ساتھ دُعا میں لگے رہو۔ ۸ سب سے اہم
بات یہ ہے کہ، آپس میں گہری محبت رکھو، کیونکہ محبت بُہت سے گُناہ چھُپا لیتی ہے۔ ۹ خُوشی کے
ساتھ بغیر شکایت کئے ضرورت مند مُسافروں کی مہمانداری کرو۔ ۱۰ خُدا نے ہر ایک کو مختلف نعمتیں
بخشیں ہیں، نعمتوں کے اچھے مختاروں کی طرح جِس قدر ملا ہے ایک دُوسرے کی خدمت کرو۔
۱۱ جِس کے پاس بولنے کی نعمت ہے وہ اِس طرح بولے، جیسے کہ خُدا کلام کر رہا ہے، جِس کے پاس
خدمت کرنے کی نعمت ہے اُسی طرح کرے جِیسی خُدا نے طاقت دی ہے تاکہ سب باتوں میں
یسوعؔ مسیح کے وسیلے سے خُدا کی عزت ہو۔ قدرت اور جلال ہمیشہ اُسی کا ہو۔

مسیح ہونے کے باعث دُکھ اُٹھانا:

۱۲ اے پیارو! مصیبتوں کی اُس آگ پر، جو آزمانے کے لیے تُم پر آپڑی ہے حیران نہ ہو اور
اِسے کوئی عجیب بات نہ سمجھو۔ ۱۳ مسیح کے دُکھوں میں خُوشی خُوشی شریک ہوتا کہ تُمہاری خوشی
اُس وقت دُگنی ہو جائے جب یسوعؔ اپنے پورے جلال میں واپس آئے۔ ۱۴ اگر یسوعؔ کے نام

کی خاطر تُمہاری بے عزتی کی جاتی ہے تو تُم مُبارک ہو کیونکہ خدا کا جلالی رُوح تُم پر سایہ کرتا ہے۔
وہ اُس پر کُفر بکنے کا سبب ہیں مگر تُمہاری وجہ سے وہ جلال پاتا ہے۔ ۱۵ تم میں سے کوئی بھی قتل،
چوری، بدکاری یا دوسروں کے کام میں مداخلت کر کے دُکھ نہ اُٹھائے۔ ۱۶ مگر مسیحی ہونے کی وجہ
سے دُکھ اُٹھانا شرم کی بات نہ سمجھی جائے بلکہ خدا کی تمجید کرو کہ مسیحی کے نام سے پُکارے جاتے
ہو۔ ۱۷ عدالت کا مقررہ وقت قریب ہے۔ یہ عدالت خدا کے گھر سے شُروع ہو گی اگر عدالت ہم
سے ہی شُروع ہو گی تو اُن کا انجام کیسا خوفناک ہو گا جنہوں نے کبھی خُوش خبری کو قبُول نہیں کیا؟
۱۸ کلامِ مُقدس کے مطابق:

"جب راستباز ہی مشکل سے نجات پائے گا
تو گنہگار کا کیا ہو گا؟" (اَمثال ۱۱: ۳۱)

۱۹ پس جو کوئی خداوند کی مرضی کے مطابق دُکھ اُٹھاتے ہیں اور اِس بات کے لئے قائم ہیں۔ وہ
نیکی کر کے اپنی جانوں کو وفادار خالق کے سپُرد کریں۔

خُدا کا گلہ:

۵ کلیسیا کے بزُرگوں کو، جن کی مانند میں بھی ایک بزُرگ اور مسیح کے دُکھوں کا گواہ اور اُس
(مسیح) کے واپس آنے پر اُس کے جلال میں شریک ہوں، یہ نصیحت کرتا ہوں۔ ۲ اُس گلہ
(اِیمانداروں کی جماعت) کی گلہ بانی جس کے لیے خدا نے تُم پر بھروسا کیا اور مقرر کیا ہے، نگہبانی
مجبوری سے نہیں بلکہ خوشی سے کرو، کسی لالچ سے نہیں بلکہ پُوری لگن کے ساتھ اسے خدا کی مرضی
جان کر کرو۔ ۳ جنہیں خدا نے تُمہارے سپُرد کیا ہے اُن پر حکمرانی مت جتاؤ بلکہ اپنے اچھے نمونے

کے ساتھ اُن کی گلہ بانی کرو۔ ۴ تاکہ جب سردار گلہ بان (یسوعؔ) ظاہر ہو گا تو تُمہیں ایسا جلالی تاج
دے گا جو کبھی خراب نہ ہو گا۔
۵ اِسی طرح نوجوان بھی اپنے آپ کو بزرگوں کے تابع کریںاور فروتنی سے ایک دُوسرے کی
خدمت میں لگے رہیں۔ یہ یاد رکھیں کہ:

"خدا مغروروں کا مُقابلہ کرتا ہے
مگر فروتنوں کوتوفیق بخشتا ہے۔" (اَمثال۳: ۳۴)

۶ پس خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تاکہ وہ تُمہیں وقت پر سربُلند کرے۔ ۷ اپنی
ساری فکریں اور پریشانیاںاُسے دے دو کیونکہ اُسے تُمہاری فکر ہے۔
۸ چوکس رہو اور اپنے بڑے دُشمن شیطان پر نظر رکھو جو گرجنے والے شیرببر کی طرح ڈُھونڈتا
پھرتا ہے کہ کسی (کمزور اور غیر محفوظ) کو پھاڑ کھائے۔ ۹ اِیمان میں مضبوط ہو کر اُس کا مقابلہ کرو۔
اور یاد رکھو کہ تُمہارے اِیماندار بھائی اِس دُنیا میں اِسی طرح دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ ۱۰ خدا جِس نے
ہم پر اپنا بڑا فضل کرتے ہوئے ہمیں یسوعؔ مسیح کے وسیلے اپنے ابدی جلال میں حصّہ دار ہونے
کے لیے بُلایا ہے آپ ہی تُمہیں تھوڑی مدت تک دُکھ اُٹھانے کے بعد تُمہاری قوت کو بحال کرکے
مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ ۱۱ جلال اور سلطنت ہمیشہ تک اُسی کا ہے۔ آمین!

اِختتامی سلام:

۱۲ میں نے یہ مختصر خط، سیلوانُسؔ کے ذریعے، جو میرے نزدیک ایک اِیماندار بھائی ہے، لکھوا
کرتُمہاری حوصلہ افزائی کے لیے گواہی دیتا ہوں کہ یہ ہی خدا کا سچا فضل ہے جِسے تُم تجربے سے جان

رہے ہو پس اِس میں قائم رہو۔ ۱۳ بابل کی کلیسیا اور میرا بیٹا مرقس تُمہیں سلام کہتے ہیں۔ ۱۴ گلے
لگا کر ایک دُوسرے سے مِلو اور سلام کرو۔ تُم سب پر جو مسیح یسوُعؔ میں ہو سلامتی ہو۔

۲ پطرس

۱ میں پطرسؔ خداوند یسوعؔ مسیح کا بندہ اور اُس کا رسول یہ خط اُن لوگوں کے نام لکھ
رہا ہوں جنہوں نے ہم جیسا قیمتی اِیمان ہمارے خدا اور مُنجّی یسوعؔ مسیح کی راستبازی اور
انصاف کے وسیلے سے پایا۔ ۲ جیسے، جیسے تُم خدا اور خداوند یسوعؔ کی پہچان میں بڑھتے جاؤ۔ خدا کا
فضل اور اطمینان تُم پر زیادہ ہوتا جائے۔

خُدا کی بُلاہٹ اور مرضی:

۳ خدا نے اپنی قدرت سے ہمیں وہ سب کُچھ دے دیا ہے جو دیندار زندگی بسر کرنے کے لئے
ضروری ہے۔ ہمیں یہ سب کُچھ اُس کو جاننے کی وجہ سے ملا جس نے ہمیں اپنے جلال اور عظمت
میں اپنے لئے بُلایا۔ ۴ اور ہم سے نہایت قیمتی اور بڑے وعدے کئے تاکہ اِن وعدوں کی بنا پر ہم دُنیا
میں اُس خرابی سے، جو بُری جسمانی خواہشوں (لالچ، بدکاری، جھُوٹ وغیرہ) کی وجہ سے پیدا ہوتی
ہے چھوٹ کر خدا کی ذات میں شریک ہو جائیں۔ ۵ لہٰذا خدا کے اِن بڑے وعدوں کے جواب
میں، بڑی کوشش کر کے اپنے اِیمان کو اچھے اخلاق کے ساتھ، اخلاق کو علم کے ساتھ۔ ۶ علم کو
پرہیزگاری کے ساتھ، پرہیزگاری کو صبر کے ساتھ، صبر کو بندگی کے ساتھ ۷ بندگی کو شفقت کے ساتھ،
شفقت کو مُحبت کے ساتھ بڑھاتے جائو۔ ۸ اگر تُم اِن باتوں میں بڑھتے جائوتو یہ تُمہیں یسوعؔ مسیح کی
پُوری پہچان میں بیکار اور بے پھل نہ ہونے دیں گی۔ ۹ پر وہ جو اِن باتوں میں ترقی نہیں کرتا وہ اندھا
ہے، کم فہم اور اپنے گُناہوں کے مُعاف کئے جانے کو بھول گیا ہے۔

۱۰ اے بھائیو! بڑی لگن اور کوشش سے اپنے بُلاوے اور چنائو کو اِن باتوں سے ثابت کرو۔
یوں تُم کبھی ٹھوکر نہیں کھائو گے۔

۱۱ یوں تُم ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کی اَبدی بادشاہی میں بڑی شان اور عزت
کے ساتھ داخل کئے جائو گے۔

۱۲ اِس لیے میں اِن باتوں کو بار، باریاد دلانے کے لیے مُستعد رہوں گا اگرچہ تُم اِنہیں جانتے بھی
ہو اور اِس سچائی پر قائم بھی ہو گے۔ ۱۳ جب تک میں اِس بدن میں زندہ ہوں، اِسے اپنا فرض سمجھ
کر تُمہیں یاد دلاتا رہوں گا۔ ۱۴ کیونکہ خداوند یسوُع مسیح کی مرضی میرے بارے میں یہ ہی ہے کہ میں
جلد اِس بدن کو چھوڑ دُوں اور یہ بات مُجھے بتائی گئی ہے۔ ۱۵ میں اِس بات کو یقینی بنانے کے لیے
کہ تُمہیں یہ باتیں میرے اِس زمین سے چلے جانے کے بعد بھی یاد رہیں پُوری کوشش کروں گا۔

مسیح کے جلال کے چشم دید گواہ:

۱۶ جب ہم نے تُمہیں خداوند یسوُعؔ مسیح کی پُر قدرت واپسی کی بارے میں بتایا تو کوئی چالاکی سے
گھڑی جھوٹی کہانیوں پر یقین کر کے نہیں بلکہ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے اُس کی جلالی شان کو
دیکھا ہے۔ ۱۷ جب اُس (یسوُعؔ) نے خدا باپ سے عزت اور جلال پایا، تو اُس شاندار جلال سے
(وہ سفید بادل جو اُس پر سایہ کئے ہوئے تھا) آواز آئی، "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جِس سے میں خُوش
ہوں۔" ۱۸ جب ہم اُس (یسوُعؔ) کے ساتھ مُقدس پہاڑ پر تھے تو ہم نے خُود یہی آواز آسمان پر
سے آتی سُنی۔

۱۹ اِن سب باتوں سے ہمارا اعتماد نبیوں کے کلام پر اور بھی مضبوط ہو گیا ہے، اور تُم اچھا
کرتے ہو جو اِس لکھے ہوئے کلام پر دھیان سے غور کرتے ہو۔ یہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ

کو روشن کرتا ہے جب تک کہ دِن نہ نکلے اور صبُح کا ستارہ مسیح تُمہارے دلوں میںنہ چمکے۔ ۲۰ سب
سے پہلے ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کلام مُقدس کی کوئی بھی نبوت کسی نبی کی اپنی تفسیر سے
نہیں ہوتی۔ ۲۱ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی اپنی خواہش سے نہیں ہوتی بلکہ نبی پاک رُوح کی
تحریک سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔

جھُوٹے اُستاد:

۲ جس طرح قوم بنی اسرائیل میں جھُوٹے نبی تھے، اُسی طرح تُم میں بھی جھُوٹے اُستاد اُٹھ
کھڑے ہوں گے اور بڑی چالاکی سے ہلاک کرنے والی بدعتی تعلیمات کو پھلائیں گے یہاں
تک کہ وہ اپنے خداوند کا بھی جِس نے اُنہیں خرید لیا تھا، انکار کر دیں گے۔ یوں وہ خود اپنے آپ
کو اور اُن کو بھی جِن کو پھانس لیتے ہیں، ہلاکت میں ڈالیں گے۔ ۲ اور بُہت سے لوگ اُن کے پیچھے
چل کر غیر اخلاقی جسمانی خواہشوں کے تابع ہو کر سچائی کے خلاف کُفر بکیں گے۔ ۳ وہ لالچ میں اپنے
مالی فائدہ کے لیے جھُوٹ بولیں گے۔ خدا نے پہلے ہی سے اُن پر سزا کا حکم دے رکھا ہے اور اُن
کی ہلاکت زیادہ دُور نہیں۔

۴ جب خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو بھی نہ چھُوڑا بلکہ اُنہیں جہنّم میں بھیج کر تاریک
غاروں میں عدالت کے دن تک قید کر دیا۔ ۵ اور خدا نے پہلی دُنیا کے لوگوں کو بھی نہ چھوڑا،
سوائے نُوحؔ اور اُس کے ساتھ سات جانوں کے جو پانی کے طوفان سے بچائی گئیں۔ جبکہ نُوحؔ
نے بے دین دُنیا کو آنے والی عدالت کی بارے میںخبردار کیا تھا۔ ٦ اِس کے بعد سدومؔ اور عمور
ہؔکے شہروں کو مُجرم ٹھہرایا اور جلا کر راکھ کر دیا تاکہ آنے والی بے دین دُنیا کے لیے عبرت کا نشان
ہوں۔ ۷ مگر خدا نے لوطؔ کو جو راستباز تھا اور اپنے گرد لوگوں کی شرمناک بداخلاقی کی وجہ سے تنگ

تھا، بچا لیا۔ ۸ کیونکہ وہ نیک شخص تھا اور اُن کے بُرے اور بے شرع کاموں کو دیکھ کر ہر روز اپنے
دل میں کُڑتا اور دُکھ اُٹھاتا تھا۔

۹ خدا اسی طرح اپنے لوگوں کو آزمایش سے نکالنا اور بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا کے
لیے ٹھہرانا جانتا ہے۔ ۱۰ خاص طور پر اُن کو جو جِسم کی ناپاک خواہشوں کو پُورا کرنے کے خیالوں میں
رہتے ہیں اور اختیار والوں کی عزت نہیں کرتے اور مُقدسوں پر بھی لعن طعن کرنے سے نہیں
ڈرتے۔

۱۱ فرشتے بھی باوجود کہ طاقت اور زور میں اُن سے بڑھ کر ہونے کے، خدا کے حضُور ایسی
ہستیوں پر لعن طعن کے ساتھ الزام نہیں لگاتے۔

۱۲ یہ جھوٹے اُستاد بے عقل جانوروں کی طرح ہیںجو پکڑے جانے اور ہلاک ہونے کے لیےپیدا
ہوتے ہیں۔ یہ اُن باتوں پر، جن سے خود واقف نہیں دُوسروں پر الزام لگاتے ہیں۔ یہ جانورں کی
طرح ہلاک ہوں گے۔ ۱۳ اُن کے بُرے کاموں سے جو نقصان ہوتا ہے اُس کا بدلہ اُن کی ہلاکت
ہی ہے۔ وہ دن کی روشنی میں بدکاری کرنا پسند کرتے ہیں۔ یہ تُمھارے درمیان داغ اور دھبّہ ہیں۔
جب یہ تُمھارے ساتھ دعوتوں میں شریک ہوتے ہیں تو بڑے شوق سے اپنی جھوٹی تعلیمات پھیلاتے
ہیں۔

۱۴ اِن کی آنکھیں زناکاری سے بھری ہیں، وہ گُناہ کرنے سے رُک نہیں سکتے، وہ کمزور ایمان
والوں کو بہکا کر گُناہ کرواتے ہیں۔ وہ اپنی لالچ میں ماہر ہیں۔ اُن پر خدا کی لعنت ہے۔ ۱۵ وہ سیدھے
راستے سے بھٹک کر بلعام بِن بعورؔ کی راہ پر چل پڑے ہیں جو جُھوٹ سے کمائی ہوئی دولت کو عزیز
جانتا تھا۔ ۱۶ اُسے اِس بات کے لیے یوں ملامت اُٹھانی پڑی کہ ایک بے زبان گدھی نے انسانی

آواز میں ایک نبی کو خدا کی نافرمانی سے روکا۔ ١٧ وہ خُشک کنوئیں کی طرح بے کار اور اُس بادل کی
طرح ہیں جِیسے ہوا اُڑا لے جاتی ہے۔ ١٨ وہ اپنے، گھمنڈ اور بیوقوفی سے بھری باتوں کے ساتھ، اُن
لوگوں کو جو گُمراہی سے بچائے گئے ہیں، جسمانی خواہشوں میں پھنسا کر دوبارہ گُمراہ کرتے ہیں۔ ١٩ یہ
اُن سے آزادی کا وعدہ کرتے ہیں مگر خود گُناہ کے غلام ہیں۔ جو کوئی جس کے قابو میں ہے وہ اُس کا
غلام ہے۔ ٢٠ جب وہ خداوند اور مُنجی یسُوعؔ مسیح کو جان کر اور اپنے گُناہوں کی ناپاکی سے چھُوٹ
کر دوبارہ اُن میں پھنستے اور گُناہ کی قابو میں آجاتے ہیں، اُن کا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ ٢١ اُن
کے لیے یہی بہتر تھا کہ راستبازی کی راہ کو نہ جانتے۔ بجائے اِس کے کہ اُسے جاننے کے بعد اور اُن
حکموں کا جو پاکیزہ زندگی گزارنے کے لیے اُنہیں ملے تھے، اُن کا انکار کرتے۔

٢٢ یہ سچّی مَثل اَیسوں ہی کے لئے ہے،

"کُتا اپنی قے چاٹنے کے لیے لَوٹتا ہے اور سئورنی نہانے کے بعد
دوبارہ کیچڑ میں لَوٹتی ہے۔" (اَمثال٢٦: ١١)

مسیح کی دُوسری آمد:

۳ عزیزو! یہ میرا دُوسرا خط ہے جو تُمہیںلکھ رہا ہوں۔ دونوں خطوں میں میرا مقصد تُمہیں یاد دلا
کر پاکیزہ اور سچی سوچوکو تُمہارے اندر اُبھارنا ہے۔ ٢ میں چاہتا ہوں کہ تُم پاک نبیوں کی
باتیںجو بہت پہلے اُنہوں نے کہییاد رکھو اور اُن حکُموں کو بھی جو ہمارے خداوند اور مُنجّی یسُوعؔ کے
رسُولوں کی ذریعے تُمہیں ملے۔

٣ تمہُارے لیے یہ بات جاننا بہت ضروری ہے کہ آخری دنوں میں سچائی کو مذاق میں اُڑانے
والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے مطابق چلیں گے۔ ۴ اور وہ مذاق اُڑاتے ہوئے پوچھیں گے،

کہاں ہے یسوؔع ؟ اُس نے تو واپس آنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر یہ ہمارے باپ دادا سے بھی پہلے، جب
سے دُنیا پیدا ہوئی سب کُچھ ویسا ہی ہے۔ ۵ وہ جان بُوجھ کر یہ بھُول گئے کہ قدیم ہی سے آسمان خدا
کے کلام سے بنے اور خدا نے زمین کو پانی میں سے بنایا اور پانیوں پر قائم کیا۔ ۶ پھر اِسی پانی کے
ایک بڑے طوفان کے ساتھ اُس زمانے کی دُنیا کو تباہ کیا۔ ۷ مگر خدا کے کلام سے اِس آسمان اور
زمین کو آگ کے لیے عدالت کے دِن تک محفوظ کر لیا جب بے دین ہلاک کئے جائیں گے۔

۸ اے عزیزو ! یہ خاص بات مت بھُولو کہ خداوند کے نزدیک ایک دِن ہزار برس کے برابر ہے
اور ہزار برس ایک دِن کے برابر۔ ۹ خدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں دیر نہیں کرتا۔ بلکہ وہ صبر
سے انتظار کرتا ہے کہ ہر کوئی اپنے گُناہوں سے تُوبہ کرے، کیونکہ وہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔

۱۰ خداوند کی عدالت کا دن اچانک چور کی طرح آئے گا۔ تب آسمان بڑے شور کے ساتھ مٹ
جائے گا اور اُس میں موجود سارے سُورج چاند اور ستارے گرمی کی شدت سے پگھل جائیں گے۔
زمین اور اِس پر کے سارے کام عدالت کے لیے ظاہر کئے جائیں گے۔ ۱۱ اگر یہ سب چیزیں اِس
طرح ختم ہو جائیں گی تو تُمہیں کس قدر پاکیزہ اور خدا کے خوف میں زندگی گزارنی چاہیے۔ ۱۲ اور
تُم بڑی بے تابی سے خداوند کے دن کا انتظار کرتے ہو جب آسمان جل جائیں گے اور اُس میں
موجود تمام چیزیں شدید گرمی سے پگھل جائیں گی۔ ۱۳ پر ہم اُس نئے آسمان اور نئی زمین کے مُنتظر
ہیں جس کا خُدا نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے جس میں خُدا کی بھلائی اور نیکی بسی رہیگی۔ ۱۴ پس
اے عزیزو ! جبکہ تُم اِن وعدوں کے مُنتظر ہو تو بھرپور کوشش کر کے اُس کے سامنے پاک اور
بے عیب نکلو اور تُمہاری صلح خُدا کے ساتھ بنی رہے۔ ۱۵ اور یاد رکھو کہ ہماری نجات اُس صبر
سے انتظار کرنے میں ہے۔ ہمارے عزیز بھائی پولُسؔ نے بھی اُس حکمت سے جو خُدا نے اُسے

دی تُمہیں یہ ہی باتیں لکھیں۔ ۱۶ اور اپنے سب خطوط میں اِن باتوں کے بارے میں لکھا ہے اُن میں
کُچھ باتیں ایسی ہیں جنہیں سمجھنا مُشکل ہے۔ جاہل اور کمزور ایمان والے دیگر صحیفوں کی طرح
اِن باتوں کو بھی توڑمروڑ کر پیش کرتے اور اپنے لیے ہلاکت پیدا کرتے ہیں۔ ۱۷ عزیزو ! چونکہ تُمہیں
اِن باتوں کا پہلے سے علم ہے اِس لیے ہوشیار رہو تاکہ اِن بُرے لوگوں کی گُمراہی میں پھنس کر کمزور
نہ پڑ جائو۔ ۱۸ بلکہ ہمارے خداوند اور مُنجّی یسوؔع مسیح کے فضل اور اُس کی پہچان میں بڑھتے جائو۔
سارا جلال اَب اور ہمیشہ تک اُسی کو ملے۔

۱ یُوحنّا

زندگی کا کلام:

۱ ہم تمہیں اُس کی خبر دیتے ہیں جو دُنیا کے شروع سے تھا جسے ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے
دیکھا بلکہ قریب سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھؤا۔ وہی زندگی کا کلام ہے۔ ۲ وہ جو خُود
ہمیشہ کی زندگی ہے، ہم پر ظاہر ہوا اور ہم نے اُسے دیکھا، ہم اُس کے گواہ ہیں۔ اَب اِسی زندگی کی
خبر تمہیں دیتے ہیں جو خدا کے ساتھ ہے اور ہم پر ظاہر کی گئی۔ ۳ جو کچھ ہم نے سنا او ردیکھا اس کی
حقیقت بیان کرتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے ساتھ مل کر باپ اور بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت
رکھو۔ ۴ ہم یہ باتیں اِس لئے لکھتے ہیں کہ تم بھی پوری طرح ہماری خوشی میں شامل ہو جاؤ۔

خُدا نور ہے:

۵ یہ پیغام جو ہم نے یسُوعؔ سے سنُا ہم تمہیں دیتے ہیں کہ وہ نور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی
نہیں۔ ۶ اگر ہم کہیں کہ خُدا میں زندگی گزار رہے ہیں اور پھر گناہ میں بھی زندگی گزاریں تو ہم جھوٹ
بولتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔ ۷ چونکہ خدا نور ہے، نور میں چلتے ہوئے ہی ہم خدا کے ساتھ
رفاقت رکھ سکتے ہیں اور اُس کے بیٹے یسُوعؔ کا لہو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔
۸ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم گناہ نہیں کرتے تو خود کو دھوکا دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔ ۹ لیکن
اگر ہم اُس کے سامنے اپنے گناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے میں سچا اور

عادل ہے۔ ۱۰ اگر ہم کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کے کلام کو
دل سے قبول نہیں کرتے۔

مسیح ہمارا مددگار:

۲ میرے پیارے بچو! میں یہ باتیں تمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تم گناہ کرنے سے بچے رہو لیکن
اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو خدا باپ کے سامنے ہماری وکالت کے لئے ایک مددگار
موجود ہے یعنی یسوع مسیح جو راست باز ہے۔ ۲ اُس نے خود کو قربان کر کے ہمارے گناہوں
کا کفارہ ادا کیا، نہ صرف ہمارے گناہوں کا بلکہ ساری دنیا کے گناہوں کا بھی کفارہ ادا کیا۔ ۳ اگر ہم
اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو یقینا اُسے جان گئے ہیں۔ ۴ اگر کوئی یہ کہے کہ میں خداوند یسُوع
مسیح کو جان گیا ہوں اور اُس کے حکموں کو نہ مانے، وہ جھوٹا ہے اور وہ سچائی پر نہیں۔ ۵ جو کوئی
اُس کے حکموں پر عمل کرتا ہے، یقیناً اُس میں خُدا کی محبت کامل ہو گئی ہے۔ ہمیں اِسی سے معلوم
ہوتا ہے کہ ہم اُس میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ۶ جو کوئی یہ کہے کہ میں خدا میں زندگی گزارتا ہوں تو اُسے
چاہیے کہ وہ بھی اُسی طرح زندگی گزارے جیسے یسوع گزارتا تھا۔

نیا حکم:

۷ اے عزیزو! میں تمہیں کوئی نیا حکم نہیں دیتا بلکہ وہی پرانا حکم ہے جو شروع سے تمہیں ملا۔ یہ
پرانا حکم تم نے پہلے بھی سُن رکھا ہے۔
۸ اَب میں اُسے ایک نئے حکم کے طور پر لکھتا ہوں کیونکہ یہ سچائی کے ساتھ یسُوع میں اور اب
تم میں نظر آتا ہے کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے اور حقیقی نور چمکنا شروع ہو گیا ہے۔

۹ جو کوئی نور میں ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے وہ ابھی تک تاریکی
میں ہے۔ ۱۰ جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور اُس کے ٹھوکر کھانے کا
کوئی اِمکان باقی نہیں رہتا۔ ۱۱ جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی
ہی میں بھٹکتا ہے کیونکہ تاریکی نے اُسے اندھا کر رکھا ہے۔

۱۲ اے بچو! یہ میں تمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ یسوع ؑ کے نام میں تمہارے گناہ معاف
ہوئے۔ ۱۳ بزرگو! جو ایمان میں پختہ ہو، میں تمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تم مسیح کو جان گئے ہو جو
ابتدا سے ہے۔ اے جوانو! میں تمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تم شیطان پر غالب آ گئے ہو۔ اے
لڑکو! میں تمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تم باپ کو جان گئے ہو۔

۱۴ اے بزرگو! میں تمہیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ تم مضبوط ہو اور تم میں خدا کا کلام بسا ہوا اور
تم شیطان پر غالب آ گئے ہو۔

۱۵ دُنیا اور اُس کی چیزوں سے محبت نہ رکھو۔ جو دنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت
نہیں۔ ۱۶ دُنیا میں جسمانی لذتوں کی خواہش، آنکھوں کی خواہش اور دنیاوی باتوں کا غرور، یہ سب
چیزیں خدا کی طرف سے نہیں بلکہ دنیا کی طرف سے ہیں۔ ۱۷ دُنیا اور اُس کی خواہش دونوں مٹتی جاتی
ہیں مگر جو کوئی خدا کی مرضی پوری کرتا ہے وہ ہمیشہ تک قائم رہتا ہے۔

مخالفِ مسیح:

۱۸ اے بچو! تم سُن چکے ہو کہ مخالفِ مسیح آنے والا ہے، اَب بھی اُس جیسے بہت سے
مخالفِ مسیح پیدا ہو گئے ہیں اِسی سے ہم جانتے ہیں کہ یہ آخری وقت ہے۔ ۱۹ مسیح کی مخالفت

کرنے والے چھوڑ تو گئے ہیں مگر وہ کبھی ہمارے ساتھ نہیں تھے اگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے تو
ہمارے ساتھ رہتے۔ اُن کے چھوڑ کر چلے جانے سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں۔
۲۰ لیکن تمہیں مسیح یسوعؔ کی طرف سے رُوح القدس دے کر مَسح کیا گیا ہے اور تم سب اِس
سچائی سے واقف ہو۔ ۲۱ میں تمہیں اِس لئے نہیں لکھتا کہ تم سچائی سے واقف نہیں۔ بلکہ اِس
لئے کہ جھُوٹ کا سچائی سے کوئی تعلق نہیں۔
۲۲ جو کوئی یسوعؔ کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے وہ جھُوٹا ہے۔ مخالفِ مسیح وہی ہے جو باپ
اور بیٹے کا انکار کرتا ہے۔ ۲۳ جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہے اُس کا باپ سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ جو
بیٹے کا اقرار کرتا ہے اُس کا باپ سے بھی تعلق ہے۔
۲۴ جو تعلیم تم نے شروع سے سُن رکھی ہے اگر اُس پر ایمان سے قائم رہو تو تم باپ اور بیٹے
میں قائم رہو گے۔
۲۵ اِس رفاقت میں اُس نے ہم سے اِسی ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ کیا ہے۔
۲٦ میں یہ باتیں اُن لوگوں سے ہوشیار رہنے کے واسطے لکھتا ہوں جو تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش
کرتے ہیں۔ ۲۷ مگر پاک رُوح کا وہ مَسح جو تمہیں یسُوعؔ کی طرف سے ملا ہے جو تمہارے اندر رہتا
ہے۔ اِس لئے تمہیں اِس کی ضرورت نہیں کہ کوئی اور تمہیں سکھائے۔ پاک رُوح وہ سب باتیں
تمہیں سکھاتا ہے جس کی تمہیں ضرورت ہے اور وہ سچا ہے، جھوُٹا نہیں۔ خدا کی جس طرح اُس
نے سکھایا ہے مسیح کے ساتھ رفاقت میں قائم رہو۔

۲۸ غرض اے بچو ! یسوؔع کے ساتھ رفاقت میں قائم رہو تاکہ جب وہ واپس آئے تو اُس کے
سامنے ہمیں دلیری ہو اور ہمیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ۲۹ اگر ہم جانتے ہیں کہ یسوؔع راست باز ہے
تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کوئی راست بازی کے کام کرتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔

۳ دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی کہ ہم اُس کے بیٹے کہلائے اور ہم ہیں بھی مگر اِس
دُنیا کے لوگ نہیں جانتے کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں کیونکہ اُنہوں نے اُسے بھی نہیں جانا تھا۔
۲ عزیزو ! ہم یقیناً خدا کے بیٹے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ ہاں اِتنا ضرور جانتے
ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ ہم اُسے ویسا ہی دیکھیں گے جیسا کہ
وہ ہے۔ ۳ جو کوئی اُس سے یہ اُمید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو ویسا ہی پاک رکھتا ہے جیسا کہ وہ پاک
ہے۔

۴ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ خُدا کے حکموں کو توڑتا ہے۔ جو بھی کام خدا کے حکموں کے خلاف ہے
وہ گناہ ہے۔

۵ یسوؔع اِس لئے آیا کہ ہمارے گناہ ہم سے دُور کرے جب کہ اُس کی اپنی ذات میں کوئی گناہ
نہیں تھا۔

۶ جو کوئی یسوع میں زندگی گزارتا ہے وہ گناہ کرتا ہی نہیں رہتا مگر جو جان بوجھ کر گناہ کرتا رہتا ہے
وہ نہ تو یسوؔع سے واقف ہے نہ ہی اُسے جانتا ہے۔

۷ اے بچو ! کسی کے فریب میں نہ آنا۔ وہ جو راست بازی کے کام کرتا ہے، راست باز ہے
جیسا یسُوؔع راست باز ہے۔ ۸ جو کوئی جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے۔ ابلیس شروع
ہی سے گناہ کرتا آیا ہے۔ مگر خدا کا بیٹا اِس لئے آیا کہ ابلیس کے کاموں کو تباہ کرے۔

۹ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے، وہ گناہ کرتا ہی نہیں رہتا کیونکہ اُس کا بیج اُس میں موجود ہوتا ہے۔
خدا کے بیٹا ہونے کے باعث، گناہ کرنا اُس کے لئے ممکن نہیں۔ ۱۰ اِن باتوں سے ہم جان سکتے
ہیں کہ کون خدا کے بیٹے ہیں اور کون ابلیس کے ہیں۔ جو کوئی راست بازی کے کام نہیں کرتا اور
اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا وہ خدا سے نہیں۔

آپس کی محبت:

۱۱ تم نے یہ پیغام شروع سے ہی سُن رکھا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت رکھنی چاہیے۔
۱۲ ہمیں قائنؔ کی طرح نہیں ہونا چاہیے جو اُس ابلیس سے تھا جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔
اُس نے اُسے کیوں قتل کیا؟ کیونکہ اُس کے کام بُرے تھے۔ اور اُس کے بھائی کے کام راست
بازی کے تھے۔

۱۳ پیارے بھائیو! اگر دُنیا تم سے بھی نفرت کرے تو حیران مت ہونا۔ ۱۴ اگر ہم اپنے
بھائیوں سے محبت رکھیں تو یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو
گئے ہیں۔ جو شخص محبت نہیں رکھتا وہ ابھی تک موت کی حالت میں ہے۔

۱۵ جو اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے وہ قاتل ہے اور تم جانتے ہو کہ کسی بھی قاتل میں ہمیشہ کی
زندگی نہیں۔ ۱٦ ہم نے حقیقی محبت کو اِس طرح جانا کہ یسُوعؔ نے ہمارے واسطے اپنی جان دے
دی۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے بھائی کے لئے جان دینے کو تیار رہنا چاہیے۔

۱۷ اگر کسی کے پاس دنیاوی ضرورت کے مطابق کافی مقدار میں مال ہو اور وہ اپنے کسی
ضرورت مند بھائی کی ضرورت کے وقت مدد نہ کرے تو کیوں کر ایسے شخص میں خدا کی محبت ہو

سکتی ہے۔ ۱۸ اے بچو ! صرف باتوں ہی سے اپنی محبت نہ جتائیں بلکہ سچائی کے ساتھ اپنے کاموں
سے بھی ثابت کریں۔

خدا کے حضور دلیری:

۱۹ اور ہمارے کام ہی اُس سچائی کے گواہ ہوں گے جس کے باعث اُس کے حضور دلیری
ہو گی۔ ۲۰ اور اگر ہمارا دل ہمیں مجرم ٹھہراتا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ خدا ہمارے دل سے بڑا ہے
اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ۲۱ اے عزیزو ! جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہم دلیری سے
خدا کے حضور جا سکتے ہیں۔ ۲۲ اور جو کچھ اُس سے مانگتے ہیں ہمیں مل جاتا ہے کیونکہ ہم اُس کے
حکموں پر عمل کرتے ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جو اُسے پسند ہے ۲۳ اور یہ اُس کا حکم ہے کہ اُس
کے بیٹے یسوعؔ پر پورا ایمان رکھیں اور جو حکم اُس نے ہمیں دیا ہے اُس کے مطابق ایک دوسرے
سے محبت رکھیں۔ ۲۴ جو اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں وہ خدا کے ساتھ اور خدا اُن کے ساتھ
رہتا ہے۔ اور اُس رُوح سے جو اُس نے ہمیں دیا ہے جو ہمارے اندر رہتا ہے، ہم جان جاتے
ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہے۔

حق اور گمراہی کی رُوح:

۴ اے عزیزو ! ہر ایک شخص کا جو رُوح کے وسیلے سے کلام کرنے کا دعویٰ کرے، یقین نہ کرو
بلکہ آزماؤ کہ وہ رُوح خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ کیونکہ اِس دُنیا میں بہت سے جھُوٹے نبی
بھی اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ۲ خدا کی طرف سے رُوح کی یہ پہچان ہے اگر نبی اپنے کلام میں اِس
بات کا اقرار کرے کہ یسوع مسیح انسانی بدن لے کر اِس دُنیا میں آیا تو یہ رُوح خدا کی طرف سے
ہے۔ ۳ جو رُوح کسی نبی کے وسیلے یسوع مسیح کی حقیقت کا اقرار نہ کرے وہ خدا کی طرف سے

نہیں۔ اُس نبی میں مخالفِ مسیح کی رُوح ہے جس کے بارے میں تم سُن چکے ہو کہ دُنیا میں آنے
والا ہے بلکہ اب بھی موجود ہے۔
۴ اے بچو! چونکہ تم خدا سے ہو اِس لئے تمہیں اُن پر غلبہ حاصل ہے، کیونکہ جو رُوح تمہیں دیا
گیا وہ اُس رُوح سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔ ۵ وہ لوگ دُنیا سے ہیں لہٰذا دنیاوی سوچ کے مطابق
کہتے ہیں اور دُنیا اُن کی سُنتی ہے۔ ٦ ہم خدا سے پیدا ہوئے ہیں اور جو خدا کو جانتا ہے ہماری سُنتا
ہے۔ جو خدا سے نہیں ہماری نہیں سُنتا۔
اِسی سے ہم حق کی رُوح اور گمراہی کی رُوح کو پہچان لیتے ہیں۔

خُدا محبت ہے:

۷ عزیزو! آؤ ایک دوسرے سے محبت کرتے رہیں کیونکہ محبت رکھنا خدا کی طرف سے ہے، جو
کوئی محبت رکھتا ہے خدا سے پیدا ہوا ہے۔
۸ جو کوئی محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ ۹ خدا نے ہم سے اپنی
محبت کا اظہار اس طرح کیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے یسُوع کو دُنیا میں بھیجا تاکہ ہم اُس کے وسیلے سے
ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔ ۱۰ یہ حقیقی محبت ہے۔ محبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت
کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کو ہمارے گناہ مٹانے کے لئے بھیجا تاکہ قربان ہو کر ہمارا
کفارہ بنے۔
۱۱ عزیزو! جب خدا نے ہم سے ایسی محبت کی تو ہمیں بھی ایک دوسرے سے ایسی ہی محبت
رکھنی چاہیے۔ ۱۲ خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا
ہمارے اندر رہتا ہے اور اُس کی محبت ہمارے دلوں میں کامل ہو جاتی ہے۔

۱۳ خدا نے ہمیں اپنا رُوح دے کر اُسے ثابت کر دیا ہے کہ ہم اُس میں اور وہ ہم میں رہتا ہے۔
۱۴ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اب اُس کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا نے اپنے بیٹے کو اِس دُنیا
کا نجات دہندہ ہونے کے لئے بھیجا ہے۔ ۱۵ جو کوئی اقرار کرتا ہے کہ یسُوعؔ خدا کا بیٹا ہے تو خدا اُس
میں رہتا ہے اور وہ خدا میں۔ ۱۶ ہم جان گئے ہیں کہ خدا ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اُس کی
محبت پر بھروسا ہے جو خدا کی محبت میں قائم رہتا ہے وہ خدا میں اور خدا اُس میں رہتا ہے۔
۱۷ یوں محبت ہم میں بڑھ کر کامل ہوتی ہے جس کے باعث ہم عدالت کے دن دلیری سے اُس
کا سامنا کر سکتے ہیںکیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی ہم بھی اِس دُنیا میں ہیں۔ ۱۸ ایسی محبت میں خوف
نہیں ہوتا۔ کامل محبت ہر طرح کے خوف کو دُور کر دیتی ہے۔ خوف سزا کے ڈر کو بڑھا دیتا ہے۔
کوئی بھی خوف رکھنے والا محبت میں کامل نہیں ہو سکتا۔
۱۹ ہم خدا سے اِس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی۔ ۲۰ اگر کوئی کہے کہ
میں خدا سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے نفرت کرے، وہ جھُوٹا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے اُس
بھائی سے جسے وہ دیکھتا ہے محبت نہیں رکھتا تو اُس خدا سے جو نظر نہیں آتا کیوں کر محبت رکھ سکتا
ہے۔ ۲۱ اُس نے ہمیں یہ حکم دیا کہ جو خدا سے محبت رکھتے ہیں وہ اپنے بھائیوں سے بھی محبت
رکھیں۔

۵ جس کا یہ ایمان ہے کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ جو کوئی باپ سے محبت
رکھتا ہے وہ اُس کے بچوں سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ ۲ جب ہم خدا کے بیٹوں سے محبت
رکھتے ہیں تو اِس سے پتا چل جاتا ہے کہ ہم خدا سے محبت رکھتے ہیں اور اُس کے حکموں پر عمل
کرتے ہیں۔ ۳ درحقیقت خدا سے محبت رکھنا اُس کے حکموں پر عمل کرنا ہی ہے اور اُس کے حکم

سخت نہیں۔ ۴ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے اور ہم اپنے ایمان ہی سے دُنیا
پر غالب آنے کی فتح پاتے ہیں۔ ۵ دُنیا کے خلاف جنگ میں کون فتح پاتا ہے؟ وہی جو ایمان رکھتا ہو
کہ یسُوعؔ خدا کا بیٹا ہے۔

یسُوع مسیح کی بابت گواہی:

۶ یسُوعؔ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ یہ اُس کے پانی کے بپتسمے اور صلیب پر خون بہانے کے وسیلے
ظاہر ہوا، نہ صرف پانی سے بلکہ پانی اور خون دونوں کے وسیلے سے اور پاک رُوح اِس کی گواہی
دیتا ہے جو سچائی کا رُوح ہے۔ ۷ کیونکہ آسمان میں تین گواہی دینے والے ہیں باپ کلام اور روح
القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔

۸ اور زمین میں تین گواہی دینے والے ہیں روح القدس اور پانی اور خون۔ اور تینوں ایک کے
طور پر متفق ہیں۔ ۹ جب ہم لوگوں کی گواہی کو مان لیتے ہیں تو خدا کی گواہی تو اِس سے کہیں بڑھ کر
ہے۔ خدا نے خود اپنے بیٹے کے حق میں گواہی دی ہے۔ ۱۰ جو خدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے وہ
اِس گواہی کو سچا مانتا ہے وہ جو اِس گواہی کو جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے، سچا نہیں
مانتا خدا کو جھُوٹا ٹھہراتا ہے۔ ۱۱ اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی ہے اور
یہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہے۔ ۱۲ جس کے پاس خدا کا بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے، جس کے
پاس خدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔

۱۳ میں نے یہ باتیں تمہیں جو خدا کے بیٹے پر ایمان لائے ہو اِس لئے لکھی ہیں کہ تم جان جاؤ کہ
ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔ ۱۴ اور ہمیں اِس بات کے لئے بھروسا ہے کہ ہم جو کچھ اُس کی مرضی کے

مطابق مانگیں وہ ہماری سُنتا ہے۔ ۱۵ اب جبکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سُنتا
ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے مانگا ہے وہ ہم نے پایا ہے۔

۱٦ اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گناہ کرتے ہوئے دیکھے جس کا انجام موت نہ ہو تو اُس بھائی کے
لئے دُعا کرے جس کے وسیلے سے خدا اُس بھائی کو زندگی دے گا۔ یہ صرف ایسے گناہوں کے تعلق
سے ہے جن کا انجام موت نہ ہو۔ گناہ ایسا بھی ہے جس کا انجام موت ہے۔ میں اُس کے بارے
میں دُعا کرنے کو نہیں کہتا۔ ۱۷ ہر طرح کی بدی گناہ ہے مگر ایسا گناہ بھی ہے جس کا انجام موت
نہیں۔

۱۸ ہم جانتے ہیں کہ خدا کے بیٹے گناہ نہیں کرتے۔ کیونکہ خدا کا بیٹا اُن کی حفاظت کرتا ہے اور
شریر اسے چھوٗ نہیں سکتا۔

۱۹ ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا سے پیدا ہوئے ہیں اور ساری دُنیا شیطان کے قبضے میں ہے۔ ۲۰ اور
ہم جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آیا ہے اور اُس نے ہمیں سچے خدا کو جاننے کی سمجھ دی ہے اور ہم یسُوعؔ
مسیح میں ہونے کے باعث اُس سچے خدا کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ وہی سچا خدا ہے اور ہمیشہ
کی زندگی یہی ہے۔ ۲۱ اے بچو! کسی بھی ایسی چیز سے دُور رہو جو خدا کی جگہ تمہارے دلوں میں جگہ
لے سکتی ہے۔ ہر طرح کی بت پرستی سے بچے رہو۔

۲ یُوحنّا

۱ مجھ بزرگ یُوحنّا کی طرف سے خدا کی چُنی ہوئی خاتون اور اُس کی کلیسیا کے نام، جن سے
میں اور نہ صرف میں بلکہ وہ سب بھی سچی محبت رکھتے ہیں جو سچائی کو جان گئے ہیں۔ ۲ یہ سچی
محبت ہم میں قائم رہتی ہے اور ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔
۳ فضل، رحم اور اطمینان جو خدا باپ اور اُس کے بیٹے یسُوعؔ مسیح کی طرف سے ہیں، سچائی
اور محبت کے ساتھ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

سچائی اور محبت:

۴ میں بہت خوش ہوا جب میں نے تیرے کچھ لڑکوں کو سچائی کے ساتھ چلتے پایا، اُس کے حکم
کے مطابق جو ہمیں باپ کی طرف سے ملا ہے۔ ۵ میرے عزیزو! یہ بات دلاتے ہوئے میں کوئی نیا
حکم نہیں بلکہ وہی پہلے والا حکم جو شروع سے ہمارے پاس ہے تمہیں یہ لکھتا ہوں کہ آؤ ہم ایک
دوسرے سے محبت رکھیں۔ ۶ محبت رکھنا اِسی میں ہے کہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں اور اُس
نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ یہ حکم تم نے شروع سے سُن رکھا ہے
اور تمہیں اِس پر چلنا بھی چاہیے۔
۷ میں یہ باتیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ اِس دُنیا میں سچائی سے ہٹانے کی کوشش
میں لگے رہتے ہیں۔ یہ یسُوعؔ مسیح کے جسم میں آنے کا اِقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا مخالف
مِسیح یہی ہے۔ ۸ اپنے بارے میں خبردار رہ تاکہ جو محنت ہم نے کی ہے وہ بیکار نہ ہو جائے بلکہ
محنت کرتا کہ تجھے پورا اَجر ملے۔

۹ جو کوئی مسیح کی تعلیم چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے۔ اُس کا خدا سے تعلق نہیں رہتا۔ جو اُس
تعلیم میں قائم رہتا ہے اُس کا تعلق باپ اور بیٹے دونوں سے قائم رہتا ہے۔ ۱۰ اگر کوئی تمہارے
گھر آئے اور مسیح کے بارے میں یہ سچی تعلیم نہ دے تو نہ اُسے گھر آنے دو نہ اُسے سلام کرو۔ ۱۱ جو
کوئی ایسے شخص سے تعلق رکھتا ہے وہ بُرے کاموں میں شریک ہوتا ہے۔

۱۲ مجھے اور بھی بہت سی باتیں تم سے کرنی ہیں مگر کاغذ اور سیاہی سے لکھنا نہیں چاہتا بلکہ
اُمید رکھتا ہوں کہ تمہارے پاس آکر آمنے سامنے بات کروں تاکہ تمہاری خوشی کامل ہو جائے۔
۱۳ تمہاری بہن جسے خدا نے چُنا ہے اُس کی کلیسیا کے لوگ تمہیں سلام کہتے ہیں۔

۳ یُوحنّا

۱ مجھ بزرگ یُوحنّا کی طرف سے اپنے دوست گیُس کے نام جس سے میں سچی محبت رکھتا
ہوں۔ ۲ اے پیارے ! تمہارے لئے ہر طرح کی خیریت کے ساتھ میں دُعا گو ہوں کہ جس
طرح تُو روحانی طور پر مضبوط ہے، جسمانی طور پر بھی تندرُست رہے اور سب باتوں میں ترقی
کرے۔ ۳ جب کچھ بھائیوں نے آکر تمہاری وفاداری کی گواہی دی کہ تم کس طرح سچائی پر چلتے
ہو، تو میں بہت خوش ہوا۔

۴ میرے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی کی بات نہیں جب میں یہ سنوں کہ میرے فرزند
سچائی پر چلتے ہیں۔ ۵ اے پیارے ! تُو پردیسی بھائیوں کی خبر گیری باوجود اُن کے اجنبی ہونے کے،
دیانت داری سے کرتا ہے۔ ۶ اُنہوں نے کلیسیا کے سامنے تیری محبت کی گواہی دی تھی۔ ایسے
مسافر جو کلام سکھاتے ہیں اُن کی خبر گیری کر کے اُنہیں آگے روانہ کر۔ یہ خدا کو پسندیدہ ہے۔
۷ کیونکہ وہ خداوند کے نام کی خاطر مسافر بنے اور اُنہوں نے اُن سے جو ایمان دار نہیں، کچھ
نہیں لیتے۔
۸ لہٰذا ہمیں ایسے لوگوں کی مدد کرنی چاہیے تاکہ سچائی کو پھیلانے میں ہم بھی اُن کے ہم خدمت
ہوں۔

دِیُتر فیس اور دِیمیتریُس:

۹ اِس تعلق سے میں نے کلیسیا کو لکھا تھا مگر دِیُترفیسؔ نے جو اُن سے بڑا بننا چاہتا ہے ہمیں قبول
نہیں کیا۔ ۱۰ لہٰذا جب میں آؤں گا تو اُس کی ساری شرارت جو وہ ہمارے خلاف بُری باتیں پھیلا کر

کرتا ہے، تمہیں بتاؤں گا۔ وہ نہ خود بھائیوں کو قبول کرتا ہے اور جو ایسا کرنا چاہتے ہیں اُن کو بھی
منع کرتا اور کلیسیا سے نکال دیتا ہے۔ ۱۱ اے پیارے ! اِس بُرے رویے کا اثر لئے بغیر نیکی کئے
جا۔ یاد رکھ ! جو نیکی کرتا ہے وہ خدا کے فرزند ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ بدی کرنے والے نے خدا
کو نہیں دیکھا۔ ۱۲ ہر کوئی دِیمیتریُس کی تعریف کرتا ہے اور سچائی بھی یہی ہے۔ ہم بھی اُس کے
بارے میں یہی گواہی دیتے ہیں اور تُو جانتا ہے کہ ہماری گواہی سچی ہے۔ ۱۳ میں اور بھی بہت سی
باتیں کرنا چاہتا ہوں مگر قلم اور سیاہی سے نہیں۔ ۱۴ جلد تجھ سے ملنے اور رُوبرُو باتیں کرنے کی اُمید
رکھتا ہوں۔ ۱۵ دُعا گو ہیں کہ تُو سلامت رہے۔ یہاں کے تمام دوستوں کی طرف سے تجھے سلام۔
وہاں کے تمام دوستوں سے ہمارا سلام کہہ۔

یہُوداہ

۱ یسوُعؔ مسیح کے خادم اور یعقوبؔ کے بھائی یہُوداہ ؔکی طرف سے اُن سب کے نام جو خُدا
باپ کے پیارے اور یسوُع ؔمسیح میں محفوظ ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔
۲ خُدا اپنا رحم، اطمینان اور محبت کثرت سے تمہیں بخشے۔

جھُوٹے اُستاد:

۳ اے پیارو! میں دل سے تو یہ چاہتا تھا کہ تمہیں اُس نجات کے بارے میں لکھوں جس میں
ہم سب شامل ہیںمگر یہ نصیحت لکھنا ضروری سمجھا کہ اُس ایمان کو محفوظ رکھنے کی کوشش میں لگے
رہو جو مُقدس لوگوں کو ہمیشہ کے لئے ایک ہی بار سونپا گیا۔ ۴ کیونکہ کچھ لوگ چپکے سے تم میں آ ملے
ہیں جو خُدا کے فضل کا غلط مطلب لے کر غیر اخلاقی طرز زندگی گزارنے کا بہانہ بنائے ہوئے ہیں
اور اِسے بُرا نہیں سمجھتے۔ وہ ہمارے واحد مالک خُداوند یسوُع ؔمسیح کا انکار کرتے ہیں۔ ایسوں کی
سزا کا حکم بہت پہلے ہی ہو چکا ہے۔

۵ اگرچہ تم اِن باتوں کو جانتے ہو تو بھی تمہیں یاد دِلانا چاہتا ہوں کہ خُداوند خُدا نے قوم بنی
اسرائیل کو مصرؔ کی غلامی سے چھُڑانے کے بعد اُن لوگوں کوہلاک کیا جو ایمان نہ لائے۔ ۶ اور اُن
فرشتوں کو بھی جو خُدا کے دیئے ہوئے اختیار کی حدود میں نہ رہے بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا۔
خُدا نے اُنہیں ہمیشہ کے لئے تاریک قید میں روزِ عظیم کی عدالت تک زنجیروں سے باندھ رکھا ہے۔
۷ سدُومؔ اور عمورہؔ اور اُن کے اِرد گرد بسنے والوں کو مت بھُولو جو زناکاری اور غیر فطری جسمانی
بدکاری میں پھنسے ہوئے تھے، اُنہیں گندھک کی آگ سے بھسم کر کے ہمیشہ کی سزا پانے والوں

کے لئے عبرت کا نشان ٹھہرا دیا۔ ۸ اِن سب باتوں کے جاننے کے باوجود بھی یہ لوگ اپنی خوش
فہمیوں میں مبتلا ہو کر اپنے بدن کو اُن کی طرح ناپاک کرتے ہیں، اختیار کو ماننے سے انکار کرتے
اور پاک ہستیوں کی بے عزتی کرتے ہیں۔ ۹ جب کہ مُقرّب فرشتے میکائیلؔ نے بھی ابلیس کے ساتھ
موسیٰؔ کی لاش کے بارے میں تکرار کرتے ہوئے اُس کی توہین کرنے اور الزام لگانے کی جرأت
نہیں کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ خداوند تجھے ملامت کرے۔ ۱۰ مگر یہ لوگ اُن چیزوں کے لئے بھی توہین
آمیز گفتگو کرتے ہیں جن کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ وہ بے عقل جانوروں کی فطرت کے
مطابق جو چاہتے ہیں کرتے ہیں یوں اپنی تباہی کو اپنے اُوپر لاتے ہیں۔ ۱۱ اُن پر افسوس کیونکہ وہ
قائنؔ کی راہ پر چل پڑے اور مالی فائدے کے لالچ میں بلعامؔ کی طرح گمراہی اختیار کی اور اپنے بھائی
کو قتل کیا۔ قورحؔ کی طرح بغاوت کر کے ہلاک ہوئے۔ ۱۲ یہ لوگ تمہاری محبت کی ضیافتوں میں
گویا دھبّے ہیں۔ یہ وہ چرواہے ہیں جو بے دھڑک کھاتے ہیں۔ یہ بِنا پانی کے بادل ہیں جنہیں ہوا اُڑا
لے جاتی ہے۔ یہ خزاں زدہ بے پھل درخت ہیں جو جڑ سے اُکھڑے ہوئے ہیں یعنی یہ دونوں طرح
سے مُردہ ہیں۔ ۱۳ یہ سمندر کی وہ بے قابو لہریں ہیں جو اپنے شرم ناک کاموں کی جھاگ اُڑاتی پھرتی
ہیں۔ یہ وہ آوارہ گرد ستارے ہیں جو ہمیشہ کے لئے گہری تاریکی میں رہیں گے۔

۱۴ اِن کے بارے میں حنوکؔ نے جو آدمؔ سے ساتویں پُشت پر تھا، نبوت کی تھی کہ خُداوند اپنے
لاکھوں مُقدّسوں کے ساتھ آیا۔ (اِستثنا ۳۳: ۲)

۱۵ وہ اُن سب کی عدالت کر کے مجرم ٹھہرائے گا جنہوں نے خُدا سے دُور رہ کر بُرے کام کئے
اور اُس کے خلاف سخت باتیں کہی ہیں۔

۱٦ یہ لوگ بُڑبُڑاتے اور شکایت کرتے رہتے ہیں اور صرف اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے
لئے زندگی گزارتے ہیں۔ اپنے بارے میں بڑے بول بولتے اور اپنے فائدے کے لئے دوسروں کی
خوشامد کرتے ہیں۔

ایمان میں قائم رہنے کی نصیحت:

۱۷ لیکن عزیزو ! یاد رکھو کہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے رسول پہلے ہی یہ کہہ چکے ہیں۔ ۱۸ کہ
آخری زمانے میں لوگ اِن باتوں کا مذاق اُڑائیں گے اور اپنی خواہشوں کی پیروی کریں گے۔
۱۹ یہی لوگ تمہارے درمیان تفرقے ڈالیں گے۔ وہ اپنی نفسانی فطرت کے مطابق چلیں گے
کیونکہ اُن میں خُدا کا رُوح نہیں ہے۔ ۲۰ مگر تم اے عزیزو ! اپنے آپ کو پاک ایمان میں بڑھاتے
ہوئے اور رُوح القدس میں دُعا کر کے۔
۲۱ اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھو اور خداوند یسوع مسیح کے منتظر رہو جو اپنے رحم کی
بدولت تمہیں ہمیشہ کی زندگی دے گا۔
۲۲ شک کے باعث کمزور ایمان والوں کے ساتھ رحم سے پیش آؤ۔ ۲۳ بعض جو آگ میں ہیں
اُنہیں جھپٹ کر نکالو۔ اور بعض پر خوف کے ساتھ رحم کرو اور اُس پوشاک سے بھی نفرت کرو جو
اُن کے جسم کے سبب سے آلودہ ہو گئی ہے۔

دُعا اور حمد و ستایش:

۲۴ جو تمہیں ٹھوکر کھانے سے بچاسکتا ہے اور اپنی پُر جلال حضوری میں کمال خوشی کے ساتھ
بے الزام کھڑا کر سکتا ہے۔ ۲۵ اُسی حکمت سے معمور خُدائے واحد کا جو ہمارا مُنجّی ہے خداوند

یسوُع ؔمسیح کے وسیلے جلال اور عظمت، قدرت، سلطنت اور اختیار جو ازل سے تھا اَب بھی اور ہمیشہ تک رہے۔ آمین !

مُکاشفہ

تعارف:

۱ یسُوعؔ مسیح کی طرف سے مُکاشفہ جو اُسے خُدا نے دیا تاکہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دِکھائے جن
کا جلد ہونا ضرور ہے۔ اُس نے اپنے فرشتے کو بھیج کر اپنے خادم یُوحنّاؔ پر ظاہر کیا۔ ۲ جس نے
بڑی دیانتداری سے اُن سب باتوں کی جو اُس نے دیکھی تھیں گواہی دی اور خُدا کے کلام اور یسُوعؔ
کی گواہی کی شہادت دی۔
۳ مبارک ہے وہ جو اِس کو پڑھتا، سُنتا اور اِس میں لکھی گئی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ کیونکہ وقت
نزدیک ہے۔

سات کلیسیاؤں کو سلام:

۴ یُوحنّاؔ کی طرف سے اُن سات کلیسیاؤں کے نام جو آسیہؔ میں ہیں۔ اُس کی طرف سے جو تھا جو
ہے اور جو آنے والا ہے اور اُن سات رُوحوں کی طرف سے جو اُس کے تخت کے سامنے ہیں۔
۵ اور یسُوعؔ مسیح کی طرف سے جو اِن سب باتوں کا سچا گواہ اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں
میں پہلوٹھا اور دُنیا کے سب بادشاہوں پر حاکم ہے، تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔
جو ہم سے محبت کرتا ہے اور جس نے اپنا خُون بہا کر ہمارے گُناہوں سے ہماری خلاصی کرائی۔
۶ اُس نے ہمیں بادشاہی کا اختیار بھی دیا اور اپنے خُدا کا اور باپ کا کاہن بھی بنایا۔ سارا جلال اور
قدرت ہمیشہ کے لیے اُسی کا ہے۔ آمین!

۷ دیکھو ! وہ آسمان سے بادلوں کے ساتھ آئے گا اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی۔ وہ بھی دیکھیں
گے جنہوں نے اُسے چھیدا تھا اور زمین کی ساری قومیں اُس کی وجہ سے ماتم کریں گی اور یہ ہو کر
رہے گا۔ آمین !
۸ "قادرِ مطلق جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے، وہ خداوند خدا فرماتا ہے کہ "میں الفا اور
اومیگا ہوں۔"

یُوحنّاؔ کا رویا میں یسُوعؔ کو دیکھنا:

۹ میں یُوحنا ؔ تُمہارا بھائی اوریسُوعؔ مسیح کے دُکھومیں، اُس کی بادشاہی اور اُس کے
صبر میںتُمہارے ساتھ شریک ہوں۔ میں خُدا کے کلام اور یسُوعؔ مسیح کی گواہی دینے کی وجہ سے
پتمُسؔ کے جزیرہ میں سزا کاٹ رہا تھا۔ ۱۰ کہ خُداوند کے دن دُعا کے دوران رُوح میں آگیا اور میں
نے اپنے پیچھے نرسنگے (ٹرمپٹ) کی سی ایک بڑی آواز سُنی۔ ۱۱ اُس نے کہا: "میں الفا اور اومیگا،
اوّل اور آخر ہوں اور جو کچھ تُو دیکھتا ہے اُسے کتاب میں لکھ لے اور اِن ساتوں کلیسیاؤں کو بھیج
دے یعنی افسسؔ، سمرُنہؔ، پِرگمنؔ، تھواتِرہؔ، سردیسؔ، فلیدِلفیہ اور لَودِیکیہ۔" ۱۲ میں نے جو آواز دینے
والے کی طرف پھِر کر دیکھا تو مُجھے سات چراغدان نظر آئے۔ ۱۳ اور اُن چراغدانو میں ایک شخص
نظر آیا جو آدم زاد جیسا تھا۔ اُس نے پاؤں تک لمبا چوغہ پہنا ہوا تھا اور سینے پر سونے کا سینہ بند باندھے
ہوا تھا۔ ۱۴ اُس کا سر اور بال اُون بلکہ برف کی طرح سفید تھے اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی
مانند تھیں۔ ۱۵ اُس کے پاؤ بھٹّی میں تائے گئے خالص سونے کی مانند تھے اور اُس کی آواز کسی آبشار
کے شور کی طرح گونج دار تھی۔ ۱٦ اُس کے دہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے۔ اُس کے مُنہ سے
ایک دو دھاری تلوار نکلتی تھی اور اُس کا چہرہ سُورج کی طرح چمکدار تھا۔ ۱۷ اُس کو دیکھ کر میں

اُس کے پاؤں میں مُردہ سا گر پڑا۔ اُس نے مُجھ پر اپنا دہنا ہاتھ رکھ کر کہا، "خُوف نہ کریں اوّل اور
آخِر ہوں۔ ۱۸ میں زندہ ہوں۔ میں مرگیا تھا لیکن اب زندہ ہوں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہوں
گا۔ موت اور عالمِ اَروح کی کُنجیاں میرے پاس ہیں۔"
۱۹ پس جو کُچھ تُونے دیکھا ہے اُسے لکھ لے اور وہ بھی جو کُچھ ہو رہا ہے اور جو کُچھ ہونے والا
ہے۔ ۲۰ وہ سات ستارے جو تُونے میرے دہنے ہاتھ دیکھے ہیں اور وہ سات چراغدان۔ اُن کا
بھیدیہ ہے کہ سات ستارے تو سات کلیسیاؤں کے فرشتے ہیں اور سات چراغدان سات کلیسیائیں
ہیں۔"

اِفسؔس کی کلیسیا کے نام:

۲ "اِفسؔس کی کلیسیا کے فرشتے کو یہ لکھ:
جو اپنے دہنے ہاتھ میں سات ستارے رکھتا ہے اور سونے کے سات چراغدانوں کے
درمیان پھرتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ۔ ۲ میں تیرے سب کاموں اور تیری محنت سے واقف ہوں اور
یہ بھی کہ تُو ثابت قدم ہے۔ میںجانتا ہوں کہ تو بدوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔ تُم نے اُنہیں آزما کر
جھُوٹا پایا جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں مگر ہیں نہیں۔ ۳ اور بڑے صبر سے میری خاطر دُکھ اُٹھاتا
ہے مگر پیچھے نہیں ہٹا۔ ۴ مگر مُجھے تُجھ سے ایک شِکایت ہے کہ تُو مُجھ سے پہلے سی محبت نہیں رکھتا۔
۵ غور کر کہ تُو کہاں سے گرا ہے۔ توبہ کر اور پہلے جیسے کام کر اور اگر تُو توبہ نہ کرے گا تو میں آکر تیرے
چراغدان کو اُس کی جگہ سے ہٹادوں گا۔ ٦ ہاں ! یہ بات ضرور ہے کہ تو نِیکلیوں کے کاموں سے
نفرت کرتا ہے جن سے میں بھی نفرت کرتا ہوں۔ ۷ جس کے کان ہو وہ سُنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے

کیا فرماتا ہے۔ جو کوئی غالب آئے گا میں اُسے زندگی کے اُس درخت میں سے جو خُدا کے فردوس میں
ہے پھل کھانے کو دوں گا۔"

سمرنہؔ کی کلیسیا کے نام:

٨ "سمرنہؔ کی کلیسیا کے فرشتے کو یہ لکھ:
جو اوّل اور آخِر ہے اور جو مرگیا تھا اور دوبارہ زندہ ہوگیا وہ یہ فرماتا ہے۔ ٩ میں تیری مصیبت
اور غریبی کو جانتا ہوں (مگر تُو امیر ہے) اور اُن لوگوں کے کُفر سے بھی واقف ہو جو اپنے آپ کو
یہودی کہتے ہیں مگر ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں۔ ١٠ جو دُکھ تُمہیں اُٹھانا ہے اُن سے خُوف
نہ کر۔ دیکھو! شیطان تُمہیں آزمانے کے لیے تُم میں سے بعض کو قید میں ڈالے گا اور تُم دس دن
تک مصیبت اُٹھاؤ گے۔ جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تُجھے زندگی کا تاج دُوں گا۔ ١١ جس کے
کان ہو وہ سُنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے اُسے دُوسری موت کچھ نقصان
نہ پہنچائے گی۔"

پرگُمنؔ کی کلیسیا کے نام:

١٢ "پرگُمن کی کلیسیا کے فرشتے کو لکھ:
جس کے پاس دودھاری تلوار ہے وہ فرماتا ہے۔ ١٣ میں جانتا ہوں کہ تُو جس شہر میں رہتا ہے
وہاں شیطان نے اپنا تخت لگایا ہے تو بھی تُو میرے ساتھ وفادار ہے۔ تُو نے اُن دِنوں میں بھی
مُجھ پر ایمان رکھنے سے انکار نہیں کیا جب میرا وفادار گواہ اِنتپاس اُس شہر میں قتل کیا گیا۔ ١٤ مگر
مُجھے تُجھ سے کچھ باتوں کی شکایت ہے کہ تُمہارے درمیان وہ لوگ بھی ہیں جو بلعامؔ کی تعلیم کو مانتے
ہیں جس نے بلقؔ کو سکھایا کہ کس طرح وہ اسرائیل کو حرامکاری کرنے اور بُتوں کی قربانیاں کھانے

اور زناکاری پر اُکسا سکتا ہے۔ ۱۵ اِس کے علاوہ تُمہارے درمیان وہ لوگ بھی ہیں جو نیکلیوں کی
تعلیم کو مانتے ہیں جس سے مُجھے نفرت ہے۔ ۱۶ پس توبہ کر۔ نہیں تو میں جلد تیرے پاس آکر اپنے
مُنہ کی تلوار سے اُن سے لڑوں گا۔ ۱۷ جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا
ہے۔ جو کوئی غالب آئے گا میں اُسے آسمان پر سے کھانے کو من دُوں گا اور میں ہر ایک کو ایک
سفید پتھر دُوں گا جس پر ایک نیا نام کھدا ہو گا اور اُس کا علم سوائے اُس کے پانے والے کے اور
کوئی نہیں جانتا ہو گا۔"

تھوُاتیرہ کی کلیسیا کے نام:

۱۸ تھوُاتیرہ کے فرشتے کو یہ لکھ:

خُدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شُعلہ کی مانند ہیں اور پاؤں تپائے ہوئے خالص پیتل کی مانند ہیں
یہ فرماتا ہے۔ ۱۹ میں تیرے سب کاموں کو جانتا ہوں اور تیری محبت اور ایمان اور تیرے صبر اور
تیری خدمت کو دیکھتا ہوں اور یہ بھی کہ تیرے کام پہلے سے زیادہ ہیں۔ ۲۰ لیکن مُجھے تُجھ سے یہ شکایت
ہے کہ تُو اُس عورت کی برداشت کرتا ہے جو ایزبلؔ کہلاتی ہے اور اپنے آپ کو نبیّہ کہتی ہے۔ وہ
میرے خادموں کو یہ تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے کہ بُتوں کو پیش کی گئی قربانیوں کا گوشت کھائیں اور
حرام کاری کریں۔ ۲۱ میں نے اُسے توبہ کرنے کا موقع دیا مگر وہ اپنی حرامکاری چھوڑنا نہیں چاہتی۔
۲۲ اِس لیے میں اُسے بیماری کے بستر پر ڈالوں گا اور جو اُس کی حرامکاری میں شریک ہیں وہ اُس کے
ساتھ بڑی مصیبت اُٹھائیں گے جب تک اپنے کاموں سے توبہ نہ کر لیں۔ ۲۳ میں اُس کے بچوں کو
ماروں گا۔ تب سب کلیسیاؤں کو پتا چل جائے گا کہ میں ہی سوچوں اور دل کے خیالوں کو جانچنے
والا اور ہر ایک کو اُس کے کام کے مطابق بدلہ دینے والا خُدا ہوں۔ ۲۴ مگر میں تھواتیرہ کے باقی لوگوں

سے کہتا ہوں جنہوں نے ایزبل کی تعلیم کو قبول نہیں کیا اور شیطان کی اُن باتوں کو جنہیں وہ گہرے
بھید کہتے ہیں نہیں جانتے اُن پر اور بوجھ نہیں ڈالوں گا۔ ۲۵ اِتنا کر کہ جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے
مضبوطی سے تھامے رہ جب تک میں آ نہ جاؤں۔ ۲٦ جو غالب آئے اور آخر تک میرے حُکموں
پر عمل کرے گا میں اُسے قوموں پر اختیار بخشوں گا۔ ۲۷ اور وہ اُن پر لوہے کے عصا سے حکومت
کرے گا اور اُنہیں کمہار کے برتنوں کی طرح چکنا چور کرے گا۔ میں نے بھی اپنے باپ سے ایسا
ہی اختیار پایا ہے۔ ۲۸ اور میں اُسے صُبح کا ستارہ بھی دُوں گا۔ ۲۹ جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح
کلیسیا سے کیا فرماتا ہے۔"

سردِیس کی کلیسیا کے نام:

۳ سردیس کی کلیسیا کے فرشتے کو یہ لکھ:
جس کے پاس خُدا کی سات رُوحیں اور سات ستارے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں تیرے کاموں
کو جانتا ہوں تُو زندہ تو کہلاتا ہے لیکن ہے مُردہ۔ ۲ جاگ! اور جو کچھ بھی بچ گیا ہے اُسے مضبوط
کر کیونکہ میں نے تیرے کاموں کو خُدا کی نظر میں مکمل نہیں پایا۔ ۳ اُس تعلیم کو جو تُو نے سُنی اور
جس پر تُو ایمان لایا، اُس پر غور کر کے قائم رہ اور اگر تُو جاگتا نہ ہو گا تو میں چور کی طرح آ جاؤں گا اور
تُجھے ہرگز خبر نہ ہو گی کہ کب تُجھ پر آ پڑوں گا۔ ۴ تَو بھی تُمہارے درمیان کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں
نے اپنے لباس کو ناپاک نہیں کیا۔ وہ سفید پوشاک پہن کر میرے ساتھ سیر کریں گے کیونکہ وہ اِس
لائق ہیں۔ ۵ جو غالب آئے اُس کو سفید لباس پہننے کو ملے گا اور میں اُن کا نام حیات کی کتاب میں
سے ہرگز نہیں کاٹوں گا بلکہ اپنے باپ اور اُس کے فرشتوں کے سامنے اُن کا اقرار کروں گا۔ ٦ جس
کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح کلیسیا سے کیا فرماتا ہے۔"

فِلدِلفیہؔ کی کلیسیا کے نام:

۷ فِلدِلفیہؔ کے فرشتے کو یہ لکھ:
وہ جو قدُوس اور سچا ہے اور جس کے پاس داؤدؔ کی چابی ہے۔ جو دروازہ وہ کھولتا ہے اُسے کوئی
بند نہیں کر سکتا جسے وہ بند کرتا ہے اُسے کوئی کھول نہیں سکتا۔ ۸ میں تیرے سب کاموں سے واقف
ہوں۔ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے جسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ
تجھ میں تھوڑا سا زور تو ہے اور میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرا انکار نہیں کیا۔ ۹ میں اُن کو جو
شیطان کی جماعت سے ہیں مگر اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور جو ہیں نہیں، تیرے قدموں میں لاؤں گا
کہ تجھے سجدہ کریں۔ یوں وہ جانیں گے کہ مُجھے تُجھ سے محبت ہے۔ ۱۰ کیونکہ تُو نے صبر سے برداشت
کرتے ہوئے میرے حُکم کو مانا ہے۔ میں بھی مصیبت کی اُس گھڑی میں جو ساری زمین کے رہنے
والوں پر آنے والی ہے تیری حفاظت کروں گا۔ ۱۱ میں جلد آرہا ہوں جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے
مضبوطی سے پکڑے رکھ۔ کوئی تیرا تاج تُجھ سے چھین نہ لے۔ ۱۲ جو غالب آئے گا وہ میرے خُدا
کے گھر میں ستون کی مانند ہو گا اور وہ کبھی وہاں سے نکالا نہ جائے گا۔ میں اُس پر اپنے خُدا کا نام
لکھوں گا اور اپنے خُدا کے شہر نئے یروشلیمؔ کا نام جو آسمان سے اُترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اُس
پر لکھوں گا۔ ۱۳ جس کے کان ہوں وہ سُنے رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔"

لوَدِیکیہؔ کی کلیسیا کے نام:

۱۴ لوَدِیکیہؔ کے فرشتے کو یہ لکھ:
جو آمین، وفادار اور سچا گواہ ہے۔ جو خُدا کی تخلیق کو شروع کرنے والا ہے یہ فرماتا ہے۔ ۱۵ میں
تیرے کاموں کو جانتا ہوں اور یہ کہ نہ تُو سرد ہے نہ گرم ہے کتنا اچھا ہوتا کہ یا تو تُو سرد ہوتا یا گرم

ہوتا۔ ١٦ مگر نہ تو تُو گرم ہے نہ سرد ہے بلکہ نیم گرم ہے اِس لیے میں تجھے اپنے مُنہ سے نکال پھینکنے
کو ہوں۔ ١٧ تُو کہتا ہے کہ میں امیر ہوں اور میرے پاس ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور مُجھے کچھ
کمی نہیں۔ مگر تجھے اِس بات کا احساس نہیں کہ تُو بد قسمت، قابلِ رحم، غریب، اندھا اور ننگا ہے۔
١٨ میں تجھے ایک مشورہ دیتا ہوں تُو مُجھ سے آگ میں تایا ہوا سونا خرید لے تاکہ دولت مند ہو جائے
اور پہننے کے لیے سفید لباس لے لے تاکہ ننگے پن کر شرمندگی سے بچ جائے اور آنکھوں کے لیے
سُرمہ لے لے تاکہ تُو دیکھ سکے۔ ١٩ میں جن سے محبت کرتا ہوں تنبیہ کے ساتھ اُن کی تربیت بھی
کرتا ہوں۔ اِس لیے دل سے مضبوط اِرادہ کے ساتھ توبہ کر۔ ٢٠ دیکھ ! میں دروازے پر کھڑا کھٹکھٹا
رہا ہوں اگر تُو میری آواز سُن کر دروازہ کھولے تو میں اندر آکر تیرے ساتھ مل کر کھانا کھاؤں گا۔
٢١ جو غالب آئے گا وہ میرے ساتھ میرے تخت پر بیٹھے گا جیسے میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ
اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ ٢٢ جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔"

آسمان پر خُدا کی پرستش:

۴ اِس کے بعد میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دروازہ آسمان میں
کُھلا ہے۔ میںنے وہی نرسنگے کی سی آواز پھر سُنی جس نے مُجھ سے پہلے باتیں کی تھیں۔
اُسی نے مُجھ سے کہا تھا کہ، "یہاں اُوپر آ جا۔ میں تُجھے وہ باتیں دِکھاؤں گا جن کا بعد میںہونا ضروری
ہے۔ ٢ اور میں فوراً رُوح میں آ گیا اور ایک تخت کو آسمان پر لگے دیکھا جس پر کوئی بیٹھا ہوا ہے۔
٣ اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ قیمتی پتھر کی طرح چمکدار ہے، جیسے سنگِ یشب اور عقیق۔ اور
تخت کے گرداگرد ایک دَھنک تھی جس کی روشنی زمُرد کی طرح ہے۔ ٤ تخت کے گرداگرد چوبیس
اور تخت لگے ہوئے ہیں جن پر چوبیس بُزرگ سفید لباس پہنے ہوئے بیٹھے ہیںاور اُن کے سروں پر

سونے کے تاج ہیں۔ ۵ اُس تخت میں سے بجلیوں کی چمک اور بادلوں کی گرج کی آوازیں نکلتی ہیں
اور تخت کے سامنے سات مشعلیں جل رہی ہیں۔ یہ خُداوند کی سات رُوحیں ہیں۔ ٦ تخت کے
سامنے شیشے کا چمکتا ہوا سمندر ہے جو انتہائی صاف و شفاف ہے۔ اُس کے درمیان میں تخت کے
اِرد گرد چار جان دار ہیں جن کے آگے پیچھے آنکھیں ہی آنکھیں ہیں۔ ۷ پہلا جاندار شیر ببر جیسا ہے۔
دُوسرا بیل جیسا۔ تیسرے کا چہرہ انسان جیسا ہے اور چوتھا اُڑتے ہوئے عقاب جیسا ہے۔ ۸ اُن
چاروں جانداروں کے ہر ایک کے چھ چھ پَر ہیں اور اُن کے چاروں طرف آنکھیں ہی آنکھیں ہیں۔ اور
وہ دن رات آرام کیے بغیر یہ کہتے رہتے ہیں، "قُدُوس، قُدُوس، قُدُوس۔ خُداوند خُدا قادرِ مُطلق جو تھا
جو ہے اور جو آنے والا ہے۔" ۹ اور جب وہ چاروں جاندار اُس کی جو تخت پر بیٹھا ہے، تمجید اور
عزت اور شُکرگزاری کرتے ہیں۔ ۱۰ تَو چوبیس بُزرگ اُس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ہمیشہ
ہمیشہ زندہ رہے گا، گر کر سجدہ کرتے ہیں اور اپنے تاج اُتار کر اُس کے تخت کے سامنے رکھتے ہیں اور یہ
کہتے ہیں:

۱۱ اَے ہمارے خُداوند اور خُدا تُو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے
کیونکہ تُو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور
وہ تیری ہی مرضی سے تِھیں اور پیدا ہوئیں۔

سات مہریں لگی کتاب:

۵ جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں ایک طُومار دیکھا جس پر اندر باہر لکھا ہوا تھا
اور اُسے سات مُہروں سے بند کیا گیا تھا۔ ۲ میں نے ایک طاقتور فرشتے کو بڑی آواز میں یہ کہتے سُنا کہ
کون اِس طُومار کو کھولنے اور مہروں کو توڑنے کے لائق ہے؟ ۳ لیکن کوئی بھی اِس طُومار کو کھولنے

اور پڑھنے کے قابل نہ تھا، نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے۔ ۴ تب میں اِس بات کے لیے زار
زار رونے لگا کہ کوئی اِس طُومار کو کھولنے اور پڑھنے کے لائق نہ نکلا۔ ۵ تب اُن چوبیس بزُرگو ں میں
سے ایک نے مُجھ سے کہا کہ مت رو۔ دیکھ یہُوداہؔ کے قبیلے کا ببرؔ جو داؤدؔ کی نسل سے ہے جس نے
فتح پائی ہے وہی اِس طُومار کو کھولنے اور مُہروں کو توڑنے کے لائق ہے۔ ۶ تب میں نے تختوں کے
درمیان اُن چاروں جانداروں اور چوبیس بزُرگوں کے بیچ ایک برّہ دیکھا جیسے ذبح کیا گیا ہو۔ اُس کے
سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ یہ خُدا کی سات رُوحیں ہیں جو زمین کے ہر حصّے میں بھیجی جاتی
ہیں۔ ۷ اُس نے آگے بڑھ کر تخت پر بیٹھے ہوئے شخص کے دہنے ہاتھ سے وہ طُومار لے لیا۔ ۸ جیسے
ہی اُس نے وہ طُومار لیا چاروں جاندار اور چوبیس بزُرگ برّے کے سامنے گر پڑے اور اُن میں سے
ہر ایک کے پاس بربط اور عُود سے بھرا ہوا سونے کا پیالہ تھا جو مُقدسوں کی دُعائیں ہیں۔ ۹ اُنہوں نے
یہ نیا گیت گایا۔ تُو ہی طُومار کو لینے اور اُس کی مُہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تُو ہی ذبح کیا گیا اور تُو
نے اپنے خُون سے خُدا کے لیے ہر ایک قبیلے، زبان، اُمّت اور قوم میں سے لوگوں کو خریدا۔ ۱۰ اور
اُنہیں کاہن بنا کر خُدا کی بادشاہی کا اختیار بخشا تاکہ دُنیا پر حکومت کریں۔ ۱۱ اور پھر جب میں نے
دیکھا تو لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں فرشتوں کی آواز کو سُنا جو تخت اور جانداروں اور بزُرگوں کے
گردا گرد تھے۔ ۱۲ اور وہ بڑی اُونچی آواز میں گا رہے تھے کہ برّہ ہی قدرت، اور دولت اور حکمت اور
طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے۔ ۱۳ تب میں نے آسمان کی اور زمین کی اور زمین
کے نیچے کی اور سمندر کی ہر ایک مخلوق کو یہ گاتے سُنا کہ وہ جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّے کی حمد اور
عزّت اور تمجید اور سلطنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ ۱۴ اور چاروں جانداروں نے کہا 'آمین' اور
بزُرگوں نے گر کر اُسے سجدہ کیا جو ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔

سات مُہریں:

٦ میرے دیکھتے ہی برّے نے طُومار کی سات مہروں میں سے ایک مُہر کھولی تو چار جانداروں میں
سے ایک نے گرج دار آواز سے یہ کہتے سُنا کہ 'آ'۔ ٢ میں نے اُوپر دیکھا تو ایک سفید گھوڑا کھڑا
تھا جس کے سوار کے ہاتھ میں ایک کمان تھی۔ اُسے ایک تاج دیا گیا اور وہ فتح کرنے نکلا تاکہ بُہت
سی جنگیں جیتے۔

٣ جب برّے نے دُوسری مُہر کھولی تو میں نے دُوسرے جاندار کو یہ کہتے سُنا کہ 'آ'۔ ٤ تب ایک
اور گھوڑا سامنے آیا جس کا رنگ سُرخ تھا۔ اُس کے سوار کو ایک بڑی تلوار دی گئی اور اُسے یہ اختیار
دیا گیا کہ زمین پر سے صُلح اُٹھا لے تاکہ لوگ ایک دُوسرے کو قتل کریں۔ ٥ جب اُس نے تیسری مُہر
کھولی تو جانداروں میں سے تیسرے جاندار کو یہ کہتے سُنا کہ 'آ'۔ تَو میں نے ایک کالا گھوڑا دیکھا جس
کے سوار کے ہاتھ میں ایک ترازو تھا۔ ٦ اور میں نے چاروں جانداروں میں سے یہ آواز آتی سُنی جو
کہہ رہی تھی کہ ایک کلوگرام گیہوں کی قیمت ایک دینار اور تین کلوگرام جَو کی قیمت ایک دینار۔ لیکن
زیتون کے تیل اور مے کو نقصان نہ پہنچا۔

٧ جب اُس نے چوتھی مُہر کھولی تُو میں نے چوتھے جاندار کو یہ کہتے سُنا کہ 'آ'۔ ٨ میں نے اُوپر
دیکھا تو ایک زرد گھوڑا تھا جس کے سوار کا نام 'موت' تھا۔ اُس کے پیچھے پیچھے پاتال تھا اور اُن کو
زمین کے چوتھائی لوگوںکو تلوار اور قحط اور وبا اور درندوں کے ذریعے ہلاک کرنے کا اِختیار دیا گیا۔

٩ جب اُس نے پانچویں مُہر کھولی تو میں نے قربان گاہ کے نیچے اُن شہیدوں کی رُوحیں دیکھیں
جو خُدا کے کلام اور اپنی گواہی پر قائم رہنے کے باعث قتل کیے گئے تھے۔ ١٠ اُنہوں نے بلند آواز
سے پُکار کر کہا، "اَے قادرِ مطلق، قدُوس اور سچے خُدا تُو کب تک اِس دُنیا کے لوگوں کا انصاف نہ

کرے گا تاکہ اُن سے ہمارے خُون کا بدلہ لے۔ ۱۱ تب اُن میں سے ہر ایک کو ایک سفید لباس دیا
گیا اور اُنہیں بتایا گیا کہ تھوڑی دیر اور انتظار کرو جب تک تُمہارے اُن بہن بھائیوں کا شمار پورا نہ
ہو جائے جو تُمہاری طرح قتل کیے جائیں گے۔
۱۲ جب اُس نے چھٹی مُہر کھولی تو ایک بڑا بھُونچال آیا اور میں دیکھا کہ سُورج کالے کپڑے
کی طرح تاریک ہو گیا اور چاند خُون کی مانند سُرخ ہو گیا۔ ۱۳ تب آسمان سے ستارے زمین پر اِس
طرح گر پڑے جیسے انجیر کے درخت سے کچا پھل زوردار ہوا کے چلنے سے گر پڑتا ہے۔ ۱۴ آسمان
یوں لپیٹ دیا گیا جیسے طُومار لپیٹ دیا جاتا ہے اور سب پہاڑ اور جزیرے اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔
۱۵ اور زمین کے سب بادشاہ اور اُمرا، فوجی کمانڈر، حاکم، زورآور اور آزاد کیا غلام پہاڑوں اور چٹانوں
کی غاروں میں جا چھُپے۔
۱۶ اور پُکار کر پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے کہ ہم پر گر پڑو اور اُس کی نظر سے جو تخت پر
بیٹھا ہے اور برّے کے غضب سے چھپا لو۔ ۱۷ کیونکہ اُس کے غضب کا عظیم دن آ گیا ہے اور
کون اُس کے سامنے کھڑا رہ سکتا ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار چُنے ہوؤں پر مُہر:

۷ اِس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کھڑے ہیں جو زمین
کی چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے تھے تاکہ زمین اور سمندر اور کسی درخت پر ہوا نہ چلے۔
۲ پھر میں نے ایک اور فرشتے کو مشرق کی طرف سے اُوپر آتے دیکھا جِسے کے پاس خُدا کی مُہر تھی۔
اُس نے اُن فرشتوں کو جنہیں زمین اور سمندر کو نقصان پہنچانے کا اختیار تھا پُکار کر کہا۔ ۳ زمین
اور سمندر اور کسی درخت کو اُس وقت تک نقصان نہ پہنچانا جب تک خُدا کے بندوں کے ماتھوں پر

مُہر نہ کر دیں۔ ۴ پھر میں نے سُنا کہ اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار لوگوں
پر مُہر کی گئی۔

۵ یہوداہؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار پر مُہر کی گئی۔

رُوبنؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

جدؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

۶ آشرؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

نفتالیؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

منسیؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

۷ شمعُونؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

لاویؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

اِشکارؔ کے قبلہ سے بارہ ہزار۔

۸ زبُولونؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

یُوسفؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

بِنیمینؔ کے قبیلہ سے بارہ ہزار۔

سفید لباس میں لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ:

۹ اِس کے بعد میں نے کیا دیکھا کہ ہر قوم، قبیلے، اُمّت اور زبان سے لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ جس
کا گننا مشکل تھا۔ وہ سب سفید لباس پہنے اور ہاتھوں میں کھجور کی ڈالیاں لیے ہوئے تخت کے
آگے اور برّہ کے سامنے کھڑی تھی۔ ۱۰ وہ اُونچی آواز میں پُکار کر کہہ رہے تھے کہ نجات ہمارے

خُدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّے کی طرف سے ہے۔ ۱۱ اور سب فرشتے جو اُس
تخت کے گرد اور اُن جانداروں اور بزُرگوں کے گرداگرد کھڑے تھے، تخت کے آگے مُنہ کے بل گر
پڑے اور خُدا کو سجدہ کر کے۔ ۱۲ کہا، 'آمین! حمد اور بڑائی اور حکمت اور شُکر اور عزت اور قدرت
اور طاقت ہمیشہ ہمیشہ ہمارے خُداوند کی ہوتی رہے۔ آمین! ۱۳ تب اُن بزُرگوں میں سے ایک نے
مُجھ سے پُوچھا کہ سفید لباس پہنے ہوئے یہ لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ ۱۴ میںنے جواب میں
کہا، اے میرے خداوند! تُو ہی جانتا ہے۔ تب اُس نے کہا، 'یہ وہ لوگ ہیں جو بڑی اذیتوں میں
سے نکل کر آئے ہیں جنہوں نے برّے کے لہو سے اپنے لباس کو دھو کر سفید کیا ہے۔ ۱۵ اِس لیے
یہ دن رات خُدا کے تخت کے سامنے کھڑے اُس کے مَقدِس میں اُسی کی عبادت کرتے ہیں اور جو
تخت پر بیٹھا ہے وہ اُن کو پناہ دے گا۔ ۱۶ یہ کبھی بھُوکے اور پیاسے نہ ہوں گے اور نہ ہی سُورج
اِنہیں کچھ نقصان پہنچائے گا۔ ۱۷ کیونکہ برّہ جو تخت کے پاس کھڑا ہے اُن کی گلّہ بانی کرے گا اور
خُدا اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔

ساتویں مہر اور سُنہرا بخُوردان:

۸ جب برّے نے ساتویں مُہر توڑی تُو آسمان پر آدھے گھنٹے تک خاموشی چھائی رہی۔ ۲ پھر میں
نے دیکھا کہ سات فرشتے جو خُدا کے سامنے کھڑے ہیں اُن کو سات نرسنگے دیے گئے۔
۳ پھر ایک اور فرشتہ سونے کا بخُوردان لیے ہوا آیا اور قُربان گاہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُسے بُہت
سا عُود دیا گیا تاکہ اُسے مُقدسوں کی دُعاؤں کے ساتھ ملا کر تخت کے سامنے سونے کی قُربان گاہ پر
چڑھائے۔ ۴ اُس عُود کا دھُواں مُقدسوں کی دُعاؤں کے ساتھ اُس فرشتے کے ہاتھ سے خُدا کے حضور

میں پہنچا۔ ۵ تب اُس فرشتے نے بخُوردان کو قربان گاہ کی آگ سے بھر کر اُسے زمین پر گرا دیا۔ تب
گرج دار آوازیں اور چمکدار بجلیاں پیدا ہوئیں اور خوفناک بھُونچال آیا۔

سات نرسنگے:

۶ تب وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس نرسنگے تھے، اُن کو پھُونکنے کے لیے تیار ہو گئے۔

۷ جب پہلے فرشتے نے نرسنگے بجایا تو خُون آلوداَولے آگ کے ساتھ زمین پر برسے جس سے زمین
کا تیسرا حِصّہ، درختوں کا تیسرا حِصّہ اور ساری گھاس جل گئی۔

۸ جب دُوسرے فرشتے نے نرسنگے پھُونکا تو آگ سے جلتا ہوا ایک بڑا پہاڑ سمندر میں گرایا گیا جس
سے سمندر کے پانی کا تیسرا حصّہ خُون میں بدل گیا۔ ۹ اور سمندر کے جانوروں کا تیسرا حصّہ ہلاک ہو
گیا اور سمندری جہازوں کا تیسرا حِصّہ غرق ہو گیا۔

۱۰ جب تیسرے فرشتے نے نرسنگے پھُونکا تو آسمان سے ایک بڑا ستارہ ٹوٹ کر جلتی ہوئی مشعل
کی طرح دریاؤں اور پانی کے چشموں کے تیسرے حِصّے پر گرا۔ ۱۱ اِس ستارے کا نام کڑواہٹ تھا
اِس نے پانی کے تیسرے حِصّے کو کڑوا کر دیا اور جتنوں نے اِس کڑوے پانی کو پیا وہ مر گئے۔

۱۲ جب چوتھے فرشتے نے نرسنگے پھُونکا تو سُورج، چاند اور ستاروں کو نقصان پہنچا اور اُن کا
تیسرا حِصّہ تاریک ہو گیا اور دن کا تیسر حِصّہ اور رات کا تیسرا حِصّہ تاریکی میں ڈوب گیا۔

۱۳ پھر میںنے ایک بڑے عقاب کو آسمان پر اُڑتے ہوئے دیکھا جو بڑی آواز میں یہ کہہ رہا تھا،
اُن تین نرسنگوں کی وجہ سے جو ابھی پھُونکے نہیں گئے، زمین پر رہنے والوں پر افسوس، افسوس،
افسوس۔

پانچواں نرسنگا:

۹ جب پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھُونکا تو میں نے آسمان پر سے ایک اور ستارے کو زمین پر
گرتے دیکھا اور اُسے اُس گڑھے کی چابی دی گئی جس کی گہرائی کی کوئی حد نہیں۔ ۲ جب اُس
نے اُس گڑھے کو کھولا تو اُس میں سے ایسے دھُواں اُٹھا جیسے کسی بڑی بھٹّی میں سے۔ اُس دھوئیں سے
سُورج اور ساری فضا تاریک ہو گئی۔

۳ اُس دھوئیں میں سے ٹڈّیاں نکل کر ساری زمین میں پھیل گئیں اور اُنہیں زمین کے بچھوؤں
جیسا ڈَنک دیا گیا۔ ۴ اور اُنہیں کہا گیا کہ زمین کے کسی ہرے پودے یا درخت اور گھاس کو نقصان نہ
پہنچائے لیکن صرف اُن لوگوں کو جن کے ماتھے پر مُہر نہیں۔ ۵ اُنہیں اُن کو ہلاک کرنے کا نہیں بلکہ
پانچ مہینے تک اذِیّت دینے کا اختیار دیا۔ ایسی اذِیّت جو بچھّو کے ڈَنک مارنے کے بعد انسان کو ہوتی
ہے۔ ۶ اُن دِنوں میں لوگ موت کی تلاش کریں گے مگر اُنہیں موت نہیں ملے گی۔ لوگ مرنے
کی خواہش کریں گے مگر موت اُن سے دُور بھاگے گی۔ ۷ وہ ٹڈیاں اُن گھوڑوں کی طرح نظر آتی
تھیںجنہیں جنگ کے لیے تیار کیا گیا ہو اور ایسا نظر تھا جیسے اُن کے سروں پر سونے کے تاج ہیں۔
اُن کے چہرے آدمیوں کے سے تھے۔

۸ عورتوں کے بالوں کی طرح اُن کے بال لمبے اور دانت شیر ببّر کے دانتوں جیسے تھے۔ ۹ اُنہوں
نے لوہے کے سینہ بند پہن رکھے تھے اور اُن کے پَروں کا شور ایسا تھا جیسے جنگ کے میدان میں
رتھوں اور گھوڑوں کے دوڑنے کی آواز۔ ۱۰ اور اُن کی دُمیں اور اُن میں ڈَنک بچھوؤں کی طرح
تھا۔ اُن کے ڈَنک میں اتنی قوت تھی کہ پانچ مہینے تک لوگوں کو اذیّت دے سکیں۔ ۱۱ اُن کا بادشاہ

ایک فرشتہ تھا جو اُس گڑھے سے جس کی گہرائی کی کوئی حد نہیں نکلا تھا۔ عبرانی میں اُس کا نام ابدّونؔ اور یونانی میں اپُلّونؔ ہے۔

۱۲ پہلی دہشت گُزر گئی۔ ابھی دو اور دہشتیں آنا باقی ہیں۔

۱۳ جب چھٹے فرشتے نے نرسنگا پھُونکا تو میں نے خُدا کی حضوری میں موجود سنہری قربان گاہ کے چار سینگوں سے آواز آتی سُنی۔ ۱۴ جو چھٹے فرشتے کو کہہ رہی تھی جس کے ہاتھ میں نرسنگا تھا کہ اُن چار فرشتوں کو کھول دے جو دریائے فرات کے پاس بندھے ہوئے ہیں۔ ۱۵ وہ چاروں فرشتے کھول دیئے گئے جو اِسی گھڑی، اِسی دن، اِسی مہینے اور اِسی سال کے لیے تیار کیے گئے تھے تاکہ انسانوں کا تیسرا حصّہ مار ڈالیں۔ ۱۶ اور میں نے اُن کا شمار سُنا۔ اُن کے ساتھ بیس کروڑ کی فوج تھی۔

۱۷ میں نے رُویا میں دیکھا کہ گھوڑوں پر بیٹھے سواروں کے سینہ بند آگ کی طرح سُرخ، گہرے نیلے اور گندھک کی طرح زرد تھے اور گھوڑوں کے سر شیر ببّر کے سر کی طرح تھے۔ اُن کے مُنہ سے آگ، دُھواں اور گندھک نکلتی تھی۔ ۱۸ تمام لوگوں میں سے ایک تہائی ان تین طاعو سے ہلاک ہوئے: آگ، دھواں اور گندھک سے، جو ان کے منہ سے نکلا۔ ۱۹ اُن کی طاقت اُن کے مُنہ اور دُموں میں تھی۔ اُن کی دُمیں سانپ کی طرح تھیں جن پر سر بھی تھے۔ اِن ہی سے وہ لوگوں کو زخمی کرتے تھے۔ ۲۰ تَو بھی وہ لوگ جو اِن آفتوں سے بچ گئے تھے اُنہوں نے اپنے کاموں سے توبہ نہیں کی۔ وہ شیاطین، سونے، چاندی، پیتل، پتھر اور لکڑی کے بُتوں کی پرستش سے باز نہ آئے جو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سُن سکتے ہیں اور نہ چل پھر سکتے ہیں۔ ۲۱ مگر اُنہوں نے قتل و غارت، جادوگری، حرامکاری اور چوری سے توبہ نہیں کی۔

ایک چھوٹا کھُلا ہوا طُومار:

۱۰ تب میں نے آسمان سے ایک زورآور فرشتے کو اُترتے ہوئے دیکھا جو بادل سے گھِرا ہوا تھا اور اُس کے سر پر قوسِ قزح تھی۔ اُس کا چہرہ سُورج کی طرح روشن اور اُس کے پاؤں آگ کے ستون جیسے تھے۔

۲ اُس کے ہاتھ میں ایک کھُلا ہوا چھوٹا طُومار تھا۔ اُس نے اپنا ایک پاؤں سمندر اور دُوسرا پاؤں زمین پر رکھا۔ ۳ وہ شیرِ ببّر کی طرح زوردار گرج کے ساتھ چِلّایا اُس کے چِلّانے سے سات گرج دار آوازیں سُنائی دیں۔ ۴ جب میں اُن باتوں کو جو سات گرجوں نے کہیں، لکھنے لگا تو مجُھے آسمان سے یہ آواز سُنائی دی کہ جو کچھ تُو نے سُنا ہے اُسے مت لکھ، بلکہ پوشیدہ رکھ۔

۵ تب میں نے اُس فرشتے کو جو سمندر اور زمین پر کھڑا تھا دیکھا کہ اُس نے اپنا دایاں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا۔ ٦ اور ہمیشہ ہمیشہ تک زندہ رہنے والے خالق کی جو آسمان اور اُس کے اندر اور زمین اور اُس پر کی سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے قسم کھائی اور کہا کہ اب اور دیر نہ ہو گی۔ ۷ جب ساتواں فرشتہ اپنا نرسنگا پھُونکے گا تو خُدا کا وہ پوشیدہ منصوبہ پُورا ہو کر ظاہر ہو گا جس کی منادی اُس نے اپنے نبیوں کے وسیلے کی تھی۔

۸ تب آسمان سے بولنے والے کی آواز مجُھے دوبارہ سُنائی دی۔ اُس نے مجُھ سے کہا کہ جا کر اُس کھلے طُومار کو اُس فرشتے کے ہاتھ سے لے لے جو سمندر اور زمین پر کھڑا ہے۔

۹ پس میں اُس فرشتے کے پاس گیا اور اُس سے وہ چھوٹا طُومار مانگا۔ اُس نے کہا کہ یہ طُومار لے اور اِسے کھا جا۔ یہ تیرے پیٹ میں تو کڑوا ہو گا مگر تیرے مُنہ میں شہد کی طرح میٹھا لگے گا۔ ۱۰ میں

نے وہ طُومار فرشتے کے ہاتھ سے لے کر کھا لیا۔ وہ میرے مُنہ میں تَو شہد کی طرح میٹھا لگا مگر نگلنے
کے بعد پیٹ میںکڑوا لگا۔ ۱۱ پھر
مُجھے بتایا گیا کہ تُو بہت سی اُمتوں، قوموں، زبانوں اور بادشاہوں کے بارے میں نبوت کرے
گا۔

دو گواہ:

۱۱ مُجھے ناپنے کے گز کے طرح کی ایک لاٹھی دی گئی اور مُجھ سے کہا گیا کہ جاکر خُدا کے
مقدس اور قُربانگاہ کو ناپ اور وہاں عبادت کرنے والوں کو گن۔ ۲ لیکن باہر کے
صحن کو نہ ناپنا کیونکہ وہ غیرقوموں کودے دیا گیا ہے اور وہ مُقدّس شہر یروشلیِمؔ کوبیالیس مہینے تک
اپنے پاؤں کے نیچے روندتے رہیں گے۔ ۳ اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دے کر بھیجوں گا کہ وہ
ایک ہزاردو سو ساٹھ دن تک ٹاٹ اوڑھ کر نبوت کریںگے۔ ۴ یہ دونوں نبی دو زیتون کے درخت اور
دوچراغدان ہیں جو زمین کے خُداوند کے سامنے کھڑے ہیں۔ ۵ اگر کوئی اُنہیں نقصان پہنچانے کی
کوشش کرے تو آگ اُن کے مُنہ سے نکل کر اُنہیں جلا دیتی ہے۔ اِسی طرح جو کوئی اُنہیں نقصان
پہنچائے گا ہلاک کیا جائے گا۔ ۶ اُنہیں یہ اختیار ہو گا کہ جب تک وہ نبوت کریں آسمان کو بند کر دیں
تاکہ بارش نہ ہو۔ پانیوں کو خُون بنائیں اور جتنی دفعہ چاہیں ہرطرح کی وبا زمین پر نازل کریں۔
۷ اورجب وہ اپنی گواہی دے چُکے تو اُس گڑھے سے جس کی گہرائی کی کوئی انتہا نہیںحیوان نکل کر
اُن کے ساتھ جنگ کرے گا اور اُن پر غالب آکر اُن کو مارڈالے گا۔ ۸ اور اُن کی لاشیں اُس بڑے
شہر یروشلیِمؔ کے چوک پرپڑی رہیں گی جو روحانی طور پرسدُومؔ اور مصرؔ کہلاتا ہے۔ یہ وہی شہر ہے
جہاں اُن کے خُداوند کو مصلُوب بھی کیا گیا تھا۔ ۹ اور ساڑھے تین دِن تک ہر نسل، قبیلے، زبان

اور قوم سے لوگ اُن کی لاشوں کو دیکھتے رہیں گے اور اُن کو دفن نہیں ہونے دیں گے۔ ۱۰ اور
زمین کے رہنے والے اُن کی موت پر جنہوں نے زمین کے رہنے والوں کو اذیت پہنچائی تھی خوشی
منائیں گے اور شادیانے بجاتے ہوئے ایک دُوسرے کو تُحفے دیں گے۔ ۱۱ اور ساڑھے تین دن کے
بعد خُدا کی طرف سے زندگی کی رُوح اُن میں ڈالی گئی اور وہ دونوں اپنے پاؤں پر کھڑے ہوگئے اور
اُن کو دیکھنے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔ ۱۲ تب آسمان پر سے بُلند آواز سے اُن کو پُکار کر کہا، 'یہاں
اُوپر آجاؤ' اور وہ دونوں اپنے دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر بادلوں میں اُٹھا لیے گئے۔ ۱۳ اُسی
گھڑی خُوفناک زلزلہ آیا اور شہر کا دَسواں حصّہ تباہ ہو گیا اور ستّر ہزار لوگ مارے گئے اور جو باقی بچ
گئے تھے وہ خُدا کی بڑائی کرنے لگے۔

۱۴ دُوسری دہشت ختم ہوئی۔ تیسری دہشت جلد آنے والی ہے۔

ساتواں نرسنگا:

۱۵ جب ساتویں فرشتے نے اپنا نرسنگا پھونکا تو آسمان پر بڑی آوازیں سُنائی دیں جو یہ کہہ رہی تھیں
کہ دُنیا کی بادشاہت ہمارے خُداوند اور اُس کے مسیح کی ہو گئی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ تک بادشاہی کرتا
رہے گا۔ ۱٦ اور اُن چوبیس بزُرگوں نے جو اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے تھے مُنہ کے بل گر کر خُدا کو
سجدہ کیا اور کہا۔

۱۷ اَے خُداوند قادرِ مُطلق خُدا! تُو جو ہے اور تھا اور جو ہمیشہ رہے گا ہم تیرا شُکر کرتے ہیں کہ تُو
نے اپنی بڑی قدرت کو لیتے ہوئے زمین پر بادشاہی شُروع کی۔

۱۸ قوموں کو غُصّہ آیا پر اَب تیرا غُصّہ دِکھانے کا وقت ہے۔ اَب یہ وقت ہے کہ تُو مُردوں کی
عدالت کرے اور اپنے خادموں یعنی نبیوں کو، اور اپنے مُقدسوں کو اور اُن سب کو جو تیرے نام

سے ڈرتے ہیں، چھوٹے سے بڑے تک انعام دے۔ یہ وقت ہے کہ اُن سب کو تباہ کیا جائے جنہوں
نے زمین کو تباہ کیا ہے۔
۱۹ پھر آسمان پر خُدا کے مقدِس کو کھولا گیا اور اُس میں عہد کا صندُوق نظر آیا۔ بجلیا چمکیں،
گرجدار آوازیں اور گونج دار شور پیدا ہوا، زلزلہ آیا اور آسمان سے بڑے بڑے اولے گرے۔

عورت اور اَژدہا:

۱۲ پھر میں نے آسمان پر ایک عظیم نشان ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا۔ ایک عورت جس
نے سُورج کو پہن رکھا تھا اور چاند اُس کے پاؤں کے نیچے تھا اور اُس کے سر پر بارہ
ستاروں کا تاج تھا۔ ۲ وہ حاملہ تھی اور بچہ جننے کے دَرد میں مبتلا ہونے کے سبب سے چِلّا رہی تھی۔
۳ پھر میں نے آسمان پر ایک اور نشان دیکھا۔ ایک بُہت بڑا لال اَژدھا جس کے سات سر اور دس
سِینگ تھے اور اُس کے سروں پر سات تاج تھے۔ ۴ اُس نے اپنی دُم سے آسمان کے ایک تہائی
ستارے کھینچ کر زمین پر گرا دیئے۔ اور وہ اَژدھا اُس عورت کے سامنے جا کھڑا ہوا جو بچّہ جننے کو تھی
تاکہ جب وہ بچہّ جنے تو وہ اُسے نگل جائے۔ ۵ جب اُس کے لڑکا پیدا ہوا جو سب قوموں پر لوہے
کے عصا سے حکومت کرے گا تو اُس کو فوراً اُٹھا کر خُدا کے تخت کے پاس پہنچا دیا گیا۔ ۶ اور یہ
عورت ویران علاقے میں بھاگ گئی وہاں خُدا نے اُس کی دیکھ بھال کے لیے ایک جگہ تیار کر رکھی
تھی جہاں وہ بارہ سو ساٹھ دِن تک رہے۔
۷ تب میکائیل ٭ اور اُس کے فرشتے اَژدھا اور اُس کے فرشتوں سے لڑنے نکلے اور آسمان پر
لڑائی ہوئی۔

۸ مگر اَژدھا اور اُس کے فرشتے اُن پر غالب نہ آئے۔ اِس کے بعد آسمان پر اُن کے لیے جگہ نہ
رہی۔
۹ تب وہ بڑا اَژدھا، پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اپنے فرشتوں سمیت آسمان پر
سے گرا دیا گیا۔
۱۰ تب میں نے آسمان پر ایک اُونچی آواز کو یہ کہتے سُنا کہ:
"اَب ہمارے خُدا کی نجات، قدرت اور بادشاہی اور اُس کے مسیح کا اِختیار قائم ہو گیا۔ کیونکہ
ہمارے

بھائیوں پر دِن رات خُدا کے حضور الزام لگانے والا نیچے پھینک دیا گیا۔
۱۱ "وہ برّے کے خُون کے وسیلے اور اپنی گواہی کی بدولت اُس پر غالب آئے اُنہوں نے اپنی
جان کو زیادہ عزیز نہ رکھا بلکہ اپنی جان دینے کے لیے تیار تھے۔
۱۲ اِس لیے اَے آسمانو ! اور آسمانوں پر رہنے والو ! خُوشی مناؤ۔ اَے زمین اور سمندر کے
رہنے والو تُم پر افسوس ! کیونکہ ابلیس تُمہارے پاس نیچے گرایا گیا ہے اور وہ بڑے قہر سے بھرا ہوا
ہے اِس لیے کہ اُسے پتہ ہے کہ اُس کا وقت نزدیک آ گیا ہے۔
۱۳ جب ابلیس نے دیکھا کہ اُسے زمین پر گرا دیا گیا ہے تو اُس نے اُس عورت کو ستایا جس نے
بیٹے کو جنم دیا تھا۔ ۱۴ پر اُس عورت کو ایک بڑے عقاب کے پر دیئے گئے تاکہ وہ اُڑ کر بیابان میں
اُس جگہ چلی جائے جو اُس کے لیے تیار کی گئی تھی جہاں وہ اَژدھا سے بارہ سو ساٹھ دِن تک محفوظ
رہے۔ ۱۵ مگر اَژدھا نے اُس کے پیچھے اپنے مُنہ سے پانی کا سیلاب جاری کر کے اُسے ڈبونا چاہا۔

۱۶ مگر زمین نے اُس عورت کی مدد کی اور اپنا مُنہ کھول کر اُس سارے سیلاب کے پانی کو پی گئی جو اَژدھا نے اپنے مُنہ سے نکالا تھا۔

۱۷ تب اَژدھا جسے عورت پر غُصّہ تھا اُس کے باقی بچوں سے جو خُدا کا حُکم ماننے اور یسُوعؑ مسیح کی گواہی دینے پر قائم تھے، لڑنے لگا۔ ۱۸ اور وہ سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہوا۔

دو حیوان:

۱۳ اور میں نے ایک اور حیوان کو سمندر میں سے نکلتے دیکھا جس کے دس سینگ اور سات سر تھے۔ ہر سینگ پر ایک تاج اور ہر سر پر کُفر کا ایک نام لکھا ہوا تھا۔ ۲ اِس کی شکل چیتے کی مانند تھی، پاؤں ریچھ کے سے تھے اور اُس کا مُنہ ببّر کی طرح تھا۔ اَژدھا نے اپنی قدرت، تخت اور بڑا اختیار اُسے دے دیا۔ ۳ میں نے حیوان کے ایک سر پر بڑا گہرا زخم دیکھا جس کا ٹھیک ہونا مُشکل تھا مگر وہ زخم ٹھیک ہو گیا اور ساری دُنیا حیران ہو کر اُس کے پیچھے چل پڑی۔ ۴ اُس اختیار کی وجہ سے جو اَژدھا نے اُس حیوان کو دیا تھا اُنہوں نے اَژدھا کی اور حیوان کی بھی پرستش کی یہ کہتے ہوئے کہ اِس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اِس سے لڑ سکتا ہے؟ ۵ اُسے خُدا کے خلاف کُفر بکنے کے لیے ایک مُنہ دیا گیا اور اُسے بیالیس مہینے تک اس اختیار کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی۔

۶ اُس نے اپنا مُنہ کھول کر خُدا کے خلاف، خدا کے نام، اُس کے خیمے کے خلاف اور آسمان پر رہنے والوں کے خلاف کُفر بکنا شُروع کیا۔ ۷ اُس کو خُدا کے لوگوں کے خلاف جنگ کرنے اور سب قوموں، قبیلوں، اُمتوں اور اہلِ زبان پر حکُومت کرنے کا اختیار بھی دیا گیا۔ ۸ زمین کے رہنے والے وہ سب اُس حیوان کی پرستش کریں گے جن کے نام دُنیا کی ابتدا سے ذبح کئے ہوئے

برّے کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے نہیں۔ ۹ جس کے کان ہو وہ سُنے۔ ۱۰ جس کو قید ہونا ہے وہ قید کیا جائے گا۔ جس نے تلوار سے قتل کیا ہے وہ تلوار سے قتل ہوگا۔ خُدا کے لوگوں کے لیے صبر سے برداشت کرنے اور ایمان میں قائم رہنے کا یہی وقت ہے۔

زمین سے نکلنے والا حیوان:

۱۱ پھر میںنے ایک اور حیوان زمین سے نکلتے ہوئے دیکھا جس کے برّے کے سینگوں کی طرح دو سینگ تھے۔ لیکن وہ اژدھا کی طرح بولتا تھا۔ ۱۲ اُس نے پہلے حیوان کے سارے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے دُنیا کے رہنے والوں سے اُس حیوان کی پرستش کروائی جس کا گہرا زخم اچھا ہو گیا تھا۔ ۱۳ وہ حیران کر دینے والے معجزات دِکھاتا یہاں تک کہ لوگوں کے دیکھتے دیکھتے آسمان سے آگ نازل کرتا۔ ۱۴ وہ اُن تمام معجزات سے جو پہلے حیوان کے نام سے دِکھاتا لوگوں کو گمراہ کرتا اور اُنہیں اُس حیوان کا بُت بنانے کا حُکم کرتا جس کا گہرا زخم اچھا ہو گیا تھا۔ ۱۵ اُسے پہلے حیوان کے بُت میں جان ڈالنے کا اختیار دیا گیا تاکہ وہ بول سکے اور جو اُس کو سجدہ کرنے سے انکار کرے اُسے قتل کروا دے۔ ۱۶ اُس نے سب پر کیا چھوٹے کیا بڑے، کیا امیر کیا غریب اور کیا غلام کیا آزاد سب کے ماتھے پر یا دائیں ہاتھ پر نشان لگایا۔ ۱۷ تاکہ جن لوگوں پر اُس حیوان کا نشان یعنی اُس کا نام یا اُس کے نام کا عدد نہ ہو وہ خرید و فروخت نہ کر سکے۔ ۱۸ یہاں یہ جاننے کے لیے حکمت کی ضرورت ہے کہ حیوان کا عدد گنتی میں کیا ہے کیونکہ یہ آدمی کا عدد ہے اور اُس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے۔

برّہ اور اُس کے لوگ:

۱۴ پھر میں نے نظر کی تو دیکھا کہ وہ برّہ صِیّون کے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اُس کے ساتھ ایک
لاکھ چوالیس ہزار وہ لوگ کھڑے ہیں جن کے ماتھے پر اُس کا اور اُس کے باپ کا
نام لکھا ہے۔ ۲ مُجھے آسمان پر سے ایسی زور کی آواز سنائی دی جیسے بڑے سمندر کے پانی کا شور
ہو یا بُہت سارے تاردار سازوں کے بجانے کی آواز ہو۔ ۳ وہ بڑی جماعت خُدا کے تخت کے
سامنے اور چاروں جانداروں اور بزُرگوں کے سامنے ایک شاندار نیا گیت گا رہے تھے۔ اِس گیت
کو سوائے اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کے جن کو دُنیا میں سے خرید لیا گیا تھا کوئی اور سیکھ نہ سکا۔ ۴ یہ
وہ لوگ ہیں جو خُدا کی خاطر کنوارے رہے اور عورتوں سے کسی بھی طرح کا تعلق نہ رکھا۔ یہ وہ ہیں
جو برّے کے پیچھے پیچھے جاتے ہیں جہاں کہیں۔ یہ لوگوں میں سے خُدا اور برّے کے لیے پہلے پھل
ہونے کے واسطے خرید ے گئے ہیں۔ ۵ اُن کے مُنہ سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا تھا اور وہ خُدا کے
تخت کے سامنے بے عیب ہیں۔

تین فرشتے:

۶ پھر میں نے ایک اور فرشتے کو آسمان پر اُڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کی سب
قوموں، قبیلوں اور اہلِ زبان اور اُمتوں کو سُنانے کی ابدی خُوشخبری تھی۔ ۷ اُس نے اُونچی آواز
میں کہا کہ خُدا سے ڈرو اُسے جلال دو کیونکہ اُس کے تختِ عدالت کا وقت آپہنچا ہے۔ اُس کی
عبادت کرو جس نے آسمان، زمین، سمندر اور پانی کے چشموں کو بنایا۔
۸ اُس کے پیچھے ایک اور فرشتہ آسمان پر یہ پُکارتا ہوا آیا کہ وہ بڑا شہر گر پڑا۔ بابل گِر پڑا جس نے
سب قوموں کو اپنی حرام کاری کی جنونی مے پلائی۔ ۹ تب تیسرا فرشتہ پیچھے پیچھے بڑی آواز میں یہ کہتا آیا

کہ جو کوئی اِس حیوان کی یا اِس کے بُت کی پرستش کرے اور اپنے ماتھے یا ہاتھ پر اُس کا نشان لے
لے۔ ۱۰ ضرور ہے کہ خُدا کے قہر کی اُس مے کو پیئے جو اُس کے غضب کے پیالے میںبھری گئی
ہے۔ وہ فرشتوں اور برّے کے سامنے آگ اور گندھک سے اذیت پائے گا۔ ۱۱ اُن کے عذاب
کا دُھواں سدا اُٹھتا رہے گا کیونکہ اُنہوں نے اِس حیوان کی اور اُس کے بُت کی پرستش کی اور اُس
کے نام کی چھاپ لی اِس لیے وہ دن رات بے چین رہیں گے۔

۱۲ خُدا کے لوگ جو اُس کے حکموں پر عمل کرتے اور یسُوعؔ پر ایمان رکھتے ہیں ضرور ہے کہ وہ
صبر سے برداشت کریں۔

۱۳ پھر میں نے آسمان سے یہ آواز آتے سُنی کہ لکھ ! مبارک ہیں وہ مُردے جو اب سے خُداوند
میں مرتے ہیں۔ رُوح فرماتا ہے بے شک ! وہ مبارک ہیں کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے
کیونکہ اُن کے اعمال اُن کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔

زمین پر کٹائی:

۱۴ پھر میں نے ایک سفید بادل دیکھا جس پر کوئی آدم زاد سا بیٹھا تھا جس کے سر پر سونے کا تاج
ہے اور ہاتھ میں تیز درانتی۔ ۱۵ تب میں نے ایک اور فرشتے کو مَقدِس میں سے نکلتا دیکھا اُس نے
پُکار کر اُس کو جو بادل پر بیٹھا تھا کہا کہ اپنی درانتی چلا اور کاٹ کیونکہ وقت آگیا، زمین پر فصل پک گئی
ہے۔ ۱۶ پس اُس نے جو بادل پر بیٹھا تھا درانتی چلا کر زمین کی فصل کی کٹائی کی۔

۱۷ پھر ایک اور فرشتہ آسمان پر موجود مَقدِس میں سے نکلا۔ اُس کے ہاتھ میں بھی ایک تیز درانتی
تھی۔ ۱۸ پھر ایک اور فرشتہ جسے آگ پر اختیار تھا قربان گاہ سے نکلا اور پُکار کر اُس فرشتے کو جس
کے ہاتھ میں تیز درانتی تھی کہا کہ اپنی درانتی چلا اور زمین پر انگور کے گُچھے کاٹ کیونکہ وہ پک چُکے

ہیں۔ ۱۹ اُس فرشتے نے اپنی درانتی زمین پر چلائی اور انگور کے گُچھے کاٹ کر اُسے خُدا کے غضب
کے حوض میں ڈال دیا۔ ۲۰ تب اُنہیں شہر کے باہر اُنہیں بڑے حوض میں روندا گیا اور حوض میں
سے اتنا خُون بہا کہ گھوڑوں کی لگاموں تک پہنچ گیا اور بہتا ہوا تین سو کلومیٹر تک چلا گیا۔

سات فرشتے سات آفتیں:

۱۵ پھر میں نے آسمان پر ایک اور نشان دیکھا جو بڑا حیران کُن اور اپنی اہمیت میں بڑا
عظیم تھا کہ سات فرشتے آخری سات آفتوں کو لیے ہوئے کھڑے تھے جس سے خُدا
کا قہر پُورا ہو گا۔

۲ پھر میں نے اپنے سامنے ایک سمندر دیکھا جو شیشے جیسا نظر آ رہا تھا جس میں آگ ملی ہوئی تھی۔
اُس سمندر کے پاس وہ لوگ کھڑے تھے جو اُس حیوان اور اُس کے بُت اور اُس کے نام کے عدد
پر غالب آئے تھے۔ اُن کے ہاتھوں میں تار دار ساز تھے۔ ۳ اور وہ خُدا کے خادم مُوسیٰ کا گیت
اور برّے کا گیت گا رہے تھے۔ اَے خُداوند خُدا! تُو جو قادرِ مطلق ہے تیرے کام بُہت ہی بڑے
اور عجیب ہیں۔ تیری راہیں دُرست اور سچی ہیں اَے ابدی بادشاہ! ۴ اَے خُداوند! کون تُجھ سے
نہیں ڈرے گا اور تیرے نام کو جلال نہ دے گا کیونکہ صرف تُو ہی قدّوس ہے۔ ساری قومیں آ کر تُجھے
سجدہ کریں گی کیونکہ تیرے انصاف کے کام ظاہر ہوئے ہیں۔ ۵ اِس کے بعد میں نے دیکھا آسمان پر
خُدا کے خیمے کا مَقدِس کھولا گیا۔ ٦ وہ سات فرشتے جن کے ہاتھ میں سات آفتیں تھیں، مَقدِس سے
نکلے۔ وہ بے داغ چمکدار سفید لباس پہنے ہوئے اور سونے کا سینہ بند باندھے ہوئے تھے۔ ۷ اور
اُن چار جانداروں میں سے ایک جاندار نے سونے کے سات پیالے جو ابد تک زندہ رہنے والے
خُدا کے قہر سے بھرے تھے اُن ساتوں فرشتوں کو دیئے۔ ۸ مَقدِس خُدا کے جلال اور قدرت کے

سبب دھوئیں سے بھر گیا۔ اور جب تک ساتوں فرشتوں نے اُن ساتوں آفتوں کو مکمل نہ کر لیا کوئی
مَقدِس میں داخل نہ ہو سکا۔

خُدا کے قہر سے بھرے پیالے:

١٦ تب میں نے ایک زوردار آواز کو مَقدِس میں سے اُن فرشتوں کو یہ کہتے سُنا کہ جاؤ اور
خُدا کے قہر کے ساتوں پیالے زمین پر اُنڈیل دو۔

٢ پس پہلے فرشتے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر اُنڈیل دیا۔ وہ لوگ جن پر اُس حیوان کی مُہر تھی اور
جو اُس کے بُت کی پرستش کرتے تھے۔ اُنہیں ایک ایسا ناسُور ہو گیا جو نہایت تکلیف دِہ تھا۔

٣ تب دُوسرے فرشتے نے اپنا پیالہ سمندر پر اُنڈیلا تو وہ مُردے کے خُون جیسا ہو گیا اور سمندر کے
سب جاندار مر گئے۔

٤ تیسرے فرشتے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور پانی کے چشموں پر اُنڈیلا تو وہ خُون بن گیا۔ ٥ پھر میں
نے ایک فرشتے کو جسے پانیوں پر اختیار تھا یہ کہتے سُنا کہ اَے خُدا! تُو جو تھا اور جو ہے، تُو ہی مُنصف
ہے جو راست ہے جس نے یہ انصاف کیا۔ ٦ کیونکہ اُنہوں نے تیرے مُقدس لوگوں اور نبیوں کا
خُون کیا اِس لیے تُو نے اِن کو خُون پلایا۔ وہ اِسی لائق تھے۔ ٧ پھر میں نے ایک آواز قربان گاہ سے
آتی سُنی کہ اَے خُداوند! تُو جو ساری قدرت کے لائق ہے تیرے سارے فیصلے دُرست اور برحق
ہیں۔

٨ چوتھے فرشتے نے اپنا پیالہ سُورج پر اُنڈیلا اور اُسے آگ کے ساتھ لوگوں کو جلانے کی اجازت
دی گئی۔ ٩ اور لوگ تیز دُھوپ سے جُھلس گئے اور اُنہوں نے خُدا کے نام کے خلاف کُفر بکا جو اُن

سب آفتوںپراختیار رکھتا ہے جو اُن پر آئیں اور اپنے گُناہوں سے توبہ کر کے خُدا کی طرف نہ پھرے
اور اُس کی تمجید نہ کی۔

۱۰ پانچویں نے اپنا پیالہ حیوان کے تخت پر اُنڈیلا اور اُس کی بادشاہی اندھیرے میں ڈوب گئی
اور وہاں کے رہنے والوں نے درد کے مارے اپنی زبانیں دانتوں سے کاٹنے لگے۔ ۱۱ اپنے درد اور
ناسوروں کے باعث اور اپنے کاموں سے توبہ کرنے کے بجائے آسمان کے خُدا کے خلاف کُفر
بکا۔

۱۲ چھٹے فرشتے نے اپنا پیالہ بڑے دریائے فراتؔ پر اُنڈیلا اور اُس کا پانی سُوکھ گیا تاکہ مشرق سے
آنے والے بادشاہوں کے لیے راستہ تیار ہو۔ ۱۳ پھر میں نے ناپاک رُوحوں کو مینڈکوں کی شکل میں
حیوان، مخالفِ مسیح اور جھوٹے نبی کے مُنہ سے نکلتے دیکھا۔ ۱۴ یہ شیطانی رُوحیں ہیں جو عجیب
معجزات کرتی ہیں۔ اِنہیں دُنیا کے بادشاہوںکے پاس بھیجا گیا کہ اُنہیں قادرِ مُطلق خُدا کے خلاف جنگ
کے لیے اکٹھا کریں۔ ۱۵ "دیکھ میں چور کی طرح اُس وقت آجاؤں گا جب کسی کے دھیان میں بھی
نہ ہو گا۔ مبارک ہے وہ جس نے اپنے لباس کو تیار کر رکھا ہو تاکہ بغیر لباس کے نہ پھرے اور لوگ
اُس کا ننگا پن نہ دیکھیں۔" ۱۶ اور بدرُوحوں نے سب بادشاہوں اور اُن کی فوجوں کو اُس جگہ جمع
کیا جسے عبرانی میں ہرمجدُونؔ کہتے ہیں۔

۱۷ تب ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا میں اُنڈیل دیا اور آسمان کے مَقدِس سے ایک بڑی آواز
آئی "ختم ہوا"۔ ۱۸ تب گرجدار آواز کے ساتھ بجلیاں کڑکیں اور اتنا بڑا بھُونچال آیا کہ لوگوں نے
جب سے وہ زمین پرپیدا ہوئے اتنا بڑا بھونچال نہ دیکھا تھا۔ ۱۹ اور اُس بڑے شہر کے تین حصے ہو
گئے۔ اور قوموں کا شہر گر کر ملبے کا ڈھیر ہو گیا۔ اور خُدا نے اُس بڑے شہر بابلؔ کو یاد کیا تاکہ اُسے

اپنے سخت قہر کی مے اپنے پیالے سے پلائے۔ ۲۰ ہر جزیرہ غائب ہو گیا اور پہاڑ نظر نہ آئے۔ ۲۱ اور
آسمان سے بے تحاشا اَولے برسے اور ہر اَولے کا وزن ایک من کے برابر تھا۔ یہ آفت بہت سخت
تھی اِس کے لیے لوگوں نے خُدا کے خلاف کُفر بکا۔

بدنام زمانہ عورت اور حیوان:

۱۷ اُن سات فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے جن کے پاس سات پیالے تھے میرے
پاس آکر مُجھ سے کہا کہ میرے ساتھ آمیں تُجھے دکھاؤں کہ اُس بڑی فاحشہ کو کیا سزا ہوئی
ہے جو پانیوں پر بیٹھی ہے۔

۲ زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ حرام کاری کی اور زمین کے لوگ اُس کی حرام کاری
کی مے سے مدہوش ہو گئے۔

۳ وہ مجھے رُوح میں ویرانے میں لے گیا۔ وہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو سُرخ رنگ کے
حیوان پر بیٹھی تھی۔ اُس حیوان کے سات سر اور دس سینگ تھے اور خُدا کے خلاف کُفر کے نام
اُس کے سارے بدن پر لکھے تھے۔ ۴ وہ عورت جامنی اور گہرے سُرخ رنگ کا لباس اور قیمتی پتھر،
موتیوں اور سونے کے زیور پہنے تھی۔ اُس کے ہاتھ میں سونے کا ایک پیالہ تھا جو نفرت انگیز چیزوں
اور اُس کی حرام کاری کی ناپاکیوں کے ساتھ بھرا ہوا تھا۔ ۵ اُس کے ماتھے پر ایک پُراسرار نام لکھا
تھا ''بڑا شہر بابلؔ، فاحشاؤں اور زمین کی قابلِ نفرت چیزوں کی ماں۔'' ۶ وہ خُدا کے پاک لوگوں کا
اور یسُوعؔ کے گواہوں کا خُون پی کر متوالی تھی۔ میں اُسے دیکھ کر بُہت حیران ہوا۔ ۷ اُس فرشتے
نے مُجھ سے کہا تُو کیوں حیران ہے؟ میں تُجھے اِس عورت کا اور اُس حیوان کا جس پر وہ سوار ہے
جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں راز بتاؤں گا۔ ۸ یہ حیوان جو تُو نے دیکھا وہ پہلے تھا مگر اب

نہیں ہے اور کچھ ہی عرصے کے بعد گہرے گڑھے سے نکلے گا تاکہ ہلاکت میں پڑے اور زمین کے رہنے والے، جن کے نام دُنیا کے بننے سے پہلے کتابِ حیات میں لکھے نہیں تھے اُسے دیکھ کر تعجب کریں گے کہ یہ پہلے تھا اور اَب نہیں ہے اور پھر موجود ہو جائے گا۔ ۹ ذہن کو حِکمت کے ساتھ استعمال کرنے کا یہی موقع ہے۔ سُرخ حیوان کے سات سر سات پہاڑ ہیں جس پر وہ عورت بیٹھی ہے یہ سات بادشاہوں کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ ۱۰ جن میں سے پانچ گُزر گئے، ایک موجود ہے اور ساتواں آئے گا مگر تھوڑی مدت کے لیے۔

۱۱ آٹھواں بادشاہ وہ حیوان ہے جو تھا اور اَب موجود نہیں۔ یہ بھی پہلے ساتوں جیسا ہے مگر یہ بھی ہلاک کیا جائے گا۔ ۱۲ حیوان کے دس سینگ وہ دس بادشاہ ہیں جنہیں ابھی تک بادشاہی نہیں ملی۔ وہ حیوان کے ساتھ تھوڑی مُدت کے لیے بادشاہی کریں گے۔ ۱۳ وہ سب اپنی مرضی سے حیوان کو اپنی طاقت اور اختیار دیں گے۔ ۱۴ وہ سب مل کر خُدا کے برّے کے ساتھ لڑیں گے مگر برّہ اُن کو شکست دے گا کیونکہ وہ خُداوندوں کا خُداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جتنے چُنے ہوئے وفادار اُس کے ساتھ ہیں وہ بھی فتح پائیں گے۔ ۱۵ پھر فرشتے نے مُجھے بتایا وہ پانی جس پر وہ فاحشہ بیٹھی ہے وہ قوموں، اُمتوں اور مختلف زبانوں کے لوگ ہیں۔ ۱۶ اور وہ دس سینگ اُس فاحشہ سے نفرت رکھیں گے اور حیوان سے مل کر اُسے ویران اور ننگا کریں گے اور اُس کا گوشت کھا کر اُسے آگ میں ڈال دیں گے۔

۱۷ کیونکہ خُداوند اُن کے دلوں میں ڈالے گا کہ وہ ایک رائے کے ساتھ اپنا اختیار اُس حیوان کے حوالے کر دیں جب تک خُدا کا مقصد پُورا نہ ہو جائے۔ ۱۸ اور جس عورت کو تُو نے رُویا میں دیکھا یہ وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتی تھی۔

بڑے شہر بابلؔ کی تباہی:

۱۸ اِس کے بعد میں نے ایک اور فرشتے کو بڑے اختیار کے ساتھ آسمان پر سے اُترتے
دیکھا اُس کے جلال سے ساری زمین روشن ہو گئی۔ ۲ اُس نے زوردار آواز سے پُکار
کر کہا کہ:
گر پڑا بڑا شہر بابلؔ گر پڑا۔ وہ شیاطین اور ہر ناپاک رُوح کا اڈّا بن گیا اور ہر طرح کے ناپاک اور
مکروہ پرندوں اور جانوروں کا بسیرا بن گیا۔
۳ کیونکہ ساری قوموں نے اُس کی حرامکاری کی جنونی مے میں سے پیا اور گر پڑے۔ زمین کے
بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زنا کیا ہے اور دُنیا بھر کے سوداگر اُس کی عیش پرست خواہشوں کی
بدولت دولت مند ہو گئے۔ ۴ تب نے میں ایک اور آواز آسمان سے یہ کہتی سُنی کہ:
اَے میرے لوگو! اُس میں سے نکل آؤ تاکہ اُس کے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اُس کی آفتیں
تُم پر نہ آپڑیں ۵ کیونکہ اُس کے گُناہ بڑھ کر آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور اُن کی بدکاری کو خُدا نے یاد
کیا ہے۔ ۶ اُس کے ساتھ بھی ویسا ہی کرو جیسا اُس نے تمہارے ساتھ کیا۔ اُسے اُس کی بدی کی
دُوگنی سزا دو۔ جتنی مے اُس نے پیالے میں بھری اُس سے دُوگنی اُس کے لیے بھرو۔ ۷ اور جس
قدر عیش وآرام اور شان وشوکت سے اُس نے زندگی گزاری اُسی قدر اُس کو اذیت اور غم میں
ڈالو۔ کیونکہ وہ اپنے دِل میں گھمنڈ سے کہتی ہے کہ میں ملکہ ہوں، بیوہ نہیں ہوں، میں کبھی غم زدہ
نہیں ہوں گی۔ ۸ اِس لیے ایک ہی دن سب آفتیں اُس پر آپڑیں گی، موت اور غم اور قحط۔ وہ
آگ میں جل کر راکھ ہو جائے گی کیونکہ اُس کی عدالت کرنے والا خُداوند خُدا زور آور ہے۔ ۹ اُس
کے ساتھ زناکاری اور عیش پرستی کرنے والے بادشاہ جب اُسے کے جلنے کا دُھواں دیکھیں گے تو

اُس کے لیے ماتم کرتے ہوئے چھاتی پیٹیں گے۔ ۱۰ وہ اُس کو خوفناک اذیت میں دیکھ کر اُس سے دُ
ور کھڑے ہو کر کہیں گے کہ:

افسوس، افسوس اَے بڑے شہر بابلؔ!
اَے عظیم شہر بابلؔ!
ایک ہی لمحے میں تُجھے سزا مل گی۔

۱۱ اور دُنیا کے سوداگر اُس کے لیے روئیں گے اور ماتم کریں گے کیونکہ اَب اُن کا مال خریدنے
کے لیے کوئی نہیں۔ ۱۲ اُن کا مال یہ ہے، سونا، چاندی، جواہر، موتی، اعلیٰ لینن، جامنی اور گہرے
سُرخ رنگ کے کپڑے، ریشم، ہر طرح کی خُوشبودار لکڑی، ہاتھی دانت کی بنی ہوئی چیزیں، قیمتی
لکڑی، کانسی، لوہے، سنگ مرمر، ۱۳ دارچینی، مصالے، عُود، مُر، لوبان، مے، زیتون، میدہ، گندم،
مویشی، بھیڑیں، گھوڑے، رَتھ اور اِس کے علاوہ غلاموں اور انسانوں کی فروخت۔ ۱۴ وہ میوے
جو تُجھے پسند تھے اور سب لذیذ اور دل پسند چیزیں جاتی رہیں۔ اَب یہ چیزیں تُجھے پھر نہیں ملیں گی۔
۱۵ وہ سوداگر جو یہ چیزیں اُسے بیچ کر مالدار ہوئے تھے، اُس کی سزا سے خُوف زدہ ہو کر دُور کھڑے
روئینگے اور ماتم کر کے کہینگے کہ:

۱۶ افسوس، افسوس اَے بڑے شہر بابلؔ،
جو جامنی، گہرے سُرخ رنگ کے اور اعلیٰ لینن کے کپڑے پہنتا تھا
اور سونے، جواہر اور موتیوں سے جگمگاتا تھا۔
۱۷ ایک لمحے میں اِس شہر کی ساری دولت جاتی رہی۔

اور سب سوداگروں کے جہازوں کے کپتان او ر مسافر اور جہازوں پر سارے مزدُور دُور کھڑے۔ ۱۸ اُس کے جلنے کا دُھواں دیکھیں گے اور چِلاّتے ہوئے کہیں گے: اِس عظیم شہر کی مانند اور کون سا شہر ہے؟ ۱۹ وہ روتے ہوئے اپنے سروں میں خاک ڈالیں گے اور ماتم کرتے ہوئے کہیں گے:

افسوس، افسوس عظیم شہر!
جہازوں کے مالک جس کی تجارت سے دُولت مند ہو گئے،
ایک لمحے میں تباہ کر دیا گیا۔

۲۰ اَے آسمان اور خُدا کے لوگو! اَے رسولو اور نبیو! اُس کی تباہی پر خُوشی مناؤ! کیونکہ اُس سے تمہارا بدلہ لیا گیا ہے۔

۲۱ پھر ایک زورآور فرشتے نے ایک بڑا پتھر جو چکّی کے ایک پتھر جتنا تھا اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا اور کہا: اِس طرح بابلؔ کا بڑا زور گرایا جائے گا۔ وہ پھر کبھی نظر نہیں آئے گا۔ ۲۲ تُجھ میں پھر کبھی بربط بجانے والوں، بانسری بجانے والوں اور بِگل بجانے والوں کی آواز سُنائی نہ دے گی۔ اور کوئی ہنرمند کبھی تُجھ میں پایا نہ جائے گا۔ ۲۳ تُجھ میں کبھی کوئی چراغ کی روشنی نہ چمکے گی۔ اور دُلہا اور دُلہن کی خُوشی بھری آواز نہ سُنائی دے گی۔ تیرے سوداگر دُنیا کے اُمرا تھے اور تیرے جادُو کے اثر سے قومیں گمراہ ہو گئیں۔ ۲۴ کیونکہ تیری گلیوں میں نبیوں، مُقدّسوں اور زمین کے سب مقتولوں کا خون بہایا گیا تھا۔

آسمان پر خُدا کی تمجید:

۱۹ اِس کے بعد میںنے آسمان پر ایک بڑی بھیڑ کی آواز سُنی جو اُونچی آواز میں یہ کہہ رہی تھی:

ہلّلوُیاہ !

خُداوند کی تمجید ! نجات اور جلال اور قدرت ہمارے خُدا ہی کی ہے۔

۲ کیونکہ اُس کی عدالت دُرست اور سچی ہے اِس لیے کہ اُس نے بڑی فاحشہ کا انصاف کیا ہے
جس نے اپنی حرامکاری سے دُنیا کو خراب کیا تھا اور خُدا نے اُس سے اپنے لوگوں کے خُون کا بدلہ
لے لیا۔

۳ پھر دوبارہ اُن کی یہ آواز گونجی: ہلّلوُیاہ ! اِس فاحشہ کے جلنے کا دُھواں ہمیشہ ہمیشہ اُٹھتا رہے
گا۔ ۴ تب چوبیس بُزرگوں اور چاروں جانداروں نے تخت پر بیٹھے خُدا کو گِر کر سجدہ کیا اور اُس کی
تمجید کی اور کہا، ”ہلّلوُیاہ آمین !“ ۵ اور تخت میں سے یہ آواز آئی کہ اے خُدا کے سب خادمو ! تُم جو
اُس سے ڈرتے ہو کیا بڑے کیا چھوٹے، سب ہمارے خُدا کی حمد کرو۔

۶ پھر میں نے ایک آواز سُنی جیسے بُہت بڑی بھِیڑ اور بڑے سمندر کے پانی کا شور یا زوردار گرج
کہہ رہی تھی، ہلّلوُیاہ ! خُداوند ہمارا خُدا جو ساری قدرت کا مالک ہے حکمرانی اُسی کی ہے۔ ۷ آؤ خُوش
ہوں اور خُوشی منائیں اور اپنے خُدا کو جلال دیں کیونکہ برّے کی شادی کا وقت آگیا ہے اور اُس کی
دُلہن نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے۔ ۸ اور اُس کو سفید مہین کتانی (اعلیٰ لینن) کا چمکدار لباس پہننے
کا اِختیار ملا ہے (کیونکہ مہین کتانی لباس خُدا کے لوگوں کے نیک کاموں کو ظاہر کرتا ہے)۔ ۹ پھر اُس
فرشتے نے مُجھے کہا کہ لکھ ! مبارک ہیں وہ لوگ جو جو برّے کی شادی کی ضیافت میں بُلائے گئے۔

پھر اُس نے کہا: یہ خُدا کی سچی باتیں ہیں۔ ۱۰ تب میں نے اُس کے قدموں میں گر کر اُس کو سجدہ
کیا۔ اُس نے کہا کہ مُجھے سجدہ نہ کر کیونکہ میں بھی تیری طرح اور اُن بھائیوں کی طرح خُدا کا خادم
ہوں جو یسُوعؔ پر اپنے ایمان کی گواہی دیتے ہیں۔ صرف خُدا کو سجدہ کر کیونکہ نبوّت کی رُوح یسُوعؔ
کی گواہی دینا ہے۔

سفید گھوڑا:

۱۱ پھر میں نے آسمان کو کُھلا ہوا دیکھا اور مُجھے ایک سفید گھوڑا نظر آیا اُس کے سوار کا نام 'سچا
اور وفادار' ہے۔ وہ سچائی سے عدالت اور جنگ کرتا ہے۔ ۱۲ اُس کی آنکھیں آگ کے شُعلوں کی
مانند ہیں۔ اُس کے سر پر بُہت سے تاج ہیں۔ اُس پر ایک نام لکھا ہوا ہے جسے سوائے اُس کے
کوئی اور نہیں جانتا۔ ۱۳ اُس نے جو چوغہ پہنا ہوا ہے وہ خُون میں ڈبویا گیا ہے۔ اُس کا نام 'کلامِ
خُدا' ہے۔

۱۴ اُس کے پیچھے سفید اور صاف کتانی لباس پہنے سفید گھوڑوں پر سوار آسمانی فوجیں تھیں۔
۱۵ اُس کے مُنہ سے ایک تیز دودھاری تلوار قوموں کو ہلاک کرنے کے لئے نکلتی ہے۔ وہ لوہے
کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا۔ وہ اُنہیں قادرِ مُطلق خُدا کے قہر کی مَے کے حَوض میں
انگوروں کی طرح روند ڈالے گا۔ ۱۶ اُس کے چوغے اور ران پر یہ نام لکھا ہو گا۔ "بادشاہوں کا
بادشاہ خُداوندوں کا خُداوند"

۱۷ میں نے ایک فرشتے کو سُورج پر کھڑے دیکھا۔ اُس نے بلند آواز میں ہوا کے پرندوں کو پُکار کر
کہا کہ آؤ اور خُدا کی بڑی دعوت کے لیے جمع ہو جاؤ۔ ۱۸ تاکہ بادشاہوں، فوج کمانڈروں، زورآوروں،
گھوڑوں اور اُن کے سواروں، اور آزاد یا غلام اور چھوٹے یا بڑے سب آدمیوں کا گوشت کھاؤ۔

۱۹ پھر میں نے حیوان اور اُس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں کو اپنی فوجوں کو لیے اُس کے
ساتھ جو گھوڑے پر سوار ہے اور اُس کے لشکر سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوتے دیکھا۔ ۲۰ مگر
حیوان کو اور اُس کے ساتھ جھوٹے نبی کو گرفتار کر لیا گیا جس نے اس حیوان کے لیے عجیب
معجزے دِکھا کر لوگوں کو گمراہ کردیا تھا اور اُن کو جنہوں نے حیوان کی پرستش کی تھی اور اُس کی
مہرلی تھی۔ حیوان اور جھوٹے نبی اُن دونوں کو گندھک سے جلتی ہوئی آگ کی جھیل میں زندہ ڈال
دیا گیا۔ ۲۱ اور اُن کے ساتھ سارا لشکر اُس تیز تلوار سے قتل ہوا جو اُس گھڑ سوار کے مُنہ سے نکلتی
تھی اور ہوا کے سب پرندے اُن کا گوشت کھا کر سیر ہو گئے۔

ہزار سالہ دَور:

۲۰ پھر میں نے ایک فرشتے کو گڑھے کی چابی جس کی گہرائی کی کوئی حد نہیں، لیے ہوئے
آسمان پر سے نیچے آتے دیکھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک بھاری زنجیر تھی۔ ۲ اُس اَژدہا
کو پُرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے پکڑ کر ایک ہزار سال کے لیے باندھ دیا۔
۳ اور اُسے اُس گہرے گڑھے میں ڈال کر اُس کا مُنہ بند کر کے اُس پر مُہر لگا دی تاکہ وہ قوموں کو
گمراہ نہ کر سکے جب تک ایک ہزار برس پُورے نہ ہو جائیں۔ اِس کے بعد ضرور ہے کہ وہ کچھ دیر کے
لیے کھولا جائے۔

۴ پھر میں نے تخت لگے ہوئے دیکھے جن پر وہ لوگ بیٹھے تھے جنہیں عدالت کرنے کا اختیار دیا گیا
تھا۔ اور میںنے اُن لوگوں کی رُوحوں کو دیکھا جن کے سر یسُوعؔ کی گواہی اور خُدا کے کلام کی منادی
کے باعث کاٹ دیے گئے تھے۔ اُنھوں نہ تُو اُس حیوان کی نہ اُس کے بُت کی پرستش کی تھی اور نہ
ہی اُس کی مُہر اپنے ماتھوں یا ہاتھوں پر لی تھی۔ وہ سب دوبارہ زندہ ہو گئے اور ہزار سال تک یسُوعؔ

کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ ۵ باقی مُردے دوبارہ زندہ نہ ہوئے جب تک ایک ہزار سال پُورے
نہ ہو گئے۔یہ پہلی قیامت ہے۔ ٦ مبارک اور مُقدّس وہ لوگ ہیں جو پہلی قیامت میں شریک ہوئے
ہیں۔ ایسے لوگوں پر دوسری موت کا کوئی اختیار نہیں ہو گا بلکہ یہ لوگ خدا اور مسیح کے کاہن ہوں
گے اور اُس کے ساتھ ایک ہزار سال تک بادشاہی کرتے رہیں گے۔

ابلیس کی شکست:

۷ جب ہزار سال پُورے ہونے پر شیطان قید سے رہا کر دیا جائے گا۔ ۸ تو وہ قید سے نکل کر زمین
کے چاروں طرف قوموں کو گمراہ کرے گا یعنی جُوجؔ اور ماجوجؔ، اور اُنہیں جنگ کے لیے جمع کرے
گا جو تعداد میںسمندر کی ریت کے برابر ہوں گی۔ ۹ وہ ساری زمین پر پھیل جائیں گی اور خُدا کے لوگوں
کی لشکر گاہوں اور مُقدس شہر کو گھیر لیں گی۔ پر آسمان سے آگ خُدا کی طرف سے نازل ہو کر اُنہیں
جلا کر راکھ کر ڈالے گی۔ ۱۰ تب ابلیس کو جس نے اُنہیں گمراہ کیا تھا اُس گندھک اور آگ کی جھیل
میں ڈالا جائے گا جس میں حیوان اور جھوٹا نبی بھی ڈالا گیا تھا جہاں وہ دن رات ہمیشہ ہمیشہ عذاب
میں رہینگے۔

سفید تخت:

۱۱ تب میں نے ایک بڑے سفید تخت کو اور اُس کو جو اُس پر بیٹھا تھا دیکھا۔ آسمان اور زمین
اُس کی حضوری سے بھاگیں گے پر اُنہیں چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہ ملے گی۔ ۱۲ پھر میں نے چھوٹے
بڑے سب مُردوں کو سفید تخت کے سامنے کھڑے دیکھا اور کتابیں کھُل گئیںاِس کے علاوہ ایک اور
کتاب جس کا نام کتابِ حیات ہے کھُولی گئی۔ تمام مُردوں کا انصاف اُن کے کاموں کے مطابق
کیا گیا جو اُن کی کتابوں میں لکھے ہوئے تھے۔

۱۳ سمندر نے وہ مُردے جو اُس میں تھے دے دیے اور موت اور پاتال نے بھی اپنے مُردے
دے دیے۔ اُن سب کا انصاف اُن کے کاموں کے مطابق ہوا۔ ۱۴ پھر موت اور عالم ارواح کو
آگ کی جھیل میں ڈال دیا گیا۔ یہ آگ کی جھیل دُوسری موت ہے۔ ۱۵ اور جس کسی کا نام کتابِ
حیات میں لکھا نہ ملا اُسے آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

نیا آسمان اور نئی زمین اور نیا یروشلیمؔ:

۲۱ پھر میں نے نیا آسمان اور نئی زمین دیکھی۔ پہلا آسمان اور زمین مٹ گئیںاور سمندر
بھی نہ رہا۔ ۲ پھر میں مُقدس شہر یروشلیمؔ کو خُدا کی طرف سے آسمان پر سے اُترتے
دیکھا۔ وہ ایک دُلہن کی طرح لگ رہا تھا جس نے اپنے دُلہا کے لیے اپنے آپ کو تیار کیا ہو۔ ۳ پھر
میں نے ایک بلند آواز تخت میں سے آتے سُنی جو کہہ رہی تھی کہ: اَب خُدا اپنے لوگوں کے درمیا
ن سکونت پذیر ہے۔ وہ اُن کے ساتھ رہے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور وہ خُود اُن کا
خُدا ہو گا۔ ۴ وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ پھر نہ موت رہے گی نہ ماتم، نہ رونا، نہ
درد کیونکہ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔ ۵ جو تخت پر بیٹھا تھا اُس نے کہا: دیکھ میں سب چیزیں کو نیا بنائے
دیتا ہوں۔ پھر اُس نے مُجھ سے کہا اِسے لکھ لے! کیونکہ میں جو کچھ تُجھے بتاتا ہوں وہ سچی اور قابلِ
اعتماد ہیں۔ ۶ پھر اُس نے کہا سب کام ختم ہوا۔ میں الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا ہوں۔ سب
پیاسوں کو پیاآبِ حیات کے چشموں سے مُفت پلاؤں گا۔ ۷ جو غالب آئے وہ اِن سب برکتوںکا
وارث ہو گا اور میں اُس کا خُدا ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ ۸ مگر بُزدل، بے ایمان، خراب فطرت
والے، قاتل، زناکار، جادوگر، بُت پرست اور جھوٹ بولنے والوں کا انجام گندھک سے جلتی آگ
ہو گا۔ یہ دُوسری موت ہے۔

نیا یروشلیِم:

۹ اُن سات فرشتوں میں سے جن کے پاس آخری سات آفتوں کے پیالے تھے، ایک میرے
پاس آیا اور مُجھ سے کہا، ادھر آ! میں تُجھے برّہ کی دُلہن دکھاتا ہوں۔ ۱۰ وہ مُجھے رُوح میں ایک بُہت
اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور مُقدس شہر، یروشلیِم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے نیچے اُترتے دِکھایا۔
۱۱ اُس شہر میں خُدا کا جلال نظر آ رہا تھا اور اُس کی چمک قیمتی پتھر یعنی یشب جیسی تھی۔ ۱۲ اُس
شہر کی دیوار اُونچی اور چوڑی تھی جس میں بارہ دروازے تھے اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ پہرے
کے لیے کھڑا تھا اور اُن دروازوں پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام تھے۔ ۱۳ تین دروازے
مشرق کی طرف، تین دروازے شمال کی طرف، تین دروازے جنُوب کی طرف اور تین دروازے
مغرب کی طرف۔ ۱۴ اُس شہر کی دیوار کی بارہ بنیادیں تھیں اور اُن پر برّے کے بارہ رسولوں کے
نام لکھے تھے۔ ۱۵ وہ فرشتہ جو مُجھ سے بات کر رہا تھا اُس کے ہاتھ میں، شہر کو، اُس کے دروازوں کو
اور اُس کی دیوار کو ناپنے کے لیے سونے کا گز تھا۔ ۱۶ جب اُس نے اُسے ناپا تو وہ چکور نکلا۔ اُس کی
لمبائی، چوڑائی اور اُونچائی ناپ میں دو ہزار دو سو کلومیٹر نکلی۔ ۱۷ اُس نے اُس دیوار کو بھی ناپا تو وہ
دو سو سولہ فُٹ چوڑی نکلی۔ ۱۸ شہر کی دیوار یشب کی تھی اور شہر خالص سونے کا تھا اور ایسا شفاف
تھا جیسے شیشہ ہوتا ہے۔ ۱۹ اور دیوار کی بنیادوں پر ہر طرح کے قیمتی پتھر لگے ہوئے تھے۔ پہلی بنیاد
یشب کی، دُوسری نیلم کی، تیسری سنگِ یمنی کی، چوتھی زمُرد کی، ۔ ۲۰ پانچویں سنگِ سلیمانی کی، چھٹی
لعل کی، ساتویں سُنہرے پتھر کی، آٹھویں فیروزہ کی، نویں پکھراج کی، دسویں عقیقِ سبز کی، گیارھویں
سنگِ سُنبلی کی اور بارھویں یاقوتِ ارغوانی کی تھی ۲۱ اور شہر کے بارہ دروازے بارہ موتیوں کے
تھے، ہر دروازہ ایک موتی کا تھا اور شہر کی سڑک شفاف شیشے کی طرح خالص سونے کی تھی۔ ۲۲ میں

نے اُس شہر میں کوئی مقدس نہ دیکھا کیونکہ خُداوند قادرِ مطلق خُدا اور برّہ خُود اُس کا مقدس ہیں۔ ۲۳ اور
اُس شہر کو روشنی کے لیے سُورج یا چاند کی روشنی کی ضرورت نہیں کیونکہ خُدا کا جلال اُس کی
روشنی اور برّہ اُس کا چراغ ہے۔ ۲۴ قومیں اُس کی روشنی میں چلیں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی
پوری شان وشوکت کے ساتھ اُس میں داخل ہوں گے۔ ۲۵ اُس کے دروازے کبھی بھی کسی روز
بند نہ ہوں گے کیونکہ وہاں کبھی رات نہ ہو گی۔ ۲۶ لوگ قوموں کی شان وشوکت اور جاہ و حشمت کا
سامان اُس میں لائیں گے۔ ۲۷ کوئی ناپاک چیز کبھی بھی اُس میں داخل نہ ہونے پائے گی۔ نہ ہی
گھنؤنے کام کرنے والے اور جھُوٹ بولنے والے اُس میں کبھی داخل ہوں گے۔ صرف وہی
داخل ہوں گے جن کے نام کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ملیں گے۔

آبِ حیات کا دریا:

۲۲ پھر فرشتے نے مُجھے ایک دریا دِکھایا جس میں آبِ حیات بہتا تھا وہ شیشے کی طرح شفاف
تھا۔ جو خُدا اور برّہ کے تخت سے نکل کر شہر کی سڑکوں کے بیچ میں بہتا تھا۔ ۲ اُس
دریا کے دونوں طرف درختوں کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ درخت بارہ مہینے پھل دیتے تھے اور
اُس کے پتّوں سے قوموں کو شفا ملتی تھی۔ ۳ وہاں پر کبھی لعنت نہ ہو گی کیونکہ خُدا اور برّے کا تخت
وہاں ہو گا اور اُس کے خادم اُس کی عبادت کریں گے۔ ۴ اور وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے اور اُس
کا نام اُن کے ماتھے پر لکھا ہو گا۔ ۵ وہاں پھر کبھی رات نہ ہو گی۔ پھر روشنی کے لیے کسی چراغ
یا سُورج کی ضرورت نہ ہو گی کیونکہ خُداند خُدا اُن کی روشنی ہو گا اور وہ ہمیشہ کے لیے اُن پر بادشاہی
کرے گا۔

۶ پھر اُس فرشتے نے مُجھ سے کہا کہ جو کچھ تُو نے دیکھا اور سُنا ہے سچ اور قابلِ بھروسا باتیں
ہیں۔ خُداوند خُدا اپنے فرشتوں کو اپنے نبیوں کے پاس بھیجتا ہے تاکہ اُن باتوںکو جو جلد ہونے والی
ہیں دکھائے۔ ۷ "دیکھ میں جلد آنے والا ہوں! مبارک ہیں وہ لوگ جو نبوّت کی اِس کتاب میں لکھی
ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔" ۸ میں یُوحنّاؔ ہوں جس نے یہ سب باتیں سُنی اور دیکھیں اور جس
فرشتے نے مُجھے یہ باتیں دکھائیں میں اُسے سجدہ کرنے کو اُس کے پاؤں پر گرا۔ ۹ اُس نے مُجھ سے کہا
خبردار! مجھے سجدہ نہ کر کیونکہ میں بھی خُدا کا خادم ہوں اور تیری طرح اور تیرے دُوسرے بھائیوں
کی طرح جو نبی ہیں اور اُن کی طرح جو اِس کتاب میں لکھی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں ہم خدمت
ہُوں۔ صرف خُدا کو سجدہ کر۔

۱۰ پھر اُس نے مُجھے حُکم دیا کہ اِس کتاب کے نبُوتی کلام کو پوشیدہ نہ کر کیونکہ وقت نزدیک آگیا
ہے۔ ۱۱ کیونکہ جو بے انصاف ہے وہ بے انصافی ہی کرتا جائے۔ جو ناپاک ہے وہ ناپاک ہی رہے
اور وہ جو راست باز ہے وہ راستبازی ہی کرتا رہے اور جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا چلا جائے۔
۱۲ "دیکھ! میں جلد آرہا ہوں۔ ہر ایک کو اُس کے کاموںکے مطابق بدلہ دُوں گا۔ ۱۳ "میں الفا اور
اومیگا، اوّل اور آخر ابتدا اور انتہا ہوں۔" ۱۴ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے لباس دھوتے ہیں وہ
شہر میں اُن دروازوں سے داخل ہوں گے اور زندگی کے درخت کا پھل کھائیں گے۔ ۱۵ مگر گھنوَنے
کام کرنے والے، جادُوگر، حرامکار، خونی، بُت پرست اور وہ لوگ جو جھوٹے بولتے اور جھوٹ
گھڑتے ہیں وہ شہر سے باہر رہیں گے۔

۱۶ "میں یسُوع ؔ ہوں جس نے اپنا فرشتہ تیرے پاس کلیسیاؤں کے لیے یہ پیغام دینے کو بھیجا کہ
میں داؤدؔ کی جڑ اور اُس کی نسل سے ہوں اور صُبح کا چمکتا ہوا ستارہ ہوں۔" ۱۷ رُوح اور دُلہن کہتی
ہیں آ! اور سُننے والا بھی کہے آ۔ اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور زندگی کا پانی مُفت لے۔
۱۸ میں ہر اُس شخص کے سامنے گواہی دیتا ہوں جو اِس نبُوت کی کتاب کی باتوں کو سُنتا ہے کہ
اگر کوئی اُن باتوں میں جو یہاں لکھی ہیں، کچھ بڑھائے تو خُدا اِس کتاب میں لکھی سب آفتیں اُس
پر لائے گا۔ ۱۹ اور اگر کوئی نبوت کی اِس کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکالے تو خُدا اُس کا حصّہ اُس
درخت اور اُس شہر میں سے نکال دے گا جس کا ذکر اِس کتاب میں کیا گیا ہے۔
۲۰ وہ جو اِن باتوں کا گواہ ہے کہتا ہے: "بیشک! میں جلد آنے والا ہوں۔" آمین! خُداوند یسُوعؔ
جلد آ! ۲۱ خُداوند یسُوع ؔمسیح کا فضل تُم سب کے ساتھ رہے۔ آمین!

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]